

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226199

UNIVERSAL
LIBRARY

پہچان صنایع و زما و فضل خلق و مکین

کتاب یاتایخ انتخاب شمل بر حالات و لایای کرم ہند و تطبیق عمد خلعا بغداد و سلطین لایم



عالم المعین لوزعی جناب لوزعی غلام نبی مسافر دوسری خلف صاحب خان احمد لوزعی یک مصنف

مطبع ثانی مشی نو کشور لکھنؤ و خواہی چھپی

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جو جس کی فہرست کتب ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جو جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پچ کے تین صفحہ جو سادے ہیں ان میں بعض کتب تو تاریخ اردو و فارسی وغیرہ درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجود کارخانہ سے قدر و اتون کو آگاہی کا ذریعہ محال ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا اردو		حال و سوانح عمری حضرت خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	۷۰ روپے
روضۃ لا صغیرا۔ ترجمہ قصص الانبیاء از مولوی محمد طاہر۔	۱۰ روپے	سیر المدار معارف بنظیر لالہ برار حسین بلوچ	۱۰ روپے
ایضاً۔ مطبوعہ مطبع شعلہ طور۔	۱۰ روپے	عرب و عجم و ہندوستان کے سفون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ مرتبہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب معنی لبر و ظہیر الاسلام۔	۷۰ روپے
احجائب لقصص۔ حالات انبیاء و اولیا از آدم علیہ السلام تا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ مولوی خیر الدین۔	۱۰ روپے	عین الولاہ۔ حالات اولیا و اللہ خاندان چشتیہ مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بنہشی ولایت علی۔	۶۰ روپے
تاریخ جمیلہ۔ مدینہ منورہ از مفتی غلام احمد	۱۰ روپے	تقصیل الانبیاء۔ کامل کتاب مستطاب و بیہ حالات انبیاء سلف سے تا حضرت سید المرسلین صلعم حسین مہجانب مطبع علیا	۱۰ روپے
ترجمہ فوائد سعیدہ۔ حالات اولیا از مولوی ابوالحسن کاغذہ و قسم۔	۱۰ روپے	مطبع ہما سے اس مرتبہ دیگر کتب تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کر کے لکھے ہیں سابقہ کتب مطبوعہ مطبع ہما و دیگر مطابع مختصر تحفین اب یہ مکمل ہو گئی۔	۷۰ روپے
(۱) کاغذ سفید و گندہ۔	۱۰ روپے	صمصام الاسلام یعنی منظوم فتح الشام و فتح تمش حافضہ محمد عبدالرزاق صاحب بریلوی۔	۱۰ روپے
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۱۰ روپے		
تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء۔ جدید تاریخ مقبول عام از ابتدائے آدم علیہ السلام تا ائمہ شہداء علیہم السلام صحت احادیث و آثار مولفہ مولانا ابوالحسن حسین کاغذی کامل و درجہ اولیہ	۱۰ روپے		
البدایہ و النہایہ مرتبہ بدایہ کی پاک زندگی کا سچا و تواریخ عرب و جزافہ ملک عرب کا بچا	۱۰ روپے		

فہرست کتاب انتخاب نادرسمی بہ مرآت الکاونین بہ ترتیب صفحات

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۱۳۳	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ	۲۱	حضرت ابوبلیدہ بن جراح	۲	دیباچہ
۱۳۴	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ	۲۲	حضرت زبیر بنت جحش رضی اللہ عنہ	۶	پہلی صدی
۱۳۵	حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ	۲۳	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۱۰	دوئمہ حضرت علی رضی اللہ علیہ وسلم
۱۳۶	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۲۴	حضرت سوودہ رضی اللہ عنہا	۱۵	حضرت زینب بنت رسول اللہ صلعم
۱۳۷	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۲۵	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۰	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
۱۳۸	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۲۶	حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۲۵	حضرت زبیر بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ
۱۳۹	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۲۷	حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ	۳۰	حضرت زبیر بنت رسول اللہ صلعم
۱۴۰	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا	۲۸	حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا	۳۵	حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلعم
۱۴۱	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۲۹	حضرت عباس رضی اللہ عنہ	۴۰	حضرت ابی بکر ظلم رسول اللہ صلعم
۱۴۲	حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ	۳۰	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	۴۵	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
۱۴۳	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	۳۱	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۵۰	حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ
۱۴۴	حضرت امام المؤمنین عاشرہ صدیقہ رضی اللہ عنہ	۳۲	حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ	۵۵	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۴۵	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۳۳	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۶۰	حضرت امیر قبیلہ رضی اللہ عنہ
۱۴۶	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۳۴	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۶۵	حضرت عبداللہ بلال رضی اللہ عنہ
۱۴۷	یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ	۳۵	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	۷۰	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۷۶	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۵۶	ہشام بن عبد الملک مٹہ بنی امیہ	۷۷	حضرت عقبہ بن علام
۷۷	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۵۷	حضرت حبیب عجمی رح	۷۸	الہندی بن منصور مٹہ عباسیہ
۷۸	حضرت جابر رضہ	۵۸	حضرت مالک و نثار رضہ	۷۹	حضرت امام مالک رح
۷۹	حضرت ابو القاسم محمد حنیفہ رضہ	۵۹	ولید ثانی بن یثربانی مٹہ بنی امیہ	۸۰	لی بن شہوان رح
۸۰	حضرت امام العلاء بن رزہ	۶۰	یزید بن ابیہ ثانی مٹہ بنی امیہ	۸۱	لی بن عقیسہ رح
۸۱	معاویہ بن یزید مٹہ بنی امیہ	۶۱	ابراہیم بن ابیہ ثانی مٹہ بنی امیہ	۸۲	حضرت عبداللہ بن مبارک رح
۸۲	مردان بن الحکم مٹہ بنی امیہ	۶۲	مردان بن الحکم بن مروان بن الحکم	۸۳	الہادی ابیہ مٹہ عباسیہ
۸۳	عبد الملک بن واثق بنی امیہ	۶۳	حضرت علی بن ابیہ ثانی مٹہ جعفر صادق	۸۴	بارون شیدہ مٹہ عباسیہ
۸۴	ولید بن یزید مٹہ بنی امیہ	۶۴	حضرت امام جعفر صادق رضہ	۸۵	حضرت امام یوسف رح
۸۵	دوسری صدی	۶۵	ابو عباس سفاح مٹہ عباسیہ	۸۶	حضرت امام موسیٰ کاظم رضہ
۸۶	خواجه حسن بصری رضہ	۶۶	ابو جعفر منصور مٹہ عباسیہ	۸۷	حضرت محمد ابن سہاک رح
۸۷	حضرت امام محمد باقر	۶۷	حضرت امام عظیم ابو حنیفہ کوئی	۸۸	حضرت عبداللہ بصری رح
۸۸	یلمان بن عبد الملک مٹہ بنی امیہ	۶۸	حضرت داؤد طائی رح	۸۹	حضرت فضیل بن عیاض رح
۸۹	حضرت عمر بن العزیز مٹہ بنی امیہ	۶۹	حضرت سفیان ثوری رح	۹۰	حضرت امام محمد رح
۹۰	یزید بن عبد الملک مٹہ بنی امیہ	۷۰	حضرت ابراہیم ادہم مٹہ بنی امیہ	۹۱	حضرت خواجہ شفیق بلخی رح

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۱۳۰	المستقیم بالمد علی عجمیہ	۱۱۱	حضرت احمد حواری	۹۰	حضرت یوسف اسباط دم
"	المعتز بالمد علی عجمیہ	"	المعتزم بالمد علی عجمیہ	۹۱	حضرت معروف کرخی رخ
"	حضرت یحییٰ معاذ دم	۱۱۲	حضرت حاتم اصم دم	۹۲	قیسری صدی
۱۳۴	حضرت امام حسن عسکری رضی	۱۱۳	حضرت احمد خنویہ دم	"	حضرت امام علی موسیٰ رضی
"	المہتدی بالمد علی عجمیہ	۱۱۶	بی بی ام علی رخ	۹۴	ایمن بن بارون شیدہ عجمیہ
"	المعتد علی السد علی عجمیہ	"	حضرت امام احمد بن حنبل	"	امون رشید علی عجمیہ
۱۳۵	سلطان العارفين حضرت یزید بن یحییٰ	۱۱۸	حضرت حارث سجاسی دم	۹۵	حضرت امام شافعی رخ
۱۴۰	حضرت ابو حفص حداد دم	۱۲۰	حضرت ابو تراب نخشی رخ	۹۷	حضرت ابو العباس بن عطاء
۱۴۳	حضرت امام محمد بن احم عسکری	۱۲۲	حضرت ابو بکر وراق دم	۱۰۰	حضرت سلیمان دارانی رخ
۱۴۵	حضرت بابا شجاع کرمانی رخ	۱۲۴	حضرت سری سقطی رخ	۱۰۳	حضرت فستح موصلی
۱۴۶	حضرت حمدون قصار دم	۱۲۷	تلمیذہ سری سقطی رخ	۱۰۴	حضرت امام محمد تقی رخ
۱۴۷	حضرت سہیل قسری رخ	"	حضرت امام علی نقی رخ	"	حضرت فاطمہ نیشاپوری رخ
۱۵۲	حضرت علی سہیل صفہانی رخ	۱۲۸	الوافق بالمد علی عجمیہ	۱۰۵	حضرت ذوالنون مصری رخ
۱۵۳	حضرت ابو سعید خراز رخ	۱۲۹	المستول علی اللہ علی عجمیہ	۱۰۶	بی بی نغفہ
۱۵۶	حضرت ابو حمزہ بغدادی رخ	"	المستصر بالمد علی عجمیہ	۱۰۹	حضرت امیر حافی رخ

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
حضرت ابو حمزہ خراسانی	۱۵۷	حضرت یوسف ابن الحسن	۱۸۲	حضرت ابو الحسن صلیغ	۲۰۶
حضرت ابراہیم خواص	"	حضرت ابو عبد اللہ خلدی	۱۸۷	حضرت عبد اللہ خفیف	"
حضرت ابو الحسن نوری	۱۵۸	حضرت ابراہیم شیبانی	۱۸۹	حضرت امام ابو بکر شبلی	۲۰۸
حضرت عمرو بن عثمان کنی	۱۶۲	حضرت حسین منصور جلیج	"	حضرت ابو ابراہیم اقطع	۲۱۶
حضرت فرخ زبجانی	۱۶۳	حضرت ابو محمد حسینی	۱۹۱	حضرت ابو بکر عندلانی	۲۱۸
حضرت سمون محب	"	بنی بی ام محمد	۱۹۲	حضرت ابو عباس سیاری	"
حضرت عثمان الجیری	۱۶۵	حضرت خیر شاج	"	حضرت ابو الحسن پوشچی	۲۱۹
حضرت ابو عباس قصابی	۱۶۹	حضرت ابو بکر کتابی	۱۹۲	القاہر باللہ ۱۵ عکاسیہ	۲۲۰
حضرت مرشد علاؤ دینوری	۱۷۰	حضرت ابو علی ردوباری	۱۹۶	الراضی باللہ ۲ عکاسیہ	"
چوہتی صدی	۱۷۱	حضرت ابو جعفر جلدی	۱۹۸	المتقی باللہ ۱۷ عکاسیہ	"
حضرت نوابہ بنید اجنادی	"	حضرت محمد نعش	۱۹۹	استغفر باللہ ۲۲ عکاسیہ	۲۲۱
المقتدر باللہ ۱۷ عکاسیہ	۱۸۲	حضرت ابو علی محمد	۲۰۰	حضرت حاج ابو احمد ابدال حبشی	"
المکتمی باللہ ۱۷ عکاسیہ	"	حضرت ابو بکر واسطی	۲۰۱	حضرت احمد سیاد دینوری	"
المقتدر باللہ ۱۷ عکاسیہ	"	حضرت ابو یعقوب نرجوری	۲۰۳	المطیع باللہ ۲۳ عکاسیہ	۲۲۲
حضرت محمد دوم	۱۸۳	حضرت عبد اللہ منازل	۲۰۴	حضرت امام ابو بکر رازی	"

اسماء	صفحه	اسماء	صفحه	اسماء	صفحه
حضرت ابوالعباس نهندی رح	۲۲۳	حضرت خواجه محمدشتی رح	۲۲۰	سلطان ابراهیم	۲۵۵
حضرت ابوالحسن علی حسری رح	۲۲۴	سلطان محمود غزنوی	"	شیخ الاسلام حضرت عبداللہ نعمانی	"
حضرت ابوالقاسم نصیر آبادی	۲۲۵	سلطان مسیح محمد	۲۲۲	حضرت ابوالحسن بہکاری رح	۲۶۵
حضرت ابو عثمان سعید رح	۲۲۹	شہاب الدولہ سلطان محمود	"	المقتدی بامد علی عباسیہ	"
الطلع بامد علی عباسیہ	۲۳۱	خواجہ سید سالار مسعود غازی	"	چھٹویں صدی	۲۶۶
ذکر شیوع اسلام در ہند	۲۳۲	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رح	۲۲۳	حضرت امام محمد غزالی رح	"
ناصر الدین بکتکیگین	۲۳۳	حضرت ابوالحسن شہریار کازرانی	۲۲۶	حضرت ابوسعید خدری	"
حضرت عبداللہ معروف بروجیہ	۲۳۴	حضرت ابوالفضل حسن مشرعی	۲۵۲	حضرت امام احمد غزالی	۲۶۷
حضرت عبداللہ بربقی رح	"	حضرت ابوالحسن قاضی بیضاوی	۲۵۳	سلطان مسعود بن ابراہیم	"
حضرت ابونصر سراج رح	"	بی بی خدیجہ رح	"	المستظهر بامد علی عباسیہ	۲۶۸
حضرت فقیہ ابواللیث رح	۲۳۵	القایم بامد علی عباسیہ	۲۵۳	سلطان کل الدولہ شیرزاد	"
بی بی میمونہ رح	"	سلطان مودود رح	۲۵۴	سلطان ارسلان شاہ	"
قادر بامد علی	۲۳۶	سلطان علی بن مسعود رح	"	سلطان بہرام شاہ	"
پانچویں صدی	"	سلطان عبدالرشید	"	حضرت حکیم ثنائی رح	۲۶۹
حضرت ابوالعلی دقاق رح	"	سلطان فرخ زاد	۲۵۵	المسترشد بامد علی عباسیہ	"

اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ
حضرت مودود چشتیؒ	۲۷۰	حضرت عمار یاسرؒ	۲۷۸	حضرت ابو حازم کیؒ	۲۸۸
الراشد بالمدینۃ عجمیہؒ	"	حضرت نظام الدین گنجویؒ	۲۷۹	حضرت محمد اسلم طوسیؒ	۲۸۹
حضرت ابو الوفاؒ	"	سلطان شہاب الدین غوریؒ	"	حضرت احمد حربؒ	۲۹۰
حضرت احمد جامؒ	۲۷۱	الناصر الدین اسد اللہ عجمیہؒ	۲۸۰	حضرت منصور عمارؒ	۲۹۲
حضرت عین القضاۃ ہمدانیؒ	۲۷۲	ساتوین صدی	۲۸۱	حضرت احمد بن عاصمؒ	۲۹۴
حضرت مجوسجانی شیخ بغدادیؒ	"	حضرت فخر الدین رازیؒ	"	حضرت عبدالغنیؒ	۲۹۶
المقتضی بابر اسد اللہ عجمیہؒ	۲۷۵	حضرت مجد الدین بغدادیؒ	۲۸۲	حضرت ابراہیم داؤدؒ	۲۹۷
المستجد باللہؒ	"	سلطان قطب الدین ایبکؒ	"	حضرت ابو عبد اللہ محمد بن فضلؒ	"
سلطان خسرو شاہؒ	۲۷۶	سلطان معز الدین آرام شاہؒ	۲۸۳	حضرت محمد علی حکیم ترمذیؒ	۲۹۸
سلطان خسرو بن خسرو شاہؒ	"	سلطان شمس الدین التمشؒ	"	حضرت احمد مسروقؒ	۳۰۲
حضرت ضیاء الدین ابو نجیب بکریؒ	"	حضرت سید حسن خٹک سوارؒ	"	حضرت احمد غسبریؒ	۳۰۳
حضرت خواجہ جلال الدین ابو حفصؒ	"	حضرت خواجہ عثمان بارونیؒ	۲۸۴	حضرت ابو علی جرجانیؒ	۳۰۴
حضرت خواجہ محمد کبیر نفاعیؒ	۲۷۷	حضرت خواجہ نجم الدین کبریؒ	۲۸۵	حضرت ابو عمر غمیلؒ	"
حضرت خواجہ عبدالخالق غمیلانیؒ	"	التاسع لفظ بادہ حضرت عدم ذریعہ تاریخ ذفات چند بزرگان ذیل	۲۸۷	حضرت ابو عبد اللہؒ	۳۰۶
المستغنی بابر اسد اللہ عجمیہؒ	۲۷۸	حضرت محمد بیچؒ	"	حضرت خواجہ فرید الدین عطارؒ	"

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۳۲۷	حضرت ابوہدال الدین کرمانی رح	۳۱۷	بی بی زلیخا رح	۳۲۷	حضرت مخدوم شہاب الدین جلیوت
۳۲۸	حضرت شہاب الدین سہروردی رح	۳۱۸	المعتمد باللہ بن عبدعباسیہ	۳۲۸	حضرت مخدوم محی امیری رح
۳۰۸	حضرت خواجه عین الدین چشتی رح	۳۱۹	حضرت سیف الدین باخروزی رح	۳۲۹	حضرت علاؤ الدین جابر کلیر
۳۱۰	حضرت قطب الدین نجیب اکبر رح	۳۲۰	سلطان حسن الدین	۳۳۰	حضرت جلال الدین بخاری
۳۱۲	حضرت محی الدین عربی رح	۳۲۱	حضرت قطب الدین بانسوی رح	۳۳۱	حضرت معین الدین شیری رح
۳۱۳	الظاهر باللہ بن عبدعباسیہ	۳۲۲	حضرت شاہ میٹھلاہوری رح	۳۳۲	حضرت منتخب الدین باری رح
۳۱۴	المستنصر باللہ بن عبدعباسیہ	۳۲۳	حضرت خواجه فرید الدین گنج رح	۳۳۳	سلطان جلال الدین خلجی
۳۱۵	سلطان کن الدین فیروز شاہ	۳۲۴	حضرت بہاؤ الدین زکریا	۳۳۴	آٹھویں صدی
۳۱۶	سلطانہ رضیہ بیگم	۳۲۵	سلطان غیاث الدین بلبن	۳۳۵	حضرت بدر الدین سمرقندی رح
۳۱۷	سلطان معز الدین بہرام شاہ	۳۲۶	حضرت علاؤ الدین دہلی رح	۳۳۶	حضرت خواجه کن الدین فردوسی رح
۳۱۸	حضرت جلال الدین تبریزی رح	۳۲۷	حضرت قاضی حمید الدین ناگوری	۳۳۷	سلطان علاؤ الدین سکندرنانی
۳۱۹	بی بی فاطمہ سام رح	۳۲۸	حضرت محمد صاحب چشتی	۳۳۸	سلطان شہاب الدین خلجی
۳۲۰	بی بی قمر صم رح	۳۲۹	سلطان معز الدین کبچاد	۳۳۹	سلطان قطب الدین مبارک
۳۲۱	سلطان علاؤ الدین مسعود شاہ	۳۳۰	حضرت فخر الدین عراقی رح	۳۴۰	سلطان ناصر الدین خورشید خان
۳۲۲	حضرت شمس الدین تبریزی رح	۳۳۱	حضرت حسن افغان	۳۴۱	حضرت شرف الدین علی قلندر

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۳۶۵	حضرت نور قطب عالم پنڈوہ	۳۵۰	حضرت محمد شرف الدین بنیری	۳۳۸	حضرت لال شہباز قلندر
۳۶۶	سلطان ناصر الدین محمود شاہ	۳۵۵	حضرت امام طغفر لجنی	"	سلطان نعمات الدین تغلق
"	حضرت سید احمد گیسو دراز	۳۵۴	حضرت خواجہ ہاؤ الدین نقشبند	۳۳۹	حضرت نظام الدین اولیا
"	حضرت خواجہ محمد پارسا	۳۵۸	حضرت سید جلال الدین محمد دم جانی	۳۴۱	حضرت امیر خسرو دہلوی
۳۶۸	سلطان خضر خان	"	حضرت شمس الدین حافظ شیراز	۳۴۲	حضرت نجیب الدین فردوسی
"	حضرت محمد و میاں الدین صوفی	"	سلطان فیروز شاہ	"	سلطان محمد تغلق شاہ
"	حضرت عبدالعزیز شکارچہ	۳۵۹	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ	۳۴۳	حضرت کمال الدین علاء الدولہ سمنانی
۳۶۹	حضرت نعمت اللہ ولی	"	سلطان ابوبکر شاہ	"	حضرت احمد بدوی
"	حضرت شیخ عبدالحق رُودولوی	"	سلطان جہاں الدین محمد شاہ	۳۴۴	حضرت امام یافعی قطب مکہ
۳۷۰	سلطان مبارک شاہ	۳۶۰	حضرت علاؤ الحق پنڈوہ	۳۴۵	حضرت خواجہ بابا ساسی
"	حضرت بدیع الدین مدارچہ	"	نویں صدی	"	بی بی لددی کشمیری
۳۷۱	حضرت بدر الدین بدر عالم	"	حضرت محمد و میاں راجگیری	۳۴۶	حضرت خجندیہ بن علی بن چغان دہلوی
۳۷۳	حضرت بی بی ابدال	"	حضرت محمد و میاں شریف جلال بنیری	۳۴۷	حضرت جلال الدین بلخی
۳۷۴	سلطان محمد شاہ بن مبارک شاہ	۳۶۱	حضرت سید شریف جلال بنیری	۳۴۸	حضرت امیر کلال
۳۷۵	حضرت سید احمد کھنورچہ	۳۶۳	حضرت کمال خجندیہ	۳۴۹	حضرت محمد و میاں احمد چرم پوش
۳۷۸	حضرت قطب عالم	"	حضرت سید شرف جہانگیر		

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۳۰۷	سلطان علاؤ الدین	۳۰۹	حضرت شیخ احمد شیبانی	۳۰۷	گیارہویں صدی
۳۱۰	حضرت نظام الدین خاں مشہور	۳۱۱	حضرت سید محمد قادر علی مجہری	۳۱۱	بی بی فاطمہ
۳۱۱	حضرت سعد الدین کاشغری	۳۱۲	حضرت سید محمد لاہوری	۳۱۲	حضرت محمد دوم شاہ دولت
۳۱۲	حضرت حسین نوشہ توحید	۳۱۳	سلطان محمد بابر شاہ	۳۱۳	حضرت شمس الدین لاہوری
۳۱۳	حضرت حسن بلخی	۳۱۴	سلطان ہمایون شاہ	۳۱۴	حضرت ابوالمعالی
۳۱۴	حضرت احمد حسن بلخی	۳۱۵	حضرت محمد غوث گوالیاری	۳۱۵	حضرت شیخ نفع لاہوری
۳۱۵	حضرت شاہ مینا لکھنوی	۳۱۶	سلطان شیر شاہ	۳۱۶	حضرت شیخ سلیم چشتی
۳۱۶	حضرت خواجہ عبداللہ احراری	۳۱۷	سلطان سلیم شاہ	۳۱۷	حضرت حسین شاہ ولی
۳۱۷	حضرت عبدالرحمن جامی	۳۱۸	سلطان فیروز شاہ	۳۱۸	حضرت شاہ فرید الدین محمد گھزنوی
۳۱۸	سلطان بہلول لودی	۳۱۹	سلطان محمد عادل عرفی	۳۱۹	حضرت شیخ احمد سترندی
۳۱۹	دسویں صدی	۳۲۰	حضرت سلیم چشتی	۳۲۰	حضرت شاہ علی پانی پتی
۳۲۰	حضرت شیخ حسین ناگوری	۳۲۱	حضرت داؤد کرمانی	۳۲۱	سلطان جانیگر شاہ
۳۲۱	حضرت مولانا شمس الدین	۳۲۲	حضرت نظام الدین بھکھاری	۳۲۲	حضرت شاہ ارزان پٹنہ
۳۲۲	سلطان سکندر لودی	۳۲۳	حضرت شیخ جلال الدین بھکھاری	۳۲۳	حضرت ملک محمد جالسی
۳۲۳	سلطان ابراہیم	۳۲۴	سلطان جلال الدین محمد اکبر شاہ	۳۲۴	بی بی جمال

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۴۲۹	سلطان محمد شاہ	۴۲۲	حضرت سید حسن رسول نماز	۴۱۴	حضرت مولانا شہباز بھاکچوی
۴۳۰	سلطان احمد شاہ	۴۲۳	حضرت سعدی لاہوری	۴۱۵	حضرت شاہ عبدالحق دہلوی
"	حضرت عبدالسلام کشمیری	۴۲۴	حضرت عبدالغفور پشاور	۴۱۶	حضرت خواجہ غاوند
۴۳۱	حضرت محمد صادق کشمیری	"	سلطان عالم شاہ بہادر شاہ	۴۱۷	حضرت سید آدم
"	حضرت شیخ منعم اکبر عظیم آبادی	۴۲۵	سلطان جانا در شاہ	"	حضرت سید شاہ ابوالعلا اکبر آبادی
۴۳۲	سلطان عالمگیر ثانی	"	حضرت شاہ ہدایت الدین منیری	۴۱۸	سلطان شاہ جہان
"	حضرت شاہ رضا	"	حضرت سید میران بھیکہ	۴۱۹	حضرت میران شاہ کاروانی
"	حضرت شاہ محبوب اللہ بھلواری	۴۲۶	سلطان فرخ سیر	"	حضرت سید دہلوی
۴۳۳	حضرت مرزا مظہر جانجانا	۴۲۷	سلطان ابوالبرکات	۴۲۰	حضرت شیخ محمد سلونی
۴۳۴	حضرت شاہ دولت علی عرف شاہ بنیاد منیری	"	سلطان شاہ جہان ثانی	"	حضرت سید نعمت الدین رونی
۴۳۵	حضرت مولانا فخر الدین دہلوی	"	حضرت شاہ محمد کئی منیری	۴۲۱	حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی
"	حضرت شاہ عبدالقادر حشتی	"	حضرت نظام الدین بانکپوری	"	حضرت مرزا شاہ راجور
"	سلطان شاہ عالم محمد عالی گہر	۴۲۸	حضرت نور الدین آفتاب کشمیری	۴۲۱	حضرت سید شاہ محمود حشتی
۴۳۷	میرھویں صدی	"	حضرت مولانا دارت رسول نانوتی	۴۲۲	سلطان اورنگ زیب عالمگیر
"	حضرت شاہ اسد الدین علی عرف شاہ بھیلو فردوسی	۴۲۹	حضرت شاہ ابوالحسن حشتی قادری	"	بارھویں صدی

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۴۵۴	خاتمہ کتاب کریم زنگان اجیا وقت	۴۴۴	حضرت امیر الدین بہاری رح	۴۳۸	حضرت شاہ رکن الدین عشق پٹنہ رح
"	حضرت شاہ امین احمد بہاری طہ	۴۴۵	حضرت شاہ محمد اعظم علی منیری رح	"	حضرت شاہ موسیٰ قادری رح
"	حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن کبج مراد آبادی	۴۴۵	حضرت مولانا شاہ سعد اللہ رح	"	حضرت شاہ مبارک حسین عرف شاہ حقون منیری
۴۵۵	حضرت حاجی شاہ وارث علی پور	۴۴۶	سلطان ابو ظفر بہادر شاہ	۴۳۹	حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رح
۴۵۶	مولوی سخاوت حسین کاکوی	"	مولانا مرشدنا پیر دتیکر حضرت شاہ قطب الدین احمد منیری رح	"	حضرت شاہ عبدالعزیز عرف نظام علی شاہ
۴۵۷	ضمیمہ ذکر سلطان فیض مستان	۴۴۷	حضرت امام علیہا نقشبندی رح	"	حضرت شاہ نعمت اللہ بھلواری رح
"	علاء الدین حسین گنگوی ہمینی	۴۴۸	حضرت شاہ علیم الدین راس پورہ	۴۴۰	حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی
"	سلطان محمد شاہ بن علاؤ الدین	۴۵۰	حضرت شاہ محمد علی حبیب بھلواری رح	"	حضرت سید شاہ قمر الدین حسین دانا پوری رح
۴۵۸	سلطان محمد محمد شاہ	۴۵۱	حضرت حاجی آل احمد بھلواری رح	۴۴۱	حضرت شاہ لطف علی منیری رح
"	داؤد شاہ	"	حضرت حاجی سید شاہ محمد سجاد دانا پوری	"	حضرت مولانا نعیم الرحمن پٹنہ
۴۵۹	سلطان محمود شاہ	۴۵۲	حضرت شاہ ولایت علی سلام پور	۴۴۲	حضرت شاہ حسن علی پٹنہ
"	سلطان نجیات الدین	"	پرو دھوین صدی	۴۴۳	حضرت کبھی علی بانو لعلانی
"	سلطان شمس الدین	"	حضرت شاہ امیر الحق رح	"	حضرت شاہ ابوالحسن بھلواری رح
۴۶۰	سلطان فیروز شاہ	"	حضرت شاہ اولاد علی منیری رح	۴۴۴	مرزا حافظ مولانا شجاع الدین رح

صفحه	اسماء	صفحه	اسماء	صفحه	اسماء
۴۶۱	سلطان احمد شاه	۴۶۱	احمد نظام شاه بحری	۴۶۵	عبد الله قطب شاه
۴۶۲	سلطان علاء الدین	۴۶۲	سمیع نظام شاه بحری	۴۶۶	ابو الحسن تانا شاه
۴۶۳	سلطان بیابون شاه	۴۶۳	حسین نظام شاه	۴۶۷	ذکر خاندان صفت جاہی
۴۶۴	سلطان نظام شاه	۴۶۴	مرتضی نظام شاه	۴۶۸	۲ صفت جاہ
۴۶۵	سلطان محمد شاه	۴۶۵	میران حسین	۴۶۹	نظام الملک
۴۶۶	سلطان محمود شاه	۴۶۶	محمد اسماعیل نظام شاه	۴۷۰	اسد الدوله میر اکبر علی
۴۶۷	سلطان احمد شاه	۴۶۷	برهان نظام شاه	۴۷۱	نظام الدوله بن حسین خند علی
۴۶۸	سلطان علاء الدین	۴۶۸	ابراہیم نظام شاه	۴۷۲	افضل الدوله بن حسین علی
۴۶۹	سلطان طین عادل شاهیم	۴۶۹	بہادر نظام شاه	۴۷۳	سلطان طین گجرات
۴۷۰	یوسف عادل شاه	۴۷۰	سلطان قطب بن حسین جاہی	۴۷۴	ظفر خان معروف بن ظفر شاه
۴۷۱	اسمعیل عادل شاه	۴۷۱	محمد قلی قطب شاه	۴۷۵	احمد شاه
۴۷۲	ابراہیم عادل شاه	۴۷۲	جمشید قطب شاه	۴۷۶	محمد شاه
۴۷۳	علی عادل شاه ثانی	۴۷۳	ابراہیم قطب شاه	۴۷۷	قطب الدین شاه
۴۷۴	ابراہیم عادل شاه ثانی	۴۷۴	محمد قلی قطب شاه	۴۷۸	سلطان محمود شاه گجراتی
۴۷۵	سلطان طین نظام شاهیم	۴۷۵	محمد سلطان قطب شاه	۴۷۹	مظفر شاه بن محمود شاه

اسماء	صفحه	اسماء	صفحه	اسماء	صفحه
اسکندر شاه	۴۷۸	ملک راجه خاندیسی	۴۸۵	اسکندر شاه	۴۸۹
نصیر ثمان	۴۷۹	نصیر خان	"	غیاث الدین	"
بهادر شاه	"	عادل خان	۴۸۶	سلطان سلطان	"
محمود شاه	۴۸۰	مبارک خان	"	شمس الدین	"
احمد شاه	۴۸۱	عادل خان ثانی	"	جلال الدین	"
منطقه شاه	"	داود خان	"	احمد شاه	۴۹۰
سلطانین بالوه مندر	۴۸۲	عادل خان ثالث	"	ناصر شاه	"
دلادر خان غوری	"	محمد شاه	"	بارک شاه	"
هوشنگ شاه	"	مبارک شاه	۴۸۷	یوسف شاه	"
محمد شاه	"	محمد شاه ثانی	"	فتح شاه	"
محمود خلجی	۴۸۳	راجی علیخان	۴۸۸	ملک اندل حبشی	"
غیاث الدین	"	بهادر خان	"	محمود شاه	۴۹۱
ناصر الدین	۴۸۴	سلطانین بنگاله	"	یشدی بدر دیوانه	"
محمود شاه	۴۸۵	محمد بختیار	"	علاؤ الدین شرفین کئی	"
سلطانین خاندیسی	"	حاجی ایلاس	۴۸۹	نصیب شاه	"

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۵۰۶	نصیر الدین حیدر	۴۹۷	سلطان حیدر	۴۹۱	۹ سلاطین قی جوہوری
۵۰۸	محمد علی شاہ	"	سلطان حسین	"	خواجہ جهان ملک الشرق
"	امجد علی شاہ	"	محمد شاہ	۴۹۲	مبارک شاہ
۵۰۹	وحید علی شاہ	۴۹۸	شمس الدین	"	سلطان ابراہیم
۵۱۱	گزارش شریف	۴۹۹	نارک شاہ	"	محمود شرفی
"	ضمیمہ دوم رد کر سلاطین	"	غازی خان چک	"	محمد شاہ
"	امیر سلیمان	۵۰۰	۱۳ سلاطین بجا و شاہیہ	۴۹۳	سلطان حسین
۵۱۲	ہفتان بن طغرل	۵۰۱	۱۰ سلاطین بیدشاہیہ	"	۱۰ سلاطین بیدشاہیہ
۵۱۳	سلطان ارخان	۵۰۲	۱۵ والیان اودھ	۴۹۴	۱۱ سلاطین ملتان
"	سلطان مراد خان	"	نواب سادات علیخان بن الملک	۴۹۵	۱۲ سلطان کشمیر
۵۱۴	سلطان بایزید پورم	"	نواب منصور علیخان	"	راجہ نرنجن محمد الدین
۵۱۶	سلطان محمد خان	۵۰۳	نواب شجاع الدولہ	"	شاہ میر
۵۱۷	سلطان مراد خان ثانی	"	نواب آصف الدولہ	"	سلطان سکندر بٹ شکن
۵۱۸	سلطان محمد خان ثانی	۵۰۴	نواب سعادت علیخان	۴۹۶	علی شاہ
۵۲۰	سلطان بایزید ثانی	۵۰۶	غازی الدین حیدر	"	زمین العابدین

صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء	صفحہ	اسماء
۵۵۷	شجاع الملک	۵۳۲	سلطان محمود	۵۲۱	سلطان سلیم خان
"	امیر دوست محمد خان	۵۳۴	سلطان عثمان ثالث	۵۲۲	سلطان خان ثانی
"	ضیاء جام جمہل تخت عثمانی عبد شاہ الدین غوری بنیاد دین و عمرہ	"	سلطان مصطفیٰ خان ثالث	۵۲۳	سلطان سلیم خان ثانی
"	عبدالمجید عدول خٹاف زائد سلطان جو وقت تحریر اس کتاب کے آئینہ تاریخ ثالث سے دست بردار کیا گیا۔	"	سلطان عبدالمجید خان	۵۲۴	سلطان مراد خان ثالث
"	سولے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۵۳۵	سلطان سلیم خان ثالث	۵۲۵	سلطان محمد خان ثالث
"	سولے حضرت عمار و قاضی احمد عہدہ کے	۵۳۸	سلطان محمد خان رابع	"	سلطان احمد خان
"	سولے حضرت عثمان فی النورین کے	۵۴۰	سلطان محمود خان ثانی	۵۲۶	سلطان مصطفیٰ خان
"	سولے حضرت علی اکرم اللہ وجہہ کے	۵۴۵	سلطان عبدالمجید خان	"	سلطان عثمان ثانی
"		۵۴۶	سلطان عبدالعزیز خان	۵۲۷	سلطان مراد خان چہارم
"		۵۴۸	سلطان عبدالمجید خان ثانی	۵۲۸	سلطان ابراہیم خان
"		۵۵۳	ضیاء جام ذکر بعضی شاہ ایران وغیرہ	"	سلطان محمد خان رابع
"		"	طہا سپ ایران	۵۳۰	سلطان سلیمان خان ثالث
"		"	نادر شاہ درباری	۵۳۱	سلطان احمد خان ثانی
"		"	احمد شاہ درانی	"	سلطان مصطفیٰ خان ثانی
"		"	تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی	۵۳۲	سلطان احمد خان ثالث

بحر صبا زور با و فضل خلاصه کس و مکان

کتاب نایاب تاریخ انتخاب مشتمل بر حالات و لایای کرام هند مع تطبیق عمد غلظا بغداد و سلاطین العالم



عالم المعنی محقق لودعی جناب لودی غلام نبی صاحب زودوسی خلعت صاحب محمد حسن انصاری لودی که مصنفه

مطبع ثانی نشانی کوشور کهنه و خوشه بی چھپی



بسم الله الرحمن الرحيم

بجہ و تہنید و نسل علی سیدنا و نبینا و فیضنا احمد المصطفیٰ علیہ السلام و علی آلہ الطہیین و اصحابہ المہدیین
 و ازواجہ المطہرین و ذریاتہ جمیعین بارک و سلم اما بعد خدمت ناظرین و الا لکین میں مخفی نہ رہے کہ تھوڑا زمانہ پیشتر
 سکے اس بچہ ان غلام نبی فردوسی و لدغفران باب جناب محمد حسن خان غزوی تم حصاری تم میری
 تجا و زادہ عنہ و عن والدیہ کو ضرورت داعی ہوئی کہ زمانہ سلطنت اس بادشاہ کا جہد ہدایت حضرت مخدوم
 یحییٰ میری قدس سرہ کے ہندوستان میں حکمران تھا دریافت کرے چنانچہ اس وقت چند کتابیں تاریخ کی دیکھ کر ضرورت
 تو رفع ہوئی مگر اس وقت سے دل میں یہ شوق بھڑکا کہ حالات دیگر اولیائے کرام جو ہند میں خصوصاً صوبہ بہار میں شہو
 و زبان زد نام ہیں معین زمانہ و تطبیق عہد خلفا و سلاطین اسلام ہند تحریر کروں تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو کہ زمانہ
 تقیہ ہدایت ان بزرگ کے کون سا خلیفہ بعد ادین اور کون سا بادشاہ ہندوستان میں حکمران تھا اور کس کے
 کیا مناقب ہیں اور کس کی کیا حالت ہو مگر زمانہ نے فرصت نہ دی کہ اس کام کو پورا کر سکوں اور شوق تھا کہ دل کو لگا رہا تھا
 بھونہ تعالیٰ و تقدس شانہ زمانہ مساعد ہوا اور شوق نے ہمت بڑھائی میں نے کتابیں سہو تواریخ کی سامنے رکھ کر خواہش دلی
 کے پورا کرنے کا ارادہ کیا کتب تواریخ پر جو نظر دلی تو ہر ایک مؤرخ کو دوسرے سے نسبت زیادہ سلطنت شاہان کے کتب پیا
 اور مجھے سخت وقت تعین زمانہ شاہان میں پیش آئی جو کہ حقے الوبح مجھے پوری تحقیق منظور تھی تاریخ فرشتہ و روضۃ الصفا
 طبقات ناصری منتخب اللباب جانی خان شیراخرین ہفت گلشن انبی کا مورخان جامع التواریخ

مفتاح التواریخ آٹھ کتابوں سے ملکر ایک جدول زمانہ شاہان تیار کیا اور متفق علیہ تاریخ جو جلوس و وفات سے ایک دوسرے کے مطابق پائے اختیار کئے و تاریخ ہند و لب التواریخ و تاریخ قیر و شاہی و تاریخ جہانگیری و تاریخ نادرا و العصر و تاریخ قصیر و م ترجمہ تاریخ عربی مصباح الساری و نزہۃ القاری و تاریخ قطب شاہی و تاریخ دکن و تاریخ کشمیر و تاریخ سلطان نامہ کوہی بھی سامنے رکھ کر مختصر حالات ہر ایک سلاطین کے لکھے اور سلاطین شریفہ و ہمجنہ و کشمیر و دکن کے حالات و زمانہ سے موقع پر کچھ بحث کی کیونکہ زمانہ ان ہر ایک کا عین زمانہ بادشاہان دہلی تھا اگر کتاب میں ذکر ان سلاطین و سلاطین لغت و روم وغیرہ درج کر دیا حالات و تاریخ و ولادت و وفات و اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم جمعین تذکرۃ الاولیاء حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ و نفیسات الانس مولانا جامی و رشتہات و خیرات الامامیہ مفتی نظام سرور لاہوری و توحیح الانوار عبد الوہاب امام شعرانی و مناقب الامامین حضرت محمد و شعیب قدس سرہ و شمس القلوب مفتوح حضرت احمد لنگر و یا قدس سرہ و اخبار الاخیار حضرت شاہ عبدالحی و دیوبند و جدائی اقصیت و مہر الصلین مظہر الحق اکبر آبادی و کل دروس و کتب مشرقیہ و ہندوستان میں جناب حضرت شاد امین رحمۃ اللہ علیہ و تذکرۃ العالی تجارہ نشین حضرت بہار شریف و تاریخ مکمل مولوی احمد کبیر حیرت پھلوازی و آثار شریف مولوی سید نور الحسن صاحب مرحوم فرید پوری شہر گٹھوئی و مناقب ازہرین و تذکرۃ اکرام مولوی ابوالحیات بھداروی و سیر الاقطاب و عجبت سروری و تذکرۃ مجدد و راجۃ القلوب مفتوح حضرت عثمان باری و دیگر کتب تذکرہ حصہ اہل خاندان مشائخ کرام سے منتخب کر کے درج کتاب کیا اور سنہ عیسوی مقابل ہر ایک سنہ ہجری کے تاریخ انگریزی و تقویم یارینہ سے اضافہ کیا و تینا و تہا کہ عنوان کتاب کو ذکر سے سرور کائنات صلوات اللہ علیہ وسلم و ازواج و نبات طہارت و عشرہ مبشرہ و دیگر صحابی مشاہیر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام و ائمہ اربعہ و دیگر بزرگان مشین جو بیشتر از شاہان سلطنت اسلام ہند بخدا و شریف وغیرہ میں زیب مند ارشاد تھے زینت دی و حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین و دیگر صحابی و ازواج و نبات طہارت رضوان اللہ علیہم جمعین معارف النبوة و اصحابہ فی تمیز الصحابہ و اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ و ازادۃ الخفا عن خلافت الخلفاء سے نقل کیا مختصر حالات خلفائے نبوی امیہ و عباسیہ تاریخ الخلفاء و فضیلت الصفات تاریخ فرشتہ و جامع التواریخ و مفتاح التواریخ معرفت المذہب مولوی عبد القادر سے منتخب کر کے ہر موقع پر لکھا اور جدول اختلاف مواضع نسبت جلوس نامان ہند اور ایک دوسرا جدول خاص خاندان تیموریہ و دیگر شاہان ماسبق باضافہ تاریخ ولادت و وفات کے بنا کر اکٹمتہ قرار دیا اور چونکہ کل کتاب میں تذکرہ صدر جمع کی ہوئیں جناب مولوی فضل حسین صاحب مرحوم ساکن موضع ردا سے خلیگیا جو بیشتر مختار بابائی کورٹ کلکتہ تھے باجائز جناب مظہر مولوی اشرف حسین صاحب برادر یقیی جناب مرحوم و جناب کرمی مولوی آل احمد صاحب خواہ زادہ جناب مغفور میر سے تحت ہن جہن کوئی وقت میں نہیں کیونکہ

ہوئی بعض کتابیں میری خاص بھی تھیں صرف کتاب اسد النہاج جناب مولوی محمد اکرم صاحب آردی و آثار شریف
 مولوی محمد انوار صاحب خلف الصدق جناب مولوی نور الحسن صاحب شہر لکھائی و مناقب الزاہدین جناب
 مولوی عبد الجبار صاحب ڈیٹی مجسٹریٹ کلکتہ و تجربہ اولو اصلین جناب شاہ احتشام الدین حیدر صاحب منیری
 و مونس القلوب جناب سید شاہ فرزند علی صاحب منیری و خزینۃ الاصفیاء جناب شاہ سید ہدایت حسین صاحب
 بہاری و تذکرۃ الکرام جناب مولوی شاہ بدر الدین صاحب سجادہ نشین بھلواری ادام اسد فیوض انہم سے
 مجھے ملین اور جناب مولوی حکیم حافظ محمد نظیر الحسن صاحب آردی نے مجھے بہت مدد و ترجمہ میں کتب عربیہ
 کے دی ان بزرگوں کا شکریہ میں تہ دل سے ادا کرتا ہوں مادہ کے جمع رہنے اور برسروقت جمع ہو جانے کے
 سبب سے زیادہ وقت تحریر میں اس کتاب کے نہ ہوئی اور از آنجاکہ اس کتاب کی تالیف میں اس تحیف
 نے یہ پیرایہ اختیار کیا تھا کہ منتخب باتیں ہر ایک ذکر سے لکھی جائیں اور سبب لغز اور سخن آرائی سے پاک
 رہے چنانچہ ذکر بزرگان دین میں بھی ان حالات کے درج سے جو متعلق رویا یا کشف کے ہیں یا یہ کہ
 غیر معتقد یا اغیار کو لائسلہ کئے کا کسی میں موقع تھا ظلم کو روکا اور صرف حالات سے افعال و اقوال کا انتخاب
 کیا جس سے چار و ناچار بزرگی پر ان بزرگ کے کیسا ہی کوئی منکر ہو پڑا رہی کرنا پڑے اسلئے نام اس کتاب کا
 انتخاب ناورد کا حسن اتفاق یہ کہ بحساب جل یہ لفظ ہم عدہ دسہ تمام کتاب تھہر گیا اور چونکہ صرف لفظ انتخاب ناورد سے
 منشا کتاب نہیں ظاہر ہوتا تھا اسلئے دوسرا نام قرآن لکھوین رکھا گیا آغاز ہر تذکرہ پر واسطے دریافت نامہ کے ایک
 جدول پانچ خانہ کی وضع کی خانہ اول میں نام مطلوب دوم میں سنہ ولادت ہجری سوم میں سنہ عیسوی چہارم
 میں سنہ وفات ہجری پنجم میں عیسوی اور ذکر طفا و شاہان میں خانہ دوم میں سنہ جلوس ہجری باقی حسب مذکورہ بالا
 درج کیا واضح رہے کہ اس کتاب کو اس ہجیر نے فارسی زبان میں لکھا تھا خمس العلماء جناب مکر می مولوی
 سید امداد امام صاحب نیوردی خلف الصدق جناب مولوی سید وحید الدین احمد خان صاحب خان بہادر خمس العلماء نے فرمایا کہ میں
 اپنی سب کتابیں اردو زبان میں لکھی ہیں اگر یہ کتاب بھی اردو زبان میں ہوتی تو زیادہ لوگ پڑھتے ہیں تہ دل سے
 اس ارشاد کو اُنکے قبول کر کے دوبارہ اردو زبان میں لکھا مگر ناظرین و لافش کی خدمت میں گزارش ہے کہ میں ہنسنے والا
 ایک قصہ مضامات عظیم آباد کا ہوں میری زبان دہلی یا کھنڈ کے اہل زبانوں کی سی نہیں ہوا ورنہ مجھے اپنی
 عمر میں کبھی شعر گوئی کا شغل نہ رہا کہ فی الجملہ کچھ زبان کی درستی کا خیال رہتا اسلئے میں نے کوئی تقلید ان اہل
 زبان کی نہیں کی ہے کیونکہ میں اسکو پورا کر سکتا وہی مثل پیش آتی

اگلا غے تلک لک درگوں کر دہ نگ خوشنیتن ہر فراموش کردا

عیسوی کی اپنی زبان تھی اسی زبان میں لکھا عبارت آرائی یا صحت محاورہ کا کچھ خیال کیا صرف صحت حالات پر

نظر رکھی وحالات بعض بزرگان ضروری الذکر کے کتابوں سے جو نہیں ملے اُن خاندان کے بزرگوں سے اُنہیں مدولی
چنانچہ حالات جناب مولانا شہباز بھگل پوری قدس سرہ بدریہ جناب نواب امیر حسن خان صاحب
خان بہادر مجبٹریٹ ملکتہ و جناب سید مولوی اشرف عالم صاحب مدظلہ و شہیدہ نشین کی عنایت سے میں نے
پایا وہ اختصار حسب طرز اس کتاب کے درج کیا اور بعض ضروری بزرگوں کی تاریخ وفات کتابوں میں نہیں پائی
گئی مجموعہ اُن کے حالات اُس موقع پر درج کیے جہاں ذکر اُن کے عصر بزرگوں کا تھا اور جدول سرنام کے خانوں کو
تاریخ سے خالی چھوڑا یا صرف نام کی سرخی پر اکتفا کیا اور اکثر بزرگان ضروری الذکر کا کچھ حال بھی باوجود تلاش فرما سکے
نہیں پایا گیا ناچار اُس سے قلم کو کوتاہ کیا آجہ شدہ کہ چار سال کی محنت شہار و زمی میں یہ کتاب تمام ہوئی اگرچہ
مقصود اصلی یہ تھا کہ ذکر اولیائے شاہ میر ہند و سلاطین ہندی کا مذکور اس کتاب میں ہے مگر کتاب لکھتے لکھتے بزرگان
ذکرہ بھی جو تہمتہ مفید خلائق تھا درج کتاب ہوا اور بھی ذکر سلاطین و موم و غیرہ مناسب سمجھا اس کتاب میں اضافہ کیا گیا
اس کتاب میں علاوہ ذر ولادت و رضاعت و عبادت و لغت و معراج و ہجرت و معجزات و غزوات و ازواج و نبات
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و ائمہ و اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و خلافا و سلاطین ہند و روم و غیرہ
و ابتدائے اشاعت اسلام ہند کے اقوال بزرگان سے تعریف اور تحقیقی مسائل ساتھ اسناد کے نسبت امور ذیل
لیئے قصوف توحید تجرید مجاہدہ و مراقبہ کاشفہ مشاہدہ کا معاملہ محاسبہ خلافت اقصا و کمال انیاز و تہ تبرک و قناعت ملکوت
جہر و خفا بقا معرفت محبت انس و عشق و صلہ جذب سلوک سرسحر و خشت ہویت ربوبیت عبودیت قطعیت تجرید
یقین نیاز و خشوع جمع فقرہ عرفان فکر استدراج اخلاص عزم پیر و شیخ استقامت علم عمل تعلیم تربیت مروت قنوت رہبر
تقویٰ و سرع عدل عقل بذل ذکر فکر قرب بعد ابتداء سنت نفس شیطانی قییم شفیقت بر خلق صلہ رحم سعید شفیق کتمان
اعلان شکر کفر ففاق خوف رجا و جد سماع قبض ببطا خفا حجاب ذلت ضلالت بدعت صدق کذب جبر قرینت
فضل شفاعت صیام و ہر قیام شب حیات موت نزع فکر انما کا تبین کیرتین درویشی کم خواری فاقہ صوم مسکوات
سج زکوٰۃ روح دل شہید و نیا عقبی ثواب عذاب مغفرت عقوبت فاسق عاصی روتیت حق بہشت و دوزخ و عذاب
حساب قیامت حد کثیر فقر غنا کافات عمل ادب حیا کبر یا سخاوت محل کلام سکوت تقدیر تقدیر ابدال و تمار
غوث قطب وغیرہ وغیرہ اور بہت مسائل شریعت و طریقت سے یہ کتاب معمور ہے جو مصرعہ کہ قبول افتد ہے عز و شہ
ناظرین عیب پوش کی خدمت میں عرض والتجاہز کہ جو کچھ اس کتاب میں سہو بشری سے خطا واقع ہوئی ہو تو نظر
عاطفت اسکی اصلاح فرمائیں اور اس عاجز کو دماغے خیر سے یاد کریں واللہ الموفق وعلیہ التکفلان



صدی اول

اساتذہ مبارک		سید تقی حسین فی المحرمین القامین بسیدہ الامامہ مصطفیٰ	
سید لاریت یاسر	جوبہ سعیدی	ایضاً سعیدی	سوزانات سعیدی
ایضاً سعیدی	ایضاً سعیدی	ایضاً سعیدی	ایضاً سعیدی
۱	۵۴۰	۱۱	۹۲۲
محمد کریم بنابا ایدم ہر ہست		آرایش نام او نقش بست	

کے یا رکہ اس برگزیدہ کے محامین نر زبانی کر کے صلے اللہ علیہ وسلم کو قدرت کہ اس
عزناہید کنارین قدم دھر کے صلے اللہ علیہ وسلم خیال ہے کہ انسان بے بنیان ادعاے
خبر محاسن اس عالیجناب کا کر کے صلے اللہ علیہ وسلم محال ہے کہ ضعیف و ناتوان محامد ایسے
محمود خدا کو ادا کر کے صلے اللہ علیہ وسلم

محمد سے صفت پوچھو خدا کی | خدا سے پوچھیے شان محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کہ عنوان کتاب کو بہتر اس ذکر سے کوئی ذکر شایستہ نہیں صلے اللہ علیہ وسلم اسلئے لکھوں دفتر سے ایک حرف اُسکے محامد کا لکھتا ہوں صلے اللہ علیہ وسلم ولولک لما خلقت الافلاک اھلکی شان اول باخلق اللہ نور اُسکایان صلے اللہ علیہ وسلم امر معروف ابن اللہ و ملائکہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیا اُسکے لیے فرمان واجب الاذعان صلے اللہ علیہ وسلم صحیح التنب قریشی حسب صلے اللہ علیہ وسلم باپ کی طرف سے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف صلی اللہ

علیہ وسلم مان کی جانب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان سے
 مبارک سے اسم سکین کو آپ پسند فرماتے صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آپ کی یہ دعا ہوئی اللهم ایسئنی مسکینا
 واشترنی فی زمرۃ المساکین صلی اللہ علیہ وسلم روزِ وُثْنِیہ بارِ طوین ریح الاول واقعہ خیل کے
 چالیس روز بعد آپ کی ولادت باسعادت ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ نے آپ کو پہلے دو دھ
 پلا یا صلی اللہ علیہ وسلم پھر حلیمہ سعدیہ کا آپ نے دو دھ پیا اور انکی آغوش میں پروش پائی
 صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ دو برس کے ہوئے تو شقی صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ نے آپ کو
 اکھڑا دیا صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ بارہ برس کے ہوئے تب ابوطالب کے ساتھ غرضام میں
 تشریف لے گئے صلی اللہ علیہ وسلم جب بصرہ میں پہونچے پھر اراہب نے آپ کو لکھ کر کہا یا سید الطلین
 یا رسول الطلین صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب نے پھر اسے پوچھا تھے کیونکر جاناؤں گے کہا کہ میں نے
 دیکھا کہ جب تم لوگ درہ کوہ سے باہر آئے کوئی تیرہ زمین تھا جسے سجدہ نہیں کیا میں نے کتاب
 میں دیکھا جو کہ جادات سجدہ نہیں کرتے مگر پیغمبر کو صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطالب سے کہا کہ تم انکو
 شام مت لیجاؤ وہ بان یہود انکے دشمن جان ہیں ابوطالب نے آپ کو پھر دیا صلی اللہ علیہ وسلم دوسری
 مرتبہ آپ میرہ غلام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تجارت میں شام کی طرف تشریف لائے
 صلی اللہ علیہ وسلم میرہ نے پھر اگر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے راہ کے واقعہ عجیبہ جوئے آپکے
 کچھ تھے اور دیانت اور امانت آپ کی بیان کی حضرت خدیجہ کبر نے آپ سے ملنے نکاح
 کی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عمر اسوقت پچیس برس کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ آپ کا نکاح
 حضرت خدیجہ کبر سے ہوا اولاد آپ کی جو کچھ اسوقت تک اس عالم میں ہو وہاں سے حضرت
 خدیجہ کبر بنی کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیشہ غار حرا میں عبادتِ حق میں مصروف رہتے صلی اللہ
 علیہ وسلم قربِ زمانہ انشت میں آپ جس شجر یا حجر کی طرف گزرتے وہ کہتا اسلام علیک یا رسول اللہ اور
 سجدہ کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انالیسویں برس واقعہ خیل کے آپ پر نزول وحی ہوئی صلی اللہ
 علیہ وسلم اکثر منکرین جب آپ کو دیکھتے میا خستہ کہتے تھے بس بذا الوجه کذا میں نے ہرگز یہ نہ جھوٹو نہ کیا

نہیں ہوا اور فوراً بے طلب مجرہ کے ایمان لاتے گیا اربعین برس ہجرت کے اتفاق اہل سیرتائیں میں جب کو معراج شریف واقع ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تصدیق کی صدیق خطاب پایا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ گھوڑیں برس ہجرت کے اپنے گھر سے ہجرت فرمائی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پیروی دے مبارک اڑھا کر اپنی جگہ لٹا دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لیکر آپ کریم سے باہر نکلے کسی نے آپ کو نہ دیکھا اور لعین مبارک اپنے قدس سے نادانی ٹکڑیوں پر چلے آپ کے پاسے مبارک زخمی ہو گئے حضرت ابو بکرؓ نے گاندھے پر لے لیا اور غارتوں تک پہنچا یا پھر اپنی چادر بھاڑ کر سب راخ بند کیے ایک رک گیا جس پر اپنی اینٹھی رکھ کر بیٹھے اور حضرت کو اندر بلایا آپ اندر جا کر حضرت ابو بکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو رہے سانپ نے حضرت متعلق کھانا نکالیے سے آنسو نکل پڑے حضرت جاگے لعاب دہن لگا دیا حضرت صدیقؓ نے نہ سفا پائی کتے ہیں کہ وہ سانپ حضرت علیؓ علیہ السلام کے پاس گیا تھا اور غرق مذہب نبی آخر الزمان بیان کیا تھا اپنے نسل ناک نشان دیا تھا وہ وہاں منتظر بیٹھا تھا اور جب سے سوراخ تیار کیے تھے کہ اس کے زور سے زیارت کرینگے فرخ زیارت ہو نیلے سب سے اُسے کا اٹھا اور گڑھی کی نسبت بھی ایسی ہی مذکور ہے کہ وہ بھی ایک نشان سے منتظر وہ دم مبارک بھی کبوتر جسے گھوسلا بنا کواندے دیے تھے اُنکی نسل اس وقت تک حرم شریف میں ہر روز دو غنہ بار گھوڑیں یا تیرہ گھوڑیں ماہ ربیع الاول کو آپ اہل بیتؓ پر غلبہ ہوئے و بقولے تلو گھوڑیں بیچ الاول سب ہجرت مطابق دوسری جولائی سنہ ۱۱ عیسوی صلے اللہ علیہ وسلم عمر شریف آپ کی ۱۱ شہر ترین روایت ترجمہ یا سنہ ۱۱ سال ہر صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت سے زیادہ بقولے تین ہزار آپ سے نلمو میں آئے صلے اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس خدمت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی کبھی آپ اپنے پیغمبر فرمایا کہ تم نے بڑا کیا اور کیوں کیا جب چھ کا ہم کرتے آپ غارتوں کا وجب کوئی ناخوشی کا کام کرتے تو فرماتے کان امر اللہ قدرا مقدور صلے اللہ علیہ وسلم آپ گھر کا کام کے ساتھ مل کر کرتے اور اگر نادانی کی راہ سے کوئی آپ کو کسی کام کو کتنا تو آپ نہ نظر نہ صلے اللہ علیہ وسلم جو ساری ملحق اس پر سوار ہوتے صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ شریفہؓ آپ کا یہ بیانا دقت تھے رنگ دوسے مبارک روشن و سفید تھانہ اور غایت سرخی و نہ و رعایت سپیدی و زردی بیش مبارک گرد اور سرخ رنگ تھی موسے مبارک خوشبو خوشنک و عطران تھے گیسو سے مبارک کاہ موٹے تھے کہ رشتے کا نہ زہر گوشہ نگہ گیسو کے طور پر چائیں رہتے موسے سفید سرور بیش مبارک میں سرہ سے زیادہ نہ تھے فرخ چہرہ کشادہ و دندان جب پٹے کراتے تو دندان مبارک ش برق کے چمکتے ہیں نہتہ بیسم بخندہ و قہقہہ رشتے سینہ آکا فرخ تھا اور سینہ سے ناف مبارک تک ایک خط بالو کا تھا فرخ ہشت تھے وریان ہر وقت مہربوت تھی ہاتھ آپ کے دراز تھے کہ زانو تک پہنچتے گفت دست آپ کی فرخ اور نرم تھی گندہ است ابکی ہمیشہ خوشبو رہتی جسکے ہاتھ میں آپ ہاتھ دیتے تمام دن اسکا ہاتھ خوشبو رہتا ہوا غایت آکا ز میں فرو کر جاتی تھی اس جگہ کی مشک سے زیادہ خوشبو رہتی صلے اللہ علیہ وسلم آپ سانے سے کو سون دیکھتے اور پیچھے بھی اسی قدر دیکھتے صلے اللہ علیہ وسلم غزوات و ہجرات کی تفصیل کتب مبسوطہ میں توضیح سندرج ہیں اس مختصر کتاب میں کہ کو کر سکتے ہیں مگر گو یا صرف تمام غزوات و چند مجرہ ذیل عرض میں پہلا غزوہ بدر جو ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ اپنے قتال کفار سے شروع کیا اور انکے قتل و غارت کے لیے سپاہ بھیجے لگے جس جہاد میں کہ پیغمبرؐ نفس شریک ہونے لگے لکھو غزوہ کتبہ میں اور حنین

آپ تشریف نہ لجاتے تھے اسکو سر یہ کہتے ہیں سہ ہجری میں حضور اقدس میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے سوار ہوا
 کیا جاتا ہوا آپ جماعت مہاجرین و انصار کہ تین سو تیرہ آدمی تھے بقصد اُس جماعت کے تھے ابوسفیان نے خبر پا کر غمگین ہو کر
 اجرت پر ابو جہل وغیرہ سرداران قریش کے پاس کہہ بھیجا کہ مدد کو آؤ میں بعد اُنکے ایک دوسری راہ سے قافلہ کو نکال لیا اور دوسرا وہی کہ
 بھیجا کہ اب ضرورت مدت کی نہیں ہوگا ابو جہل غصہ میں گیا اور تیاری لشکر کی کر کے روانہ ظرف مدینہ کے ہوا اور جب ابوسفیان وہاں پہنچا
 تو پھر وہاں سے ابو جہل کے ہمراہی کی غرض سے فوراً پلٹ آیا اور ساتھ ہوا الغرض لشکر اسلام ایک سو تیرہ و گھارہ ہزار تھے لڑائی ہوئی
 ابو جہل کو معاذ و معوذ انصار نے مارا حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتے مدد کو اس لڑائی میں بھیجے تھے آدمی بڑے بڑے سردار و اہل جنگ کے
 مارے گئے اور شتر کا فراسیر ہوئے کفار مقتول کی لاشیں آنحضرتؐ نے چاہ بدر میں ڈال دی آپ مظهر و منصور ہوئے فقیہ غار بھاگے ان اہل
 مسلمانوں کے ہاتھ آیا صلوات اللہ علیہ وسلم اور اس فتح کے بعد نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھلے
 دوسرا غزوہ احد پھر مدینہ میں یہ لڑائی باختلاف راے مدینہ منورہ سے باہر نکل کر ہوئی ابی سفیان مکہ سے لشکر لیکر چڑھا تھا اس لڑائی
 میں آنحضرتؐ صلوات اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے جندہ زن ابوسفیان نے
 بعد شہادت حضرت حمزہؓ کے اُس غصہ سے کہ آپ کے ہاتھ سے جنگ بدر میں اس کے بہت عزیز قتل ہوئے تھے حضرت عمرؓ کا بیت
 چاک کر کے اٹھا جگر دانت سے چبایا اور اٹھا کا کان اور ناک اور عضو تناسل کاٹ لیا یہ لڑائی بھی پہلے مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی
 اس خوشی میں وہ لوگ جو درہ کوہ کی حفاظت میں جماعت تیر اندازان سے تھے وہاں سے ہٹ گئے گھارے نہشت پر سے اگر
 سخت حملہ کیا اسی میں یہ لڑائی بگڑ گئی شتر صحابی شہید ہوئے ابی سفیان یہ کہہ کر گیا کہ سال بھر کے بعد ہم پھر بدر پر جنگ کر سینگے
 مسلمان وعدہ کے وقت سکھ میں بدر پر جمع ہوئے اور چند سے قیام کیا مگر گھارے آئے وہاں مسلمانوں کو تجارت میں بہت
 فتنہ ہوا پھر مدینہ منورہ پھر آئے صلوات اللہ علیہ وسلم تمیسرا غزوہ مکہ میں نبی نصیر جو نبی نصیر ایک قبیلہ ہو دکا تھا کہ مدینہ کے کلمہ
 محلہ میں رہتے تھے بعد تشریف برسی آپ کے اُن لوگوں نے عہد موافقت کیا تھا درسیان میں کچھ خلاف ہوا آپ نے
 انکو الزام دیا اُن لوگوں نے آپ کو فریب سے اپنے گھر بلایا دعوت کی کہ بعد کھانے کے اس امر کا تصفیہ ہوگا آپ کو زیر
 دیوار بٹھایا اور یہ قصد کیا کہ دیوار کی پشت سے ایک پتھر پس دیوار سے گرا کر آپ کو شہید کرین اس راہ کی خبر آپ کو حضرت
 جبرئیلؑ کے ذریعہ سے ہوئی آپ فوراً وہاں سے ایسا اٹھے جیسے کوئی قضاے حاجت کو اور مدینہ منورہ تشریف لے آئے
 صحابی بھی تھوڑا انتظار کر کے چلے آئے اور آپ نے اُن لوگوں کو کہلا بھیجا کہ دس روز میں تم لوگ یہاں سے
 نکل جاؤ انھوں نے نمازا اور مستعد جنگ ہوئے آپ نے لشکر لیکر انکی کڑھی گھیر لی جب وہ محاصرہ سے آپ کے
 عاجز ہوئے تو راہ مانگی آپ نے حکم دیا کہ تمھیں رتبہ رکھدین اور اپنے چار پائیوں پر چڑھ کر اسکیں لجاؤ میں چنانچہ
 لوگ اسی طرح سے نکل گئے چوتھا غزوہ خندق جو سکھ میں ہوا اسی کو احباب بھی کہتے ہیں دس ہزار کی جماعت
 جواہل خیبر و بنی نصیر و قبیلہ غطفان و بنی قریظہ و قریش عرب سے یکجا ہوئے تھے ابوسفیان نے مدینہ پر چڑھائی کی

جب یہ خبر جوش کثیری کی مدینہ طیبہ میں پہنچی لوگ شوش ہوئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے طریقہ خندق کا بتایا
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ سلج کی جانب خندق کھدوائی خود بھی شریک کھودنے کے ہوئے تھے پہلے بائیں
 تیر اور سنگ اندازی کی ڈرائی رہی ایک روز عمر بن عبدیہ کسی طرح خندق کے اس طرف چلا آیا اور مبارز طلبی کی حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ نے اسکو مار لیا پھر قبیلہ غطفان سے ایک شخص نیم نام آکر سلمان ہوئے واجازت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر لشکر کفار میں گئے اسوقت تک وہ لوگ اسلئے اسلام قبول کرنے سے واقف نہ تھے انھوں
 نے نبی قریضہ اور غطفان اور قریش کے درمیان میں اختلاف ڈال دیا ایک دوسرے سے میل ہو گیا اور اوضہ کی
 قدرت سے سردی اور ہولے سردی شدت سے ہوئی کہ کفار گھبرا گئے اور بے جنگ کے پھر گئے انحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے خبر فرما کر کفار کو سکھرایا کہ اب وہ ہم پر چڑھائی کرینگے ہم ان پر چڑھائی کرینگے بعد ازان ویسا ہی ہوا کیا
 پانچواں غزوہ نبی قریضہ پر مسد میں جب آپ دو ولسر میں تشریف لائے آپ غسل فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل
 آئے اور کہا کہ آپ نے تمھارا کھول دیے میں نے ابھی تک نہیں کھولے ہیں حکم آئی ہے کہ فوراً نبی قریضہ پر چڑھائی
 کرو آپ فوراً تیار ہو گئے اور صبح ہو کر حکم دیا کہ نہ پڑھتے نماز عصر کی کوئی شخص مگر عبد نبی قریضہ میں الغرض اپنے اس حملہ کا
 محاصرہ کر لیا جب وہ لوگ محاصرہ سے عاجز ہوئے تب ان لوگوں نے پیغام بھیجا کہ ہلوگ اس شرط پر ہار جاتے ہیں کہ
 حضرت سعد جو ہمارے لیے حکم کریں ہمارے لیے کیا جائے ان لوگوں کو کچھ امید اپنی بہتری کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ
 سے تھی آپ نے منظور فرمایا مگر حضرت سعد نے یہ حکم دیا کہ مرد سب قتل کیے جاویں اور لڑکے اور عورتیں غلام لونڈی
 بنائے جائیں اور سب مال اٹکانہ بٹا لیا جائے ویسا ہی عمل میں آیا قصہ حدیبیہ و بیت الرضوان سے من اپنے
 یعنی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خواب دیکھا کہ ہم مکہ گئے ہیں اور عمرہ ادا کیا ہے آپ نے یہ خواب صحابہؓ سے
 بیان فرمایا سب متعین ہوئے کیا رتیا رہی سفر کی کردی اور آپ صبح صحابہؓ کے مکہ روانہ ہوئے حدیبیہ میں آئے جو کہ سے باہر
 ہر قریش کو خبر ہوئی ان لوگوں نے کہا کہ ہرگز ہم نہیں آئے دیکھتے بعد قیل و قال بسیار کے قریش آپکے آنے پر کچھ راضی ہوئے
 آپ نے یہ خبر سن کر پہلے حضرت عثمان کو بطور اطمینان کے قریش کے پاس بھیجا جب کہ مکہ گئے شیطان نے انحضرت کے لشکر میں غل
 کر دیا کہ حضرت عثمان کو قریش نے شہید کر ڈالا یہ خبر سن کر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غم آیا آپ ایک درخت سرو کے
 نیچے بیٹھ گئے اور سب اصحاب سے بیعت لی کہ جب تک جان باقی ہے کھارے لڑینگے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو کہ
 حاضر نہ تھے آپ نے بیان کیا تھا اپنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا کہ ابھی بیعت لی کیونکہ شرف اس بیعت
 کی آپ کو معلوم تھی چنانچہ بعد اسکے آیت نازل ہوئی کفار نے جب خبر یہ بیعت کی سنی بہت ڈرے اور صلح کا پیغام
 کیا اور صلح اس پر ہوئی کہ اس سال پھر جاویں دوسرے سال بے تمہیدار کہ صرف ملو اور غلاف میں جو اگر عمرہ ادا کریں
 اور تین روز سے زیادہ نہ رہیں اور دس برس تک یہ صلح قائم رہے اور پھر شخص قریش سے سلمان ہو کر مدینہ آئے اسکو جب

قریش مانگین تو دیدین اور جو سلطان مزدہو کر قریش سے جلسے اسکو قریش ندین اور نبی خرا عہد میں حضرت رسول کے آئے اور نبی کریم عہد میں قریش کے رہے اور صلح کی شرط میں یہ داخل ہوا کہ کوئی کسی کے حلیف یعنی عہد والوں سے نہ لڑے اور نہ ایک دوسرے کو دوسرے انفرص صلفا نہ لکھا جانے لگا نہ لڑا پر اس کے صحابہ راضی نہ تھے مگر حکم پیغمبر سے مجبور تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم و محمد رسول اللہ کے لفظ پر تکرار ہوئی آپ نے ان دونوں جملوں کو بدلاد اور وہین پر قربانی کی اور خلق فرمایا اور مدینہ پھر آئے سترہ ہجری میں آپ نے حکم انہی خبر پر چڑھائی کی وہاں سات قلعہ تھے اپنے سب کا محاصرہ کیا چھ قلعہ تہہ ریح مفتوح ہوئے ایک لڑتا تھا اپنے شام کو فرمایا کہ میں کل ایک ایسے شخص کو نشان دوں گا کہ جسکو خدا دوست رکھتا ہو اور وہ خدا کو اُسی کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوگا سب صحابہ اس دولت کا انتظار کرتے تھے صبح کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یاد فرمایا معلوم ہوا کہ انکی آنکھوں میں آشوب کے سبب سے بہت درد ہو آپ نے بلوایا اور آپ وہن مبارک انکی آنکھ میں ڈیا وہ اچھے ہو گئے آپ کو تسنیں کیا آپ سے لشکر ہرجا ہی مصروف جنگ ہوئے اتفاقاً سہرا آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اپنے قلعہ کے دروازہ کو کواڑ کھاڑ لیا اور تمام دن اس سے سپر کا کام لیا اور اس روز سات نامی دلا اور دن کو یہود کے اپنے اپنے ہاتھ سے قتل فرمایا اور اُسی دن قلعہ فتح ہوا شام کو اپنے کواڑ قلعہ کا اپنے پیچھے چھینک دیا میں ہاتھ پر جا کر گرا حالانکہ وہ اسقدر بھاری تھا کہ سات آدمی ایک کنارہ اس کا دوسری طرف نہیں پھیر سکتے تھے سترہ میں آپ نے حسب صلفا اسے حج کیا اور حضرت یمومہ بنت حارث سے عقد فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم اور اسی سنہ میں اپنے تمام شاہان کو نامے لکھے اور مہر کھدوائی اور چاندی کی انگٹری میں اسکو رکھا اور دھن چھنگلیا میں آپ اکثر پہنتے آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی آپ کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر گئی بیعت سے بظنی شروع ہو گئی اُس انگٹری میں خواص انگٹری سلیمان علیہ السلام کا تھا اکثر نے تعظیم نامہ کی کی گویا ان لاسے میں غدر کیا پر ورنے نامہ کو پھاڑ ڈالا اور حکم گرفتاری کا آپ کے دیا اسکو اس کے بچائی نے مار ڈالا اکثر سرداران با ن لائے نجاشی بادشاہ حبش مسلمان ہو گیا سترہ میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سردار ہو کر ایک سرہ میں گئے تھے وہاں توشہ کی بہت قلت تھی درختوں کے پتے جھاڑ کو لوگ کھاتے تھے سمندر کے کنارہ وہ لڑائی واقع تھی سمندر نے ایک چھلی اتنی بڑی کنارہ پر پھینک دی کہ پندرہ روز تک تین سو آدمیوں نے کھایا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسکی پہلی کی ہڈی کھڑی کرانی تو بہت بڑا اونٹ اس کے نیچے سے نکل گیا غزوہ موتہ اُسی سنہ میں واقع ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر موتہ پر بھیجا وہاں سخت لڑائی ہوئی حضرت زید حضرت جعفر طیار و عبید اللہ رضی اللہ عنہم جو سیکے بعد دیگرے سردار ہوئے گئے تھے اس لڑائی میں شہید ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر وہ لڑائی فتح ہوئی حضرت جعفر کو خطاب طیار ملا اور حضرت خالد کو مصیف اللہ کا آپ موقع جنگ سے

تو کوس پر تھے مگر کچھ وہاں ہوا آپ بخیم سر دیکھتے جاتے تھے اور بیان فرماتے تھے اور روتے تھے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے چونکہ وہ دونوں بازو کٹ گئے تھے اور خدا نے انکو دو جناح عطا کئے کہ فرشتوں کے ساتھ بہشت میں اڑتے پھرتے تھے اسلئے انکو خطاب طیار کا اپنے دیا اور انکے گھر اُس روز کھانا بھیجا اور تین روز انکی تعزیت کے لیے سب میں بیٹھے تہہ میں فتح کہ ہوئی قصہ یوں ہو کہ نبی خزاہم اور نبی بکر سے باہر لڑائی ہوئی اور زیادتی نبی بکر کی تھی اور قریش نے انکی خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن ابی جہل اور دوسرے سردار منہ بچا کے ہونے لگے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسی وقت باعلام اُسی خبر ہوئی جو وقت نبی بکر نے نبی خزاہم پر بخون مارا تھا اُس وقت رجز خان نبی خزاہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکارا اور فریاد کی آپ نے پوری وہ آواز مدینہ میں سنی اور فرمایا البیک البیک اُس وقت آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں وضو کر رہے تھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا آپ نے کس کا جواب دیا آپ نے سب حقیقت بیان فرمادی تین روز کے بعد عمر بن سالم خزامی نے حضور میں حاضر ہو کر سب کیفیت بیان کی قریش کو اس عہد شکنی سے ڈرہوا کہ جب آپ کو خبر پہونگی تو حضور لشکر کشی کریں گے ابوسفیان کو حضور اقدس میں بھیجا کہ خبر لاوے اور میعاد و صلح کی ترہا دے ابی سفیان آیا اور حضور اقدس میں جا کے تجدید عہد کی گفتگو کی آپ نے کچھ جواب نہ دیا تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر بعد اُسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سب نے جواب دیا کہ ہم اس بارہ میں لب نہ کھولیں گے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا آپ کے مزاج میں ظرافت تھی جب ابی سفیان نے بہت مبالغہ کیا کہ کچھ تیر بناؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تم مسجد نبوی میں جا کر آپ کے سامنے کدو کہ جتنے قریش کو امان دی محمد میرے امان کو نہ توڑیں گے ابی سفیان نے کہا کہ یہ کچھ مفید ہو گا آپ نے فرمایا یہ میں نہیں جانتا جو میرے خیال میں آیا میں نے کدیا ابی سفیان نے مسجد میں آکر ویسا ہی کہا اور کہہ چلا گیا جب کہ پہونچا اور حال کسا سب نے اُسے ملامت کی کہ نہ تو صلح کی خبر لایا کہ اطمینان ہوتا نہ لڑائی کی خبر لایا کہ ہم لوگ تیرا ہی کرتے حضرت علیؑ نے مجھے مضحکہ میں لے لیا جندہ زن ابی سفیان بڑی زبان دراز عورت تھی اُس نے اُسے بہت ملامت کی بعد ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیارمی جنگ کی کی گزیر کو بند کر دیا کہ کوئی خبر قریش کو نہ پہونچے اچانک ہم چار پڑین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ہزار آدمی سے منزل منبر ل کر روانہ ہوئے آخر مقام حرة الظہران میں فرمایا اور شب کو سب خیموں کے سامنے آگ حسب دستور عرب کے جلو آدمی صلی اللہ علیہ وسلم و اعرسے ابی سفیان مع دوسرے دو آدمی کے خبر لینے کو روانہ ہوئے تھے انھوں نے جواگ دیکھی اسے زنی کرنے لگے کوئی کتا کہ غلام قبیلہ کے لوگ ہیں کوئی کتا کہ غلام قبیلہ کا قافلہ جو لشکر کی طرف سے حضرت عباسؑ اسی طرف نکلے تھے ابی سفیان کو پہچانا اور بکارواہ آئے آپ انکو اپنے ساتھ لیکر لشکر میں آئے اور لشکر دکھایا اور کہا کہ اب بھی تلوایان لانے میں عذر ہے حضرت عمرؓ کی نظر پڑی آپ نے چاہا کہ قتل کریں

حضرت عباس نے کہا کہ میں نے اسن دیا ہوا انخس باخو دہا اسمن اختلاف ہوا بنی سفیان کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہونچے حضرت نے دونوں کو روکا اور فرمایا کہ اسوقت اپنے خیمہ میں رکھو بھوکا میرے پاس لانا بیج کو حضور میں لے آئے اور بنی سفیان ایمان لائے کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے کوچ فرما کر داخل مکہ ہوئے اور فرمایا کہ جب تک کوئی تم سے نہ لڑے قتال نہ کرنا صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے عکرمہ بن ابی جہل نکلا اور لڑائی شروع کی اسطرف حضرت خالد بن ولید تھے نہایت سخت لڑائی ہوئی حضرت خالد نے مارے مارے درجہ تک پہونچایا اور شتر کھار مارے گئے ہم عدو شہدائے جنگ احد کے صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے وقت داخل ہونے کو کہے کجاوے پر اونٹ کے سجدہ شکر ایزدی کیا صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے سردار قریش شہر چھوڑ کر بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے انکا تصور معاف ہوا اگر وہ خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور ان کو سیسہ سے جادا تھا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہونچے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ بت گرنا تھا اور جسکے لب کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ اونڈھا گرنا تھا اسی طرح سب بت اکٹھ کر گر پڑے اور تصویرین انبیاء علیہم السلام کی ہودیا اور کعبہ میں تھیں اسے اپنے آپ نہ مزم سے دھواڈالا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک شہد میں ہوا حضور تیس ہزار آدمی سے تشریف لیگے مگر ہر قتل یا دھواڈا دہا کر ائے آپ کو نبی جان لیا تھا اور یقین کیا تھا کہ بطع سلطنت اور سبب خلاف اپنے لوگوں کے ایمان نہ لانا تھا اسپر رعب غالب ہوا لڑائی کو نہ آیا دوسرے مقامات فتح ہوئے مگر انکو آپ نے جزیرہ مقرر کر کے چھوڑ دیا صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مقیم رہے صحابی کی یہ راس ہوئی کہ جب ہر قتل ڈر گیا اور مقابلہ کو نہ آیا تو اب رہنا بیفائدہ ہو اور پھر کر مدینہ تشریف لائے سنہ میں حج فرض ہوا آپ نہ جاسکے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر المجلد کر کے بھیجا اور سورہ برأت لٹا کر دی کہ وہاں بعد حج سناوی جاوے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا یا اور سنا دی کہ دی گئی کہ کوئی مشرک حج نہ کرے اور جو عہد والے ہیں وہ اپنی میعاد کے بعد ایمان لاویں ورنہ میعاد کے بعد قتل کیے جا دیں گے سنہ ہجری میں حج الوداع واقع ہوا دسویں سال ہجرت کے آپ حج کو تشریف لیگے اور اس حج میں آپ نے اس قسم کے کلمات فرمائے جیسے کوئی کسی کو وداع کرتا ہو بعد فراغ حج و فضاخ شفقانہ کے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے صلی اللہ علیہ وسلم

بیان وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کہہ سچوں نے نزول آیا کملت کلم و تکلم کو بھی خبر وفات جانا تھا نزول ہوا جا انصر لہ تم نے اور یقین دلایا تھا اور بیج الوداع آپ اکثر اسی قسم کی باتیں فرمایا کرتے تھے جس سے فراق پیدا ہوتا تھا اولاً آپ کے سر مبارک میں درد ہو اور پھر ترپنے شدت کی جب آپ بہت ضعیف ہوئے اور بیماری کی شدت ہوئی آپ مسجد میں نہ آسکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ

انامت کی اجازت دی درمیان میں گاہ گاہ تشریف لائے وہ با حضرت صدیق کے پیچھے نماز پڑھی بقول مشہور بایکویں
 ریح الاول روز دوشنبہ کو آپ نے دو پہر ٹھٹھکے وفات فرمائی انا لله وانا الیہ راجعون ایک قیامت برپا ہوئی حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کو سکوت محض ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دماغ میں خلل ہو گیا آپ تلوار لگی لیکر کھڑے ہو گئے کہ جو
 کوئی کہیگا کہ بغیر نے وفات کی جو میں اسکا سر کاٹ لوں گا وہ نسل موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر گئے ہیں پھر آئینگے
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھا یا اور آیات وحدثین پڑھیں تب انکا مزاج درست ہوا حضرت علی و
 حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے غسل دیا نماز طلحہ علیہ علیہ لوگوں نے پڑھی اور حجرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کے دفن ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم بعضے مہجرات غزوہ خندق کے وقت جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت کی
 تھی سارے چار سیڑھا اور ایک کبریٰ کے بچے کے گوشت سے آپ نے ہزار آدمیوں کو کھلایا حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ کی شہادت کی خبر آپ نے دی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کو فرمایا کہ بلوہ میں شہید ہوں گے
 حضرت علی کی شہادت کو فرمایا کہ سر پر زخم لگے گا کہ ڈھارسی انکی سرخ ہوگی حضرت امام حسن کی نسبت فرمایا کہ دو گرو
 سلطانان میں صلح کرادیکھا حضرت امام حسین کی شہادت دشت کربلا میں فرمائی تھی فتح بیت المقدس کو
 ارشاد فرمایا تمہارے فتح کی آپ نے خبر دی تھی یہ سب اسی طرح واقع ہوا مہتاب کو اشارہ انگشت سے آپ نے
 دیکھ کر کیا وہ دوڑ کرے اسقدر جدا ہو گئے تھے کہ جبل حراد و نوں کے درمیان نظر آتا تھا غزوہ خیبر میں آپ حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے اور حضرت علی کی ناز عصر تھا ہو گئی آپ کی دعا سے آفتاب پھر ٹوٹا اور حضرت
 علی نے نماز پڑھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے تھوڑے چھوڑے چھوڑے دیے کہ اپنے توشہ دان میں ملال توین
 برس تک اس میں سے آپ خرچ کیا کہ کم نہیں ہوئے جنگ خیبر میں طلحہ بن اکرع رضی اللہ عنہ کی پتلی میں سخت
 زخم لگا آپ نے ہاتھ پھیر دیا ایسا ہوا کہ جیسے تھا ہی نہیں تھادہ بن نہان کی غزوہ میں کسی زخم میں آنکھ نکل کر خنساہر
 پائی تھی آپ نے اپنے دست مبارک سے انہی جگر رکھ دی اصل آنکھ سے زیادہ اس میں روشنی ہوئی اور ہی سوسار
 لے آپ کے سامنے بزبان فصیح کلمہ پڑھا اسٹن خانہ کو آپ کے فراق سے گریہ ہو جس وقت آپ نے حضرت عباس
 رضی اللہ عنہ اور انکی اولاد کو ایک کپڑا ڈھا کر اس کے لیے دعا کی تو خوف کعبہ اور بازو سے آواز آئیں کی آئی تھی قبلہ
 بن حمش کی تلوار کسی غزوہ میں ٹوٹ گئی آپ نے اپنی لکڑی انکو دیدی وہ خاصی تلوار ہو گئی اور مدت تک اس کے
 پاس رہی کہ توین نے آپ کو سجدہ کیا اور تھٹھکے سجدہ کیا اور اپنا حال کہا آپ نے اس کے اکون سے اسکی سفارش
 کی و تھ آپ کے بلانے سے چلے آئے تھانسی بادشاہ حبش کا جس وقت انتقال ہوا آپ نے مدینہ میں خبر دی
 اور اسکی غائبانہ نماز پڑھی ایک صحابی نے آپ کی دعوت کی اور ایک کبریٰ فزح کی دوڑ کے آنکھ کھلے انھوں
 نے کبریٰ فزح کرنے کو کھیل جانا چھوٹا کبریٰ بنا دیا اور فزح کرنے والا اس کھیل میں تیرے نے چھوٹے کو فزح کر دیا

مر گیا مان نہی دیکھ کر دوڑی ہوا لڑکا گھر بہت میں کوٹھے پر بھاگا اور وہاں سے گر کر مر گیا چونکہ دعوت رسول کی کر چکے تھے صبر کر کے نشوون کو ایک جگہ چھپا دیا اور مصروف تیاری دعوت ہوئے جب آپ تشریف لائے اور کھانا آیا آپ نے فرمایا لوگوں کو بلاؤ کہ ساتھ کھاؤں صحابی نے چند طرح کے چیلے کیے آپ نے نام لیکر لوگوں کو بھارا دلوں لڑکے کے ٹھکر آپ پاس آئے اور ساتھ کھایا آپ کی سب باتیں معجزہ ہی تھیں کمان قوت بشری کا اسکو بخند نظر کر

۶۲۳	۲	عام الفیل ۶۰۳	۲۳	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
-----	---	---------------	----	--

پیدائش انکی مد ولادت حضرت زینب و قبل نبوت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تینتیس سال بعد از واقعہ فیل جو عقد آپکا حضرت رسالت صلی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور آپ نے سنہ ۲ ہجری میں وفات فرمائی مزار مبارک بکافقہ میں ہے

۶۲۴	۲			حضرت حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف رضی اللہ عنہ
-----	---	--	--	--

آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی تھے سن میں دو برس بڑے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس مگر پہلا قول صحیح ہے آپ سید الشہداء تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور زید بن حارثہ میں مواخاۃ کر دیا تھا بشت کے دوسرے سال شرف بہ اسلام ہوئے انکے اسلام کا قصہ یہ ہے کہ ایک روز ابو جہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہرا بھلا کہا اور دین اسلام میں عیب لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا بعد ازاں بن جدعان تمیمی کی آواز کی ہوئی لوٹدی اپنے گھر میں صفا کے اوپر سن رہی تھی پھر ابو جہل کعبہ کے پاس قریش کے جلسے میں جا بیٹھا اور فوراً ہی حضرت حمزہ تیر کمان لگاتے شکار کھیل کے لوٹے آپکا دستور تھا کہ شکار سے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے طواف کعبہ کرتے اور پھر جب کسی جلسے پر قریش کے گذرتے تو ٹھہرتے اور سلام و کلام کرتے آپ قریش میں سب سے ممتاز تھے اور اب تک اپنے آبائی دین پر تھے جب اس لوٹدی پر آپکا گذر ہوا تو اسنے کہا کہ ابو عمارہ تمہارے بھتیجے کو ابھی ابھی ابو احکم نے کیسی سخت سخت گالیان دی ہیں اور محمد صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اور چلے گئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ ہوا اور طواف کرنے کو روانہ ہوا اور دل میں یہ تھا کہ ابو جہل کی خبریں جب مسجد پہنچے تو دیکھا کہ ابو جہل بیٹھا ہوا جو اسکی طرف رخ کیا اور ایک تیرا سکے سر میں مار کے سخت زخمی کیا نبی مخروم کے بہت سے لوگ ابو جہل کی مدد کو آئے اور کہنے لگے کہ ای حمزہ تو ضرور اپنے دین سے پھر گیا حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے روکتا ہی کون ہے مجھ پر کھل گیا میں گوہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں سو سچ ہے

میں تو اب اس سے باز آنا نہیں اگرچے ہو تو مجھے روکنا اور جہل بولا کہ ابوعمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے اپنے پیغمبر کو سخت گالی دی تھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد کفار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کم تسانے لگے پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور بدر کی لڑائی میں خوب لڑے جنگ احد میں پندرہویں شوال کو آپ کی شہادت ہوئی کہیں آدمیوں کو آپ نے اس جنگ میں قتل کیا اس جنگ میں دو تلواروں سے لڑتے تھے ناگاہ ایک ٹھوکر لگی اور آپ پڑ پڑ کر گرے اور زہرہ بیٹھ سے ہٹ گئی وحشی حبشی نے آپ کو شہید کیا کفار نے آپ کی اور جہل مومنین مقتولین کی صورت بگاڑی مشرکین کی عورتوں نے ناک کان مسلمانوں کے کاٹے اور پیٹ پھاڑے ہندہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ پھاڑ کے کٹیجی نکال کے چبانے لگی بد مزہ معلوم ہوئی تو تھوک دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کھا جاتی تو آگ آسے نہ چھوٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا ایسا رنج ہوا کہ آپ نے عزم فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بے ستر کافروں کی صورت بگاڑینگے آپریہ آیہ اتری دان باقیتم فاعوا بئیل باعوقبتم بہ ولئن صبرتم فبغیرمصلابرین واصبروا صبرک الابلہ پس اگر بدلا تو وہ بیاہی جیسا تمہارے ساتھ کیا گیا اور صبر کرنا بہتر شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی سلسلہ ہجری میں ہوئی اور آپ کی عمر ستاون برس کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ہناؤ کی نماز سات کبیروں سے پڑھی اور ہر ایک شہید کی نماز کے ساتھ آپ پر بھی ناز پڑھی یہاں تک کہ ہشتر ہزارین آپ پر ہوئیں حضرت حمزہ ایک چادر میں کفون ہوئے وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر چھپاتے تو پاؤں کھلتے اور پاؤں چھپاتے تو سر کھلتا آخر سر چھپایا گیا اور پاؤں پر ذخری گھاس ڈالی گئی * * *

حضرت زینب بنت خرمیر رضی اللہ عنہا منیٰ زوج رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۴ ۶۲۵

حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے سال ہجرت کے آپ سے عقد کیا آپ مساکین سے استقداحت رکھتی تھیں اور ایسی شفقت فرماتی تھیں کہ قبہ آپکا ام المساکین ہوا یکم ربیع الاول سلسلہ ہجری میں آپ نے وفات فرمائی

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۸ ۶۲۹

آپ بڑی صاحبزادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن اپنے خالہ زاد بھائی نبی زنج کو سیاہی گین بعد ایمان لانے کے نجد ید نکاح فرمایا آپ کے ایک صاحبزادہ اور ایک دختر ہوئی صاحبزادہ نے عالم شباب میں رحلت کی صاحبزادی صاحبہ کے نام نامی جبکا مالہ تھا بعد وفات حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے حسب وصیت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نکاح میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آئین سلسلہ ہجری میں مات فرمائی سلوات علویٰ انھیں کی اولاد ہیں

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۰ ۹

پیدا ہونے پر آپ کی بعد ولادت حضرت رقیہ و قبل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا عقد بچہ و فات حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کسبہ ہجری میں فرمایا و فات آپ کی شہدہ ہجری میں ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اسی سبب سے ذی النورین خطاب ہوا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ خلف رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳۱ ۱۰ ۶۲۹ ۸

آپ صاحبزادے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہن ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانے مبارک پر آپ کو اور حضرت حسین کو رضی اللہ عنہا بیٹھے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ فرمان ہو کہ یہ دونوں ایک جگہ نہیں رہیں گے۔ آپ نے فرمایا میں سین کو چاہتا ہوں کہ میں روز بعد اس واقعہ کے شہدہ ہجری میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے رخصت فرمائی۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۲۲ ۱۱ ۶۱۰ ۷

آپ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں سب صاحبزادیوں پر آپ کو شرف ہو کثرت آپ کی ام محمدہ اور لقب آپ کا ظاہرہ۔ زکریہ۔ رضیہ۔ مرقیہ۔ قبول ہے۔ اگرچہ آپ سب صاحبزادیوں میں چھوٹی تھیں لیکن جتنی حقیقت و محبت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ساتھ تھی کسی اولاد کے ساتھ نہ تھی۔ حضرت رسالت نے عقد آپ کا بعد مراجعت جنگ احد کسبہ ہجری میں ایک زرہ پر کثرت اسکی چار سو درم ہوئی ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرمایا اس وقت سن شریف آپ کا چاند رہا اٹھارہ برس کا تھا آپ کے تین صاحبزادہ حضرت حسن حضرت حسین حضرت محسن اور تین صاحبزادیان زینب حضرت کلثوم حضرت رقیہ حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت محسن و رقیہ رضی اللہ عنہا نے امام تغذیہ بیت بین فضا کی حضرت زینب کا عقد حضرت عبد اللہ جعفر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت کلثوم کا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا مگر آپ دونوں صاحبوں کی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔ اب جدا اولاد باقی ہیں حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی ہیں۔ سوایت ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے۔ اور مردوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے گھر میں آیا تطہیر تری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

فاطمہ علیٰ حسن حسین رضی اللہ عنہم کو بلا بھجوا اور فرمایا کہ یہی میرے اہل بیت ہیں میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں اہل بیت سے نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ ام المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا مرض الموت کے قصبہ میں فرماتی ہیں کہ فاطمہ آنحضرت کی چال چلتی جوئی آئیں آپ نے مرجا کہا اور اپنے بچے یا بابائیں بھجایا اور کچھ کان میں باتیں کیں تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا روتے لگیں۔ پھر کچھ کان میں فرمایا تو منسنے لگیں میں نے کہا کہ ایسی جلدی کی رو لائی اور منہی تو میں نے دیکھی ہی نہیں تم اسکی وجہ کو۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو میں نہیں کھول سکتی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو پھر میں نے پوچھا تو کتنے لگیں کہ آنحضرت نے پہلے یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال ایک بار دو گرتے تھے اس سال دوبارے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میری موت نزدیک ہو۔ اور میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے مجھے ملو گی میں تمھارا اچھا پیش خیمہ ہوں تو میں روئی پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم خوش نہیں ہو کہ سارے جہان کی عورتوں کی تم سردار ہو۔ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹے تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چین نہ آیا آنسو خشک نہوا۔ اور تادم مرگ آپ نہنیں نہنیں یہاں تک کہ اسی سال میں تاریخ تیسری رمضان روز سہ شنبہ کو اٹھائیس برس کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی ہزار مبارک معلوم نہیں ہر کہ کس مقام پر ہر گز بیٹہ بیٹہ میں ہی پڑے

ابوالاصل بن الرزق بن عبدالغریٰ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ

۱۲

۶۳۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی بنتی زینب رضی اللہ عنہا آپ سے بیاہی کئی تھیں ماں آپ کی بالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سگی بہن کفار کے ساتھ بدر کی لڑائی میں تھی جب اسیر ہو گئی تو بی بی زینب نے فد یہ میں وہ بار بھی بھیج دیا جسکو بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نکاح کے دن پہنایا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کی رائے ہو تو اسکے اسیر کو چھوڑ دو اور اسکا مال پھیر دو صحابہ نے خوشی سے منظور کیا۔ ابوالعاص مکہ میں اپنے شرک پر تھے۔ کچھ قبل فتح مکہ کے ملک شام تجارت کو گئے بہت سے لوگوں کا مال تھا۔ اور بہت سے قریش ساتھ تھے۔ لوٹتے وقت مسلمانوں کی فوج راہ میں فتح اسیر لشکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے مسلمانوں نے مال لوٹ لیا اور لوگوں کو قید کر لیا ابوالعاص بھاگ کر مدینہ آئے۔ اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی پناہ لی۔ صبح کی نماز کے بعد زینب رضی اللہ عنہا نے بھاگ کر کہا کہ لوگوں میں نے ابوالعاص بن الرزق کو پناہ دی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے کچھ سنا۔ اور فرمایا کہ پناہ اونسے دے جا آدمی بھی دیکتا ہے۔ پھر بی بی کے ان جاکے فرمایا کہ اسکی خاطر کرو

گرا اسکے ساتھ خلوت کر دیکو نہ تو اسکے لیے حلال نہیں انھوں نے کہا کہ وہ اپنا مال مانگے آئے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فوج سے فرمایا کہ اس شخص کو جو قربت مجھے ہو سو معلوم ہو۔ اسکا مال تم لوگوں نے لے لیا ہو۔ خدا نے تم لوگوں پر مباح کیا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ احسان کرو۔ اور مال پھر دو۔ اگر مانا تو تم حق بجانب ہو۔ لوگوں نے کہا نہیں ہم پھر دین گے۔ سب مال پھر دیا گیا اور ابوالہاس نے کہ منظرہ جاکے سب لوگوں کا مال پھر دیا۔ بعد اسکے مسلمان ہو گئے اور کہا کہ پہلے اسلئے مسلمان نہوا کہ کہیں تم لوگ کہو کہ ہمارا مال کھا گیا پھر مدینہ آئے۔ اور اسلام میں پختہ ہوئے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی نبی زینب کا بچہ کچا بولہا جس رضی اللہ عنہ سے کروا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ علمائے خلفاء و اکابر اصحاب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اور بعد حضرت محمد ﷺ کے اول خلفائے راشدین سے ہوئے۔ کینت آپ کی افضل البشیر بعد از انبیاء و بکر۔ و لقب صدیق اکبر۔ و بوجہ خوبصورتی کے تئیں جو نام مبارک آپکا عبد اللہ بن ابی قحافہ بن عان بن عامر بن عمر بن کعب جو دو سال چار مہینہ بعد واقعہ فیل کے آپ پیدا ہوئے۔ کبیر سنون میں سب سے پہلے سیلاب معجزہ کے آپ ہی ایمان لائے بعد رحلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باجماع کل صحابہ آپ سند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ دوسرے میں ہمدان بن اسلام کو زندہ کرتے رہے۔ عرب کے باشندے جو گمراہ ہو گئے تھے انکو نور و تشریح راہ راست پر لائے۔ ستر کذاب کو جسٹہ نبوت کا وعوے کیا تھا قتل فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور آسمان سے باہر کبیر پر اگر منتشر ہوا کوئی گھر کہ میں ایسا تھا جہاں نہ پہنچا ہو۔ اسکے بعد کیا ہوا اور میرے گھر میں آیا۔ تعبیر اس خواب کی ایک یہودی سے پوچھی۔ اسنے کہا کہ یہ خواب پریشان ہے اور کچھ اثر نہیں ہو گا۔ اسکے بعد اتفاق سفر ہو جب حجاز ام کے کلیسا میں پہنچے۔ حجاز سے خواب کا ذکر کیا۔ اسنے پوچھا تو کون ہے۔ میں نے کہا کہ ایک مرد قریشی ہوں اسنے کہا تمہارے قبیلہ میں ایک پیغمبر ہو گا۔ اور تو اسکا وزیر ہو گا۔ بعد وفات اس پیغمبر کے خلافت تم کو ہو گی۔ جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی اور مجھے اسلام قبول کرنے کی ہدایت فرمائی میں نے دلیل چاہی۔ آپنے فرمایا تھا اسے خواب کی یہ تعبیر جو کہ بچرانے کہی تھی میں نے عرض کی آپ سے کہنے کہا فرمایا جبریل نے میں نے فوراً کلمہ پڑھا لا اھلہ انت رسول اللہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ وصیت فرمائی کہ بعد وفات میری نعش رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لیجا میں۔ میرا اسلام عرض کریں۔ اور کہیں یا رسول اللہ ابوبکر حاضر ہو اگر دروازہ خود کھل جائے پائین میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کریں۔ ورنہ بیعت میں میرا راز نہ پائیں۔ بعد وفات حسب وصیت

انفس مبارک آپ کی در و وضع پر لیکے پیغام تمام نہوا تھا کہ دروازہ خود کھلا۔ اور نہ آئی میرے دوست کو میرے پاس لاؤ
چنانچہ آپ قریب بیخیر صلی اللہ علیہ وسلم وخن ہوئے۔ عمر شریف آپ کی تیرہ سال ہوئی۔ تیسری جمادی الثانی ۱۱ ستمبر
نبوی میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ماریہ قطیبہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳۸

۱۶

کوئی حالات حضرت ماریہ قطیبہ کے نہیں پائے گئے صرف تاریخ وفات پائی گئی کہ درج ہوئی

حضرت عبداللہ بلال رضی اللہ عنہ مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳۸

۱۷

آپ غلام امیہ بن حلف کے تھے اور اُمّی کے خاندان سے تھے آپ کے باپ کا نام باح اور آپ کی ماں کا نام حماتھا کہ
امیہ ایک مالدار آدمی تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُسکے بڑے تنہا اور بیارے تھے آپ جبل یمن سے مشرف
ہوئے تو وہ سب بتوں کو بجمہدہ کرنا اور حضرت بلال اپنے معبود حقیقی کو جب یہ خبر امیہ کو پہنچی تو آپ پر انواع انواع کا تہ
کرنا شروع کیا کہ لات وغزلی پر ایمان لاوین مگر آپ سوائے احد احد کے کچھ فرماتے نہ دھوپ میں آپ کو گرم پتھر پر لیٹا
کانٹوں میں کھینچتا پتھر گرم کر کے سینہ پر رکھتا اور سخت طور سے اذیت دیتا کہ اکثر بیدم و بجال ہو جاتے گلے میں آپ کے
ہاتھ کی رسی باندھ کر لڑکوں کو دیتا کہ اُسکو کھینچتے پھر و ایک روز سخت عذاب کر رہا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ اُس طرف گذرے۔ اور اُسکو ملامت کی کہ یہ کیسی بیرحمی ہے۔ اُسنے کہا کہ تنے اسکو ترغیب دیکر دین محمد قبول
کرایا۔ اور اسوقت شفاعت کو آئے ہو۔ اگر نہ تو اسپر رحم آتا جو تو مجھے خرید لو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
ایک غلام نصرانی سپید اور وس اوقیہ چاندی دیکر خرید لیا۔ اسکے بعد امیہ نہیں پڑا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
یو چھایا کہ اُسنے کہا کہ تنے بڑا نقصان اٹھایا۔ اس غلام کو اگر ایک اوقیہ چاندی پر تم چاہتے تو ہم دیدیتے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بڑا فائدہ اٹھایا۔ اگر تو ساری ملک میری مالک تو قیمت میں اس
غلام کی میں دیتا امیہ کے سامنے آپ کی گردن کی اپنی چادر سے پاک کی۔ اور رکڑا پہنایا۔ اور حضرت بلال
رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے اور فرمایا کہ میں نے انکو راہ خدا میں
آزاد کیا۔ حتیٰ سجانہ و تلحالی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان میں سورہ واللیل افادیشی نازل فرمائی
اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ خدمت مؤذنی میں مامور ہوئے۔ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشہور عالم ہیں
اور خزانچی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اسلام کے آپ پہلے مؤذن یمن۔ غزوات میں برابر
ساتھ رہے۔ بعد وفات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آپ شام چلے گئے۔ ایک دفع خواب میں آپ کو زیارت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی۔ فرمایا کہ اے بلال! یہ کیسا قسم جو کہ تو میری زیارت کو نہیں آتا، میں اسے عقیقہ کرتا ہوں اور مدینہ طیبہ میں آئے۔ مزار مبارک پر آکر رونے لگے۔ اور لوٹنے لگے۔ حضرت حنین رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ انکو یہ یاد کیا گئے سے لگایا۔ صاحبزادوں نے فرمائش کی کہ صبح کی اذان کو جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مدینہ کا نپ اٹھا جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو اور زیادہ کانپا۔ جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو عورتیں گھروں سے نکل آئیں۔ مرد و عورت کو سخت گریہ ہوا۔ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوبکر میرے سردار ہیں اور میرے سردار کو آزا د کیا ہو فیضے بلال کو ساٹھ برس کی عمر میں اپنے دشق میں وفات پائی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۳۹

۱۸

بن عمرو۔ بن اوس۔ بن عائذ۔ بن عدی۔ بن کعب۔ بن عمرو۔ بن اوی۔ بن سعد۔ بن علی۔ بن اسد۔ بن سارحہ۔ بن براء۔ بن شہم۔ بن انحر ج الانصاری۔ آپ بھی ان شہداء میں سے ہیں جو عقیقہ میں حاضر ہوئے تھے۔ بدر احد اور سب غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخصوں سے قرآن سیکھو۔ ابن مسعود۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ سالم مولى ابی حذیفہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے۔ اور کہا جو کوئی خلوص دل سے اقرار کرے کہ کوئی نبی بعد از محمد نہیں آئے گا۔ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جلا گیا۔ اور کہا کہ جو کوئی خدا عزوجل کے جسے یہ بیان کیا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دل سے اقرار کرے کہ کوئی نبی سوا سے اللہ کے نہیں۔ وہ جنتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ معاذ سچا ہے۔ معاذ سچا ہے۔ اللہ کے ملاعون عمواس میں انیس برس کی عمر میں وفات پائی

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۱۳۹

۱۸

آپ کا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ بدر احد اور سب لڑائیوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انکی دوسری ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی جب امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے۔ اور آپ کی تکلیف سے گزر ان دیکھی۔ فرمایا کہ سوا سے تیرے امی ابوعبیدہ سب لوگوں کو دنیا نے بدل دیا۔ سلسلہ کے ملاعون عمواس میں آپ نے وفات پائی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

آپ کی نماز پڑھائی۔ کہتے ہیں کہ طاعون عمواس میں پچیس ہزار آدمی مرے تھے

حضرت ازہب بنت محض رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۴۱ ۲۱

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت عبدالمطلب عمر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپ کا نام بہرہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام آپ کا ازہب رکھا۔ ماہ ذیقعد ۵۸ھ ہجری میں آپ کا نکاح ساتھی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا۔ پچیس حق سوانہ و تعالیٰ نے بشہادت جبریل پڑھایا۔ ایک روز آپ نے حضور رسالت عرض کیا۔ کہ مجھے باعتبار اور ازواج کے دو فضیلتیں ہیں۔ ایک تو میرا نکاح آسمان پر ہوا۔ دوسرے یہ کہ میرے کا نکاح میں جبریل و کلیل تھے۔ آپ نے فرمایا: انک کہ انک۔ یعنی یہ ایسا ہی جو پچیس سال وفات فرمائی

حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

۶۴۱ ۲۱

جن الولید بن المغیر بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم آپ کی والدہ بی بی ابیہ بنت الحارث ام المؤمنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشہور صحابی ہیں۔ جرأت و ہمت میں کیلے زمانہ تھے۔ آپ کے اسلام اور ہجرت کے وقت میں اختلاف ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کی ہجرت حدیبیہ کے بعد اور قبل خیبر حدیبیہ کے ذیقعدہ میں ہو۔ اور خیبر ۸ھ کے محرم میں بعض کہتے ہیں نہیں آپ کا اسلام ۸ھ میں ہو۔ مگر یہ کچھ نہیں اور بعض کہتے ہیں آپ کا اسلام ۸ھ میں ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار فوج کے سپہ سالار تھے۔ حدیبیہ میں تھے۔ اور حدیبیہ ۶ھ میں ہوا۔ یہ قول صحیح نہیں۔ کیونکہ اسد بن خالد بن الولید شریکین کے سپہ سالار تھے۔ قبل فتح مکہ کے حضرت خالد بن الولید کا کسی غزوہ میں شریک ہونا ثابت نہیں فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھی فدیبہ کی طرف بھیجا۔ آپ نے ایسے لوگوں کو جس نماز اچھا قتل۔ وائہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آزدہ ہوئے۔ اور فدیبہ کے روپیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ ان لوگوں کے پاس بھی دیے جنہیں کی جنگ میں آپ پیش خمیہ ہوئے تھے آپ کو زخم لگا۔ حضرت صفی اللہ علیہ وسلم نے دم کروا دیا۔ جنگا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر و دوسہ کی طرف بھیجا۔ اسے گرفتار کر کے لے آئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جزیہ پر صلح کر لی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہ میں نبی حارث کی طرف بھیجا۔ بہت سے لوگوں کو لے آئے وہ مسلمان ہوئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خندہ میں کی جنگ میں انکو امیر لشکر بنایا۔ فارس و روم سے جنگ کی۔ آپ کے قتلے مشہور ہیں۔ اور دمشق فتح کیا۔ آپ کی ٹوپی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھبہ

مبارک تھا جسکی برکت سے ہمیشہ منصور رہتے تھے جس میں ملک شام میں اللہ میں وفات پائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں مدینہ میں۔

حضرت سودہ من ابواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں سال نبوت کے بعد وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا قبل کلاخ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے عقد فرمایا۔ بسبب کبرخی آپ کے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ طلاق دینے کا فرمایا۔ آپ نے عرض کی کہ میں نے اپنی نوبت مقررہ حضرت عائشہ کو بخشی

حضرت عمر فاروق خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ

کیتہ آپ کی انقبض۔ لقب فاروق اعظم۔ اسم مبارک آپ کا۔ عمر ابن الخطاب ہی۔ پیدائش آپ کی بعد از سال واقعہ قبل کے ہوئی۔ آٹھویں سال نبوت کے آپ ایمان لائے۔ چالیس مرد و گیارہ عورتیں صحابہ سے آپ کے پیچھے ایمان لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھیننے کو ایک روز کلا۔ آپ مسجد میں جا چکے تھے۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ آپ نے سورہ الحاقہ پڑھی۔ مجھے ترکیب قرآن سے بہت تعجب ہوا۔ میں نے کہا کہ یہ شاعر ہیں۔ جیسا قریش کہتے تھے۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بیشک یہ قول تو رسول کریم کا۔ اور یہ شاعر کا قول نہیں۔ تم کو ایمان کم ہو۔ میں نے کہا کہ کاہن کا قول ہو۔ آپ نے پڑھا۔ اور نہ کاہن کا قول تو یہ۔ تم مجھے کم ہو۔ پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے۔ اور اگر ہر بہتان باندھے تو ایمان باقرہ کے اسکی شہادت کاٹ دالیں۔ اور کوئی روکنے والا نہیں۔ تو فرماتے ہیں کہ اسلام میرے دل میں تیر گیا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا نے حق کو عمر کے قلب زبان میں رکھ دیا ہے۔ اور وہ فاروق ہو۔ اللہ نے اسے ذریعہ راستی و باطل میں فرق کر دیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ نے مستقیم ہوا۔ اور انکی ہجرت مدور۔ اور انکی خلافت رحمت ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم لوگ گھر میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو قریش سے لڑے۔ تو ان لوگوں نے ہم لوگوں کو جھوٹا دینا ہم لوگ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سوا اسے حضرت عمر کے سب کسی نے چپکے ہجرت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا قصد کیا۔ تو اربابند ہی تیر و کمان لیا۔ اور خانہ کعبہ کا طواف اطمینان سے کر کے دوکانہ مقام ابراہیم میں ادا کر کے۔ قریش کے حلقوں پر ٹھہرے۔ اور فرمایا کہ مجھے اپنی بی بی کو رائے۔ اور بچوں کو پیچھا۔ اور ان کو غم فرزند دینا ہو۔ وہ مجھے اس وادی کے باہر اکے لے۔ اور آپ روانہ ہوئے کسی نے آپ کا تعجب کیا۔ بجا ہوا

خندق بقیۃ الرضوان خیر فتح منین وغیرہ سارے مشاہدین شریک تھے۔ کفار پر بہت سخت تھے۔ آپ نے قیدیان بدر کے قتل کی راہ سے سوئی تھی۔ اور سارے صحابہ نے فدیہ لیکے چھوڑ دیے، کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فدیہ لے کے چھوڑ دیا۔ تو عتاب کی آیت اُتری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گریہ ہوا۔ اور فرمایا کہ اگر عتاب الہی اُترتا تو سوائے عمر کے کوئی نہیں بچتا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر علم عمر رضی اللہ عنہ ایک پلے میں رکھا جائے۔ اور جہان کا علم دوسرے پلے میں۔ تو علم عمر رضی اللہ عنہ بجا رہی ہو آپ کا رعب بھی سب سے بڑھ سکے تھا حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ہم لوگوں سے پہلے تو سلطان جو سے نہ پہلے ہجرت کی۔ مگر سب سے زیادہ دنیا سے بے ہوا اور آخرت کی طرف راغب تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گرتے میں چار بیوندین نے دیکھے۔ ایک دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ ایک تہ بند باز سے تھے جس میں چتر سے کا بیوند لگا ہوا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی واقعہ ہوتا کہ اور صحابہ کچھ راے دیتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ اور تو قرآن شریف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے موافق نازل ہوتا۔ جیسے قیدیان بدر کے بارے میں۔ اور اصحاب المؤمنین کی پرہیزی کے بارے میں اور شراب کی حرمت کے بارے میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو تو عمر ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر تجھے شیطان ڈرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے تھے جنکو نہ اسے الہام ہوا کہ اتھا اگر میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمر ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آخر عہد میں ایک سند خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھ کر کے مہر لگا کر کے سب لوگوں سے اُسپر بیعت لی۔ اور بعد اہل بیت حضرت صدیق اکبر خلافت فاروقی ہوئی۔ آپ کے عہد میں دین و دنیا میں روزمرہ ترقی ہوتی رہی بہت سے شہر اور ملک فتح ہوئے مدینہ عمری مشہور عربی شہر نام جزیرہ اُوربحان و باربر اسینہ اور فارس اور خوزستان وغیرہ اسی عہد میں فتح ہوئے۔ لوگوں کو بہت کچھ مال و متاع دیا۔ مگر اپنے تئیں بخیر ایک مزدور اور عام لوگوں کے جیسا بیت مال میں سمجھا دینا اور انہیں مطلقاً ہر رتبہ سب کے نام لکھوائے نبی انہم سب سے پہلے پھر اقرب فالاقرب اقربا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرج تھے۔ آپ نے ایک سفر حج میں آمد و رفت میں اتنی رقم صرف کیے تھے۔ پھر کفن افسوس لے گئے کہ کہیں خدا کے مال میں اسراف نہ ہو گیا ہو۔ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ اپنے کتابیات القلوب میں فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں آفتاب کی جانب پشت کیے اپنا خرقہ سی رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں تابش آفتاب سے جسم مبارک گرم ہوا۔ آپ نے نظر غضب سمت آفتاب کے دیکھا فوراً آفتاب سیاہ ہو گیا۔ کہ جس سے نام عالم میں تاریکی پھیلی اس واقعہ حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کو فکر پیدا ہوئی حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ آج آفتاب کی گرمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سخت معلوم ہوئی اور آپ نے آفتاب کی جانب تہ کی نگاہ سے دیکھا سیلے نور آفتاب سے لے لیا گیا۔ اگر حضرت ممدوح معاف فرمائیں تو پھر نور آفتاب کو عطا ہو۔ ورنہ قیامت ہی اندھیری رہے گی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے پاس طلب فرما کر سفارش آفتاب کی کی آپ نے خطا معاف فرمائی۔ آفتاب نے دوبارہ نور پایا۔ اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے عہد خلافت میں سلطان روم سے خراج طلب فرمایا۔ سلطان نے انکار کیا۔ اور کئی جاسوس اس غرض سے مدینہ کو روانہ کیے کہ ارادہ و حقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دریافت کریں جب یہ جاسوس پہنچے دیکھا کہ آپ اپنے مکان میں بیٹھے ہوئے خرقدہ سی رہے ہیں یہ دیکھ کر اُسکے دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ شخص کب اس لائق ہے کہ قیصر روم سے خراج طلب کرے۔ آپ نے کشف باطنی سے انکا خیال دریافت فرما کر ارشاد کیا کہ خراج بھی قیصر روم سے لائے ہو۔ اُسکے سنتے ہی جاسوسان کے تمام جسم میں لرزہ آیا۔ ساری حقیقت عرض کر دی۔ آپ نے کور اٹھایا اور رخ جانب قیصر روم کے ہوا پر مارا۔ اور فرمایا کہ سر قیصر میں نے علمدہ کیا یہ سن کر وہ لوگ واپس چلے گئے۔ ہنوز راہ میں تھے کہ خبر انتقال قیصر روم اس طور پر سنی کہ قیصر روم تخت پر بیٹھا تھا۔ دفعہ دیوار شق ہوئی ایک ہاتھ درہ لیے پیدا ہوا۔ اور اس زور سے درہ پر قیصر کے مارا کہ سر علمدہ جا پڑا۔ نقل ہے کہ ایک روز درہ ہاتھ میں لیے چلے جاتے تھے۔ راہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹھا اور ہا ہوا۔ آپ نے باعث گریہ دریافت فرمایا۔ اُس نے عرض کی میرا دی زمین پر گرا اور زمین نے اسے نگل لیا۔ آپ طرف زمین کے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا کہ وہی اس غریب بیچارہ کا دیدے۔ ورنہ اسی درہ سے انصاف کر دیکھا۔ فوراً زمین شق ہوئی اور وہی سارا اُس پر آیا۔ اُس غریب نے اٹھایا اور اپنی راہ لی۔ وریا سے نیل کی آپ کے رقعہ سے جاری ہونے کی نقل مشہور ہے اس دریا کے قریب کے باشندے ہر سال ایک لڑکی دریا میں ڈال دیتے تھے جب جاری ہوتا تھا۔ آپ کے حکم سے دریا برابر جاری رہا۔ اور یہ رسم بند ہوئی۔ ابو لولہ غمرہ بن شعبہ کے غلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے آقا کی شکایت کی کہ چار درم روز آمدنی مانگتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور اپنے آقا سے نیک سلوک کر اسکو ناگوار گزار اور ایک خجود دم تیار کر کے وقت گنے لگا۔ آپ ایک روز صبح کی نماز پڑھانے کھڑے ہوئے کبیر کے بعد اُس نے آپ کے بیٹ میں خجور مارا۔ اور خجود دم بائیں و دائیں ہاتھ اتارنا مکمل بھاگا۔ تیرہ حضرات زخمی ہوئے۔ جن میں سے سات شہید ہوئے۔ آپ نے خلافت کو مشورہ پر چھوڑ دیا۔ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس دفن ہوں۔ مایع حکم محرم روز کیشنبہ و بروایت دیگر تائیسویں ذیحجہ روز چہار شنبہ آپ کو زعم ہو چکا۔ اور پنج اٹھائیسویں ذیحجہ روز شنبہ کو رحلت فرمائی۔ اندر روزہ منورہ پہلو میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دفن ہوئے۔ روایت ہے کہ فرما کر حضرت

عسے علیہ السلام کا کہے پہلو میں ہو گا۔ اور یہ دونوں صاحب جنت میں دو غیر شرار کے جائیں گے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۵ ۶۲۵

آپ کا نام جذب بن خدا وہ ہر آپ کبار صحابہ اور فضلاء صحابہ سے تھے۔ اور قدیم الاسلام۔ کہتے ہیں کہ چار حضرات کے بعد مسلمان ہوئے۔ اور اپنے وطن چلے گئے۔ اور وہیں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ہوئی۔ اپنے بھائی کو تحقیق کے لیے بھیجا۔ بھائی جب لوٹ کے گھر پہنچے تو بیان کیا میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچھے اخلاق سکھاتے ہیں۔ اور انکی باتیں شاعرانہ نہیں ہیں۔ انکی تسکین ہوئی تو شہ سفر اور ایک شک پانی لے لیا۔ اور مکہ معظمہ پہنچے۔ مسجد میں آئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈا تھا۔ پہچانتے نہ تھے کو کسی سے پوچھا بھی نہ سنا۔ نہ معلوم ہوا۔ جب کچھ بات گئی تو لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا سمجھا کہ کوئی پرہیزگار ہے۔ حضرت ابو ذر کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ مگر کوئی دوسرے سے کچھ پوچھا نہیں سنا۔ کچھ اپنا تو شہ اور شک لے کے مسجد پہنچے اور دن بھر رہے شام ہو گئی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نہ دیکھا نہ پھر سونے کو گئے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ شریف لائے۔ اور فرمایا کہ مسافر کو اتنا کھانا نہ ملے۔ اور اپنے گھر لے گئے۔ مگر کسی نے نہ دیکھا۔ آپ نے پوچھا تو میرے دن بھی ایسا ہی واقعہ ہوا جب انکو گھر پہلے تو پوچھا کہ کیونکر آنا ہوا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کچھ وعدہ میری رہنمائی کا کرو تو کہوں حضرت امیر نے وعدہ فرمایا تو انھوں نے حال بیان کیا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہ سچ ہے اور وہ رسول اللہ کے ہیں صبح کو میرے ساتھ چلنا اگر مجھے کہیں کچھ اندیشہ کی بات معلوم ہو گی میں پشایب کرنے کو ٹھہر جاؤ گا پھر میرے پیچھے پیچھے چلے آنا چنانچہ صبح کو ایسا ہی ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپ سے باتیں ہوئیں اور فوراً مسلمان ہو گئے اور آنحضرت نے فرمایا کہ ابھی اپنے وطن چلے جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو خبر دو۔ حضرت ابو ذر نے فرمایا کہ میں یہیں باوازنہ بندہ کون میں کوننگا اور مسجد میں آ کے باوازنہ تہمدان لا الہ الا اللہ و التہمدان محمد اعبده و رسولہ کما لوگ بیچارہ کو مارنے لگے یہاں تک کہ زمین پر گر کر ادا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور انکو بچایا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ یہ غفار کا ہی دور وہ شام کی راہ میں جو خیر اسطر سے بچا لیا پھر دوسرے دن بھی یہی واقعہ ہوا پھر لوگوں نے بڑی ماری ماری پھر حضرت عباس ہی نے بچایا آپ کی وفات زبدہ مسلمہ یا ۳۲ یا ۳۳ میں ہوئی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ابو ذر کو عیسے ابن مریم علیہما السلام کا سارہ عنایت ہو ا ہو۔

حضرت بنی زاہدہ رضی اللہ عنہا

۱۲۵ ۲۵

آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں ایک روز حضرت رسول خدا کے حضور میں حاضر ہوئیں اپنے فرمایا کہ اے زاہدہ تم دیر کر کے آتی ہو عرض کیا یا رسول اللہ آج کا عجب واقعہ ہو میں آج صبح کو گری لانے جنگل میں گئی تھی جب میں نے پتارہ باندھا اور ایک پتھر پر رکھا کہ سر پر اٹھاؤں ایک سوار آسمان سے آیا اور مجھ پر سلام کیا اور کہا سید انبیا کو مجھے سلام پہنچا اور کہہ کہ رضوان خازن جنت کہتا ہے کہ آپ کو بشارت ہو کہ آپ کی امت پر بہشت تین وجہ پر قسمت کی گئی ہے ایک گروہ بحیاب بہشت میں جائیں اور ایک گروہ پر حساب آسان کریں اور ایک گروہ کو آپ کی شفاعت سے بخشیں یہ کلمہ آسمان کا قصد کیا اور آسمان اور زمین کے درمیان سے میری طرف دیکھا کہ میں پتارہ اٹھا نہیں سکتی تھی کہا اے زاہدہ اس پتارہ کو یہ پتھر تیرے گھر تک پہنچا دیکھا اور پتھر سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس پتارہ کو زاہدہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر تک پہنچا دے فوراً وہ پتھر روان ہوا اور پتارہ گری کا حضرت عمر کے دروازہ تک پہنچا واجب میں نے وہ پتارہ پتھر پر سے اٹھا لیا پھر پتھر روان ہوا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر زاہدہ کے ساتھ درگزر کر آئے اور اثر اس پتھر کا ملاحظہ فرمایا اور فرمایا کہ الحمد للہ خدا نے تمہارے قبل اس کے دینا سے باہر نہ لیا جب تک رضوان نے مجھے بشارت آمرزش امت کی نہ دی اور حضرت حق نے ایک عورت کو میری امت سے درجہ مریم علیہا السلام پر نہ پہنچایا

حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا سرتہ الرسول صلعم

۶۲۶ ۲۶

کوئی حالات حضرت ریحانہ کے نہیں پائے گئے صرف ایہ بیچ وفات پائی گئی درج ہوئی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲ ۲۲

بن عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے جنگ بدر میں آپ بھی اسیر ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شب کو سوئے نہیں لوگوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ عباس کے کراہنے سے خیمہ نہ آئی تو ایک شخص نے جا کر بیڑی ڈھیلی کر دی آپ کو جب معلوم ہوا کہ کسی نے بیڑی حضرت عباس کی ڈھیلی کر دی تو حکم دیا کہ سارے قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے اپنا اور اپنے دوست چچوں کا فدیہ غور واد کیا اور اس کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے آپ ایک دن

نفسہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تنگی کی کیا وجہ ہے تو فرمایا کہ حضرت دیکھیے قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو شائش شائش ملتے ہیں اور مجھے ملتے ہیں تو اس طرح سے نہیں آنحضرت کو رنج ہوا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر فرمایا کہ قسم جو اس ذات کی جگہ ہاتھ میں میری جان ہو کسی کے دل میں ایمان مسوقت تک نہیں گھسے گا جب تک کہ تم لوگوں کو اللہ و رسول کے لیے پیار نہ کرے پھر فرمایا لوگو جنہے میرے چچا کو رنج دیا ہے مجھے رنج دیا کیونکہ چچا آپ کے مانند ہو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت کوئی دعا بتائیے کہ میں مانگا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عافیت خدا سے مانگا کرو پھر دوسری بار پوچھا تو فرمایا کہ اے عباس اے رسول اللہ کے چچا خدا سے دنیا اور دین میں عافیت مانگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس تمہارے نبی کا چچا قریشوں میں سب سے زیادہ سخی ہو اور قربت سے سلوک کرنے والا ہو جب سخت تھکا زیادہ کے سال پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعائے فیض پر برکت حضرت عباس رضی اللہ عنہ مائی خدا نے فیض برسا یا اور جب پانی برسا تو لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عزہ کو تبرک چھونے لگے اور کہنے لگے مبارک باد سائی حرمین صحابہ آپ کو بزرگ مانتے تھے اور مشورون میں آپ کی رائے لیتے تھے کہ رجب کی بارہویں کو جمعہ کے دن آپ نے وفات پائی

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ

۶۵۲

۳۲

بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ القرشی الزہری عام الفیل کے دس برس بعد آپ کی ولادت ہوئی اور آپ بھی ان آٹھ لوگوں میں سے ہیں جو سابق الایمان تھے اور ان پانچ صحابہ سے ہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے آپ نے مدینہ طیبہ اور حبشہ ہجرت کی بدر احد اور سب شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں اور ان چھ صحابہ سے جنکے مشورے پر خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی تھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ان حضرات سے راضی تھے آپکے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں نماز پڑھی جنگ احد میں آپ کے اکئیں زخم لگے تھے مانگ میں بھی ایک زخم لگا تھا جس سے آپ لنگ کھانے لگے اگلے دو دن بھی گر گئے تھے آپ خیرات بہت فرماتے ایک دن تیس غلاموں کو آزاد کیا پچھتر برس کی عمر میں سکسہ میں مدینہ میں وفات پائی اور پچاس ہزار دینار کی خیرگی وصیت فرمائی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۶۵۳

۳۳

آپ نے اپنی کیفیت ابن عباسؓ سے یوں بیان فرمائی کہ آپ حوالی اصمغان کے کسی وہقان آتش پرست کے صاحبزادے تھے والد آپ کے بہت مالدار تھے اور ترکوں کو اپنے عزیز رکھتے تھے کہ قدم باہر نہ نکالنے دیتے یا کدن

حسب ضرورت آپ اپنے والد کی کاشت پر چلے راہ میں کلیئہ عیسائیوں آیا دیکھا کہ بہت سے آدمی انجیل پڑھ رہے ہیں اور کچھ ناز میں دخول ہیں طریقہ انکا آپ کے پسند خاطر ہوا تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دریافت فرمایا کہ دین تھا را کیا جو چاہ دیا کہ پیغمبر خدا کا پھر دریافت فرمایا کہ اس مذہب کے زیادہ لوگ کہاں ہیں عرض کی کہ ملک شام میں آپ کے ہمین نصرانیت بہتر معلوم ہوئی آتش پرستی کی آگ سمجھ گئی وقت شام مکان پر تشریف لائے والد کو مضطرب کیا اور معلوم ہوا کہ آدمی انکی تلاش کو بھیجے گئے ہیں جب سامنے گئے پوچھا کہ کہاں تھے آپ نے فرمایا کہ عیسائیوں کے کلیسیا میں ہیں بمحلو انکے اطوار اچھے معلوم ہوئے۔ آپ کے والد نے کہا ہرگز دھڑکاؤ انکا کوئی مذہب نہیں ہے پنے فرمایا یہ غلط ہے جو جب یہ نیت آپ کی ظاہر ہوئی قید کیا لیکن شام کی فکر آپ کو لگی تھی ورنہ پھر وہ نصرانیوں کو یہ پیغام بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے آپ کو خبر ہو چنانچہ ایک شب کو جس طرح سے ممکن ہوا اپنے کو رہا کر کے قافلہ کے ساتھ طرف ملک شام کے روانہ ہوئے جب شام پہونچے اسکی تلاش ہوئی کہ انہیں فاضل کون ہے معلوم ہوا کہ ایک شخص شفق نامی ہے جو کلیسیا میں برابر رہتا جو آپ اسکے پاس گئے اشتیاق قبول مذہب اور مناسے حصول ملاقات عرض کی کہ قبول کیا یہ شخص عوام الناس کو ترغیب مذہب دیتا تھا اور جو کچھ روپیہ پیسا غربا کی پرورش کو لوگ اسکو دیتے تھے وہ سب جمع کرتا تھا اور کسی غریب محتاج کو نہیں دیتا تھا اس سبب سے سلمان کا دل اس سے رنجیدہ ہوا اسی زمانہ میں اسنے فوت کی نصرانیوں نے جب اسکی تجسیر تکفین کی فکر کی آپ نے خزانہ جمع کرنے کی حقیقت بیان فرمائی اور صراحیاں چاندی سونے کی سامنے رکھیں نصرانیوں نے قصد دفن فسخ کیا اسکی نعش کو درخت سے باندھ کر سنگسار کروایا اور دوسرے شخص کو اسکا قائم مقام کیا آپ اسکی صحبت میں رہنے لگے جب اس شخص کے مرنے کا وقت قریب آیا آپ نے اس سے پوچھا کہ مجھے کس کے سپرد کیا اسنے جواب دیا کہ اس وقت کسی ایسے شخص کو جو تارک الدنیا ہو میں نہیں جانتا ہوں مگر ایک شخص کہ موصل میں رہتا ہے اس شخص کا نشان تبارک اسنے قضا کی آپ موصل میں آئے اور عابد کو تلاش کیا اور اسکے پاس رہے بعد وفات کے آپ پاس ایک مرد صالح کے کہ رہنے والے نصیبین کے تھے حاضر رہے جب اسکا بھی وقت آخر قریب آیا آپنے فرمایا کسی کتابت کہ جو سمجھے راہ خدا بتاے اسنے کہا کہ ابھی کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا لیکن وقت ٹھوٹو پیغمبر آخر الزمان قریب ہے کہ عرب میں مذہب براہیم علیہ السلام میں پیدا ہوگا اور بھی بہت سے نشانات مثل اخلاق و عادات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کیے سلمان نے اپنی گامے بکریاں لوگوں کو اس صلہ میں دین کہ آپ کو عرب میں پہونچا دیں جب آپ قافلہ کے ساتھ وادی قرطی میں پہونچے ہمراہیوں نے آپ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا آپ نے ایک باغ دیکھا حسب نشان مرد صالح بالیقین سمجھا کہ یہی جگہ ہجرت پیغمبر آخر الزمان کی ہے آپ کو اس یہودی کے چچا زاد بھائی نے خرید اور مدینہ میں لایا آپ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ میں آیا بعد ازاں معلوم ہوا کہ اس جگہ کو میں نے دیکھا ہے

اُسی وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ عظمیٰ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے سلمان کو جب معلوم ہوا آپ نے حاضر ہو کر کلمہ پڑھا اور مشرف باسلام ہوئے چونکہ بوجہ غلامی کے آپ جنگلہ صمدین شریک نمونہ کے حضرت رسالت نے فرمایا کہ تم اپنے مالک سے آپ کو خرید لو پس اپنے خواجہ سے عرض کی کہ مجھے آزاد کر دو خواجہ نے اس شرط پر آپ کو آزاد کرنا قبول کیا کہ تین گنہگاروں کو درخت خرما آپ لگا کر پرورش کر دیں اور چالیس اوقیہ چاندی دین آپ حضور میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے معاہدہ عرض کیا یا ران حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ جناب مدوح دئل دئل پانچ درختہ کر کے جمع کیے اور ان سب کے اگانے کی جگہ بحکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیار ہوئی آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے سب درخت نصب کیے تھوڑی مدت میں یہ سب درخت سبز و شاوہاب ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی بھی بوزن چالیس اوقیہ بکودی اپنے درخت خرما اور چاندی یہودی کے حوالہ فرمائی اور آزاد ہوئے جب سے برابر حاضر خدمت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رہے آپ کو انصار و مہاجرین اپنا اپنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ سلمان میرے ہلین سے ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سترہ آدمیوں کی امانت سے دست بدست میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہوں عمر شریف آپ کی تین سو پچاس برس و بقول بعضے دو سو پچاس تھی ۳۳

ہجری نبوی میں وفات فرمائی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ابن مسعود بن غافل بن حبیب آپ قدیم الاسلام ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت پہلے مسلمان ہوئے آپ ہی نے پہلے قرآن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باواز بندہ مکہ معظمہ میں پڑھا آپ کو اجازت تھی کہ ازواج مطہرات کے پاس بے روک توک جایا کریں اور نبوت کے راز کی باتیں سنا کریں دونوں چیزیں کہیں حبشہ اور مدینہ کی دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی بدر اہد خندق بقیۃ الرضوان اور سارے شاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یرموک کی لڑائی میں گئے آپ ہی نے ابو جہل پر چڑھائی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی گواہی دی بہت سے صحابہ نے آپ سے حدیثیں روایت کیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کو فہ میں آپ کو بھیجا اور کو فہ میں کو لکھ بھیجا کہ عمر ابن ابی سلمہ اور عبداللہ بن مسعود کو علم اور وزیر بنائے بھیجا ہوں دونوں صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز صحابہ سے اہل بدر کہیں انکی افتخار و اکرام و کمانا و انکی باتیں سنو اور عبد اللہ کو تمہاری خاطر سے بھیج دیا اور مفارقت گوارا کی آپ نے مدینہ طیبہ میں ساٹھ سے ستر ہزار وفات پائی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ بتعین میں دفن کریں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی

۱۵۵ ۲۵

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

کنیت آپ کی ابو عمر اور ابو عبد اللہ لقب آپ کا ذی النورین یوں ہو کہ دو صاحبزادیاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے عقد میں تھیں والدہ آپ کی چھو بھی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی والدہ حضرت عبد اللہ کے ساتھ قوام پیدا ہوئی تھیں آپ سابق الاسلام ہیں آنحضرت نے اپنی یا رہ جگر بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیا تھا دونوں میان بی بی حبشہ ہجرت کر گئے تھے پھر مکہ معظمہ شریف لائے اور مدینہ کو ہجرت کی بعد وفات بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی بی بی ام کلثوم سے نکاح کر دیا انکی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تیسری لڑکی میری ہوتی تو میں تجھے نکاح کرتا آپ باہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری میں رہ گئے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک حصہ عنایت فرمایا آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک نیک ہوا اور میرا رفیق جنت عثمان ہے آپ جب اپنے مکان میں محصور ہو گئے تو کوٹھے پر آ کے فرمانے لگے میں خدا کی قسم دے کے پوچھا ہوں کسی نے حرا کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جب پہاڑ ٹپنے لگا تھا تو آپ نے تھوکر مار کے فرمایا تھر جارا تھچھر صرف نبی یا صدیق یا شہید ہیں اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا کی آ دیوں نے اسکی تصدیق کی پھر آپ نے قسم دے کے پوچھا کون بیعتہ الرضوان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب مجھے مشرکین اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا تھہرا اور یہ تھہرا عثمان کا اور میری طرف سے بیعت لی چند شخصوں نے اسکی بھی شہادت دی پھر آپ نے قسم دیکر پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا کون شخص میری اس مسجد کو بڑھا دے گا کہ اسکے بدلے جنت میں گھر دیا جائے تو میں نے اپنے زر سے زمین خرید کر کے مسجد بڑھا دی چند شخصوں نے اسکی بھی تصدیق کی پھر خدا کی قسم دے کے پوچھا کہنے حبش العسرة کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ کون آج صدقہ قبول کرے گا تو میں نے نصف سامان اپنے مال سے کر دیا تھا چند صاحبوں نے تصدیق کی پھر آپ نے قسم دے کے پوچھا کہ کون جانا ہی کچھارہ روکے ہیں نے خرید کر کے خدا کی راہ میں وقف کر دیا تو چند صاحبوں نے تصدیق کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو تشریف لائے آپ بی بی عائشہ کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے آپ نے اُسی حالت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آنے کی اجازت دی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو ضرورت تھی ادا کر کے روانہ ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انکو بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دی حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہ کو بھی جو ضرورت تھی پوری کر کے رخصت ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اجازت زیارت چاہی تو آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا اے عائشہ ذرا اپنے کپڑے سمجھال لے جو ضرورت تھی پوری کی اور میں چلتا ہوا بنی بلی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ابو بکر و عمر کے لیے تکلیف فرماتے نہ کیا جیسا آپ نے عثمان کے لیے فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عثمان بہت حیا دار شخص ہے مجھے اندیشہ تھا کہ اگر اس حال میں بلا لیتا تو وہ اپنے مطلب کی بات نہیں کر سکتا تھا دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیوں نہ ایسے شخص کا لحاظ کروں جس کا فرشتے کا ظکر تے ہیں تین دن بعد شہادت خلیفہ دوم بشورہ صحابہ کرام آپ خلیفہ سوم مقرر ہوئے آپ کے وقت میں بہت سے ملک فتح ہوئے مکہ حرم مکہ حرم تھے چری کو مسجد خلافت پر جلوہ افروز ہوئے بارہ سال اور بارہ روز تک خلافت فرمائی نقل ہے کہ ایک روز کچھ صحابی آپ کے مکان پر آئے تھے راہ میں ایک صاحب کی نظر کسی عورت نا محرم پر پڑی جب آپ کے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک ایسا شخص آیا ہے جس کی آنکھوں سے زنا کا اثر ہے یہ شخص خود قریب آئے عرض کی یا خلیفہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر بھی وحی نازل ہوتی ہے آپ نے فرمایا یہ وحی نہیں ہوتی بلکہ فراموش ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ہم سب کو عنایت فرمائی ہے اہل مصر اور بصرہ اور کوفہ اور تیس اہل مدینہ نے آپ کو محصور کیا اور چاہا کہ آپ خلافت سے دست بردار ہوں مگر آپ نے انکار کیا تب محاصرین کو خوف ہلاک کہیں آپ کی کمک کو حجاج اور فوج شام اور بصرہ سے نہ آ پونچیں تو ان لوگوں کو تباہی ہوا سیلے آگول کر ڈالا نہ تم طیبہ میں جمعہ کے دن اٹھارہ سوین ذی الحجہ تھے چری میں آپ کی شہادت ہوئی تین دن تک بعد شہادت آپ کے مسجد نبوی پر جنوں نے نوحہ و ماتم کیا عمر شریف آپ کی بیاسی یا چھیانسی سال کی ہوئی مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا من ارواح رسول صلی اللہ علیہ وسلم	عام ۴۵	۲۶	۲۵۶
--	--------	----	-----

بعد فتح خیبر کے آپ بھی قید کے ساتھ آئیں حضرت عجلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو آزاد کر دو کہ اپنے لوگوں میں ملین یا نہ ملے سلام قبول کریں اور میں انکو چاہوں چنانچہ آپ نے آزاد ہو کر اسلام قبول فرمایا اور نکلی میں حضرت عجلہ اللہ علیہ وسلم کے آئین مزار کو ہر بار آپ کا بقیع میں ہے

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ				۲۶	۲۵۶
--------------------------------------	--	--	--	----	-----

بن عبید اللہ بن عثمان بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤس بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ آپ طلحہ النضر اور طلحہ النضاض کے لقب سے مشہور ہیں آپ سابق الاسلام ہیں آپ عشرہ مبشرہ سے ہیں آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے کیونکہ ان دونوں ملک شام میں تھے مگر حصہ اور ثواب بدر کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر کے پایا احد وغیرہ مشاہدین میں شریک ہوئے بقیۃ الرضوان کا جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سپر ہو گئے ہاتھوں پر دشمنوں کے تیر روک لیے کہ انگلی شل ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیٹھ پر سوار کر کے پہاڑ پر لینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر میرے جنت کے ہمارے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے شہید کو پانوں پانوں چلتا دیکھے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے بل کی لڑائی میں حضرت علیؓ کو اللہ وجہہ کے خلاف تھے حضرت امیرؓ نے بلا کے سمجھایا تو جنگ سے باز آئے اور کسی صف میں ملحدہ تھے کہ مروان بن الحکم کے تیر سے آپ کی شہادت و واقعہ جل وہم جا دی الآخرتہ میں ہوئی آپ کی عمر ساٹھ برس کی تھی

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ

۶۵۶

۳۶

بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزے بن قسی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھو پھیرے بھائی عمر بانزدہ سا لگی مشرف باسلام ہوئے آپ کا اسلام بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہوا آپ جو تھے یا انجو بن سلمان بن حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تربطہ کے دن آپ کی شان میں فرمایا کہ میرے مان باپ تجھ قربان ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب نبی کے بارود و گارہن اور سیرایا و مد و گار زبیر بن العوام ہوا حدیث حدیث خیر فرمے کہ حنین طایف سارے مشاہدین شریک تھے اور فتح مصر میں بھی تھے آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑنے جل کی لڑائی میں آئے تھے حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے بلا کے وہ قصہ یاد دلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تو علیؓ سے ناخوش لڑیگا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قصہ یاد آیا اور جنگ سے دست بردار ہوئے وادی السباع میں اتر کے ناز پڑتے تھے کہ این جر موزنے آ کے مارڈالا سرٹھ برس کی عمر میں شہادت ہوئی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

۶۵۷

۳۷

نقل ہو کہ آپ ہمیشہ تنہا رہتے کسی سے نہیں ملتے اگر کوئی آجاتا فرماتے کہ کیا تجھے خدا سے کوئی کام نہیں ہے کہ میرے پاس آتا ہو اور اگر خدا سے کچھ کام نہیں تو مجھ کو تجھے کیا کام آپ کی حالت مشہور خلافت ہوا آپ عاشق رسول تھے خبر شہادت دندان مبارک پا کر اپنے سارے دانت اکھیر ڈالے حضرت رسالت پناہ نے خرقہ مبارک اپنا آپ کو دینے کی وصیت اپنے پیارے فرمائی نام عمر میں کبھی آپ کو اتفاق زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بگلت آئی نہوا باوجودیکہ درجہ اشتیاق و شوق حد سے گذر گیا تھا اس بھید کو خدا ہی جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا مرقع اویس کے پاس لیجانا اور دعا سے منفرت است کو کنا اسکی دعا اس مادہ میں مقبول ہو حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما مرقع لیکر گئے اور حسب نشان کے جیسا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یمن میں جا کر شہر تابان میں تلاش کی پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانہ جو خلق سے نفرت کرتا ہو جنگل میں رہتا ہو پس آپ لوگ وادی عرب میں گئے دیکھا کہ آپ نماز میں ہیں اور انکے اونٹ فرشتے چرا رہے ہیں جب آپ لوگ قریب گئے اواز قدم آپ کے کان میں آئی آپ نے سر سجدہ سے اٹھایا انھوں نے سلام کیا کیا علیکم السلام یا اصحاب اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس آپ لوگ بیٹھے نام پوچھا کہا عبد اللہ انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ بندگان خدا ہیں صلی نام بتائیے آپ نے فرمایا اویس انھوں نے فرمایا کہ دہنا ہاتھ دکھائیے دکھایا وہ نشانی پائی بوسہ دیا اور مرقع پیش کیا پو پیغام رسول دیا مرقع لیا اور دور جا کر خاک پر نہد رکھ کر سنا جات کی کہ اسی مرقع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نہ پہننے کے جب تک سب تیار نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توبہ بخینیکا تیرے دوست نے یہ کام میرے حوالہ کیا ہو ندا آئی کہ راستے سو میں نے بختے کہا ہم بکو چاہتے ہیں۔ آواز آئی کہ اتنے ہزار بار بار آپ سنا جات کرتے اور تعداد بڑھتی جاتی آخر بار ندا آئی کہ بعد امو سے کو غفلت رنج و مضر کے بختہ حضرت اویس نے سر اٹھایا اور خرقہ پہنا منقول ہو کہ کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسے مبارک یمن کی طرف کرتے اور فرماتے اتنی لاجلش الرحمن من قبل اللہ یعنی نسیم رحمت یمن کی جانب سے آتی ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن خدا ستر ہزار فرشتے بصورت اویس پیدا کرے تو اویس انکے ساتھ عرصات قیامت میں آویں اور بہشت میں جاویں اور کوئی مخلوق واقع نہ ہو کہ اویس کو نہ تھا مگر خدا جسے چاہے کیونکہ دنیا میں قبہ تواری کے نیچے وہ عبادت کرتے تھے آخرت میں بھی خیمہ اختیار سے محفوظ رہیں اولیائی تحت قبائی لایہ فہم غیر می اور اخبار میں دار و ہر کہ قیامت کے دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کوشک سے باہر کو بل فرمائیں کہ اویس کمان ہیں تاکہ ہم انھیں دھیں ندا آوے کہ امت خواہش کرو جیسا کہ اسے دنیا میں نہ کیا ہوا بھی نہ دیکھو گے اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ایک شخص ہوگا کہ بعد امو سے گو سپندان نبی رحیم و نبی مضر کے قیامت کے دن اسکی شفاعت ہوگی صحابہ نے عرض کی یہ کون شخص ہوگا فرمایا ایک بندہ بندگان خدا سے عرض کی ہلوگ بھی بندگان ہیں نام اٹھایا کہ اویس فرمایا اویس فرنی عرض کی وہ کمان ہیں فرمایا قرن میں عرض اٹھی انھوں نے آپ کو دیکھا ہو فرمایا وہ ظاہر سے نہیں دیکھا ہو یہ دل سے دیکھا ہو عرض کی اُن جیسے عاشق نے اپنے کسی صحبت اختیار کی فرمایا وہ سب ایک غلبہ حال و دوسرے تعظیم شریعت سے لے کر بڑھی مان رکھتا ہو اور اندھی اور شرع فرامی سے قوت اٹکی ہو نہ تھا ہو عرض کی ہم لوگ دیکھ سکتے ہیں آپ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نہیں دیکھو گے عمرو علی و کھین گلا و ہر دو خزانہ ہر بائین پہلو ہر اور دائیں ہاتھ پر داغ سپیدی کا برابر ورم کے ہو کر ہر برص نہیں ہو جب اسے پاؤں اسلام ہو نہ چاؤ اور کو کہ میری امت کے لیے دعا کرے اور کہنے فرمایا کہ اہل لا و لیا لہ

الافتقار والاخفاء جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس کو دیکھا کہ کس پہنہ ہو سے ہیں مگر تو نگری
 جہد ہزار عالم کی اس کے نیچے ہوا پچا دل اپنے سے اور خلافت سے مکدر ہوا اور کہا کہ تو ہی کہ اس خلافت کو مجھے ایک
 روٹی پر خرید کرے اویس نے کہا جیسے عقل نہوا اور کیا بیچتے ہو ڈال دو تو جو چاہے لیے خرید و فروخت کا دربان میں کہ
 کام حضرت علی کرم اللہ وجہہ چکے بیٹھے تھے حضرت فاروق نے کہا کیوں تنہ رسول سے ملاقات کی کہا تنہ دیکھا
 تھا کہا ہاں کہا مگر حیدر دیکھا ہر عیلا اگر دیکھا ہو تو کو تو آپ کی ابرو سے مبارک ملی ہوئی تعین یا جدا تعجب یہ ہوا آپ لوگ
 نہ کہ اسکے پھر پوچھا تم لوگ دوستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو کہا ہاں کہا اپنے دانت نہ توڑ ڈالے کہ شرط موافقت
 تھی اور اپنے دانت دکھائے ٹوٹے ہوئے تھے کہا میں نے انکو بے دیکھے موافقت پر سب دانت اپنے توڑ ڈالے
 ہر ایک توڑنا تھا اور دل میرا رضی نہوا تھا یہاں تک کہ ایک ایک کر کے سب توڑ ڈالے دونوں صاحب کا
 رقت آئی اور جانا کہ منصب ادب ایک دوسرا منصب ہوا ادب ان سے بکھنا چاہیے پس حضرت فاروق نے کہا
 کہ اسی اویس میرے لیے دعا کرو کہ ایمان میں میل نہیں ہو میں نے دعا کی ہوا اور ہر نماز میں باہن تشدد کہتا ہوں
 اللهم اغفر لولمین والمومنات اگر تم گور میں ایمان سلامت لیکنے خود مکروہ کا کھوج لگی اور اگر نہیں تو ہم اپنی دعا
 ضائع نہیں کریں گے پس حضرت عمر فاروق نے کہا کوئی وصیت کیے کہا اے عمر خدا کو پہچانتے ہو کہا ہاں کہا اگر غیر کو اس کے
 پہچان تو مکو بہتر ہو کہا اور فرمائیے کہ خدا تمکو جانتا ہو کہا ہاں کہا سو اس کے اگر کوئی مکو نہ پہچانے تمھارے لیے بہتر
 ہو پس حضرت فاروق نے کہا تمھاریے تو کچھ آپ کے واسطے لاو میں آپ نے جب میں ہاتھ دبا اور دو درم نکالے
 کہا یہ شتر بانی سے کسب کیا ہو اگر تم ضمانت کرتے ہو کہ ہم اس سے زیادہ جیسے رہینگے جب تک سے کھائیں گے تو ہم لوہو میں
 پھر کہا آپ لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی جائیے قیامت نزدیک ہوا ہاں ایسی وید اہو لگی کہ پھر ناہو کہیں اب ہیست
 کی درستی میں مصروف ہوں جب آپ لوگ چلے گئے تب اویس کو ایک حرمت اور جاہ دہان پیدا ہوئی آپ
 دہان نہ رکھ سکے دہان سے بھاگے اور کو فہ میں آئے پھر انھیں کسی نے نہ دیکھا مگر ہرم بن حبان نے انکو یہ بھی نصیحت
 کی کہ گناہ کو چھوٹا نہجانا بلکہ بڑا جانو کیونکہ اگر گناہ کو چھوٹا جانو تو خداوند نے تمکو چھوٹا جانا ہرم بن حبان نے کہا ہاں میں
 کہا شام میں کہا دہان معیشت کیا ہو کہا آف آن دنوں سے کہ شک ان پر غالب ہوا اور نصیحت نہ قبول کریں اور
 کہا وصیت میری یہ ہو کہ کتاب اللہ اور اہل اللہ کے طریقہ کو سانسے رکھو اور ایک ساعت یا درگ سے غافل نہ ہوا
 ایک قدم موافقت جماعت سے نہ ہٹاؤ شاید یہید میں نہو جاؤ اور تمکو علم نہوا اور دوزخ میں گرو اور خست کیا اور بیٹھے
 ہر چند ہرم نے چاہا کہ تھوڑی دیر ہم اور ساتھ رہیں نانا اور چلے گئے اور انھوں نے سنا ان ہو سکے پھر خبر بانی پر سب
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ اویس کو دیکھوں میں کیا دیکھا کہ نماز صبح پڑھ رہے ہیں نماز سے فارغ
 ہو کر ظہر تک تسبیح میں مصروف رہے ظہر پڑھ کر عصر تک یوں ہی تین دن تک کچھ کھانا یا اور نہ سوئے کچھ بھی بات کو

وہ ذرا سو گئے اور چونک پڑے اور رنجات کرنے لگے کہ خدا یا مجھے پناہ مانگا ہوں خیمہ پر خواب اور شکم پر سہ میں نے
کھا کہ مجھے کافی ہو اور میں جلا آیا اور کھچی راتوں کو نہ سوتے اور کتنے ہذیلۃ السجود ہذیلۃ الکرع ہذیلۃ القیاسۃ اور
میں شب ایک دوسرے طور پر جا گئے پوچھا کہ امی اوس کیسے ہو کا سجدہ میں پڑھا ہوں کہ سبحان ربی الاعلیٰ امین بولتے ہیں
کہ صبح ہو جاتی ہو جا ہوتا ہوں کہ مثل عبادت آسمانیوں کے کرو ان آپ سے پوچھا کہ خشوع نماز میں کیا ہو کہا وہ کہ اگر
تیرہ اسپہار میں تو اسے خبر نہ ہو کسی نے پوچھا کیا حال ہو پکا فرمایا کیا حال ہو اُس آدمی کا کہ صبح کو اٹھا اور نہ جانے کہ اصل آنکھ
مہلت دے پوچھا کہ کام کیونکر کرے گا وہ بے توشہ کے اور درازی راہ کو لے کر خدا کو عبادت آسمانیان و مینیان پرستش
کرو تیسے قبول نہ کرے جب تک اسے باور نہ کر و پوچھا اُسکو کیونکر باور کریں گے امین رہو ساتھ اس چیز کے جس چیز سے تمکو
قبول کیا ہو اور فارع رہو تو اسکی پرستش میں دوسری چیز سے شغل نہ ہونا چاہیے قولہ جو کوئی تین چیز کو دوست کھائے اور رگ
گردن سے بھی زیادہ دوزخ اُس سے نزدیک ہو اچھا کھانا اچھا کپڑا اچھا است تو گران قولہ من عرف اللہ تعالیٰ لایفخ علیہ شئ
جسے خدا کو پچا نا کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہ رہے یعنی خدا کو خداست پچا لے رحمت ربی برہی جو کوئی خدا کو خدا سے جانے سب چیز
جانے قولہ اسلامۃ فی الودۃ یعنی سلامتی تنہائی میں ہو اور تنہا وہ ہو کہ فرد ہو و حدہ ایسا کہ غیر کا خیال نہ گنجائش کہے
تو سلامت رہے قولہ ملک قبلک یعنی دل کو حاضر رکھو کہ غیر اُس میں راہ نہ پناوے قولہ اگر طلب کرو وقت کو پانچ نفع
سے اور ریاست پاؤ گے صحبت میں خلق کی اور موت پاؤ گے صدق سے اور فقر ترین اور نسبت تقویٰ میں اور شرف عبادت
میں اور راحت زہد میں اور استغنا توکل میں کھانا اچھا پکھا کھانا خرمہ کی چھینے سے بچ کر کھانا خریدنا اور افطار کرتے اگر خرمہ
پاتے تو اسے بچ کر صدقہ کرتے اور کوڑے پر سے کپڑے چھین لاتے اُسکو سیکر ستر عورت کرتے اور ظہر کے وقت جاتے اور عشاء
کے وقت جاتے نہ زہد کے انہر پتھر مارنے آپ فرماتے کہ چھوٹے پتھروں سے مالہ خون نہ نکلے اور میرا وضو نہ ٹوٹ جائے
کہ مجھے نماز کا شہر باؤن کا میں رنج و مضرد و گروہ کو فرامین تھے کہ بکریاں بے شمار رکھتے تھے ہر مہینہ جان صحابی فرماتے
ہیں کہ میں ایک بار اویس قرنی کی ملاقات کے شوق میں گیا اور تباہش پایا چاہا کہ چند سے صحبت میں بہن کما کہ
میا کو خدا اور ذکر خدا سے اُنس کرو کما کوئی وصیت فرمائیے فرمایا کہ جب سوچا جا ہو تو موت کو مہر تلے دھکرو دو دو جب جاؤ
تو سامنے رکھو نقل ہو کہ ایک بار تین روز کا فاقہ آپ کو ہو گیا تھا آپ باہر نکلے راہ میں ایک انڈیانی بڑی دیکھی اس طرف
کچھ خیال کیا یہ اندان کی طرف گئے سامنے سے دیکھا کہ ایک بکری تھیں تازی روٹی لیے علی آتی ہو تھیں خیال کیا
کہ اپنے مالک کی روٹی یہ بکری لائی ہو وہ بکری نزدیک آئی اور عرض کی کہ تمہارے پیہرے روٹی ہو اور میں ایک
بندگان خدا سے ہوں آپ نے اُسکے منہ سے روٹی لے لی اور وہ غائب ہو گئی جنگ صفین میں آپ نے جانب حضرت

علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے شرب جمعہ مقیم شوال

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷ ۶۵۷

عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ سابق بالاسلام ہیں بدر احد وغیرہ مشاہدین شریک تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ علم نے فرمایا کہ پیر وی کرو ان دشمنوں کی جو میرے بعد ہو گئے ابو بکر و عمر کی اور عمار کی سہی عادت سکھو اور عبداللہ بن مسعود کی صحبت پر جاؤ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمار سے دشمنی کرے خدا اس سے دشمنی کرے علحدہ ہمارا کو بڑا کچھ خدا اسکو بڑا کچھ آپ بڑے جری اور بہادر تھے پہلے اسلام میں آپ ہی نے مسجد بنوائی جو مسجد بقا کے نام سے مشہور ہے آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا عامل بنایا تھا جلاد و صغین کی لڑائیوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف تھے جنگ صفین میں آپ شہید ہوئے اسوقت عمر آپ کی چوڑا نوے برس کی تھی آپ کی شہادت شہ کے رجب الاول یا رجب الثانی میں ہوئی پھر چلنے بلا غسل کہے پئے ہوئے کپڑوں میں دفن کیا آپ کے فضائل بہت مشہور ہیں

۶۰ ۶۷۰

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الشریف خلیفۃ الرسول صلعم مام تلس

کنیت آپ کی ابواسنن و ابو تراب لقب آپ کا اسد اللہ و حیدر و صفدر اسم گرامی آپ کا علی ابن ابیطالب جو آپ بھائی چچا نا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں تیس برس بعد واقفہ فیل کے تیر مہوین رجب روز جمعہ کو آپ پیدا ہوئے طور آپ کا اپنی والدہ کے مکان میں و بقول بعضے خانہ کعبہ میں ہر اول سال نبوت میں آپ کی عمر گیارہ برس کی تھی اس کم سنی میں سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ تھے مدینہ طیبہ میں آپ نے ہجرت کی بدر احد خندق بیتہ الرضوان اور سارے مشاہدین سوا سے تبوک کے شریک تھے قولہ دنیا مردار ہے جو چاہے کہ اس میں سے کچھ لے تو چاہیے کہ کتوں کی صحبت اٹھائے نوکھلات آپ کے تین مناجات کے تین علم کے تین ادب کے بارے میں یہ تین مناجات کے یہ عزت مجھے بس ہے کہ تو میرا رب ہے یہ فخر میرے لیے کافی ہے کہ میں تیرا غلام ہوں تو میرے لیے ویسا ہی جیسا میں چاہتا ہوں مجھے توفیق دے اپنی پاری باتوں کی علم کے آدمی اپنے زبان کے لیے پوشیدہ ہو بول بوجہان لیے جاؤ گے جو اپنی قدر پہچاننا ہی نہیں گزرتا ادب کے جبر چاہو احسان کرو تم اس کے سردار ہو جاؤ گے اور جس سے چاہو بے پروائی کرو اس کے برابر ہو جاؤ گے اور جس کے پاس چاہو حاجت پہنچاؤ اس کے قیدی ہو جاؤ گے قولہ بڑے ہو کر اپنے خدا کو پہچان کر مرنا پہنچنے کی موت سے بہتر ہے اگرچہ لڑکا جیسا بے نسبت بن جائے گا قولہ عمل سے زیادہ قبول عمل کا اہتمام کیا کرو کیونکہ تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہو سکتا اور نہ عمل مقبول تھوڑا ہو سکتا جاؤ دن میں تھندے سے آپ کا پنے گئے تو لوگ کہتے کہ حضرت بیت المال سے مکمل لینے اور بیع بیت المال تو وسیع ہے آپ فرماتے کہ میں بیت المال سلین سے کیونکر لوں قولہ تقویٰ گناہ پر مہر ہے چھوڑ دینے اور بندگی پر دو کھانہ کھانے کا نام ہے قولہ تین کام مشکل ہیں حق دنیا یا دنیوی ہر حال میں کرنا

کسی کی چھ رومی مال سے کرنا آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں شجاعت اور سخاوت میں ضرب المثل ہیں خلیفہ چہارم آپ ہی ہوئے اور خلافت راشدہ کا خاتمہ آپ ہی پر ہوا عشرہ میں سند خلافت پر بیٹھے پانچ برس تین مہینے تک خلافت کی حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے کسی اصحاب سے اتنے فضا اہل نہیں ہوئے جتنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اول شب کو میں نے دیکھا کہ زمین حضرت علیؑ سے باتیں کرتی ہو جب کیفیت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ تھوڑی دیر سر نہا اور سہ پہر سر اٹھا کر فرمایا مبارک ہو مکہ کو یا فاطمہ تعالیٰ پاکیزگی نسل حق تعالیٰ نے تمہارے شوہر کو ساری خلقت پر فضیلت بخشی اور زمین کو حکم فرمایا اپنی ساری حقیقت شرق سے غرب تک جو کچھ اسپر گذری ہو بیان کرے روایت صحیحہ میں ہے کہ وقت سوار ہونے کے جب آپ پیکار کا بزمین رکھتے تھے قرآن شروع کرتے تھے اور جب تک دوسری جانب کی رکاب پر پائے مبارک ہو چکے تمام فرماتے کہ وہ میں ایک عورت کے زمانے سے بچہ پیدا ہوا اس نے اس بچہ کو سہرا ڈال دیا کتے اس بچہ پر دوڑ پڑے عورت نے ایک بچہ اپنا راہ بچہ مسمیٰ بچہ کے سر پر پڑ جس سے زخم ہو گیا کسی سوداگر نے اس بچہ کو اٹھالیا اور درویش کی بعد انقضائے زمانہ جب یہ بچہ جوان ہوا اور پھر کوہ میں آیا اتفاقاً اسی عورت کی خواہش کی جب عقد ہو گیا شب زفاف میں اس مرد کی طبیعت منفرد ہوئی طلاق دینا چاہا باخود باہن کر رہی صبح کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس مکان کا نشان دیکر ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر ان دونوں زن و شوہر کو لے آؤ جب یہ دونوں حاضر آئے آپ نے وجہ تکرار دریافت فرمائی مرد نے اپنی حقیقت بیان کی آپ نے عورت کو تنہائی میں لجا کر فرمایا مرد تیرا لڑکا جو خداوند تعالیٰ نے تمھو کو اپنے بیٹے کے ساتھ زنا کرنے سے باز رکھا عورت نے آپ کے سامنے تصدیق واقعہ کی زخم اس کے سر کا دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے آفتاب چہرہ باخروہ فقر جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا آپ ہی کو ملا ہوا دریا سے فرات کی طہیانی زیادہ بڑھی لوگوں نے عرض کی یا علی طہیانی سے نقصان عظیم آبادی و زراعت کا ہونے والا ہے آپ کا راہ دریا پر تشریف لیگئے اور عصا مبارک اٹھا کر تین بار سمت دریا کے اشارہ کیا تین حصہ پانی کم ہوا آپ چاہتے تھے کہ بار چارم عصا مبارک بلند کریں کاشتکاروں نے عرض کی یا حضرت اب زیادہ کی زراعت کو نقصان پہونچائے گی آپ واپس تشریف لائے ۷۸- رمضان شریف سنہ ۱۱ میں عبداللہ بن طلحہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے مرقہ مبارک نجف اشرف میں ہے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا من ازواج حضرت رسالت پناہ صلعم	نام اہل	۲۱	۶۶۱
---	---------	----	-----

آپ صاحبزادی حضرت امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کی بہن پیدائش آپ کی پانچ سال قبل سنہ نبوت کے چوٹی عقد آپ کا دوسرے یا تیسرے سال ہجرت کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا فرما رہا تھا بقیع میں ہے

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا من ازواج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶۲ ۴۲

آپ صاحبزادی ابی سفیان کی بہن ایک شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ لوگ آپ کو ام المؤمنین کہتے ہیں تعبیر اس خواب کی یہ معلوم ہوئی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خواہش فرمائینگے چنانچہ یہی ہوا بیستین برس کی عمر میں آپ کا عقد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا جو ص چار ستودینار و روایت دیگر چار ہزار درم پر ہوا مزار آپ کا بقیع میں ہے

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

۶۶۹ ۴۹ ۶۲۴ ۳

کنیت آپ کی ابو محمد لقب آپ کا تقی و سید ہر ولادت آپ کی مدینہ طیبہ میں بانزدہم رمضان کو ہوئی حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کا نام بھٹا طار ایک پرچہ حریر جنت پر لکھ کر حضور میں جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور ہدیہ کے پیش کیا اور عرض کی کہ اس بچہ کا نام حسن رکھا جائے سر سے سینہ تک حلیہ شریف مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کو گود میں لیے ہوئے فرما رہے تھے کہ یہ بچہ میرا بیٹا نہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کا ندھ پر لیے ہوئے فرمایا کہ اُمی میں اس کو پیار کر تا ہوں تو اسے پیار کر جو اسے پیار کرے آپ حلیم کریم پر ہیز گار تھے آپ کی پرہیز گاری اور بزرگی اسی سے ثابت ہو کہ ملک و دنیا خدا کو واسطے چھوڑ دیا بعد شہادت حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کے آپ خلیفہ ہوئے اور چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سات مہینے تک عراق و خراسان و حجاز و یمن میں خلافت کی پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے لڑنے کو چلے اور آپ بھی انکی طرف بڑھے جب دونوں صاحب قریب پہونچے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ سوچا کہ غالب کسی کو بغیر اسکے نامکن ہو کہ فریق ثانی کے بہت سے لوگ کام آئیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا کہ خلافت آپ کیجیے بشرطیکہ آپ کے بعد میں خلیفہ ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبول کیا اور صلح ہو گئی ہجرہ نبوی ظہر ہوا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کی شان میں فرمایا تھا کہ میرا یہ لڑکا سردار ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اسکے ذریعہ سے صلح کر ادیکھا آپ میں دفعہ بیدل مدینہ طیبہ سے مکہ منورہ تشریف لیگئے اور دوبار بنابا سارا مال و متاع راہ خدا میں دیدیا اور تین بار نصف مال خیرات کر دیا ایک شب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اپنی ماں کے گھر جاؤ رات اندھیری تھی ایک صحابی نے چاہا کہ ساتھ جاؤں اجازت نہوئی آپ نے تنہا قصد فرمایا آسمان پر بجلی کو ندی اور آپ اسکی روشنی میں تشریف لیگئے جب زہر آپ کو کسی نے پلا دیا تو بھڑکے گرنے لگا آپ نے فرمایا کہ بارہا لوگوں نے مجھے زہر دیا مگر اب کے بہت تیرہویں نقل ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام آپ کی

بالین پر وقت نزع بیٹھے رو رہے تھے عرض کی کہ اے بھائی مجھے زہر دینے والے کو بتائیے کہ اس سے انتقام لوں اپنے
فرمایا اگر وہی شخص جو جبر میں لگنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے عوض لگایا اور اگر وہ نہ تو میں یہ نہیں چاہتا کہ ایک بیگناہ کی
جان میرے لیے ضائع ہو میں اس خدا سے پاک کی قسم کھاتا ہوں کہ سیری جان اس کے ہاتھ میں ہو اگر میں جنت میں بھیجا
جاؤں تو بغیر اپنے قاتل کے ساتھ یہ ہرگز قدم اندر نہ رکھوں مزار مبارک جنت البقیع میں ہے

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۱۷۹

۵۹

۱۶۱

۴۱

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے اپنے باپ کے ایمان لائے وضعت کتابت وحی نقیض
ہوئی اور میں برس تک امارت شام وغیرہ میں مامور رہے اور دوسرے میں برس اپنے کو خلیفہ شام کیا بعد ازاں
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلافت پر مقرر ہوئے اور دمشق کو دار الخلافت قرار دیا اور بہت سے بلاد اپنے عند خلافت میں
فتح کیے اور واد و دمشق کمال درجہ کی عمری رکھی شہر میں ایک شخص غیرہ ابن شعبہ امیر کو فتنے اُنکو معسزل
کر کے سید ابن العاص کو بجائے اُنکے مقرر کرنا چاہا اُنکو جواب یہ خبر ملی وہ دمشق میں آئے اور یزید سے کہا کہ تم بڑے
لاقب و ہوشیار لایق خلافت کے ہو تمہارے باپ کیونکہ تمکو ولید بن عمر نے یزید سے اس بات پر اپنے باپ سے
وسعہ کیا حضرت معاویہ نے غیرہ سے اس امر میں مشورہ کیا اور کہا کہ یہ امر بہت دشوار ہے کیونکہ سرانجام ہو سکتا ہے
غیرہ تو اپنی امارت کا قیام درپردہ چاہتے تھے انھوں نے کہا کہ کوئی مشکل نہیں ہے کہ فتنے کو لوگوں میں خاندہ نہ لگے
اور بصرہ کے لوگوں کو زیادہ حاکم بصرہ راضی کر دیا جب یہ دونوں شہر کے لوگ بیعت کر گئے تب کوئی خلاف نہیں
کر سکا زیادہ وہ شخص تھا جو بطن سیمہ سے ابی سفیان کا بیٹا تھا اور حضرت امیر معاویہ نے اپنا بھائی اسکو قبول کر لیا
تھا زیادہ کو جب یہ بات لکھی گئی انھوں نے کہا کہ ابھی نازل درکار ہے لوگ یزید کے خصائل پر رضامند نہ ہونگے اور
یزید کو کھانا بھیجا کہ ترک امور نامشروع کرے چندے اُسے ترک کیا اتفاقاً زیادہ نے وفات کی اور امیر معاویہ کے ولید بن
زیادہ نہ اہل سن عمر کی تھیں کی ہوئی چند بار دمشق میں مجالس جمع کیے اور اعیان کو فذ و دیگر بلاد کو جمع کیا
اور خطبہ پڑھے اور تحریر بیعت ولید یزید کی کی مروان بن الحکم حاکم مدینہ کو اس تحریر کی تھریک کرنے کی تاکید
لکھی مدینہ طیبہ میں حضرت امام حسین اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمان بن ابی بکر و عبداللہ بن زبیر و حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے خلافت کیا اور فرمایا کہ اول کسی خلیفہ نے اپنے بیٹے کو اپنا ولید نہیں کیا دوسرے یزید مرد فاسق ہے یہ
بسم کسرانیان و قیصران جاری کرنا چاہتے ہیں انحضرت امیر معاویہ خود مدینہ طیبہ میں آئے اور مجلس
جمع کی اور خطبہ پڑھا وہی جواب سنا جائے کہ مکن جو امیر تحریریں و انعام و تجویف کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے حضرت معاویہ کو نسبت ان چار آدمیوں کے بہت زہر تو بیج کی کہ یہ لوگ لایق تو فطیم و مکرم ہیں اُنکے

ساتھ سبک لفظ استعمال کرنا ہرگز شایستہ نہیں جو اور یہ چاروں آدمی مدینہ طیبہ سے مکہ منظرہ چلے گئے اور حضرت معاویہؓ مکہ میں بھی آئے اور وہاں بھی ویسی ہی مجلسیں کیں اور خطبے پڑھے وہاں بھی یہ چاروں صاحب انکار کرتے رہے ایک روز سب کو بلا کر حرم شریف میں یہ خطبہ پڑھا کہ یہ چاروں آدمی بھی راضی ہوئے اور بیعت کی اس بات پر اور وہاں نے بیعت کر لی الغرض حکمت عملی سے لوگوں سے بیعت ولی عہدی ہوئی جب وقت آخر حضرت معاویہؓ کا ہوا زید کو نسبت احترام ان چاروں بزرگوں کے بہت وصیت کی خصوصاً واسطے احترام اور عزت و دوستی حضرت ماحم بن علیہ السلام کے اور حدیثین اور حاکمین جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے ساتھ تھیں بیان کیں اور کہا کہ اگر تم بیعت بھی کرین اور تم ظفر یا تو انہر غفوکرو اور قاتل حسینؑ کی وعید سے اسکو آگاہ کیا اور نسبت انجام خلافت پر روشنی ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت وصیت کی اور ماہِ رجب سنہ ہجری میں وفات کی عمر انکی بقولے خشتا دو پنج و بقولے بخشتا دو

۶۶۱

۵۱

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ

بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ربیع بن عبد اللہ بن قوط بن زواح بن عدی بن کعب بن لوی آپ قدیم الاسلام اور مہاجرین اولین سے ہیں بدر میں آپ شریک تھے مگر حصہ ملا تھا آجکہ اور ظم بن عبید اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بنا کے شام بھیجا تھا اسی لیے دونوں صاحبو کو حصہ اور ثواب ملا آپ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں آپ ستماب لدعوات تھے آپ یرموک کی لڑائی میں اور محاصرہ دمشق میں ساتھ تھے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی و ظم و زبیر و سعد و عبد الرحمن بن حنظل و سعید بن زید رضی اللہ عنہم جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور نماز میں آپ کے پیچھے رہتے تھے آپ نے شہر برس سے زیادہ عمر باقی اور سنہ یا سنہ میں وفات پائی

۶۶۲

۵۲

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ من عشرہ مبشرہ

بن ابی وقاص یعنی سعد بن مالک بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن النضر بن کنانہ آپ سابق الاسلام ہیں چھ یا چار آدمیوں کے بعد آپ مشرف باسلام ہوئے جب اسلام لائے تو آپ کی عمر کوئی سترہ برس کی تھی آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں بدر اور خندق اور سوا سے مشاہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احد میں آپ نے سخت مصیبت اٹھائی آپ ہی نے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا اور راہِ خدا میں پہلے تیر چلایا آپ نے احد میں ہزار تیر چلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھکر میرے باپ اور مان قربان ہوں اچھ زور آور لو کہ تیرا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے

بعد آپ نے گوشہ نشینی اختیار کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کا بڑا فرمان بردار تھا جب میں سلمان ہوا تو ان نے کہا اے سعد یہ کیا دین تو نے نکالا جو تو اس دین سے باز آ نہیں تو میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی یا شک کہ میں مرجاؤں گی تو میری وجہ سے باتیں سننے کا میں نے کہا ان میں تو دین نہیں چھوڑتا ایک شبانہ روز ہم میری ماں نے کھانا پینا چھوڑ دیا دوسرے دن کچھ فرمودہ سی ہو گئیں میں نے کہا کہ آپ کی اگر تہاراجائیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جائیں تو بھی میں اپنے دین سے باز نہیں آؤں گا جب میرا استقلال دیکھا تو پھر کھانے پینے لگیں تو خداوند نے میری شان میں یہ آیہ اتاری کہ اگر تیرے ماں باپ شرک کرنے کے لیے زور ڈالیں تو تم انکا کمانہ ماں اور دنیا میں دستور کے موافق انکا ساتھ دے سہ میں آپ نے وفات پائی

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۵۵

۵۶

آپ صاحبزادی عارث بن جرار کی بہن پانچویں سال ہجرت کے شعبان کے مہینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عقد کیا مدینہ میں آپ نے وفات کی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶۶۶

۵۸

آپ سب بیبیوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیار می تھیں کیفیت آپ کی ام عبد اللہ جو آپ سب صحابہ سے زیادہ فصیح و بلیغ و عالم و فقیہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو حصہ دین اس سترخ پوش سے لو ہجرت کے دو برس پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا اس وقت بن آپ کا سات برس کا تھا حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے دو تین برس بعد آپ سے نکاح کیا بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے سب بیبیوں سے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑھکے چاہتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ دستور تھا کہ جس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہنے کی ہوتی اس دن تحفے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے ایک دن بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی سو کنون نے مشورہ کیا اور بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہو کہ آپ لوگوں کو فرما دیں کہ آپ جہاں رہیں لوگ ہدیہ بھیجا کرین تخصیص بی بی عائشہ کے دین کی مگر بن دو بار بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مگر آپ نے سنجیدگی سے فرمایا ام سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے نہ ساؤ خدا کی قسم تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ آتری سوائے اس کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ جبرئیل تھیں سلام کہتے ہیں

میں نے علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور کہا کہ آپ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی آپ بڑی فقیہ تھیں اکابر صحابہ آپ سے فرایض وریافت کرتے حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ فقہ طب اور شعر جاننے والی عورت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھکے نہیں دیکھی اگر آپ کی فضیلت میں سوائے قصہ انک کے اور کچھ ہوتا تو آپ کی فضیلت اور علوم و تجربے کو کافی تھا کیونکہ قرآن شریف آپ کی شان میں اتر اجو قیامت تک پڑھا جائیگا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور بہت سے صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی حدیثیں روایت کی ہیں شہدین آپ نے وفات پائی اور بقیع پاک میں حبس صیت شب کو مدفون ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کی کہ مجھے زیادہ دوست آپ کا کون ہو آپ نے فرمایا عائشہ پھر پوچھا کہ مردوں میں کون ہو آپ نے فرمایا انکے والد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کی تصویر ایک پرچہ حریرت پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائی تھی اور عرض کیا تھا کہ آپ افسانہ عجیب کرین آیت تطہیر آپ ہی کی نشان میں نازل ہوئی ستر حوین و رمضان المبارک شب سہ شنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

آپ دو تلو صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب صحابہ سے زیادہ راوی حدیث ہیں آپ کے نام میں سخت اختلاف ہو کوئی کہتا ہو عبد اللہ بن عامر کوئی بربر بن عسقرہ کوئی سکین بن دومہ کوئی عبد اللہ بن عبد شمس کینت سے مشہور ہیں خبر کے سال میں آپ شرف باسلام ہوئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت چھوٹی کیونکہ علم کے بڑے شائق تھے آپ نے ایک دفعہ نسیان کی شکایت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا اپنی چادر کھول انھوں نے کھولی اور آپ نے کچھ پڑھ کے پھوک دیا انھوں نے سینے سے لگایا پھر قسط ایسا تو ہی ہو گیا کہ جو حدیث تمہی نہ بھولے امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آٹھ ہشتاد سے زیادہ صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہو آپ اصحاب صفہ سے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرین کا تحصیل بنا دیا تھا پھر معزول کر دیا پھر جاہک ایک جگہ بحال کرین آپ نے انکار کیا اور مدینہ پاک میں شہدین وفات پائی

حضرت امام حسین شہید دشت کربلا علیہ السلام

کینت آپ کی ابو اللائمہ وابی عبد اللہ لقب آپکا شہید و سید و سید الشہدہ ہو آپ تیسری شعبان ۶۱ھ ہجری مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے صرف چھ مہینہ تک آپ شکم مادر میں رہے اتنا کہ کوئی بچہ اپنی مدت میں پیدا نہیں ہوا ہو اگر آپ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام آپکا نام حسین حکم خدا رکھا گیا آپ کے چہرہ مبارک پر ایسا نور تھا کہ اگر آپ کین مدینہ میں

بیٹھے ہوئے تو لوگ آپ تک اس نور کی روشنی میں پہنچ جاتے تھے سنیہ سے بیرون تک آپ ہم شبیر رسول صلوات
 علیہ وسلم تھے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ حسین مجھے ہے اور میں حسین سے خدا دوست رکھیکا اُسے جو دوست
 رکھے گا حسین کو اور ذلیل کرے گا اسکو جو دشمن رکھیکا اسکو ایک دن دو نون بھائی صحن خانہ میں کشتی لڑ رہے تھے حضرت
 رسول خدا نے فرمایا کہ حسن حسین کو پکڑ لا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ بڑے کو فرار ہے ہیں کہ
 چھوٹے کو پکڑ آپ نے فرمایا جبریل حسین سے کہہ رہے ہیں کہ حسن کو پکڑو ایک دن حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم
 مکان سے باہر تشریف لائے اور دیر کے بعد بہت مضطرب اندر تشریف لائے توڑی خاک سرخ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے ہاتھ میں دی اور فرمایا کہ تمکو اس وقت میدان کر بلا میں جہاں حسین اور اس کے فرزند ان شہید ہو گئے تھے
 اور مجھے دکھایا کہ تمام خون پڑا ہوا دیکھو لے آیا ہوں یا اسکو جو حفاظت رکھو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاک کو ایک شیشہ
 میں رکھا تب حضرت امام حسین علیہ السلام عراق تشریف لگئے تو وہم محرم کو وہ خاک خون سے سرخ ہو گئی حضرت
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ آپ شہید ہوئے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلوات اللہ علیہ
 وسلم کو وحی آئی کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کے عوض میں ستر آدمی قتل ہوئے اور تمہارے فرزند کے قتل
 کے عوض میں ستر ستر ہزار آدمی دوبار قتل ہو گئے اور ویسا ہی ہوا روایت صحیح ہے کہ کوئی شخص قاتل حسین علیہ السلام
 یا حسین اسکا ایسا نہ تھا جو مرنے کے پہلے بلائے تخت میں نہ گرفتار ہوا ہوا احوال حضرت امام حسین علیہ السلام یہ
 ہیں ۱۹ اگر قاتل نہ کرے گا وہ سردار ہوگا اور جو نمل کرے گا اور ہوگا اور جو اپنے بھائی کا بھلا کرے گا لکھا لاپا لکھا
 اور آپے بچیں حج پیادہ کیسے تھے شہادت آپ کی مشہور عام دم محرم لشیرانا اللہ وانا الیہ راجعون

نیرید ابن معاویہ خلیفہ دوم نبی امیہ

۶۸۳ ۶۴ ۶۷۹ ۶۰

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی لوگوں نے پھر محمد بن حنفیہ کی اور نیرید خلیفہ ہوا خلعت نیرید
 کی کیفیت جنس مورخین نے یہ لکھی ہے کہ ایک روز رسول خدا صلوات اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ
 عنہ سے فرمایا کہ تمہاری پشت میں ایک لڑکا جو قاتل حسین ہوگا انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہاں میرے
 حال پر کہ میری اولاد رسول کی اولاد کی دشمن ہو میں کوئی تلخ ہی نہیں کروں گا کہ نوبت اولاد کی آوے چنانچہ
 ایک مدت اسی وہ بہ قائم رہے ہونے والی بات کہ رکتی جو ایک شب پیشاب کی حاجت ہوئی بعد
 فراغ کے کاغذ نہیں ملا دیو اسے استنجایا وہاں ایک زہر دار دیکھو تھا اسنے پیش مارا اور اسکی سوزش کی سخت
 تکلیف ہوئی حکماء نے علاج اسکا صحبت زن جو بزرگ ایک ضعیفہ بلائی گئی اس سے اتفاق صحبت ہوا اور وہی زہر دار
 نطفہ اسوقت قرار پایا اور وہ عورت نیرید سے حاملہ ہوئی اور بعد ولادت نیرید کے حضرت معاویہ کو شفقت پدری

زیادہ جوش پیدا ہوا اور پسر عزیز قرار پا یا رفتہ رفتہ ولیمہ بھی ہوا اور بیعت بھی مسلمانان کی ہوئی ایک روز حضرت معاویہ نے براہ شفقت پدری مزید سے کہا کہ میں نے تیرے لیے سب کچھ کیا جو کچھ تیرے دین اور کوئی آرزو ہو کہ سے انکو بھی میں پورا کروں مزید سے کہا عبد اللہ بن زبیر کی بی بی نہایت حسینہ ہیں وہ مجھے کسی طور بلجائیں جس سے مرحت ہو میں نکلا اپنی بی بی دو نکلا اور مصر کا امیر کرو نکلا دوسرے روز حضرت عبد اللہ سے کہا کہ میری لڑکی کتنی ہجر کہ بی بی عبد اللہ کی بہت خوبصورت ہو اور میں خوبصورت نہیں اگر اس بی بی کو چھوڑ دین تو ہم قبول کریں عبد اللہ زبیر امارت مصر پر فریفتہ واز جان رفتہ ہو چکے تھے اپنی بی بی کو طلاق دیدی اسکے بعد حضرت معاویہ نے حضرت عبد اللہ سے کہا کہ بی بی میری کتنی ہجر کہ عبد اللہ نے ایسی خوبصورت بی بی کو ولایت مصر کی طمع میں چھوڑ دیا مجھے تو حزن بھی نہیں ہر جب اس سے ملک مصر جاتا رہیگا مجھے بھی چھوڑ دیکھا بعد اسکے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو بلا کر کہا کہ عبد اللہ کی بی بی کی خواستگار رہی وہ اسے مزید کے کرو وہ اس کام کو روانہ ہوے راہ میں حضرت قاسم بن عبد نے بھی کہا کہ اگر مزید کو نہ قبول کرے تو میرے لیے خواستگاری کرو بعد اسکے امام حسین علیہ السلام بھی طاعون سے بچے ویسا ہی کہا الغرض جب آپ وہاں پہونچے اور سب واقعہ بیان کیا ان صاحبہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو پسند فرمایا اور کہا کہ میرا نکاح اتنے جلد پڑھ رو کہ دوسرے کی طع نہ رہے جب حضرت موسے پھر آئے اور کیفیت بیان کی حضرت معاویہ بہت برہم ہوئے اور کہا کہ میں نے کس جیلہ سے عبد اللہ زبیر سے بچوڑایا اور تنے ایک ساعت میں قصہ درہم برہم کر دیا اور مزید نے جب سنا تو کہا کہ ہمہ حکومت اپنے جب تک سر حسین نہ تو نکلا مجھے چین نہ آئے گا یہ بغض تو دل میں تھا ہی انکار بیعت دوسری وجہ مخالفت پیدا ہو چکی تھی پھر دو فات حضرت معاویہ و خلافت اپنے نامہ بنام ولید حاکم مدینہ طیبہ لکھا کہ سب سے بیعت یوے خصوصاً ان چار بزرگوں سے جنہوں نے انکار کیا تہ علی الخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام سے و بصورت انکار سران چار بزرگوں کا بھیجے و ایدے کہ انکا گرنامی رہن ممکن نہ مزید مجھے دے دے تب بھی مجھے یہ نہو گا کہ میں خون آل نبی کا ہاتھ نہایت کچھ قیل قال اس مادہ میں ہوا ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام مرقد مطہرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر گئے اور فرمایا کی اور فرما مبارک سے پلٹے آپ کو غنوغی آگئی رویا میں دیکھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے بہشت میں خاص جگہ بنائی گئی ہے اور وہ بے شہادت کے نہیں مل سکتی تم جاؤ اور شہید ہو اسی زمانہ میں کو فوسے پیہم صد ہا سے پہونچے اور بہت کچھ وعدے اور حاتمیں کے اقرار اسمین تھے اور پیہم قاصد آئے آپ نے امتحان حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ ان کے حالات سے اطلاع دیں جب آپ کو فزین پہونچے اور مخفی ایک شخص منہا کے مکان میں ٹھہرے لوگ آپ پاس پہونچے اور بیعت کرنے لگے یہاں تک کہ اٹھارہ ہزار آدمیوں نے بیعت کی

تب آپ نے نامہ بحضور امام شعر حالات وہاں کے لکھا اور بانی کے گھر جا چھپے وہ ایک رئیس کو فہ صاحب قبیلہ اور محب اہل بیت رسالت تھے ایک عرصہ تک وہاں رہے رفتہ رفتہ یہ خبر بھی ابن زیاد کو معلوم ہوئی اُس نے بانی کو پکڑ لیا اور حضرت مسلم کی حاضری کے لیے آپر بہت سخت کی انھوں نے انکار کیا کہ جب کو میں نے امن دیا ہے اور بزرگوار فرزند رسول جو ہرگز نہ دیکھا گیا ایک غلط خبر حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کو بانی کے قتل کی پہونچی آپ گھر سے خود باہر نکل آئے اور گردہ کو فیان آپ کے ساتھ ہوئے اور سخت لڑائی ہوئی اس وقت ابن زیاد نے ایسی تدبیریں کیں کہ کل اہل کوہ حضرت مسلم سے منحرف ہو گئے آپ تنہا رہ گئے تب آپ ایک عورت کے گھر میں جا چھپے یہ خبر بھی ابن زیاد کو ملی تین سو سوار آپ کی گرفتاری کو بھیجے پھر سخت لڑائی ہوئی بالآخر آپ بیرون دہلیز ہوئے آپ کو ابن زیاد نے شہید کیا اور بانی کو بھی اور دونوں نشین گونسار نکلا دین اور سردو نوں کا دمشق روانہ کر دیا وہاں عام دروازہ پر لٹکا دیا گیا حضرت امام حسین علیہ السلام کو فینون کی اتھار پر فروخت ہو کر یزید عراق میں مکہ معظمہ تشریف لائے مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ میں بھی سب لوگ انواع طرح پر مارے ہوئے تھے انھیں کشتان کشتان آپ کو عراق کی جانب پہلے بالکلہ آپ کر بلائے معلیٰ میں پہونچے اور وہاں کچھ ہوا اندک کو اسکی تحریر کی قدرت میں نامہ وانا الیہ راجعون حضرت امام حسین علیہ السلام کا دمشق بھیجا گیا یزید نے مبارک سے بیٹے ادنیٰ کی بیٹہ چٹری جو اس کے ہاتھ میں تھی اس سے وندان مبارک کو مس کیا اہل بیت جو گئے تھے انکا البتہ احترام کیا اور حرم میں جگہ دی اور کھانا ساتھ حضرت سجادؓ کے کھایا حضرت عمر بن حسین ہمارا سالہ تھے ایک روز کھانے کے وقت یزید نے ان سے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کشتی لڑو گے آپ نے فرمایا کہ ایک تلوار میرے اور ایک اس کے ہاتھ میں دے اور لڑائی دیکھ کشتی کیا یزید نے انکو گلے سے لگا لیا حضرت زینبؓ فرماتی ہیں کہ کوئی کافر صاحب مروت یزید سے زیادہ میں نے نہیں دیکھا از روضۃ الصفا و افروض حالات یزید تو انہیں انشہین زندگانی فوق و فخرین کاٹی اور باہر ریح الاول سلسلہ اس دار فانی سے منزل اصلی میں قرار پکڑا اندیہ ما علیہ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱	۶۸۰
--	----	-----

آپ حارث بن حرکی صاحبزادی ہیں شہ مجری میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عقد کیا مزار آبکا بقیع میں ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا من ازواج رسول صلعم	۶۳	۶۸۳
---	----	-----

ہاں ہاں آبکا بقیع بنت ابی اسیدہ جو باہر شوال سلمہ مجری آبکا عقد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ازواج میں سب کے بعد آپ نے تیسری ریح الاول کو وفات فرمائی مزار آبکا بقیع میں ہے

۶۹۳

۶۴

حضرت جابر رضی اللہ عنہ

بن عمر بن حرام بن کعب بن شمس بن سلمہ نصاریٰ بن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ستر و اطہان لڑے
بر اور احد میں آپ کے باپ نے جانے نہ دیا جنگ عین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف کھینچے آخر عمر میں آنکھوں
سے سوز و ہو گئے تھے زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے بہت حدیثیں آپ سے مروی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ
لیلۃ البعیر میں آنحضرت ﷺ نے پچیس بار میرے لیے دعا سے حضرت فرائی لیلۃ البعیر سے وہ رات قصو
ہو کہ ایک جنگ میں آنحضرت ﷺ نے آپکا اونٹ دلوں لیا تھا آپ نے یہ شرط کر لی تھی کہ مذیہ بچکر
جانور و مالہ کر دو و شکاک عمر کی جو رانوسے برس کی ہوئی تھی

۷۰۰

۸۱

حضرت ابوالقاسم محمد ضیقہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادہ بطن سے حضرت امالہ بنت زینب بنت رسول ﷺ کے
کے ہیں سادات علویہ آپکی نسل سے ہیں

۷۱۳

۹۴

۶۹۷

۶۴

۶۸

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابوہریرہ و ابوہریرہ جو لقب آپکا سجاد و زین العابدین و والدہ آپکی حضرت شہر بانو بنت یزدجرد شاہ ایران
ہیں صاحب شواہد النبوة لکھتے ہیں ایک روز آپ نماز میں تھے کہ شیطان نے شکل اڑوا دیا آپ خون سے نماز
چھوڑیں آپ نے کچھ خیال نہ کیا تب شیطان نے پیر میں کاٹا آپ نے باوجود تکلیف شدید کے بھی نماز چھوڑی اللہ
ہو کہ یہ اڑد با شیطان جو آپ نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور لالچ پڑھا وہ اڑدھا غایب ہوا نہ آئی یا زین العابدین
جب سے لقب آپکا زین العابدین ہوا آپ جب نماز کا قصد فرماتے اور وضو کے لیے بیٹھتے تو خوف خدا سے رنگ
آپکا زرد ہو جاتا تھا آپ نماز میں تھے کہ مکان میں آگ لگی ہر خیمہ صیاحوں نے آواز دی آپ نے نماز چھوڑی
یہاں تک کہ سارا مکان جل گیا آپ محفوظ رہے جب آپ سے صورت محفوظ رہی کی دریافت کی آپ نے فرمایا کہ خوف اللہ
حضرت زہری فرماتے ہیں کہ میں نے پہرہ داروں کی بہت خوشامدین کر کے اندر قید خانہ کے جائیگی اجازت لی اور
آپ کے حضور میں حاضر ہوا دیکھا کہ بیڑیاں پڑی ہیں مجھے بہت حسرت ہوئی اور اس قدر روایا کہ تمام جسم تر ہو گیا حضرت
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس طوق و زنجیر سے کوئی تکلیف نہیں ہے جب چاہوں علیحدہ کر دوں و رہہ سہولت جدا
کر دین اور مجھے رخصت کر دیا جابر پنج روز کے بعد آپ قید سے غائب ہوئے میں ایک دن عبدالملک و ان کے

پاس گیا انھوں نے آپ کی کیفیت پوچھی میں نے کہا کہ وہ سید آل رسول و مقبول ایزدی بن عبد الملک نے کہا کہ جس دن وہ قید سے غائب ہوئے اسی روز میرے زمانہ مکان میں جہان کوئی آنہیں سکتا آپ آئے اور مجھے فرمایا کہ تو کیوں کچھ تازہ رہو یہ فرما کر غائب ہو گئے ہر چند چاہا کہ کوئی بات کروں لیکن رعب سے میری زبان نہ بھلی آئی آپ نے ایک روز جنگل کے بہرین کو بلا کر ساتھ کھانا کھلایا اور رخصت کیا اسکے بعد دوسرا بہرین آپ کے حضور میں آیا سر قد مومن پر رکھا اور وہاں بوجہ یہ تھی کہ ایک قریش نے اسکے بچے کو بچہ لیا تھا بہرین کی یہ فریاد تھی کہ بچہ اسکو ملے کہ دودھ پلاوے آپ نے اس شخص کو مع بچہ کے طلب کیا بہرین نے دودھ پلایا آپ نے قریش سے کہا کہ اگر تم چاہو کہ خدا تمکو اور تمھاری اولاد کو کھلمون کے پنجے سے بچا دے تو اس بہرین کے بچے کو چھوڑ دو قریشی نے یہی کیا بہرین اپنا بچہ لیکر جنگل میں چلا گیا وفات آپ کی اٹھارہویں محرم جو کما جاتا جو کہ ولید خلیفہ بنی امیہ نے زہر دلوایا تھا واللہ اعلم مرزا مبارک بیگ میں جو

معاویہ بن یزید علی نبی امیہ

بعد وفات یزید کے خلافت پر بٹھائے گئے مگر اس خلافت کو مکروہ جانتے تھے چند روز قیل وقال بہت ہوئی پھر انھوں نے چالیس روز یاد دہینے بعد خلافت سے کلیتہً انکار کر کے کنارہ کیا اور کسی کو خلافت کا نام نہ لیا اور ممبر پر جا کر بعد خدا کے جل و علا و نسبت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ و الشانہ کے کہا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور خلفائے با صفا کی ہی میرے جد معاویہ بن ابی سفیان نے ازراہ خلافت ساتھ علی مرتضیٰ کے کہ امتی اور ائین بخلافت تھے نزاع اور جدالی کیا بعد اسکے میرا باپ کہ علی حلی اہلبیت اور استحقاق ترک تھا اور تخت خلافت کے لیا اور اپنی حکومت کے استحکام کے لیے امام حسین بن علی سے فرزند رسول کو قتل کیا جو ان دنوں کربلا میں تھے اور بنی ہاشم حکومت چند روزہ عہد اپنے لیکر زار زار رویا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ معاویہ سے خدا کا جہنم کے بہت بڑا تھا کہ میرے باپ نے کیا یا گشت کسی سے نہ ہو جس میں خلافت میں لذت نہیں آیا اولاد ابوسفیان سے نہ ہو چاہو امیر کرو میں مقدمت کروں یہ کہل ممبر سے انرا اور باہر آیا اور گونہ نشین ہوا اور اکیس برس کی عمر میں چھوٹے کے وفات کی

امروان بن الحکم علی نبی امیہ

بعد ترک خلافت معاویہ بن یزید کے چند روز عہدائے زہر نے کہ میں اور ابن زیاد نے مصر و شام میں خلافت کی مگر مروان بن الحکم نے رفتہ رفتہ شام و مصر پر کر لیا اور اپنے بیٹے عبد الملک کو ولی عہد کر کے شہ میں وفات کی

عبد الملک بن مروان علی نبی امیہ

چھبیس برس کی عمر میں اپنے باپ سے بیعت کر کے مصر و شام پر قابض ہوا پھر عراق پر غالب آیا و حضرت عبداللہ بن ہریر

شہید کیا اور تب وسط حجاج بن یوسف کعبہ کو منہدم کر کے اس صورت پر جواب ہو تعمیر کی اور حجاج نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو بہت آزار دیا اور اس کے بھائی عبدالعزیز نے جامع مسجد کو توڑ کر وسیع کیا حتیٰ بخت ظالم درہم شخص تھا

۷۱۴	۹۵	۷۰۵	۸۶	ولید بن عبد الملک بنی امیہ
-----	----	-----	----	----------------------------

باپ کے وقت سے ولید تھا بعد مرگ پر خلفا پانی شہ میں جامع مسجد دمشق کی بنا کی اور سب نبوی کو وسیع کیا اور بہت سے بلاد فتح کئے ہشام بن عبد الملک محرمی کو امانت مدینہ سے محفل کر کے عمر بن عبد العزیز کو امیر کیا اور جب خود مدینہ میں آیا تو دس فقہاء کو طلب کر کے کہا کہ کوئی قضیہ بغیر اسے و حاضری آپ لوگ کے فیصل نہ ہو اور اگر سب نے اس کی نیت تو وہ ایک ضرور حاضر ہوں اور کسی پر ظلم ہو گا اور مجھے خبر ہو گی تو الزام اس کا آپ لوگ کی گردن پر ہو گا ہشام بن اسماعیل اپنے عمدا مارت میں حضرت سجاد کے ساتھ بے ادبی کرتا تھا اس قضیہ کو جب سنا تو عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ ہشام کی نادیب قرار دے کر عمر بن عبد العزیز نے حضرت سجاد سے پوچھا اپنے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ میرے لیے کیوں بچھڑے اور نہ ظلم

صدی دوم

۷۲۹	۱۱۰			حضرت خواجہ حسن بصری ہشتی رحمۃ اللہ علیہ
-----	-----	--	--	---

والدہ آپ کی حوالی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تھیں جب آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف تھیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی چھاتیان آپ کے منہ میں دیتیں آپ چوتے دو چار قطرے شیر کے پھلے کھتی کھتی پین پین میں پین بوجہ شیر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے تعین اپنے ایام طفولیت میں پانی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کوزہ کا پیا حضرت نے پوچھا کہ پانی اس کوزہ کا کس نے پیا معلوم ہوا کہ حسن نے اپنے فرمایا کہ جب قدر پانی میرا پیا اسی قدر علم میرا سکھو عطا ہوا ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں آپ کو دیدیا اپنے وعادی پیدائش کے بعد حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اپنے نام حسن لکھا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پرورش کی ذمہ داری کی اور اپنا دودھ دھلا دیا دعا کی کہ تقدیر سے خلق ہو یہ دعا آپ کی قبول ہوئی آپ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی خرقہ پایا علم حاصل کیا ستر برس تک نبیا چھوڑ کر حجرہ میں بیٹھے اور عبد کیا کہ انہی نے آئے بعد اسکے ہفتہ میں ایک بار آپ و عطا فرماتے کہ جب حضرت رابعہ بصری رضی اللہ عنہا نہویں آپ غنا نہیں فرماتے آپ نے پوچھا کہ صرف ایک عورت ضعیفہ کے لیے و عطا کیوں ترک فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے اے کے لیے جو شربت تیار ہوا جو بیویوں کو نہیں دیا جاسکتا آپ سے کسی نے عرض کی کہ مسلمان کون ہوا و مسلمان کی ہوا آپ نے فرمایا مسلمانان درگور و مسلمانان درکتاب پھر عرض کی اصل دین کیا ہوا فرمایا پرہیزگاری پھر عرض کی مانع پرہیزگاری کیا ہوا فرمایا طمع آپ کا عبادت خانہ پر اکثر متعبر استقدر رو یا کرتے کہ آنسو پر نالے سے نیچے گرتا ایک روز کسی شخص پر پڑا اس نے پوچھا کہ یہ پانی پاک ہوا یا پاک آپ نے فرمایا

وھو ثلویہ پانی گنگا رکی آنھون کا ہوا آپ سے پوچھا کہ جات عدن کیا ہو فرمایا کہ ایک کوشک ہی سونیکا کہ ائمین سواسے پیغمبر
 صدیق یا شہید یا سلطان عادل کے دو سرانہ در آوے قولہ میری بات سنو کہ میرا علم تکوفا یہ ہے میری بے علی تکو
 نقصان نہیں عرض کیا کہ ہم لوگوں کا دل سوتا ہوا ہو کہ آپ کی بات نہیں انکر کرتی آپ نے فرمایا تم لوگوں کا دل
 مردہ ہو سوتا ہوا بلا۔ نے سے جاگ سکتا ہو مردہ نہیں جاگ سکتا پوچھا کہ ایک قوم کئی ہے کہ جب اپنے نفس کو پا کر کہے
 تب دعوت خلق کی کرے فرمایا شیطاں اس آرزو میں ہو کہ دروازہ امر معروف و نہی منکر کا بند ہو جائے پوچھا کہ سلمان
 حسد کرا ہو فرمایا تم برا دران یوسف کو بھول گئے مگر جب رنج کو سینہ سے نکال ڈالے تو کوئی نقصان نہیں ہے آپ پر
 ایسا خوف غالب تھا کہ جب آپ بقیعہ تو ایسا معلوم ہوا کہ جلاؤ کے سامنے بیٹھے ہیں کبھی کسی نے آپ کو خدا ان میں دیکھا
 ایک روز آپ گھر میں روئے اور زنا و فریاد کر رہے تھے پوچھا کہ یہ مالہ تمھارا باوجود ایسے زمانہ کے جو تکوین پر فرمایا
 اس سبب سے روئے ہیں کہ بھادابے علم و قصد کے مجھنے کوئی کام ہوا ہو یا کوئی قدم خطا پر بڑھا ہو کہ وہ پاسبند
 خدا ہوا اور مجھے کہیں کہ درگاہ سے خدا کے جاؤ تمھاری کوئی طاعت قبول ہوگی قولہ تین کام مت کرو ایک طاہریت کے
 بساط پر قدم رکھو اگرچہ تا مگر شفقت ہو دوسرے ساتھ کسی عورت کے خلوت میں مت بیٹھو اگرچہ وہ تا مگر راجہ
 اور تم قرآن سکھاتے ہو تیسرے ہرگز کان اپنا ساتھ مزامیر کے مت دو اگرچہ تم مردان مردہ ہو کیونکہ یہ سب آفت سے
 خالی نہیں ہیں آخر کو اپنا زخم کا دینے حضرت مالک دینار نے آپ سے پوچھا کہ عقوبت عالم کی کیا ہو کہا دل کا
 مرنے پوچھا دل کا مرنے کیا ہو کہا حب دنیا قولہ ہم نشینی بدون کی مردوں کو بد گمان کرتی ہے نیکوں سے قولہ اگر مجھے
 شراب پینے کو بلائے تو زیادہ دوست رکھتا ہوں اس سے کہ مجھے حلیب دنیا کے لیے بلائے قولہ حضرت وہ ہے کہ اپنے
 میں ذرہ خصوصت بناؤ قولہ بہشت عمل پر موقوف نہیں ہے نیک نیتی پر موقوف ہے قولہ فکرت ائینہ ہے کہ نیکی بدی
 تمھاری ائین دکھائی دے قولہ جسکی بات ستر حرکت سے نہیں ہے وہ آفت ہے اور جسکی خاموشی ستر فکرت سے
 نہیں ہے وہ سب شہوت اور غفلت ہے اور جو نظر کہ سر عبرت سے نہیں ہے وہ سب لہو اور لذت ہے قولہ ورع میں
 تین مقام ہیں اول یہ کہ ہر حال میں بندہ سچی بات کہے جائے دوسرے اعضا کو اپنے اس چیز سے بچا دے جس میں خدا کا
 خشم ہو تیسرے یہ کہ اسکا قصد اس چیز میں ہو جس میں رضا ہے خدا ہو قولہ شغال ذرہ ورع کا بہتر ہے ہر سال کی نماز
 و روزہ سے قولہ فاضل ترین اعمال فکرت ہے اور ورع قولہ باطن اور ظاہر خلاف از حد لفاق ہے قولہ کوئی مومن نوا
 ہو نہ ہو گا کہ وہ نہ ڈرنا ہو کہ بھادابین منافق ہوں قولہ میں شخصوں کے لیے غیبت نہیں ہے صاحبؑ ہوا
 فاشق۔ انا تم ظالم آپ روزانہ بصرہ سے کہ نظر کے بعد جاتے اور عصر پھر اگر بصرہ میں پڑتے قولہ غیب فرزند آدم
 اس گھر پر راضی ہوے اس کے حلال کے لیے حساب ہے اور حرام کے لیے مذاب قولہ آدمی دنیا سے مفارقت کرے
 اگر تا جو مگر ساتھ تین حسرتوں کے ایک یہ کہ آسودہ نہوا جمع کر لے دوسرے نہا یا جو کی اسیر رکھا تھا تیسرے زادوا

ناگزیر راہ کی جو سانسے ہر آنسے میا نہ کیا تو لہ خدا بخشنے اُس قوم کو جسکے نزدیک ولایت اور ولایت سپر و کردار اور ہلکے پھلکے چلے گئے تو لہ میرے نزدیک وہ بڑے عاقل ہیں جو خراب کرین دنیا کو اور عمارت کرین آخرت کی قولہ جو خدا کو پہچانے اُسے دوست رکھو اور جو دنیا کو پہچانے اُسے دشمن قولہ کوئی چار پایہ لگام سخت کا مستحب تھا میرے نفس سے زیادہ نہیں تو لہ قسم خدا کی ہوں کہ کسی نے نہ پوچھا کہ دوستی دنیا کے لیے تو لہ تم سے جو اگلے لوگ تھے وہ تھو اُس نامہ کی جانتے تھے کہ خدا سے اُنکو پوچھا را تو ان کو اُسین غور کرتے اور دونوں کو عمل اور تم لوگوں نے دست کیا اعراب و حروف کو اور ترک کیا عمل کو اور دنیا کے نامے بنائے ہو تو لہ بخدا زور و سیم کو کوئی شخص عزیز نہیں رکھتا مگر جسے خدا دلیل کرتا ہی تو لہ جو کچھ دوسرے کو کہو چاہتے ہیں کہ پہلے خود فرمان بردار ہو تو لہ برادران میرے نزدیک عیال و فرزند سے زیادہ عزیز ہیں کیونکہ یہ لوگ یار دین ہیں اور وہ یار دنیا اور دشمن دین قولہ جو نماز کے دل اُسین حاضر نہو خدا ب سے نزدیک تر ہی پوچھا خدایہ فرمایا وہ خوف کے دل میں قائم ہوا اور دل نے اُسے لازم کیا ہو کسی نے پوچھا آپ کیسے ہیں فرمایا کیا ہوا حال اُس قوم کا کہ دریا میں ہوا اور کشتی ٹوٹ گئی ہوا اور ہر ایک تختہ پر بے پھرتے ہوں اُنسے کہا کہ سخت ہو فرمایا کہ میرا ویسا ہی حال ہی ایک شخص کو آپ نے گورستان میں دیکھا کہ روٹی کھا رہا ہی فرمایا وہ منافق ہی پوچھا کیونکر فرمایا جسکو ان مردوں کے سانسے کسی شی کی خواہش ہو وہ مرگ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور یہ نشان منافق ہی پکچھن میں آپ سے ایک گناہ سرزد ہوا تھا جب آپ نیا پیر میں بیٹے اُس گناہ کو اُسپر لکھتے اور یہاں تک روتے کہ بہوش ہو جاتے جب آپ دعا کرتے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اپنا دامن کشادہ کرتے اور فرماتے قبولیت کو دیکھتا ہوں قولہ تو اگر کوئی دیکھا چاہے کہ دنیا میرے بعد کیسی رہیگی تو دیکھے کہ اور وں کے بعد کیسی ہی قولہ جس بات کا کھل آپ کر سکے وہی دوسرے کو کہے قولہ جو کچھ اپنے یا اپنے ان باپ پر نفقہ کرے اُن سب کا حساب روز قیامت ہوگا مگر دعوت مہمان یعنی مہمان کے کھانا کھلانے کا حساب نہوگا حالات نزع میں اپنے تبسم فرمایا اور یہ فرما کر کہ کلام گناہ کلام گناہ رحلت فرمائی تمام عمر میں آپ کو کسی نے کبھی خدا نہ دیکھا تھا کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا عرض کی یا حضرت تمام عمر آپ کو ہنسی نہ آئی نزع کے وقت باعث ہنسی کیا تھا اپنے فرمایا اُس وقت میرے کان میں یہ صدا آئی تھی کہ اے عزرائیل نخی کرو ابھی ایک گناہ باقی ہی مجھے ہنسی آئی اور میں نے پوچھا کون سا گناہ عرہ جب کہ آپ نے وفات پائی وہ تو بے پنجم درجہ و جمعہ

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

۶۴۲

۱۱۱

۶۴۶

۵۶

ولادت ابکی تیسری صفر روز جمعہ ہجری دارالامارت ہشام کی بنا ہو رہی تھی کہ ابجا کڈر اسطرف ہوا آپ نے فرمایا کہ یہ عمارت

خراب ہوگی اور مٹی تک اسکی اور جگہ جاگی آپ کے ہر امیون کو تعجب ہوا کہ یہ کیونکر خراب ہوگی جب شام کے انتقال کیا اسکے بیٹے ولید نے حکم دیا کہ اس محل کو خراب کرو اور مٹی اسکی دوسری جگہ لہجاء ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ مسلمانوں کا حق اللہ پر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ حق المؤمنین اللہ پر یہ ہے کہ اگر یہ درخت خراب کہ میرے سامنے ہے اگر طلب کروں میرے پاس چلا آوے اُنکایہ فرمان تھا کہ درخت اپنی جگہ سے چلا اپنے فرمایا کہ تو اپنی جگہ رہ میں طلب نہیں کرتا مثال دیا ہوں مدینہ طیبہ میں آپ نے روز و شب ہفت روزہ میں رحلت فرمائی مزار مبارک بقیع میں ہے۔

سلیمان بن عبد الملک ع نبی امیہ

۹۶ ۷۱۲ ۹۹ ۷۱۶

سنہ میں ولادت ہوئی بعد موت اپنے بھائی کے خلافت پائی بشورہ عمر بن عبد الغزیز کے عمال جو ظالم تھے اور حجج بن یوسف کو معزول کیا اور عمال نصف مزاج مقرر کیے اور قید بان عراق کو آزاد کیا اور وقت وفات اپنی خلافت کو بنام عمر بن عبد الغزیز بعد یزید بن عبد الملک ایک کتاب میں لکھ کر بیعت کرائی حرجان اور طبرستان اُنسی وقت میں فتح ہوا سلیمان کو لوگ مفتاح التسخیر کہتے تھے مرد بسیار خوار تھا نور بل ہر روز کھانا رات کو طبق حلو اُس کے خواب گاہ میں رکھا جاتا خند سے اُٹھ کر رات ہی کو کھا جاتا

گرا آدمی نیک تھا وہم صفہ کو قضا کی

عمر بن عبد العزیز ع نبی امیہ

۹۹ ۷۱۶ ۱۰۱ ۷۱۹

سنہ ۱۰۱ میں بطن سے ام حاصم بنت عاصم بن عمر خطاب رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے وقت خلافت ولید کے امیر مدینہ تھے سنہ سے سنہ تک امارت کو اچھی طرح انجام دیا اور سلیمان کے عہد میں سنہ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور نہایت عدل و ایمان با شرع ل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کیا اور سب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا جو نبی امیہ نے دخل خطبہ کیا تھا اُنکو خوف کر کے اور خطبہ سے نکال کے بجائے اسکے ان اللہ یا رب العادل والاحسان الخم و ذل کیا صورت یہ ہوئی کہ ایک یہودی سپہ سالار کا کہ دربار عام میں اگر خواستگاری نہ کئے و خسر کی کرے جب وہ انکار کرین تو یہ تقریر کرے چنانچہ وہ یہود آیا اور دربار عام میں خواستگاری و خسر تلافی کی خلیفہ نے کہا کہ تم کا فر ہو مسلمان نہیں کیونکہ یہ صورت ہو سکتی ہے یہودی نے کہا یہ غیر ہے تمہارے کیونکہ انہی و خسر کی کوئی خلیفہ نے کہا کہ وہ ایک غلامے ملت محمدی سے تھے تب یہودی نے کہا کہ پھر کیوں اُنپر لعنت کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز نے طرٹ حصار کے دیکھا اور کہا کہ جواب دو کل عاجز ہے تب عمر نے حکم دیا کہ سب کی عبارت خطبہ سے نکال دی جائے اور بجائے اسکے یہ عبارت وضع ہووے اور آئندہ پھر کوئی سب مٹی نہ کرے اسوقت سے سب علی کرم اللہ وجہہ موقوف ہوا سقیان قوری سے منقول ہے کہ باجی خلیفہ ہوئے ابو بکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن عبد العزیز فاطمہ بنت ہاشم

علیہ السلام ہمیشہ عمر بن عبد العزیز کی تعریف فرماتین اور کہتین کہ اگر وہ زندہ رہتا تو مجھے کسی سے احتیاج نہ ہوتا مگر باقر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر قوم میں ایک مرد صالح نیکو کار ہوتا ہے بہترین قوم نبی امیہ عمر بن عبد العزیز ہونے لگے یہی حوالہ نبی فاطمہ کے کیا وہ ورم سے زیادہ اپنے اپنے عیال کے صرف میں روانہ رکھتے اور بہت بہت خوبیاں انہیں قصین زیادہ تحریر ہے عمر بنی و نہ سال و شش ماہ انرز ہر سے جو اقرانے دبا تھا بیویوں جب کو وفات کی حضرت خواجہ بن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فیض انکی دیکھ کر فرمایا مات خیر الناس

یزید ثانی بن عبد الملک علی بنی امیہ

۶۲۳

۱۰۵

۶۱۹

۱۰۱

انہ میں ولادت ہوئی و سلسلہ میں خلیفہ ہوا سلسلہ میں یزید بن مہلب نے اسپر خروج کیا اور مسیلہ بن عبد الملک نے اسکو موضع عقر قریب کر لیا اسے قتل کیا عمال عبد العزیز کو معزول کیا اور بہت سے رسوم تحسناں کے موقوف کیے اور غنیمت میں زمانہ کا کام لیا کہ اسکا بیوی پر عاشق تھا بیان میں انکو توڑ توڑ کر اسکے منہ میں ڈالنا ایک لکڑی اسکی حق میں پس گیا وہ مرنے لگا اسکو کئی روز زندہ نہیں کیا اور مردہ سے جماعت کی ہمائش اسکو دفن کیا یہی عمر بن یزید ثانی فوت ہوا

ہشام بن عبد الملک علی بنی امیہ

۶۲۲

۱۲۵

۶۲۳

۱۰۵

انہ میں ولادت ہوئی بعد یزید ثانی کے خلیفہ ہوا سلسلہ میں قیسریہ و سلسلہ میں صخرہ و سلسلہ میں حرسہ کو فتح کیا اور وقت وفات کے ولید پسر یزید کو دلی عبد کیا ہشام کے وقت میں حضرت زید بن علی بن حسین سے لڑائی ہوئی آپ جب بہت زخمی ہوئے تب لوگ آپ کو اٹھا لینگے اور آپ نے وفات فرمائی اور دفن ہوئے یوسف نے مدفن کو تحقیق کر کے قبر سے نکالا اور سر ہشام کے پاس بھیجا اور جسد کو دار پر چڑھایا

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۸

۱۲۰

۱۲۱

آپ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے عجمی آپ کا لقب سیلے ہے کہ قرآن نہیں پڑھ سکتے تھے بعد ازاں دینیہ سبیل کے جہاں پہنچے وہی ہوئی انہوں نے کہا کہ کچھ مزدوری کر کے لاؤ تو وہ جہ قوت ہو آپ گئے اور صومعہ میں پھنکے دن بھر عبادت حق کی شام کو گھڑا کے کہا کہ جسکے بیان میں کام کرتا ہوں وہ بڑا کریم ہے مجھے شرم آئی کہ ایسے شخص سے مزدوری طلب کروں وہ خود دیکھا اور اسکے بیان دس روز پر تقسیم ہوتی ہے جب دس روز اسی طویل گزرتے کہ آپ صبح کو اٹے اور صومعہ میں عبادت کرتے تو آپ نے یہ سوچا کہ آج گھر جا کر بیوی سے کیا کہینگے اسی روز دیکھا کہ شخص آیا اور دروازہ ہلایا انکی بیوی نے کہا کون ہے اسنے کہا کہ جسکے بیان حبیب کام کرتے ہیں اسنے مزدوری بھیج دی اور بہت سا اٹھا اور گوشت

اور کھی اور شہزاد تین سو درم آنکی بیوی کو دے اور چلا گیا آپ تنگ شام کو گھر پہرے دروازہ پر جوائے کھانکی پر معلوم ہوئی تعجب
ہوئے اندر جا کر جو بیوی سے معلوم ہوا کہ جس کا تم کام کرتے ہو اُسے یہ بھیج دیا اور کھانا بھیجا کہ اچھی طرح سے کام کرو تو ہم دروازہ
دینگے آپ کی حالت غیر ہوئی کہا کہ میں نے دس روز کا کام کیا یہ کچھ دیا اگر زباہ کرین تو بہت کچھ دے پس کھانا اپنے دینا کی
طرف سے تھک پھر لیا اور یکسو خدا کی طرف ہو گئے اور تعجباً دعوات ایک روز ایک عورت آنی اور عرض کی کہ میرا لڑکا
غائب ہو گیا ہے اور میں اُسکے لیے نہایت بچپن ہوں دعا کیجئے کہ وہ آجائے اور بہت روئی فرمایا تمہارے پاس کچھ جانہی
کما و درم ہر اسے لیکر فقر کو دیدیا اور دعا کی فرمایا تم جاؤ وہ لڑکا آگیا وہ عورت ہنوز گھر نہ پہنچی تھی کہ لڑکے کو دیکھا جنہی کہ
یہی میرا لڑکا ہے لڑکے سے پوچھا کہ تم کہاں تھے اور حال کیا ہے اُسنے کہا کہ میں کرمان میں تھا اسنادنے مجھے گوشت لانے کو
بھیجا تھا میں بازار سے گوشت لیکر گھر جاتا تھا ایک ہوا آنی اور مجھے اُٹھا پہلی اور میں نے ایک آواز سنی کہ اے ہوا اسے
بہرکت دعاے حبیب و بہرکت دعاے صدقہ اُس و درم کے اسکو اسکی ماں کے گھر پہنچا دے ایک وقت بصرہ میں قحط پڑا
آپ نے فقر کو کھانا دینا شروع کیا اور بہت غلہ خرید کیا اور کیسہ سیر اپنے سرانے رکھا جب کوئی آتا وقت غلہ طلب کرتا آپ
اُس کیسہ کو نکالتے پر از رہتا اور قیمت دیدتے بصرہ میں آجکا مکان جو راہ پر تھا اور ایک ہی پستین آپ رکھتے تھے جسے پستین
تھے ایک روز پستین آمار کو وہاں رکھ دیا اور طہارت کو گئے حضرت حسن بصری کا وہاں گذر ہوا اپنے دیکھا کہ ایسی
جگہ پستین رکھی ہے ایسا نہ ہو کہ لیجاوے آپ وہاں کھڑے ہو گئے جب حضرت حبیبؑ آئے تو اپنے کمانے کے اُٹھ کر پڑے
پستین یہاں چھوڑی تھی کمانے کے جسے تعین بھیج دیا کہ تم اسکی حفاظت کرو ایک روز نماز شام کے وقت حضرت حسن بصری
صومعہ میں حضرت حبیب کے آئے وہ نماز شروع کر چکے تھے حضرت حسن نے دیکھا کہ وہ الحمد کو پاس ہونے پر بڑھ رہے
ہیں خیال کیا کہ آپ کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی تنہا نماز پڑھیں اُسی رات خدا نے تعالیٰ کو خواب میں دیکھا عرض کی بار خدا یا
تیری رضا کس میں جو حکم ہوا حسن میری رضا تو نے پائی تھی اُسکی قدر نکی عرض کی بار خدا یا وہ کیا تھی حکم ہوا حبیب کے
پیچھے نماز پڑھنی کہ وہ نماز تمہاری سب نمازوں کی مہر تھی تھنے درستی عبارت الحمد پر نظر کی اوصحت نیت سے باز
رہے بہت تفاوت زبان درست کرنے اور دل درست کرنے سے ہوا ایک روز حضرت حسن کہیں جاتے تھے جہل پر
پہنچے اور آپ بھی وہاں پہنچے پوچھا اے امام یہاں کیوں کھڑے ہیں کیا کسی کی انظار میں اپنے کہا اچھا جب میں نے
علم سے بھاڑا ہر دم دامن دل سے باہر کرو اور دنیا کو دل پر سر دکر و اور بلاؤں کو عنایت جانو اور سب کام حل سے کھو قوت
پائی پر پیر رکھو اور پانی سے گذر جاؤ اور پانی پر پاؤں رکھا اور گذر گئے حسن بصری مہوش ہو گئے جب ہٹوں بالو گون نے
پوچھا آپ کو کیا ہوا تھا فرمایا اُسنے علم مجھے سکھا اسوقت مجھے ملامت کی اور پانی پر چلا گیا اگر کل آوارا دے کہ صراط آتشین پر
گذرہ اور ہم عاجز و بچا میں تو کیا کرینگے پھر حبیب سے کہا یہ منزلت تھنے کمان سے پائی کہا میں لے سید کرتا ہوں تو تم کا اند
سیاہ کرنے ہو حضرت حسن نے فرمایا میرا علم دوسرے کو نفع کرتا ہے اور مجھے نہیں ایک روز آپ کی سولی اندھیرے گھر میں گڑھی

فوراً گھر تمام روشن ہو گیا آپ نے آنکھ بند کر لی کہ نہیں نہیں ہم انہی سوئی چراغ سے ڈھونڈھ بیٹھے پوچھا کہ رضا کس میں
 ہے فرمایا اس دل میں کہ جس میں غبار نفاق ہو ایک درویش نے آپ کو ایک مرتبہ عظیم میں دیکھا کہا اس عجیب نے
 یہ مرتبہ کہاں سے پایا آواز آئی کہ عجیب ہو مگر حبیب ہو ایک خونی کو دار ہوئی تھی وقت دار آپ کا اس طرف اتفاقاً
 گذر ہوا آپ نے گونٹہ چشم سے اس طرف دیکھا اور دعا کی اُسکو کسی نے خواب میں دیکھا کہ خیابان ہنست میں بھر رہا
 ہے پوچھا کہ تو قاتل تھا سبجے یہ درجہ کیونکر ملا اسے کہا کہ دار کے وقت حضرت حبیب کا گذر ہوا تھا انھوں نے
 سبجے گونٹہ چشم سے دیکھا تھا اور دعا کی اُسکے اثر سے ہی آپ کا پہلے یہ طور تھا کہ رویہ سود پر فرض یا کرتے تھے ہر روز تقاضا کیلئے
 بصرہ جاتے اگر کچھ ملتا چلے آتے ورنہ سچ راہ طلب فرماتے اور اسی طرح اپنی اوقات بسر کرتے ایک روز ایک شخص کے
 مکان پر گئے زر قرض طلب کیا اُسکی بی بی نے جواب دیا کہ دیون گھر میں نہیں ہے اور میرے پاس بھی بجز کمری کے
 کلمہ کے کہ آج زوج ہوئی تھی کچھ نہیں ہے اگر چاہو حاضر ہو آپ نے وہ کلمہ گونڈ لے لیا اپنے گھر آ کر بی بی سے فرمایا وہ سو
 ہو اسی کو بچاؤ بی بی نے کہا لکڑی تک نہیں ہے آپ یہ کنکر باہر تشریف لیگئے کہ یون ہی تک لکڑی بھی لاتا ہوں
 اور دوسری جگہ سے سو دین لکڑی تک لا لے آپ کی بیوی نے ہکا کر چاہا کہ پیالے میں نکالیں ایک سائل نے
 سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ جاؤ یہاں کچھ نہیں ہے فقیر چلا گیا بیوی نے آپ کی دیگ میں چھوڑا لا دیکھا تو نام خون
 دیگ میں بھرا ہو آپ کو آواز دی کہا دیکھو تمھاری بدیتی نے کیا کیا آپ نے جب دیگ کو دیکھا ایک حالت طاری
 ہوئی فوراً حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہوئے توبہ کی اور بعد مال جمع تھا مدیدیا اور
 جبکہ ذمہ قرض تھا معاف فرمایا اپنا پیرا ہن اور بیوی کی چادر تک راہ خدا میں دیدی فراۃ کے کنارے جا بیٹھے
 تعلیم حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے شروع ہوئی آپ کی نقل ہے کہ روز ترویہ کے آپ کو بصرہ میں اور روز عرفات کے عرفات
 میں لوگوں نے دیکھا ایدکن حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نجوف حجاج آپ کے عبادت خانہ میں پوشیدہ ہوئے
 جب لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ حضرت خواجہ کہاں ہیں آپ نے فرمایا اسی عبادت خانہ میں ہیں ہر چند سب لوگ
 کئی بار اندر گئے اور حضرت خواجہ کے جسم مبارک پر ہاتھ بھی رکھا مگر آپ کو نہ دیکھا جب باہر آئے کہنے لگے کہ تھنے غلط
 کہا آپ نے فرمایا کہ میرے سامنے اس عبادت خانہ میں گئے تھنیں نظر نہ آئیں تو میں کیا کروں جب حضرت خواجہ
 صومعہ سے باہر آئے آپ سے فرمایا کیون حبیب حق استاد می ہی تھا کہ تھنے میرا نشان بتا دیا آپ نے فرمایا حضرت
 راشی کے باعث ہم دونوں بچ رہے ورنہ گرفتار ہوتے پھر ارشاد فرمایا تھے کیا کیا کہ لوگ جھکنا دیکھ سکے آپ نے
 فرمایا حضرت میں نے دو بار آیت الکرسی دس بار نقل ہوا اور دس بار آمین الرسول پڑھ کر یہ کہا کہ خدا یا
 حضرت حسن کو محفوظ رکھ نقل ہے کہ آپ کی کنیز قیس برس تک آپ کے مکان میں رہی آپ نے کبھی اُسکی صورت
 نہیں دیکھی ایک روز آپ نے اُسکو ایک غیر عورت سمجھ کر فرمایا میری کنیز کو بلا لاؤ اسنے جواب دیا میں آپ کی

کنیز ہون آپ نے فرمایا میں نے بجز خدا کے میں برس تک کسی کو نہ دیکھا آپ کے سامنے جب کوئی قرآن پڑھتا ہو
 بہت گریہ ہوتا جب کوئی پوچھتا کہ آپ بھی ہیں قرآن میں سمجھتے پھر روتے کیون ہیں آپ فرماتے میری زبان بھی ہرگز
 دل عربی اس ششم شہر رمضان روز شنبہ آپ نے وفات فرمائی۔

حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ

۴۵

۱۳۸

اسم مبارک آپ کا مالک ہوا آپ صاحب درع و تقویٰ و زہد تھے ایک روز آپ کشتی میں بیٹھ کر دریا کے پار جاتے
 تھے جب نصف دریا میں پہنچے ملاح نے مزدوری طلب کی آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہے ملاح نے
 آپ کو خوب مارا یا تنک کہ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا پھر مارا اور یہ شور کیا کہ دریا میں ڈال دو مچھلیاں
 دریا کی آبی آئیں ہر مچھلی کے پیچھے میں ایک ایک دینار تھا آپ نے ایک دینار لیکر ملاح کو دیا جب اس واقعہ کو
 لوگوں نے دیکھا آپ کے خدمتوں پر گر پڑے۔ عفو و تقصیر چاہا آپ اتر آئے اور اپنی راہ لی اُس روز سے عقب
 آپ کا مالک دینار ہوا قرآن پڑھتے تھے جب آپ ایک نعبہ دیا یا کشتی میں پڑھتے زار زار روتے اور فرماتے گریہ آیت
 کلام الہی نہ توئی اور حکم خدا چھٹے کا ہوتا تو ہر گز ہرگز میں نہ پڑھتا یعنی زبان سے کتا ہوں کہ تیری تپش کتا ہوں گر
 نفس کو پوجتا ہوں اور یہ کتا ہوں کہ تجھے مدد چاہتا ہوں لیکن اسکے اسلکے دروازہ ہر جاتا ہوں آپ ہشتم شام
 بیارہے ایک غیب آپ کے صاحبزادے نے عرض کی آپ آرام فرمائیں آپ نے فرمایا اے جان پدر بخون
 قرے ڈرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ کہ خدا کی نعمت آوے اور میں سوتا ہوں آپ نے عالم ضعیفی میں ایک
 شخص نے عرض کی مجھے وصیت فرمائے آپ نے فرمایا راضی برضا ہو سب تو بہ کا ایک یہ ہو کہ آپ نہایت
 صاحب جمال اور بڑے مالدار تھے اور دمشق میں رہتے تھے جامع مسجد دمشق میں متکف ہوئے جسے یہ معاویہ
 نے بنائی تھی اور بہت اُس میں وقتم کیا تھا آپ کو صلح ہوئی کہ تولیت اس مسجد کی ملے اسی لیے متکف ہوئے
 تھے ایک سال تک رہے ہر وقت مشغول عبادت رہتے جو کوئی دیکھتا کتا کہ تم منافق ہو بعد ایک سال کے
 مسجد سے باہر آئے آواز سنی یا مالک مالک ان لا توب یعنی اے مالک مجھے کیا ہو جو تو بہ نہیں کرتا ہو
 جب یہ سنا پھر مسجد میں آئے اور تھرتھکے اور دل میں کہتے تھے کہ ایک برس سے میں خدا کو بہ نفاق پوجتا ہوں
 بہتر ہو کہ اخلاص سے عبادت کروں اور شرم کروں اُسی رات صاف دل سے عبادت کی صبح کو لوگ
 اور مسجد پر آئے اور کہا کہ اس مسجد میں ظلم دیکھتے ہیں بہتر ہو کہ کوئی متولی مقرر ہو اور آپ پر اتفاق کیا
 اور آئے آپ نماز میں تھے وہ لوگ تھہرے جب آپ فارغ ہوئے تو کما تولیت اس مسجد کی آپ قبول کیجیے
 مالک نے کہا اُسی سال ریاست تیری عبادت کی مجھے کسی نے نہ پوچھا اب کہ میں نے تجھے ول دیا اور حقین کو

درست کیا میں آدمی تو نے بھیجے کہ تو یہ کام میری گردن میں ڈالیں قسم ہر ترے عزت کی کہ میں نہیں چاہتا اور سجد
 سے باہر آئے اور اپنے کام میں لگے اور ریاضت و مجاہدہ میں مصروف ہوئے کہتے ہیں کہ مصر میں ایک دو گڑھ تھا
 وہ مر گیا اور بہت مال چھوڑا اسکی ایک بیٹی نہایت حسینہ تھی اُسے ثابت یانی سے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ ایک
 کی زہ جنہوں تو مجھے طاعت کے کاموں میں باری دے ثابت نے مالک سے کہا مالک نے کہا میں نے تیرا کو
 تین طلاق دیا ہے اور بی بی دنیا سے ہر مطلقہ ثلاثہ سے نکاح نہیں کر سکتا ایک روز آپ دیوار تلے سوئے تھے
 ایک سانپ شاخ نرگس منہ میں لیے ہوئے ہوا دیتا تھا فرماتے ہیں برسوں سے مجھے آرزو ہے جہاد بھی جب
 موقع آیا کہ روم میں واسطے حرب کے جائیں مجھے تب ایسی آئی کہ میں جانکا میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ اے
 بدن اگر تجھے خدا کے نزدیک کوئی منزلت ہوتی تو یہ تب تجھے نہ آتی اسی فکر میں مجھے بند آگئی اتنے آواز
 دی اگر تم آج حرب میں جاتے تو قید ہو جاتے اور گوشت خوک کھلائے جاتے تو کوا کفر بناتے تب تکوین
 پر خواب سے اٹھے اور شکر اُٹھی بجالائے آپ نے ایک مکان کرایہ لیا اور ہماری اسکا جو د تھا اُسے حجاب پر
 آپ کے ایک میرزا بنایا اُس سے نجاست مالک رحمہ اللہ کے گھر پھینکا تھا اور حجاب مالک رحمہ اللہ کا
 پلید کرتا تھا تو نایسا بھی رہا اور آپ نے کسی سے کہا ایک روز وہ جو د آیا اور کہا کہ اے مالک کو میرے میرزا
 سے کچھ تکلیف نہیں ہو کہا ہر گز ایک طرف رکھتے ہیں اور جھاڑو سے صاف کرتے ہیں اور دھوئے ہیں اُسے
 کہا اے مالک یہ تکلیف تم کیلئے اُٹھاتے ہو اور یہ غصہ کیلئے فرو کرتے ہو کہا خدا نے بون فرمایا جو د کا نہیں
 الغلط جو د نے کہا کیا خوب پسندیدہ دین ہے کہ خدا کا دوست خدا کے دشمن کا اتنا برداشت کرے اور
 فوراً مسلمان ہوا چالیس برس سے آپ کے نفس کو خرمائی آرزو تھی اور آپ کھاتے تھے ایک شب خواب دیکھا
 کہ خرماکھاؤ اور نفس کو قید سے نکالو جب آپ نے وہ خواب دیکھا نفس نے فریاد کی آپ نے کہا افسس ایک
 ہفتہ ایسا روزہ رکھ کہ رات کو کھانہ دن کو تب تجھے میں خرمادون نفس نے قبول کیا روزہ رکھا بعد
 ہفتہ کے مالک رحمہ اللہ نے خرما خریدے اور مسجد میں گئے تو کھائیں ایک لڑکے نے اپنے باپ کو پکار کر کہا کہ ایک
 جو د مسجد میں گیا ہے اسکا باپ لکڑی لیکر مسجد میں آیا اور آپ کو دیکھا پاؤں پر گرے اور کہا اے خواجہ معاف کیجیے
 اس محلہ میں کوئی دن کو نہیں کھاتا ہے سوائے جو د کے اور سب روزہ رکھتے ہیں لڑکے نے آپ کو نہ پہچانا اور
 نادانی سے کہا اُسے معاف کیجیے جب حضرت مالک رحمہ اللہ نے یہ سنا ایک آگ آپ کی جان میں لگ گئی
 جانا کہ لڑکے کو زبان غیب تھی کہا انا خرمانہ کھانے پر تو میرا نام جو د زبان بے گناہ پر رکھا اگر ہم کھالین
 تو میرا نام کا فر مشہور کرے قسم ہر ترے عزت کی کہ میں ہر گز نہ کھاؤ گا ایک روز بصرہ میں آگ لگی اپنی
 عصا اور نعلین لیکر ایک اونچی جگہ پر چلے گئے دیکھ رہے تھے کہ کچھ لوگ جل رہے ہیں کوئی دوڑ رہے ہیں

کوئی اسباب اٹھا رہے ہیں آپ نے کہا اِنھيں المتقلون ایسا ہی ہو گا قیامت کے دن اگر ذرا ایک بیمار کی عبادت کو گئے اور آپ نے جانا کہ موت اسکی نزدیک آئی ہے آپ نے اُسے شہادت تلقین کی اُسے نہیں کہا ہر چند آپ نے کوشش کی وہ کہتا تھا دخل گیا راہ۔ اُسوقت اُسے کہا کہ میرے سامنے آگ کا پتھر چڑھتو چہ قصد کلمہ شہادت کا کرتے ہیں آگ میرا قصد کرتی ہے کہ اپنے پوچھا پشیدہ کیا کرتا تھا کہا مال بواہر دیتا تھا اور یہاں تک کہ رکھتا تھا پوچھا آپ کیسے ہیں فرمایا نعمت خدا کی کھا آہوں اور فرما نہر داری شیطان کی کرتا ہوں قولہ اُس عنین سے جس سے نکون صغ ہو اسکی صحبت چھوڑ دو ایک عورت نے مالک رحمہ اللہ کو کہا اے میری جواب دیا کہ میں برس سے کسی نے مجھے میرے نام سے نہیں پکارا تھا مگر تو نے خوب جانا کہ میں کیا ہوں قولہ حق اہل زمانہ کی شل فالودہ بازار کے ہونگ میں تبراؤ مزہ میں ناخوش قولہ ہرگز داس بخارہ سے لینے دینا سے کہ عیلا کے دلون کو اسے متحرک یا ہر قولہ جو کوئی حدیث کہنی زویو کے ساتھ زیادہ دوست رکھے یا دے خدا کی اور مناجات کرے علم اسکا تھوڑا چاروں اور مال اسکا نایا اور عمر اسکی ضائع قولہ خیر بن نعمت میرے نزدیک خلاص ہے قولہ حق تعالیٰ نے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزیں ایسی دی ہیں کہ نہ جبرئیل کو دی ہیں نہ میکائیل کو ایک فا ذکر و فی فا ذکر کم دوسری فا دعویٰ استجب لکم یعنی تم مجھے یاد کرو تو میں نہیں یاد کروں اور جب مجھے پکارو تو میں قبول کروں قولہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہر جو عالم دنیا کو دوست رکھے سے کم ہم اُسکے ساتھ یہ کریں کہ حلاوت ذکر اور مناجات کی اپنی اُس سے لیلین قولہ جو کوئی خواہش دنیا میں طلب کرے شیطان اُسکی طلب سے فارغ ہو ایک نے آپ سے وسیت چاہی فرمایا سب وقت میں اسکی کار سازی پر راضی رہو کہ وہ تمھارا کام نہاتا ہر جہد و فاقہ کے آپ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا خدا سے تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیا کیا کہا خدا کو جہنہ دیکھا جل جلالہ ساتھ سب گناہوں کے مگر جو مجھے حسن ظن خدا کے ساتھ تھا سب کو مٹو کیا دوسرے بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ قیامت ہو اور محمد واسح اور مالک رحمہما اللہ کو بہشت میں لیے جاتے ہیں انھوں نے خیال کیا کہ پہلے کسے لیے جاتے ہیں دیکھا کہ مالک کو لینگے کہا تعجب ہے کہ محمد واسح زیادہ عالم اور کامل تھے کہا سچ ہے مگر محمد واسح دو پیرا ہیں رکھتے تھے اور مالک ایک

ولید ثانی بن نرید ثانی ملا نبی امیہ

۴۳

۱۷۶

۴۲

۱۲۵

بعد شام کے خلیفہ ہوا اور فسخ و فحور شروع کیا اور شراب خواری اسکی حد سے زیادہ گذری یہاں تک کہ یہ قصد کیا کہ بام کعبہ پر جا کر شراب پیے اور اسوا سٹے قصد حج کا کیا سب کا دل اُس سے پرستہ ہو پڑا ابن ولید نے خروج کر کے اسکو قتل کیا اپنے عہد میں اُسے صرف ایک کام اچھا یہ کیا کہ انبیادوں کے لیے طوفان اور اہل خدمت مقرر کر دیا

یزید بن ولید ثانیؓ نبی امیہ

۴۳

۱۲۶

۴۳۳

۱۲۶

بعد ولید کے وہ خلیفہ ہوا اسکو یزید ناقص کہتے ہیں اس سبب سے کہ جب کچھ ولید نے لوگوں کا یو میر مقرر کیا اسکو کم کر دیا بتم و بچہ کو بعد چھ مہینے خلافت کے مرض طاعون سے مرگیا

ابراہیم بن ولید ثانیؓ نبی امیہ

۴۳۳

۱۲۶

۴۳۳

۱۲۶

بعد یزید کے خلافت پائی گرد و مہینے دس روز کے بعد مروان نے خروج کیا اور چودھویں صفر کو اسنے خلافت مروان کو تفویض کی

مروان الحمار بن محمد بن مروان بن الحکمؓ آخرین خلیفہ نبی امیہ

۴۳۹

۱۳۲

۴۳۲

۱۳۲

اسنے بن پیدا ہوا جب خبر قتل ولید کی ہوئی مدعی خلافت ہوا اور اہل ارمیہ کو خلافت برائے نبی راضی کیا اور ابراہیم سے محارہ کر کے خلافت لی اور نش یزید ثانی کی قبر سے اکھاڑ کر دار پر کھینچی کہ کیون ولید کو قتل کیا چونکہ بہت لوگ خلافت کے مخالفت تھے باعث خروج سفاح بنو عباس ہوا بالآخر باہ و بچہ یہ مارا گیا ہر اسکا سفاح کے پاس آیا ایک بی آئی اور اسکا خون چٹا اور اسکی زبان کو باہر نکال کر جانے لگی سفاح ایک گوشہ میں ٹھیکر اس واقعہ سے عبرت لے رہے تھے یہ آخر خلیفہ نبی امیہ تھا اسکے بعد خلافت نبی امیہ سے منقطع ہو کر نبی عباس میں آئی

حضرت عائشہ بنت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہا

۴۶۲

۱۲۵

مصر کے باب قرائن میں مدفون ہیں آپ فرماتی تھیں ہم ہر سے عزت و جلال کی اگر کچھ تو نے جنم میں والا تو میں اپنی توحید کو اپنے ہاتھ سے پکڑوں گی اور جنمیوں پر گشت کر کے کہوں گی کہ میں نے توحید کی خدا کی اسلئے مجھے عزت ہو ۴۵۲ میں آپ نے وفات فرمائی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۴۶۵

۱۲۸

۴۰۲

۸۳

کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل و لقب آپکا صادق ہو مدنیہ طیبہ میں تیرہویں ربیع الاول کو آپ پیدا ہوئے ایک دن منصور نے آپ کو طلب کیا اور دربان کو حکم دیا کہ جب امام آوین انکو قتل کر آپ شریف لائے

اندھ گئے پاس منصور کے بیٹھے اور چلے آئے منصور نے دربان کو طلب کیا پوچھا تو نے حکم کی تعمیل کی اسنے عرض کی میں نے
 نہیں دیکھا کہ امام کب آئے اور کب گئے دوبارہ پھر اسنے آپ کو طلب کیا اور یہ حکم دیا کہ جب میں اپنے سر پر ہاتھ رکھوں ملام
 بلکہ کوٹاؤ آپ تشریف لیتے ہنوز اندر قدم نہ رکھا تھا کہ تمام محل میں منصور کے زلزلہ آیا وہ پریشان ہو کر ننگے سر پہ نکل آیا آپ کا
 استقبال کر کے اندر لیکھا تخت پر بیٹھا یا عرض کی کیا ارشاد ہو آپنے فرمایا پھر مجھے طلب نہ کرنا جب میرا جی جا بجا آؤ نگاہ فرما کر
 آپ تشریف لیتے اسکے بعد منصور دگر حاضرین کے بہوش ہوا اور نصف شب تک بہوش رہا جب بہوش آیا وہ لوگوں
 نے پوچھی اسنے کہا جب امام تشریف لائے میں نے دیکھا کہ ایک اژدہا بہت جسم کی جس کا ایک لب زمین میں اور دوسرا
 بام قصر پر چڑھ کر باہر کی گرام کا دروازہ کھلا ہوا تو مجھے مع اس محل کے نکل جاؤ کھلا نکل چلا کہ راہ میں آپنے ایک ضعیف کو
 دیکھا کہ زار زار رو رہی ہے آپ نے وجہ پوچھی اسنے عرض کی میری ایک گاسے جو وہ چرماش تھی مگر میں آپنے دعا پڑائی
 وہ گاسے زندہ ہو گئی آپ کی مجلس میں ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس حجرہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ آپنے چار
 جانور ذبح کیے گوشت سب کا ریزہ ریزہ کر کے کچا کیا جب نظر ڈالی چاروں جانور زندہ ہو گئے آپنے فرمایا کہ اب
 بھی دیکھا چاہتے ہو عرض کی ہاں ای بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے چار جانوروں کا نام لے کر پکھارا
 وہ حاضر آئے ذبح فرمایا گوشت و پر سب کچا کیے بعد اسکے تھوڑا گوشت ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ زندہ ہونے دیکھا کہ بال و
 پر درست ہو گئے اور جانور زندہ ہو گیا اسی طرح سے باقی جانور ان بھی زندہ ہوئے نقل ہے کہ ایک روز حضرت داؤد علیہ
 آپ پاس گئے اور عرض کی یا ابن رسول اللہ مجھے کوئی پند دو کہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے آپنے فرمایا یا سلیمان تم غور فرما
 جو تمہیں نصیحت کی مجھے کیا احتیاج ہے داؤد رحمہ اللہ نے کہا ای فرزند رسول آپ کو سب پر بزرگی ہے اور آپ پر سب کو
 نصیحت کرنی واجب ہے فرمایا ای سلیمان میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے دادا میرا من بکڑیں کہ کیوں
 میری متابعت کا حق تھے ادا کیا یہ کام نسب کی رو سے صحیح نہیں ہے یہ کام خدا کے نزدیک معاملہ شایستہ ہو تو حق ہے
 داؤد رحمہ اللہ روئے اور کہا بار خدا یا جسکے خیر طہنت کا آب نبوت سے ہے اور ترکیب طبیعت کی اسکی اہل بران
 صحت و ادا جسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مان جسکی بتول رضی اللہ عنہما وہ اس خرابی میں ہے داؤد
 کون ہو کہ اپنے معاملہ میں معزور ہو ایک روز آپ بیٹھے ہوئے تھے اپنے غلاموں سے فرمایا آؤ باخود باسجیت
 کرین اور عہد باندھیں کہ جو ایک ہلو گون میں سے قیامت کے دن نجات پاوے سب کی شفاعت کرے
 انھوں نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ کو میری شفاعت کی کیا احتیاج کہ آپ کے دادا شفیع جملہ خلائق ہیں
 آپ نے فرمایا کہ مجھے ان اخلا کے ساتھ شرم آتی ہے کہ قیامت کے دن اپنے دادا کو منہ دکھاؤں آپ کو ایک تیر
 اچھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ہزار من جب تک اس شخص کا ہاتھ
 پکڑنے زبردستی کیا نیچے مٹا تھا کہ وہ ہاتھ کو خراش کرتا تھا فرمایا ہذا الخلق و ہذا الخلق آپ نے حضرت

جو خدا سے تعالیٰ کے توبہ کا ذکر کرنا غافل رہنا ہی ذکر سے خدا کو حقیقت میں یاد کرنا وہ ہر کہ فراموش کرے
 سب انبیاء کو اس آیت کے معنی میں تخصیص برہمنہ من فیسا خاص کو دین اپنی رحمت سے جسے چاہوں
 واسطہ اور علت اور اسباب درمیان سے اٹھایا ہے تو جانیں کہ عطاء محض ہے قولہ مومن وہ ہے کہ کھڑا ہے
 اپنے نفس کے ساتھ اور عارف وہ ہے کہ کھڑا ہے وہ ساتھ اپنے خدا کے قولہ جو مجاہدہ نفس للنفس کرے وہ کراتا
 خدا تک پہنچے اور جو مجاہدہ نفس مد کرے وہ خدا تک پہنچے قولہ خدا کا مکر بندہ میں اس سے زیادہ پوشیدہ ہے کہ
 جو نئی شب تار یک میں سیاہ پتھر پر قولہ عشق آتی نہ مذموم ہے نہ محمود قولہ معاینہ کا مجید مجسم اس وقت مسلم
 ہوا جب رقم دیوانگی مجسم کھینچا قولہ نیکبختی آدمی کی ایک پہ ہے کہ دشمن اسکا خرد مند ہے قولہ باج آدمی کی صحبت
 سے پرہیز کرو در شمع گو کہ ہمیشہ اسکے ساتھ غرور میں رہو اتحق کہ ہر خدہ تمھارا نفع چاہے مگر تمھارا نقصان ہو
 اور وہ نجانے نمل کہ آچھے وقت تم سے ضائع ہوں بدقول کہ حاجت کے وقت پہلو ہی کرے فاشی کہ تنکو
 ایک لقمہ پر بچا اے اور ادا نے قہر پر طبع کرے قولہ خدا کی دنیا میں بہشت ہے اور دوزخ بہشت عافیت ہے
 اور دوزخ بلا بہشت وہ ہے کہ اپنا کام خدا پر چھوڑ دے اور دوزخ وہ ہے کہ اپنا کام اپنے نفس پر چھوڑ دے قولہ من
 لم یکن بہ ستر فو مضر گر صحبت اعدا اولیا کو مضر ہوتی تو آسیرہ زن فرعون کو مضر ہوتی اور اگر صحت اولیا نافع
 ہوتی اعدا کو تو نفع ہوتی زن لوط اور زن نوح علی نبینا وعلیہما السلام کو مگر قبض و مبسط سے بیش نہیں
 ہے نقل ہے کہ ایک شخص نے کہ منظر میں آگاہ ہزار درم دیکر یہ عرض کی کہ اس موضع میں میرے لیے ایک
 مکان خریدیں جب بیان آؤنگا کہ رہونگا آپ نے یہ سب درم راہ خدا میں صرف کر دیے جب وہ
 شخص کہ میں آیا مکان جا اپنے فرمایا تیرے لیے جنت میں مکان لیا ہے کہ ہمایہ میں رسول کے کلمات کا کافہ
 دیتا ہوں وہ شخص کاغذ لیکر چلا گیا اور وصیت کی کہ قبر میں اس کاغذ کو رکھ دینا چاہی وہ راہ کاغذ فرامین رکھ دیا
 دوسرے روز دیکھا کہ وہی کاغذ قبر پر رکھا ہوا ہے اور اُسپر لکھا ہے کہ حضرت امام نے اپنا وعدہ وفا فرمایا پھر وہیں جب روز
 دو قبضہ کو دیکھیں میں اپنے رطت فرامی مرقداں کی بیعت میں ہے

۷۵۳

۱۳۶
۱۳۷

۷۳۹

۱۳۲

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

عبدالعباس

سنہ ۱۳۱۱ھ میں بوضع عجمیہ متعلقات بقا و لاوت ہوئی کوفہ میں بیعت خلافت پائی جب مروان انظار کو
 خبر بیعت پہنچی واسطے قتل اسکے دوڑا مگر نہ میت کھائی اور خلق کثیر بنی امیہ سے قتل ہوئی اور مروان انظار
 بھی مارا گیا بعد اسکے قتل عام بنی امیہ کا ہوا قبر میں بنی امیہ کی سوائے قبر عمر بن عبدالعزیز کی کھود ڈالی
 حضرت معاویہ کی قبر میں سوائے خاک کے کچھ بنایا نیز یہ کی قبر میں خاکستر پائی عبدالملک کی صرف کھوڑی

پائی گئی ہشام کا جسد پایا کہ وہ ریختہ نہیں ہوا تھا اسپر بہت کوڑے مارے اور فحش کو نکال دیا پھر جلا کر خاک کو اُسکی
ہوا پر اڑا دیا اسکے اقوال یہ تھے کیونکر ہو سکتا ہو کہ ملک و دنیا ہاتھ میں رہے اور احباب حق کرواری سے محروم
رہیں جب قدرت کمال پکڑے خواہش زوال پکڑے رذیل ترین وہ آدمی ہو کہ محل و ہر دیاری کو ذلت و خوار
سمجھے ایک شخص نے ایک عرضداشت مفصل لکھی اُسکی پشت پر سفاح نے تحریر کیا کہ میری نزدیکی مت چاہو اُس
کام کے لیے جس سے خدا سے دوری ہو اور بدلہ نیکی کا وہ آدمی نہیں پاوے جو خدا کے حکم سے خلاف کرے
چار سال بعد خلافت کے باہر ذیجہ مرض جدی سے قضا کی

ابو جعفر منصور علی عباسیہ

۱۳۶ ۴۵۳ ۱۵۹ ۶۴۲

۳۵۰ میں پیدا ہوا ۳۵۱ میں سریر خلافت پر بیٹھا بہتر سے عہدہ آدمیوں کو قتل کیا حضرت امام ابو حنیفہ کوئی چوتھا
علیہ کو بہ بانہ عدم قبول عہدہ قضا کوڑے مارے قید کیا قید میں زہر دلو کر شہید کیا انھیں کو اپنے دربار میں
دخل دیا اور اکثر کلام حکم نجوم پر کترامتریانی و عجمی کتابوں کو عربی میں ترجمہ کر ایا کتاب کلید و منہ و اقلیدس اُسکے
وقت میں ترجمہ شائع ہوئی ۳۵۶ میں قائلین ناسخ کو قتل کیا بخرستان پر فتح پائی ۳۵۸ میں علمائے مدین و مالیف
شروع کی و بقول ذہبی ۳۵۸ میں تصنیف شروع ہوئی تفسیر و حدیث و تاریخ کی کتابیں جمع ہو گئیں جس سے بجا
شریعت مستحکم ہوئی قبل اسکے ائمہ بزور حفظ کے کلام کرتے تھے ۳۵۸ میں بنائے شہر بغداد کی کی اور اسی سنہ میں
حضرت محمد و حضرت ابراہیم پسران حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہم نے منصور پر خروج کیا حضرت ابو حنیفہ
نے بھی فتویٰ خروج کا دیا تھا مگر مغلوب ہوئے اور جماعت کثیر اہلبیت و دیگر علما بھی شہید ہوئے اسد و انامیہ راہون
حضرت امام ابو حنیفہ کو اسی جرم میں بہ بانہ عدم قبول عہدہ قضا قید کیا روزانہ دس کوڑے آپ کے بشیر مبارک پر
مازالتہ میں تعمیر شہر بغداد سے فراغت پائی بنا اس شہر کی حسب حکم بنان ایسی سائنس کی گئی کہ کوئی خلیفہ اُس
شہر میں نہ مڑے حضرت سفیان ثوری اور حضرت عیاض بن کثیر کو قید کیا لوگ ڈرتے تھے کہ ان دو بزرگوں کو
بھی مثل حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہلاک کر چکا مگر کہ میں سبب مائے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بچت کے
نیچے دکر باہر ذیجہ مر گیا ان دونوں بزرگوں نے ربائی پائی

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

۸۶ ۶۹۹ ۱۵۰ ۶۷۶

نام نامی آپ کا نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہو آپ نے سات صحابی سے حدیث حاصل کی
آپ فضیل بن عیاض و حضرت ابراہیم ادہم و بشیر حافی و ذی النون مصری و داؤد طائی و صاحبین رحمۃ اللہ کے

استاد دین آپ کا شجرہ یہ ہوا امام ابو حنیفہ نہان کو فی بن ثابت بن قیس بن ثرو د جرو بن شریار بن پردوسر بن
نوشیروان عادل جب آپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کو جاتے فرماتے السلام
علیک یا رسول اللہ جواب آتا و علیک السلام یا امام المسلمین حضرت یحییٰ بن معاذ نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کی یا رسول اللہ آپ کی زیارت کماں ہو فرمایا ابو حنیفہ کے پاس آئے خواب میں لکھا
گھڑ مبارک سے میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہڈیاں نکال کر جمع کی ہیں اور بعضی کو چٹنا ہون لٹیا ہون آ کی نیند
خوف سے ٹوٹ گئی ابن سیرین کے ایک اصحاب سے تعبیر پوچھی انھوں نے کہا تم علم پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو حفظ
سنت میں اس درجہ پہنچو گے کہ اس میں تصرف کرو اور صحیح ستیم سے جدا کرو آپ کو تصور کرنے جب عمدہ تصاویر
لکھا یا تب آپ نے اس سے کہا کہ احوال میں ایک مرد عرب سے نہیں ہوں بلکہ غلامان سے انکے ہوں سادات عرب
میرے حکم پر راضی ہونے جعفر نے کہا اس کام کو نسب سے تعلق نہیں ہوا سکے لیے علم درکار رہا ہے فرمایا میں سکام
کے لائق نہیں اور یہ جو میں نے کہا کہ میں لائق اس کام کے نہیں ہوں اگر میں سچ کہتا ہوں تو حقیقتاً نہیں ہوں
اگر جھوٹ کہتا ہوں تو دروغ کو قضا سے مسلمان کے لائق نہیں تم خدا کے خلیفہ ہو تو کہ نہیں چاہیے کہ جھوٹے کو خلیفہ کروا
مسلمانوں کے خون کا اسپر اعتماد کرو کہ کیا اور نجات پائی چند لڑکے گیند کھیل رہے تھے اسکا گیند آپ کے جمع میں لگا
گوئی لڑکا نہیں نکال سکام ایک افسین سے آیا اور نکال لے گیا آپ نے فرمایا یہ لڑکا حلال زادہ نہیں ہے تحقیق جو تو
ایسا ہی تھا نہ کہ آپ نے کیونکر جانا فرمایا اگر حلال زادہ ہوتا حیا سے مانع ہوتی کثرت سجدہ کے سبب آپ کا گھٹنا شل
نہیں ہوتا تھا ہو گیا تھا کسی مسئلہ میں جب آپ کو مشکل ہوتی تو چالیس ختم قرآن کرتے وہ مسئلہ حل ہو جاتا محمد بن
حسن نے اس بات کو بہ صورت تھے ایک مرتبہ جو آکو دیکھا پھر کبھی نہیں دیکھا اور س دیتے تو بیچھے بچھالے کہ نظر نہ پڑے حضرت
ابو داؤد طانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں میں برس خدمت میں امام ابو حنیفہ کی راخلا اور ملا میں کبھی آپ ٹٹکے سر
نہوتے اور خلوت میں بھی بیڑہ پھیلا یا میں نے عرض کیا یا امام مسلمان خلوت میں آپ پر کون نہیں پھیلائے فرمایا
تھا کے ساتھ آداب نگاہ رکھنا خلوت میں اولیٰ تر جز خلیفہ نے ایک شب حضرت غزالی علیہ السلام کو خواب میں لکھا پوچھا میری
کتنی باقی ہے غزالی علیہ السلام نے بائیس انگلیاں ہاتھ کی دیکھا دین اس خواب کی تعبیر سب سے پوچھی کئی سب عاجز
رہے آپ کی طلبی ہوئی آپ نے جا کر فرمایا فرشتہ نے اشارہ طرف بائیں علم کے کیا ہے بیٹھو بائیں علم کو کوئی نہیں جانتا وہ اس بات
میں مذکور ہے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عنہ علم الساتر و تیر ان نیت و تیر فی الارحام و تیر فی نفس ما و تیر فی نفس ما
اور اس نیت حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں لکھا پوچھا کماں ہو و ہوئے عین فرمایا ابو حنیفہ کے علم میں
حضرت خلیفہ محمد پر اس نے کتاب فیصل تہین لکھا ہے کہ جو دسویں حضرت امام ایک بڑا سچو نبوت کا پورا ہے کا مذہب بعد نزول قرآن ہے جسکے
مطابق حضرت عیسیٰ بعد نزول کے چالیس سال حکم فرمائے حضرت فرما الدین گئے شکر خدا اللہ علیہ نے ملفوظات کتاب البیت القلوب میں فرماتے ہیں

کہ آخری حج میں جب امام گئے و رکعت پڑھا کر شہید ہو گئے پیر پر کھڑے ہو کر نصف قرآن اور دوسرے پیر
 کھڑے ہو کر باقی نصف ختم فرمایا اور عرض کی ماعرفا کی معرفت کا حق عبدنا کی عبادت کا ثواب دے، اویسی
 ابو حنیفہ نے مجھے پہنچا اور میری عبادت کی قربانی تھا بخشنا میں نے تجھ کو اور تیرے نواسیوں کو حضرت علی علیہ السلام
 اعاب وہن مبارک حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متھ میں دیکر فرمایا کہ جب امام ابو حنیفہ پیدا ہوں ان کو دنیا کے مال کا
 جو کرمانت رہا جب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کے دھن میں ہاں دے پوچھا
 آپ ہر شب ہزار رکعت نماز اور فرماتے تھے اور تیس سال تک غنا کے وعدہ سے صبح کی نماز اور فرامی ایکن اپنے قصد فرما کہ تم
 گوشہ میں بیٹھ کر یا خدا کیجیے حضرت علیہ السلام کو عالم رویا میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ تکویری سنت کے زندہ رکھنے کو یہ
 کیا یہ یا گوشہ نشینی کے لیے تپے فوراً فسخ عزیمت فرمائی آپ سخت تائیں آفتاب میں بھی کسی اپنے فرض دار کے سایہ و لایں
 نہ ٹھہرتے بایں لٹا کر یہ سوہو کا حضرت عثمان جلال لاہوری فرماتے ہیں کہ میں سفر شام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ
 حضرت علیہ السلام پر سوا تھا خواب میں دیکھا کہ کوہ میں ہوں اور حضرت علیہ السلام اب شیبہ سے باہر تشریف لائے
 ایک پیر کو آغوش مبارک میں لیا جیسے بچہ کو گوہ میں لیتے ہیں اور بہت پیار کیا مجھے تعجب ہوا کہ یہ پیر کون ہے حضرت علیہ السلام
 نے از رو سے معجزہ میرا خیال دریافت کر کے فرمایا اویسی یہ امام مسلمان اہل سنت ہے آپ کو ابو جعفر نے اس جرم میں قید
 کیا تھا کہ اپنے جیت با تھ پر محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن امام حسن علیہ السلام کے کی تھی اور تھوڑے الکی نصرت پر دیا تھا اپنے کسی
 قید میں رحلت فرمائی چارم شعبان روز سہ شنبہ و ہونے چار و ہم جبہ قدر شریف بیلابین ہے

حضرت داؤد طائی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۷۷۶

۱۶۰

آپ کو ہر علم میں کمال تھا خصوصاً علم فقہ میں برس برس تک حضرت سلام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رہے حضرت فضیل بن عیاض
 اور ابراہیم وہم کے ہم صحبت تھے آپ حضرت حبيب الراعی کے مرید تھے ایک روز آپ بیٹھے روٹی تناول فرما رہے تھے کہ ایک
 ترسا کافر کا گدہ رہا آپ نے پارہ نان اس کو دیا اس نے کھالیا اسی شب کو وہ ترسا اپنی بیوی سے ہم صحبت ہوا اہل ذرا یا ابو حضرت
 معروف کرخی پیدا ہوئے۔ ابو کرعب اس نے آپ کے حجرہ میں دیکھا کہ ایک کڑا روٹی کا آپ ہاتھ میں لیے رو رہے ہیں انھوں نے
 پوچھا کیا حال ہے کہا جاتے ہیں کہ یہ روٹی کھائیں مگر نہیں جانتے کہ حلال ہے یا حرام ایک دوسرے شخص گیا اس نے کھا لیا
 طرف دھوپ میں رکھا اس نے کہا کیوں سایہ میں نہیں رکھتے اپنے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے خدا سے کہ اپنے نفس کے لیے
 تنعم کریں۔ آپ کا مکان بہت بڑا تھا ایک گھر جب خراب ہوا تو دوسرے گھر میں بچے کسی نے کہا کیوں مرمت نہیں کرتے اپنے
 فرمایا میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ دنیا کا گھر نہ بناؤں اس طرح رختہ رفتہ سب مکانات تپکے کرے ایک دروازہ بانی تھا جو کی
 وفات کے روز گرا ایک شخص آپ پاس گیا اور کہا کہ یہ بھت ٹوٹی ہے اپنے فرمایا میں برس برس ہوئے کہ میں نے اس بھت کو

نہ کچھ آپ کو خلق سے نہایت نفرت رہتی ہویشہ گوشہ نشین رہتے نا زمین آتے تو فوراً بعد نماز ایسے جگہ گئے جیسے چھپے کوئی دشمن ہر گھبروز
 آپ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ دھوپ میں بیٹھے ہیں اور پسینہ آپ کے بدن سے ٹپک رہا ہے کہا اے جان مادر سایہ میں آؤ تم صاف دلہر
 ہو عرض کیا اے ماں مجھے شرم آتی ہے کہ نفس کی خوشامد میں قدم اٹھاؤں ابوریح واسطی نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا
 صم عن اللہ نیا و افطر عن الاخرۃ ایک دوسرے نے وصیت چاہی فرمایا و نیا کے لیے بقدر قیام و نیا اور دین کے لیے بقدر
 قیام و دین جہد کرو دوسرے نے وصیت چاہی فرمایا مرنے سے پہلے تمہارا انتظار کر رہے ہیں ایک بڑے کو اپنے فرمایا اگر اسلامی چاہتے ہو تو دنیا پر
 سلام و دواع کو اور اگر نصرت چاہتے ہو تو کبیر آخرت پر یعنی دونوں سے گذرو خود ایک پونچو خفیل عیاض نے دو مرتبہ آپ کو کہا تھا
 جس کا بہت فخر کرتے تھے معروف کرخی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی دوسرے کو نہ کچھ کہا کہ آپ سے زیادہ دنیا کو خوار رکھتا ہو دنیا اور اہل
 دنیا کی آپ کے نزدیک ذرا قدر تھی جب کسی کو دیکھتے تو شکایت کرتے مگر فقرا اور رویشوں کو بہت دوست رکھتے اور عقیدہ ہتھتے اور
 حرمت سے دیکھتے تھرتے جنہ فرماتے ہیں کہ ایک حجام نے آپ کی حجامت کی آپ نے ایک دینار اسے دیا لوگوں نے کہا کہ تنہا صرف کیا فرمایا
 جس کو موت نہیں ملے عبادت نہیں لازبن الحن لا مؤلفہ کہ ہارون رشید نے حضرت ابی یوسف سے کہا کہ مجھے داؤد پاس سے چلو وہ لائے
 مگر اپنے اجازت دی آپ کی ماں سے انھوں نے بہت التجا کی شفاعت والدہ سے اپنے اجازت دی وہ آگے چلتے وقت ہارون نے
 نے ایک انصرنی آگے رکھی اور کہا کہ حلال ہے اپنے فرمایا کہ لیجاؤ مجھے کچھ کام نہیں ہے میں نے اپنا گھر بیچا ہے جو حلال ہے اور اسی سے غنہ
 کرتے ہیں اور خدا سے دعا کی ہے کہ جب یہ فقہ تمام ہو جائے مجھے اٹھا لے حضرت ابی یوسف نے وکیل سے پوچھا کہ کتنا پاس ہے
 ہارون روز کیا بیچا ہے اسے بتایا جس روز آپ کی وفات ہوئی ابی یوسف نے کہا کہ آج داؤد نے وفات پائی لوگوں نے پوچھا کہ کتنے بیچا
 کہا میں نے آٹھ فقہ کا حساب کیا اور دعا کی قبول تھی۔ حال وفات آپ کا ابی والدہ سے پوچھا کہا کہ تمام رات نماز پڑھتے تھے
 آخر شب سرسجدہ رکھا اور نہ اٹھا یا صبح کو مجھے ملے ہوا میں نے کہا اے بیٹا نماز کا وقت ہے جب کھاتا تو وہ مردہ تھے ایک بزرگ کہتے
 ہیں کہ اس بیماری میں وہ دہلیز میں تھے اور سخت گرمی تھی اور ایک اینٹ سرے تھی اور حالت شرمین تھے اور قرآن پڑھتے جاتے
 تھے میں نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو اس سانے کے میدان میں ہم لجاوین فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کے لیے کوئی درخواست
 کریں کہ کبھی نفس نے تجھ پر قابو نہیں پایا ہے اور اسی شب کو اپنے وفات فرمائی اور وصیت کی کہ مجھے دیوار کے نیچے دفن کریں
 تو کوئی میری نظر کے سامنے گذرے چنانچہ وہ لیا ہی کیا اور آج تک وہ لیا ہی ہے آپ کی وفات کے بعد آسمان سے آواز آئی کہ
 داؤد مقصود کو پھونپکے اور خدا ان سے راضی ہوا

حضرت سفیان ثوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۵
۱۹۱

آپ کو بزرگوں نے تاج دین و شمع زہد و ہدایت و بادشاہ علم اکھا جو باوجودیکہ آپ کبھی خلیفہ نہ ہوئے آپ کو لوگ اسیر المؤمنین کہتے
 تھے علوم ظاہر و باطن میں آپ کا کوئی نظیر نہ تھا مجتہدان پنجگانہ سے آپ شمار کیے جاتے ہیں تقویٰ اور پیر غلامی آپ کی نہایت

پہونچی تھی بہت متاثر ہو گئے تھے دیکھا تھا ابتدا سے اتنا تک کہ کچھ تھے اُس سے ذرہ بھی نہ بھرے نقل ہو کر دوزخ تک پہنچ گئے تھے
 تو آپکی والدہ چھت پر گئیں اور ہمسایہ کے چارمین بے افون اُسکے اٹھلی ہو کر کھٹکھا اپنے شکم میں اسقدر سہارا کہ آپکی والدہ نے
 سمجھا اور ہمسایہ سے حلائی چاہا ابتدا سے تو بچا یہ جو کہ ایک روز بغفلت اپنے بیان پر مسجد میں پیشہ رکھا ایک دوا رسی کا ہی
 نور نور می کر اس آواز کے سنتے ہی ہوش آپ سے گیا جب ہوش میں آئے تو اپنی دوا رسی پر دوا اپنے منہ پر طمانچے
 مار تے اور فرماتے کہ مسجد میں پاؤں تو نے ادب سے نہ رکھا ایلینے نام تیرا جبرہ انسان سے محو کر دیا گیا آپ فرماتے کہ میں نے ہرگز
 کوئی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں سنی جس پر عمل کیا اور فرماتے اے اصحاب حدیث زکوٰۃ حدیث دو پوچھا کہ زکوٰۃ حدیث کیا
 ہو دیا کہ زکوٰۃ حدیث یہ ہو کہ دو سو حدیث میں پانچ پر تو عمل کروا جو جعفر منصور ظیفہ آپ کے سامنے نازل ہوا تھا اور نماز میں اپنی دوا رسی
 سے حرکت کرتا تھا اپنے فرمایا ایسی نماز نہیں ہوتی اور اس ناکو قیامت کے روز نسل گوے پلید تیرے منہ پر مارینگے ظیفہ نے کہا
 کہ سنھل کے بولو اپنے فرمایا اگر ایسے ہم سے ہم دست بردار ہوں تو پیاب میرا خون ہو ظیفہ برہم ہوا اور غصہ کیا کہ دوا رتیب ہو جائے
 اور یہ دوا پر کھینچے جاوین تو دوسرا ایسی ولیری کرے اُسی روز کہ دار بنائی جاتی تھی آپ دوزخ کو گئے پاس لیٹے ہوئے کچھ غمو دگی
 میں تھے انھوں نے جاکا کس حال سے آجکے خبر دین آپ بیدار تھے پوچھا کہ کیا ہوا ان بزرگوں نے حال بیان فرمایا اور قوس
 اٹھا کر کیا اپنے فرمایا کہ مجھے زندگی کی چنداں آرزو نہیں جو کروین کا حق دار کرنا تھا جب ہوا اور آٹھ میں نہ سو بھرا اور کہا باخدا ہوا کہ
 سخت پکڑو راضی ظیفہ مع را کہین تخت پر بیٹھا تھا کہ بھٹ کر گری اور مر گیا ظیفہ دوسرا ہوا وہ حقدار سفیان رحمہ اللہ تھا اتفاقاً آپ
 بیمار ہوئے ظیفہ نے ایک طبیب حاذق ترسانی آپ کے علاج کو بھیجا جب طبیب نے فارورہ دیکھا کہ یہ ایسا مرد ہے کہ خدا کے
 خوف سے جگر اٹکا رہا ہو گیا اور زہرہ اُسکا شانہ سے باہر آتا جو جس دین میں ایسا مرد ہو وہ دین باطل نہیں اور نور اُسلطان ہوا آپ
 ہوائی میں کو زہرہ پست ہو گئے تھے لوگوں نے کہا اے امام مسلمانان ابجا ابھی ایسا وقت نہیں پہونچا ہے آپ نے جواب دیا کہ کرو
 لوگوں نے بہت الحاح کی آپ نے فرمایا کہ میں نے تین اُستاد سے علم سیکھا جب ایک کا وقت آخر پہونچا جو وہ ہوا اور مراد دوسرا
 گبراور فیسر اترسا اس خوف سے ایک طاقا میرے پیٹ سے ہر آیا اور میری پیٹھ ٹوٹ گئی ہرگز کسی سے کچھ نہ لیتے ایک شخص پاس
 پاس آیا اپنے قبول فرمایا اُسے کہا کہ میں نے ہرگز ایسی حدیث نہیں سنی جو فرمایا تھا رے بھائی نے سنا ہے میں تمہارے
 کہ تمہارے مال کے سبب سے میرا دل مشفق تر باغبان دو سرو کے ہوا اور یہ سبب جو ایک اور ایک شخص کے ساتھ کسی میرے دوا ر
 سے آپ کے ذرے اُس آدمی نے اُس ایوان میں نظر کی آپ نے منع فرمایا اور کہا کہ تم اُسکو نہ دیکھو تو وہ اتنا اسراف کرتے ہیں جب تم
 اس میں نظر کرتے ہو تو ظلم اسراف میں شریک ہوا آپ کے ہمسایہ نے وفات کی اُسکے جنازہ پر آپ حاضر تھے لوگ اُسے نیک
 کہتے تھے اور وہ مرد نیک تھا اپنے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ خلق اُس سے خوشنود ہے تو اُسکے جنازہ پر نہ آتا کیونکہ جب تک مرد منافق
 نہ مطلق اُس سے خوشنود نہیں رہتی آپکی عادت تھی کہ مقصود جامع مسجد میں بیٹھتے جب وہاں مال سلطان سے مجرعوں جھلایا گیا
 وہاں سے بھاگے تاکہ ہسکی بوا کو نہ پہونچے ایک شخص کل حج ہوا تھا اُس نے ایک آہ کی آپ نے فرمایا کہ میں نے

چار حج کیے ہیں وہ نکل دیے یہ آہ مجھے دوائس نے کہا کہ دیا شب کو اپنے خواب میں دیکھا کہ تنہا ایسا نفع کیا کہ سب اہل عرفات پر اگر تقسیم کرو تو سب تو نگر ہو جاویں اپنے فرمایا قولہ گریہ دس جزوی تو جزو اسکا رہا ہوا اور ایک جزو اسکا خدا کے واسطے ایک بین میں لگے ایک قطرہ ویدہ سے آوے اور خدا ہی کے لیے ہو تو بہت ہو تو لہ زہد دنیا میں نہ پلاس بہزنا نہ ہو کی روٹی کھانی نیکین اہل نیا میں باندہ ضایع اور امید کو تارہ کرنی ایک نے آپسے پوچھا کہ گوشت میں نسبت کسب کے کیا فرماتے ہیں اپنے فرمایا خدا سے ڈرو کہ تم کسی سنگ کو میں نے نہیں دیکھا کہ محتاج کسب ہوا مگر روز آپ حرام میں تھے کہ ایک غلام مرویان آیا آپ نے فرمایا اسکو باہر کر دو کیونکہ ساتھ ہر عورت کے ایک شیطان ہوا اور ساتھ ہر مرد کے اٹھارہ شیاطین ہیں کہ اسکو لوگوں کی آنکھ میں آراستہ دکھائیں تو لہ پر ہیز کرنا عمل پر سخت تر ہو جائے بہت ہوتا ہے کہ کوئی عمل نیک کرتا ہے اسوقت تک کہ اسکو دیوان علانیہ میں لکھیں بعد اسکے اس پر تلافی کرتا ہے اور اتنا ذکر کرے کہ اسکو دیوان ریا میں تحریر کریں قولہ جو سے نیک خدا کے غصہ کو فرو کرنے ہی آپسے پوچھا کہ یقین کیا ہے فرمایا طبیعت نفس جب یقین درست ہو معرفت ثابت ہوئی یقین وہ ہے جو کچھ سمجھے ہو نئے جان کہ واجب تجھ پر ہو چاہے حرام ہم سے اپنے فرمایا کہ میں نکل چار باتیں کہتا ہوں کہ وہ حمل سے ہے ایک ملامت کرنی آدمیوں کی نہ دیکھنے سے قصا کے ہوا ورنہ کینا قضا کا کافی ہے دوسری حد کہ برابر مسلمانان سے نہ دیکھنے سے قیمت کے ہوا ورنہ کینا قیمت کا کافی ہے تیسری مال حرام جمع کرنا نہ دیکھنے سے شمار قیامت کے ہوا ورنہ کینا شمار قیامت کا کافی ہے چوتھی امین ہونا و عید و نبرد خدا کے اور امید رکھنی وعدہ پر خدا کے یہ سب کافی ہے اگر مکرور باز دین یکسری کو دیکھا کہ نفس میں فریاد کرتا ہے اور ترنبا ہے چونکہ آپ شفیق ترین جملہ مخلوق تھے اسکو یہ کہ آزاد کرنا بہر شب وہ منج خانہ سفیان میں آتا آپ رات بھر ناز پرھا کرتے وہ دیکھا کرتا کبھی کبھی آپ پر اگر مٹی تھا جب آپ اپنے وفات فرمائی وہ مرغ آپ کے جنازہ پر آہن مارتا اور فریاد کرتا خلق را زدار روتی تھی جب شیخ کو دفن کیا آپ کی قبر پر اپنے سینہ پر سے اراہا ہوا نیک قبر سے آواز آئی کہ حق تعالیٰ نے سفیان کو بخشا بسبب شفقت کے کہ اسکو خلق کے ساتھ قحشی

حضرت ابراہیم ادہم علیہ رحمۃ اللہ

۶۶۶

۱۶۲

اقتباس لاوار میں مرقوم ہے کہ آپ کے والد ماجد حضرت ادہم ایک درویش با صفات تھے اتفاق وقت سے دختر شاہی پر عاشق ہوئے اور پیغام نکاح کا دیا وزیر مانع ہوا اور حیلہ اختیار کیا یعنی حضرت ادہم سے کہا کہ فلان قسم کا ڈر شاہوار لاؤ تو تمہارا نکاح ہو گا حضرت ادہم تلاش ڈر شاہوار میں بہت حیران ہوئے بالآخر جذب عشق سے یہ قصد کیا کہ سمندر کو اوچھو ڈالوں تو تہہ دریا سے درشاہوار ہاتھ آئے اور سمندر اوچھٹا شروع کیا حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور بہت سے آدمی قسم کے درشاہوار دیا کہ کنا دے پر ڈال دیے آپ نے ان موتیوں کو لیا اور حاضر کیا پھر کسی حیلہ سے وزیر نے مال لا اور سخت زور کو جب حضرت ادہم کو کیا کہ حضرت ادہم بیہوش ہو گئے تب انکو شہر کے باہر پھینکا دیا اور اسی روز وہ شہر آدمی مگر گئی بعد دفن کے حضرت ادہم کو بیہوش ہوا شہر میں کے مال وفات شہر تو سنات کو نشہ شہر آدمی کی قبر سے اٹھاڑی اور کنا رے لیجا کر لکڑیاں جلا کر نثارہ جمال کرتے تھے ناگاہ ایک فاعل اسطر و قفا

گزارا اور آگ کی تلاش میں ایک شخص انہیں پھرتا ہوا ادھم کے قریب آیا ادھم خوف سے کنارے ہو گئے اہل قافلہ نے صوت قہر
 دیکھ کر یہ قافلہ کو خبر کی وہ مع ایک طبیب ہر اسی اپنے اس جگہ آیا طبیب نے مرض سکتہ تجویز کیا۔ قصہ فی شانہراوی اٹھ بیٹھی
 ادھم بھی گوشہ سے باہر آئے اور سب حقیقت بیان کی۔ میر قافلہ نے عقد شانہراوی کا ساتھ ادھم کے کر دیا۔ وہ دونوں جنگل
 میں رہنے لگے حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔ جب آپ سات برس کے ہوئے مکتب میں آپ کو بچایا۔ اکر و سلطان بنے مکتب میں
 اپنے آپ کو دیکھا شبیہ دختر پاکر محبت کا غلبہ ہوا نام بابا کا پوچھا آپ نے نام بابا کا ادھم اور نام مان کا و جی خوشامرز کا
 تھا بتایا سلطان کو تعجب ہوا اور آپ کو اپنے ساتھ محل میں لے گیا اور استاد سے کہا کہ جب بابا اس لڑکے کا معمول
 کی وقت لینے کو آوے تو میرے یہاں بھیج دینا چنانچہ جب معمول جب حضرت ادھم شام کو آپ کو لینے آئے تو وہاں یہ حال تھا بادشاہ
 پاس گئے بادشاہ نے حقیقت پوچھی حضرت ادھم نے صاف صاف بیان کر دیا۔ بادشاہ نے دایان اور دودھ پلائی
 اور بھو لیو کو شہزادی کے بھیجا۔ تاکہ بچا میں اور و احاطت صغریٰ کے دریافت کریں ساگر و جی جو تو لے آوین چنانچہ شہزادی
 بابا کے گھر میں آئی اور حضرت ابراہیمؑ بادشاہ کی گود میں بازو نعم پلے اور ولی عہد ہوئے بالآخر بادشاہ ہوئے ختیار کا اللہ
 احسن الخالقین ابتدائی حالت آپ کی یون لکھی کہ آپ بلخ کے بادشاہ تھے ساری خلقت زیر حکومت تھی۔ چالیس
 گزر اور چالیس سپہر زین ہر وقت آپ کے سامنے رہتے ایک شب آپ تخت پر سو رہے تھے دفعتاً سق خانہ کو حرکت
 ہوئی آپ نے فرمایا کون ہو جو آگیا آشاہن ہون میرا اونٹ کھو گیا اور ڈھونڈنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اور غریب نام پر اونٹ
 کا ہونا تعجب ہو۔ اس نے جواب دیا کہ تم جو جامعہ اطلس بنے ہوئے تخت زرین پر بیٹھے خدا کو ڈھونڈتے ہو اس سے کیا
 زیادہ تعجب ہو۔ اس کلمہ سے آپ کے دلمین خوف آیا طبیعت پریشان ہوئی۔ دوسرے دن آپ تخت پر جلوہ افروز تھے
 ار اکین سلطنت حاضر تھے کہ ایک شخص مرعوب صورت ظاہر ہوا حاضرین میں سے کسی کی مجال نہوئی کہ اس سے
 پوچھے کہ تو کون ہو یہ شخص آپ کے تخت کے قریب آیا آپ نے فرمایا کیا ہو جواب دیا کہ میں اس سرزمین ٹھہر چکا اپنے فرمایا
 یہ سرزمین جو خاص میرا مکان ہو اس نے پوچھا مجھے پہلے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا میرے باب کا پھر پوچھا آپ نے پہلے
 اپنے فرمایا واداکا۔ یونین برابر پوچھا رہا۔ آپ جواب دیتے رہے۔ بالآخر اس شخص نے کہا کہ جب ایک جانا ہو ایک تاج تو یہ
 ضرور سرا ہو۔ یہ کہہ کر چلا گیا حضرت ابراہیمؑ رحمۃ اللہ علیہ اس کے عقب میں دوڑے۔ اور پوچھا کہ آپ کون ہیں اس سرزمین
 جواب دیا میں خضر ہوں اس کلمہ سے آپ کے دلمین شورش ہوئی۔ اور بہت پریشان ہوئے۔ فوراً حکم فرمایا کھڑو اتار
 ہوا۔ جماعت کثیر ساتھ لیکر جنگل کی طرف چلے گئے مگر یہ حواس اتنا سے راہ میں ہمارے میں سے جدا ہوئے۔ اپنے سنا کوئی
 کتا جو بیدار گردیدار گرد۔ دو تین بار یہ صدا آئی اس کے بعد یہ صدا آئی کہ بیدار گردیش از انکہ بگت بیدار کنند جب
 یہ صدا اسی دل ہاتھ سے گیا۔ ناگاہ ایک ہرن نظر آیا آپ اس کی طرف مشغول ہوئے ہرن نے عرض کی مجھے تمھارا
 شکار بنا کر بھیجا ہو لیکن تم شکار نہ کر سکو گے اور کیا اور کوئی کام مکنو نہیں ہو۔ صرف یہی نفل ہو آپ گھبرائے کہ یہ کیا اسرار ہو

ہر کی جانب سے منہ موڑا زمین سے بھی مٹی صدا آئی خوف اور بڑھا کشف بھی زیادہ ہوا جب منظور خدا یہ ہوا کہ انجام کار ہو
آپ نے گریبان سے بھی وہی صدا سنی پھر کیا تھا در ملکوت کھل گیا یقین تمام حاصل ہو گیا۔ آپ کو گریہ شروع ہوا اور اس قدر
روئے کہ تمام لباس و کھوڑا تر ہو گیا پھر اپنے باگ ایک طرف اٹھائی راہ میں ایک چرواہے کو اپنے دیکھا کہ کھل کا جام
پینے کو پی سر پر رکھے بیٹھا ہو۔ آپ نے اسکا لباس لیلیا اور اس کے عوض میں تمام لباس اپنا بیع دیگر سامان کے چرواہے کو
ویدا۔ اب تمام ملکوت آپ کو نظر آئے۔ آپ نے پیادہ پا کوہ و صحرا میں بھڑنا اور اپنے گناہوں پر رونا اختیار کیا جب بٹیا پور
میں پہنچے یہاں ایک غار تھا آپ اُس میں جا بیٹھے۔ ہر پختہ کو باہر آتے۔ لکڑیاں جمع کرتے جمعہ کے دن شہر میں بجا کرتے
تہا زیم پر بھکر لکڑیوں کے دام کی روٹی خرید فرماتے نصف نذر درویش فرماتے نصف اپنے پاس رکھتے اور پھر غار میں گھسے تے
یہ کوئی زمین جانتا کہ کس قسم کی ریاضت آپ اندر اس غار کے کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ جب دانگے لوگوں کو کچھ حال آپ کا معلوم
ہوا آپ نے وہاں سے مکہ معظمہ کی راہ لی جنگل میں ایک مرد بزرگ نے آپ کو ام غلیم علیہ السلام فرمایا اور ہدایت کی کہ اللہ تعالیٰ کو اسی نام
سے یاد کروا سکے بعد حضرت خضرؑ آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس نے کوا اسم غلیم بتایا وہ میرے بھائی حضرت الیاس
تھے۔ آپ جب بلخ چھوڑ کر چلے تھے ایک صاحبزادہ آپ کا محض صغیر سن تھا جب جوان ہوا انبی مان سے نشان پر پہنچا
معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ میں ہیں۔ قصد مکہ کیا اور خبر دی کہ جس کسی کو مکہ جانا ہو میرے ساتھ چلے۔ چنانچہ صد ہا آدمیوں نے قصد
مکہ کیا۔ بیان ہو چکا کہ لوگوں سے دریافت کیا کہ ابراہیم ادھم نامے کوئی شخص جو سب نے کہا کہ وہ ہمارے شیخ ہیں جنگل میں
لکڑیاں لانے گئے ہیں انکو پکڑ کر ہمارے لیے روٹیاں لائیں گے۔ آپ نے نکر نہ جنگل میں گئے ایک پیر مرد کو دیکھا کہ بوجھ لکڑیوں کا
سر پر رکھے چلے آتے ہیں۔ دیکھی ہی دل بھر آیا مگر ضبط کر یہ کیا اور آہستہ آہستہ شہر تک پیچھے پیچھے آئے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ
علیہ نے بازار میں پہنچ کر آواز دی من شیری الطیب بالطیب یعنی کوئی خریدتا ہو حلال کو حلال سے۔ ایک شخص نے خریدنا
روٹیاں عوض میں دیں۔ آپ لے کر یاروں کے پاس آئے روٹیاں سامنے رکھ دیں ان لوگوں نے کھانا شروع کیا آپ
تہا زمین مشغول ہوئے۔ ایک روز آپ اپنے یاروں کے ساتھ طواف کر رہے تھے ناگہ نظر آپ کی اپنے لڑکے پر پڑی اسکو
بقور دیکھا۔ جب طواف سے فارغ ہوئے یاروں نے عرض کی کہ ہم سب پر آپ کی تاکید تھی کہ عورت یا مرد پر نظر نہ پڑے آج
کیا تھا کہ آپ نے طواف میں ایک مرد کو نظر غور و دیکھا فرمایا جب میں بلخ سے چلا تھا تو ایک لڑکا شیر خوارہ چھوڑ آیا تھا
اور یہ وہی لڑکا جو یہ سنکر ایک شخص انہیں سے قافلہ بلخ میں گیا صاحبزادہ کے پاس جا کر نام پر پوچھا اپنے فرمایا ابراہیم
ادھم جو لیکن مجھے خوف ہے کہ اگر میری خبر نہ ہو جو جائیگی۔ اور کہیں چلے جائیں گے۔ کیونکہ وہ ہم سب سے علیحدہ ہوئے ہیں
پھر آپ مع اپنی والدہ ماجدہ کے اس شخص کے ساتھ ہو کر چلے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کن یانی میں تشریف
رکھتے تھے۔ جب بیوی کی نظر پڑی آپ نے پہچاننا اور فریاد کی۔ لڑکے سے فرمایا یہی تمہارے والد ابراہیم ہیں۔ اس
واقعہ کو دیکھ کر تمام حاضرین روئے صاحبزادہ آپ کے بیہوش ہوئے۔ جب بیہوش یا سلام کیا۔ آپ نے جواب دیا اغوش

مین سے لیا اور فرمایا تھا رادین کیا ہو عرض کی دین محمدی۔ فرمایا احمد شد پھر پوچھا قرآن پڑھا ہو عرض کی پڑھا ہو فرمایا
 احمد شد پھر دریافت فرمایا کچھ علم بھی حاصل کیا ہو۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا احمد شد حضرت ابراہیم نے چاہا کہ چلا جاؤن
 صاحبزادہ نے پھوڑا سا اور بیوی بھی آپ کی فریاد کر رہی تھیں حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدا یاد دکر
 فوراً آغوش میں صاحبزادے نے قضا کی۔ یارون نے عرض کی یہ کیا ہوا اپنے فرمایا جب میں نے آغوش میں لیا۔
 مذا آئی کہ ابراہیم میری محبت کا دعوے کرتے ہو اور پھر میرے ساتھ دوسرے کو عزیز رکھ کر مشغول ہوں نے پھر
 عرض کی خدا یاد دکر۔ اگر اسکی محبت تیری محبت میں کچھ بھی فرق ڈالتی ہو تو اسکی جان لے۔ یا میری۔ یہ دعا میری قبول
 ہوئی حضرت امام ابوحنیفہؒ کو مفتاح العلوم کہتے تھے۔ اور فرماتے کہ تمام علوم کی کنجی ابراہیم اہم ہیں۔ نقل ہو کہ
 ایک روز تنہا آپ کعبہ میں تشریف لے گئے عرض کی بار خدا یا گناہ سے امان دے مذا آئی کہ گناہ سے بڑا گناہ ہے ہوا
 خلقت ہی چاہتی ہو اگر سب کی خواہشیں پوری کر دوں تو دریا سے غفوری وغفار می و غفرانی و رحمانی و رحیمی کہان
 موج زن ہوں قولہ طالب نہوت صادق نہیں ہو قولہ اخلاص یہ ہو کہ خدا می تالے کے ساتھ صدق بنے۔ قولہ شخص
 قرآن یا نماز پڑھنے اور ذکر کرنے میں حضور قلب نہیں رکھتا ہو اسکی یہ مثال ہو کہ دروازہ بند ہو یا اگر کھڑا ہو قولہ عارف
 کے علامات یہ ہیں کہ عبرت کے خیال سے ہر وقت دل متھکر رہے باتین اسکی اکثر خدا کی شتا میں ہوں فعل اسکا طاعت
 ہو اکثر اللہ کی قدرت اور صنعت کو دیکھتا رہے قولہ کسی کو تہ نازی و روزہ دار و غازی کا معلوم ہوا اگر کچھ کھسنے
 یہ جانا کہ اپنے حلق سے کسی چیز فرو ہوئی ہو نقل ہو کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے دو نون ہاتھ منہ پر رکھ لیتے اور فرماتے
 مجھے در ہو کہ نماز میری منہ پر نہ دے مارین۔ ایک مرتبہ آپ کو اتفاق سفر ہوا زوارہ کچھ نہ تھا چالیس دن تک ٹی کھا لی اگر
 کسی سے کچھ کما نہیں اس خیال سے کہ اسے رنج ہو گا۔ کئی بار آپ حج کو بیدل گئے۔ اپنے کبھی چاہہ دغرم سے پانی نہ لیا
 وجہ یہ تھی کہ دول درں شاہی تھا ایک بار آپ کو دریا اترنا تھا نشی میں بیٹھا چاہا ملاح نے اجرت طلب کی۔ آپ کے
 پاس کچھ نہ تھا در کت نماز لب دریا پر بھی جناب باری میں التجا کی کہ سیرے پاس کوڑی نہیں۔ ملاح کرایہ طلب کرتا
 ہو اسی وقت تمام ریگ دریا موتی ہو گیا اپنے ایک مشت آٹھا کر نشی بان کو دیا اور سوار ہو سے نقل ہو کہ ایک دروازہ دریا کے
 کنارے بیٹھے ہو سے خر قہ میں بیوند لگا رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی بیخچور کر کیا پایا اپنے سوئی دریا میں الہی
 اور اشارہ فرمایا کہ سوئی تمام بھلیان دریا کی ابھرا میں ہر کے منہ میں ایک سوئی تھی آپ نے فرمایا میں ابنی سوئی
 چاہتا ہوں۔ ایک ضعیف مچھلی نے سر اٹھا کر اور آپ کی سوئی دیدی اپنے اس شخص سے فرمایا۔ او نہ خر د اس دولت
 کا جو بیخچور کر میں نے حاصل کی ہو ایک دن کئی یارون کے ساتھ آچکا کہ زرب دریا ہو اکثر بان بہت تھیں سنینے
 روشن کین کئے لگے کہ اگر نکار ہو تا تو اس لگ پڑھوں بھون کے خوب کھاتے اپنے فرمایا تھیں لالچ آیا ہو تو خدا بھیج دگا
 اس ارشاد کا تمام ہونا تھا کہ آواز شیر کی سنائی دی سب نے دیکھا کہ ایک گور خر کے پیچھے شیر بھاگا آتا ہو۔ یہ گور خر سنے

آگیا سب نے بکر ذبح کیا۔ اور اسکا گوشت کباب بنا کر کھایا۔ شیر چپکا سانے بیٹھا رہا۔ آخر عمر میں آپ کی جانب چلے گئے مگر کوئی نشان صحیح نہیں معلوم کوئی بنیاد و خبر نہیں بتا سکا۔ کوئی ملک شام کہتا ہے کسی کا قول ہے کہ جو امین حضرت ابوبکر علیہ السلام کے ہر حال جب آپ نے رحلت فرمائی باقی غیب نے مذاوی کہ دامن خلق فوت ہوا۔ لوگ متروک تھے کہ آپ کے وصال کی خبر مشہور ہوئی

حضرت عبید بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ

۷۷۳

۱۶۷

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے آپ کی روش عجیب تھی ایک روز دریا کے کنارے چلے جاتے تھے آپ پانی پچلے گئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو تعجب ہوا اور فرمایا کہ یہ درجہ کتنے کس سبب سے پایا حضرت عبید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یا استاد تم میں برس سے وہ کرتے ہو جو حکم ہوتا ہے اور میں وہ کرتا ہوں کہ وہ چاہتا ہے۔ اور یہ اشارت ساتھ تسلیم و رضا کے تھی سبب تو یہ کہ آپ کے یہ ہوا کہ ابتدا میں ایک عورت کی طرف دیکھا ایک نسلت اس کے دلمین پیدا ہوئی یعنی دل کھلا لامل ہوا اس عورت کو یہ خبر ہوئی اس نے ایک آدمی بھیجا کہ آپ سے کہتا آیا۔ کہ مجھے کہاں سے دیکھا اور کون عضو دیکھا اپنے فرمایا آگے اس عورت نے اپنی آنکھ لٹا کر ایک طبق پر رکھا۔ اور کہا جو کچھ مننے دیکھا ہے دیکھتے رہو آپ ہوش میں آئے اور توبہ کی۔ اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے۔ کہ دیکھتے ہوئے اپنا قوت اپنے ہاتھ سے توڑے اور اسی جو کہ ایمان لاتے اور پانی سے نم کرتے اور آفتاب میں سکھاتے۔ اور ہفتہ میں ایک قرص اس سے کھاتے۔ اور عبادت میں غول بستے آجکے ایک جاہل کے دن میں دیکھا کہ ہر ہن پختہ ہوئے ہیں اور پسینہ میں ڈوب رہے ہیں پوچھا کیا حال ہے اپنے فرمایا کہ ایک وقت میرے یہاں مہمان آئے تھے۔ اور اس ہمسایہ کی دیوار سے ایک شخص نے ایک کلوخ لیا تھا۔ تو ہاتھ چھوئیں جب میں جب اس جگہ آتا ہوں میرا یہی حال ہوتا ہے اور خجالت و مذمت سے اتنا پسینہ نکلتا ہے کہ اگرچہ میں نے حلال اچا ہوا عہدہ واحد زید سے پوچھا کہ کسی کو آپ جانتے ہیں کہ ساتھ خلق کے مشغول نہ ہو کہ ایک شخص کو ہم جانتے ہیں کہ وہ ابھی آتا ہے جو اتنے میں عتبہ پہنچے۔ پوچھا کہ راہ میں کسی کو دیکھا کہا کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ وہ بازار کی راہ سے آئے تھے کبھی کھانا اچھا نہ کھاتے نہ پانی اچھا پیتے ابکی والدہ نے کہا کہ اپنے ساتھ رفیق کر یعنی اپنی جان کو آرام و فرمایا رفیق بنا ہم جاتے ہیں چند روز رنج کھینچے اور ہمیشہ آرام میں رہے۔ ایک مرتبہ رات بھر موئے اور یہی کہتے رہے کہ تو عذاب کرے تو مجھے دوست رکھتا ہوں اور اگر غصہ کرے تو مجھے دوست رکھتا ہوں ایک روز آپ سردا بہ میں کھڑے تھے ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ امی عتبہ لوگ تمھارا حال مجھے کہتے ہیں تم کچھ دکھاؤ اپنے فرمایا کیا جانتے ہو۔ اس شخص نے کہا کہ رطب چاہتا ہوں۔ حالانکہ وہ ہم جا رہا تھا تھا اپنے ایک زمیل رطب نازہ نکال کر اسکو دی ایک روز حضرت محمد ساک اور ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہما حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہما کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ بنا پیرا ہن لیے ہوئے خزانہ آئے۔ حضرت محمد ساک

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ کیا رفتار ہے آپ نے فرمایا کیوں نہ خرامان ہوں جب میرا نام غلام جبار ہو۔ یہ کہا اور گڑبڑ سے
 دیکھا تو جان بچی ہو گئے تھے بعد وفات کے آپ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ آدھا منہ اچکا سیاہ ہو پوچھا کیا ہوا ہے فرمایا
 ایک وقت استاد کے پاس ہم جاتے تھے ایک امرو کو دیکھا تھا مجھے بہت مین لئے جاتے تھے گندہ ریز اور پنج پر ہوا ایک
 سانپ دبا نئے نکلا اور اُس نے نصف منہ پر کاٹ لیا اور کہا اگر تم زیادہ دیکھتے تو اور زیادہ کاٹتا

المہدی بن منصور عباسیہ

۱۵۸ ۷۷۴ ۱۶۹ ۷۷۵

مسلمہ یا مسلمہ ہجری میں ولادت ہوئی۔ جب منصور نے طبرستان فتح کیا تب اسکو ولی عہد کیا اور جب منصو نے
 وفات پائی اور بعد ازاں میں خبر آئی کچھ رنج وفات پدر کے حصول خلافت سے خوشنود ہوئے اور سر ری خلافت پر بیٹھے
 اور ہادی اور ہارون اپنے دونوں بیٹوں کو ولی عہد کیا۔ اور طویل مہرون کو بہت کر کے بقدر مہر رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم رکھا۔ اور روم سے بہت فتوح حاصل کیے اور زندیقوں کو ڈھونڈ کر مباحثہ کیا۔ اور قتل کیا۔ ابن مقفرہ نے
 وعسے الوہیت کیا تھا۔ وہ قلعہ میں محصور ہوا جب اُسے مفر نہیں دیکھا تو سب ہر ایمان کو زہر دیا کہ وہ سب مر گئے
 اور خود تیراب کے غم میں گرا سب گل گیا تھا۔ صرف بال باقی رہے تھے۔ ایک لونڈی می کچ گئی تھی۔ اُس نے دروازہ
 قلعہ کا کھولا۔ اور سلطان داخل قلعہ ہوئے۔ اور حقیقت دریافت ہوئی خانہ کعبہ پر جو خلفائے نبی امیہ کے وقت کے بہت
 سے خلاف چڑھے تھے جس سے دیواروں بی جاتی تھی فخر کو دیئے اور مختصر خلاف زر بخت کا کعبہ پر دیا۔ اور شنگ و
 زعفران سے درو دیوار کعبہ کو دھویا اور مدینہ طیبہ میں ہر صغیر و کبیر کو بے طائے زر خوشنود کیا۔ مسجد الحرام کو وسیع کیا
 اور بہت مکانات اُس میں داخل کیے۔ بائیسویں محرم کو ایک شکار کے پیچھے گھوڑا ڈالا۔ گھوڑا اسکا خرابہ میں لگیا
 پتھر اسکی اس خرابہ میں چور ہو گئی اور وفات کی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

۹۵ ۷۱۳ ۱۶۹ ۷۸۵

کنیت آپ کی ابو عبد اللہ۔ اور نام نامی مالک بن انس آپ امام اربعہ میں دوسرے امام ہیں لباس اور کپڑے
 آپ کے بیش قیمت ہوتے کپڑے نفیس آپ پہنتے اور فرماتے کہ ہم نہیں پسند کرتے کہ خدا جو دولت نعمت کسی کو دے
 اور کچھ اثر اُس میں نہ پایا جاوے۔ عطر بھی بیش قیمت لگاتے۔ جب کبھی ضرورت آپ سرمہ لگاتے تو جب تک وہ سرمہ آنکھ میں
 ہوتا گھر میں بیٹھے رہتے باہر نہ نکلتے۔ کیونکہ بغیر مرض یا کسی سبب کے آپ سرمہ لگانا مکروہ جانتے تھے آپ سترہ برس
 کی عمر میں درس دینے لگے تھے مگر آپ کا علم مشہور نہ ہوا تھا ایک روز ایک عورت صالحہ نے مدینہ طیبہ میں وفات کی
 درمیان غسل کے غسالہ عورت نے اندام نہانی پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ فرج نہایت بدکار و زانیہ ہے۔ مجبور اسکے اسکا ہاتھ

اُس جگہ جب گیا بہتری تدبیر بن ہو مگر کچھ تو سب عقلا و علما حیران تھے۔ کوئی تدبیر مبین بن آتی تھی آپ نے فرمایا کہ اُس غسل پر حدِ قذف یعنی نعت و جی کا حد جاری ہونا چاہیے چنانچہ ساٹھ نازیبا نے جب بڑے تو باوجود چھوٹ گیا اسوقت سے آپ کی شہرت ہوئی جب کوئی آپ کے دروازہ پر بھارتا تو آپ کو لڑائی بھیجکر دریافت فرماتے کہ نفوی پوچھنے آیا ہو یا حدیث پوچھنے۔ اگر نفوی پوچھنے آیا ہوتا تو آپ فوراً باہر آتے اور اسکو جواب دیتے اور اگر حدیث پوچھنے آیا ہوتا تو فرماتے کہ تمہرا اور آپ غسل کرتے اور صاف کہے پہنتے اور خوشبو لگاتے اور پاکیزہ مصلے پر ٹکڑی دیتا دیتے اور فرماتے کہ اسکو بلاؤ وہ آتا اور حدیث سنا تے درس حدیث کے وقت آپ ایک ہی زانو بیٹھتے۔ زانو نہ بدلتے۔ اس امر میں آپ کو نہایت احتیاط تھی۔ ایک روز آپ کو درس حدیث میں دس گیارہ بار ایک کچھونے نیش مارا پکارا رنگ مغیر ہوتا تھا اور پشانی پر پسینہ آجاتا تھا۔ مگر آپ نے زانو نہ بدلا۔ بعد درس کے اصحاب نے سب بغیر رنگ و پسینہ کا پوچھا آپ نے کچھونے نیش مارنے کی کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ کچھ جو غروی یا مانیش کے سبب سے میں نے ایسا نہیں کیا صرف یہ تنظیم حدیث کے میں نے یہ کیا اور کبھی راہ میں یا کھڑے کھڑے یا عجلت کے ساتھ آپ حدیث نفرماتے ہمیشہ مدینہ طیبہ میں رہے اور کبھی بغیر عذر بیماری شدید کے اندر نہر مدینہ کے قضاے حاجت کی نہر سے باہر جاکر قضا حاجت فرماتے۔ اور باوجود کبر سن اور ضعف کے کبھی مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوئے۔ فرماتے کہ حبس رسول علی اللہ علیہ وسلم بہانہ فون جو آپ کی وجاہت ظاہری ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ لوگ آپس میں مفاخرت کرتے تھے کہ میں مالک سے بہکلام ہوا محاسن آپ کی ایسی رعب دار ہوتی تھی کہ کچھ شور و غل اُس میں نہوا کسی کو قدرت نہ تھی کہ شور و غل کرے آپ حدیث پڑھاتے وقت عود و خوشبو چلاتے۔ اور نہایت عظمت و شوکت سے بیٹھ کر پڑھاتے یہ حالت آپ کی اسوقت تک رہتی جب تک آپ حدیث پڑھاتے۔ ایک روز ایک شخص عیوب صحابہ بیان کر رہا تھا آپ نے اُس سے کہا کہ یہ بات سنو اور آپ نے پڑھا محمد رسول اللہ والذین معہ اشدا علی الکفار وکان ذہیم اس مقام پر پہنچکر لفظ ہم الکفار پڑھا۔ اور فرمایا کہ جو کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بد باطن ہو وہ اس حکم میں داخل ہیں۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ قرآن مجلوق ہی اپنے فرمایا کہ اس زندیق کو مارو اُسکے کلام سے فتنے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ بعد وفات امام کے سخت فتنہ ہوا اور بہت سے مسلمان اس باب میں قتل ہوئے اسی طرح ایک شخص نے پوچھا کہ الرحمن علی العرش استوی کے کیا سنئے ہیں۔ آپ کو اس سوال سے ملال ہوا اور دیر تک متفکر رہ کر بیان رہے بہانہ تک کہ پشانی پر پسینہ لگیا پھر فرمایا استوی معلوم والکلیف مجہول ولایان بہ واجب والسوال عنہ بدعت۔ بعد اسکے حکم دیا کہ اس شخص کو نکال دو کہ صاحب بدعت ہے۔ چنانچہ بعد وفات امام کے اس مسئلہ کے سبب سے بھی بہت بڑا فساد پیدا ہوا حافظ ابو نعیم اصفہانی روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے کسی دوست نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کی کہ حضور کے پیادے ہلکے محروم ہو گئے اگر امور دین میں ہلکے ضرورت پیش آوے تو کس سے پوچھیں فرمایا مالک سے ایک

بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہیں۔ اور بہت لوگ حاضر ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود ہیں آپ کے سامنے شکر رکھی ہوئی تھوڑی تھوڑی اٹھا کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو دیتے ہیں اور آپ بطور شمار تمام لوگوں کی طرف منشر کرتے ہیں اسکی تعبیر یہی ہو سکتی ہے کہ علم نبوی پہلے امام مالک میں ظاہر ہوا اور اُس کے واسطے سے تمام لوگوں کو پونچا عبادت بیا اور حاجت روائی خلق آپ کا ہمیشہ دستور رہا جو ہر منہ سے لوگوں نے اپنی خلی کی کرامات کے بیت خلافت قبول نہیں کرتے اُس نے آپ کو کچھ منکایا اور تنکا کر کے تازیانے مارے۔ اور دونوں ہاتھ اس طرح کچھو گئے کہ شانہ سے نکل گئے۔ اس سبب سے آپ ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے۔ اور شاگردوں کو اس بات کی جرأت نہ تھی کہ اس بات کو آپ سے پوچھیں حالانکہ موطا میں امام مالک کے حدیث انصاف میں موجود ہے کہ کتاب حدیث کی آپ کی مشہور کتاب وغیرہ آپ نے ساتویں یا سوم ربیع الاول کو وفات فرمائی۔ فراربارک مدینہ طیبہ میں ہی

حضرت بی بی شعوانہ عجمی رحمہا اللہ تعالیٰ

۱۷۵ ۷۹۱

آپ نہایت خوش آواز تھیں۔ وفات خوش آئند کے ساتھ وعظ فرما تیں زاہدین و عابدین و صاحبِ دل لوگوں کا مجلس میں حاضر رہتے۔ آپ مجاہدہ سخت کرتی تھیں اور نہایت خوف کی حالت میں رہتیں اور بہت رویا کرتیں کسی نے آپ سے کہا کہ اس کثرت گریہ سے آپ اندھی نہ ہو جاویں فرمایا اندھا ہونا رونے سے مجھے بہت پیارا ہے اندھے ہوئیے خدا بنائے کہ قولہ وہ انکھ کہ قفا سے محبوب سے اپنے محروم رہے اور اُس کے دیدار کی خفا ہو جائے کہ یہ ابھی نہیں معلوم ہوتی کہتے ہیں اسی قدر اندوہ نے اُن پر غلبہ کیا کہ نماز و عبادت سے باز رہیں خواب میں دیکھا کہ کسی نے یہ اشعار پڑھے اشعار

ان النیاحۃ تفضی للخریب
کیونکہ نوحہ کرنا غلینوں کو شفا دیتا ہے
فانا الذوب من فعل المطیعینا
اسوائے کہ کہ خستہ ہونا فرمان بردار لوگوں کا کام ہے

اور می دمو عک اما کنت ناجیۃ
اپنی آنکھ سے آنسو جاری رکھ کر کیا تو غلین نہیں
جدی وقومی و صومی الدھرۃ البتہ
کوشش کرو تو اور قیام کرو اور روزہ برابر رکھو غلطی جا

بعد اُسکے پھر آپ عبادت میں مشغول ہوئیں اور انھیں اشعار سے اکثر ترنم فرماتیں اور رومین اور عورتیں آپ کے ساتھ گریہ کرتیں جب آپ بوڑھی ہوئیں تو حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ آپ پاس گئے اور دعا طلب کی اپنے فرمایا فضیل تمہارے اور خدا کے درمیان کچھ ہو اگر ہم دعا کریں تو سب اجابت ہو۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چیخ ماری اور یہ کوشش کر پڑے

حضرت بی بی عفرہ بصری رحمہا اللہ تعالیٰ

۱۸۰ ۷۹۶

آپ اصحاب سے حضرت معاذہ عدویہ کے ہیں۔ اسقدر وہیں کہ نابینا ہوئیں کسی نے کہا کہ نابینائی کیا سخت چیز ہے آپ نے فرمایا محبوب ہونا خدا سے سخت تر ہے۔ اور کوری خدا کے مطلب سمجھنے میں اس کے امور میں سخت تر ہے سخت تر ہے

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

۷۹۷ ۱۸۱

آپ سرور کے رہنے والے تھے ابتدا سے تو پر آپ کا یہ ہے۔ کہ ایک لوٹھی پر عاشق تھے اور اس کے عشق میں نہایت ازبست رفتہ تھے ایک شب جاڑوں کے دن میں مشغول تھے کہ دیوار گے رات بھر کھڑے رہے باد جو دیکر برف شدت سے گرتی تھی اور اس کا انتظار کر رہے تھے۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو جانا کہ عشا کی اذان ہوئی ہے جب دن ہوا تو سمجھے کہ میں نام شب انتظار مشغولہ میں رہا۔ اپنے فرمایا اے ابن مبارک تجھے فرس ہو جو کہ مبارک رات تو نے ہوائے نفس میں جاگ کر کاٹی۔ اگر امام نماز میں قرات طویل کرتا تو تیری جان پر نہی۔ اور فریاد کرتا۔ اسی وقت توبہ کی۔ اور مشغول عبادت ہوئے پھر توبہ کی باتیں کہیں اور ایسا تقویٰ بڑا کہ کوئی نہیں کر سکتا ایک۔ ونا آپ کی سواری میں ایک مہینہ گھومنا تھا۔ ایک مقام پر بابت کر نماز پڑھنے لگے۔ گھوڑا ایک کھیت میں جا پڑا آپ نے نماز جو یہ حالت دیکھی گھوڑے کو وہیں چھوڑ دیا۔ اور پیادہ وہاں سے گئے۔ ایک مرتبہ آپ نے کسی سے ایک علم لیا۔ اور بھول کر واپس نہ آیا تھا اس کے دینے کو مرد سے شام گئے اور مالک کو وہاں دیا۔ آپ اتنے بڑے عالم عہد تھے کہ شہنشاہ عطا کلاتے تھے ایک روز آپ آئے تھے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ نے یار اجل المشرق کہا حضرت فضیل رحمۃ اللہ وہاں موجود تھے انھوں نے فرمایا والمغرب ما بینہما پس حسد می کو حضرت فضیل رحمۃ اللہ ایسا کہیں اس کی بزرگی کی کیا حد ہے۔ لوگ آپ کو ذوالجہادین کہتے اس لیے کہ ایک سال آپ حج و عمرہ یا فتنے اور ایک سال جہاد اور ایک سال تجارت۔ اور نفع تجارت کو اصحاب پر تقسیم کرتے اور درویشوں کو خیرات دیتے اور اس کے استخوان کو گتے جو درویش زیادہ کھانا اُسے فی استخوان ایک درم دیتے۔ ایک روز آپ کی والدہ باغ میں گئیں دیکھا کہ آپ سوتے ہیں۔ ایک درخت کے نیچے۔ اور ایک مار سیاہ شاخ نرگس سمجھ میں لے ہوئے کھلی اٹار اچھوڑا اس کے آپ مرو سے بغداد میں آئے اور صحبت میں مشایخون کے رہے اور مدت تک مجاور رہے پھر مرو میں آئے اہل مرو نے آپ سے تولا کیا۔ اور دو گروہ ہوئے ایک گروہ آپ سے حدیث پڑھتے اور ایک گروہ فقہ اور دونوں گروہ آپس میں آپ سے مباحثی رہتے۔ کہ آپ کو لوگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے۔ اور دونوں فریق آپ کو اپنا جانتے۔ اور آپ نے دور باط بنائی تھی۔ ایک اہل حدیث کے لیے۔ اور ایک اہل راے کے لیے۔ ایک وقت ایک بدخوستے آپ کا ساتھ ہوا جب وہ جہاد تو آپ بہت روئے لوگوں نے بوجھا کیوں آپ روئے آپ نے فرمایا کہ وہ بیچارہ گیا اور وہ غصے بدوسی کے ساتھ ہی ایک مرتبہ اونٹ پر سوار جبل میں جاتے تھے ایک درویش پہنچا۔ اس سے کہا کہ ملوگ تو نگر میں مجھے بلا یا تم کہاں جاتے ہو کہ تم طفیلی ہو گے درویش نے کہا جب میرا مال کرم ہوا ہے طفیلی کو اچھی طرح رکھا جو اگر تلو پہنچے رکھ لایا جو

تو ہلو اپنے پاس بلایا۔ عبد اللہ نے کہا کہ ہم دو تہذوبوں سے اُس نے قرض لیا ہو درویش نے کہا اگر تم سے قرض لیا ہو تو میرے واسطے لیا ہو۔ عبد اللہ شرمندہ ہوئے اور کہا سچ کہتے ہو ایک روز اندھا چلا جاتا تھا اسے لوگوں نے کہا کہ عبد اللہ آتے ہیں جو ٹھہر رہے اور گونا گونا بیٹا نے کہا تو قف کرو۔ جب عبد اللہ آئے تو نابینا نے کہا اے عبد اللہ دعا کرو کہ خدا مجھے بینائی دے۔ آپ نے سر نیچے کیا اور دعا کی۔ فی الحال بنیا ہو گیا۔ ایک روز خسرو دی جہ میں ایک میدان میں گئے اور آرزو سے حج میں جاتے تھے اور کہتے تھے افسوس ہم وہاں نہیں۔ مگر اعمال بجا لاؤں کہ جو کوئی متابعت کرے یعنی ناخن نہ پنے اور حلق کا بال نہ نوچے تو نواب حج کا پاسے۔ اسی درمیان میں ایک بوڑھی عورت آئیں۔ پیٹھ جھکی ہوئی عصا ہاتھ میں لیے اور کہا اے عبد اللہ حج کی آرزو رکھتے ہو کہا ہاں ضعیف نے کہا مجھے تیرے لیے بھیجا ہو میرے ساتھ تو ہم عرفات پہنچاؤں عبد اللہ نے اپنے دل میں کہا کہ میں درج کو باقی رہا ہوں مجھے کیونکر حج میں پہنچاؤں گی۔ ضعیف نے کہا کہ جو شخص کہ سنت فخر کی بنیاد میں پڑے اور فرض لب حیون پڑے اور آفتاب مروین نکلے اسکی عزا ہی کر سکتا ہو۔ عبد اللہ نے کہا بسم اللہ اور چلے گئے بڑے دریاؤں پر گدے جس دریا پر پہنچے۔ وہ ضعیف بولیں کہ آنکھ بند کر لو جب آنکھ کھولی تو اپنے تئیں نصف دریا میں پایا الغرض عرفات میں پہنچے اور حج ادا کیا جب طواف و داع کیا۔ ضعیف نے کہا آؤ کہ میرا ایک لڑکا ہے کہ تھوڑے دنوں سے غایب نہایت کرتا ہو۔ اُسکو دیکھ لیں۔ وہاں گئے ایک جوان کو دیکھا۔ زرد رنگ ضعیف و نورانی جب ماں کو اُس جوان نے دیکھا تو اسکے پیر پر گرا اور کن پائے منہ کو ملا۔ اور کہا کہ میں نے جانا آپ اپنے قصد سے نہیں آئی ہیں خدا نے آپکو بھیجا ہے تاکہ مجھے تہنیر و تکفین کرو کہ میرا وقت قریب ہے۔ ضعیف نے کہا اے عبد اللہ یہاں ٹھہرو تو اُسکو دفن کر دے فوراً وہ جوان گر گیا اور اُسے دفن کیا۔ بعد اُسکے ضعیف نے کہا کہ اب مجھے کچھ کام نہیں ہے باقی عمر اسکی گور کی مجاور میں کروں گی تم جاؤ اور مجھے دماغے خیر سے یاد کرنا۔ دوسرے سال جب آؤ گے مجھے نہاؤ گے ایک مرتبہ آپ بعد فراغت حج کے حرم میں ایک ساعت ٹھوٹے خواب میں دیکھا کہ وہ فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک نے ایک سے پوچھا کہ اس سال کتنے لوگ حج میں آئے دوسرے نے کہا کہ چھ لاکھ پھر پوچھا کہ کتنے آدمی کے حج مقبول ہوئے کہا ایک کا بھی نہیں حضرت عبد اللہ حج کو سخت تشویش ہوئی تھی انکے گھٹین اٹھا کر لوگ آئے اور کسی کا حج قبول نہوا۔ اُس فرشتے نے کہا کہ دمشق میں ایک سوچی ہوئی علی بن موفی اور وہ حج میں نہیں آئے ہیں مگر انکا حج مقبول ہوا اور اُن سب خلق کو انکی بدولت بخشا ہے تب اپنے اپنے دل میں کہا کہ دمشق جا کر انکی زیارت کرنی چاہیئے الغرض وہاں سے دمشق میں آئے اور اُنکے گھر جا کر بکا را وہ آئے پوچھا کہ نام کیا ہے کہا علی بن موفی آپ نے کہا مجھے تم سے کچھ بات کہنی ہے کیا کہو۔ پوچھا کیا کام آپ کرتے ہیں۔ کہا پارہ دوزی تب آپ نے اس واقعہ خواب کو اُن سے کہا انھوں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے پوچھا فایا عبد اللہ بن مبارک علی بن موفی نے انھوں سے لیا اور گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے آپ نے کہا مجھے اپنے کام سے خبر دو انھوں نے کہا میں سے

مجھے آرزو کی تھی۔ میں نے چارچہ دوزی سے نہیں سو درم جمع کیے تھے۔ اور اس سال حج کا قصد تھا ایک دن میری حالت بے ہوشی ہو گئی تھی۔ اور میرا دل اُس طرف بہت راغب ہو گیا تھا کہ جاکر قنبرا اُس میں سے مانگ لائوں گیا اور مانگا۔ ہمایہ نے کہا سات تھانہ روز و شب اطفال پر فائدہ گذر رہا تھا آج ایک مرا ہوا گدھا دیکھا اسکا تھوڑا گوشت لاکر بھونے ہیں۔ یہ تبر حلال نہیں ہے جب میں نے یہ منہ ایک آگ میری جان پر بڑھائی اور تین سو درم میں نے جاکر ہمایہ کو دیا کہ اسکو نفقہ عیال کرو۔ میرا یہی حج ہو آپ نے فرمایا صدقِ ملک فی الرُفیا صدقِ ملک فی الحکم والنقد آپ کے ایک غلام تھے مکاتب لوگوں نے آپ سے کہا کہ تمہارا غلام نباشی یعنی کنچوری کرنا ہے اور اسکا پیسہ نکودینا ہے۔ یہ منکر آپ نگین ہوے اور ایک شب اُسکے پیچھے گئے اور گورستان میں پہونچے۔ وہاں غلام نے ایک قبر کھولی۔ اور اُسکے اندر گیا۔ وہاں محراب تھا اُس میں نماز پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ دور سے دیکھتے تھے آہستہ نزدیک گئے دیکھا کہ غلام ٹاٹ سپنے ہوئے ہے اور طوق گردن میں دیئے ہوئے اور خاک پر منہ ملتا ہے اور زاری کرتا ہے۔ آہستہ سے پھر اُٹے اور روئے اور ایک گوشہ میں بیٹھے۔ اور غلام صبح تک وہاں رہا صبح کو کل کر گھر کو چھوڑ دیا۔ اور مسجد میں آیا اور صبح کی نماز پڑھی اور کہا اُمّی دن ہوا خداوند مجازی مجھ سے درم مانگ گیا کمال نیلے والا غلاموں کا تو ہی جو دے جان سے تو جانتا ہو فوراً ایک شور ہوا اسے پیدا ہوا اور ایک درم غلام کے ہاتھ میں آ گیا حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کو طاق ضبط باقی نہ رہی۔ اُٹھے اور سر غلام کا گود میں لیا جو تے تھے اور کہتے تھے۔ کہ ہزار جان خواہ کی سیسے غلام پر خدا ہو جو کاش خواہ تم ہوتے اور غلام میں ہوتا جب غلام نے یہ حال دیکھا کہا اُمّی میرا پردہ بھٹ گیا۔ میرا عہد ظاہر ہو گیا۔ دُنیا میں مجھے اب راحت باقی نہ رہی قسم مجھے اپنی عزت کی کہ مجھے فتنہ نہ بناؤ مجھے آٹھالے۔ اور ویسے ہی گود میں حضرت عبداللہ کی جان تھی ہوا حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے اُسی پلاس میں سے اُسی گور میں دفن کر دیا۔ اُسی رات کو بیجا میرے ابا علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ آپ آئے ہیں۔ دونوں بزرگ براقون پر سوار ہیں فرمایا اے عبداللہ کیوں میرے دوست کو محبوبِ خدا کائنات میں دفن کیا۔ سہیل بن عبداللہ ہمیشہ تدریس کو اُٹے۔ ایک روز انھوں نے کہا کہ اب ہم آج سے درس کو نہیں آئیں گے لوثہ بیاں تمہاری کوٹھے پر سے مجھے بلاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں سہیل میرا سہیل میرا اپنے اصحاب سے کہا حاضر ہونا کہ نماز جنازہ سہیل کی بڑھو فوراً سہیل نے وفات کی آن پر نماز پڑھی۔ اور کہا وہ حورینِ تعین کُے اُسے بلاتی تھیں میرے بیان کوئی لوثہ نہیں ہے ایک جہاد میں آپ تھے اور ایک کافر کے ساتھ لڑ رہے تھے وقت نماز کا آیا۔ آپ نے کافر سے مہلت چاہی اور نماز ادا کی جب کافر کی نماز کا وقت آیا اُس نے مہلت چاہی۔ جب اُس نے بت کی طرف منہ کیا تب حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کے دل میں آیا۔ کہ اس وقت میں نے اُس پر فتح پائی تو ارکھنے کر اُسکے سر پر پہونچے کہ اسکو ماریں۔ آواز سنی کہ یا عبداللہ لا تو اب العمد ان العمد کان سؤلاً۔ وفاتے عہد سے پوچھے جاؤ گے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ روئے

کافر نے سر اٹھایا حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ تلوار کھینچے ہوئے رو رہے ہیں۔ پوچھا کیا ہوا۔ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے اس حال کو اُس سے کہا کہ تمہارے لئے مجھ پر عتاب ہوا کافر نے نعرہ کیا اور کہا کہ نادر دی ہو ایسے خدا سے تمہیں عیب لگے کہ دوست پر دشمن کے لیے عتاب کرے فوراً مسلمان ہوا۔ اور راہ دین میں عزیز تر ہوا قولہ بے اندکے ادب محتاج ترمیم از سیرا سے علم (اس جملہ کو مین نے فارسی ہی کا ترجمہ میں مزہ بات کا جانا تھا) قولہ جس نے ادب میں بے پروائی کی اسکی سنتوں میں خلل پڑے اور اسکو فرائض سے محروم کرین اور جس نے فرائض سے بے پروائی کی معرفت سے اسکو محروم کیں اور جس معرفت سے محروم رہا اسکا کیا حال ہو قولہ ادب اب دھونڈتے ہو جب مردان ادیب جانتکے قولہ لوگوں نے ادب کی تعریف (یعنی ادب کیا ہو) بہت کچھ کہی ہو مگر میرے نزدیک ادب نفس کا بچانا ہو قولہ توکل وہ نہیں جو کہ تم اپنے اپنے خیال میں توکل جانو۔ توکل وہ ہو کہ خدا سے غرور مل تم سے توکل جانے قولہ جس نے مزہ بندگی کا نہ چکھا۔ ہرگز اُس کو ذوق نہ ہو گا قولہ حکمی قدر خلق میں بڑی ہو وہ اپنے کو اپنے نفس میں حقیر نہ دیکھے قولہ آپ سے پوچھا کہ دلی کیا دہا ہو کہا اگر آدینوں سے دور رہنا قولہ تو گر و ن کے ساتھ متکبر رہنا۔ اور درویشوں کے ساتھ تواضع بھی تواضع ہو قولہ اصلی رجا وہ ہو کہ خوف سے پیدا ہوا اور خوف اصلی وہ ہو کہ صدق عمال سے پیدا ہو و صدق اعمال تصدیق سے پیدا ہوا اور جس رجا کا مقدمہ خوف ہو۔ جلد ہو کہ وہ آدمی رجا کے قولہ جو کچھ خوف برا ٹیختہ کرے تو دل اسکا قرار کپڑے۔ طاہر و پوشیدہ میں مراقبہ دوام ہو آپ کے حضور میں غیبت کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ اگر میں غیبت کروں تو اپنے ماں باپ کی کروں کہ میرے احسان کے لیے وہ اوسے تر ہیں۔ (یعنی جو احسان ہم کریں انپر کرنا بہتر ہو)۔ ایک روز ایک شخص آپ پاس آیا اور پیر پر گہرا اور نازنا رو یا اور کہا کہ میں نے ایک گناہ کیا جو کہ شرم سے نہیں کہہ سکتا آپ نے فرمایا کہ تو نے کیا کیا ہو اُس نے کہا زنا کیا ہو آپ نے فرمایا کہ میں ڈرتا تھا کہ شاید تنے غیبت کی ہو ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی۔ فرمایا خدا کو نگاہ رکھو۔ اُس نے پوچھا اسکی تفسیر کیا ہو فرمایا ہمیشہ ایسے رہو کہ تم جانو کہ خدا سے تمنا ہے کہ وہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک وقت ایک مہمان آئے جو کچھ آپ پاس تھا سب انکی دعوت میں صرف کر دیا اور فرمایا کہ مہمان فرستادہ خدا سے غلطی ہو جاتی ہے آپ سے تکرار کی آپ نے کاہن و دیکران بی بی کو طلاق دیا ایک امیر کی لڑکی اسکے بعد آپ کی مجلس میں آئی اسکو آپ کی باتیں نہایت پسند ہوئیں اُس نے اپنے باپ سے جا کر کہا کہ مجھے آپ کی زوجیت میں دو۔ اُنکے باپ نے بچاس نہرا را شرفی انہی لڑکی کو دیکر آپ کی زوجیت میں دیا آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت کو میرے لیے طلاق دیا۔ اسکا حوض ہوتا کہ جانو کہ کوئی مجھے نقصان نہیں کرتا جب آپ قریب نزع ہوئے اپنا سب مال درویشوں کو دیدیا ایک مرید آپ کے بالین پر تھے عرض کی یا شیخ لڑکیاں ہیں انکے لیے کچھ چھوڑیے۔ انکی کیا تدبیر کی ہو فرمایا میں نے انکی بات کسی چیز ہو تیوئی الصالحین کا رسا ز اہل صلاح کا وہ جو جسکا کام بنانے والا وہ ہو بہتر اس سے ہو کہ عبداللہ بس مرتے وقت آنکھیں کھولیں۔ اور پہنتے تھے اور کہتے تھے خیر ہذا اعلیٰ علیٰ العالمون

المہادی باللہ بن مہدی علیہ عباسیہ

۱۶۹ ۷۸۵ ۱۷۰ ۷۸۶

۱۸۳ھ میں ولادت ہوئی بعد باپ کے خلیفہ ہوا نسل بنو زناد قد کا منقطع کیا اسکی ماں نے اس خوف سے کہ وہ اپنے بھائی ہارون رشید کو قتل کر کے اپنے بیٹے کو ولی عہد کر لگا دھر دیکر ہلاک کیا۔ کیونکہ اُس نے ایسا ہی بندوبست کیا تھا بچھے کہتے ہیں کہ پیٹ کے اندر زخم تھا اسی سے ہلاک ہوا واللہ اعلم سخت بیرحم اور خوش طبع آدمی تھا حضور دربار موت کو ہر وقت اپنے سر جانتے تھے

ہارون الرشید بن مہدی علیہ عباسیہ

۱۷۰ ۷۸۶ ۱۹۳ ۸۰۸

۱۸۳ھ میں ولادت ہوئی بعد ہادی کے خلافت پائی اپنے عہد میں علم و ادب کو بہت دوست رکھا موطائے امام مالک ہمیشہ مع اپنے دونوں بیٹوں کے سننا ایک روز ایک زندیق پکڑ کر آیا اسکے قتل کا حکم دیا اُس نے کہا کہ میرے مارنے سے کیا فائدہ ہو گا ہزار ہا احادیث موضوعہ میں وضع کیے ہیں انکو کیا کرو گے۔ جواب دیا کہ ابواسحاق و ابن مبارک نیز کرینگے ابن مبارک کی خبر وفات پا کر بہت محزون و غمین ہوئے ۱۸۳ھ میں زلزلہ عظیم ہوا کہ نہارہ طلوع سکندریہ کا کر گیا۔ ۱۸۳ھ میں قیصر نے خط شرف و تعظیم عہد لکھا اس پر چڑھائی کی اور فتح پائی اور اتر ام حجاج دوام کیساتھ قلعہ صفالہ و طغوریہ فتح کیا اور سولہ ہزار اہل قبرس کو قید کر کے قبرس کو منہدم کر دیا اور حلا و بادینہ طلیبہ میں جا کر تین بار وہاں کے خلائق کو انعام و اکرام دیا۔ اکیسارا اپنے اور دو بار امین و مامون رشید کے نام سے پھر کہ منقطع میں آئے وہاں بھی اسی طور سے تین بار انعام و اکرام دیا ہر روز سورگات ناز پڑھتا اور دو ہزار درہم روزانہ تصدق کرتا اور ہر سال حج کو جاتا سو علماء و فضلاء کو اپنے خرچ سے ساتھ لے جاتا شہر کو دوست رکھتا اور ایک وصیت نامہ لکھ کر ملک کو دو قسمت کیا تھو خلافت محمد امین کا بغداد اور مامون رشید کا مرو قرار دیا۔ اور بہت سے امور شایستہ کا بانی ہوا۔ مگر داغ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اپنے ماتھے پر لے گیا۔ اور طوس میں وفات کی

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۰ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۹۸

اسم مبارک آپ کا یعقوب بن ابراہیم اور لقب آپ کا ابو یوسف جو آپ کی اصل کو فہو آپ کا شاگرد حضرت امام ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں لفظ صاحبین سے ایک آپ مراد ہیں اور دوسرے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تائید ہیں رجب شب آدینہ کو آپ نے رحلت فرمائی

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

۱۲۵ ۶۴۵ ۱۸۳ ۷۹۹

کنیت آپ کی ابو ابراہیم و ابو الحسن۔ لقب آپ کا ظم ہو۔ ساتویں صفر روز گیشنبہ کو آپ پیدا ہوئے۔ نقل جو کہ مہدی بن منصور اول مرتبہ آپ کو مدینہ سے بغداد شریف میں لانے لگے۔ اصحاب مدینہ بہت قیاب ہوئے۔ دو روز تک آپ کے ساتھ آئے۔ آپ نے فرمایا مت گھبراؤ میں فلان وقت فلان روز یہاں پہنچوں گا۔ جب بغداد شریف میں پہنچے مہدی نے آپ کو قید کیا ایک رات اُس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دکھا کہ قرآن کی کوئی آیت پڑھ رہے ہیں۔ یہ بہت ڈرا اُسی وقت کہ نصف شب گزری تھی بیدار ہو کر ایک شخص کو قید خانہ میں بھیج کر حضرت کو طلب کیا۔ اور خواب بیان کیا اور عرض کی کہ کیا آپ مجھے خروج کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے فرمایا ہرگز میرا خیال اس طرف نہیں ہو۔ اور نہ میں کبھی یہ کروں گا۔ اُسی وقت مہدی نے رجب کو حکم دیا کہ دو ہزار دینار دیکر آپ کو مدینہ پہنچا دے۔ چنانچہ اُسی وقت سامان مہیا کیا گیا۔ اور آپ مدینہ کو واپس تشریف لائے۔ دوسری بار بارون زید نے پھر کو قید خانہ شریف میں طلب کیا۔ اور قید میں رکھا اُسی قید میں اُس نے آپ کو خرامین زہر دیا کہ آپ نے وفات فرمائی میکسویں جب روز جمعہ کو مزار شریف بغداد میں زیارت گاہ انام ہی

حضرت محمد ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۳ ۷۹۹

آپ امام وقت تھے و مقبول انام کلام عالی رکھتے تھے و بیان شافی۔ و عظیمین ایک یادگار تھے۔ معروف کنی نے کنائش آپ کی باتوں سے پائی۔ بارون رشید آپ کی بڑی تعظیم کرتا۔ کہ آپ نے فرمایا ای امیر المؤمنین تمہاری تواضع شریف تر ہو تمہارے بہت شرفوں سے قولہ حق تواضع وہ ہو کہ اپنے کو سب سے کم جانے کو واس سے پہلے لوگ تھے کہ ہمہ تن دوا تھے کہ اُن سے لوگ شفا پاتے تھے۔ اب سب بیماریاں ہیں جسکی دوا نہیں ہے۔ پس بہتر یہ کہ خدا سے عزوجل کو اپنا منوس کرو۔ اور اسکی کتاب کو اپنا ہماز قولہ طبع ایک رسی ہو گئے ہیں۔ اور بڑی ہی پیر میں چھوڑو تو خلاص ہو قولہ ایک وقت تھا کہ و اعظین پر و غفران ہوتا۔ جیسا کہ اب عاملین پر عمل ایک وقت و عظم تھا جیسے کہ اب عامل تھوڑے ہیں۔ حالت نزع میں آپ فرماتے تھے اُمی تو جانتا ہو کہ جس وقت ہم گناہ کرتے تھے تیرے اہل طاعت کو روت رکھتے تھے۔ اُسکو گناہ میرے گناہ کی کر لوگوں نے کہا کہ آپ بی بی کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا اس سبب سے کہ فوجی ملک طاعت میں نہیں رکھتا۔ بوجھا اسکے کیا معنی ہیں۔ فرمایا ایک سیرا شیطان ایک اسکا شیطان ہو دو شیطان کے ساتھ میں کیونکر بیچ سکتے ہیں۔ بعد وفات کے آپ کو خواب میں دیکھا حال بوجھا۔ فرمایا سب سر فرازی بخشی۔ اور اگر امیر کیا کر کسی کو وہ آبرو نہیں ہے کہ اس قوم نے رنج و تعب میں اپنے تئیں رکھا ہو اور سپر اعلیٰ اٹھایا ہو۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہما

۸۰۱

۱۸۵

آپ کا نام رابعہ ہوا جسکی یہ کہ آپ چونھی صاحبزادی تھیں یعنی تین بہنیں آپ کی آپ سے بڑی تھیں جس شب آپ پیدا ہوئیں گھر میں تیل تک نہ تھا کہ چراغ روشن کیا جاتا آپکے والد سے گھر والوں نے کہا کہ ہمسایہ کے یہاں سے تیل مانگ لاؤ کہ روشنی کی جائے آپ ایک کے دروازہ پر گئے۔ اور صرف ہاتھ رکھ کر چلے آئے آپنے اسکے قبل عمداً کیا تھا کہ کوئی شے کسی سے طلب نہ کر دینگا۔ گھر آکر آپنے فرمایا کہ دروازہ بند ہو۔ اور یہ کہہ کر سو رہے خواب میں جتا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے فرمایا تو کسی کے پاس نہ جا کر تیرے گھر میں وہ لڑکی پیدا ہوئی جو جسکی شفاعت میں شہرہ راست ہاری ہوگی۔ پھر آپنے فرمایا کہ ایک بچہ بنام عیسے امیر بصرہ اس مضمون کا لکھ۔ کہ ہر شب تین سو بار اور شب جمعہ کو چار سو بار درود تو مجھے بھیجتا تھا آج کی شب بھول گیا۔ اسکی کفارت میں چار سو دینار حلال اس شخص کو دے یہ دیکھ کر فوراً بیدار ہوئے۔ پہلے خواب روئے۔ پھر اس مضمون کا خط لکھ کر ایک شخص کے ہاتھ امیر بصرہ کو بھیج دیا امیر نے جب اسے پڑھا حکم دیا کہ دس ہزار درہم ذوقاً کر لیا جائے اس خوشی میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یاد کیا۔ اور چار ہزار دینار اس شخص کو دیں۔ اور کہہ دیں کہ جب ضرورت ہو مجھے خبر دے آپ دینار لیکر مکان پر آئے۔ ضروریات میں صرف کیا۔ جب آپ سن متیر کو پہنچیں۔ والدین نے آپکے قضا کی۔ اسی سال بصرہ میں قحط عظیم پڑا بہنیں آپ کی آپ سے جدا ہوئیں۔ آپ کو ایک شخص نے بک کر بیچ ڈالا خریدار آپ کو گھر لے گیا اور رحمت کا سون میں لگایا۔ ایک دن آپ کی نظر کسی نامحرم پر پڑی۔ آپ دوڑ کر بھاگئیں۔ ناگاہ گرین اور ہاتھ آپ کا ٹوٹا۔ آپ نے عرض کی باز دیا میں تیم دیسیر و مجبور ہوں ہاتھ بھی میرا ٹوٹا لیکن ان سب کا مجھے کچھ غم نہیں فکر اسی قدر ہے کہ تو مجھ سے خوش ہو یا نہیں۔ نہ آئی ای رابعہ کچھ فکر کر قیامت کے دن تیرا وہ مرتبہ ہوگا کہ فرشتے ناز کر نیکی آپ اپنے مالک کے گھر آئیں تمام دن روزہ رکھ کر خدمت میں مصروف رہتیں شب بھر ناز ادا کر تیں ایک شب خواجہ کی آنکھ کھلی۔ دیکھا کہ آپ سجدہ میں ہیں اور جناب باری میں یہ عرض کر رہی ہیں کہ جو بد مطلق تو جانتا ہی کہ میری دلی خواہش تیرے فرمان کی موافقت میں ہے۔ اور میری آنکھیں تیری بارگاہ کی خدمت میں ہیں۔ لکڑی بکلی ہوئی ایک ساعت تیرے ذکر سے غافل نہ رہتی لیکن تو نے مجھے مخلوق کا زیر دست کیا ہے اس لیے تیری بارگاہ کی حاضری میں تو قہر ہوتا ہے آپ یہ نہ جانتا کر رہی ہیں اور سر پر ایک قندیل لٹک رہا ہے جس سے تمام مکان روشن ہو یہ دیکھ کر خواجہ نے آپ کو آزاد کیا اور عرض کی کہ اگر آپ بہانہ ہیں تو میں اپنی خدمت کروں۔ آپنے اجازت چاہی اور گھر سے باہر نکل آکر عبادت حق میں مشغول ہوئیں۔ نقل ہے کہ آپ کعبہ کو تشریف لیے جاتی تھیں راہ میں گدھا آپکا مر گیا۔ ہمارا بیون نے چاہا کہ آپکا اسباب اپنے جانور پر بار کر لیں۔ آپنے فرمایا میں تمھارا سے

بھروسے پر نہیں آئی ہوں تم چلے جاؤ پھر آپ نے فرمایا بادشاہوں کا یہی کام ہے کہ ایک غریب عورت کو اپنے گھر لایا اور
 راہ میں گدھے کی جان لی۔ بیچارہ کو جنگل میں تنہا چھوڑا۔ ابھی آپ کی مناجات تمام نہ ہوئی تھی کہ گدھا زندہ ہوا۔ آپ نے
 اسباب اسپر بار کیا اور روانہ ہوئیں کئی دن تک صحرا میں پھرا کہیں۔ آپ فرماتی ہیں مجھے یہ خیال ہوا کہ کہاں جاتی ہوں
 وہ خانہ سنگی چر میں مٹی کی ہوں مجھ کو خدا چاہیے فوراً حق تعالیٰ نے جو واسطہ آپ کے دل میں کہا کہ تمہیں اٹھارہ ہزار
 عالم کے خون میں ہاتھ دھونا منظور ہے تم نہیں جانتیں کہ موسیٰ نے ہمارے دیدار کی تھی۔ ذرا سی بجلی میں کوہ طور کے ہزار
 ٹکڑے ہو گئے۔ نقل آج کہ دوسری بار جب آپ حج کو تشریف لے گئیں راہ میں دیکھا کہ کعبہ استقبال کو آ رہا ہے آپ نے
 فرمایا میں ربا بیت کو چپا ہتی ہوں کعبہ سے مجھے کیا غرض۔ اسی سال حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ علیہ بھی حج کو تشریف
 لائے تھے چودہ برس میں آپ بہانگ پہنچے تھے راہ میں ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے آتے تھے جب پہنچے
 کعبہ کو نہ دیکھا آپ کو بہت تعجب ہوا سبھی آنکھوں میں کچھ غل ہوا ہاتھ نے ندومی تھا رہی آنکھوں میں کچھ ہرچ نہیں
 کعبہ ایک ضعیفہ کے استقبال کو گیا ہے آپ نے صحرا کی جانب نظر کی۔ دیکھا ایک ضعیفہ عصا شکیلی آ رہی ہے۔ اور کعبہ ساتھ ہے
 جب آپ قریب پہنچے گئیں کعبہ اپنی جگہ آ گیا۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فرمایا کیا شور دنیا میں تھے ڈالا اور حضرت
 رابعہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شور تھے مچا کیا چودہ برس میں آئے ہو حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سچ ہے۔ میں نے
 چودہ سال تک نماز سے راہ طے کی ہے۔ آپ نے فرمایا تھے نماز سے راہ طے کی اور میں نے نیاز سے پھر آپ نے حج ادا کیا
 اور بہت روئیں جناب باری میں عرض کی اور خداے عالم تو نے حج کے عوض بھی وعدہ کیا ہے۔ اور مصیبت کے
 عوض بھی۔ اگر حج قبول نہیں ہوا ہو تو یہ بہت بڑی مصیبت ہے اسکا اجر کہاں ہے نقل آج کہ ایک روز آپ حضرت
 خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لے گئیں۔ دیکھا کہ صومعہ کے نابدان سے آنسو بہ رہا ہے آپ نے فرمایا
 اے حسن اگر یہ آنسو رعونت سے نفس کے ہے آنکھوں میں رہنے دے کہ باطن تبرا یاں دیا ہو کہ اگر اپنے دل کو ماسین
 ڈھونڈے نہ پائے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات بری معلوم ہوئی۔ مگر آپ نے کچھ جواب نہ دیا نقل ہے کہ ایک دن
 حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو لب دریا دیکھا حضرت نے پانی پر صلا بکھا دیا۔ حضرت رابعہ سے فرمایا اؤ
 دو رکعت نماز پڑھ لیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اُستاد بانار دنیا میں آخرتوں سے ایسے ہی کام کو کہنا چاہیے جو وہ بھولیں
 یہ فرما کر اپنے اپنا صلا ہوا پر بکھا دیا۔ اور کہا کہ اے حسن یہاں آؤ تاکہ نظر خلق سے زیادہ تر نہاں ہوں اس کے بعد اپنے چاہا
 کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کو راضی کر لیں۔ تو آپ نے فرمایا اے حسن تینے وہ کام کیا جو بھلیاں کرتی ہیں۔ اور میں نے وہ کیا جو
 کھلیاں کرتی ہیں یہ دونوں بیکار ہیں۔ یعنی اس سے حصول مطلب نہیں۔ کام اس سے دور ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز خواجہ
 حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے یاروں کے آپ کے مکان پر تشریف لے گئے آپ کے گھر میں چراغ نہ تھا اب مرقہ
 ہوئی تو آپ نے اپنی اٹھائی اور بھونک دیا۔ اٹھکی مثل شمع روشن رہی آپ فرماتی ہیں کہ ایک شب میں نے

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ارشاد ہوا اے رابعہ تو مجھے محبت رکھتی ہے۔ میں نے جواب میں عرض کی کہ کون ہے جسکو آپ سے محبت نہیں۔ مگر محبت حق نے بھٹکوا دیا گھیرا کہ کسی کی محبت و عداوت کی جگہ باقی نہیں ہے۔ عرض کی کہ ایک شخص کو آپ نے چار درم دیکر فرمایا کہ کل خرید لا۔ اُس شخص نے عرض کی سیاہ ہوا سفید اپنے درہم لیکر واپس دال دیا۔ اور فرمایا ابھی کسل خرید انہیں کیا اور تفرق پیدا ہو گیا۔ آپ بت رو یا کرتین اور گلین مرتبین مگر کہ جنہم شکر و ترک غش میں مبتلا رہیں آپ کا قول تھا کہ میرا استغفار خود محتاج استغفار کا ہے جو کوئی نذرین کرتا اسکو یہ دیتیں اور فرمائیں کہ دنیا کی مجھے حاجت نہیں۔ جب سن شریف اسی برس کا ہوا سو کھ کے بُرائی سوتی خشک سی ہو گئیں تھیں اور چلنے میں دگتی تھیں آپ کا کفن ہمیشہ سانے سجدہ گاہ کے پاس رکھا رہتا۔ اور سجدہ گاہ آپ کا انوسے تر رہا کرتا آپ کے مناب بہت پُر نور تھے۔

۱۸۷

۱۸۸

حضرت فضیل بن عیاض حبشی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ابتدا سے حال میں سردار جماعت رہنما تھے اور بادیہ مرو و بادین خیمہ دار لکڑیاں کا کپڑا اور نرسے کی ٹوپی اور گھلے میں تسبیح ڈالے رہتے تھے جو شاگرد لوگ رہنری کر کے لاتے تھے وہ تقسیم کرتے۔ اور اپنا حصہ لیتے مگر نماز جماعت چھوڑتے اور جو آدمی ترک جماعت کرتا اسکو نکال دیتے ایک روز کہ ہذا قافلہ آتا تھا اور غلطہ رہنروں کا معلوم تھا ایک شخص کے پاس اس قافلہ میں کچھ روپیہ تھا اس نے خیال کہ اسکو کمین چھاپا دین تو محفوظ رہے۔ وہ روپیہ لیکر جنگل میں گیا۔ دیکھا کہ ایک بے صورت درویش بیٹھا ہے۔ جا کر کہا کہ یہ روپیہ آپ رکھیں تاکہ رہنروں کے ہاتھ سے محفوظ رہے۔ آپ نے کہا کہ خیمہ میں رکھ دو وہ رکھ کر قافلہ میں آئے۔ اور رہنروں نے اسے اور قافلہ کو ٹوٹا اور مال لے گئے بعد اسکے وہ شخص اپنا روپیہ لانے جنگل میں گیا۔ دیکھا کہ مال رہنروں کا آپ تقسیم کر رہے ہیں۔ اس نے دین کہا کہ میں نے اپنا مال اپنے ہاتھ رہنروں کو دیا۔ اپنے دور سے دیکھا اور بچارا وہ شخص دڑا دڑا سا سننے گیا پوچھا کیا آیا ہے۔ اس نے کہا اپنی امانت چاہتے ہیں کہا جان رکھا جو مال سے اٹھالے۔ اس نے دیکھا کہ اسی طرح رکھا ہو گیا تھا آپ کے بارون نے کہا کہ اس قافلہ سے کچھ نقد نہیں لاتے کیونکہ واپس وہ حضرت فضیل رحمہ اللہ نے کہا کہ اس نے میرے ساتھ گمان نیک کیا تھا اور ہم بھی خدا کے ساتھ گمان نیک رکھتے ہیں میں نے اس کے گمان کو سچا کیا۔ تو خدا میرے گمان کو سچا کرے۔ ایک روز ایک دوسرے قافلہ کو ہر ایمان فضیل رحمہ اللہ نے مارا اور مال لوٹ کر کھانیکو بیٹے ایک شخص نے اس قافلہ کے ان سے پوچھا تھا را کوئی شرط بھی ہے کہما جو پوچھا کہ ان سے کہنا ماڑ پڑھا جو کہما کہ وقت نکلا نہیں ہے۔ کہا تلوغ کی پڑھا جو کہما کہ پوچھا کہما۔ کہما روزہ سے کہما کہ رمضان نہیں ہے کہما تلوغ سے رکھا جو وہ شخص پاس فضیل رحمہ اللہ کے گیا اور بولا کہ روزہ و چوری و نماز ساتھ کیا کام کر نیکی فضیل رحمہ اللہ نے کہا قرآن جانو

کہا ان فضیل رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی و آخر وہ اعترفاً بذنوبہم حطوا علما صالحاً وہ شخص سخت متعبر ہوا۔ ایک شب کو ایک قافلہ جاتا تھا اس میں ایک شخص نے یہ آیت پڑھی اہم یان الذین امنوا ان مشیت علیہم لہ کرامۃ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے کہ یہ دل خستہ تھا راہبیدار ہو یہ صدا جان فضیل رحمہ اللہ کو ایک تیر ہوا کہ راہر نی کب تک۔ اب وقت آیا ہے تیری راہ میں چلین فریاد بر لائے اور سیرا شکل کو گئے۔ باور دین ایک جو دھکا کسیر طح خوش ہوتا تھا۔ آپکو دھکا اپنے لوگوں سے کہا کہ وقت آیا ہے کہ محمدؐ یو کا استغاف کریں۔ آپکو پڑا اور کہا اگر اپنی خلاصی چاہتے ہو تو اس بار کو ٹیکو اٹھا کر جگہ خالی کرو۔ فضیل رحمہ اللہ شب و روز بالو اٹھاتے تھے مگر کم ہوتا تھا۔ ایک روز رات کو ایسی ہوا آئی کہ سب بالودفع ہو گئی جو دھنے جب یہ دیکھا تو کامین نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تم میرا مال مجھے نہ دے گھین بھجور دھکا میرے سر ہانے میرا کیسہ زر رکھا ہے اٹھا کر مجھے دوا کہ قسم پوری ہو جائے تب تک بھجور دین۔ فضیل رحمہ اللہ نے ہاتھ اٹکے بلین کیا اور کیسہ زر اسکو دیا۔ جو دھنے کہا اول سلام ہو سکھاؤ تب تک بھجور دین۔ جو دھسلمان ہوا اور آپ کو بھجور دیا اور کہا کہ تم نے جانا ہم کیوں مسلمان ہوئے جو دھنے کہا کہ مجھے اب تک یقین نہ تھا کہ کون دین حق ہے تو ریت میں میں نے پڑھا تھا کہ جس کا سچا ہوہو اگر ہاتھ خاک پر ڈالے وہ سونا ہو جائے۔ میں نے اپنے زیر بالین خاک رکھی تھی کہ یقین نہ ہونے اب معلوم ہوا کہ دین تھا لا سچا ہے حضرت فضیل رحمہ اللہ جب اپنے گھر پہنچے۔ تو فارادی بی بی نے آواز سن کر کہا کہ کسی نے گھین مارا ہے اور تنے زخم کھایا ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے کہا بہت بڑا زخم کھایا ہے۔ پوچھا کہاں کہا جان پر۔ اور بی بی سے کہا کہی خرم خانہ خدا رکھتے ہیں اگر کو تمہارا یہ رکھو لدین۔ بی بی نے کہا کہ ہم ہرگز تم سے جدا نہ ہونگے اور جان تم رہو گے تمہاری خدمت کریں گے۔ پس کہ میں گئے خدا نے راہ ان لوگوں پر آسان کر دی وہاں مجاور ہوئے بعض اولیاء کی درک خدمت کی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مدت تک صحبت رکھی۔ اور علم سیکھا۔ اور ریاضت کی مکر میں آپ پر کئی اور کے لوگ آپ پر جمع ہوئے۔ اور آپ وعظ کرتے۔ ایک شب ہارون رشید نے فضیل برکعی سے کہا کہ آج کی رات مجھے کسی مریض کو لے چلو کہ میرا دل اس طعراق سے مگر ہے۔ فضیل انکو سفیان علیہ کے دروازہ پر لایا سفیان نے پوچھا کون ہے کہ کہا امیر المومنین سفیان نے کہا کیوں مجھے خبر کیا میں خود آتا۔ ہارون نے جب یہ سنا کہ یہ وہ مرونین ہیں جو کچھ کو جتنے سفیان نے سنا اور کہا کہ جیسا مرقم ڈھونڈتے ہو فضیل عیاض ہے فضیل عیاض کے دروازہ پر گئے۔ وہ آیت پڑھتے تھے ام حبیبہ لدین اجزوا السیئات ان یخامکم کالذین آمنوا آخر آیت تک۔ ہارون رشید نے کہا اگر نصیحت تم چاہتے ہیں یہ کفایت ہے۔ یعنی آیت یہ ہیں کہ جانا ان لوگوں نے جنہوں نے بدکرداری کی ہے کہ ہم انکو ساتھ نیکو کاروں کے برابر کریں بعد اسکے دروازہ ہلایا حضرت فضیل رحمہ اللہ نے پوچھا کون ہے۔ کہا امیر المومنین۔ کہا امیر المومنین مجھ سے کیا کام رکھتا ہے اور میں اس سے کیا کام رکھتا ہوں۔ فضیل برکعی نے کہا اطاعت کرو لا مروجہ ہے کہ کما بھجے پریشان مت کرو فضیل برکعی نے کہا باجارت آؤں یا بکلم کہا باجارت نہیں۔ اگر بکلم آؤ تم جانو۔ ہارون آیا حضرت فضیل رحمہ اللہ نے چراغ کم کر دیا

تو منہ بارون کا نہ کھین با تھ بارون کا فضیل رحمہ اللہ کے ہاتھ پر پڑ گیا فضیل رحمہ اللہ نے کہا کیا نرم ہو یہ ہاتھ اگر گ سے
نجات پاوے یہ کہا اور نماز میں مشغول ہوے بارون رویا اور کہا آخر کوئی بات کہو فضیل رحمہ اللہ نے جب سلام
پھیرا کہا کہ باپ تمہارا عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا پیغمبر سے درخواست کی کہ مجھے کسی قوم کا ایسا پیغمبر بھیجے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا عم ہم کہ تمہیں تمہارا بیٹا بھیجے تمہارا نفس خدا کی طاعت میں بہتر اس سے ہو کہ تمہارا سال تم خلق کی
طاعت کرو بارون نے کہا زیادہ کرو کہا جب عمر بن عبدالعزیز کو خلافت پر بٹھایا سالم بن عبداللہ ورجاء بن حیات محمد بن
کعب کو بلایا اور کہا کہ ہم قبلا ہوے اس کام میں مدبر کیا ہے۔ ایک نے کہا اگر جانتے ہو کہ قیامت میں خدا کو کون جانوے
یہ ان مسلمان کوئل پدرو جو مان کوئل برادر اور لڑ کوئل فرزند و عورتوں کوئل خواہر و مادر جانو اور ان کے
ساتھ ویسا ہی معاملہ کرو جیسا کہ باپ بھائی بہن لڑکے کے ساتھ کرتے ہیں بارون نے کہا اور کچھ فرمائیے فرمایا یا اسلا
مثل تیرے گھر کے ہو اور خلائق مثل تیرے عیال کے کہا اور کچھ فرمایا ہم ڈرتے ہیں اس تیرے روئے خوب سے کہ
قبلا سے دوزخ نہ وارد زشت نہو جاسے کم سن و بوجہ صحیح فی النار فیضی کم من اسیر تبا کہ ولسیر کہا اور کچھ روز بازار روٹا
آپ نے فرمایا ڈر خدا سے اور جواب خداوند سے ہوشیار رہو آمادہ کہ روز قیامت حق تعالیٰ مجھے ایک ایک کر کے چھوگا
اور انصاف ہر ایک کا جائیگا اگر کسی رات کو ایک ضعیف بھوکھی اپنے گھر میں سوئی ہوگی بروز قیامت تیرا دھن کیڑگی
بارون گریہ سے ایسا بیہوش ہوا کہ بچر ہو گیا۔ فضیل برکی نے کہا با فضیل تم نے امیر المؤمنین کو مارا حضرت فضیل رحمہ
نے کہا چپ رہا ایمان ان کو نے اور تیری قوم نے اسے مارا نہ میں نے بارون کو اس بات سے زیادہ کہ وہ فضیل برکی
سے کہا کہ نکو ایمان اس لیے کہا کہ مجھے فرعون جانتے ہیں۔ پس بارون نے کہا آپ پر کچھ فرض ہے۔ اپنے فرمایا ان
خدا کا فرض مجھ پر اور وہ عبادت ہو اگر تمہلکو اس کے لیے کپڑے۔ وادی و برسرے بارون نے کہا میں حق کا فرض پوچھتا
ہوں نہ با خدا کا شکر جو کہ تمہلکو اس خدا سے بہت نعمت ہو اور مجھے کچھ کلمہ نہیں ہے۔ بارون نے توڑا نہ را شمر فی کا سانس پکے
رکھا کہ کہ یہ حلال ہے میں نے میراث مادر سے پایا ہے۔ اپنے فرمایا میری ان نصیحتوں نے تجھے کچھ نہیں کیا اسی
جگہ سے تو نے علم شروع کیا میں کہتا ہوں جو کچھ نور کھتا ہے صاحبان مال کو پھیر دے تو دوسروں کو جگہ دینا چاہیے
ویتا ہے۔ یہ کہا اور بارون کے آگے سے اٹھے اور دروازہ بند کر لیا بارون باہر آیا ایک روز آب غفات میں کھڑے
تھے۔ اور خلق کو دیکھ رہے تھے اور انکی الحاج و زاری سن رہے تھے اپنے فرمایا اگر یہ خلق کسی غلے میں باس بھی جاوے
اور اس سے ایک پیسہ طلب کرے وہ دریغ نہ کرے تیرے نزدیک کہ خداوند کریم ہر آمرزش کی آسان ہو تو اگر کم لا کرین
ہو امید ہو کہ تو سب کو بخشے گا آپ سے کسی نے پوچھا کہ کیا سبب کہ خانیقون کو نہیں دیکھتے ہیں جواب یا کہ اگر تم خانیق رہتے
تو میں وہ پوشیدہ نہ رہتے کہ خانیق کو نہیں دیکھتا ہر خانیق۔ اور اتم زوہ نام زوہ کو دیکھتا ہے آپ سے پوچھا کہ مرگ و قوت
ہمک و دھنسی حق کی حد تک پہنچا ہے کہا جب سے دعا آگے اسکے برابر ہو جانا پوچھا اصل دین کیا ہے۔ جواب دیا

کہ عقل پوچھا اصل عقل کیا ہے۔ کہا کہ علم۔ پوچھا کہ اصل علم کیا ہے۔ کہا صبر حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے کچھ سمجھتا
 کرو۔ فرمایا سچ سے رہو اور متبوع سے مت ہو۔ بیشتر مافی نے پوچھا زہد بہتر ہے یا رضا۔ فرمایا رضا۔ اس سبب سے کہ راضی کچھ
 منزلت نہیں طلب کرتا ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ آپ پاس گئے اور دھڑک باتیں کیں اور سنیں فرمایا کہ
 یہ کیا مبارک رات ہے اور پسندیدہ شب ہے۔ ایسا جلسہ وحدت سے اچھا ہے فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کیا میری رات پر اور تباہ
 شب۔ سفیان رحمہ اللہ نے پوچھا کس سبب سے فرمایا اس لیے کہ تم تمام رات اس فکر میں رہے کہ کون سی بات کہیں جو
 میری خوشی کی ہو۔ اور میں اس فکر میں۔ مگر جواب اسکا کہان سے دین کہ پسندیدہ ہو پس ہم دونوں خلعت بدل دیے
 اس لیے خلوت بہتر ہے۔ اور ناجات کرنا خدا سے۔ آپ نے فرمایا کہ بت ہم احسانند اس شخص سے ہوں جو ہر گز گارے اور
 سلام کرے اور جب ہم بیمار ہوں میرے دیکھنے کو نہ آوے۔ اور فرمایا جب رات آتی ہے میں خوش ہوتا ہوں کہ مجھے
 خلوت بے تفرقہ ہوئی ہے اور جب صبح ہوتی ہے غمگین ہوتا ہوں کہ رات میں دیدار خلق سے کہ ایسا نوک کوئی آوے اور مجھے
 تشویش دے۔ فرمایا جیسے تمنا کی سے وخت ہوا اور خلق سے انس پکڑے سلامتی سے دور ہے۔ اور کہا ہر خیر کی زکوۃ
 ہے اور زکوۃ عقل کی اندوہ طویل ہے۔ اور اسی جگہ سے ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصل لاجزان اور
 فرمایا جیسا کہ تعجب ہے کہ بہشت میں کوئی گریہ کرے ویسا ہی تعجب ہے کہ دنیا میں کوئی شے سے اور فرمایا جب خوف کسی کے
 دلیں جاگزین ہو جو چیز کہ اسکے کام نہ آوے اسکی زبان پر نہ آوے اور اس سے خوف شہوات اور حب دنیا
 بالکل سوختہ ہو جاوے۔ اور رغبت دنیا کی اسکے دل سے باہر کرے قولہ جو خدا سے ڈرے اس سے رہیں اور
 جو خدا سے نہ ڈرے سب چیز سے ڈرے قولہ خوف اور بہت بندہ کی بقدر غم اسکے ہوتی ہے اور زہد بندہ کا دنیا میں
 بقدر رغبت آخرت کے جو قولہ دنیا ایک باگل خانہ ہے اور خلق اس میں مثل دیوانوں کے اور باگل خانہ میں طوق زنجیر ہوتی
 ہے قولہ قسم خدا کی اگر آخرت سفال باقی ہوتی اور دنیا زرفانی۔ نہ لو اور تھا کہ رغبت طرف سفال باقی کے ہوتی حالانکہ
 دنیا نہیں ہے مگر سفال فانی۔ اور آخرت نہیں ہے مگر زرباقی۔ قولہ کسی کو دنیا میں کچھ نہیں دیا۔ کہ سوائے آخرت سے اسکے
 کم نہیں کیا قولہ لوگ آپس سے کہ منقطع ہوئے ہیں سبب تکلف کے۔ اگر تکلف درمیان سے اٹھ جاوے گستاخ آپس میں
 زندگانی کر سکتے ہیں قولہ تین چیز تھوڑی ہیں نہ عموک نہ پاؤ گے عالم کہ علم اسکا میزان عمل میں درست آوے۔ نہ پاؤ گے
 اور بے عالم رہو گے۔ اور عامل کہ اخلاص اسکا ساتھ عمل کے موافق ہو۔ نہ پاؤ گے بے عامل رہو گے اور بھائی کہ سب
 عیب نہ پاؤ گے اور بے بھائی کے رہو گے قولہ ایک وقت تھا کہ جو کچھ کرتے تھے رہا بھی اب جو کچھ نہیں کرتے ہیں یا کرتے ہیں
 قولہ دوست رکھنا عمل کا واسطے خلق کے رہا ہے۔ اور عمل کرنا واسطے خلق کے شرک ہے اور اخلاص وہ ہو کہ خدا تعالیٰ ان
 دونوں خصلتوں سے بچاوے قولہ جو کوئی خدا کو پہچانے پہچاننے کے حق سے تودہ پیش بھی کرے پرش کے حق سے
 قولہ جو غرور دی گذر جانا ہے بڑا اور اس سے قولہ حقیقت قول کی وہ ہے کہ غیر اللہ کے امید نہ رکھے اور غرور خدا سے نہ رہے

قولہ جب تجھ سے پوچھیں کہ خدا کو دوست رکھنا تو چپ رہ اگر تو کہے نہیں تو کافر ہوا اور کہے ان تو فعل تیرا ساتھ
 فعل دوستوں کے نہیں نے قولہ جو فاسق کے سامنے ہنسنے اُس نے گویا کوشش کی ویران کرنے میں مسلمان کے قول
 دو دعاؤں میں لکھو خراب کرتی ہیں بہت کھانا اور بہت سونا قولہ ملو گون میں دو خصلتیں ہیں۔ اور دونوں جہل سے
 ہیں۔ ایک یہ کہ ہنسنے ہو تعجب کی بات دیکھ کر دوسرے یہ کہ نصیحت کرتے ہو اور خود وہ نہیں کرتے نقل ہے کہ تیس سال
 کسی نے آپ کو ہنسنے نہیں دیکھا مگر اُس روز کہ آپ کے صاحبزادہ نے وفات کی تھی لوگوں نے کہا یہ کیا موقع خیمہ خلد
 فرمایا میں نے جانا کہ خدا راضی تھا اسکے مرگ پر میں نے بھی سواخت اسکی رضا کی اور تم کیا۔ آپ کی جب وفات نزدیک ہوئی
 دو دو غریب ایک ایک تھیں عیال کو وصیت کی کہ جب مجھے دفن کر دو دونوں لڑکیوں کو کوہ نو بیس پر لیجا یا اور آسمان
 کی طرف نہ کر کے کہنا کہ خداوند افضیل نے مجھے وصیت کی ہے کہ جب تک میں زندہ تھا ان قب یوں کو انبی طاقت سے تھا
 جب مجھے مجلس قبر میں تو نے مقید کیا۔ ان قیدیوں کو میں نے مجھے پھر دیا جب حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کو دفن
 کر کے آپ کی بی بی نے دیا سہی کھلے مناجات کی اور بہت روئیں فوراً امیر میں ساتھ دو لڑکوں کے اُس جگہ پہنچا
 اور وہ روناسنا حال پوچھا آپ کی بی بی نے حال کہہ دیا امیر نے کہا ان لڑکیوں کو ہم لڑکوں کو دینگے۔ آپ کی بی بی نے کہا
 کہ دو فی الفور عماری تیار ہوئی اور فرش دیا کا بچھایا گیا۔ اور ان لڑکیوں کو میں نے لے لیا اور لوگوں کو جمع کر کے
 اپنے دونوں بیوں کے ساتھ نکاح کر دیا اور ہر ایک کا دس ہزار کا بن کیا عبد اللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فضیل
 وفات فرمائی اندوہ زمین سے اٹھا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

۸۰۴

۱۸۹

آپ صاحبین میں سے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے استخراج سائل آپ کے مشہور عام ہیں
 بائیسویں صفر یا غرہ رمضان آپ کی وفات ہو۔

حضرت خواجہ شعیق عینی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۸۰۹

۱۹۴

۸۱۰

۱۹۵

یگانہ وقت شیخ زمانہ تھے۔ زہد و عبادت میں قدم راسخ رکھتے تھے اور تمام عمر توکل میں رہے۔ انواع علوم میں کل
 تھے تصنیفات آپ کے فنون و علوم میں بہت ہیں۔ ماتم اصم کے استاد تھے طریقت حضرت ابراہیم اوہم رحمۃ اللہ علیہ
 سے پائی تھی اور بہت مشائخ کے ساتھ صحبت رکھی۔ فرماتے تھے کہ ایک ہزار سات سو استاد کی میں نے شاگردی
 کی اور کئی اونٹ کا بار کتا میں حاصل کیں۔ اور جانا کہ رخصاے خدا سے فائدے چار چیز میں ہر ایک میں بوزی میں
 دوسری اخلاص کام میں۔ تیسری عداوت شیطان سے چوتھی آمادہ مرگ رہنا۔ سب تو یہ کا آپ کے یہ تھا کہ

ترکستان میں آپ واسطے تجارت کے گئے۔ اور وہاں ایک تجمانہ میں دیکھا کہ ایک شخص بت پوجتا ہے اور زاری کرتا ہے جو شقیق رحمہ اللہ نے کہا کہ تیرا پیدا کرنے والا زندہ ہے اور عالم ہے اور قادر ہے۔ اُسکو پرستش کر۔ بت کو مت پوج۔ کہ اُس سے کچھ نہوگا۔ اُس نے کہا اگر ایسا ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو کیلوقادری میں ہر کہ تکتو تمھارے شہر میں روزی دے اور تمھیں یہاں نہ آ پڑے حضرت شقیق رحمہ اللہ کو ہوش آیا۔ اور رخِ طبع کے کیا ایک گبر آپ کے ساتھ چلا اور شقیق رحمہ اللہ سے پوچھا تم کس کام میں ہو کہا سوداگری میں اُس نے کہا اگر تم پیچھے اُس روزی کے دوڑتے ہو کہ جو قدر میں نہیں ہے تو لکھو عمر ضائع کرنا کہتے ہیں۔ اور اگر پیچھے اُس روزی کے دوڑتے ہو جو مقہر ہو تو مت جاؤ ورنہ وہ تمکو پھینکے گی کہ شقیق رحمہ اللہ نے جب یہ سنا اچھی طرح چوسکے اور دنیا اُنکے دل پر سرد ہو گئی تلخ میں قحط شدید ہوا کہ آدمی آدمی کو کھاتا تھا شقیق رحمہ اللہ نے ایک غلام کو دیکھا کہ نہتا ہوا خوش خوش جاتا ہے کہا اے غلام کیا موقع خوشی کا ہے تو نہیں دیکھتا کہ خلق کا حال کسنگی سے کیا ہے غلام نے کہا مجھے کیا غم ہے کہ میں غلام ایسے شخص کا ہوں کہ انکے کانوں پر۔ اور اس قدر غلہ اُسکے پاس ہے کہ مجھے بھوکھا نہیں رکھتا شقیق اب اپنے ہاتھ سے گئے کہا اُمی وہ غلام اپنے خواجہ پر کہ وہ ایک انبار رکھتا ہے نہتا ہے۔ تو کہ مالک الملوک ہے اور میری روزی کا ذمہ دار ہے میں کیوں غم کروں فوراً شغل دینا سے پھرے۔ اور توبہ نصوح کیا حاتم اسم رحمہ اللہ نے کہا کہ شقیق کے ساتھ ہم ایک جہاد میں تھے سارے سخت لڑائی تھی۔ اسوقت کہ سوائے سر نیزہ کے کچھ نظر نہیں آتا تھا اور تیر ہوا پر جاتے تھے شقیق نے مجھ سے کہا کہ اے حاتم اپنے تئیں کیسا پاتے ہو۔ مگر ایسا جانو کہ کل کی رات ہے کہ انہی بی بی کے ساتھ تم سوئے تھے۔ بعد اُنکے شقیق رحمہ اللہ نکلے اور درمیان میں دونوں صف کے خرمہ سر تلے رکھ سوئے۔ اعتماد سے کہ خدا پران کو تھا اور میان شمنوں کے بسرے گئے۔ ایک روز آپ بیٹھے تھے کہ شہر میں غل ہوا کہ کافر اُسے آپ باہر گئے اور کافروں کو نہریت دیکر پھرتے ایک مرید گئے پھول آپ کے سجادہ پر رکھا۔ اُسکو آپ سو گئے تھے ایک جاہل نے دیکھا کہ لشکر کفار و شر پر ہے اور اہم مسلمان پھول سو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ منافقین سب پھول سو گئے دیکھتے ہیں۔ لشکر کو نہریت دینا نہیں دیکھتے ایک شخص حضرت شقیق رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرا راہ حج جانے کا ہے پوچھا زاد راہ کیا ہے اُس نے کہا چار چیز۔ اول کسی کو اپنی روزی پر اپنے سے زیادہ نزدیک نہیں دیکھتے ہیں۔ اور کسی کو اپنی روزی سے دور تر سوئے اپنے نہیں دیکھتے ہیں۔ تیسرے قضاے خدا کو دیکھتے ہیں۔ کہ ہم جان ہوں آوے۔ چوتھے ہم جس حالت میں ہوں ہم جانتے ہیں کہ خدا سے تعالے مجھے مجھ سے اچھا جانتا ہے حضرت شقیق رحمہ اللہ نے کہا اچھا تو شہ ہے کہ تو رکھتا ہے مبارکباد جب حضرت شقیق رحمہ اللہ نے قصد کعبہ کا کیا۔ تلخ سے بغداد میں پہونچے۔ بارون رشید نے انکو بلایا آپ گئے بارون نے کہا تم شقیق زاد ہو۔ کہا شقیق میں ہوں۔ مگر زاد نہیں ہوں بارون نے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ کہا ہوش رکھو خدا نے تمھیں بجائے صدق کے بھایا ہے۔ صدق طلب کرے و بجائے فاروقی کے بھایا ہے فرق چاہیے میان

حق و باطل کے وچائے ذی النورین کے بھایا ہر جاو کرم چاہیے وچائے مرتضیٰ کے بھایا ہر۔ علم و عدل چاہیے کہا اور فرمایا
 فرمایا حق سبحانہ و تعالیٰ کا ایک مکان ہر جسکو دوزخ کہتے ہیں تجھے دربان اُسکا کیا ہو۔ اور تین خیر تجھے دی ہو۔
 مال و شمیر و تازیانہ اور کہا ہر کہ خلق کو بوسیلہ اس تین چیز کے دوزخ سے باز رکھ۔ جو حاجت مند تیرے سامنے آوے
 مال اُس سے دروغ مت رکھ اور جو خدا کے حکم سے خلاف چلے۔ اس تازیانہ سے اُسکی تنبیہ کر اور جو کوئی کسی کو مائے اس
 تلوار سے قصاص لے اگر تو ایسا نہیں کرے تو پیشرو دوزخیان تو ہو۔ ہارون نے کہا اور فرمایا کہ اگر تو جنگل
 میں ایسا پیا سا ہو کہ نوبت بجان پہونچے کوئی تجھ سے نصف ملک مانگے تو بوجہ ایک کوزہ آب کے تو دے کہانا
 فرمایا اگر وہ پانی خلق میں جا پھسے کہ نوبت بجان آوے۔ تجھ سے نصف ملک مانگے تو بوجہ نکلنے اُس جانی کے نوے
 کہانا ہر فرمایا پھر تنکو کیا نام ہر ایسے ملک پر کہ ایک کوزہ پانی قیمت اُسکی ہو۔ ہارون رویا۔ اور باغ از نام خصمت کیا جب
 آپ مکہ میں پہونچے لوگ جمع ہوئے۔ فرمایا یہاں روزی ڈھونڈھنا جمل ہر اور کام کرنا واسطے روزی کے حرام قولہ جو
 کوئی مصیبت میں جزع کرے ویسا ہی ہر کہ نیزہ لیکر خدا سے لڑتا ہر قولہ اصل طاعت خوف و رجا و محبت ہر علامت خوف ترک محام
 و علامت رجا طاعت و ایم۔ و علامت محبت شوق ہر قولہ عبادت و جزو ہر خاموشی و گریختن از خلق قولہ ہلاکت آدمی تین چیز
 میں جو گناہ کرنا ہر بائید تو بہ۔ اور تو بہ نہیں کرنا ہر امید زندگانی۔ اور تو بہ نہ کر دہ رہنا ہر امید رحمت قولہ تین چیز زینت فقیر ہر عزت
 دل و سبکی حساب و راخت نفس۔ اور تین چیز لازم تو گران ہر سنج تن و شغل دل۔ و سختی حساب قولہ مرگ کیلئے
 آمادہ رہو کہ جب آوے پھر نہ پھرے پوچھا کہ کیونکر پہچانے کہ بندہ ہر واقع ہر ساتھ خدا کے اور اعتماد اُسکا خدا پر ہر فرمایا
 اس سے کہ اگر اُسکا دنیا سے کچھ فوت ہو جاوے تو وہ غنیمت جانے قولہ سات سو عالم سے میں نے پوچھا کہ خرمو خدا کو
 ہر۔ اور تو گور کوں ہر اور زیر کوں ہر۔ اور درویش کوں ہر اور غیل کوں ہر ساتون سوئے ایک جواب دیا۔ کہ خرمو خدا کو
 ہر کہ دنیا کو دوست نہ رکھے اور زیر کہ وہ ہر کہ دنیا میں فریفتہ ہو۔ اور تو گور وہ ہر کہ خدا کی قیمت پر راضی ہے۔ اور درویش
 وہ ہر کہ اُسکے دہین طلب زیادتی نہواور غیل وہ ہر کہ تحمل ال خدا کا باز رکھے۔

حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۱

۱۹۶

زہاد و عبادت سے اس گروہ کے این اور تابعین میں آپ کے زہد کا مقابل کوئی نہ تھا امر قید و محاسبہ میں آپ کو
 کمال تھا۔ انہی معرفت و حالت پوشیدہ رکھتے۔ اور ریاضت عجیب کرتے دنیا سے انقطاع کلی رکھتے۔ ستر نہ اردم
 میراث میں پائے تھے۔ کچھ اس سے کھانا خرمے کی چٹائی تھے ایسے خرمے سے کھاتے۔ چالیس برس تک نیا کپڑا نہ پہنا
 قولہ جسکو فضائل پیارا ہو وہ فریفتہ ہر قولہ جس نے قرآن پڑھ کر دنیا اختیار کی وہ استہزاء کہنے والا ہر قولہ میں
 ڈرتا ہوں کہ جو کچھ مجھ پر ظاہر ہوتا ہر میرے اعمال سے۔ وہ میرے گناہ سے زیادہ نقصان کرنے والا ہر قولہ

اگر ایک رات صدق کے ساتھ خدا کا کام کریں وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہو اور میرے نزدیک بہتر ہو کہ خدا کی راہ میں
 ملو اور چلا دیں حدیفہ رحمہ اللہ کو اپنے لکھا کہ میں تلو و صیت کرتا ہوں خدا سے تقویٰ کرنے کو اور عمل کرنے کو اُسپر
 جو کچھ تم سکھائے گئے ہو اور ایسے مراقبہ کے لئے کہ کوئی تلو نہ لکھے جہاں مراقبہ کرو مگر حق جل شانہ حضرت شبلی
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوسف اسباب سے بوجھا کہ تواضع کی غایت کیا ہے۔ کہا وہ کہ جب گھر سے باہر نکلو جسکو
 جانو کہ وہ تم سے اچھا ہو قول تھوڑے تقویٰ کو بہت عمل کی جزا دیں اور تھوڑی تواضع بہت اجتہاد کی جزا دیں قولہ
 علامت تواضع کی وہ ہے کہ سچی بات کو تو قبول کرے جو کوئی کہے اور مراقبت کرو اپنے سے کمتر کی۔ اور بزرگ رکھو اپنے سے
 بڑے کو جس تبیین ہوا اور جو کچھ اُسے پیش کر دو۔ اور غصہ کو فرو کر دو۔ اور جہاں رہو خدا کی طرف رجوع کرو۔ اور تو نگروں سے
 تکرار کرو قولہ شہوت کو یعنی خواہشوں کو مخور کرے دل سے گریز یا شوق جو مرد کو بے آرام کرے قولہ مراقبت کی چند
 علامتیں ہیں۔ اختیار کرنا اس چیز کا جسکو خدا نے قبول کیا ہے نیک قصد کرنا خدا کے ساتھ۔ کسی بیشی سب خدا کے
 واسطے جاننا دل کا ساتھ خدا کے آرام پر نہ انقطع ہونا سب مخلوق سے خدا کے واسطے قولہ صادق کی چند علامتیں
 ہیں دلو زبانی کے ساتھ درست رکھنا۔ قول اور فعل برابر رکھنا اس جہاں کے طلب تعریف کو ترک کرنا۔ راستہ چلنا
 کرنا۔ آخرت کو دنیا پر قبول کرنا۔ نفس پر تفر کرنا قولہ توکل کی بھی چند علامتیں ہیں قرار پکڑنا اُسپر جسکا خدا خاص ہے
 اور قائم رہنا اُسپر جو تلو ہو چکے اعلیٰ یا اونے سے اور تسلیم کرنا اُسپر جو ہو بیوالا ہے۔ اور تعلق مکرنا دل کا دریاں
 کاف اور نون کے یعنی ایسا جانے کہ ہنوز کاف نون کے ساتھ نہیں ملا ہے۔ تو ضرور جو کچھ کاف و نون سے ہو
 توکل درست ہو اور قدم عبودیت میں نہ کھنا۔ اولاً لوہیت سے باہر آنا۔ یعنی دعویٰ فرعون بنی کرے سا اور اختیار کرے
 قطع تعلق اور نو میدی خلق سے قولہ عمل کرو عمل ایسے مرد کا کہ وہ دیکھتا ہے کہ کسی نجات نہو گی مگر اسی عمل سے اور توکل
 کرو توکل اس شخص کا کہ وہ دیکھتا ہے کہ اُسکو نکلے گا مگر وہ کہ خدا نے ازل میں اُسکے لئے لکھا ہے۔ اور حکم کیا ہے قولہ انس کی پانچ
 علامتیں ہیں۔ ہمیشہ بیٹھنا خلوت میں بڑھنا وحشت کا مخالفت سے لذت پانا ذکر میں۔ راحت پانا مجاہدہ میں بیکل مارا
 رسن طاعت پر۔ جمع و تفرق سے سوال کیا۔ فرمایا کہ جمع جمع کرنا دیکھا ہے معرفت میں اور تفرق تفرق کرنا احوال
 میں قولہ ناجماع تہم فرض نہیں ہے اور طلب حلال تہم فرض ہے

حضرت معروف کرخی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۸۱۲

۱۰۱۲

والدین آپ کے نصاریٰ تھے ایک روز حضرت داؤد علیہ السلام نے روٹی تناول فرما رہے تھے کہ حضرت
 معروف رحمۃ اللہ کے والد کا اُس جگہ گزر ہوا آپ نے ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا انھوں نے کھا لیا اُسی شب بی بی سے
 اہم صحبت ہوئے۔ محل حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا قرار پایا جب آپ سن خیر کو پہنچے مکتب میں بھیجے گئے

معلم نے تسلیت کی تعلیم شروع کی آپ سے کہا کہ کوثر ثالث و ثلاثہ۔ آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد۔ ہر جہنم نے جبر کیا کر آپ تین خدا کا نام لین مگر آپ ہی فرماتے رہے کہ خدا ایک ہے۔ بالآخر آپ بھاگ گئے۔ آپ کے والدین کو تشویش ہوئی بہت دھوڑا ہوا اور یہ کہا کہ اگر آجائے تو جس دین پر وہ ہو گا ہم سب بھی قبول کرینگے توڑے دنوں کے بعد آپ حضرت علی موسیٰ رضارضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سلطان ہوئے اپنے گھر آئے والدین نے پوچھا تو کون ہے۔ آپ نے فرمایا معروف پھر پوچھا مذہب کیا ہے آپ فرمایا دین محمدی آپ کے والدین نے بھی اسلام قبول کیا پھر آپ حضرت داؤد علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبادت میں مشغول ہوئے اور اتنی ریاضتیں کیں کہ مقبول خلائق ہوئے ایک روز آپ ایک جماعت کے ساتھ جاتے تھے ایک جماعت جو انون کی دیکھی کہ فساد میں مشغول شراب پیتی رباب بجاتی تھی لوگوں نے کہا کہ دعا فرمائیے کہ یہ سب وجہ میں ڈوب جائیں تو فساد دفع ہو اور دوسروں پر انکے فساد کا اثر نہ پائے فرمایا تم لوگ ہاتھ اٹھاؤ اور آپ نے یہ دعا کی خدا جابجا نکو دنیا میں تو نے عیش میں رکھا آخرت میں بھی انکو عیش بخشی عطا فرما اصحاب حیران رہے اور عرض کیا کہ یا شیخ اس کے بھید سے مجھے مطلع فرمائیے فرمایا تھوڑا تو تھ کر تو ظاہر ہو گا اس جماعت کے جب شیخ کو دیکھا تو رباب کو توڑا اور شراب پھینک دی اور گر رہا انبر غالب ہوا اور شیخ کے پاؤں پر گرے اور توبہ کی اپنے فرمایا کہ تم لوگوں نے دیکھا کہ سکی مراد بے غرق و بے رنج حاصل ہوئی حضرت سری سقطی نے عید کے روز دیکھا کہ آہ خرمی کے گھلیاں چن رہے ہیں پوچھا یہ کیوں فرمایا کہ فلان لڑکا یمیم ہو سکو یا کپڑا نہیں پروا نہ کرتا میں یہ گھلیاں اس لیے چتا ہوں کہ بچکر اسکو جو خرید کر دوں تاکہ وہ کھیل میں بہل جائے حضرت سری سقطی اس رشتے کو اپنے ساتھ لے گئے اور نئے کپڑے بنوا دیئے اور جو خرید دیا انکے دل میں ایک نور پیدا ہوا اور حال انکا دگرگون ہو گیا ایک روز اچکا وضو ٹوٹ گیا آپ نے فوراً یمیم کیا لوگوں نے کہا کہ وجہ قرب ہر یمیم کیوں کیا آپ نے فرمایا اگر پہنچتے پہنچتے میں مر جاؤں۔ قولہ جو خرمی میں خیر ہیں ہر وقت بے خلاف تسائش ہے جو عطا ہے سوال۔ قولہ علامت خدا کے بگڑنے کی کسی کے حق میں یہ ہو کہ اسے کائنات میں مشغول کرے کہ وہ اس کے کچھ کام نہ آئے اور جب خدا بندہ کے لیے کچھ چاہے تو فوراً عمل نیہ کا اسپر کھولے اور دروازہ سخن کا اسپر بند کرے۔ قولہ علامت اولیاء سے خدا یہ ہو کہ قدرت انکی ساتھ خدا کے ہوا قرار انکا ساتھ خدا کے اور تغل انکا راہ میں خدا کے ہو قولہ حقیقت وفا کی ہوش میں آنا ہر خواب غفلت سے اور فارغ ہونا ہر اندیشہ فضول اور آفت سے قولہ طلب بہشت بے عمل کے گناہ ہے اور انتظار شفاعت بے گناہی سنت کے ایک نوع کا غور ہوا امید رکھنا رحمت کی نافرمانی کے ساتھ جمل و حاکت ہے۔ قولہ تصوف حقائق کا لینا ہر دقائق کا کتنا اور نانا امید ہونا ہر اس سے کہ جو کچھ خلاق کے ہاتھ میں ہے۔ قولہ جو شخص عاشق ریاست ہے ہرگز فلاح نہ پائے قولہ میں ایک بہت نزدیک راہ خدا کی بتانا ہوں کچھ کسی سے مت چاہو اور نہ تمہارے پاس کچھ ہو کہ کوئی تم سے چاہے قولہ زبان کو مدح سے نگاہ رکھو جیسا کہ دم سے پوچھا کہ کس چیز سے ہم طاعت پر قادر ہوں کہا کہ جب دنیا دل سے

دور کرو اگر کچھ بھی دنیا سے تمھارے دلیں ہو تو جو سجدہ تم کرو اسکو کرتے ہو۔ سوال کیا محبت سے فرمایا کہ محبت تعلیم خلق سے نہیں ہے بلکہ محض سوہبت حق سے ہے اور اُسکے فضل سے ایک شیعہ نے ایک روز حضرت امام موسیٰ رضاؑ کے دروازہ پر کچھ مارا کہ پسلی آپ کی ٹوٹ گئی اور بیمار ہوئے حضرت سرسی نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت فرمائیے اپنے فرمایا کہ جب میں مروان نویر پیرا ہن صدقہ کرو دنیا کہ دنیا سے میں ننگا جاؤں جیسا نکلم ماور سے ننگا آیا تھا تجربہ میں آپ بے مثل تھے قوت تجزیہ کی آپ کے یہ جو کہ بعد وفات کے آپکو تریا کہ مجب کہتے ہیں کہ جس حاجت کو آپ کی خال بڑ جاوے خدا وہ حاجت بر لاوے ایک روز آپ روزہ دار تھے اور بازار میں جاتے تھے ظہر کا وقت تھا کہ ایک سقانی بکار رحمہ اللہ سن تیرپ اپنے پانی لیکر پی لیا لوگوں نے کہا آپ روزہ دار تھے فرمایا ہاں مگر اُسکی دعا پر رغبت ہوئی جب اپنے وفات فرمائی تو جو انہیں کسی نے دیکھا پوچھا خدا نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے اُس سقانی دعا کا رگر ہوئی اور مجھے بخشا ایک دوسرے شخص نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ کیا حال ہوا فرمایا خدا نے مجھے بخشا پوچھا جو چیز بد تو تھی فرمایا نہیں ایک بات ہر سال کی میں نے کو فہ میں مٹی کے جو کوئی تا متر ساتھ خدا کے بازگشت کرے خدا ساتھ رحمت کے اُسکے ساتھ بازگشت کرے اور سب خلق کو اُسکی طرف رجوع کرے اُسکی بات نے میرے دلیں جگہ بگڑی اور میں کلیتہً خدا کے ساتھ چھ اور سب شغلوں سے ہاتھ اٹھایا مگر خدمت موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے اور یہ بات میں نے اُسے کہی فرمایا اگر تم اختیار کرو تو تمکو کفایت ہے سرسی سقطی فرماتے ہیں کہ میں نے معروف کو خواب میں دیکھا کہ عرض کے نیچے مدہوش پڑے ہیں اور خدا کی طرف سے ندا آتی ہے کہ اے فرشتو یہ کوں ہے وہ کہتے ہیں خدایا تو جانتا ہے کہ معروف بہتری محبت میں خود رفتہ ہوا ہے اور بجز وہ ارتیرے مدہوش میں نہ آوے فرمان آیا کہ معروف ہے اور میری دوستی میں خود رفتہ ہوا ہے سوائے میرے دیار کے مدہوش میں نہ آوے آپ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے محضر اور سرسی سقطی وغیرہ کے استاد تھے جب آپ نے رحلت فرمائی ہر مذہب والے دعویٰ اپنے مقہوم ہونے کا کرنے لگے وجہ اُسکی یہ تھی کہ آپ کا اخلاق اپنی تواضع ہر مذہب والے کے ساتھ تھی بالآخر خادم نے یہ کہا کہ اپنے فرمایا ہے جس مذہب والا میری نفس اٹھا سکے مجھے اپنا ہم مذہب سمجھے اس بات پر سب راضی ہوئے۔ ہر چند یہ دو نصاریٰ نے چاہا اپنی نفس اٹھ سکے آخر مسلمان نے جنازہ اٹھالیا۔ اور تجنیر و تکفین اپنے طور پر کی۔

صدی سوم

حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابو الحسن اور لقب آپ کا رضا ہے کیا رھوین ربیع الثانی روز پنجشنبہ کو آپ پیدا ہوئے۔ آپکی والدہ فرماتی ہیں کہ جب موسیٰ رضا حل میں آئے کوئی اثر حل مجھے ظاہر نہوا سو نے میں آواز ذکر و شغل کی پیٹ سے

آتی تھی اور میں دُرتی تھی وقت ولادت کے بچنے ہاتھ زمین پر رکھا منہ طرف آسمان کے کیا لب کو حرکت تھی۔
 معلوم ہوتا جیسے کوئی دعا کرتا ہو۔ مامون رشید خلیفہ بغداد نے آپ کو اپنا ولی عہد کیا جب آپ دربار میں تشریف لے گئے
 اور واپس آئے امر اسے دربار پر وہ اٹھا دیتے۔ ایک دن ان سب نے عہد کیا کہ اگر پروردہ اٹھا بیٹھ گیا اب جو امام
 تشریف لائے ہوانے پر وہ اٹھا یا آپ اندر گئے وقت آنے کے بھی یہی ہوا آپ کے ولی عہد رہنے کے زمانہ میں ایک
 مدت تک پانی نہ برسا مامون رشید کے مصاحبوں نے عرض کی جب سے موسیٰ رضا کو ولی عہد کیا ہوا اسکی نحوست
 سے پانی نہیں برسا ہو۔ خلیفہ کو یہ بات برمی معلوم ہوئی آپ سے التجا ہے دعا کی آپ نے قبول فرمایا دو دن کے
 دن آپ جنگل میں تشریف لے گئے اور مسلمان ساتھ تھے آپ نے دعا کی اگر گھڑیا لوگوں نے پانی چاہا آپ نے
 فرمایا دوسرے مقام کے لیے ہو چنانچہ وہ اپنے شہر ہو کر ایک طرف چلا گیا پھر ابر آیا سب نے پانی طلب کیا آپ نے فرمایا
 دوسرے موقع کے لیے ہو چنانچہ اس طرح دس بار ابر آیا اور منتر ہو کر اور طرف چلا گیا رکھوین واجب گھٹا
 آئی اپنے فرمایا یہ بارش تمہارے واسطے ہو گی بہر جو کہ تم سب لوگ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ اور خود بھی اٹھ کر چلے آگے
 اس قدر بارش ہوئی کہ کبھی نہوئی تھی ایک دن امر اسے مامون رشید نے چاہا کہ آپ کو شہر منہ کریں کہنے لگے
 پانی برسے پر آپ کو غور ہو حالانکہ جماعت مسلمانان کی دعا کا وہ اثر تھا اگر کچھ کرامت ہو تو ان دونوں شیر قالمین
 کو زندہ کر کے ہمیں مسلط کرو۔ آپ کو غصہ آیا شیر قالمین کی طرف دیکھ کر فرمایا اس جھوٹے کو بکڑ لو فوراً دونوں
 شیر زندہ ہو کر اسکو لوٹ گئے گوشت پوست سب ریزہ ریزہ کر کے کھالیا خون جو فرش پر گر اا مسکو چاٹ لیا پھر تباہ
 حکم سے شیر قالمین بن گئے آپ نے نوین رمضان کو شہر طوس میں رحلت فرمائی مامون رشید نے انکو مین
 ملا کر کھلایا تھا فرار آپ کا شہد مقدس میں ہے

۱۹۳ ۸۰۸ ۱۹۸ ۸۱۳

امین بن ہارون رشید ع عباسیہ

شہدہ میں پیدا ہوا۔ بعد وفات ہارون رشید کے حسب وصیت امین بغداد میں و مامون رشید مرو میں خلیفہ ہوا
 چند روز بعد امین نے بغاوت کی مامون رشید کو معزول کر کے اپنے پسر عباسیہ کو مامور کرین۔ الغرض اس راوہ کے پورا کرین میں
 جنگ ہوئی اور برابر جنگ رہا بالآخر امین باہ مجرم بھر تائیں برس مارا گیا اور مامون رشید نامی ظلم و ستم پران ہوا

۱۹۸ ۸۱۳ ۲۱۸ ۸۳۳

مامون رشید بن ہارون رشید ع عباسیہ

شہدہ میں پیدا ہوا بعد قتل امین کے خلیفہ بغداد ہوا۔ قرآن مجید کے مخلوق ہونے کا اعتقاد پیدا کیا اور علماء پر جبر کیا کہ قرآن میں
 کو مخلوق کہیں حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کو اپنا ولی عہد کیا اور ساتھ اہلبیت کے مصاہرت کی بھی شادی بیاہ شریک

اور نادہی کی کہ جو کوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بخیر یاد کرے خون اُس کا ہرے یعنی رواج یہ سب افعال اُس کے بغرض فوائد دنیاوی تھے نہ دین داری کی راہ سے تقلید کا ترجمہ رومی زبان سے اسی وقت میں ہوا ایک فرد مجلس میں امامون کے ذکر اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہوتا تھا اور تذکرہ اُن مخطاؤں کا تھا جو اُن سے ملک داری میں واقع ہوئیں امامون رشید نے کہا تدبیر اخروی اُنکی قوت رکھتی تھی اور انکار دنیوی ضعیف۔ تو رشتہ تعلق اُن سعادتمند و نکامز خرافات دنیا سے ٹوٹ جاوے۔ اور یہ بات سبب رفعت درجات کا اُن کے ہر مظاہرہ تبارک حضرت امام علی رضاعلی اللہ عنہ ابھی گردن پر لے گیا۔ واللہ اعلم روز پختنبہ موضع بدندون ارض میں مین فات پائی اور طرطوس میں دفن ہوا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰ ۷۶ ۲۰۲ ۱۱۹

آپ چار سال تک شکم مادر میں رہے اور جس شب کو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے رحلت فرمائی اُسی شب میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ پندرہ برس کی عمر میں فتویٰ دیتے تھے حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد ہوئے کسی نے حضرت حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ مشایخون کی صحبت چھوڑ کر ایک بچہ کی شاگردی آپ نے کیا کی فرمایا جو کچھ مجھے یاد ہے یعنی اُس کے ترکے کو یاد ہیں۔ حالانکہ آپ کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ در فقہ بند تھا حق تعالیٰ نے حضرت امام شافعی کے باعث کھول دیا یہ بھی آپ نے فرمایا جو مسجیدی سمجھ میں اسلام پر کسی کا احسان حضرت امام شافعی سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ چار علم کے فیلسوف میں تھے یعنی مغنی تھے۔ لغت اختلاف الناس فقہ مغنی کے نورسی کا قول ہے کہ اگر نصف خلق کی عقل سے حضرت شافعی کی عقل کو وزن کریں تو آپ کی عقل کا پلہ بھاری ہو تمام عمر آپ نے کبھی لغویہ حرام نہ لکھا ایک شب لشکر کے سامنے صرف قیام فرمایا تھا اسکی کفارت میں چالیس شب صیغہ تک نماز ادا کی عقل ہے کہ ہر سال روم سے خلیفہ ہارون رشید کے پاس الی باکر تھا ایک سال رومیون نے مال کے ساتھ تین سوراہب بھی بھیجے اور یہ پیغام بھیجا کہ خلیفہ اپنے لوگوں سے ان سے بحث کرائیں۔ اگر اُن کے آدمی غالب آئیں مال عسے لیا کریں ورنہ پھر طلب نکرین۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ کل علماء بغداد بل حاضر ہوں۔ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو طلب فرما کر کہا کہ جواب اُسکا تھیں دنیا ہو گا لوگ جمع ہوئے اپنے پناہ صلا کا ندے پر رکھا اور پانی پر جا کر بچھا دیا اور فرمایا مجھ سے جسکو بحث کرنی ہو وہاں آئے۔ نصرانیون نے جہت دیکھا سب مسلمان ہوئے۔ یہ خیر جب قیصر روم کو ہوئی کہ حضرت شافعی کے ہاتھ پر سب مسلمان ہو گئے اُن سے کہا احمد لکھ کہ وہ بولن نہ آئے ورنہ ملک روم سے زار واری جاتی رہتی آبداسے جو ان میں آپ کو مین رہے ایک مدت تک درویش رہے۔ ایک شب کو آپ حرم میں بیٹھے ماہتاب کی روشنی میں کتاب پڑھ رہے تھے ملائی حرم میں ہو رہی تھی پوچھا کہ اس روشنی میں کیوں نہیں پڑھتے۔ آپ نے فرمایا وہ شمع کعبہ کے لئے ہے اُسکی روشنی میں نہیں

چڑھ سکا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص رخصت اور تاویلات سے شرع میں کام لے اسکو کچھ نہیں آتا اگر کسی نے انشائیتہ کو علم سکھایا یا علم ضائع کیا اور اگر شائیتہ سے چھپا یا ظلم کیا جس نے مجھے ایک حرف اب سکھایا اسکا غلام ہوں اپنے وقت وفات وصیت فرمائی کہ فلان مجھے غسل دے اور یہ شخص اسوقت مصر میں تھا۔ جب آیا لوگوں نے ذکر کیا اس نے کہا انکا تذکرہ لاوا سین دیکھا تو ستر ہزار درہم آپ کے ذمہ فرض تھا اس شخص نے سب ادا کر کے کہا کہ میرے غسل دینے کے یہی مٹی تھے ہتھم سلخ رجب روز آدینہ آپ نے وفات فرمائی مزار مبارک مصر میں ہے حضرت بلال خواص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ شافعی علیہ الرحمۃ کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں کہا وہ اوقات ہیں۔ آپ تیرہ برس کی عمر میں حرم میں کتے کو پھونچو چاہو اور پندرہ برس کی عمر میں فتویٰ دیتے تھے ابتدا میں آپ کسی دعوت وغیرہ میں نہ جاتے اور ہمیشہ روتے رہتے اور ہنوز لوگ تھے کہ خلعت ہزار سالہ آپ کے سر پر ڈالا بعد اسکے سلیم راعی کی خدمت میں آئے اور ایک مدت انکی صحبت میں رہے اور سب پر فائق ہوئے عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں مذہب شافعی نہیں رکھتا ہوں مگر شافعی کو دوست رکھتا ہوں کیونکہ جہان دیکھتا ہوں انکو آگے ہی دیکھتا ہوں عالم خواب میں آپ کے دہن مبارک میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن دیدیا تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی انگوٹھی انکو ہنسا دی تھی آپ فرماتے ہیں کہ علم نبی و علیؑ ان پر کتون سے مجھ میں آیا حضرت امام مالک کے بھی آپ شاگرد ہوئے دروازہ پر رہتے جب کوئی فتویٰ حضرت امام مالک لکھتے تو آپ اسے دیکھتے اگر کچھ خلاف ہوتا تو آپ کہتے سستی سے کہدو کہ اسناد کے پاس لیجائے کہ اچھی طرح پڑھیں جب حضرت امام مالک دیکھتے تو حق بجانب آپ کے ہوتا بارون رشید وزبید دین باہم تکرار ہوئی زبیدہ نے بارون رشید کو کہا تو دوزخی ہر مارون رشید نے کہا اگر میں دوزخی ہوں تو مجھے طلاق ہو جو کہ زبیدہ پر بہت فخر تھا مارون رشید کو یہ فکر ہوئی کہ یہ طلاق باطل ہوئی تام علما کو جمع کیا سب عاجز رہے کہ حقیقی کیونکر کہیں چند روز تک عطا آئے رہے اور جواب نہ دے سکے آپ اسوقت بہت کم سن تھے آپ بھی کسی بزرگ کے ساتھ مجلس علما میں گئے تھے اپنے اپنے جگہ پر ٹھکر کہا کہ ہم جواب دینگے بارون رشید نے بلایا آپ نزدیک گئے سب لوگ حیران کہہ رہے تھے مجنون ہو یا کیا کہ جس جواب میں اتنے علما حذور میں اس جواب کی یہ جسارت کرتا یہ خلیفہ نے کہا سوال کا جواب دے اپنے فرمایا کہ کو حاجت ہے مجھ سے یا مجھے حاجت ہے تم سے اگر تمکو حاجت ہے تو مجھے سخت پریشانیاں تم سے سنائے آؤ کہ علما کام تیرہ روز ایک غل خلق سے بلند ہوا خلیفہ نے انکو سخت پریشانیاں اور کہا جواب دو آپ نے فرمایا مجھ سے ایک سوال پڑا اس سوال کا جواب دو میں تمہارے مسئلہ کا جواب دوں تو خلیفہ نے پوچھا کیا ہو فرمایا کہ کبھی کسی گناہ پر تم قادر ہوئے ہو اور خوف خدا سے باز آگے ہو کہا ہاں ایسا ہوا ہے کہ قسم خدا کی ایسا ہی جیسا تم نے کہا خلیفہ نے کہا ایسا ہی جیسا میں نے کہا پوچھا کیونکر خلیفہ نے کہا ایک روز میں باغخانہ گیا اور ایک لوتھی سے میں نے پانی مانگا میرا دل اس پر

ناکل ہوا اسکا ہاتھ کپڑا اور چاہا کہ باہر لے جائیں پھر میں نے خیال کیا کہ یہ لونڈی میری ان کی ملک ہو اس سے
 میں نے ہاتھ اٹھا لیا آپ نے پوچھا ایسا ہی ہو بارون نے کہا وائسا ہی ہو آپ نے فرمایا میں نے حکم کیا تم
 اہل بہشت ہو علمائے غل چچا یا کہ تم نے کس حجت سے کہا آپ نے فرمایا کہ قرآن سے بڑھ کے کیا حجت ہو سکتی ہے
 علمائے کہا کیئے آپ نے فرمایا وائسا من خاف مقام ربہ وہی انفس عن الہوی فان الجنة ہی الماوی جو کوئی کسی
 گناہ کا قصد کرے اور خدا کے خوف سے اپنے نفس کو اس سے باز رکھے تو مقام اسکا جنت ہو پس یہ ہشتی ہے
 اور زبیدہ اسکی بی بی۔ ایک شعور قیامت اس مجلس میں بلند ہوا بارون رشید نے دس ہزار دینار پکڑے
 بازار پہنچے پوچھے آپ نے سب فخر کو دے دیا تاہم عمر میں آپ نے نغمہ حرام منہ میں نہ دیا آپ بہت دے
 رہے تھے اور لڑکے سامنے کھیل رہے تھے اس میں ایک لڑکا علوی کا تھا جب سامنے آجاتا آپ کھڑے ہو جاتا
 دس مرتبہ یہ اتفاق ہوا آپ کے وقت میں ایک عورت تھی جسکے دو منہ تھے آپ نے دیکھا چاہا سو دینار پر عقد
 کر کے منہ دیکھ کر طلاق دے دیا حضرت جنبل کے مذہب میں ایک وقت کی عدا ترک صلوة سے کافر ہونا ہوا اور
 شافعی مذہب سے نہیں آپ نے حضرت جنبل سے کہا کہ جب ایک نازکے ترک سے کافر ہو جائے تو کیا تدبیر کرے
 کہ مسلمان ہو فرمایا ناز کرے آپ نے فرمایا کافر کی نماز کیونکر درست ہو حضرت جنبل لا جواب ہوے قولہ اگر تعالیٰ دینا
 ایک روپیہ پر سچیں میں نہ ہوں قولہ تمام علما کا علم میرے علم کو نہیں پہنچے اور میرا علم صوفیوں کے علم کو بقعد وفات
 کے حضرت برہن نے آپ کو جواب میں دیکھا پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا مجھے کبھی پر بٹھایا اور زرد جو اہر
 شمار کیے اور سات لاکھ دینار کے برابر مجھے دیا اور مجھے مباح کیا کہ اس میں ہم دیکھتے رہیں جیتک خلق اٹھے اور یہی
 کہا کہ جو تجھے دوست رکھے قیامت کے دن ہم اسے آزاد کریں اور اپنے جوار میں جگہ دیں۔

حضرت ابو العباس بن عطار رحمۃ اللہ علیہ

۸۲۷

۲۰۹

سلطان اہل تحقیق تھے ویران اہل توحید فنون و علم کے ایک نشانی تھے اور اصول و فروع کے مفتی زمان
 آپ سے پہلے کسی شاہ نے اسرار تنزیل اور معانی تاویل کی شرح نہیں کی ہو اور وہ لطافت بیانی کسی کو
 نہ تھی ابو سعید رحم جرات آپ کے کام میں بہت ببالہ کرتے تھے اور سوائے آپ کے تصوف میں کسی کو مسلم نہ کہتے
 تھے ایک روز بہت سے لوگ آپ کے صومعہ میں گئے دیکھا کہ تمام پانی سے تر ہو اور آپ رو رہے ہیں پوچھا
 حال کیا ہے کہا کہ مجھے ایک طاری ہے کہ صومعہ میں گھومتے ہیں اور روتے ہیں پوچھا کیا سبب ہے کہا بچپن میں
 میں نے کسی کا ایک کبوتر بکڑا تھا مجھے یاد آیا اور میں نے باوجود اسکے کہ ہزار درہم واسطے ثواب مالک اسے
 کے صدقہ دیا ہو مگر میرا دل قرار نہیں پکڑتا روتے ہیں کہ میرا کیا حال ہوگا نفل ہے کہ آپ کے دس بیٹے تھے

سب صاحبِ جلال و شہرت و بڑے نام کے ساتھ ایک سفر میں گئے راہ میں رہزمن نے آکر گھیرا ایک ایک بیٹے کی آنکھ باندھتے تھے اور گردن مارے تھے اور آپ کچھ نہ کہنے لگے آسمان کی طرف دیکھتے تھے اور کہتے تھے ہمارے خدا کے ہوتیوں کی آپ کے رہزمن نے گردن ماری۔ جب دسویں بیٹے کی آنکھ باندھی اور گردن ماری چاہی آنکھوں نے باپ کی طرف نہٹھ کیا اور کہا کیا خوب آپ ایسا باپ بے شفقت ہو کہ نو بیٹوں کو آپ کے مارا اور آپ ہستے ہیں اور کچھ نہیں کہتے آپ نے فرمایا اے جان پھر جو یہ کرتا ہو اس سے کچھ کہ نہیں سکتے وہ خود جانتا ہو اور دیکھتا ہو اگر چاہے بجائے اُس رہزن نے جو بیٹا اُسکی حالت غیر ہوئی۔ اُس نے کہا اے بوڑھے کیون یہ بات کہنے پر تیرے نہیں کہی کہ کوئی لڑکا تھا رانا رانا نہ جانتا قولہ ہر علم کو ایک بیان ہو اور ہر بیان کو ایک زبان۔ اور ہر زبان کو ایک عبارت۔ اور ہر عبارت کو ایک طریقہ اور طریقہ کے واسطے ایک جماعت ہو پس جو شخص احوال میں تیز کر سکے اسکو ہو پختا ہو کہ بات بولے قولہ جو شخص اپنے کو ساتھ ادب سنت کے آراستہ رکھے۔ حق تعالیٰ اُسکے دل کو نور معرفت سے منور کرے قولہ کوئی مقام برتر نہیں ہو موافقت سے احکام خدا میں بادہ اخلاق کے قولہ سب غفلتوں سے بڑی و غفلت ہو کہ خدا سے غافل رہے۔ اور اُسکے حکم سے اور اُسکے معاملہ سے۔ قولہ اپنی ذات کو راہ ہو اے نفس میں صرف مت کر دے اُسکے بعد جس موجودات کے واسطے جاہ و صرف کر دے قولہ اگر کوئی بیش شیوہ منافق کرے اور اُس درمیان میں ایک قدم واسطے نفع کسی بھائی کے اُٹھاوے اُس سے افضل ہو کہ ساتھ میں عبادت باخلاص کرے۔ اور اُس سے نجات اپنی چاہے قولہ جو کوئی سواے خدا کے کسی چیز پر ساکن ہو۔ بلا اُسکی وہی چیز ہو قولہ مسیح ترین عقلمن میں وہ عقل ہو کہ توفیق کے موافق ہو اور بدترین طاعت ہو طاعت ہو کہ اُس سے غور پیدا ہوا اور بہترین گناہوں میں وہ گناہ ہو کہ توبہ اُسکے بعد آوے قولہ جہا پہلا مدخل بہت پر ہو وہ خدا تک پہنچنے اور جہا پہلا مدخل ارادت ہو وہ آخرت کو پہنچنے اور جہا پہلا مدخل آرزو ہو وہ دنیا پر پہنچنے قولہ جو چیز کہ بندہ کو خدا سے پھیرتی ہو دنیا ہو قولہ سرشت نفس کی بے ادبی ہو اور بندہ ماسور لازم کہ پڑے پرادب نفس کے جیسا نفس کو پیدا کیا ہو وہ جاتا ہو میدان مخالفت میں اور بندہ کو شمش کر کے اُسے روکتا ہو اُس مطالبہ سے اُسکے کہ اُسکی باگ ڈھیلی کرے اور اُسکے ہندوین شریک ہو آپ سے پوچھا کہ خدا کا دشمن کیا ہو فرمایا نفس کا دیکھنا اور اُسکے حانون کا۔ یعنی پاسداری نفس کی کرنی اور عوض چاہنا اپنے نفس کا قولہ غذا منافق کی کھانا ہو دنیا ہو اور غذا مومن کی تو کر و مجاہدہ قولہ تصدیق ادب قرب لیا دہ سخت ہو تفسیر دین ہے جاہلون کے کبار سے و گداز کرین اور صلیت کو ایک چٹک اور ادنیٰ القات کے لیے پکڑیں قولہ موحین میں طبقہ پیر ہیں۔ طبقہ اول فطرت و حالت میں کرتے ہیں۔ دوسرے لظرفاقت میں کہتے ہیں تیسرے لظرف خالق میں کرتے ہیں قولہ ادنیٰ منازل مصلحان اعلیٰ منازل انبیاء و ادنیٰ منازل صدیقان و ادنیٰ منازل مریدان اعلیٰ مراتب شہداء

اور ادنیٰ منازل شہداء علیٰ منازل صلحا ہو اور ادنیٰ منازل صلحا علیٰ منازل مومنان ہو قولہ حق تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں کہ اتصال انکا ساتھ حق کے درست ہو اور آنکھیں آنکی اُس سے روشن ہوں اور آنکوحیات نہ ہو مگر اُسکے ساتھ اور بسبب اتصال اُنکے دل کے اُسکے ساتھ اور آنکھوں بسبب صفائے یقین کے نظر دائم اُسکے ساتھ باوجود حیات اُنکی اُنکی حیات کے ساتھ موصول ہو پس اُنکو تا ابد مرگ نہ ہو قولہ غیرت فرض ہو اور ایسا خدا پر بہت بہتر ہو کہ غیرت وقت ندامت کے ہو۔ اور محبت میں قولہ اگر صاحب غیرت کی ایک حالت صحیح ہو۔ ازانما اسکا بہتر ہو دوسرے کے مارنے سے یعنی حال صحیح صاحب غیرت ایسا انتہا تک ہو کہ جو اُسکو مارے ثواب پاکے تا وہ آتش غیرت سے خلاص ہو قولہ بہت وہ ہو کہ کوئی سبب اُسکو باطل نہ کر سکے قولہ زندگی محبت کی بذل سے ہو اور زندگی مشقت کی تنگ سے اور زندگی عارف کی ذکر سے اور زندگی موحد کی زبان سے اور زندگی حبیب تعظیم نفس سے اور زندگی صاحب ہمت کی انقطاع نفس سے۔ اور یہ زندگی جلتا اور ڈوب جاتا ہو اور اگر کوئی کہے کہ زندگی موحد کی زبان سے کیونکر ہو میں کہوں کہ باطن کو اُسکے سبب توحید فیلے لیا ہو اور ذرہ بھی اُسکو باطن سے خبر نہیں ہو سوا اُسکے کہ زبان ہلاتا ہو جیسا کہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تین برس ہوئے کہ میں بایزید کو ڈھونڈتا ہوں اور زندگی صاحب تعظیم نفس سے یوں ہو کہ زبان اُسکے کام سے جاتی رہتی ہو فقط نفس رہ جاتا ہو اور زندگی صاحب ہمت کی انقطاع نفس ہو کہ اگر اُس بہتیت میں دم مارے ہلاک ہو جیسا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فی مع اللہ وقت نہ میری زبان گنجائش ہو نہ جبریل کی قولہ صدق توحید وہ ہو کہ ایک پر قائم رہے قولہ وجد انقطاع اوصاف ہو تو نشان ارادت نہ رہے اور محکم اندوہ ہو قولہ جب تم اُسکے ساتھ وجد کر سکتے ہو تو وجد سے دور ہو قولہ سب سے بڑا علم بہتیت ہو اور حیا۔ جب یہ دونوں نہ ہوں نہ رہے تو اس میں کچھ نہ رہے قولہ جسکی توبہ ساتھ عمل کے درست آوے توبہ اُسکی مقبول ہو قولہ توکل وہ ہو کہ جہتک شدت فاقہ کی تعبیر میں پیدا نہ ہو کسی سبب کی طرف تو نہ دیکھے۔ اور حقیقت سکون سے باہر قدم نہ لے تو خدا جانے کہ تو اس میں سچا ہو قولہ معرفت کے مین رکن میں بہتیت و حیا و امن قولہ صنادہ ہو کہ دل میں دو امر نظر آہ کرے ایک یہ کہ جو کچھ اُسکو پہنچے خیال کرے کہ لالہ میں میرے لیے یہی ٹھہرایا گیا ہو دوسرے یہ کہ جو کچھ ٹھہرایا گیا ہو بہت بہتر اور افضل ہو قولہ اخلاص وہ ہو کہ خالص ہوا فات سے قولہ تقویٰ کا ایک نظارہ ہو اور ایک باطن ظاہر اسکا نگاہ رکھنا حدون کا ہو اور باطن اسکا نیت اور اخلاص قولہ لب ملاوت ہو اُسپر جو کچھ تیرے لیے قرار پائی ہو چھپا یہ کیونکر فرمایا معاملہ خدا کے ساتھ باادب کرے ظاہر پوشیدہ پوشا جادون سے کیا فاضلتر ہو فرمایا ملاقت دو امر با حق تعالیٰ بروقت ہو چھا شوق کیا ہو فرمایا دل کا جلنا جگر کا ٹکڑے ہونا اور شعلہ بارنا آگ کا آہن ہو چھا شوق بہتر کہ محبت فرمایا محبت کہ شوق اُسی سے پیدا ہو قولہ جب غلطی و عصبی آدم کا ہو اسب مخلوق

حضرت آدم پر روئے نگر چاندی و سونا نرودیا خدا نے پوچھا تم دونوں کیوں آدم پر نرودے عرض کی ہم ہرگز اسپر نہ روئیں گے
 جو خدا کا عاصی ہوا ارشاد ہوا قسم ہو مجھے اپنی عزت و جلال کی ک قیمت سب چیزوں کی تیرے ذریعے سے ہم ظاہر کریں گے
 اور سب فرزندان آدم کو تیرا خادم بنائیں گے ایک نے آپ سے پوچھا کہ ہم عزت اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا
 جب خلق سے قطع کرتے ہو تو کس سے ملو گے آئے پوچھا پھر کیا کریں فرمایا بظاہر خلق کے ساتھ رہو و باطن خدا کے ساتھ
 ایک روز آپ نے اصحاب سے پوچھا کہ مرد کس چیز سے بلند ہوتا ہو کسی نے کہا کثرت علوم سے کسی نے کہا کثرت نماز سے
 کسی نے مجاہدہ سے کسی نے محاسبہ سے کسی نے موازنہ سے کسی نے بذل مال سے کہا آپ نے فرمایا بلندی بنین پاتا ہو کوئی
 گرا بھی خصلتوں سے ایک روز آپ نے اصحاب کے سامنے پیر پھیلا دیا فرمایا کہ پیر پھیلا نا اور ترک ادب درمیان
 اہل ادب کے ادب ہو جیسا کہ رسول اچلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار سامنے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے کانوں
 کے ساتھ آپ زیادہ تر صاف تھے پیر پھیلا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگئے آپ نے پیر سمیٹ لیے خلیفہ کے سامنے
 لوگوں نے آپ پر ہمت زندہ کی لگائی علی بن عسلی وزیر نے آپ کو بلا بھیجا اور بہت سخت کہا اور بہت سختی کی ابن عطا
 نے بھی وزیر کو بہت سخت کہا وزیر عصیمین آیا حکم دیا کہ آپ کا جوتا آپ کے پیر سے نکال کر لٹکے سر پر بار وارتنا مارا کہ آپ
 غصہ کر گئے ہوش میں آئے تو اس کے حق میں دعاے بد کی قطع اللہ دیک ورجاک یعنی اللہ تیرا ہاتھ پیر کاٹے اور دقت
 فرمائی تھوڑے دنوں بعد خلیفہ اس وزیر پر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ ہاتھ پیر اس کا کاٹ دلو و چونچہ کاٹا گیا۔

۸۳۳

۲۱۸

حضرت سلیمان دارائی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے وقت کے بگائے روزگار تھے آپ کو لوگ رحمان اقلوب کہتے ریاضت و کمرنگی میں آپ شان فہر رکھتے تھے کوئی شخص
 اس امت کا آپ کی بھوکہ پر صبر نہیں کر سکتا یعنی آپ کے ہر ایک کھیت بھوکہ کی بنین سے کتا معرفت و حالات عبوبالقا
 اور آفات عبوبالفس میں آپ کو بھر و عظیم تھا آپ کے کلمات عالی اور اشارات لطیف تھے آپ دارا کے رہنے والے تھے
 جو ایک قرۃ شام میں ہوا احمد نواری آپ کے مرید فرماتے ہیں کہ ایک شب خلوت میں مین نماز پڑھتا تھا اور لذت عظیم
 بائی صبح کو جنوین کیفیت عرض کی حضرت نے فرمایا تم سخت ضعیف ہو ہو تم کو ایک خلوت درپیش ہو کہ خلا میں تم
 دوسرے ہو اور ملا میں دوسرے قولہ ایک شب ایک عورت کو دیکھا کہ ایک گوشہ میں بیٹھ ہی ہو اور روشنی رخسار کی ایسی
 ہو جسکی صفت بنین کیجا سکتی میں نے پوچھا کہ یہ روشنی و جمال تو کہاں سے لائی ہو کہا کہ ایک رات تمہارے چند
 قطرے آنسو کے گرے تھے اس سے میرا منہ دھلا دیا گیا اس سے یہ کمال مجھ میں ہوا کہ آج چشم تمہارا لگ لگے رخسار
 حورین ہو قولہ ایک عادت تھی کہ جب روٹی کھاتے تو صرف نمک منگاتے روٹی اس سے مس کر کے کھاتے ایک روز ایک
 آٹل نمک کے ساتھ روٹی میں لپٹا لیا آپ کھاتے فرماتے میں کہ ایک برس ایسا وقت میں نے گم کیا جہاں ایک تل بنین

گنجائش رکھتا لاکھوں آرزو جو تیرے دل میں بھری ہیں میں نہیں جانتا یہ کیا کر سکی فرمایا ایک مرید کو میں نے مکہ میں دیکھا کہ کچھ نہ کھاتا صرف آب زمزم پیکر رہتا میں نے کہا اگر یہ خشک ہو جائے تب کیا کھاؤ گے اٹھا اور کہا جزاک اللہ خیر! چند برس سے میں زمزم پرست تھا یہ کہا اور چلا گیا احمد خواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے وقت احرام کے لیبیک نہ کہا تھوڑی دور چلے اور بیہوش ہو گئے احمد خواری رحمۃ اللہ نے عرض کی کیوں آپ نے لیبیک نہ کہا فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی تھی کہ ظالمان امت کو اپنے کہہ دو کہ مجھے نہ یاد کر میں کہ جو ظالم مجھے یاد کرنا ہیں میں اسے ساتھ لعنت کے یاد کرتا ہوں پھر فرمایا نہ ہو کہ جو کوئی نفقہ حج مال مشتبہ سے کرے اور کہے لیبیک اُس سے کہیں کہ لا لیبیک ولا سعد یکا حتی نزدانی یہ یک لفظ ہے کہ صلح ابن عبد الکریم نے کہا کہ انسان میں خوف ورجا دونوں چلبیسے پوچھا کہ بہتر کون ہے انھوں نے کہا کہ رجا جب یہ بات حضرت سلیمانؑ نے منیٰ کہا سبحان اللہ کیسی بات ہو میں نے دیکھا ہے کہ خوف سے تقویٰ اور صوم و صلوٰۃ ہوتی ہو اور رجا سے نہیں ہوتی اور فرمایا کہ ہم ڈرتے ہیں آگ دوزخ سے کہ وہ عقوبت خدا ہو یا خدا سے کہ اسکی عقوبت آگ ہو اور فرمایا کہ اصل سب چیزوں کی دنیا و آخرت میں خوف ہے خدا تعالیٰ کا جب رجا خوف پر غالب آدو کر دل میں فساد پیدا ہوا اور جب دل میں خوف دائم ہو مشغوع و لہر ظاہر ہو ایک روز احمد خواری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا جب تم دیکھو کہ لوگ رجا پر عمل کرتے ہیں جتنا تک ممکن ہو تم خوف پر عمل کرو تلقان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ڈرو خدا سے مگر ایسا ڈرو کہ نا امید مت ہو جاؤ اسکی رحمت سے اور امید رکھو خدا سے ایسی امید کہ بے غم نہ ہو جاؤ اسکے مکر سے قولہ جب اپنے دل کو شوق میں ڈالو بعد اسکے خوف میں ڈالو تو اس شوق کو خوف راہ سے لے لے یعنی تم اسوقت خوف کے محتاج اُس سے زیادہ ہو کہ شوق کے قول بہترین کام سب کاموں میں خلاف نفس ہے قولہ ہر چیزوں کی ایک علامت ہے علامت بے نصیبی کی ہاتھ اٹھانا گریہ سے ہو اور ہر چیز کے لیے ایک رنگ ہے رنگ ہر رنگ نور دل کا سیر ہو کہ کھاتا ہے قولہ جہل ام ایک عقوبت ہے اس سبب سے کہ سیری سے ہوتا ہے قولہ جو کوئی سیر ہو کہ کھاتا ہے جو چیزیں اُس پر آتی ہیں عبادت کی حلاوت نہیں پاتا حافظہ اُس کا یادداشت حکمت میں کم ہو جاتا ہے و شفقت اور خلق کے محروم رہتا ہے جانتا ہے کہ سارا جہان سیر ہے عبادت اُس پر گراں ہوتی ہے شہوات اُس میں زیادہ ہوتے ہیں شبّ مسلمان گرو سید بھرتے ہیں اور وہ گرد و زبلوں کے قولہ گر سنگی خدا وند تعالیٰ کے پاس ایک خزانہ ہے کیونکہ میں دیتا مگر اُس کو جب کو وہ دوست رکھتا ہے قولہ جب آدمی سیر ہوتا ہے تو سب اعضاء اسکے شہوات کے گرسنہ ہوتے ہیں اور جب آدمی گرسنہ ہوتا ہے تو سب اعضاء اسکے شہوات سے سیر ہوتے ہیں قولہ گر سنگی کلید آخرت ہے اور سیری کلید دنیا تو لے اگر ایک نعمت حلال سے کسی رات کو ہم کم کھائیں میرے نزدیک وہ بہتر اس سے ہے کہ صبح تک ناز بڑھیں قولہ صبر نہ کرے شہوات سے مگر وہ کہ جسکے دل میں ایک نور ہو کہ طرف آخرت کے اُس کو مشغول رکھتا ہے قولہ جب بندہ صبر نہ کرے اُس پر جب کو وہ دوست رکھتا ہے کہ کو نہ صبر کرے گا اُس پر جب کو وہ نہیں دوست رکھتا ہے قولہ خوش نصیب وہ آدمی ہے جسکو تمام عمر میں ایک قدم ساتھ

اخلاص کے لئے ہر قولہ جب بندہ خالص ہو بیاری و سوا اس دریا سے بجات یا ہر قولہ جب تکو کوئی حاجت دین کی یا دنیا کی ہو جب تک نہ ہر آواز کے کھانے سے عقل متغیر ہو جاتی ہو اور حاجت چاہنا متغیر سے متغیر ہو پس لکھو لازم ہے کہ جب کو بہر حصہ کہ کہہ جو کہ نفس کو ذلیل کرتی ہو اور دلوں کو رفیع اور علم ساوی و تنجیر ثباتی ہر قولہ ہر چیز کا ایک لیور ہر اور زبانی صدق کا شفع ہر قولہ خدا کے لئے بنائے ہیں کہ شرم رکھتے ہیں ساتھ اس کے کہ صبر سے معاملہ کریں بلکہ معاملہ کرتے ہیں رضا سے قولہ رضاد وہ ہر کہ خدا سے بہت مت مانگو اور دوزخ سے پناہ مت طلب کرو قولہ ہم نہیں جانتے ہیں زہر کی حد اور دوزخ کی نہایت مگر ایک راہ اس سے جلتے ہیں قولہ مجھے ہر مقام سے خبر ملی ہو مگر رضا سے کہ اس سے سوائے ایک بوجہ تک کچھ نہیں ہو پناہ بانہ اگر تمام خلق کو دوزخ میں بھیجیں سب باکراہ جائینگے اور میں رضا سے قولہ میں رضا میں وہاں تک پہنچا ہوں کہ اگر سات طبقہ دوزخ کے میری داہنی آنکھ میں رکھیں تو میرے دل میں نہ گزرے کہ کیوں بائیں آنکھ میں نہ رکھا قولہ تواضع وہ ہر کہ عمل میں اپنے کچھ غور و غائب نہ کرے قولہ ہرگز بندہ تواضع نہ کرے جب تک اپنے نفس کو نہ جلتے اور ہرگز زہر تک جب تک نہ جانے کہ دنیا کچھ نہیں ہو اور زہر وہ ہر کہ جو کچھ تجھے خدا سے باز رکھے اسکو ترک کرے قولہ علامت ہے کی وہ ہر کہ اگر کوئی کپڑا پہناوے کہ قیمت اس کی تین درم ہو تیرے دل میں رغبت اس کپڑے کی نہ ہو جسکی قیمت پنج درم ہو قولہ حصن حصین نگاہ رکھنا زبان کا ہو اور مغرب عباد تو نگاہ سنگی ہو اور تیرے سب گناہوں کا دنیا کی دوستی قولہ تفکر دنیا کا حجاب آخرت ہو اور تفکر آخرت کا ثمرہ و حکمت زندگی دنیا کا ہر قولہ عبرت سے علم زیادہ ہو اور تفکر سے خوف قولہ عادت کرو آنکھ کی ساتھ گریہ کے اور دل کی ساتھ فکر کے قولہ جسے خدا کو پہچانا ہو وہ دلوں کو فارغ کرتا ہو فکر سے اور مشغول ہوتا ہو اسکی خدمت میں اور روتا ہو اپنی خطاؤں پر قولہ بہشت جزا ہے جب بندہ اس کے ذکر میں مشغول ہوتا ہو تو فرشتے آسمان اس کے نام پر درخت بٹھاتے ہیں بہب وہ بندہ ذکر اسکا نہیں کرتا ہو تو فرشتے بھی درخت بٹھانا چھوڑ دیتے ہیں قولہ کوئی نیکی کرے دن کو رات کو مکافات اسکا پاوے اور رات کو جو نیکی کرے دن کو مکافات اسکا پاوے قولہ جو کوئی صدق سے کسی شہوت سے اپنے کھینچے حق سبحانہ و تعالیٰ وہ ثبوت اس کے دل سے مٹاوے قولہ جو کوئی نکاح و سفوف و لکھنے میں مشغول ہو یا دنیا کی طرف اسے رخ کیا مگر زن نیک کہ وہ دین سے نہیں ہو بلکہ آخرت سے یعنی تجھے فارغ رکھے تو کار آخرت میں مشغول ہو مگر جو تجھے خدا سے باز رکھے مال اور اہل اور فرزند سے وہ شوم ہو قولہ آخر قدم زائد و کا اول قدم متکون کا ہر قولہ اگر غافل لوگ جائیں کہ اسے کیا فوت ہوتا ہو سب دفعہ مرجائیں قولہ عارف کی جب چشم دل کھلے تو چشم سر بند ہو جائے یعنی ہر اسے اس کے کچھ نہ دیکھے قولہ عارف کو حق تعالیٰ ہر پہوتے ہوئے بھیجے اور روشن کرے کہ ہرگز نہ کھوٹے کھڑے ہوئے ناز بڑھنے والے ہر قولہ معرفت ناموشی سے نزدیک ہونا بات سمجھنے سے اور دل مومن بدوش ہونے کو سے اور ذکر غذا اسکی ہو اور اس راحت اسکی اور معاملہ اسکا اور تجارت اسکی اور سجدہ و کان اسکی اور عبادت کسب اسکا اور قرآن بضاعۃ اسکی دیا مزاج اسکی قیامت خرمن کاہ اسکی

نواب جن تعالیٰ ثمرہ اسکے بیج کا قول بہترین چیزوں سے اس نے مائین صبر و برداور صبر و قسم ہی ایک صبر ہوا سپر جو غم نہیں جانتے ہوا ایک اسپر صبر ہی کہ جسکے تم طالب ہو اس چیز میں کہ ہوا انکو اسپر لائی ہوا اور خدا نے اس سے منع کیا ہی قول وہ چیز کہ جس میں شریعتیں ہوں وہ شکر و نعمت پر اور صبر ہی بل پر قول جو شخص اپنے نفس کو قہقہی جانے ہرگز حلاوت خدا کی نہ جانے قول ہر چیز کی ایک کائین ہو کائین آخرت و بہشت کی ترک دینا ہی قول جس نے اس میں کہ دوستی دینا نہ جگہ پکڑی آخرت نے اس سے کنارہ کیا قول دینا نزدیک خدا تعالیٰ کے پریشہ سے بھی کم ہو قیمت اسکی کیا ہو تو کوئی آسین راہ ہو قول خدا نے فرمایا ہی کہ میرا بندہ اگر مجھ سے شرم رکھے تو تیرے عیوب ہم آدمیوں سے چھپا دیں اور اس مقام کو جہان تو نے گناہ کیا ہوا بل بقیہ سے بھلا دیں اور تیری ذلت کو لکھ لو محض غلط سے محو کریں اور قیامت کے دن تیرے ساتھ حساب میں قضا یا نہ کریں احمد خواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ سید پیراہن پیرے ہوئے تھے فرمایا کاش میرا دل دلوں میں میرے برابر ہوں کا سا ہوتا پکڑوں میں مناجات میں آپ فرماتے خدا کیا کوکر شائستہ خدمت تیرا وہ ہو سکتا ہی جو تیرا خدمت گزار نہ ہو سکے یا کوکر تیری رحمت کا امیدوار ہو سکتا ہی وہ کہ شرم نہ رکھے تیری معصیت سے جب وفات آپ کی قریب ہوئی مریدوں نے عرض کی کہ ہمیں بشارت دیجیے کہ آپ خدا کی حضور میں منظور جاتے ہیں فرمایا یہ کیوں نہیں کہتے کہ ایسے خداوند کے پاس جاتے ہو کہ صغیرہ سے حساب کرے اور بکیرہ سے عذاب اور جان بحق ہوے

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۹ ۸۳۷

اکابر مشائخ سے تھے صاحب ہمت تھے تقویٰ و مجاہدہ نہایت تھا حزن و غم غالب رکھتے تھے اور فطاع خلق سے بہانہ رکھتے تھے کہ ایک جہا کبھی کار رکھتے اور بصورت سودا گر کے رہتے جہاں جاتے جہا کبھی کا منہ کے آگے رکھ لیتے تو کوئی یہ نہ جانتا کہ یہ کون ہی ایک وقت ایک ہی پہونچے پوچھا کہ ان کچھ یوں سے کیا کھولتے ہو آپ نے جواب نہ دیا ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم سری مصلیٰ کے پاس تھے جب تھوڑی رات گزری تب سری رحمہ اللہ نے پایزہ کپڑے پہنے اور چادر اوڑھی میں نے کہا کہ ان جاتے ہو انھوں نے کہا کہ فتح موصلی کی عبادت کو جانا ہوں آپ باہر نکلا اور چکریداروں نے آپ کو پکڑا اور قید خانہ میں لٹکے جب دن ہوا حکم ہوا کہ قیدیوں کی گردن مارو جب جلاو آپ کے سامنے آیا اور ہاتھ اٹھایا ہاتھ نہکا اور پوچھا اور پلائے سکا لوگوں نے اس سے کہا کہ کیوں نہیں مارتا ہی کہا ایک بوڑھے میرے سامنے کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ ست مارو میرا ہاتھ کام نہیں کرتا دیکھا تو وہ پیر فتح موصلی ہیں سری رحمہ اللہ کو انکے پاس لٹکے اور قس سے باز ہے آپ سے سوال کیا کہ صدق کیا ہو آپ نے ایک لوہار کی لٹھی میں ہاتھ دیا اور جلتا ہوا ہاتھ نکلتی تھی پر کہہ لیا ایک شخص آپ کے پاس پچاس درہم لایا اور کہا کہ حدیث میں ہے کہ جسکو بے سوال کچھ دین اگر در کرے تو خدا کو اسے پیڑ ہو جائے آپ نے ایک درہم لیا باقی

کہ آپ نے دیا تو انہیں پیر سے مجھے صحبت ہوئی وہ سب ابدال تھے سب نے کہا صحبت خلق سے پرہیز کرو اور کہہ دیا تو انہیں میں نے ایک راہب سے سوال کیا کہ راہ طرف خدا تعالیٰ کے کیونکر ہوئے کہا وہ اپنی سرسبز طرف توجہ کرو وہاں ہر قولہ اہل معرفت و توحید میں کہ جب بات کہیں تو خدا سے کہیں اور جب عمل کریں تو خدا کے واسطے کریں اور جب طلب کریں تو خدا سے طلب کریں قولہ جو کوئی خدا کو قبول کرے اپنی خواہشوں پر اسکو دوستی خدا کی پیدا ہو جب آپ نے وفات فرمائی آپ کو خواہش میں کیا پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا کہا کہ خدا نے فرمایا کہ اتنا تم کیوں روئے میں نے کہا خداوند اپنے گناہوں کی مشرم سے حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فتح فرشتہ موکل گناہ کو تیرے میں نے حکم دیا تھا کہ تجھ کوئی گناہ نہ لکھیں بسبب تیرے روئے

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

۸۲۴
۸۳۹۲۲۱
۲۲۵

۸۱۰

۱۹۵

کینست آپ کی ابو جعفر اور لقب لقی ہر دوہم رجب روز جمعہ کو آپ مدینہ میں پیدا ہوئے آپ بڑے عالم تھے آپ کے فیض باطن سے بہت لوگ مستفید ہوئے اُمویں شیعہ نے وجہ اسکے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو نہ ہر دینے کا گمان اسکی طرف تھا اپنی لڑکی آپ کو بیہاد دی اور مدینہ رخصت کیا ہر سال نیرا دینا خرچ کو دیا کرتا آپ بعد کلاخ کے مدینہ طیبہ آتے تھے راہ میں ایک مسجد میں گذر ہوا اس میں ایک درخت تھا کہ کبھی بارور نہ ہوا آپ نے ایک کو نہ پانی کا طلب کیا اس میں سے کچھ پکڑ باقی جڑہ میں اس درخت کے ڈال دیا وہ درخت بارور ہوا ایک عابد مسجد شام میں ذکر خدا کر رہا تھا آپ آئے اور فرمایا کہ میرے ساتھ چل یہ ساتھ ہو لے چند قدم چلے تھے کہ مسجد کو نہ میں نے اپنے کو پایا آپ نے نماز پڑھی اُس نے بھی اقتدار کی نماز سے فارغ ہو کر دو قدم اور چلے تو مسجد نبوی میں پہونچے یہاں بھی دو رکعت نماز پڑھی پھر دو چار قدم چلے تو بیت اللہ میں پہونچے طواف کیا اسکے بعد اس شخص نے اپنے کو شام میں پایا اسکو سخت حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ تھا صبح کو اُس نے کیفیت لوگوں سے بیان کی شدہ شدہ یہ کیفیت حاکم شام کو پہونچی اُس نے بالزام دعویٰ نبوت قید کر دیا کسی نے راکر دینے کی سفارش کی حاکم شام نے کہا کہ جو شخص ایک شب میں اسکو شام سے کو فداور مدینہ و مکہ لے گیا اور پھر شام میں پہونچا گیا وہی خلاص رہی کر دے ایشخص مجلس کی جانب چلا کہ قیدی کو حاکم کا جواب سنا وہ اور جب در قید خانہ پہونچا پھرہ دار و کومضطر پایا وجہ پوچھی معلوم ہوا کہ ایک شخص دعویٰ نبوت کے جرم میں قید تھا آج غائب ہو گیا آپ نے پچیسویں کی عمر میں ہر کے اثر سے کہ معظم نے دلوا یا تھا آنکھوں میں ذیقعدہ روز سہ شنبہ کو رحلت فرمائی مزار شریف بصرہ رادین ہے

حضرت فاطمہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہا

۸۳۶

۲۲۳

قدیم عارفات نساء خراسان سے ہیں حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ علیہ کی بہت تعریف فرماتے تھے اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے بہت سوال کیے ہیں حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی عمر میں ایک مرداد

ایک عورت فاطمہ نیشاپوری کو دیکھا کہ کسی مقام سے آسکو خبر نہ کی کہ وہ خبر اسکو عیوان نہ تھی ایک روز حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا نے کوئی چیز حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجی آپ نے قبول نہ کی کہ عورت سے کچھ لینا ذلت ہو اور نقصان حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ کوئی صوفی اُس سے بہتر اور بزرگتر نہیں ہو کہ سب درمیان دیکھے ایک شاخ نے حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ نے کسکو اس طائفہ میں بڑا بزرگ دیکھا فرمایا ایک عورت تھی مکہ میں کہ آنکو فاطمہ نیشاپوری کہتے تھے فہم معنی قرآن میں ایسی باتیں کہیں کہ مجھے تعجب ہو اور آپ ہمیشہ مجاور کعبہ تھیں کبھی کبھی بیت المقدس میں جاتیں اور چلی آتیں

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲

آپ لوگ طریقت و سالکان راہ بلاد ملامت سے ہیں اسرار توحید کے برسے بار یک بین تھے آپ کی ریاضت و عبادت کی خدمت بھی نقل ہو کہ ایک دن آپ کشتی پر سوار تھے اور لوگ بھی تھے اُن میں سے کسی کا موتی کھو گیا سب نے آپ پر شک کیا اور بہت تکلیف دی آپ نے صبر فرما کر جناب باری میں التجا کی کہ تو دانا ہے حال ہی میں محض بے قصور ہوں فوراً صد ہا پھیلیاں دیا سب نے معذرتیں مانی لےئے ابھرائیں آپ نے ایک دانہ لیلیا اور اس شخص کے حوالہ فرمایا سب بہت ناہو کر آپ کے قدموں پر گرے اسی سے آپ کا نام ذوالنون ہوا آپ کی ہمیشہ رہی آپ کی ان صحبت سے عارف کامل ہو گئی تھیں ایک دن جناب باری میں عرض کی کہ اسرائیلیوں کو من و سلویٰ آتا تھا محمدیوں کو کیوں نہیں آتا اور آپ نے قسم کھائی کہ جب تک من و سلویٰ نہ آئے گا نہیں بیٹھو گی چنانچہ آنے لگا آپ صحرائیں چلی گئیں کچھ خبر نہ ملی نقل ہو کہ ایک لڑکا حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا عرض کیا ایک لاکھ دینار میراث پدر میں مجھے ملے ہیں چاہتا ہوں کہ آپ کی نذر کروں آپ نے پوچھا کہ بالغ ہو گئے جو اب دینار آپ نے فرمایا چندے صبر کرو جب تک بالغ ہوا حاضر ہو کر مرید ہوا اور سب نے نذر کر دیا میں صرف کیے ایک دن یہ لڑکا درویشوں میں بیٹھا تھا اتفاق سے کچھ ایسا کام پڑا میں صرف کی ضرورت تھی اس طرح کے کچھ اب لاکھ و بنار کہان سے لاؤں کہ فقر اکو دوں حضرت کو یہ خبر معلوم ہوئی آپ نے جانا کا طمع دینا بھی اس سے نہیں گئی اور فرمایا کہ فلاں عطار کے پاس جاؤ اور اس سے بیلا نام لیکر کہو کہ فلاں دو تین درم ہے یہ لڑکا لایا آپ نے فرمایا کہ لاؤں ستم کو کھڑو فلاں فلاں بن گویا نہ بناؤ اور ہر ایک پہنچی سے سولہ رخ کر کے لے آؤ حسب حکم تیار کر کے لیلیا آپ نے ہاتھ میں لیکر ملا اور کچھ بھونکا وہ دانے یا قوت کے ہو گئے آپ نے فرمایا اسکو بازار میں لیجا و قیمت لگا لاؤ بیچنا نہیں یہ لے گیا بازار میں کھایا ہر دانہ کی قیمت ایک لاکھ دینار بنائی لڑکا وہاں آتی قیمت عرض کی آپ نے فرمایا کہ اسے کوٹ کر پانی میں ڈال دو جب یہ ہو چکا آپ نے فرمایا درویش بے زاری سے بھوکھا نہیں رہتا مگر اپنی خوشی سے اس واقعہ سے جو ان کو ہوش آیا تو یہ کی بھر دینا کی کوئی قدر داسکی آنکھوں میں ٹہری نقل ہو آپ کسی نے سوال کیا زیادہ علیکون کون ہو آپ نے فرمایا جو زیادہ بدو ہو پوچھا کہ کی صحبت میں رہنا چاہئے فرمایا جہان میں تو نہ ہو پوچھا

کمال معرفت نفس کیا ہو فرمایا ہمیشہ اس سے بدگمان رہنا اگر ذوقِ اہلِ وفا آپ بیہوش ہوئے ہر وقت حسین نے عرض کی مجھے شب فراغ اپنے فرمایا مجھے اور باتوں میں غفل نہ کرو ہر وقت میں اس کے احسان میں متغیر ہوں یہ فرما کر اپنے رحلت فرمائی اس شب کو شہزادی خواجہ بین زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اور سنا کہ آپ فرما رہے ہیں آج ذوالنون خلائک کا دوست آتا ہو اس کے استقبال کو ہم آئے ہیں بعد وفات کے آپ کی پیشانی پر بخم سبز لکھا ہوا ہے دیکھا ہذا حبیب اللہات فی حب اللہ ذوقِ اہلِ وفا تاسیف اللہ جب آپ کا جنازہ اٹھایا دھوپ بہت تیز تھی جانوروں نے آپ کی نعش مبارک پر سایہ کر لیا اور سب تکبیریں پڑھ گئے

حضرت بی بی تحفہ رحمتہ اللہ علیہا

۲۲۵ ۸۳۹

حضرت سری سخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شب مجھے نیند نہ آئی عجیب طرح کا اضطراب و قلق مجھے تھا یہاں تک کہ میں کچھ نہ پڑھ سکا جب صبح کی نماز پڑھی تو گھر سے باہر نکلا اور ہر جگہ جہاں خیال میں آیا کہ تسکین خاطر ہوگی کیا مگر کہیں نہ مل سہلا آخر دل میں آیا کہ شفا خانہ میں چلوں اور اہل بائلا کو دیکھوں شاید کچھ خوف پیدا ہو جب ہم شفا خانہ میں پہنچے تو دل منشرح ہو گیا ناگاہ ایک لونڈی کو دیکھا کہ نہایت خوبصورت اور پاکیزہ رو عہہ کپڑے پہنے ہوئے خوشبو لگائے ہوئے دو ذوقِ بائلا دو ذوقِ پیر بندے ہوئے ہیں جب مجھے دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھرا لی اور چند اشعار پڑھے صاحب شفا خانہ سے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہو اسے کہا کہ ایک لونڈی ہی دیوانی ہو گئی ہے جب اسے صاحب شفا خانہ کی بات سنی تو اس کو رونے روئے پہلی لگ گئی اور یہ اشعار اُسے پڑھے اشعار

انا سکرانۃ و قلبہ صاعے

متوالی ہوں اور میرا دل ہو شہبار ہو

غیر حمدے نے جہ و اقتضائے

سوا اسکے کہ اسکی محبت میں کوشاں ہوں اور نہ ہوں

است البغ عن بابہ من براہ

اسکی دگا میں میں صدر کے سب سے سرشتی نہیں کرتی

وفنادے الذی زعمتم صلاۃ

اور وہی بڑی بات ہو جو کہ تم میری بھلائی سمجھتے ہو

وارقضاہ لفسر من جناح

اور اسکو اپنا بنالیا ہو اسے کچھ خطا نہیں کی

مشر الناس ما جنت ولكن

اے لوگو میں دیوانی نہیں ہوں بلکہ میں

اغلام یدے و لم آت ذنبا

تم لوگوں نے میری باتہ بائلا حلاک میں نے کچھ خطا نہیں کی

انا مفتونۃ بحب حبیب

میں دوست کی محبت میں دیوانی ہوں

فصلامۃ الذی زعمتم فنادے

میرے لئے بھلی بات وہی ہو جو کہ تم نہ مانگنا کہتے ہو۔

ما علی من احب مولی الموالی

جو آدمی نے سب انکھن کے مالک سے محبت کر لی ہو

اسکی باتوں نے مجھے ارڈالا اور مجھے سخت قلق ہوا میں رونے لگا جب اسے میرے آنسو دیکھے اسے کہا اے سری سخی

اسکی صفت پر کیا خوب ہو کہ اُسکو بچا نہ سادہ حق معرفت اُسکے بعد کے ایک ساعت چمزد ہو گئی جب آپس میں آئی تو میں نے کہا اوی جا رہے آئے کہا لیک اوی سری میں نے کہا مجھے تم کہاں سے پہچانتی ہو کہا جس وقت سے اُسکو پہنے بچانا اُسوقت سے میں جاہل نہ ہوئی آپ نے فرمایا کہ ہم سنے ہیں کہ یاد صحبت کی تم کرتی ہو کہسکو تم دوست رکھتی ہو کہا اُسکو جسے شاسا کیا مجھے اپنی نعمتوں پر اور احسان کھا کھچھ اپنی عطا سے میں نے کہا تھے یہاں کہنے قید کیا ہو کہا اوی سری حاسدوں نے باہم یاری کی بعد ایسا چھی کہ میں نے جانا مر گئی بعد ایک ساعت کے آپ میں آئی اور چند آیات مناسب حال اپنے پڑھے حساب شفا خانہ کو میں نے کہا اسے چھوڑ دو اسے چھوڑ دیا میں نے کہا کہ جاہان تیرا دل چاہے آئے کہا اوی سری کہاں جاؤں مجھے کہیں نہیں جانا جو وہ کہ جب میرے دل کا ہو آئے مجھے ملوک اپنے ملائک کے نفس کا کیا ہو اگر میرا ملائک راضی ہو تو جاؤں ورنہ صبر کریں میں نے کہا قسم خدا کی وہ مجھے عاقل تر ہو گا کہ اُسکا خواجہ آیا اور صاحب شفا خانہ سے کہا کہ تحفہ کہاں ہو آئے کہا اندر ہو اور شیخ نسری اُسکے پاس ہیں وہ خوش ہو اور اندر آیا اور مجھے سلام کیا اور میری بہت تعظیم کی میں نے کہا تم لوٹدی اولیٰ تر ہو مجھے واسطے تعظیم کے کیا سبب ہو جو اُسکو تھے قید کیا ہو تھے کہا وہ دیوانی ہو گئی ہو نہ کھاتی ہو نہ پیتی ہو نہ سوتی ہو اور مجھے نہیں چھوڑتی ہو کہ سوؤں بہت روتی ہو اور بہت فکر کرتی ہو حالانکہ ساری پونجی میری ہی ہو اپنا سب مال دیکر اسے خرید کیا ہو میں ہزار درہم پر اور امید کرتی تھی کہ دو فی قیمت اُس سے فائدہ اٹھاؤں گا بسبب کمال کے میں نے ہو چکا کیا صفت رکھتی ہو کہا مطربہ ہو میں نے ہو چکا کہ اُسکا یہ حال ہو آئے کہا سال بھوسے میں نے ہو چکا ابتدا اُسکی کیا ہوئی کہا عود گو میں لیے ہو یہ شکار گاہی تھی اشعار

و حاکم لا تقضت الدھر عہدا بڑے حق کی قسم میں نے زمانہ سے کبھی نقض بیان نہیں کیا لألت جو آنخہ والقلب وجہدا میرا دل دجگہ شفیگی سے پر ہو فیامن لیس لے مولے اسواہ اچوہ نفس کہ تیرے سوا میر کوئی ملائک نہیں ہو	ولا کدرت بعد الصفو ودا اور نہ میں صفائی کے بعد کدر ہوئی تکلیف الذوا سلوا وهدا پس کیا مزہ اور تسلی اور آرام پاتی ہوں اراک ترکتے فی الناس عہدا میں رکھتی ہوں کہ تو نے مجھے آدمی کا بندہ بنا کر چھوڑ دیا ہو
---	---

بعد اس کے اٹھی اور عود کو توڑ ڈالا اور رونے لگی میں اُسکو کسی کی محبت میں متھم کرنا تھا مگر ظاہر ہو کہ کوئی اثر اُسکا نہیں ہو
اُس سے ہو چکا کہ کیا حال ہو آئے دل خستہ زبان نکستے سے کہا اشعار

خاطبے الحق من جنانے خدا میرے دل سے مخاطب ہو ا	فکان وسطی علی نے تیرا وعظ میری زبان پر آیا
--	---

<p>تر بنے منہ بعد بعد دوری کے بعد خدائے مجھے اپنی نزدیکی دی اجبت لما وعیت طوعاً برغبت میں نے قبول کیا اسکو جبکہ میرے میں پکاری گئی و خفت ما جنیت قدما میں نے پہلے جو خطا کی تھی اُس سے ڈری</p>	<p>ونحنہ الدرد واصطفا نے اور اپنے ساتھ مجھے نصیحت دی اور مقبول کیا بلبیا للذی دعا نے جبکہ پکارا اُسکی ثنا کرتی ہوں فوقع الحب بالامان مگر محبت مامون ہو گئی</p>
--	--

پھر میں نے صاحب کینز سے کہا قیمت اُسکی بھجری اور زیادت بھی ہم دیتے ہیں اُسے کہا تم مرد درویش ہو تمھاری پاس اُسکی قیمت کہاں میں نے کہا کہ تم جلدی نہ کرو اور ہمیں یہ تو ہم اُسکی قیمت لے آؤں ہم روتے ہوے چلے اور میرے پاس ایک کوڑی بھی نہ تھی اور دیر رات تک متحیر رہے کہ کہاں سے قیمت اُسکی ہو سکتی ہو درگاہ رب العزت میں بہت نزاری کی ناگاہ فلا بد کہ کسی ہلایا میں نے پوچھا کون ہو کہا تمھارا دوست میں نے دروازہ کھولا دیکھا کہ ایک مرد جو ساتھ غلام کے اور روشنی اُسکے ساتھ ہو چھپا کا اجازت ہوا اندر آؤں میں نے کہا کہ آؤ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو کہا احمد بن ثنی ہوں میں نے آج خوابے دیکھا کہ ایک ہاتھ نے آواز دی کہ پانچ توڑے اٹھالے اور سری کے پاس جا اور اسکو اُس سے خوش کر تو خفہ خرید کرے مجھے ساتھ خفہ کے ایک عنایت ہو جب میں نے یہ سنا بھی رہے شکر ادا کیا صبح ہوئی تو ناز پر تھی اور اُنکا ہاتھ بکڑے ہوئے شفا خانہ میں آیا صاحب شفا خانہ دوا بانیں دیکھ رہا تھا جب مجھے دیکھا کہا مرخیا آؤ کہ خفہ کو خدا کے نزدیک قرب و اعتبار ہو کہ شب کو ایک ہاتھ نے مجھے آواز دی اور کہا

<p>الما منا بال تغین کہ وہ میری جانب سے یہی شان میں ہو قربت ثم ترقت اُسے قربت حاصل کی اور پھر ترقی کی</p>	<p>اليس تخلو من نوال جو میری بخشش سے خالی نہیں ہو و علت في كل حال اور ہر حال میں بلند ہوئی گئی</p>
---	--

جب خفہ نے مجھے دیکھا تو آب دیدہ ہو میں اور خدا کے ساتھ مناجات میں کہتی تھیں کہ مجھے خلق میں تو نے مشہور کیا میں بیشعانتھا کہ صاحب خفہ آیا دنا ہوا میں نے کہا مت رو دو جو کچھ تم نے کہا میں لایا ہوں ساتھ باغیچہ از نفع کے کہا نہیں خدا کی قسم میں نے کہا دسل ہزار کہا نہیں خدا کی قسم میں نے کہا قیمت کے برابر نفع کہا اگر تمام دنیا مجھے دیدہ ہو تم قبول نہ کریں وہ آزا اور خالص اللہ کے واسطے میں نے پوچھا قصہ کیا ہو کہا اے آج کی رات مجھے توجہ کی ہم کھو گواہ رکھے ہیں کہ سب سال سے اپنے باہر تھے اور خدا میں بھائی میں نے ابن ثنی کی طرف دیکھا تو وہ بھی رو رہے ہیں پوچھا تم کیوں روتے ہو کہا گویا خدا تعالیٰ نے جس لیے مجھے بلایا مجھے راضی نہیں ہو کھو تم گواہ کرتے ہیں کہ میں نے سب مال اپنا خدا کی راہ میں خالصاً صدقہ کیا میں نے کہا کیا بزرگ ہو برکت خفہ کی سب پر بعد اُسکے خفہ اشعین اور وہ کپڑے جو پہنے تھیں اُنارے اور ٹاٹ پہنا اور باہر نہیں اور روئی تھیں میں نے کہا خدا تعالیٰ نے تمھیں راہی دی پھر رونا کیا ہو کہا اشعار

ہر بت منہ الیہ اُنکے ہاتھ سے مین اسی کی طرف بھاگی و حقہ وہو سولے قسم ہر اُسکے حق کی جو سبہ مطلوب ہی حنے انال و اخط ہما نکلہ کین اُس تک پہنچی اور محفوظ ہوئی	و بکیت منہ علیہ اور اسی کے لیے اُسکی برائی کر کے روئی لازلت بین ید یہ مین ہمیشہ اُسی کے پاس رہی بما ر جو ست لہ یہ جو مین نے اُسکے ہاتھ سے امید کی تھی
--	--

بعد اُسکے ہم باہر آئے اور جانتاں تک ممکن تھا غفہ کو ڈھونڈنا نہ پایا بعد اُسکے مین نے قصد کعبہ کا کیا ابن ثقیل راہ مین گئے اور ہم اور خواجہ غفہ مکہ مین پہنچے جس وقت طواف کرتے تھے ایک مجروح جگر ریش کی آواز سنی کہ وہ کہتا ہی شعلہ

محب اللہ فی الدنیا ستقیم خدا کا دوست دنیا مین جمیا رہو سقاه من محبتہ بکس اپنی محبت کا پیالہ خدا نے اُسکو پلایا فہام بجمہ و سالیہ پیش اکی محبت مین شیفہ ہوا اور اُسکی جان بلند ہو کذاک من ادعے شوقا الیہ ویسا ہی جس کسی کو اُسکے شوق کا دعویٰ ہی	نظا دل تقمہ فد وادہ اُسکی پیار ملی کبھی جاتی ہو مگر پیار ہی کی دوا ہو فاد وادہ المینمن اذسقاه اور پلا کر اُسکو سیراب کیا فلیس یرید محبہ بکسواہ یہاں تک کہ خدا کے سوا اور کوئی محبوب نہ سکی مزا مین ہو یہم بجمہ حتم یراہ وہ اُسکی محبت مین شیفہ ہوتا جاتا ہی یہاں تک کہ اُسکو دکھتا ہو
--	--

مین اُسکے پاس گیا جب مجھے دیکھا کہا ای سری مین نے لبیک کہہ کر پوچھا تم کون ہو کہا لا اہل الا اللہ پہچاننے کے بعد پھر نہ پہچانا واقع ہوا مین غفہ ہوں اور وہ مثل ایک خیال کے ہو گئی تھیں مین نے کہا ای غفہ تے کیا فائدہ دیکھا جیسے تے نہ تھا خلق سے اختیار کی کہا خدا نے مجھے اپنے قرب سے انس دیا اور غیر سے اپنی دشت مین نے کہا ابن ثقیل مر گئے کہا خدا نے اُسکو کرامت سے آیتا بخشا کہ کسی نے اُنکے سے نہیں دیکھا ہو میرا سایہ ہو بہشت مین مین نے کہا تمہارا خواجہ جسے تھیں آزاد کیا ہی میرے ساتھ آیا ہو یہ سنکر پوشیدہ دعا اُسے کی اور کعبہ کے برابر گرین اور مرگین جب خواجہ آیا اُسکو مردہ دیکھ کر اُسپر گرا گیا۔ اور ہلا یاد وہ بھی مردہ تھا مین نے اُن کو نوکود فری کفن کیا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم جمعین

حضرت بشیر حافی اویسی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۰۱	۷۶	۲۲۵	۲۳۹
آپ اپنے مامون حضرت علی خشرم رضی اللہ عنہ کے مرید تھے علم اصول و فروع کے عالم تھے آپ مقام مرد مین کہ حوالی اعداد مین ہو پیدا ہوئے ابتداء زمانہ مین آپ بہت آوارہ تھے بہت پھر کرتے تھے ایک پرچہ کا غدا کا پڑا دیکھا جس پر بسم اللہ لکھی تھی				

اٹھایا اور عطر سے مبارک کرے۔ یہ حکم ایک جگہ کھدیا اسی شب ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کتا ہی بستر سے جا کر کہ طہیبت
 اسمنہ فی طہیبتناک وجبت اسمنہ عجبناک و طہرت اسمنہ فطرناک فغفرناک لاطمین اسک فی الدنیا والاخرۃ ان بزرگ نے سمجھا
 یہ خواب غلط ہو کیونکہ جسکی نسبت حکم ہوا، وہ ایک مرد فاسق ہو یہ لکھنا آپ نے وضو کیا نماز پڑھی اور پھر سوئے وہ بارہوی
 خواب دیکھا اسطرح بنین بار اتفاق ہوا بالآخر حضرت بشر حافی کو طلب فرمایا معلوم ہوا کہ مجلس شرب میں بیٹھے ہیں آپ خود
 تشریف لے گئے دریافت کیا جواب پایا کہ نشا میں بیخود ہیں آپ نے فرمایا اُسے کھدو کہ میں تمھارا پیام لیکر آیا ہوں کسی نے جا کر
 آپ سے کھدیا آپ نے کہا پوچھو کس کا پیام لایا ہو اگر پوچھا مرد بزرگ نے جواب دیا اللہ کا پیام لایا ہوں جب حضرت بشر رحمۃ
 کو یہ معلوم ہوا آپ خوب روئے اور فرمایا کہ عتاب آیا یا عذاب نازل ہوا یا رد کو نصرت کیا اور فرمایا کہ اب میں تمھارے
 کام سے گیا ہرگز بیان اب تم مجھے نہ دیکھو گے یہ فرما کر آپ اٹھے اور توبہ کی پھر ایسے ہوئے کہ ہر شخص آپ کا نام منکر خوش ہوتا
 طریقہ زہد اختیار کیا ہر وقت مشاہدہ حق کرنے لگے پیر ہوتے ہی سوجہ سے آپ کا لقب حافی ہوا جب کوئی پوچھتا تو تا کیوں بنین
 پہنچتے آپ فرماتے جس میں میں نے آشنائی کی تھی یا بوجہ نہ تھا اب کفش پہنچتے شرم آتی ہو اور خدا فرماتا ہو کہ زمین کو تمھارا فرش
 بنایا ہو پس خلافت ادب ہو کفش پہنچ کر فرش شاہی پر چلون حضرت احمد فضل رحمۃ اللہ علیہ اکثر آپ کے پاس حاضر ہوتے عقیدت
 آپ سے رکھتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ علم فقہ و حدیث وغیرہ میں بنیظیر ہیں آپ کیوں اس شوریدہ کے پاس جاتے ہیں حضرت
 جنس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وجہ ہوا جتنا تک تمھارا خیال ہو اُس سے زیادہ میرا علم ہو لیکن وہ مجھ سے زیادہ خدا کو جانتا
 ہو آپ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ کے پاس جب حاضر ہوتے عرض کرتے حدیثی عن ابی جحی میرے خدا کی باتیں مجھ سے کہو کمال
 خواص ناقل میں لکھ کر وہ کہیں جا رہے تھے راہ میں ایک شخص ساتھ ہوا یقین ہو کہ پیغمبر علیہ السلام میں قسم دیکر پوچھا کہ آپ
 کون ہیں فرمایا حاضر ہوں پوچھا حضرت امام شافعی کی نسبت آپ کی کیا راے ہو فرمایا وہ اتنا دہو پھر حضرت جنس کی نسبت
 پوچھا فرمایا وہ صدیق ہو پھر حضرت بشر کو پوچھا فرمایا یہ وہ شخص ہو کہ اسکے بعد اسکا نظیر پیدا نہ ہو گا آپ نے کبھی اس سے کہا ہائی
 جو شاہی انتظام سے کھدی ہو نہ پیا احمد بن ابراہیم سے راویت ہو کہ ایک روز حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ حضرت معروف رحمۃ اللہ
 کی ملاقات کو گئے راہ میں وجہ تھا آپ پانی پلکھ کر حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے ملاقات کے اسطرح وہیں گئے
 احمد بن ابراہیم قدحون پہلے عرض کی میرے لیے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی اور حکم کیا کہ جب تک رملہ رہوں کسی سے اس
 حال کو نہ کہنا جتنا بچہ ہو گیا آپ نے رملہ دیکھے کسی سے نہیں کہا جب تک حضرت بشر زندہ رہے بعد ازاں کی راہ میں کسی جا پر پایہ نے لید نہ ڈالی اللہ
 سے کہ آپ ہمیشہ پاب رہتے تھے لیکن اُس راہ میں گھسے لید کی اس کے الٹے فراد کی کہ ضرور حضرت بشر نے رحلت فرمائی کبھی بعد
 کی راہ میں کسی نے لید نہیں دیکھی تھی حالت فرخ میں آپ کو بہت بچپنی ہوئی حاضرین نے عرض کی شاید رملہ کی عزیز ہو آپ نے فرمایا
 نہیں ڈر رہا ہوں کہ شاد شاہان کے پاس جاتا ہوں بعد رحلت کے آپ کو کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا حالت پوچھی آپ نے
 فرمایا کہ جناب ہاری سے پیسوال ہوا کہ مجھ سے اس قدر ڈرنا کیوں تھا کیا میری شان رحیمی کا قایل نہ تھا اور اسی

جرم میں عتاب بھی ہوا یوم عاشورہ بروز چار شنبہ آپ نے وفات فرمائی مزار مشرف بغداد میں ہے

المقصود باللہ ش عباسیہ

۸۴۱ ۲۲۰ ۸۳۳ ۲۱۹

نشہ میں ولادت ہوئی اور بعد مامون رشید کے غلطہ ہوئے آٹھ مقامات فتح کیے اور آٹھ دشمن قتل کیے اور آٹھ فرزند چھوڑے آٹھ سال آٹھ مہینے خلافت کی مامون رشید کے طریقہ پر قرآن کو مخلوق کہتا تھا اور ظلم کو اسپر مجبور کرتا تھا حضرت امام محمد بن مسلمہ کو اسکے لیے کئی بار کوڑے مارے سامرہ بنا کر وہ اس کا سر من مٹ گئے ہیں خلیفہ ہارن لقب تھا آٹھ سو بیس اول کو وفات فرمائی

حضرت احمد خواری رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۴ ۲۳۰

آپ یگانہ وقت تھے ہر قسم کے علم کے عالم طریقت میں بیان عالی رکھتے تھے حقائق و دقائق میں معتبر تھے روایات حادیث میں مقتدی اور برج اہل عہد تھے اکابر مشائخ شام سے تھے سب زبانوں پر محمود تھے یہاں تک کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احمد خواری ریحان شام ہے ہی سلیمان دارانی کے مرید تھے آپ کی باتوں کا دلون میں عجیب اثر تھا ابتدا میں تحصیل علم میں مشغول تھے جب کمال کو پہنچے کتا بو کو دور کیا میں ڈال دیا اور کہا کہ تو میری اچھی راہبر تھی مگر مقصود تک پہنچنے کے بعد مشغول رہنا ساتھ راہبر کے محال ہو گیا تو کہ راہبر سوخت تک چاہیے کہ جب تک مرید راہ میں ہو جب سامنا ظاہر ہو تو روگرا وراہ کی کچھ قدر باقی نہیں نفل ہر کہ سلیمان دارانی ادا احمد خواری رحمہما اللہ سے عہد تھا کہ احمد کچھ خلافت لے کرے لے کرے اگر ورنہ سلیمان رحمہ اللہ ایک حال میں تھے احمد رحمہ اللہ سے کہا کہ تنور روشن ہو احمد رحمہ اللہ جا کر تنور میں بیٹھ رہے تنور ٹپی دیر کے بعد آیا دیا فرمایا احمد کو بلاؤ لوگوں نے ڈھونڈنا نہ پایا انکو یاد آیا فرمایا کہ تنور میں دیکھو کیونکہ مجھ سے عہد کیا ہے کہ مخالفت نہ کریں لوگوں نے دیکھا کہ تنور میں تھے اور ایک بال نہ جلا تھا ایک لوٹھی کو آپ نے خواب میں دیکھا نہایت جمیل پوچھا ای کثیر تو بہت خوبصورت ہو اسے کہا کہ یہ سب خوبصورتی تمھاری بدولت ہو گیا دھوگا کہ تم فلاں رات میں روئے تھے میں نے تمھارا آنسو اپنے شہ میں گالیا تھا اسی سے میں ایسی خوبصورتی اور نورانی ہو گئی قولہ بندہ نائب نہ ہو جب تک میں شیام نہ ہو اور زبان سے استغفار نہ کرے اور عمدہ مظالم سے باہر نہ آوے اور عبادت میں جہد نہ کرے جب ایسا ہو گیا میں نے کہا توبہ اور جہاد و در بدر جہد پیدا ہو اور صدق سے توکل پیدا ہو اور انتقامت سے معرفت پیدا ہو اس کے بعد انس کی لذت ہو اس کے بعد حیا ہو جبکہ بعد خوف ہو مکر اور ہمدردی سے اور سب حال میں دل سے خوف مفارقت نہ کرے کہ مبداء احوال اسکے دل سے جاتا رہے اور سرزدال آویز اور لقا حق سے باز رہے قولہ جو کوئی پہچانے اسکو جو کچھ وہ کرے تو ڈرنا اسپر آسان ہو اور دور رہنا اس سے جس سے منع کیا گیا ہے قولہ جو بلا عاقل ہو وہ دھکا کاڑا عارف ہو اور جلد منزل کو پہنچے قولہ رجاوت خالیفوں کی ہی قولہ بہترین گریہ بندہ کا وہ گریہ ہو جو فوت ہوئے میں اُن قوتوں کے ہو جو موافقت میں نہ ہوں قولہ جو کوئی طرہ دنیا کے نظر کرے ساتھ نظر وستی دارادت کے تو حق تعالیٰ نور فقر و ہد کا اس کے دل سے کال ڈالے قولہ دنیا مثل مزلہ کے ہے اور جگہ کنون کی جمع کرنے کی کنون سے بھی وہ کتر ہو جو خیال میں حصول دنیا کے چھٹے کیونکہ کتاب مزلہ سے اپنی حاجت ہوا

کرے اور سر ہو تو چلا جائے قولہ جو اپنے نفس کو بچانے اپنے دین میں ہرگز دنیا پر مغرور نہ ہو قولہ لہ بظاہر کیا خدا نے بندہ کو کسی چیز سخت ترین غفلت اور سخت ملی سے قولہ انبیاء نے مرگ کو مکروہ جانا ہی کیونکہ ذکر حق سے باز رہے ہیں قولہ خدا کے دوست کچھ کا نشان اسکی طاعت کا دوست رکھنا ہی قولہ خدا کے بچانے کی کوئی دلیل نہیں جو سوائے خدا تعالیٰ کے مگر دلیل طلب کے تا اس کے ادب خدمت کے واسطے ہی قولہ جو کوئی دوست رکھے کہ اسکو نکو کار جائے مشرک ہو عبادت میں خدا کے کیونکہ جو کوئی خدا کو کھٹا دوستی کے پوجے جائز نہ رکھے کہ خدمت اسکی سوائے محمد ص کے کوئی دیکھے۔

حضرت حاتم اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۸۵۱

۲۳۴

مشائخ کبریٰ سے تھے خراسان میں ظاہر ہوئے تھے تربیت یقین علمی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے زہد اور ریاضت و ادب و عزم میں منبسط تھے فرمایا بعد یوسف کے بے مراقبہ و محاسبہ ایک سانس نہیں لی اور ایک قدم بے صدق و ارادت کے نہیں لی ٹھٹھا یا تھا یہاں تک کہ جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ صدیق میرے زمانے کے ہیں آپ نے یاروں سے کہا کہ اگر تم سے پوچھیں کہ حاتم سے کیا سیکھتے ہو تو کیا جواب دو؟ انھوں نے کہا کہ میں نے کچھ سیکھتے ہیں فرمایا اگر کہیں کہ حاتم علم نہیں جانتا تب کہا کہ کہیں حکمت سیکھتے ہیں فرمایا اگر کہیں کہ حکمت نہیں جانتا کہا آپ فرمائیے کیا کہیں آپ نے فرمایا کہ وہ جو چیز سیکھتے ہیں ایک عمر سندی اس چیز سے کہ ہاتھ میں ہو دوسری لویدی اس چیز سے جو دوسرے کے ہاتھ میں ہو آپ نے یاروں سے کہا کہ اتنے رفتہ رفتہ ہم تمھاری ساتھ پریشان میں کوئی تم میں سے جیسا چاہیے شائستہ ہوا ہو کسی نے کہا فلاں نے نے مجھ کیے ہیں کسی نے کہا فلاں نے اتنے جہاد کیے ہیں کسی نے کہا فلاں نے اس قدر مال راہ خدا میں دیا ہے کہ آپ نے فرمایا وہ حاجی ہوا وہ عازلی ہوا وہ سخی ہوا مجھے شائستہ چاہیے پوچھا کہ وہ کیا چیز فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے ڈرے اور سوائے اسکے دوسرے سے امید نہ رکھے اور کوزہ آپ کے پاس ایک عورت مسلک پوچھنے آئی اس سے ہوا سر زد ہوئی وہ نچل ہوئی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اونچی آواز سے کہہ کہ ہم نہیں سنتے میں تاکہ وہ عورت نچل نہ ہو اور اس مسئلہ کا جواب دیا عورت نے جانا کہ آپ نے نہ سنا اور جب تک وہ عورت زندہ رہی آپ نے اپنے تئیں بہر اہل بنایا تھا اس سب سے آپ کو صدمہ کہتے ہیں ایک روز آپ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اے اللہ کی جو گناہگار تیرا اس مجلس میں ہوا اسکو بخندے ایک بناش یعنی کفن چور حاضر تھا جب ات ہوئی وہ اپنے کام میں ایک خبر پڑ گیا آواز آئی کہ آج مجلس میں تم کو قہر بخشا گیا ہے پھر بر سر گناہ آتا ہوا آئے تھے کسی ایک شخص نے آپ سے عرض کی مجھے کچھ ہند فرمائیے آپ نے فرمایا غلط سے طعہ بریدہ کر دتا وہ بھی تھے قطع کریں پوشیدہ ہوئی کہ وہ تا خدا سے عذوبل اسکی تجھے حرمت دی جان ہو غافل کی خدمت کر دو تو خلق اسکی تیری خدمت کرے ایک شاخ نے آپ سے پوچھا کہ نماز کیونکر پڑھتے ہو فرمایا جب بے وقت نماز کا آتا ہے وضو ظاہر پانی سے اور وضو باطن سے تو بے سے کرتے ہیں تب مسجد میں جاتے ہیں اور کعبہ کو مشاہدہ کرتے ہیں اور مقام ابراہیم کا درمیان دو ابرو کے رکھتے ہیں اور بوجھتے آہنی حروف اور دونوں بائیں طرف اور صراطِ زبر قدم و کمال الموت کو پیٹھ کے پیچھے جاتے ہیں اور دل خدا کو سونپتے ہیں تب تائیدِ رحم کہتے ہیں ساتھ تعظیم کے اور قیام ساتھ حرمت کے وقرارت ساتھ ہیبت کے اور رکوع ساتھ تواضع کے و سجود ساتھ تضرع کے اور جلوس ساتھ حلم کے اور سلام ساتھ شکوہ کرتے ہیں ہم ایسی تائید تھے ہیں قولہ خدا تعالیٰ نے میں جہیز میں میں جہیز میں میں کلمی میں میں فراغت آتا دی

مین اخلاص نا امدی مین خلق سے نجات عذاب سے طاعت مین تو مطیع رہے یا مبدنجات قولہ درو موت سے ان جنون
 حال مین کبر حرص تنجز متکبر خدا اس جہان سے نہ لجاوے جب تک اسکو خواری اسکے کترین سے نہ چکھائے اور حریص کو نہ اٹھاوے
 مگر ہو کھا اور پیسا کلا اسکا پکڑ مین اور نہ چھوڑ مین کہ کچھ کھاوے اور اہل تنجز کو نہ اٹھاوے جب تک اسکو بول و خال مین
 نہ غلطیہ کرے قولہ اگر وزن کبر زنا و علمائے میرے زنا نہ کا کر مین بہت زیادہ آوے کبر سلطان و لوک سے قولہ چھ باغ
 و مکان پر عہ نہ ہو کہ بہشت سے بہتر کوئی باغ و مکان نہیں ہو آدم علیہ السلام نے دیکھا جو کچھ دیکھا اور بہت عل پر عہ نہ ہو
 ابلیس نے ساتھ اپنی طاعت کے دیکھا جو کچھ دیکھا اور کثرت کرامت و عبادت پر عہ نہ ہو کہ بلغم با عہ نے ساتھ اپنی کرامت کے
 دیکھا جو کچھ دیکھا کہ خدا نے اسکے حق مین فرمایا مثلاً کشل الکلب زیارت و صحبت ہا رسیان و علما پر عہ نہ ہو کہ کوئی حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بزرگتر نہیں ہو علیہ آپ کی خدمت مین تھا کوئی فائدہ نہ ہو کہ قولہ تین وقت نہ نفس کر د
 جب کوئی کام کرو یا در کھو کہ خدا سے عزوجل ناظر ہو جب بات کرو یا در کھو کہ خدا مستاء ہو جو تم کہتے ہو جب چپ رہو یا در
 رکھو کہ خدا جانتا ہو کہ تم کیون چپ ہو قولہ چار جگہ اپنے نفس کی تجسس کرو عل صلح میرا مین بات بے طمع کرنے مین بہنیت
 وینے مین نگاہ رکھنے مین بے بغل کے قولہ پہلا مرتبہ نہ ہکا اعتماد ہی خدا پر میان اسکا صبر ہو اور آخر اسکا اخلاص قولہ
 ہر جیسے گزلیے ایک روزیت ہر روزیت عبادت خوف ہو اور علامت خوف کو تا ہی امید و ن کی ہو اور یہ آیت پڑھی الا تخافوا
 ولا تحزنوا قولہ اگر چاہتے ہو کہ خدا کے دوست بنو راضی رہو اسپر جو کچھ خدا کرے جب حاتم رحمہ اللہ بغداد مین آئے خلیفہ کو
 خبر ہوئی کہ لاہر خراسان آئے مین خلیفہ نے آپکو بلایا جب آپ آئے فرمایا السلام علیک یا زاہد خلیفہ نے کہا مین زاہد
 نہیں ہوں کہ تمام دنیا میرے زیر فرمان ہو تم زاہد ہو حاتم رحمہ اللہ نے کہا مین تم زاہد ہو خلیفہ نے پوچھا کہ کون فرمایا
 خدا تعالیٰ فرماتا ہو قل متل الدنیا قلیل اور تم نے قلیل پر قناعت کی جو تم زاہد ہو مین کہ مین دنیا و عجبی پر سر نہیں چٹھاتا ہوں

حضرت احمد حضور یہ بلغی خراسانی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۴

۲۴۰

مستبرین مشایخ خراسان سے مین فتوت و ریاضت مین مشہور تھے کلمات عالی رکھتے تھے و صاحب تصنیف تھے ہزار
 مرید رکھتے تھے کہ سب ہزار و ن ہوا ہر اڑتے تھے اور ہانی پر جاتے تھے سب صاحب کرامات تھے مرید حاتم رحمہ اللہ
 کے تھے اور ساتھ ابو تراب رحمہ اللہ کے صحبت رکھتے تھے لوگوں نے ابو حنص حداد سے پوچھا کہ اس گروہ مین آپ نے
 اسکو دیکھا فرمایا کسی کو بلند بہت اور صادق الاحوال زیادہ احمد حضور یہ سے نہیں دیکھا اور فرمایا اگر احمد نہ ہو تے فتوت
 و مروت ظاہر نہ ہوتی آپ پکڑے مثل لشکریوں کے پہننے قاطع نے کہ آپ کی بی بی عین طرفیت کی ایک ناشانی
 عین ایک امیر غلج کی بیٹی عین ہوئی کہ آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میری درخواست میرے باپ پاس کریں آپ نے
 قبول نہ فرمایا پھر آدمی بھیجا کہ بہنے نکو روانہ اس سے زیادہ جانا تھا کہ راہ حق دیکھو اور رہبر رہو نہ راہ ہر آئے آدمی بھیجا

اور اُنکے باپ سے درخواست کی اُنکے والد نے تبرک آپکو دیا فاطمہ نے ترک شغل دیا کیا اور حکم عزلت ساتھ احمد رحمہ اللہ کے
 رہیں احمد رحمہ اللہ کو قصد زیارت بائزید رحمہ اللہ ہوا فاطمہ بھی ساتھ گئیں جب سامنے بائزید رحمہ اللہ کے گئیں نقاب اُٹھا دیا
 اور سلام و ارساں کیا بئزید رحمہ اللہ کے باقیں کہیں احمد رحمہ اللہ متغیر ہوئے اور آپکو غیر ہوئی فہم رہا یا ای فاطمہ یہ گستاخی
 تھی جو تھنے ساتھ بائزید کے کی فاطمہ نے کہا اس سبب سے کہ تم محرم میری طبیعت کے ہو اور وہ محرم میرے طریقت کے
 ہم تھے اپنی خواہشوں کو پہنچانے کے اور اُس سے خدا تک دلیل اسپر یہ ہو کہ وہ میری صحبت سے بے نیاز ہو اور تم ساتھ میر
 محتاج تہمتہ بائزید رحمہ اللہ ساتھ فاطمہ کے گستاخ رہتے ایک روز بائزید رحمہ اللہ کی نظر فاطمہ کے ہاتھ پر پڑی کہ آپ
 مہندی لگائے ہوئے تھیں بائزید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کیلئے مہندی لگائی ہو فاطمہ نے کہا اسوقت تک کہ تھنے میرا ہاتھ
 اور مہندی نہ دیکھی تھی مجھے انسا طحا اب کہ نظر تھاری اسپر ٹپری صحبت ساتھ تھا اسے حرام ہوئی بائزید رحمہ اللہ نے
 نے کہا تھنے خیر سے درخواست کی کہ منوت عورتوں کی مجھ سے ملے تب خدا نے عورت دو دیوار کو میرے سامنے برابر
 کر دیا جو دیا ہو کمان سے عورت دیکھ سکتا ہی نہیں احمد و فاطمہ حمدا للہ وہاں سے فیشا پور آئے حضرت یحییٰ معاذ رحمہ اللہ
 تمیشا پر میں آئے اور قصد تلخ کار کئے تھے احمد رحمہ اللہ نے چاہا کہ دعوت کرین فاطمہ سے مشورہ کیا کہ کیجئے کی
 دعوت میں کیا درکار ہو گا فاطمہ نے فرمایا اسقدر گاہے اسقدر بکری اور دوسری چیزیں اور شمع اور عطر اسکے ساتھ ہی
 بیس کہ جسے مارا چاہیے احمد رحمہ اللہ نے کہا گدے کیلئے فاطمہ نے کہا جب کوئی بزرگ مہمان میں آوے چاہیے کہ
 سجدے کے لئے بھی اُس سے بہرہ مند ہوں فاطمہ فتوت میں ایسی یقین لاجرم بائزید رحمہ اللہ نے کہا کہ جو چاہے کہ مرد
 کو لباس میں عورتوں کے دیکھے فاطمہ کو دیکھے نقل ہو کہ احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ عورتوں میں نے اپنے نفس پر قہر کیا ایک
 روز ایک باعث جہاد کو جاتی تھی رغبت عظیم مجھ میں پیدا ہوئی اور نفس امارت حدیثوں کو جو جہاد کی شان میں ہو مجھ پر
 پڑھتا تھا میں نے کہا کہ نفس سے نشاط طاعت کی نہیں آوے یہ نفس کا کمر ہو میں نے خیال کیا کہ ہمیشہ روزہ کھئے
 ہیں وہ بھوکھا رہتا ہی چاہتا ہو کہ سفر کرین تو روزہ توڑیں میں نے کہا کہ سفر میں روزہ ہم نہ توڑینگے نفس نے کہا
 ہم روزہ اسکے ہیں مجھے زیادہ تر تعجب ہوا اور خیال کیا کہ رات کو جاگنے کے سبب سے یہ جانتا ہو کہ سفر میں رات کو
 نہ جاگیں گے میں نے کہا کہ رات کو جاگنا میں نہ چھوڑو گا نفس نے یہ بھی قبول کیا اور زیادہ تعجب ہوا خیال میں گذر
 کہ نفس چاہتا ہو کہ ساتھ خلق کے لئے تنہائی میں طول رہتا ہو میں نے کہا کہ جہان جاؤ گا ویرانہ میں رہو گا یہ بھی
 نفس نے قبول کیا تب مجھے نہایت حیرت ہوئی اور درگاہ اُلی میں ملتی ہوا کہ خدایا مجھے نفس کے کمر سے آگاہ کر خدا
 نے اُس سے اقرار کر لیا مجھ سے کہا کہ تم مجھکو خلاف میں سوار رہ روز کشتہ کرتے ہو اور خلافت نہیں جانتی ایک دن
 جہاد میں مارے جاؤں تو خلاص پاؤں اور جہان پر آوازہ ہو کہ نہ ہے احمد حضور یہ کہ درجہ شہادت پایا میں نے
 کہا سبحان اللہ ایسا خدا کہ جسے نفس کو پیدا کیا ہو کہ زندگانی میں منافق اور بعد مرگ کے بھی منافق نہ ارجحان میں

ایمان لائیکا نہ اُس جہان میں پہنچے جانا تھا کہ نفس طاعت و عبادت دھونڈھتا ہی نہ جانا تھا کہ زنا راہ معتاد ہی نہ تھی۔
 خلافت اُسکے کرتے تھے اُس سے زیادہ کرنا شروع کیا آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جنگل میں ہم جاتے تھے کہ ایک کھانا
 میری بیوی نے چھامین نے نہیں کالاکہ توکل باطل ہوگا پھر سون گیا رنگ کھا کر چلتے تھے تمام راہ اُس سے کچھ کلا کر اٹھا
 کہ گئے حج کی اور پھر بہت تکلیف سے راہ چلتے تھے لوگوں نے دیکھا اور نکالا عیسوی پانچ مروج میں سلطام میں گیا اور پانچ
 سے ملا بایزید نے مجھے دیکھا تبسم کیا اور کہا کہ وہ مشقت جو تمہارے پیر پر رکھی گئی تھی کیا کیا میں نے کہا کہ اپنا
 اختیار اُسکے اختیار میں چھوڑا بایزید نے کہا اے مشرک یعنی تمہیں کوئی وجود اور کوئی اختیار ہی یہ مشرک نہ تھا قولہ عزت
 و رویشی کو اپنے پوشیدہ رکھو نقل ہر کہ ایک درویش نے دیکھا کہ احمد حضویہ رحمہ اللہ ایک گاڑی میں لیٹے ہوئے ہیں اور
 فرشتے سونے کی زنجیروں سے اُس گاڑی کو ہوا پر کھینچے جاتے ہیں درویش نے کہا ساتھ اس منزلت کے آپ کہاں جاتے
 ہیں فرمایا ایک دوست کی زیارت کو جاتا ہوں درویش نے کہا کہ نکو ساتھ ایسے مقام کے دوسرے زیارت کی کیا
 احتیاج ہے کہ کہا اگر میں نہ جاؤں وہ آوے آسوقت درجہ زاریاں اُسکو ہونٹھے ایک رات ایک درویش آپ کے
 مکان ہوئے آپ نے ستر شمع روشن کیں درویش نے کہا مجھے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا کیونکہ تکلف ساتھ تھوٹ کے
 نسبت نہیں کیا ہوتا ہے فرمایا جاؤ اور جب کو پہنچے واسطے خدا کے کہیں روشن کیا ہو بجا وہ وہ درویش صبح تک پانی
 اور مٹی ان ستر شمع پر ڈالے رہے مگر ایک نہ بچھی دوسرے روز آپ نے اُن درویش سے کہا یہ سب تعجب کیا ہو اٹھو
 تو عجیب دیکھو اٹھ کر پیٹے ایک کلیا پر پہنچے مہتر ترسیان بیٹھا تھا جب احمد رحمہ اللہ کو دیکھا اپنے اصحاب کو کہا آؤ
 اور ایک خواہن رکھا اور کہا کہ لکھا و احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ دوست دشمن کے ساتھ نہیں کھاتے کہا اسلام عرضہ کرو
 پھر اسلام لایا اور ستر آدمی اُسکی قوم سے مسلمان ہوئے اسی رات کو احمد رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ خدا تبارک و
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے احمد تو نے میرے لیے ستر شمع جلائیں میں نے تیرے لیے ستر دل کو نورایا میں سے منور کیا قولہ ہر کوئی
 چاہے کہ خدا اُسکے ساتھ ہو کہ وہ صدق کو لازم پکڑے قولہ لعلہ ان اللہ مع الصالحین قولہ صبر تو شد دل مضطر کا
 ہوا اور رضا درجہ عارفوں کا قولہ خدا کا نزدیک تر وہ آدمی ہے کہ خلق اُسکا زیادہ ہو کسی نے کہا مجھے وصیت کرو کہما لارو
 نفس کو تو زندہ ہو جب وفات آپ کی نزدیک ہوئی ستر ہزار دینار آپ پر قرض تھے کہ مساکین غریب کو آپ نے دیے تھے
 جب آپ کی حالت خیر ہوئی قرض خواہان سب آئے آپ نے درگاہ الہی میں دعا کی کہ الہی مجھے تو لیے جانا ہے اور جانا
 میری اُن لوگوں کے ہاتھ میں گرو ہو کیونکہ وہ شیخے ان لوگوں سے لیے جائینگے سیکو بھیج تو ادا ہے حق آکا کہ آسوقت
 میری جان لے اس بات میں تھے کہ کسی نے دروازہ ہلایا کہ قرض خواہان شیخ باہر آویں سب باہر گئے اور پناہ پور تو تھے
 پایا جب قرض ادا کر لیا گیا تب احمد رحمہ اللہ جان بحق ہوئے

حضرت بی بی ام علیؓ زوہد و محامد حضرت زوہد رحمہما اللہ

آپ ایک امیرِ رادی تھیں اور بہت مال رکھتی تھیں سب فقر پر نفقہ کیا اور ساتھ احمد رحمہ اللہ کے جو کچھ تھا موافقت کی حضرت بایزید و ابو حفص رحمہما اللہ کو دیکھا تھا اور بایزید رحمہ اللہ سے سوالات کیے تھے حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ عورتوں کی بات کو مکروہ جانتا تھا اُس وقت تک کہ ام علیؓ کو دیکھا اور میں نے جانا کہ خدا تعالیٰ معرفت و شناخت اپنی جان چاہتا ہو رکھتا ہو حضرت بایزید رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جو کوئی تصوف اختیار کرے چاہیے کہ ایسی ہمت کے ساتھ اختیار کرے جیسی علیؓ کی مان ایسے حال کے ساتھ جیسا اسکا حال ہے قولہ خدا نے ساتھ انواعِ لطف و نکوئی کے خلق کو اپنی طرف بلایا خلق نے قبول نہ کیا تب اُن پر انواع و اقسام کی بلائیں نازل کیں تا اُن کو سب ہلاکی اپنی طرف پھیرے ایسے کہ اُن کو بیمار کرنا ہو قولہ حاجت کا فوت ہونا زیادہ آسان ہے دولت کے حصول میں اُسکے ہوتی ہے ایک عورت بلخ سے آپ کے پاس آئی اور کہا کہ تم ایسے لے آئیں کہ تمہارا غریب سے قربت خدا کی ڈھونڈ چین فرمایا کیوں بواوسط خدا تعالیٰ میرے ساتھ نفرت نہیں ڈھونڈ سکتی

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۵

۲۴۱

۷۸۰

۱۶۴

آپ امام اربعہ اہل سنت سے ہیں علم و فضل آپ کا اظہار من الشمس ہے فقوے آپ کا ایسا تھا کہ باوجودیکہ بغداد میں ہے لیکن کوئی چیز وہاں کی نہ کھائی فرماتے کہ اس شہر کو غازیون کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وقف کیا ہے اور آدمی مل بھیج کر آٹھا منگو کر روٹی کپواتے نقل ہے کہ ایک روز غمیرہ تھا کوئی جا کر آپ کے صاحبزادہ جنکا نام صالح تھا اُنکے یہاں سے غمیرہ لے آیا جب روٹی آپ کے سامنے آئی فرمایا کیسی ہو عرض کی کہ خمیر صلح سے لے کر پکائی ہے آپ نے فرمایا وہ ایک سال صفا ہاں کے قاضی تھے یہ روٹی میں نہیں کھا سکتا عرض کی کیا کچھ بچا ہے فرمایا رکھ چھوڑ دو جب کوئی مال آوے پہلے اُس سے کہو کہ آج مجلس کا اور خمیر صلح کا ہے اگر قبول کرے دس دو اتفاقاً کوئی سائل نہ آیا روٹی سے بدبو آنے لگی فرمایا دجلہ میں ڈال دو اُسکے بعد پھر آپ نے دجلہ کی مچھلی نہ کھائی نقل ہے کہ جب بغداد میں گمراہوں کا غلبہ ہوا خلیفہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ کو طلب کیے اور قرآن کو مخلوق کہلا دے خلیفہ نے آپ کو طلب کیا اور ہزار کوڑے مارے کہ قرآن کو مخلوق کہیں مگر نہ کہا کوڑہ آپ پر پڑ رہا تھا کہ مرنے لگا دیا دوا تھ غیب سے پیدا ہوئے اور آپ کا ازار بند ہا بندہ دیا یہ دیکھ کر سب نے آپ کو چھوڑ دیا لیکن صدمہ بہت ہو چکا

تھا اسی صدمہ سے آپ نے رحلت فرمائی جب جنازہ آپ کا چلا جا تو ران آپ کے جنازہ پر گرنے لگے منقول ہو کر اس روز دہ مزل گبرو ہو دو نصاریٰ ایمان لائے اور نصرہ لاکھ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند کیا مزار مبارک آپ کا بغداد شریف میں زیارت گاہ ہو حضرت بشر حافی فرماتے ہیں کہ جنبل طلب حلال کرتے ہیں اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے اور میں اپنے لیے جب پاکو خلیفہ نے قرآن کو مخلوق کہنے کے لیے ہزار کوڑے مارے آپ سے لوگوں نے کہا کہ ابن قوم کے حق میں جنھوں نے آپ کو مارا ہو کیا فرماتے ہیں فرمایا میں کیا کہوں اُس قوم کو اُنھوں نے خدا کے واسطے مجھے مارا ہو اُنھوں نے جانا کہ میں باطل پر تھا اور وہ حق پر مجھ کو اس ضرب جو بکے لیے قیامت میں میں اُسے خصوصیت نہ کروں ایک عورت شدت بیماری ہوئی اور بیماری مزمن ہو گئی اُسے اپنے بیٹے سے کہا کہ میں اس بیماری سے بہت عاجز آئی ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے خوش ہوں تو امام احمد جنبل کے پاس جاؤ اور دعا چاہو کہ خدا تمھیں شفا دے وہ حضرت کے دروازہ پر گیا اور دروازہ بلایا ایک اندھ لکھ رہا تھا آپ اسی میں رہتے تھے پوچھا کون کی کیا محتاج پوچھا کیا حاجت ہو اُسے حاجت بیان کی آپ کو اسکا بیج ہوا کہ تمھیں کیوں جانتے ہیں دروازہ نہ کھولا اور مثال گئے بعد اُسکے اٹھے اور غسل کیا اور نماز میں مشغول ہوئے وہ جو ان اسی طور پر دربان رہا ایک دربان تھا اُسے کہا تم جاؤ احمد تمھارے کام میں ہیں جو ان جب اپنے دروازہ پر پہنچا اور دروازہ بلایا مان اُسکی اٹھی اور دروازہ کھولا خدا کے حکم سے اُسے صحت ملی پانی پانی ایک روز آپ پانی کے کنارہ وضو کر رہے تھے اور ایک دوسر شخص اُسکے اوپر وضو کرتا تھا اُسے خیال کیا کہ شاید امام کو کراہیت معلوم ہو اُسے نیچے اتر کر وضو کیا جب وہ مرا تو اُسے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہوا اُسے کہا برکت اسی عظیم امام کے مجھ بھنجا ایک مرتبہ آپ کہ گئے تھے سفیان بن عتبہ کے پاس حدیث سُننے کو جایا کرتے تھے ایک روز آپ نہیں گئے اُنھوں نے آدمی بھیجا کہ نہ آئے کا سبب دریافت کرے دروازہ بند تھا اور آپ نے پلڑے دھونے کو دیے تھے بڑھکی کے سبب باہر نہیں آتے تھے وہ مرد رسول باثروت تھا اُسے کہا میں اتنی اشرافیان دیتا ہوں اس سے کپڑے بنائے آپ نے فرمایا میں نہیں تو کا اُسے کہا میرا کپڑا عاریت لیجئے آپ نے کہا نہیں اُسے کہا ہم نہیں پھر جائینگے جب تک آپ اسکی تدبیر نہ کیجیے گا آپ نے فرمایا میں ایک کتاب لکھتا ہوں اُسکی مزوسے دنس گزراٹ خریدو کہ نصف کا انار اور نصف اوپر کے لیے ہو قولہ خدا سے میں نے دعا کی کہ وہ زندہ خوف کا پھچھر کھولے ایسا ہوا کہ خوف تھا کہ عقل زایل ہو جائے ایک مرتبہ آپ نے دعا کی کہ خدا یا ترے ساتھ تقرب کس چیز سے بہتر ہے حکم ہوا میرے کلام سے قولہ خلاص وہ ہے کہ آفات اعمال سے خلاص ہو اور توکل یا در کہنا خدا سے عزوجل کا اپنی مدد ہی میں اور رضا اپنے کام خدا کو سونپنا ہی پوچھا محبت کیا ہو فرمایا یہ بشر حافی سے پوچھو جب تک وہ زندہ ہو اسکا جواب نہ دوں گا پوچھا لہ کیا ہو فرمایا نہ بدین ہی ایک ترک حرام یہ نہ بد عوام ہی دوم ترک افزودنی از حلال یہ نہ بد خویش ہی سوم ترک اس چیز کا جو کچھ تمھیں خدا سے پھیرے یہ نہ بد عارفوں کا

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

۸۵۷

۲۳۳

آپ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں پیدا ہوئے اپنے وقت کے شیخ السیوخ تھے علم طہ و باطن اور عقائد و اشارات میں مقبول اور مرجع اولیائے وقت تھے سب فنون میں آپ کی تصانیف ہیں سخاوت و وسعت کمال رکھتے تھے فراست و خفاقت میں آپ کا کوئی نظیر نہ تھا تجربہ و توحید میں مخصوص تھے مجاہدہ اور شاہدہ میں باقتصاد غایت اور طریقت میں مجتہد تھے ان کے نزدیک رضا ایک حال ہو نہ مقام عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو کہ میرے پانچ پیروں کی اقترا کرو اور ان کے حال کی متابعت کرو اور دوسروں کو تسلیم کرو ایک حارث محاسبی دوسرے جلیلہ قیسرے روم چوتھے ابن عطاء پانچویں عمرو بن عثمان مکی کیونکہ ان لوگوں نے جمع کیا ہو درمیان علم شریعت و طریقت و حقیقت کے اور جو لوگ ان پانچ کے سوا ہیں اعتقاد کے قابل ہیں گریہ پانچ اعتقاد کے قابل بھی ہیں اور اقتدا کے لائق بھی اور بزرگان طریقت رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہو کہ عبد اللہ خفیف چھٹے ان میں کے ہیں کہ اعتقاد اور ادنون کے لائق ہیں اپنی تعریف کرنی ان کا کام نہ تھا تیس ہزار اشرفی اپنے باپ سے اپنے میلث پائی فرمایا بیت المال میں لے جاؤ تا بادشاہ کا ہو لوگوں نے پوچھا کیوں نہ رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میراث نے اسے مسلمان بنے سداور باپ میلث تھا اور میں مسلمان ہوں خدا کی عبادت میں لگے ایسی بھی کہ جب طعام شہتہ کی طرف ہاتھ بجاتے تو انگلی کی رگ کھینچ جاتی ایسی کہ قلعہ نہ تھا کہستے اس سے آپ جان چلے کہ وہ کھانا شہتہ داور آپ چھوڑ دیتے حضرت جلیلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز وہ میرے سامنے آئے میں نے اثر کر سنے لگی یا یابین نے کہا کھانا لاؤن کہا بہترین ٹھہرتے کیا نا کچھ لاؤن کسی شادی سے کچھ لایا تھا وہ میں لایا اور آگے رکھا انگلی نے آگنی تابعداری نہیں کی منہ میں بقرہ دیا اور ہر چند گوش کی فرو نہ دوائی منہ میں چیرتے یہ ہے آخر اٹھ کر بیٹھے گئے اس کے بعد بچا نکلو دیکھا وہ حال ہو چھا کہا کہ میں بھوکھا تھا اور میں نے چاہا کہ تمھاری انگلی نکروں لیکن مجھے خدا عزوجل سے ایک نشانی ہو کہ جس کھانے میں شاہد ہو میرے حلق سے فرو نہ ہو انگلی نے میری بجاؤں نہ کی ہر چہ میں نے گوش کی فرو نہ ہو وہ کھانا کھان کا تھا میں نے کہا ایک برادری کے گھر کا پھر میں نے کہا میرے گھر آؤ گے کہا آؤ آگے آئے اور ایک نکلا خشک روٹی کا تھا وہ کھایا اور کہا جو کچھ فیرون کے سامنے لاؤ ایسے ہی لاؤ قول تیس برس تک میرے کان سے یہ سہارے ہو اچھ نہیں سنا بسکے بعد دوسری حالت یہ ہوئی کہ میرے راز کو بحر نہ کے کسی نے نہیں چاہا بس کسی کو ناز پڑنے کے بعد خوش ہوتے دیکھتا تھا تو یہ خیال گذرتا تھا کہ ناز کسی اہل جوئی یا نہیں اب یقین ہو کہ باطل ہوئی تھا سبہ میں آپ کو کمال تھا اور یہی وجہ تھی کہ محاسبی مشہور ہوئے قولہ

محاسب کی چند فعلیتیں ہیں کہ جن پر اگر قائم رہیں منزل مقصود کو پہنچیں اور سب چیزیں قوت عزم اور ہوا سے نفس پر چرب کرنے سے حاصل ہوتی ہیں جبکہ عزم قوی ہو گا محالفت ہو اسے نفس اس پر آسان ہوگی پس عزم قوی کہنا چاہیے اور ان خصایل پر عمل کرنا اول خدا کو قسم سے سہو دیا قصد کبھی یاد نہ کرو دو دم جو ٹھٹھے سے بہرہ کر و رسوم و عہدہ خلاف نکرو اگر کر سکتے ہو ہو اور اگر ایقان ممکن ہو و عہدہ نہ کرو چارم کسی پر اہل سنت نہ کرو گواستے ظلم کیا ہو عجم قولاً یا فعلاً دعا سے بد نہ کرو اور شکافات نہ ڈھونڈو خدا کے لیے تحمل کرو ششتم کسی پر گواہی کفر و شرک و نفاق کی نہ دو ہفتم قصد کسی گناہ کا ظاہر یا باطن نہ کرو و حراج کو اپنی محبت سے باز رکھو ششم اپنا رخ کسی پر نہ ڈالو اور اپنا بار کم ہو یا زیادہ سب سے اٹھا لو عام ازین کہ اسکی حاجت نہیں ہو یا نہ ہو عزم خلافت سے کیلئے قطع کر کے سب سے نا امید ہو وہ ہم بلندی مرا تیب نہ ڈھونڈو اور رہزنی آدم کو جسکو دیکھو اپنے سے بہتر جانو قولہ مراقبہ علم کا ہو قرب میں خدا تعالیٰ کے قولہ رضاعت مجاری احکام کے قرار پکڑنا ہی قولہ صبر نشاء تیر ملا با تو ہی قولہ تفکر اسباب حق تعالیٰ کو قائم دیکھنا ہی قولہ تسلیم تائب رہنا ہی وقت نزول بلا کے کیلئے تیر کے ظاہر و باطن میں قولہ جیبا از رہنا ہی سب فویہا سے بد سے جس سے خدا را حنی نہ ہو قولہ محبت خویش کرتی ہی نہ مائتری چیز کی پھر سے اشار کرتا ہی اپنے اوپر تن اور مال و جان سے اور دو وقت پوشیدہ اور ظاہر بعد اسکے جاننا کہ تجھے سب قصیر ہوئی ہی قولہ غف وہ ہو کہ ہرگز کوئی حرکت نہ کر سکے کہ اسکا گمان نہ ہو کہ اس ایک حرکت سے ہم باخو ذہو گئے قولہ علامت انس حق کی ہشت ہی خلق سے اور دور رہنا ہی اس سے جس میں خلق ہو اور منفور سا ہو و اگر تعالیٰ کے رہنا ہی تجھے انس حق میں جس میں انوس مخلوقات ہی قدر سے اٹھ چلے قولہ صادق وہ ہو کہ اسے کچھ باک نہ ہو کہ خلق کے نزدیک اسکی کچھ عزت نہ ہو اور صلاح اپنی اسی میں جلے اور جائز ہو کہ گذرہ بھی اعمال اسکا دیکھیں اور سب کاموں میں سستی عزم سے بہرہ کرے کیونکہ ایسے وقت میں دشمن اوپر اس کے فتح پاوے (یعنی شیطان کو موقع ملے) جب عزم میں فتور پاوے تو چاہیے کہ خدا عزوجل سے پناہ ڈھونڈے قولہ خدا کا ہو کہ فیہ والا فلا ممکن و نہ خود مت ہو اور یہ نیک بختی ہی قولہ وہی راہ دکھانے کے لایق ہی جس نے اپنے نفس کو ساتھ رہنے کا مہذب کیا ہی قولہ جو شخص چاہے کہ لذت اہل بہشت کی پاوے اس سے کہہ دو کہ صحبت میں درویشان طبع و صاحب کے رہ قولہ جو کوئی اپنے گمان کو درست کرے مراقبت اور اخلاص سے خدا تعالیٰ اسکو ساتھ مجاہدہ اور اہل عسنت کے آتش کرے قولہ جو کوئی حرکت سے دل سے عمل غیب کا عالم ہو اس سے بہتر ہو کہ حرکات حواج پر عامل ہو قولہ ہمیشہ عارفین تنہا تین غار رضا کے ہیں اور نحو ہی کرتے ہیں بحر صفائیں اور نکالتے ہیں موتی و قاقا پس بالضرور ہو چنے ہیں خدا تک سر و خفا میں قولہ تین چیز اگر باوین تو اس سے بہرہ لین کہ میں نے نہیں پایا ہی نیک یعنی عمدہ و بہتر دوست کا صاحب نسبتا یعنی (دور اندیش) اور قار و شفقت ہو آپ ایک کتاب تصنیف کر رہے تھے ایک درویش نے آپ سے بوجھا کہ مفرغ خدا کی حق ہو اور پر بندہ کے یا حق بندہ کا خدا پر ہو اس بات پر آپ نے ترک تصنیف کی یعنی اگر کہا جاسے کہ بندہ معرفت اپنے سے حاصل کر سکتا ہی تو بندہ کا ایک حق خدا پر ہو جاتا ہی اور یہ جائز و روا نہیں ہو اور معرفت خدا کی اگر

حق ہو بندہ پر تو روانہ ہو کہ خدا کا کوئی حق ادا کرے تو دوسرے معنی یہ ہیں کہ معرفت حق کی حق ہو بندہ پر اس معنی سے کہ جب خدا کے تعالے نے بندہ کو معرفت دی بندہ کو واجب ہو حق اسکا ادا کرنا آپ نے جس وقت وفات فرمائی بالکل محتاج تھے باوجودیکہ متروکہ باپ کا بہت تھا مگر آپ نے کچھ نہ لیا اور ویسی ہی نگلی میں رہے اور وفات فرمائی

حضرت ابو تراب نجشبى رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۹

۲۴۵

۶۸۱

۱۶۵

آپ اکابر شافعی خراسان سے تھے مجاہدہ و فقیہ میں بہتیل یکے از مجتہدان راہ بلاویکے از سیدان اس طایفہ کے تھے برہنہ تکبیر پر سر نہ رکھا چالیس حج کیے انصارات و کلمات میں نفس عالی رکھتے تھے ایک روز حرم میں سجدہ میں آپ سو گئے ایک قوم نے حوروں سے چاہا کہ اپنے تئیں پیش کریں شیخ نے کہا کہ مجھے رب غفور کے ساتھ اتنا استغراق ہو کہ ہر گاہ حورین حوروں نے عرض کی کہ اے بزرگ میرے دوست مجھے طعنہ دینے جب شیخ نے کہ مجھے آپ کے سامنے قبولی نہ ہوئی رضوان نے جواب دیا کہ ممکن نہیں ہو کہ تم لوگ کو آپ کے سامنے قبولی ہو یا انکو تمھاری پرودا ہو جاؤ قیامت تک صبر کرو جب یہ بہشت میں آرام کریں اور سر پر ملکوت پر بیٹھیں تب آؤ جو تقصیر کہ ہو گئی ہو اسکا عذر بجا لاؤ آجین جلا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین سو بار دیکھے اُن میں چار آدمی سے بزرگتر کوئی نہ تھا اول اُنکے ابو تراب ہیں آجین جلا رحمہ اللہ سے منقول ہو کہ جب ابو تراب رحمہ اللہ کہ میں آئے تو تازہ و مفرح تھے میں نے پوچھا کہ کھانا کھان کھانا فرمایا بصرہ میں پھر بغداد میں بعد اُسکے یہاں آپ اپنے اصحاب سے کچھ دیکھے کہ وہ فعل مکروہ ہوتا تو خود کو بکرتے اور مجاہدہ میں افزائش کرتے اور فرماتے کہ یہ بیچارہ میری شومی سے بلا میں پڑا اور اپنے اصحاب کو فرماتے جو تم میں سے گزری ہنسی یا خافہ میں ہنسی یا قرآن پڑھ کر سوال کرے وہ لائق تصوف نہیں ہو اسکو ہم نکال دیں ایک روز ایک اصحاب نے آپ کے بعد تین دن و رات کے کہ کچھ نہ کھایا تھا خبر بزد کے چھلکے کی طرف ہاتھ بڑھایا فرمایا چلے جاؤ کہ تم تصوف کے شائستہ نہیں ہو نکو بازار میں جانا چاہیے تو کہ کسی آرزو کو بھروسہ نہ تھا مگر ایک روز جگل میں مجھے آرزو گم ہوئی اور رضیہ مرغ کی دل میں گزری آگے گئے تو ایک قبیلہ کو دیکھا کہ نیلہ کر رہے ہیں اور داویل چاہے ہیں مجھے پکڑ لیا کہ میرا مال تو ہی لے گیا ہوا اور مارنا شروع کیا دو سو کوڑے مجھے مارے تھے کہ ایک مرد ضعیف آیا اور مجھے پہچانا اور کہا کہ اے قوم یہ کیا کر رہے ہو یہ شیخ پیشوخی ہیں سب نے معذرت کی بھر وہ بوڑھا مجھے اپنے گھر لے گیا اور اجازت کھانے کی لیکر کھانا سامنے لایا تو وہی گرم روٹی اور رضیہ مرغ تھا میں نے آواز مٹی کر لی ابو تراب کھلا بعد دو سو کوڑوں کے اور جو آرزو تھا اسے دل پہ گڈرے گی بے دوسو کوڑوں کے پوڑی

نہ ہوگی نفل ہو کہ آپ کے چند صا جزادہ تھے اسی زمانہ میں ایک گرگ مرم غرا ظاہر ہوا اور چند لوگوں کو کھوا سنے کے
 پھاڑ ڈالا ایک روز آپ بر سر سجادہ بیٹھے تھے گرگ نے قصد آپ کا کیا آپ کو لوگوں نے خبر کی آپ نے التفات
 نہ فرمایا گرگ نے جب آپ کو دیکھا پھر گیا ایک روز اصحاب کے ساتھ آپ جنگل میں جاتے تھے اصحاب نے چاہا کہ ضو
 کرین شیخ سے عرض کی شیخ نے ایک خط زمین پر کھینچ دیا وہاں بانی جوش زن ہوا سب نے وضو کیا اور پانی پیا
 ابوالعباس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو تراب کے ساتھ میں جنگل میں تھا اصحاب نے کہا کہ پیاسہ ہیں شیخ نے
 پائوں زمین پر مارا چشمہ جاری ہوا ایک نے کہا کہ مجھے آرزو ہو کہ پیالہ میں پانی پیوں شیخ نے زمین پر ہاتھ مارا
 ایک قح شیشہ نہایت عمدہ برآیا سب نے اسی قح میں پانی پیا قح مکہ تک ہم لوگوں کے ساتھ تھا آپ نے
 ابوالعباس رحمہ اللہ سے کہا کہ تمھارے اصحاب کیا کہتے ہیں ان کا مون میں کہ حق تعالیٰ اپنے اولیاء کے ساتھ
 کرتا ہوا کی گرمیوں سے کہا میں کسی کو نہیں دیکھتا کہ اسپر ایمان لاوے مگر مٹوٹے ابو تراب رحمہ اللہ نے منہ پر ہاتھ
 دیا اسپر ایمان نہ لاوے وہ کافر ہی قولہ ایک رات میں جنگل میں جانا تھا اور اندھیری رات تھی ایک حبشی کو
 دیکھا جیسے ایک منار میں ڈرا اور کہا کہ تو دیو ہوا آدمی اُسے کہا تو مسلمان ہوا یا کافر میں نے کہا مسلمان ہوں اُس نے
 کہا مسلمان کسی چیز سے نہیں ڈرتا سو اے خدا کے پس میرا دل ٹھکانا ہو اور میں نے جانا یہ مرو غیب ہی ایک غلام
 کو آپ نے دیکھا کہ جنگل میں بے زاد و را حلہ ہوا آپ نے کہا اگر اس کو خدا پر یقین نہ ہوتا تو وہ ہلاک ہوتا پس آپ نے
 کہا اسی جگہ توبے زاد و را حلہ ہو کہا اسی بوڑھے سر آٹھا تو سو اے خدا کے کیوں نہ دیکھو گے آپ نے فرمایا کیا
 یہ یقین کہ تم رکھتے ہو نہیں ہوتا جہان چاہو جاؤ آپ نے فرمایا کہ میں نے میں برس نہ کسی سے کچھ لیا یہ کیا کچھ
 دیا ہو چکا کیونکر فرمایا اگر میں لیتا تھا تو اُس سے لیتا تھا اور اگر نہ لیتا تھا تو اُس سے نہ لیتا تھا فرمایا ایک روز کھانا میرے
 سامنے لائے میں نے منع کیا چودہ روز اُس شومی منع سے گرسنہ رہے قولہ مرید کو ہونے نفس پر سفر کرنے سے
 زیادہ کوئی چیز مضرت نہیں ہوا ورنہ کوئی فساد مرید میں نہیں پیدا ہو مگر سبب فساد سفر باطل کے قولہ ہرگز کوئی
 آدمی خدا کی رضا تک نہیں پہنچے اگر دنیا ایک ذرہ بھی اُس کے دل میں ہو قولہ اگر بندہ صادق ہو عمل کرنے کے پہلے
 عمل میں حلاوت پاوے قولہ توکل وہ ہو کہ اپنے تئیں دریائے عبودیت میں ڈال دو اور دل ساتھ خدا کے جائز
 اگر دے شکر کروندے تو صبر کرو قولہ کوئی چیز عارف کو تیرہ نہ کرے بلکہ سب تیرگی اُس سے روشن ہو جائے
 قولہ مناعت قبول کرنا ایک قوت ہو خداوند تعالیٰ سے قولہ کوئی مانع ترجما و تنو سے نہیں ہو گر صلح خلون کی
 قولہ اپنے اندیشہ کو نگاہ رکھو کیونکہ یہ مقدمہ سب چیزوں کا ہے جسکا اندیشہ درست ہو اُس کے بعد کچھ اسکا فعل حال
 ہو درست ہو قولہ خدا ہوتا ہی علماء ہر زمانہ کو مناسب اعمال اہل روزگار کے قولہ حقیقت غنا کی یہ ہو کہ مستغنی
 رہو اُس سے جو تمھارے مثل ہو اور حقیقت فقر کی یہ ہو کہ محتاج رہو ساتھ اُس کے جو تمھارے مثل نہیں ہو کسی نے

پوچھا کہ آپ کو کچھ حاجت ہو فرمایا مجھے تھے یا تمھارے مثل سے کب حاجت ہو جب مجھے خدا سے کچھ حاجت نہیں ہو
یعنی منہام رہنا میں ہوں رہنی کو حاجت سے کیا کام تو لہ ضرور ہو کہ قوت اسکی وہ ہو جو پاوست اور لباس پہنکاوہ
کہ جس سے ستر عورت ہو اور مسکن وہ ہو کہ جہان ہو نقل ہو کہ وفات آپ کی بادیہ بصرہ میں ہوئی بعد چند سال کے ایک
جہالت وہاں پہنچی دیکھا کہ عصا ہاتھ میں لے رو قبیلہ کھڑے ہیں لب خشک ہو گئے ہیں اور کوئی درندہ گردن لٹکے
انہیں پھر اسے

حضرت ابو بکر و راق رحمۃ اللہ علیہ

اکابر زاد و عباد و مشایخ سے تھے تقویٰ و تجرید و تفرید میں ندرت کمال رکھتے تھے معاملہ ادب میں بنیاد تھے چنانچہ
مشائخ میں آپ کو مودب الاولیاء کہتے تھے ساتھ محمد یحکم کے صحبت رکھتے تھے اور تلخ میں رہتے تھے اور یاران حضور
رحمۃ اللہ سے تھے ریاضات و آداب میں آپ کی تصانیف بہت ہیں میدون کو سفر سے باز رکھتے آپ کو ایک زمانہ
تک آرزو ملاقات کی حضرت خضر علیہ السلام کی تھی اور ہر روز گورستان میں جلتے اور آمد و رفت میں قرآن
پڑھتا کرتے ایک روز دروازہ سے باہر قدم رکھا تھا کہ ایک بیدیر نیہ کو دیکھا سلام کیا اور کہا ساتھ رہنا چاہتے ہو
کہا ہاں اور ساتھ چلے راہ میں اُنکے ساتھ بات کرتے جلتے تھے جب پھر ناچا با حضرت خضر نے کہا کہ ایک عمر تم بڑی
آرزو میں تھے کہ مجھے دیکھو آج مجھے صحبت ہوئی اُس جزو قرآن پڑھنے سے محروم رہے جب میری صحبت کا چال
ہو دو سرون کی صحبت کسی ہوگی سمجھو کہ عدلت و تجرید و تنہائی سب کاموں پر مشرف رکھتی ہو آپ کے ایک صاحب
تھے مکتب خانہ میں پڑھتے تھے ایک روز آپ نے اُنکو دیکھا کہ رو رہے ہیں اور رنگ چہرہ کا اڑا ہوا ہے پوچھا کہ
کیا حال ہو انھوں نے کہا کہ اُستاد نے مجھے ایک آیت آج پڑھائی ہو اُس سے میرا یہ حال ہو اور وہ یہ آیت
ہو یو یاجعل الوندان شیعہ یعنی اُس روز لڑکوں کو بوڑھا کر نیلے پس وہ صاحب زادہ اس نعم سے بیمار ہوئے اور فوت
کیا آپ انکی قبر پر رونے لگے اور کہتے تھے اے ابو بکر تیرا فرزند ایک آیت سے ایسا ہو گیا کہ اُس نے اپنی جان بے دی اور
تو اتنی برسوں سے ختم کرتا ہوا اور تجھ میں کچھ اثر نہیں جب آپ نماز پڑھ کر مسجد سے آئے اس طرح جلتے جیسے کسی نے
جوڑی کی ہو یا کسی بڑے سناہ میں مبتلا ہوا ہو تو لہ کہہ کی راہ میں ایک عورت کو دیکھا اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے
کہا کہ مرد غریب ہوں اُس عورت نے کہا کہ شکایت و حشت غریب سے کرتے ہو یا اپنے خدا سے کہنے اُس نے نہیں بولا
ہو جب میں نے یہ سنا مجھ میں ایسی قدرت نہ رہی کہ ایک قدم اٹھاؤں پھر آیا اور وہ چلی گئی تو لہ آدمی میں گروہ
ہیں اُمرا علما انقراب امرا تباہ ہوں تو معاش و کسب مفلح کا تباہ ہو جب علما تباہ ہوں تو دین خلافت تباہ
ہو جب فقر تباہ ہوں تو دول خلافت تباہ ہو تو لہ صل غلبہ نفس کا دوست رکھنے میں خود ہوشیوں کے ہر جب

خوشین ہوں دل تار یک ہو جائے اور جبل تار یک ہو جائے تو وہ خلق کا دشمن ہو جائے اور خلق اس کی دشمن خلق پر جفا شروع کرے اور جو ہمیشہ ہو جائے قولہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک کوئی قسماً غی ہر نہ ہو اگر خلق کی آمیزش کے سبب سے اور اس وقت سے اس وقت تک کوئی سلامت نہ رہا کہ وہ کہنے اختلاط خلق سے کنارہ کیا ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا ایک پیچھے لے کر دو لون پاؤں اپنے توڑا اور چھری لیکر زبان کاٹ ڈالا تو اس نے عرض کی کیسی طاقت ہے فرمایا زبان ظاہر لگ اور کان ظاہر کا بھرا ہونا چاہیے اور یہ کام خلوت سے حاصل ہو اور خلوت زبان کاٹنے اور پیچھے توڑنے سے حاصل ہو قولہ بعد نبوت کے کوئی درجہ نہیں ہو مگر حکمت اور پہلا نشان حکمت کا خاموشی ہزار بات کرنی بقدر حاجت قولہ خاموشی عارفوں کی نافع تر ہے اور کلام اسکا خوشتر ہے قولہ حق تعالیٰ آٹھ چیز خلق سے چاہتا ہے دو چیز دل سے تعظیم فرمان حق تعالیٰ اور شفقت بر خلق اور دو چیز زبان سے اقرار توحید حق تعالیٰ اور رفاقت باخلق اور دو چیز اعضا سے عبادت حق تعالیٰ اور دو مومنان خلق اور خلق سے دو چیز صبر حکم پر خدا کے اور علم ساتھ خلق کے قولہ جو شخص اپنے نفس پر عاشق ہو اکبر و حسد و غوری اس پر عاشق ہوئی قولہ اگر طمع سے بوجھیں کہ تیرا کون باپ ہو تو کہے گا کہ شک تقدیر اور اگر بوجھیں کہ غایت بیری کیا ہو تو کہے کہ حرام قولہ قول بزنگان ہے کہ شیطان کہتا ہے میں ایسا حق نہیں کہ پہلی ہی مومن کو دوسرے کافری کا دون اول اسکو طرٹ شہوات حلال کے حریص کرتا ہوں جب وہ اسپر حریص ہو گیا اور ہوا اسپر حریص ہوئی اور قوت پکڑی اور گناہوں پر دلیر ہوا تب کافری کا دوسرے دیتا ہوں قولہ بانی چیزیں تیرے ساتھ ہیں اگر بیری آگئی نہ جانو تو ہلاک ہوا اور اگر جانو تو نجات ہوا اول خدا تعالیٰ دوسرے نفس تیسرے شیطان چوتھے دنیا پانچویں خلق خدا کے ساتھ موافق نہ ہوں نفس سے مخالفت کرو شیطان کے دشمن دنیا سے پرہیز رکھو اور خلق کے ساتھ شفقت کرو قولہ جب تک مخلوقات سے قطع نہ کرو انس خدا کی طمع مت رکھو اور جب تک دلوں میں غل نہ ہو پھر تار کھو عبرت کی طمع نہ رکھو اور جب تک مینہ طلب ریاست و مہتری سے پاک نہ کرو الہام حکمت کی طمع مت رکھو قولہ عاقل کو صحبت ساتھ آتی لے اور باد کی ساتھ حسن مدار کے اور جہاں کے ساتھ صبر جمیل کے کہ قولہ خوشدل وہ درویش ہے کہ دنیا میں بادشاہ کا خراج اسپر نہیں ہوا و آخرت میں جبار عالم کا حساب اسپر نہیں ہے قولہ صدق کو نگاہ رکھو ان چیزوں میں جو تمھارا اور خدا کے درمیان ہوا و صبر نگاہ رکھو اسپر جو تمھارے اور نفس کے درمیان ہے قولہ یقین ایک نور ہے جس سے بندہ اپنے احوال پر منور ہوتا ہے پس وہ نور اسکو درجہ یقین تک پہنچاتا ہے قولہ نہ کہ میں حرف ہیں نہ سے مراد ترک لذت سے ترک ہوا و سے ترک دنیا قولہ یقین دل کا پیچھے لانے والا ہے اور کمال ایمان کا قولہ جسکو معرفت خدا تعالیٰ کی درست ہو بہیت اسپر ظاہر ہو قولہ توکل حاصل کرنا وقت کا ہے جو صاف ہو کہ ورت انتظار سے نہ ایسا کہ اسے انوس ہو گذشتہ پر نہ امید ہو آئندہ کی قولہ پرہیز کردا اخلاق بد سے جیسا پرہیز کرتے ہو فقہ حرام سے آپ کی وفات کے

بعد ایک شخص نے آپکو خواب میں دیکھا ضعیف و غلیظ سبب پوچھا آپ نے فرمایا جس گورستان میں میں دفن ہوا ہوں گا ان سے جتنے جنازے اس میں آتے ہیں کوئی باایمان نہیں مرا ہو دوسرے شخص نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ خدا نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے اپنے پاس رکھا اور نامہ میرے ہاتھ میں دیا میں نے پڑھتا تھا ایک گناہ اس میں نظر آیا تمام نامہ سیاہ ہو گیا کہ میں کچھ آگے نہ پڑھ سکا بڑا آئی کہ اس گناہ کو میں نے بھیج دیا یا ہو اور سزا دار کرم میرا نہیں ہو کہ تجھے اس جہان میں رسوا کر دوں میں نے عفو کیا۔

حضرت خواجہ سرسقی رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۶

۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲

آپ امام اہل تصوف بنی سلم میں کمال رکھتے تھے آپ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے مامون تھے اور حضرت معروف کرنی رحمہ اللہ کے مرید تھے پہلے سب سے بغداد شریف میں مسئلہ توحید آپ ہی نے بیان فرمایا ہوا بتدلے عمر بن بغداد میں آپ نے دوکان رکھی تھی دس دینار میں نصف دینار سے زیادہ نفع پر کوئی چیز نہیں بیچتے تھے دوکان میں پرودہ ایک جانب ڈال رکھا تھا اسکی آڑ میں ہزار رکعت نماز روز پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ ساتھ دینار کے بادل میں آپ نے خریدے اس کے بعد قیمت بہت زیادہ ہو گئی دلال آیا آپ سے عرض کی بادام بیچ ڈالیے بہت زیادہ قیمت ملے گی آپ نے فرمایا کہ سقر اسے عرض کی نوے دینار آپ نے فرمایا میرا عہد ہے کہ دس دینار میں نصف دینار سے زیادہ نفع پر نہ بیچوں گا دلال نے کہا کہ آپ کا مال کم قیمت کو نہیں فروخت کر سکتا ہے لکھ کر چلا گیا آپ نے بادام نہ بیچے حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی کو عبادت میں آپ کا سا کامل نہ دیکھا اٹھا نوے برس تک آپ نے زمین سے پہلو نہ نکایا لیکن بیماری مرگ میں آپ کئی بار دن کو آئینہ میں اپنا منہ دیکھتے اور فرماتے کہ دیکھتا ہوں کہ میں گناہ سے سیادہ تو نہیں ہو گیا ہوں نفل ہے کہ آپ کی ایک ہمیشہ تعین بہت ضعیفہ آپ سے اجازت چاہی کہ حجرہ میں جھاڑو دیں آپ قبول نہ فرمایا جواب دیا میری زندگی اسکو قبول نہیں کرنی کئی دن کے بعد آپ کی ہمیشہ اندر شریف لائیں دیکھا کہ ایک نہ بچہ جارہا وہ کشتی کر رہی ہو فرمایا مجھے تو اجازت نہ دی اور ایک نامحرم کو لے آیا آپ نے فرمایا اے میرے بھتیجے نہ ہو دینا میرے عشق میں جگہ خاک ہو چکی ہو اور مجھے محروم رہی اب حق تعالیٰ سے اسے فریاد کی جا رہی کشتی میرے بحر کی اسے دیکھی ایک بزرگ نافل میں کہ کسی مشائخ کو مخلوق خدا کے ساتھ ایسا شفیق نہ دیکھا جیسا آپکو ایک روز ایک شخص آیا اور پردہ اٹھا کر سلام کیا اور کہا کہ فلاں پیر نے جو کوہ لبنان میں میں آپ کو سلام کہا ہے فرمایا کہ وہ پہاڑ میں بیٹھے ہیں کچھ کام نہ ہو دو کو چاہیے کہ بازار میں ساتھ خدا کے مشغول رہے ایسا کہ ایک خط خدا سے نمائند نہ ہو و لا آپ مقرر فرمائی کرتے تھے بغیر دین آگ لگی لوگوں نے کہا کہ تمہاری دوکان بھی جل گئی آپ نے فرمایا ہم بھی فانی ہوئے بعد اس کے معلوم ہوا کہ نہ جلی آپ نے سب کچھ جو تھا درویشوں کو دے دیا اور طریق

تصوٹ اختیار کیا قولہ چالیس برس ہوئے کہ میرا نفس مجھے شہد چاہتا ہی اور میں نے اسے نہیں دیا ہی قولہ جیسے
اندوہ مسلمانوں کے دل پر ہوتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ سب ہمارے ہی دل پر ہوں اور وہ لوگ فارغ رہیں قولہ اگر کوئی
بھائی میرے پاس آئے اور میں اُسکے دائرے پر ہاتھ پھیروں ڈرتا ہوں کہ میرا نام جریدہ منافقان میں لکھیں بشرطی
رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں کسی سے سوال نہ کرتا مگر سری سقطی سے کہ وہ راہد تھے اور میں جانتا تھا کہ جب کچھ اُنکے ہاتھ
سے جاتا ہی تو وہ خوش ہوتے ہیں حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ کے پاس گئے متحرد کچھ پوچھا فرمایا
ایک لڑکے نے میرا کوزہ لٹکا دیا کہ پانی اُسکا سرد ہو میں سو گیا خواب میں ایک چور کو دیکھا پوچھا کہ تو ازان کس کی پڑھ
کہا اُسکی جو کوزہ نہ لٹکا لے کہ پانی ٹھنڈا ہو اور کوزہ کو زمین پر ٹپک دیا کہ چور ہو گیا کہ یہ برا ہی حضرت جنید سے
فرماتے ہیں کہ ایک روز مسجد پر مجھے شیطان ملا میں نے اُس سے پوچھا کہ تو درویشوں پر دسترس پاتا ہی کہ انہیں
جب میں انہیں دنیا میں پکڑتا ہوں تو وہ آخرت میں بھاگتے ہیں اور جب وہاں پکڑتا ہوں تو مولایم بھاگتے ہیں
وہاں مجھے راہ نہیں جو تب پوچھا کہ تم ان لوگ کو دیکھتے ہو کہا ہاں پوچھا کہ کہا وہ لوگ سماع و وجد میں ہوتے
ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ نالہ اُنکا کہاں سے ہی اور غائب ہو گیا جب حضرت جنید رحمہ اللہ مسجد میں گئے حضرت سری
رحمہ اللہ وہاں سر جھکا نے بیٹھے تھے سر اٹھا کر فرمایا وہ دشمن خدا جو ہوا یہ وہ لوگ خدا کے عزمان میں اُنکو جو بھل
کو بھی نہیں دکھاتا اسے کیا دکھائے گا حضرت جنید نے عرض کی کہ ایک جماعت مختلفان پر میں گذرایا میرے دل
میں آیا کہ اُمی اُنکا کیا حال ہو گا آپ نے فرمایا کہ میرے دل میں بھی نہیں گذر ا کہ میں عالم میں کسی مخلوق سے اچھا
ہوں جنید رحمہ اللہ نے پوچھا کہ مختلفان سے بھی نہیں آپ نے فرمایا یا نہیں حضرت جنید رحمہ اللہ
ایک دوسرے روز آپ کے پاس گئے دیکھا کہ آپ متغیر بیٹھے ہیں اور سامنے پانی ہی سبب پوچھا آپ نے فرمایا ابھی ایک
جن آیا تھا اسنے مجھے پوچھا کہ جیسا کیا ہی میں نے جواب دیا وہ پانی ہو گیا کہ یہ دیکھتے ہو آپ کو جب کوئی سلام کرتا تو
ترش رہو ہوتے اور جواب دیتے اسکا بھید لوگوں نے پوچھا آپ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہی کہ جب کوئی کسی پر سلام
کرتا ہی تو سر رحمتیں نازل ہوتی ہیں تو نے اُس پر جو تازہ رہو نہا ہی میں اسلیے ترش رہو تا ہوں کہ لو سے رحمتیں نہیں
ہوں ایک روز آپ نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ محبت کیا ہی جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک گروہ نے
موافقت کی ہی اور ایک گروہ نے انشاد آپ نے اپنے ہاتھ کا چمڑا کھینچنا نہ کھینچا فرمایا قسم ہو اُسکے عزت و جلال کی
اگر میں کہوں کہ یہ چمڑا اُسکی محبت میں خشک ہو گیا ہی تو میں نے بیج کہا ہو قولہ بندہ محبت سے وہاں پہنچے کہ اگر
اُسے تیر یا ملو اور میں اُسے کچھ خبر نہ ہو اور اس سے میرے دل کو خبر نہ تھی مگر جب سے کہ ظاہر ہو ا قولہ میں نے
کہ میں ایک شکر کرنے کا استغفار کرتا ہوں پوچھا کیونکر نہ فرمایا کہ بغداد میں آگ لگی اور میری دوکان نہ حلی میں نے
کہا اچھہ نہ تپس مجھے مشرم آئی کہ میں نے اپنی بہتری بمقابلہ برادران مسلمانوں کے پسند کی اور دنیا کے لیے شکر کیا قولہ

اور رہو ہمایگان تو نگار اور قاریان بازار اور علماء دنیا دوست سے قولہ جو کوئی چاہے کہ دین اسکا سلامت اور سکون
دل کو راحت اور اسکے بدن کا نظم کم ہو تو اس سے کہہ دو کہ خلق سے عزت پکڑے قولہ نامزد دنیا فضول ہے مگر پانچ چیزیں
نہاں سند میں پائی قدر نفی تشنگی و طماعت جامہ ستر عورت گھر رہنے کا علم جس سے کام کر کے قولہ جو معصیت کہ سبب
شہوت کے ہو اسکے بختا لیش کی امید ہو اور جو معصیت کہ ازراہ غرور ہو اسکے بختا لیش کی امید نہیں معصیت طبعی
ازراہ غرور بخفی اور معصیت آدم ازراہ شہوت قولہ جو کوئی کسی باغ پر بشمار میں جاوے اور اس میں ہر شاخ پر جا نور
بیٹھے ہوں اور سب کہتے ہوں کہ اسلام علیک یا دلی اللہ اور وہ شخص نہ ڈرے کہ یہ مکر ہو اور استدرج تو اس شخص
پر ڈرنا چاہیئے قولہ علامت استدرج کو رہی ہے جو بے نفس سے قولہ مگر ایک قول ہے بے عمل قولہ ادب ترجان دلی ہے
قولہ سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ اپنے نفس پر غالب آوے قولہ جو کوئی عاجز آوے اپنے ادب نفس سے ہزار بار وہ
عاجز ہے قولہ ایسے لوگ بہت ہیں کہ قول انکا موافق فعل انکے نہیں ہو اور ایسے بتوڑے ہیں جنکا قول موافق فعل
کے ہے قولہ جو کوئی قدر نعمت کی نہ جانے اسے زوال آوے اور جو کوئی اپنے قوی کا مطیع ہو کمزور اسکا مطیع ہو قولہ
بیری نہان تیرے دل کی ترجمان ہو اور تیرا منہ تیرے دل کا آئینہ جو کچھ تیرے دل میں پوشیدہ ہے اُس پر پیدا ہو
قولہ دل تین قسم کے ہیں ایک مثل پہاڑ کے ہے کہ کسی کے بلائے نہیں ہلتا دوسرا مثل درخت کے ہے کہ ہوا کبھی بھی اسکو
ہلا دیتی تیسرا مثل پرہیزگار ہے کہ جب ذری ہو چلی ہلکیا قولہ حیا و انس در دل بر آتے ہیں اگر اس دل میں زہد و تقویٰ ہو
در آئین و زہد نہیں جائیں قولہ پانچ چیزیں ہیں کہ ایسے دل میں قرار نہیں پکڑتی ہیں کہ جسمیں کوئی اور دوسری چیز
خوف خدا سے ڈر جا خدا سے دوستی خدا سے گنا خدا سے انس ساتھ خدا کے قولہ ہر اہم خلق میں وہ ہے کہ سچے اسرار
قرآن کو اور تدبیر کرے اس اسرار میں قولہ مقدار ہر مرد کی اپنے فہم میں بمقدار اس کے قرب حق کے ہے قولہ قیامت کے
دن امتوں کو پیغمبران علیہ السلام کے نام سے پکاریں اور دوستوں کو خدا کے نام سے قولہ شوق برترین مقام عارف ہے
قولہ عارف وہ ہے کہ کھانا اسکا مثل کھانے پیاروں کے ہو اور سونا اسکا مثل سونے مارگزیدہ کے اور عیش اسکا مثل
ذو بنے والے کے قولہ خدا فرماتا ہے کہ اے میرے بندو جب تم میرا ذکر غالب ہو تو میں تمھارا عاشق ہوں اور تم
میرے (عشق سے) سبکدرا و محبت ہو قولہ عارف آفتاب صفت ہو کہ تمام عالم پر ایک طرح چلے اور زمین صورت ہو
کہ سب موجودات کا بوجھ اٹھاوے اور پانی کی طرح ہو کہ زندگانی دونوں کی ہو اور آگ کا سا ہو کہ عالم اس سے
روشن ہو علامت زہد کی نفس کا آرام پکڑنا ہے طلب سے اور قناعت کرنی ہے کہ تنہا جس سے بھوکہ دفع ہو اور ستر
عورت ہو اور نفرت کہ نالغص کا فضول سے اور نکال ڈالنا کینہ کا ہر دل سے قولہ سرایہ فہمت و رغبت ہے آخرت
کی اور سرایہ عبادت زہد ہے دنیا میں قولہ جو کوئی اپنے تین خلق کی آنکھ میں سنواوے اس سے جو کچھ اس میں نہیں ہے
تو وہ تفکر سے گرے اور جو کوئی خلق کے ساتھ بہت ملے وہ اندک صدق ہے یعنی کمی صدق قولہ مشن خلق وہ ہے

کہ کسی کو بیخ نہ دو اور بیخ خلق بے کینہ و مکافات کے سہو قولہ کسی بھائی سے شک اور گمان پر قطع مت کرو قولہ ترک گناہین چیز سے حاصل ہوتا ہے خوف و درخ و رغبت بہشت و شرم از خدا قولہ بندے کا مل ننون چہ تک اپنے دین کو شہوات پر اختیار نہ کریں حضرت جنید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سری بیمار ہوئے ہیں عیادت کو گیا ہنگام رکھا تھا میں جھٹلنے لگا آپ نے فرمایا کہ آگ ہو اسے تیز ہوتی ہے نہ جھلجھلید رحمہ اللہ نے پوچھا حال کیا ہے فرمایا عند ملک لایقدر علی شیء جنید رحمہ اللہ نے کہا وصیت کرو فرمایا مشغول مت ہو بدون کی صحبت میں نیکون کی صحبت سے کہا اور فرمایا مشغول مت ہو نیکون کی صحبت میں صحبت حق تعالیٰ سے جنید رحمہ اللہ نے کہا اگر یہ بات اس سے پہلے آپ کہتے تو میں آپ سے صحبت نہ رکھتا تیسری رمضان روزہ شنبہ کو آپ نے وفات فرمائی مرقہ بارک بغداد میں ہے

تلمیذہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہما

ایک عورت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگرد تھیں انکے ایک بیٹا تھا وہ کتب میں پڑھنے جاتا تھا معلم نے اسکو پانی لانے بھیجا وہ دریا میں ڈوب گیا معلم نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو خبر کی آپ نے فرمایا آؤ اسکی ماں کے پاس چلیں چنانچہ گئے اور انکے ساتھ صبر و تسکین کی باتیں کیں اور رضا کا بیان فرمایا اس عورت نے کہا اے اُمّی اُستاد آپ کا اس سے کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارا بیٹا دریا میں ڈوب گیا اُسے کہا میرا بیٹا آپ نے فرمایا مان کہا ہرگز خدا نے ایسا نہیں کیا ہے شیخ نے پھر صبر و تسلیم و رضا کی باتیں فرمائیں عورت نے کہا اے اُمّی میرے ساتھ آؤ انکے ساتھ دریا کنارے پہنچے پوچھا کہاں پر ڈوبا ہے لوگوں نے بتا دیا وہاں جا کر کارا کہ فرزند محمد گئے کہا بیک اے مادر وہ عورت پانی میں اتری اور لڑکے کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر آئی حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ یہ کیا ہے جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ عورت رعایت کرنے والی ہے ان چیزوں کی کہ خدا تعالیٰ نے آپس و احب کی ہیں اور جسکا حکم ایسا ہو آپس کوئی حادثہ حادث نہ ہو بغیر اسکے کہ اسکو اطلاع کریں چونکہ اسے فوت پسر سے اطلاع نہیں کی گئی تھی اسیلئے اسے اٹھا کر کیا اور کہا خدا نے یہ نہیں کیا ہے

حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ

۲۵۳	۲۵۲	۲۵۱	۲۵۰
۲۴۶	۲۴۵	۲۴۴	۲۴۳

کینت آپ کی ابو الحسن اور لقب ہادی عسکری و نقی ہے نہ عمویں رجب کو آپ کی ولادت ہو انقل ہے کہ خلیفہ بغداد نے آپ کو مدینہ سے طلب کیا جب سمرن رے میں پہنچے ایک ویرانہ میں آپ کو ٹھہرایا کئی دن کے بعد

ایک حبیب آپ کے حاضر ہوئے عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ یہ جگہ پر وحشت ہو تو قسم اسی جگہ تم سکو امارا ہو آپ نے فرمایا کہ تم اب تک اسی مقام میں ہو یہ فرما کر اپنے دہنے ہاتھ سے آنکی بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا دیکھو دیکھا تو ایک باغ پر فضا میں مکان و غروغیرہ نظر آیا آپ نے فرمایا یہ سامان ہر وقت میرے ساتھ ہو میں چاہے جہاں رہوں نقل ہو کہ متوکل خلیفہ بغداد کی رائ میں ایک زخم نکلا اسکی والدہ نے منت مانی کہ اگر زخم اچھا ہو جاے ہزار دینار دے مگر وہ تمام اطباء علاج سے عاجز آئے خلیفہ کی مان نے درپردہ آدمی آپ کے پاس بھیجا کہ زخم کا علاج فرما دین آپ نے ایک دو ابٹانی کہ حل کر کے ضلاد کیا جاے یہ دوا بالکل زخم کے علاج کے خلاف تھی جب حکیموں کو معلوم ہو متعجب ہوئے ایک نے ان میں سے کہا کہ تجربہ کرنے میں کیا ہرج ہو سب نے پسند کیا اور اسی دوا کا ضلاد کیا گیا تو ٹھڑی میرے بعد زخم پھٹ کر ہلکیا دوسرے روز پھر وہی ضلاد لگا یا زخم بھرنے لگا دو چار روز میں بالکل اچھا ہو گیا خلیفہ کی مان نے منت پوری کی ہزار دینار آپ کو دیے نقل ہو کہ خلیفہ بغداد نے اپنے گھر میں بہت سے جانور پال رکھے تھے یہ جب انور استقدر بھیجنے رہتے تھے کہ کسی کی آواز کوئی سن نہیں سکتا تھا لیکن جب حضرت امام تشریف لے چلے سب جانور چپ ہو جاتے نقل ہو کہ ایک ہندی شعبہ گر خلیفہ بغداد کے دربار میں حاضر ہوا انواع اقسام کے شعبہ گرے دکھائے خلیفہ نے کہا اگر اپنے شعبہ گرے سے امام کو شرمندہ کرے ہزار دینار انعام پائے شعبہ گرے کو مار دیاں پکڑا کر دسترخوان پر امام کے سامنے رکھوائے اور مجھے امام کی بغل میں بیٹھائیے چنانچہ ایک روز متوکل نے آپ کی دعوت کی دسترخوان بچھایا کھانا تھا گیا شعبہ گرے امام کے داہنی جانب بیٹھا جب کھانا شروع ہوا حضرت امام نے ہاتھ روٹی کی طرف بڑھایا روٹی اڑ کر دوسرے کی جانب جا پڑی اسی طرح تین بار ہوا آپ نے نظر اٹھا کر ہر طرف دیکھا دیوار پر شیر کی تصویر نظر پڑی اسکی جانب مخاطب ہو کر فرمایا اس نااہل دشمن اہلبیت کو پکڑ کر کھائے فوراً وہ تصویر اصلی شیر کی صورت ہو گئی اور شعبہ گرے کو کھایا پھر تصویر ہو کر دیوار پر قائم ہو گئی آپ نے روز بروز شب تیرہ آخر باد جادی الاول کو زہر کے اثر سے کہ خلیفہ بغداد نے دوا یا تھا رحلت فرمائی مرقہ مبارک سامرہ میں ہے

۸۴۶	۲۳۲	۸۴۱	۲۲۹	الواثق باللہ و عباسیہ
-----	-----	-----	-----	-----------------------

۱۹۶ھ میں ولادت ہوئی بغداد شہر کے خلیفہ ہوئے احمد بن نصر نے قصد خروج کیا خبر پا کر گرفتار کیا اور بغیر قتلے علما اسکو قتل کیا کہتے ہیں کہ نہایت حریص اطعام تھا بے خواہش بھی کھایا کرتا مرض استعفا ہوا مگر اس سے صحت پائی ایک درویش نے سوال کیا لاکھ درہم مجھے دے دیے درویش نے قبول نہیں کیا لوگوں نے درویش سے پوچھا کہ کیوں نہیں قبول کیا درویش نے فرمایا میں نے دعا کی تھی کہ خدا تو نے ملک ایسوں کے ہاتھ میں

دیا جو اسکے لائق نہیں ہاقت نے آواز دی کہ واثق کو آزاد کیسویں نے آزمائش کی تھی واثق نے حکم دیا کہ مضاعف کر کے ان درہم کو فخر کو اس شکرانہ میں دیوین کہ خداوند کریم نے مجھے اس فقیر سے شرمندہ نہیں کیا اعتقاد خلق قرآن سے پھر اتھا آخر ذبیحہ میں وفات کی

المستعمل علی اللہ علیہ السلام

۸۶۱

۲۴۷

۸۴۶

۲۳۲

سلسلہ یا سلسلہ میں ولادت ہوئی بعد واثق کے جائیں ہوا سلسلہ میں حدیث کی طرف متوجہ ہو کر محدثین کی نوازش کی اسوقت سے سبب تعصب کے مذہب محدثین اور مذہب ابو حنیفہ کا اختلاف پیدا ہوا سلسلہ میں عرار میں ایسی ہوا گرم چلی کر زراعت و چار پائے و مسافر بہت تلف ہوئے اور دمشق میں زلزلہ سے بہت لوگ ضائع ہوئے سلسلہ میں مزار مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام اور اطراف کو اسکے منہدم کیا اور خلافت کو زیارت سے منع کیا سلسلہ میں ایک آواز مہیب آسمان سے آئی اس سے بہت لوگ ہلاک ہوئے سلسلہ میں ستاروں میں توج پیدا ہوا اور مثل طبع کے منتشر ہوئے سلسلہ میں سخت زلزلہ آیا اور اکثر ہپاڑا و زمین شق ہو گئے زراعت ہمار پر کی دوسری سرزمین پر جاگری اکر دز اپنے بیٹے کے معلم سے ہو چکا کہ میرے دونوں بیٹوں کو فضل جانتے ہو کہ حسین کو انھوں نے جواب دیا کہ قبر غلام علی کرم اللہ وجہہ کو تمھارے بیٹوں سے افضل جانتا ہوں ایسے انکا پیٹ پھاڑا لاکہ ہلاک ہوئے سلسلہ میں چاہتا تھا کہ معتز کو راضی کر کے خلیفہ کرین معتز نے باتفاق اہل شکر کے اپنے باپ کو ہلاک کیا دو اوصہ عجیب اسوقت کے ہیں ایک یہ کہ بعضے ولایت میں ایک جانور کوٹے سے بڑا خرے کے درخت پر بیٹھ کر فریاد کرتا تھا کہ یا ایہا الناس اتقوا اللہ اللہ العزیز اور چالیس مرتبہ یہ کہہ کر اڑ گیا دوسرے روز پھر چالیس بار کہہ کر اڑ گیا خبر داروں نے ایک محضر درست کر کے جس پر انس و آدمی کے دستخط تھے دار الخلافہ میں بھیجا دوسرے یہ کہ ابن ابی الخلال نے روایت کی جو کہ قریہ اہواز میں ایک شخص نے وفات کی جب اسکا جنازہ لے چلے ایک مرغ وہاں آیا اور زبانا جو زبانی میں کہا کہ حق تعالیٰ نے اس میت کو اور جو شخص اسکے جنازہ میں حاضر آیا بخشد یا اس نفل کو ابن جوزی نے اپنی کتاب تنقیح میں محمد بن حلیب ہاشمی سے روایت کی ہے

المستنصر باللہ علیہ السلام

۸۶۲

۲۴۸

۸۶۱

۲۴۷

بعد نفل کرنے باپ کے سر بر خلافت پر بیٹھ اور بر خلافت اپنے باپ کے ساتھ اہلبیت کے رحیم اور محسن ہے مزار مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کو براے زیارت واپس دیا باغ فدک بھی دیدیا اور دونوں بھائی کو اپنے بیٹے معتز اور موسیٰ کو باپ نے ولیمہ کیا تھا ولیمہ دی سے معزول کیا اور داد ہش اور

انصاف سے رعایا کو خوشنود کیا مگر بسبب عداوت بعضے اہل لشکر کے مسموم ہو کر وفات پائی

المستعین باللہ ۱۲ جمادی الثانی

۲۴۰ ۸۶۲ ۲۵۲ ۸۶۶

۱۲۱ھ میں ولادت ہوئی اور بعد معمر کے سر ری خلافت پر بیٹھا مگر ترکوں نے نہ تھا الفت کی اور معمر بن متوکل کو قید سے نکال کر کے اسکی بیعت کی مستعین بخوف ترک بغداد میں گیا وہاں کے لوگوں نے اعانت کی چند روز تک جنگ عظیم رہی بعد قتل کثیر کے خشک سالی پیدا ہوئی لوگوں نے بہت خرید و ستاؤ بیچ کر لائی اور مستعین کو خلافت پر رضا مند کیا مگر بعد ازیں حکم معتز اسکو زنج کر دیا پھر انیس سال باہر شوال مذبحاً فوت ہوا

المعتز باللہ ۱۳ جمادی الثانی

۲۵۲ ۸۶۶ ۲۵۶ ۸۶۹

۱۲۲ھ میں ولادت ہوئی انیس برس کی عمر میں خلافت پائی سال اول خلافت میں اسٹاس نے وفات پائی بائج لاکھ دینار اندوختہ اسے معز کے ہاتھ آئے اور اپنے بھائی مؤید کو و بعد ہی سے موقوف کر کے بہت مارا اور قید کیا کہ اس صدمہ سے وہ مر گیا لوگ اس سے مخالفت ہوئے اور حملہ کر کے آئے اور اسکو چور کی طرح کھینچتے ہوئے گھر سے باہر نکالا اور طمانچہ مارتے رہے یہاں تک کہ اسنے خلع خلافت کی اور محمد بن داؤد جبکہ معتز نے دور ڈال رکھا تھے اسکو لاکھ معتز سے اسکی بیعت لی بعد بائج خور کے اسکو حمام میں لے گئے بعد غسل کے اسکو تشنگی کا غلبہ ہوا مگر پانی نہ دیا جب شدت پیاس کی ہوئی تو آب مشکون دیا کہ پیٹتے ہی مر گیا

حضرت یحییٰ معاذ الرازی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۸ ۸۶۲ ۲۵۹

آپ کو کبھی واعظ کہتے تھے خلق عظیم رکھتے تھے قلب زمان طریقت و محبت کے تھے علم و عمل میں قدم راسخ رکھتے تھے لطائف و حقایق میں مخصوص تھے و مجاہدہ و مشاہدہ میں موصوف و صاحب تصنیف تھے سخن ناز و فرما نے ایک مثنیٰ نے کہا ہر کہ خدا کے دو بھیجے تھے ایک انبیاء سے اور ایک اولیاء سے بھیجے زکریا علیہ السلام نے طریقہ خوف کا ایسا اختیار کیا کہ جملہ صدیقان خوف فلاح سے اپنی نا امید ہوئے اور حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ طریق رجا ایسا چلے کہ ہاتھ سب مدعیان رجا کا خاک میں ملا لوگوں نے کہا حال زکریا معلوم ہے ال ان بھیجے گا کثیر فرمایا مجھے معلوم ہوا ہر کہ ہرگز انکو جاہلیت نہ تھی اور ہرگز ان سے کبیرہ سرزد نہ ہوا اور مد ناملا اور ورزش میں وہ کوشش عظیم کرتے تھے کہ کوئی نہیں کر سکتا انکے اصحاب نے کہا او شیخ خفا

آپ کا رجا اور معاملہ آپ کا مثل خایفان کے ہوا کیا ہی انھوں نے کہا معلوم کرو کہ ترک عبودیت ضلالت
 ہی اور خوف و رجا دو ستون ایمان کے ہیں خایف عبادت کرتا ہی خوف سے نطیعت کے اور راجی امید رکھتا ہے
 واصل کی پس جب تک عبادت حاصل نہ ہو نہ خوف درست ہو نہ رجا جب عبادت حاصل ہو بے خوف و رجا کے
 نہ ہو ایک روز آپ ممبر پر گئے چار ہزار آدمی حاضر تھے نگاہ کی اور ممبر سے راز آئے کہ میں جسکے لیے ممبر پر گیا
 تھا حاضر نہیں ہی آپ کے ایک بھائی بھی تھے وہ مکہ میں جا کر مجبور ہوئے اور آپ کو خط لکھا کہ مجھے تین آرزوئیں
 رو حاصل ہوئیں ایک باقی ہی دعا کرو کہ میں وہ بھی پا جاؤں ایک یہ آرزو تھی کہ آخر بقیعہ مبارک میں کاٹوں
 میں کعبہ میں پہنچا کہ فاضل ترین بقیعہ ہی دوسری یہ آرزو تھی کہ ایک خادم ہو تو میری خدمت کرے اور پانی وضو کا
 تیار رکھے خدا نے ایک لونڈی ارلائی فرمائی تیسری آرزو یہ ہو کہ مرنے کے پہلے میں تمہیں دیکھتا ہوں آرزو کی
 آپ نے جواب لکھا کہ آرزو سے بہترین بقیعہ جو تم رکھتے تھے تم بہترین خلق ہو اور جس جگہ چاہو رہو بقیعہ مردوں
 سے بزرگ ہوتا ہی نہ مرد اس بقیعہ سے اور یہ جو تم نے کہا کہ ایک خادم کی آرزو تھی میں نے پایا اگر ت کو روت و
 جو انہری ہوتی تو خادم حق کو اپنا خادم نہ بناتے اور خدمت حق سے اسے باز نہ رکھتے تم کو خادم ہونا چاہیے
 تم محدودی کی آرزو کرتے ہو محدودی صفات حق سے ہی اور خادمی صفت بندہ بندے کو بندہ رہنا چاہیے
 اگر بندہ صفات حق کی آرزو کرے فرعون ہی اور جو یہ تم نے کہا کہ مجھے تمہارا دیکھنے کی آرزو ہو اگر تم کو خدا
 سے خبر ہوتی میں تمہیں یاد نہ آتا تم خدا کے ساتھ ایسی صحبت رکھو کہ تم کو بھائی یاد نہ آوے وہاں فرسند
 قربان کرنا چاہیے بھائی کو کون پوچھتا ہی اگر اس کو پایا ہی مجھے کیا کرے اور اگر نہ پایا ہی تو مجھے تمہارا کیا
 ہو گا ایک دوست کو نامہ لکھا کہ دنیا مثل خواب کے ہو اور آخرت مثل بیداری کے جو خواب میں دیکھے کہ روتا ہی
 تعبیر اسکی یہ ہو کہ بیداری میں رہنے اور خوش ہو تم خواب دنیا میں روؤ تو بیداری آخرت میں خوش ہو
 آپ کی ایک صاحبزادی تھیں انھوں نے ایک روز ماں سے کہا کہ مجھے فلاں چیز چاہیے ماں نے کہا کہ خدا سے
 مانگو انھوں نے کہا اور مجھے شرم آتی ہی کہ خواہش نفسانی کو خدا سے مانگیے تم دو جو کچھ دو گی وہ اسی سے ہی
 ایک شب آپ کے سامنے شمع جلتی تھی ادا آئی وہ گل ہو گئی آپ بہت روتے تو گون نے کہا آپ کیوں روتے
 ابھی روشنی کر دی جاتی ہی آپ نے فرمایا میں اس سے نہیں رو یا بلکہ اسلئے روتا ہوں کہ تمہارا ایمان جو
 سینہ میں روشن ہی ہم ڈرتے ہیں کہ محبت بے نیازی سے ایک ہوا آئے اور اسے سجدے کسی نے کہا کہ
 ملک الموت کے سامنے دنیا ایک دانہ کی بھی قیمت نہیں رکھتی فرمایا اگر ملک الموت نہ ہو تو دنیا ایک جن کی
 قیمت نہیں رکھتی اور فرمایا الموت جس پر وصل الجیب الی الجیب قولہ تین قوم کی صحبت سے دور رہو عالم
 فاعل و قارعی ملازمین و متصوف جاہل قولہ تنہائی آرزو سے صدیقان ہی اور انس خلق انکی وحشت ہی قولہ

اصحاب دنیا کی خدمت لوٹدی غلام کرتے ہیں اور اصحاب آخرت کی خدمت احرار و آزادوار کرتے ہیں قولہ حکیم نہ ہو جب تک جمع نہ ہو اسمین تین خصلتیں ایک یہ کہ تو نگرون میں چشم نصیحت سے دیکھے نہ چشم حدیث سے دوسرے عورتوں کو چشم شفقت دیکھے نہ چشم شہوت تیسرے درویشوں کو چشم تواضع سے نہ چشم کبر سے قولہ مومن کو تم سے تین چیزیں ملنی چاہئیں اول اگر منفعت نہ ہو چنانچہ تو ضرر نہ پہونچاؤ دوم اگر خوشی نہ کر سکو تو رنجیدہ و اندوگین مت کرو سوم اگر تعریف نہ کر سکو تو ہجو اس کی مت کرو قولہ کوئی طاقت زیادہ اس سے نہیں ہو کہ بیج دوزخ کا جوئے اور امید بہشت کی رکھے قولہ ایک گناہ تو بے کے بعد کا بدتر ہو ستر گناہ قبل تو بے سے قولہ گناہ مومن کا کہ درمیان خوف ورجا کے ہو تا ہی مثل ایک دباہ کے ہر درمیان دوشیر کے قولہ مجھے تعجب آتا ہی شخص سے کہ ہر ہیز کرتا ہی کھانے سے بخوف بیمار کیوں ہر ہیز نہیں کرتا گناہ سے بخوف عذاب قولہ خدا کا کرم دوزخ کے پیدا کرنے میں اس سے زیادہ ظاہر ہو کہ پیدا کرنے میں بہشت کے اس سبب سے کہ ہر چیز بہشت پر چند وعدے کیے گئے ہیں اگر خوف دوزخ نہ ہو تا کوئی طاعت نہ کرتا قولہ دنیا شیطان کی دوکان ہی ہرگز اس سے بچے مت چوری کرو کہ وہ پیچھے سے آوے اور عوض میں اسکے دین تھے لے لے قولہ خدا فرماتا ہی کہ میری شکایت کرتے ہو کیا تم کو یہ کافی نہیں ہو کہ دونوں جہان میرا ہی اور ہم مختارے ہیں قولہ عاقل تین ہیں ایک وہ کہ ترک دنیا کرے دوسرے جو قبر کھود کر کھے قبل مرنے کے تیسرے وہ کہ خدا کو راہنی کرے قبل اسکے کہ وہ خدا کے پاس جاے قولہ بیکر کرنا اس شخص سے جو سبب مال کے بیکر کرنا ہو تواضع ہی قولہ اگر سنگی ایک نور ہو اور میر کھانا آگ ہو اور خوشین لکڑی اسکی قولہ میں بناؤ مانگتا ہوں ساتھ خدا کے اس زاہد سے کہ فاسد کرے محد کو اپنے بہت کھانے سے انواع طعام تو نگرون کے تو چھا کہ مرید پر کیا چیز سخت تر ہو فرمایا ہنشتی اضا دینی مخالف قولہ اضلاع ہونا دین کا طمع سے اور باقی رہنا پر ہیز گاری سے قولہ دانہ اپنہ کے برابر مجھے دوستی زیادہ بیماری ہی ستر برس کی عبادت بے دوستی سے قولہ ایمان تین چیز ہی خوف ورجا و محبت خوف کے ضمن میں ترک گناہ ہی اور رجائے ضمن میں شوق طاعت ہی محبت کے ضمن میں احتمال کموبات ہو تا رخصاے حق حاصل آوے قولہ طاعت خدا کا خزانہ ہو اور کلید اسکی دعا ہی تو چھا کیونکر جانے کہ خدا مجھ سے راضی ہی یا نہیں فرمایا اگر تم خود اس سے راضی رہو یہی نشان ہو کہ وہ تم سے راضی ہی تو چھا کہ بروز قیامت کون ہی جوت رہے گا نہ فرمایا جو کج ڈرتا ہی پوچھا مزد تو کل پر کب پہونچے فرمایا جب خدا کو اپنا وکیل کرے تو چھا درویشی کیا ہی فرمایا وہ کہ اپنے خدا کے ساتھ جملہ کائنات سے تو بگڑ ہو ایک روز آپ کے سامنے ذکر تو نگری و درویشی کا ہوتا تھا آپ نے فرمایا قیامت کے یوں نہ تو نگری کا م آبگی نہ درویشی صبر و شکر کو اعتبار ہو گا تو چھا نشان محبت کا کیا ہی کہ لود کہ نیکوئی سے زیادہ نہ ہو اور جہل سے کم نہ ہو آپ پر لاکھ درہم قرض ہو گیا تھا جو آپ نے مجاہدین وغیرہ کو قرض لے کر

دیا تھا فرضاً ہوں نے تقاضا کیا آپ فکر میں تھے کہ شبِ پنجشنبہ کو بغیر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا
 آپ نے فرمایا کہ دل تنگ مت ہو تمھاری دل تنگی سے ہم رنجور ہوتے ہیں خراسان میں جاؤ ایک آدمی تم کو
 سو ہزار درہم دے گا آپ نے عرض کی وہ شخص کون ہو اور کہاں ہو فرمایا تم شہرِ جاو اور وعظ کئے جاؤ
 کہ تمھارا وعظ شفاء دلون کی ہی میں جیسا تمھارے خواب میں آیا ویسا ہی اُسکے خواب میں جاؤ جس آپ
 نیشاپور میں آئے اور آگے حاقِ ممبر کے بیٹھے اور فرمایا کہ اے لوگو میں بہ اشارہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم
 آیا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہو کہ تیرا قرض ایک شخص ادا کر دے گا اور مجھ پر سو ہزار درہم قرض ہو اور جاؤ
 کہ میری بات کو ہمیشہ جال ہوتا ہی اس وقت فرض اُسکا حجاب ہو اور ایک شخص نے کہا میں دس ہزار درہم
 دوسرے نے کہا میں پچاس ہزار درہم تیسرے نے کہا کہ میں چالیس ہزار درہم دوں گا آپ نے فرمایا ارشاد ہو
 کہ ایک شخص دے گا اس سبب سے میں نہیں لے سکتا پس آپ وعظ فرمائے لگے پہلے روز سات جنازے
 مجلس ہے اٹھائے نیشاپور میں آپ کا قرض ادا نہ ہونے بلکہ میں آپ تشریف لائے مردانِ بلخ نے آپ کو روکا
 چند روز وہاں رہے اور وعظ کیا اور تو انگری کو فضل دیا ایک شیخ اُس فوج میں تھے اُنکو پسند نہ آیا
 کہ تو انگری کو درویشی پر فضل دیا انھوں نے فرمایا اللہ بکرت دے جب آپ بلخ سے باہر آئے رہزمنوں نے
 وہ سب لوٹ لیا فرمایا انروز دعا سے اسی بزرگ کے تمھارے عزم ہرے کا کیا وہاں بھی قصہ اپنے قرض و خواب
 دیکھنا پنجیں صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا امیر ہرے کی لڑکی تھی مجلس میں حاضر تھی آئے کہا اے امامِ دل
 قرض سے فارغ رکھو کہ جس رات کو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تمھارے خواب میں آئے اسی شب کہ مجھے
 بھی سرفراز فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم میں انکی خدمت میں جاؤں حکم ہوا
 کہ نہیں وہ خود تیرے نزدیک آئیں گے میں جب سے آپ کی غنڈہ تھی میرے پاس سو ہزار درہم ہیں میں سب آپ کو
 دیتی ہوں مگر ایک حاجت مجھے ہو کہ چار روز آپ اور وعظ کئے آپ نے چار روز اور وعظ کیا پہلے روز دس جنازہ
 مسجد سے آئے دوسرے روز تیس جنازہ تیسرے روز چالیس جنازہ چوتھے روز ستر جنازہ پانچویں روز ہرے
 سے باہر آئے اور سات اونٹ پر وہ سب درہم بارہ تھے آپ کے بیٹے ساتھ تھے جب بلخ میں پہنچے بیٹے نے
 اپنے دل میں کہا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ شہر میں پہنچیں تو فرض ادا کر کے جو کچھ بچے فقرا کو دے دیں ہم بے بہرہ ہینگے
 صبح کے وقت بھی رحمہ اللہ مناجات میں سر بر زمین تھے کہ سر پر ایک پتھر مارا آپ نے فرمایا کہ مال فرضاً ہوں
 کو دیدیا جاوے اور جان بچن تسلیم ہوے اہلِ طریقت نے آپ کو کاندھے پر اٹھایا اور نیشاپور میں لائے اور
 گورستان میں دفن کیا

حضرت امام حسن مکرری رضی اللہ عنہ

۸۷۳

۲۶۰

۸۶۶

۲۳۳

کینٹ آپ کی ابو محمد بن عقیب زکریا خالص سراج و سکرری ہی مولد آپ کا مدینہ طیبہ ہی علی بن ابیہم بن موسیٰ سے روایت ہو کہ ایک دفعہ تنگدستی تھی میرے والد نے کہا کہ امام کے پاس جانا ہوں اگر پانسو دینار دیے تو فلان فلان جس خرید و کا اور آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے اندر بلایا بیٹھے لیکن شرم سے کچھ کہ نہ سکے جب باہر آئے امام کا ایک غلام ایک تھیلی پانسو دینار کی لیکر آیا کہا کہ امام نے دی ہے اس سے فلان فلان چیزیں خرید کر لے جاؤ ورنہ نام ان چیزوں کے بتائے جسکے لینے کا ارادہ کر کے گئے تھے فضل ہو کہ ایک شخص قید تھا آپ کے پاس عنفی واسطے دعا سے خلاص ہو گئی اور یہ بھی ارادہ تھا کہ اپنی غربت تنگدستی کا بھی حال لکھے مگر بھول گیا جب رقعہ آپ کو پہنچا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ نماز ظہر گھر میں پڑھنا چنانچہ قبل نماز ظہر اسے آزادی ملی جب اپنے گھر پہنچا دیکھا کہ ایک خادم امام کا چلا آتا ہے یہ شخص استقبال کے لیے دوڑا گھر پر لایا خادم نے سودینار اور ایک رقعہ دیا حسین بیٹھنوں تھا کہ تم نے اپنے خط میں شرم سے نہ لکھا سودینار جلتے ہیں انکو صرف کرو ہرگز شرم نہ کرو جو ضرورت ہوگی پہنچے گا آپ کا دل جو دودینار کی جانب بہت تھا چھٹی یا آٹھویں صبح الاول کو آپ نے وفات فرمائی قبر شریف متصل پیر ہی

المستدی باللہ ۱۴۷ عجمیہ

۸۷۰

۲۵۷

۸۶۹

۲۵۶

بعد مقرر کے خلافت پائی لکھتے ہیں کہ شخص زادہ تھا باوجود اسے نہ تھا کہے گوناگون کے باوجود رمضان روٹی تک و سرکہ دروغن زیت سے کھانا اور مخالف آباء اجداد اپنے امام جنبل رحمہ اللہ کی تعریف بیان کرنا اور لمعوب و عننا وغیرہ اپنے اوپر حرام جاننا اور خلق کو اس سے باز رکھنا اور راتوں کو کھل پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اور یاد آملی میں مصروف رہنا تمام ظروف فقری و طلالی کو توڑ کر سکر کیا اور تصویر کے فروش کو اٹھا دیا اور مشروع فرش رکھنا گاہ موسیٰ بقعہ قبل صلح بن وصف قاتل معتز و مطلب مال اسکی مان کے مع فوج جرار آیا اور بہت سے قصص اس درمیان میں ہوئے بالآخر مستدی کو ان لوگوں نے قتل کیا۔

المعتدی علیہ اللہ ۱۵۱ عجمیہ

۸۹۲

۲۷۹

۸۷۰

۲۵۷

۲۵۱ میں ولادت ہوئی شب اختلاف خلافت میں مجوس ہوا اگر بعد قتل مستدی قید سے نکال کر لوگوں نے بیعت اسکی کی اور خلیفہ ہو اطلیحہ کو عامل مشرق کیا اور جعفر کو وکیلہ کیا اور والی مصر و مغرب کا کیا اور

خود ملو و لعین مصروف ہوا اس سبب سے خلافت نارضامند ہوئی اور خلیفہ اُسکے بھائی کو پسند کیا اسی زمانہ میں
بصرہ میں لڑائی جمع ہوئے اور بصرہ کو جلا دیا اور ہبتون کو مقتد کیا اور اکثر کو قتل کیا اور سبب زلزلہ کے ہزار ہا آدمی
تلاش ہوئے اور درمیان لشکر زنگیان و خلیفہ شمس کے تھک لڑائی قائم رہی اور سردار زنگیان کے نام اسکا
ہو دینھا اور دعویٰ نبوت اور عالم الغیب ہونے کا کہتا تھا مقتول ہوا بقول سیوطی بعد قتل ایک کروڑ مسلمانوں کے
وہ غیبت داخل جہنم ہوا مسئلہ میں عراق و حجاز میں ایسی خشک سالی ہوئی کہ ایک سیر جو کی قیمت پچاس دینار
ہوئی مسئلہ میں لشکر روم دیا ربکرمین پہونچا اور بیت آدمیوں کو قتل کیا اور صحرائی اعرابیوں نے شورش کی و غلظت
کعبہ کو لوٹ لیا اور بھی لڑائیاں رہیں معتد سامرہ سے بقصد دمشق باہر آیا راہ میں طایفہ کے لوگوں نے اسکو روکا
اور پھر سامرہ کو پھیر دیا اسی سال میں ہر عیسے نے طغیانی کی اور سات ہزار مکانات کو ندم کیا اور معتد خلافت
سے علیحدہ ہوا

حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۶
۶۴۷
۲۹۱۱
۸۷۴

آپ بہت بڑے شلخ دودی تھے ہمیشہ مقام قربت و ہیبت میں رہتے دریائے آتش محبت میں ہر وقت ڈوبے
رہتے تین مجاہدہ میں اور دل شاہدہ میں ہر وقت مصروف رکھتے معانی طریقت میں آپ کا جواب تھا یہ کہتے ہیں
کہ سب کچھ اس طریقہ میں آپ ہی تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید کی مثال ہم لوگوں میں ایسی ہو
جیسی فرشتوں میں جبریل اور فرمایا انتہائے روزگاران میدان توحید ابتدائی حضرت بایزید ہونے کی اور دن کی جوتھا
ہر وہ آپ کی ابتدا ہو نقل ہو کہ جب آپ کی والدہ نے مکتب میں بھیجا آپ قرآن پڑھتے تھے جس روز سورہ لقمان میں
یہ آیت پڑھی ان اشکر لی دلو الیک یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ شکر کرو میرا اور ان باپ کا اس آیت کے معنی استاد
سے پوچھے اُستاد نے بتائے آپ کے دلپش فرمایا جازت لیکر گھر میں تشریف لائے آپ کی والدہ نے فرمایا کیوں آئے
مکتب سے کچھ دیر لائے یا کوئی عذر پیش آیا آپ نے فرمایا نہیں آج یہ آیت میں نے پڑھی مجھے اندیشہ ہوا کہ دھوکہ
کا کام مجھ سے نہ ہو سکے گا اسلئے آیا ہوں کہ یا تم خدا سے مجھے لے لو کہ ہر وقت تمھارا رہوں یا مجھے خدا پر چھوڑ دو
کہ اسیکا ہو رہوں آپ کی والدہ نے فرمایا میں نے تمکو خدا کے کام کو دیا اپنا حق بخش دیا جاؤ آپ نے بسطام چھوڑ کر
جنگل کی راہ لی تین برس تک شام کے جنگل میں رہ کر ریاضت کی کبھی سیر ہو کر نہ کھایا اور چھین سے دسویں
ایک سو تیرہ پیر کی آپ نے خدمت کی ان میں سے ایک حضرت صادق رضی اللہ عنہ بھی تھے اور سب سے فیض
حاصل کیا نقل ہو کہ ایک روز حضرت صادق رضی اللہ عنہ کے حضور میں آپ حاضر ہوئے فرمایا فلاں کن طایف
سے آتا رو عرض کی کہ ناطاق ہو فرمایا اتنی مدت سے یہاں آتے ہو طاق کمان ہی نہیں جانتے اپنے عرض کی

سمجھے اس سے کیا کام کہ آپ کے سلسلے سر اٹھاؤں نظارہ کے لیے میں نہیں آتا ہوں حضرت صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 اگر یہی ہو تو بسطام کو واپس جاؤ تمھارا سب کام تمام ہو گیا جب آپ شکم داڑھین سے آگے آپ کی مان کبھی قلمہ شستہ
 کھا لیتے تھے تو آپ پیٹ میں تڑپنے لگتے جب تک وہ اسکو دفع نہ کر میں تصدق اسکا یہ ہے کہ آپ سے پوچھا کہ اس راہ میں
 سب سے بتر کیا چیز ہو فرمایا دولت اور زاد کہا اگر یہ ہو فرمایا دل دانا اگر یہ نہ ہو چشم مینا اگر یہ نہ ہو گوش شنوا اگر یہ نہ ہو
 بدن توانا کہا اگر یہ بھی نہ ہو فرمایا مرگ مفاجات شیخ ابوسعید فرماتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم کو میں بایزید سے بھرا
 دیکھتا ہوں اور بایزید کو درمیان نہیں دیکھتا ہوں یعنی جو کچھ بایزید میں ہے اس میں محو ہے ایک دوز آپ کے پاس ایک
 شخص آیا اور پوچھا جیسا کہ آپ نے جواب دیا وہ بانی ہو گیا ایک شخص کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا کہا کہ اگر تم جانتے
 ہو کہ نماز سبب ہو پونچے اور پوند کا ہی خدا سے تعالیٰ تم غلط کرتے ہو کہ یہ سب بندہ ہی موصلاصلت نہیں ہے اگر گزار
 نہ کرو تو کفر ہو اور اگر ذرہ بھی چشم اعتما سے اسکی طرف نہ دیکھو تو شرک ہو ایک بزرگ نے آپ کو سر جھکا کے دیکھا
 جب آپ نے سر اٹھا پوچھا کہ کوئی شیخ تم سے کیا فرمایا کہ اپنی فدا میں سر جھکا یا اور اسکی نقایین سر اٹھا یا ایک نور حلیب
 نے مہر مہر پڑھا قدر المدح قدرہ آپ کی آنکھوں سے خون جاری ہوا اور اتنا اپنے نیل زمین پر پڑا کہ ہیوس ہو گئے
 جب ہوش میں آئے کہا خداوند از جب تو یہ جانتا تھا اس جھوٹے اور لائعی کو کہاں لایا کہ وہ دعویٰ تیری معرفت کا کرے
 ایک شخص نے کہا کہ دل صاف کرو تو تم سے ایک بات کہیں فرمایا میں برس ہو کہ خدا سے دل صافی چاہتا ہوں
 اب تک نہیں پایا ہی تمھارے لیے ایک ساعت کے لیے کہاں سے پاؤں آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ کراہی کہ مجھے
 تعجب آتا ہے اس شخص سے کہ خدا کو جانے اور عبادت اسکی نہ کرے آپ نے فرمایا کہ مجھے تعجب آتا ہے اس سے کہ اسے
 پہچانے تو کیونکر عبادت کرے یعنی تعجب ہے کہ اپنی جگہ پر ہے جیسا کہ زمان مصر جمال یوسف میں اپنی جگہ نہیں ایک
 شخص نے آپ سے پوچھا کہ مجھے کچھ بتا دیجئے کہ سب بخت ہو فرمایا دو حرف توحید سے کچھ ہو جاوے کہ خدا مطلع ہے
 اور جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہے اور یہ جاوے کہ خداوند بخارے عمل سے بے نیاز ہے قولہ اگر ایک ذرہ میری صفت سے صحرا
 میں کہیں تو ساقون آسمان وزمین باہم گر ٹپن قولہ برسوں اس درگاہ پر ہم رہے مگر سوائے محبت و حیرت کے کچھ
 نصیب نہ ہوا قولہ بدتون گردنایکبے کہین طواف کرتا تھا جب میں خدا تک پہنچا دیکھا کہ کعبہ میرا طواف کرتا
 ہے قولہ خدا نے مجھکو وہاں پہنچایا کہ خلق کو میں نے دوا نکلیوں کے بیچ دیکھا قولہ کمال درجہ عارف محبت میں اسکا
 جانا ہے قولہ خدا کے لیے بھی بندے ہیں کہ اگر ہرشت کو خوب آراستہ کر کے انھیں دینا چاہیں تو وہ ایسی فریاد
 کریں کہ دوزخیان دوزخ سے قولہ عابدہ حقیقت اور عامل بصدق وہ ہیں جو کہ تیغ محبت سے سب مردوں کا
 سر کاٹیں اور خود ہرین اور دنیا کی محبت حق میں ناچیں ہوں قولہ اول مقام توحید کا یہ ہے کہ جو کچھ کہے علم سے
 کہے اور جو کچھ سنے علم سے سنے قولہ تو بہ فتن کا گناہ سے ہے تو بہ بایزید قول لا الہ الا اللہ یعنی جو کچھ کہیں کہیں

قولہ گناہ تم لوگ کو اتنا نقصان نہیں پہونچائے کہ بیچ بیتی کرنی اور خوار رکھنا مسلمانوں کا قولہ عبادت اہل معرفت کی
 پاس انفس ہو قولہ دل کے سوا رہو اور بدن کے پیادہ قولہ علامت شناخت حق کی خلق سے بھاگنا ہو اور چپ
 ہو جانا اسکی معرفت میں قولہ کمال عارف اسکا جلتا ہو دوستی حق میں قولہ محال ہو کہ کوئی خدا کو پہچانے اور اسے
 دوست نہ رکھے قولہ جو کوئی خدا کو پہچانے زبان دوسری بات میں سوا سے خدا کے نہ کھوے قولہ دنیا کیا چیز ہے
 کہ اسکا چھوڑنا کوئی کام ہو قولہ ایک روز باطن میں میرے آواز دی کہ میرا خزانہ طاعت مقبول اور بھلائی
 پسندیدہ سے بھرا ہے اگر مجھے چاہتے ہو تو وہ چیز لاؤ کہ میرے پاس نہ ہو عرض کیا وہ کون سی چیز ہے جو کہ تیرے
 پاس نہ ہو حکم ہوا بیچارگی عجز و نیاز و خواری و شکستگی قولہ اولی ترین چیز جو عارف پر واجب آوے یہ ہے کہ
 مال و ملک سے ہٹا کرے اور حق تو یوں ہو کہ اگر وہ دونوں جہاں اسکی دوستی میں ترک کرے تو ملائی ہو
 خدا اپنے اولیاء کے دل پر وقت ہوا جسے نخل بار معرفت کا نہ دیکھا اسکو عبادت میں مشغول کیا قولہ کوشش کرو
 کہ ایک وقت ایسا حاصل کرو کہ اسوقت میں سوا سے خدا کے کچھ نہ دیکھو قولہ جو خدا کو اختیار کرے تو ایک فرعون
 اسپرستیں کیا جائے کہ اسے ستا نا رہے قولہ یہ سب گفتگو غل شور آرزو پردہ کے باہر ہو اندر پردہ کے خاموشی
 ہو قولہ عارف وہ ہے کہ کوئی مذہب اسے قلب کو سیاہ نہ کرے اور جو کہ درت اور تیرگی کہ امین پہونچے صاف
 ہو جائے قولہ اگر سب دولت دنیا کی تکوید میں تو اسے گرمی ہو جاؤ اور سب بید و لٹی تکو ہو تو نا امید نہ ہو
 کہ خدا کا کام کن فیکون ہو قولہ جو کوئی اپنے دل کو کثرت شہوات میں مردہ کرے اسکو لعنت کے کفن میں لپیٹیں
 اور زمین ندامت میں دفن کریں اور جو کوئی اپنے نفس کو اسے شہوات کے باز رکھنے سے اسکو کفن رحمت میں
 لپیٹیں اور زمین سلامتی میں دفن کریں قولہ خدا تک نہ پہونچے مگر حفظِ حرمت سے اور راہ سے نہ کرے مگر ترک
 حرمت سے قولہ معرفت وہ ہے کہ پہچانو کہ حرکت و سکنت خلق کی خدا سے ہو قولہ محبت وہ ہے کہ دنیا و آخرت کو
 دوست نہ رکھو قولہ اختلاف علما راحت ہے مگر توحید و تجرید میں نہیں قولہ خدا سے نزدیک تر وہ ہے کہ باطن حق کا
 زیادہ امثالہ قولہ فراموشی نفس یا ذکر ناحق کا ہو جو کوئی حق کو ساتھ حق کے پہچانے زندہ ہو اور اگر حق کو ساتھ
 اپنے پہچانے خالی ہو قولہ جب غارت کا دل مثل چراغ کے صاف ہو شیشہ کی قندیل میں کہ شعلہ اسکی ملکوت کو
 روشن کرے اسکو تائیدی سے کیا ذکر قولہ خلق دو چیز سے ہلاک ہوتی ہے ایک خلق کی حرمت نہ کرنے سے دوسرے
 خدا کا احسان نہ جاننے سے پوچھا فرض و سنت کیا ہے فرمایا صحبت مولیٰ فرض ہو اور ترک دینا سنت قولہ
 جب اپنا عیب پہچانے اور خلق سے ہمت ترک کرے اسوقت خدا بقدر ہمت و بقدر دوری نفس کے اپنے ساتھ
 نزدیک کرے قولہ تم راہ سے اٹھو خدا کو پہونچو پوچھا کس چیز سے خدا تک پہونچ سکتا ہے فرمایا اذ سے ہٹے ہو گئے
 ہونے سے قولہ سبب دنیا کو میں نے جمع کیا اور قناعت کی لہجہ سے باندھا اور مخلص صدق میں لکھا اور دریا

نا امید می بینیم چنانکہ آپ پوچھا کہ خدا کی طرف راہ کیونکر ہو فرمایا غائب ہونا راہ سے اور ملنا خدا سے پوچھا متکبر کون ہو
فرمایا وہ کہ اٹھارہ ہزار عالم میں کوئی نفس اپنے نفس سے خبیث تر نہ دیکھے پوچھا کہ مرو نہ کا گیا کام ہو فرمایا کہ خدا کے
سوا دل کسی میں نہ باندھے قولہ عورتوں کا کام میرے کام سے اچھا ہو وہ ہر مہینے غسل کرتی ہیں تا پاکی سے اور میں نے
تمام عمر غسل پاکی سے نہ کیا قولہ خلق جانتی ہو کہ میں انکی طرح ہوں اگر گرفت میری غیب میں دیکھیں تو سب ہلاک
ہوں کسی نے پوچھا کہ عرش کیا ہو کہا میں کہا گری کیا ہو کہا میں پوچھا لوح و قلم کیا ہو کہا میں کہا خدا کے
بندے عیسیٰ موسیٰ و محمد علیہم السلام کہا وہ سب میں پوچھا خدا کے بندے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم
السلام کہا سب میں ہوں وہ چپ رہا آپ نے فرمایا سچ ہو جو کوئی حق میں محو ہو بحقیقت سب چیز وہ ہر اگر وہی
نہ ہو خدا سب اپنے خلیں دیکھے تعجب نہ ہو نقل ہو کہ ایک شخص نے کسی بزرگ کا نشان بتایا آپ وہاں تشریف
لے گئے اتفاقاً اسوقت اس مرد بزرگ نے قبلہ کی جانب ہتھوکا آپ فوراً یہ کہہ دو آپس چلے آئے کہ اگر اس کا طریقت
میں کچھ بھی دخل ہو تا تو خلافت شرع کام نہ کرتا نقل ہو کہ جب آپ سجدہ کو جانے راہ میں لمجانا حرمیت مسجد ہتھو کہ
نہ ڈالتے بارہ سال میں آپ کعبہ پہنچے تھے ہر قدم پر صلابت بجا کر دو رکعت نماز پڑھتے اور فرماتے یہ شاہان دنیا کا
در بار نہیں کہ ایک دفعہ وہاں پہنچے سکین کعبہ میں پہنچ کر زیارت کی مگر مدینہ منورہ نہ گئے فرمایا خلافت ادب ہو
کہ اس ذریعہ سے ایسے سردار کی زیارت ہو دو آپس آکر دو بارہ احرام کر کے مدینہ منورہ گئے راہ میں کچھ آدمی ساتھ
ہوے آپ نے دیکھا کہ پوچھا کہ تم کون ہو عرض کی آپ کے ساتھ رہیں گے آپ نے عرض کی اے خدا یا خلق کو
اپنی جانب سے میری طرف نہ پھیر اور یہ خیال کر کے کہ اپنی محبت آنکے دلوں سے نکالیں نماز صبح ادا کرنے کے بعد
فرمایا اے اللہ اے اللہ لا الہ الا انتا عبادوں جب ہر آدمیوں نے یہ سنا کہا یہ خود دیو ہنہ ہوا آپ کو چھوڑ کر اپنی راہ
لی نقل ہو کہ سفر کہ میں آپ کے ساتھ ایک اونٹ تھا جیسرا باب آپ کا اور آپ کے مریدان کا ہر تھا کسی نے کہا
کہ یہ کیا ظلم ہو کہ ایک اونٹ پر اتنے آدمیوں کا اسباب ہو آپ نے فرمایا اونٹ پر بار نہیں ہو دیکھ لو دیکھا تو ایک
بالشت اونٹ کی پیٹھ سے بار بلند تھا حضرت احمد بن حنبلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق قتلہ کو خواب
میں دیکھا فرمایا کہ تمام مخلوق مجھ سے کوئی چیز چاہتی ہو مگر بایزید مجھ کو مجھے چاہتا ہو نقل ہو کہ روم کے کفار کی لڑائی
میں لشکر اسلام ضعیف ہوا قریب تھا کہ شکست کھائے کفاروں نے سنا کہ کوئی کہتا ہو اے بایزید مدد کرو معاخران اسان
کی جانب سے آگ پیدا ہوئی جس سے کفاروں کے دلوں میں ہراس پیدا ہوا لشکر اسلام نے فتح پائی۔

معراج بایزید

حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز نے آپ کی معراج کے باب میں یہ لکھا ہو کہ فرمایا حضرت بایزیدؒ

نے کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے کل مراح موجودات سے درجہ ہفتا کو پہنچایا تو اپنے نور سے منور فرمایا عجائب اسرار
 مجھ پر آشکارا کیے اپنی عظمت و ہوت مجھ پر ظاہر فرمائی تب میں نے چشم یقین سے اُسکو دیکھا پھر میں نے اُنکو بطریق
 سے دیکھا اور اپنے صفات میں تامل کیا میرا نور نور حق کے مقابل میں ظلمت تھامیری عظمت حق کے سامنے
 حقارت تھی اور میری عزت عزت حق کے آگے ناپید ہوئی وہاں صفاتِ مہمانِ کدورت پھر جو نگاہ کی نور کو اپنے
 نور حق میں دیکھا اُسکی عزت کو اپنی عزت سمجھا میں نے جانا کہ جو کچھ میں نے کیا اُسی کی قدرت سے تھا اُسکا نور میرے
 باطن میں چمکا اور چشم حقیقت سے جو دیکھا تو ساری پرستشِ خدا ہی سے تھی مجھ سے نہ تھی میں یہ سمجھے تھا
 کہ اُسکی پرستش کرنا ہوں عرض کی خدایا یہ کیا ہو فرمایا سب کچھ میں ہوں اور نہیں یعنی فعل تھے سر نہ
 ہوتا ہو لیکن کرنے والا اُس کام کا میں ہوں جب تک میں تکوین کو توفیق نہ دوں کوئی عبادت تھے نہ ہو سکے پھر
 مجھے بصارتِ ظاہری لے لی اور ہل ہوت سکھائی میری ہستی مٹا کر لہنی بقا میں ملا یا اور عزت بڑھ گیا
 اپنی خودی بلا مزاحمت میرے وجود کے مجھ میں دی آخر اپنی حقیقت مجھے بتائی اُس سے اُسکو دیکھا اُسکو
 حقیقت میں پایا وہاں پہنچے آرام کیا آپ نے جس شب وفات فرمائی حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جو
 میں دیکھا کہ عرش سر پہ اٹھایا ہو صبح کو چاہا کہ آپ کے حضور میں حاضر ہوں اور تعبیر بوجھیں جب مکان پر آئے
 معلوم ہوا کہ آپ نے رحلت فرمائی بہت سے لوگ اسوقت جمع تھے جب جنازہ لے چلے ہر چند چاہا
 کہ کاغذِ حدیث مگر ناممکن ہونا چاہئے فرما ہو کر جنازہ کے پیچھے آکر سر لگا یا خواب یاد نہ رہا تھا حضرت بائز
 رحمہ اللہ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں اے موسیٰ یہی تعبیر خواب ہے جو شب کو تم نے دیکھا نقل ہے کہ کسی بزرگ نے آپ کو
 خواب میں دیکھا سوال کیا تصوف کیا ہے آپ نے فرمایا عیش و آرام کو چھوڑنا اور محنت کرنا اٹھائے شیطان
 کو آپ نے رحلت فرمائی اب مؤلف تھوڑا حالِ سماعی آپ کا غرض کرنا ہی ہر چند کسی کتاب سے اسکا نشان
 نہیں ملتا لیکن بنگالہ کے مسلمان اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ بنگالہ میں یہ مشہور ہے کہ حضرت بایزید بطامی بنگالہ
 برس کا زمانہ ہوا کہ اس اطراف میں تشریف لائے اور ایک پہاڑ پر کہ اب قصبہ چاٹ گام میں واقع ہے قیام
 فرمایا چنانچہ آپ کا چلہ اب تک وہاں موجود ہے آجہ اس پہاڑ میں رہتے تھے آپ کو تانے لگا پ نے فرمایا
 کہ تھوڑی جگہ جھکو دو جہان ٹھیک کر چراغ روشن کروں آجہ راضی ہوئے آپ نے چراغ روشن کیا روشنی
 اور گرمی اس چراغ کی دور تک پہنچی اسکی حد میں آجہ بیٹھ نہ سکے اور جہان تک روشنی پہنچتی گئی آجہ
 ہٹتے گئے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ سرزمینِ نئے خالی ہو گئی وجہ تسمیہ قصبہ چاٹ گام یہ کہتے ہیں کہ چاٹ
 زبان بنگلہ میں چراغ کو اور گرم زمین کو کہتے ہیں نام اس قصبہ کا اُسی روز سے چاٹ گرام ہوا کہ اب کثرت
 استعمال سے چاٹ گام مشہور ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ آجہ آپ کی بدعا سے کچھ بنگلے اور اسی تالاب میں کہ

پہاڑ کے نیچے ہی رہے اور آب تک پہنچ جو لوگ پہلے کی زیارت کو جاتے ہیں ان کچھوون کو کھانا دیتے ہیں یہ مجال نہیں ہے کہ کسی زائر کو ستائیں ایک شخص تالاب کے کنارے بیٹھا دھوکہ دے رہا تھا کسی کچھوے نے انگلی کاٹ لی وہ شخص یہ کہہ کر اٹھا کہ میں حضرت کے پاس فریاد لیے جاتا ہوں اُسکا وہ چار بیڑیوں پر آتا تھا کہ کچھوے ابیتاب ہو کر پیچھے چلا قریب پہنچا تھا کہ مر گیا اور چونکہ آپ کمال پابندِ شریعت تھے کوئی مجذوب فقیر آپ کے چلہ تک نہیں جاتا ہی پہاڑ میں رہتا ہے تیرہ سو تین شعبان روز جمعہ وفات فرمائی مزار آپ کا بسطام میں ہے

حضرت ابو حفص حداد الوسی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹

۲۶۴

آپ بادشاہِ مشائخ تھے علی الاطلاق اور خلیفہ حق باستحقاق تختشان اس طائفہ سے تھے ریاضت و کرامت و فتوت میں عجوبہ اور کشف و بیان میں یگانہ تھے ابو عثمان حیرمی رحمۃ اللہ کے پیر تھے شاہِ شجاع رحمۃ اللہ کمران سے واسطے زیارت آپ کے آئے اور آپ کے ساتھ بغداد گئے اور زیارت مشائخ کی ابتدا سے حال آپ کا یہ ہے کہ آپ ایک لونڈی پر عاشق ہوئے اور بے صبر و بے قرار ہو گئے مگر ہاتھ نہ آتی تھی کسی نے آئے کہا کہ شہرستان نیشاپور میں ایک جودی جادوگر ہو وہ اسکی تدبیر کر سکتا ہے آپ اس جود کے پاس گئے اور اُس سے حال کہا جود نے کہا تم چالیس روز عبادت مت کرو اور کوئی نیت نیک نہ کرو تب ہم عمل کریں اور جادو کے وسیلہ سے تمکو متعجب و کچھوے پہنچا دیں ابو حفص گئے اور ویسا ہی کیا اور پھر جود کے پاس گئے جود نے وہ طلسم کیا مگر کچھ اثر نہ ہوا جود نے کہا اس چالیس روز میں بالفرض تم سے کوئی عمل خیر ہوا ہے ابھی طرح خیال کرو ابو حفص نے کہا کہ اس چالیس روز میں کوئی عمل خیر بظاہر مجھ سے نہ ہوا مگر ایک روز ہم جلتے تھے ایک بچہ راہ سے ہٹا دیا تھا نادوسرے ٹھوکر نہ کھا میں جود نے کہا تم ستار اُس خاوند کو چالیس روز اسکا حکم ضائع کرو اور وہ اپنے گرم سے ادنیٰ تکلیف تمھاری ضائع نہ کرے (یعنی جو تم نے بچہ راہ سے ہٹا دیا) اس بات سے ایک آگ دل میں ابو حفص رحمۃ اللہ کے بڑی اور جود کے ہاتھ پر توبہ کی اور وہی آہنگری کرنے لگے اور اپنا واقعہ پوشیدہ رکھتے تھے اور ہر روز ایک دینار کسب کرتے تھے اور رات کو فخر اُکو دیتے تھے اور بیوہ عورتوں کے گھروں میں ڈال دیتے تھے ایسا کہ کوئی نہ جانے اور عشا کے وقت دروازہ کھری کرنے اور اُس سے اظہارِ کربت اور کبھی اُس حوض پر جہان لوگ ساگ دھوئے جا کر گری ہوئی بیتیان اٹھالائے اور اُسی سے نان خورشش کرتے ایک روز ایک اندھا بازا میں یہ آیت پڑھتا جاتا تھا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم و بوالہم من اللہ ما لم تکنوا انکم سمون آپ کا دل ساتھ اس آیت کے مشغول ہوا آپ نے ہاتھ بٹھی میں ڈالا اور جلتا ہوا لوہا نکالا اور ہاتھ نہائی پیر کھا اور شاگرد کو کہا کہ ضرب مارو شاگردوں نے کہا کس پر مایہاں حال کیا ہے آپ ہوش میں آئے گرم لوہا آپ نے ہاتھ سے پھینک دیا

اور دوکان کٹا دی اور فرمایا کہ میں نے چاہا تھا کہ اس کام کو کسی عنوان سے چھوڑ دوں مگر نہ چھوڑا تھا اس وقت تک کہ یہ بات مجھے حلقہ لائی اور مجھ کو مجھ سے لے لیا پس آپ نے سخت ریاضت شروع کی اور گنہگار سے اختیار کیا آپ کے ہمسایہ میں سماعت حدیث کی ہوتی تھی آپ سے کہا کہ آپ بھی آئیے تو حدیث کی سماعت کیجئے جواب دیا کہ تمیں برس سے ہم چاہتے ہیں کہ داد ایک حدیث کی دین مگر نہیں دے سکتے ہیں سماعت دو سرے حدیث کی کیونکہ کرین پوچھا کہ وہ کون سی حدیث ہو آپ نے فرمایا میں حسن اسلام المرآۃ کے الایضیہ نہ کوئی سلام سے مرد وہ ہے کہ ترک کرے جو کچھ اُسکے کام نہ آوے ایک روز یاروں کے ساتھ صحرا میں گئے فرحت میں تھے کہ ایک ہرن آیا اور ابو حفص رحمہ اللہ کی گود میں سر رکھا ابو حفص رحمہ اللہ نے اپنے منہ پر پٹا پٹے مارے اور فرمایا کہ ہرن چلا گیا آپ اپنے حال میں آئے یاروں نے سوال کیا کہ یہ کیا حالت تھی آپ نے فرمایا چونکہ تم لوگ یہاں پیش تھے میرے دل میں آیا کہ اگر کوئی بکری ہوتی تو کباب کرتے اور یاروں کو کھلاتے فوراً ہرن آیا یاروں نے کہا جس کا خدا کے ساتھ ایسا معاملہ ہو کیون فریاد کرے فرمایا تم لوگ نہیں جانتے ہو کہ میری گود میں ہر گھنٹا مجھے دروازہ سے باہر کرتا ہے اگر خدا فرعون کی نیکی چاہتا تو اُسکی مراد پرنیل کو جاری نہ کرتا آپ کو جب غصہ آتا تو خوشخوئی کی تین کرتے جب غصہ آپکا دفع ہوتا تب اور بات فرماتے ایک شخص روتا پریشان حال جانا تھا پوچھا حال کیا ہے اُس نے کہا کہ میری کل ابتداء ایک گدھا تھا کہ وہ گم ہو گیا ہے آپ اُسکے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم میری عمرت کی کہ ہم قدم نہ اٹھائیں گے جب تک اُسکا گدھا اُس تک نہ پہنچے گا فوراً اُسکا گدھا سامنے آیا ابو عثمان حیرری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک روز ابو حفص کے حضور میں گئے موز آپ کے سامنے رکھے تھے میں نے ایک اٹھا کر منہ میں رکھا آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا حلق بکڑ لیا اور فرمایا کہ اسی خاں میرا انور تو ہے کیون کھایا میں نے عرض کی آپ کے دل سے ہم جانے ہیں کہ جو کچھ آپ پاس ہو گا وہ ایشار کرینگے فرمایا اے جاہل مجھے اپنے دل پر اعتماد نہیں ہے نہ کو میرے دل پر کیون اعتماد ہے ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ مجھے ایسا ظاہر ہوا ہے کہ میں عطا کہوں فرمایا کیا چیز تجھ کو ابرسہر لائی ہے عرض کی شفقت خلق فرمایا تجھے شفقت خلق پر کس حد تک پہنچی ہے عرض کی اُس حد تک کہ اگر خدا بے بین ہو میں نے مجھے دونوں میں بھیجے جائز رکھوں فرمایا بسم اللہ مگر عطا کہو تو پہلے اپنے دل کو بندہ دو اور ایسا نہ ہو کہ جمع ہونا آدمیوں کا تھا اے دل کو مغرور کرے اگر عرض میں ممبر پر گیا ابو حفص رحمہ اللہ بھی پوشیدہ آکر بیٹھے جب مجلس آخر ہوئی ایک سائل اٹھا اور کہا مجھے ایک پیر میں چاہیے میں نے فوراً اپنا پیرن آتا کر اُسکو دیدیا ابو حفص اٹھے اور کہا اے کذاب انزل من النبی یعنی اے جھوٹے اتر منبر سے میں نے عرض کی کہ میں کیا جھوٹ بولا آپ نے فرمایا تو نے وعدہ کیا تھا کہ شفقت خلق پر مجھے بہت ہے تو نے صدقہ دینے میں سبقت کی تاکہ سابقین سے ہو اگر دعویٰ تمہارا رائج ہوتا تو تھوڑی دیر کرتے تو فضل سابقان دوسروں کو ہوتا پس جھوٹا ہی

اور منبر جہ ٹھون کی جگہ بنیں ہی ابوحنض رحمہ اللہ نے قصد حج کا کیا جب بغداد میں پہنچے مریدوں کے خیال میں آیا کہ یہ عجیبی بین اور اسی سخت مشکل ہو کہ شیخ اشیم خراسان کے لیے ترجان درکار ہو گا حضرت جلیل رحمۃ اللہ نے مریدوں کو واسطے استقبال کے بھیجا جب خانقاہ میں پہنچے ابوحنض رحمہ اللہ نے فوراً عربی بونا شروع کیا ایسا کہ اہل بغداد انکی مضاحت سے حیران تھے جب آپ کہہ میں پہنچے جمع مساکین کو دیکھا کہ مضطر و پریشان بین چپا کہ ان لوگوں کو کچھ دین آپ پر ایک حالت پیدا ہوئی زمین سے ایک پتھر اٹھایا اور کہا تیری عزت کی قسم ہو اگر مجھے کچھ نہ دے گا تو میں سب فندیلین مسجد کی توڑ ڈالوں گا یہ کہا اور طوات میں مشغول ہوئے فوراً ایک شخص آیا اور ایک تیلی لڑکی دی آپ نے مساکین کو دیا شبلی رحمہ اللہ نے چار مہینے آپ کو مہمان رکھا اور ہر روز انواع طعام آپ کے سامنے رکھتے وقت رخصت کے آپ نے فرمایا کہ اگر تم نیشاپور میں آؤ تو مہمانی ہم تم کو سکھاؤ شبلی رحمہ اللہ کہا ابوحنض میں نے کیا کیا فرمایا تھے تکلف کیا اور تکلف کرنے والا جو انہر نہین ہوتا مہمان کو ایسا رکھنا چاہیے کہ مہمان کے آنے سے گرائی اور جانے سے خوشی نہ ہو جب تکلف کرو گے مہمان کا اتنا پیر کران اور جانا خوشی ہو گا جب شبلی رحمہ اللہ نیشاپور میں گئے تو آپ کے ساتھ چالیس آدمی تھے ابوحنض رحمہ اللہ نے اکتالیس چرنج جلائے شبلی رحمہ اللہ نے کہا آپ نے نہ کہا تھا کہ تکلف نہ چاہیے ابوحنض رحمہ اللہ نے کہا کیا تکلف کیا شبلی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ اکتالیس چرنج جلا یا ہی ابوحنض رحمہ اللہ نے کہا اٹھو اور بچھا دو شبلی رحمۃ اللہ اٹھے اور ہر چہرہ کوشش کی ایک چرنج بچھا اور چالیس نہ بچھے شبلی رحمہ اللہ نے کجایہ کیا حالت یہ کہ ایک بچھا اور چالیس جلتے ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ چالیس آدمی تھے فرستادہ خدا اور مہمان فرستادہ خدا ہوتا ہی ہر فرستادہ کے واسطے میں نے ایک چرنج جلا یا اور ایک اپنے لیے جلا یا تھا جو میں نے اپنے لیے جلا یا تھا وہ بچھ گیا اور جو خدا کے واسطے جلا یا تھا وہ تم نہ بچھ سکا اور جو اپنے واسطے جلا یا تھا وہ بچھا دیا اور تم نے جو کچھ بغداد میں کیا تھا میرے واسطے کیا تھا پس وہ تکلف تھا یہ تکلف بنین ہی پوچھا جو بدیت کیا ہی فرمایا وہ کہ ترک کرو جو کچھ تمہارا ہی اور ملازم ہو اسکے جسکے لیے تمہیں حکم ہوا ہی پوچھا دریشی کیا ہی فرمایا خدا کی درگاہ میں شکرت کی دکھانا پوچھا غافل کون ہی فرمایا جو اپنے نفس سے خلاص طلب کرے قولہ سب سے اچھا وسیلہ کہ اسکے ذریعہ سے بندہ بقرب خدا تعالیٰ تقرب و نمود سے فقرو ام ہی ہر جگہ اور لازم کپڑا سنت کا ہی ہر فضل میں اور طلب قوت حلال ہی قولہ خوف دل کا چرنج ہی جو کچھ دل میں خیر و شر ہے ہو اس چرنج سے دیکھ سکتا ہی قولہ اسوقت تک فکر کسی کا درست نہ آوے جب تک دنیا لینے سے اسکو عزیز نہ ہو قولہ جو دے اور نہ دے مرد ہی اور جو دے اور نہ دے آدم حارم ہی اور جو نہ دے اور نہ دے بیچ ہی قولہ جو آدمی ہر حال میں فضل خدا کا دیکھے امید ہی کہ ہلاک نہ ہو قولہ جسے ایک گھونٹ شراب شرف پنی وہ ہو خوش ہوا اور ہوش میں نہ آوے مگر وقت بغاے خدا تعالیٰ کے اور شاہدہ اسکے کہ قولہ غنیمت

دیتے ہیں وصول اور قرب اور مقامات عالی سے اور میری پوری آرزو یہ ہے کہ دلائل گزین مجھے اُس راہ کی کہ وہ خدا تک پہنچا دے اگرچہ ایک لحظہ کے لیے ہو قولہ حکو اٹھائے گئے اور اُسکا حساب کرینگے اور وہ گناہوں سے پرہیز نہ کرے اور مخالف سے ٹمھ نہ پھیرے یقین ہے کہ اپنے بھید سے خبر دیتا ہے کہ وہ ایمان نہیں رکھتا ہر بعثت حساب پر قولہ جسکی خواہش ہو کہ دل اُسکا متواضع ہو کہ دوس سے کہ صحبت صالحان میں رہے اور خدمت اُنکی لازم پکڑے قولہ تقویٰ حلال محض میں ہو اور تصوف تا مترادف ہو قولہ نفس الامر میں نابینا وہ ہیں کہ خدا کو اشیاء سے نہ پہچانیں اور ایشاء کو خدا سے نہ دیکھیں ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا کہ لازم ایک دھکے رہو تو سب در تمبر کھلیں ابو حفص رحمہ اللہ کبھی خدا کو غفلت یا انبساط سے یاد نہ کرے جب یاد کرتے حال تغیر ہو جاتا قولہ وقت نزع کے اپنی تصویر وں پر دل شکستہ رہنا چاہیے پوری توجہ دلی کے ساتھ وصیت عبد اللہ علی کی یہ تھی کہ میرا سر باؤن پر پوخص کے رکھنا۔

امام محمد بن امام حسن عسکر علیہما السلام

۲۵۵۸	۲۵۵۹	۲۶۵۹	۲۶۶۰
۲۵۵۸	۲۵۵۹	۲۶۶۰	۲۶۶۱

کنیت آپ کی ابو القاسم و لقب مہدی و حجة اللہ و قائم و منظر و صاحب الزمان و قائم الزمان و عشریہ و بقول اہل سنت و فرقہ اہل تحقیق ولادت آپکی سرمن راے میں بتاریخ تیرہویں ماہ رمضان المبارک ۳۵۵ھ اور دوسری روایت سے یازدہم شعبان ۳۵۵ھ میں ہوئی آپ کی والدہ کا نام مبارک بصیرت بقولے مومن و بقولے جبرس تھا بی بی حکیمہ حضرت امام حسن عسکر علیہ السلام کی بیوی تھیں کہ میں ایک دن امام حسن عسکر علیہ السلام کے گھر گئی فرمایا کہ اے بیوی آج گھر میں رہو کہ میرے گھر میں آج خدا تعالیٰ ایک بیٹا دیگا میں نے کہا اے فرزند کس سے ہو گا زرجسن میں کوئی علامت محل کی میں نہیں ہانی ہوں فرمایا مثال زرجسن کی مثل آدم موسیٰ کے ہو کہ محل اُسکا وقت ولادت تک ظاہر نہ ہوا پس حسب فرماتے اُنکے میں رات کو وہاں رہی جب آدھی رات سے زیادہ گزری میں اُٹھی اور نماز تہجد ادا کی اور زرجسن نے بھی تہجد ادا کیا میں نے خیال کیا کہ رات آخر ہوئی اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا کچھ ظاہر نہ ہوا حضرت نے اپنی جگہ سے فرمایا اے بیوی جلدی مت کرو جب میں نے پھٹا زرجسن کے چہرہ کی طرف چلی زرجسن مجھے راہ میں ملین تمام بدن میں اُنکے رشتہ تھا میں نے گود میں لے لیا اور اخلاص دانا انزل و آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا اسوقت میں نے سنا کہ جو کچھ میں پڑھتی تھی سچہ بیٹ میں پڑھتا تھا بعد اُسکے دیکھا کہ گھر روشن ہو گیا دیکھا کہ لڑکا بیٹ سے زمین پر آیا تھا اور سجدہ میں تھا میں نے اُسے گود میں لے لیا حضرت امام نے اپنے چہرہ سے آواز دی کہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ آپ کے سامنے میں نے گئی آپ نے اپنی گود میں لیٹھا یا اور بان مبارک کو اُنکے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اے فرزند میرے خدا کے حکم سے گویا ہوئی الحال وہ گویا ہوے اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ان بن علی الدین استضعفوا

فی الارض یحکم الخواتین بعد اسکے میں نے دیکھا کہ مرغان بنبر آسمان سے آئے اور ہم لوگ کو ٹھیر لیا حضرت امام نے ایک مرغ کو اس میں سے بلایا اور کہا خذہ فاحفظہ حتی یاذن اللہ منہ فان اللہ بالغ امرہ یعنی لو اسکو اور حفاظت کرو اس وقت تک کہ حکم کرے خدا تیرے اسیمن تحقیق کہ خدا پہونچانے والا اپنے حکم کا ہی میں نے امام سے پوچھا کہ یہ مرغ بنبر کون تھا اور دوسرے کون تھے آپ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے اور دوسرے مرغان ملائکہ تھے پھر مجھے فرمایا کہ انکی مان پاس ہے آؤ میں دے آئی آپ ناف بریدہ اور مخنون پیدا ہوئے تھے شواہد البتوة میں لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کے حضور میں گیا اور بوجھا کہ آپ کا جائن میں کون ہوگا آپ اندر گئے اور ستر سالہ نہایت جمیل لڑکا لے آئے اور کہا ایشخص اگر تم خدا کے سامنے گرامی نہ بنوے تو میں اپنے فرزند کو تمکو نہ کھاتا تا نام کا نام نہایت نام غیر اور کنیت اسکی کنیت بنبر ہی ایک اور شخص آپ پاس گیا اور ہی سوال کیا آپ نے فرمایا پردہ اٹھاؤ اسنے پردہ اٹھا یا ایک لڑکا مثل آفتاب کے اندر سے نکلا اور امام کی گود میں بیٹھا امام نے فرمایا کہ یہی صاحب اختیار بعد میرے بعد ایک ساعت کے وہ لڑکے اٹھے اور اندر گئے امام نے فرمایا کہ یا نبی اوحل علی الوقت معلوم اور پھر مجھے کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ اس گھر میں کون ہی پردہ اٹھا کر میں اندر گیا تو وہاں کوئی نہ تھا منقول ہے کہ جس در حضرت امام عسکری رضی اللہ عنہ نے وفات فرمائی معتضد خلیفہ بغداد نے مجھے دو آدمی اور ساتھ کہ حکم دیا کہ حسن بن علی نے آج سر میں راست میں وفات کی ہو اور جلد جاؤ اور گھر کو گھیر لو اور جو کوئی اُس گھر میں ہو سر اسکا لے آؤ ہم آپ کے مکان پر گئے دروازہ پر پردہ پڑا تھا پردہ اٹھا کر میں اندر گیا دیکھا کہ ایک دریا پر آب ہے کہ اندر اسکے جاری ہی آؤ پانی پر ایک تخت بچھا ہے اسپر ایک شخص حسین کھڑے ہوئے ناز پر رہ رہے ہیں اور ہم لوگ کی طرف کچھ ملقت آئے ایک آدمی نے دو آدمی ہمراہی سے میرے چاہا کہ اُنکے آگے جاوے یا میں نگر اور غوطہ کھانے لگا قریب تھا کہ ڈوب جائے میں نے ہاتھ بڑکے نکالا دوسرے شخص نے بھی قصد کیا وہ بھی ڈوبنے لگا میں نے نکالا اور میں جبریل علیہ السلام اور آواز بلند سے کہا کہ اے صاحب خانہ خدا سے اور تیرے ہم عذر چاہتے ہیں والدہ کہ میں نہیں جانتا تھا کہ حال کیا ہے جو کچھ میں نے کیا اس سے توبہ کی میں نے اپنی سب کچھ کی مگر انھوں نے کچھ التفات نہیں کیا میں نے دوسرے کی حقیقت حال معتضد سے کہی اسنے کہا کہ اس بھید کو پوشیدہ رکھو ورنہ تمھاری گردن ماریں گے پوشیدہ نہ ہے کہ در باب غیبت و وفات حضرت امام محمد بن حسن فرقہ اہل سنت میں بہت اقوال ہیں مفصل شواہد البتوة جامع ہوا وغیرہ میں مندرج ہیں مختصر یہ ہے کہ اہل تسنن حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ کو امام مہدی آخر الزمان نہیں جانتے ہیں اور انکی وفات کے قایل ہیں کہ ۱۶۱۰ھ میں وفات فرمائی مہدی آخر الزمان دوسرے ہوئے محمد بن عبد اللہ قبل نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خانہ سادات میں پیدا ہوئے خلاف اسکے حضرات شیعوں امامیہ کہتے ہیں کہ امام مہدی آخر الزمان حضرت امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ ہیں اور انکی غیبت کے معتقد ہیں کہ انکو

کہا نہیں آپ نے فرمایا اہل کرو گے اُس درویش نے کہا کہ مجھے کون بٹی دے گا کہ میرے پاس جو اسے تین درم کے نہیں ہو کہ میں دو گنا ایک درم کی روٹی اور ایک درم کا مشرب اور ایک درم کی خوشنواؤ اور کھجور کا کھجور اسی شب شاہ نے اپنی صاحبزادی کا کھجور ساتھ اُس درویش کے کر دیا صاحبزادی جب اُس درویش کے گھر میں گئیں دیکھا کہ ایک خشک روٹی بانی کے آجورہ پر رکھی ہو پوچھا کہ یہ روٹی کیسی ہو درویش نے کہا کہ کل کی رات کی بچی ہوئی ہو آج کی رات کے واسطے رکھا تھا لڑکی نے چاہا کہ باہر آکر باپ کے گھر میں پھر آوین درویش نے جانا کہ اسکی بیواؤی کے سبب سے وہ جانا چاہتی ہیں اُنھوں نے کہا ای عزیز میں اسلئے نہیں جاتی کہ تو غریب ہو بلکہ تیرے ضعف ایمان اور ضعف یقین کے سبب سے جاتی ہوں کہ کل کی رات سے تنے آج کے لیے دئی رکھ چھوڑی ہو مگر مجھے باپ سے تعجب آیا ہو کہ مجھے تیس برس گھر میں رکھا اور کہنا تھے ایک پرہیزگار کو دینگے اور اب ایسے شخص کو دیا ہو کہ اپنی روزی کا اعتماد خدا پر نہیں رکھتا درویش نے کہا کہ یہ گناہ کس عذر سے دفع ہو دختر شاہ نے فرمایا اس گھر میں ہم زمین یا یہ سوکھی روٹی درویش نے وہ روٹی باہر کسی کو دیدی خواجہ علی شیر جانی آپ کی تربت پر روٹی دیا کرتے تھے ایک روز روٹی اور سالن سامنے رکھے ہوئے تھے خدا یا کوئی مہمان بھیجے تو اُسکے ساتھ کھانا کھا دین ناگاہ ایک کتا سامنے سے آیا خواجہ علی نے کتے کو ڈانٹا وہ چلا گیا باق نے گور شاہ سے آواز دی کہ مہمان چاہتے تھے جب مہمان بھیجا تو اُسکو ڈانٹا اور باہر کر دیا فوراً اٹھے اور تمام محلہ میں پھرب گئے کونہ یا یا بھرا میں گئے دیکھا کہ کتا ایک گوشہ میں سوتا ہو کھانا سامنے رکھا کتے نے الرفعات نہ کی خواجہ علی تجل ہوئے اور مقام استغفار میں کھڑے ہوئے اور دستارِ رحمت اتاری اور فریاد کی کہ میں نے توبہ کی کتے نے کہا احسن ای خواجہ علی خوش رہو تم مہمان چاہتے ہو آکھ چاہیے اگر شاہ کا سبب درمیان نہ ہوتا دیکھتے جو دیکھتے۔

حضرت خواجہ حمدون قصار رحمہ اللہ علیہ

۹۰۴

۲۶۱

آپ ع و تقویٰ و علم فقہ و حدیث میں درجہ بلند رکھتے تھے اور ع و ب نفس پر پوری نظر آپ کو بھی مجاہدہ بدرجہ غایت کرتے تھے کلام آپ کا موثر دلہا تھا مذہب ثوری رکھتے تھے بو تراب رحمہ اللہ کے مرید اور عبداللہ مبارک کے پیر تھے مذہب ملائیمان نیشاپوری میں آپ سے منتشر ہوا طریقت میں مجتہد و صاحب ہدایت تھے قصار سنے ہونے کی وجہ یہ ہو کہ آپ ایک شب ایک بیمار دوست کے بالین پر تھے وہ حالت نزع میں تھا جب اُس نے وفات کی آپ نے چراغ فوراً گل کر دیا لوگوں نے پوچھا کیوں آپ نے فرمایا کہ یہ مال اُسکے درناؤ کا ہے ہکو جلانا نہ چاہیے جب کلام آپ کے مشہور ہوئے تب لوگوں نے کہا کہ آپ وعظ کیے کہ آپ کی باتیں

فائدہ مند ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے وعظ کہنا بہنن درست ہی کیونکہ دل میرا دنیا میں ہی جتنا صلاحیت عطا
 کرنے کی نہ ہوا سوقت تک وعظ کہنا علم پر استہزاء کرنا ہی اور شریعت کی استغاثت کرنی ہی پوچھا صلاحیت کیا ہی فرمایا
 کہ جو بات اگر کدفعہ کہی جائے پھر نہ کہی جائے اور یہ غور نہ ہو کہ بعد اسکے کیا کہیں گے بات اُسکی غیب سے ہوے جو کچھ
 غیب سے آوے کہے اور اپنے بیٹن و درمیان نہ دیکھے پوچھا کہ سلف و پیشینگان کی باتیں کیوں نفع نہیں کہا اس سبب
 کہ انھوں نے بات واسطے عوام اسلام کے کہی اور واسطے نجات نفس و رضا لہی کے اور ہم لوگ واسطے عوام نفس و طلب
 دنیا و قبول خلق کے کہتے ہیں قولہ جبین کوئی خصلت نیک دیکھو اُس سے جدائی مت کرو جلد ہو کہ اُسکی برکت
 کچھ نکوٹے قولہ جو شخص اگلوں کی سیرت دیکھے اپنے تصور کو پہچانے اور دیکھے رہ جانا اپنا جانے قولہ کوئی جانے
 کہ میرا نفس فرعون کے نفس سے بہتر ہو وہ عکبر و قولہ تو اضع وہ ہی کہ کسی کو اپنا محتاج نہ جانے نہ اس جہان میں
 نہ اس جہان میں قولہ صل سبب بیماری کا زیادہ کھانا ہی ایسا ہی آفت دین زیادہ کھانا ہی قولہ حنہ نہ کرے
 مصیبت پر گروہ آدمی جو خدا پر ہمت رکھتا ہو قولہ ابلیس اور اربان اُسکے کسی چیز سے اتنا خوش نہ ہوں جیسا
 ان تین چیز سے اول ایک مومن دوسرے مومن کو قتل کرے دوسرے کفر میں کوئی مرتے تیسرے وہ دل آہن
 خوف درویشی سے ہو لیکن بیوقوفی آپ نے حالت نزع میں فرمایا جب ہم مرین تو ہمیں عورتوں
 میں نہ چھوڑنا

حضرت سیل تری رحمۃ اللہ علیہ

۸۹۶

۲۸۲

اکابر اس طاغیہ کے اور محتشمان اہل تصوف سے ہیں امام عہد تھے ریاضات و کمالات میں بے نظیر تھے معاملات
 و اشارات میں بے بدل تھے اور حقائق و دقائق میں ہمیشہ علماء ظاہر کہتے ہیں کہ درمیان شریعت و حقیقت کے
 جمع تھے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے آپ فرماتے کہ مجھے یاد ہی کہ حق تعالیٰ نے کہا است برکم
 میں نے کہا بے اور فرمایا کہ جب میں تین برس کا تھا تو قیام شب نماز میں کرتا مومن میرے محمد بن سوار کہ وہ
 قیام شب کرتے تھے مجھے کہتے اسی سیل تم سو رہو کہ دل میرا تم سے متعلق رہتا ہی میں نے کہا کہ مجھے ایک حالت
 سخت کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں سرحدہ پیش عرش ہوں کہا کہ تک کہا قیامت تک کہا ایڑے کے پوشیدہ
 رکھو اس بات کو اور کسی سے مت کہو اور دل میں یاد کرو بعد اسکے زبان سے کہا کرو ہر شب جب سو اور کرو میں
 لو ان المدیحی المدناظری المدشاہدی میں نے کہا اور مانو نکو خبر دی اُس سے مجھے ایک حلاوت ملتی تھی پھر
 مومن نے کہا ہر شب سات بار کہو پھر فرمایا بندہ بار کہو جب سال بھر گزارا مومن نے فرمایا یاد رکھو جو کچھ میں نے
 سیکھا یا اور ہمیشہ اُس پر رہو جب تک مروں برسوں گزرے میں ویسا ہی کہتا تھا بعد اسکے مجھے کتب میں

نے گئے میں نے کہا کہ معلم سے شرط کر لو کہ تھوڑی دیر مجھے اپنے پاس رکھیں کہ میں کچھ پڑھ لیا کروں اور پھر اپنے کام
 میں رہوں اس شرط پر میں مکتب میں گیا اور قرآن پڑھا اسوقت میں سات برس کا تھا روزہ رکھتا اور جو کی روٹی
 کھاتا رفتہ رفتہ میں نے اپنی یہ حالت کی کہ ایک درہم کا چوسال بھرتی میں کھاتا ہر شب ایک اوقیہ کھاتا بے نان
 خوش یعنی بغیر کسی سالن کے اور میں شبانہ روز پر روزہ کھولتا پھر سات سببانہ روز پر پھر پچیس روز پر کبھی ہوتا
 کہ چالیس شبانہ روز میں ایک بادام کا مغز کھاتے فرمایا آپ نے کئی سال میں نے آزمایا سیری و گر سنگی کو ابتدا میں
 گر سنگی سے ضعف ہوا اور سیری سے قوت آخر میں سیری سے ضعف ہونا اور گر سنگی سے قوت جو کچھ آپ کے
 ملک میں تھی سب کی فرست لکھی اور خلق کو جمع کیا اور فرست کو ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے سرخون پر پینکدا یا جسکے ہاتھ جو ٹکڑہ آیا
 وہ چیز اسکو دی اور سفر حجاز اختیار کیا اور نفوس سے کہا کہ ان نفوس میں مفلس ہوا کوئی آرزو مجھے مت کر کہ نہ پاوے گا
 نفوس نے آپ سے شرط کی کہ میں کچھ نہ مانو گا جب آپ کو فہم میں پہنچے تب نفوس نے کہا کہ یہاں تک میں نے تم سے
 کچھ نہیں چاہا اب مجھے ایک ٹکڑہ روٹی اور مچھلی دو کہ تم کھاؤ اور تم کو مکہ تک کچھ تکلیف نہ دینگے آپ لگے گئے دیکھا
 کہ ایک اونٹ کو چکی میں لگائے ہوئے ہیں پوچھا کہ ایک دن کا کیا کرایہ دیتے ہو چکی والے نے کہا کہ دو درہم دیتے ہیں
 آپ نے فرمایا اونٹ کو کھول دو اور مجھے شام تک لگا دو اور ایک درہم دو اسے اونٹ کو کھول دیا اور آپ کو چکی میں
 لگا دیا شام کو ایک درہم دیا آپ نے روٹی اور مچھلی خریدی اور آگے رکھا اور کہا ان نفوس جب تو کوئی آرزو کرے گا
 یاد رکھ کہ صبح سے شام تک چار پايوں کا کام کرنا پڑے گا بعد اسکے آپ کعبہ گئے اور صحت مشائخین حاصل کی
 پھر تشریف لائے اور ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس گئے اور صحت کی آپ ہرگز دیوار میں بیٹھ نہ لگائے اور پیہر
 نہ پھیلانے اور کسی سوال کا جواب نہ دیتے اور ممبر پر نہ جاتے چار مہینہ گذرے تھے کہ آپ پیر کی انگلی باندھے
 ہوئے تھے ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ تمھاری انگلی میں کیا ہوا ہے فرمایا کچھ نہیں بعد اسکے وہ درویش مصر
 میں گئے اور ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوئے آپ کو دیکھا کہ پیر کی انگلی باندھے ہوئے ہیں پوچھا کیا
 ہوا ہے کہا کہ درد ہوا ہے پوچھا کب سے فرمایا چار مہینے سے اس درویش نے حساب کیا تو وہی وقت تھا کہ سیل رحمہ اللہ
 نے انگلی باندھی تھی درویش نے اس واقعہ کو کہا ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی رہا ہے کہ اسکو میرے درد
 سے آگاہی ہو اور میری موافقت کرنا ہے ایک روز سیل رحمہ اللہ نے تشریف لے کر بیوی اور منہر لایا کہ
 سلونی عابد الکلم کہا پہلے اس سے تم ایسا نہیں کہتے تھے فرمایا جب تک استاد زمرہ رہے گا کہ وہ کویا دے رکھنا
 چاہیے تاہم وقت لوگوں نے لکھ رکھا اسی وقت ذوالنون رحمہ اللہ نے مصر میں وفات فرمائی تھی جب سیل
 سامع سنتے اور آپ کو فوج آتا تو بیس پچیس روز و جد میں رہتے اور کھانا نہ کھاتے اگر جاؤں کے دن ہوتے
 آپ کو اس قدر پسینا آتا کہ پیرا میں آپ کا تر ہو جاتا اسی حالت میں اگر علماء آپ سے سوال کرتے تو فرماتے کہ

نہ مجھے نہ پوچھو کہ کون مجھ سے اور میری بات سے اس وقت کوئی نفع نہ ہوئے گا جب آپ پانی پیرھتے تو قدیم آپ کا
 ثمرہ ہوتا کسی نے کہا کہ آپ پانی پر جاتے ہیں فرمایا اس مسجد کے موزن سے پوچھو کہ وہ بچا آدمی ہر موزن نے کہا کہ
 میں یہ نہیں جانتا لیکن ان دنوں آپ اس حوض میں گئے کہ غسل کریں اور حوض میں گرے اگر میں نہ ہوتا تو
 جاہل نہ ہوتے ایک بزرگ جمعہ کے روز آپ کے پاس گئے ایک سانپ کو اس گھر میں دیکھا اور ڈرے سہیل نے
 کہا اؤ حقیقت میں آسمان تک نہیں پہنچ سکتا ہی جب تک اس چیز سے کہ زمین پر ہر اس سے ڈرے پس
 وہ درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ نماز جمعہ کی قیمت کیا کہتے ہو درویش نے کہا کہ مسجد
 جمعہ سے اور ہمسے ایک رات دن کی راہ ہر آپ نے ان درویش کا ہاتھ پکڑا ان درویش نے اپنے تین بچہ جمعہ
 میں پایا بعد نماز کے باہر آئے اور ان آدمیوں پر نظر کی سہیل رحمہ اللہ نے کہا اہل لالہ لا اللہ بہت ہیں اور حقین
 تھوڑے تھوڑے اور دوسرے درندے آپ پاس آتے آپ انکے ساتھ مراعات کرتے اور غذا دیتے کج تک
 اس جگہ کو بیت اسبلع کہتے ہیں آپ کو حرقۃ البول کی بیماری تھی ایک ساعت میں کئی بار آٹھتے اور ہوشا ایک
 ظرف اپنے ساتھ رکھتے مگر جب نماز پڑھتے اور مہر پر جاتے کچھ خلش نہ ہوتی آپ نے ایک مرید سے ایک کام
 کو فرمایا اسے کہ کہ خوف طعنہ خلافت کے ہم نہیں کر سکتے ہیں آپ نے اصحاب کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا
 مرد حقیقت پر اس کام کے نہ ہوئے جب تک دو صفت میں ایک کو حاصل نہ کرے یا خلق آنکھ سے اسے گرے
 کہ سوائے خالق کے نہ دیکھے یا نفس کے کچھ پاک نہ رکھے کہ خلق اسکو جیسا دیکھیں یعنی تمام تر خدا کو دیکھے آپ فرماتے ہیں
 کہ ایک روز زم جگہ میں جاتے تھے ایک ضعیفہ کو دیکھا کہ آتی ہو عصا پر سر پر بندھا ہوا اور ہاتھ میں عصا ہوئی نے
 جانا کہ قافلہ سے علیحدہ ہو گئی ہی میں نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا کہ اسکو کچھ دین کہ بندوبست اپنا کرے اور مقصود
 محروم نہ رہے اس نے تعجب سے دانت تلے انگلی دبائی اور ہاتھ اوچکا کیا اور ایک شستہ لے لیا اور کہا کہ تم جیب سے
 لیتے ہو اور ہم غیب سے اور غائب ہو گئی میں حسرت میں اس کے ساتھ جاتا تھا جب عرفات میں پہنچا اور طواف گا
 میں گیا دیکھ کر کہ کعبہ کسی کے گرد طواف کر رہا ہو نزدیک گئے اسی پر زن کو دیکھا اسے کہا اؤ سہیل جس شخص نے
 قدم اٹھایا کہ جال کعبہ کو دیکھے لہذا اسکو طواف کعبہ کرنا چاہیے اور جو کوئی قدم اپنی خودی سے اٹھا ہی نہ کمال
 حق کو دیکھے کعبہ کو گرد اسکو طواف کرنا چاہیے ایک روز آپ نے شیطان کو بند کیا اور کہا کہ نہ چھوڑے نہ جھٹک
 توحید سے کچھ بات نہ کہے گا اس نے ایک فصل توحید میں کہا ایسی کہ اگر عارفان اس وقت حاضر رہتے تو توحید کو
 انگشت بدندان ہوتے قولہ شب و روز میں ایک وقت کھانا صدیقوں کا کھانا ہی قولہ درست نہ ہو عبادت
 کسی کی اور خالص نہ ہو عمل جب تک بھوکھا نہ رہے قولہ لہما مرد کا کامل نہ ہو جب تک کہ اعمال اس کے
 کامل نہ ہوں اور دوع اسکا ساتھ اخلاص کے اور اخلاص ساتھ مشاہدہ کے اور اخلاص پر اکرنا ہی اس سے جو

سوائے خدا کے ہر قولہ یقیناً حرام ہے اس دل پر کہ اس میں کوئی ایسی بات ہو جس سے خدا راضی نہ ہو قولہ ظالمین
اعمال وہ ہر کہ بندہ پاک ہوا اپنی پاکی دیکھنے سے قولہ جو خدا کی پرستش نہ کرے اختیار سے اسکو پرستش خلق کی
کرنی پڑے گی بے اختیار سے قولہ وہ وجد کہ کتاب و سنت اسکا گواہ نہ ہو باطل ہے قولہ جو دل کہ ساتھ
علم کے سخت ہو سب دلوں سے سخت تر ہو اور علامت اس دل کی کہ ساتھ علم کے سخت ہو وہ وہ کہ جیلے اور
تدبیرون میں بندھا ہوا اور اپنی تدبیر خدا کو تسلیم نہ کر سکے اور جسکو خدا تعالیٰ اسکی تدبیرون میں چھوڑے اس جہان
میں اسکو دور پھینکے اور اس جہان میں دونوں میں ڈالے قولہ اصول میرا چھوڑ چیز ہی تسک کتاب خدا تعالیٰ
و افتخار پرست رسول علیہ السلام و کمال کھانا بازار کھانا ہاتھ خلق کے پنجہ دینے سے اگرچہ وہ مجھے ستاویں اور
دور رہنا منہیات سے اور جلدی کرنی ادا سے حقوق سے اور میرے مذہب کا اصول تین چیزیں اختیار رسول
علیہ السلام کی اخلاق و افعال میں اور کمال کھانا اور اخلاص فعل میں قولہ آدمیوں کی دو چیز ہلاکت ہے
طلب عزت و خوف درویشی قولہ جسکا دل خاشع تر یعنی بہت ڈرنے والا ہو شیطان گرد اسکے نہ پھیرے قولہ
مثال سنت دنیا میں مثل بہشت کے ہر آخرت میں قولہ جو کوئی بہشت میں گیا ایمن ہو ابلا سے ایسا ہی جو کوئی
سنت کی راہ پر چلے ایمن ہو ہوا سے اور بدعت سے قولہ جو کوئی طعن کرے کسب پر اسنے سنت پر طعن کیا
قولہ جو کوئی اپنی آنکھیں بند کرے حرام ہے اسکو کوئی چشم زخم نلگے فرمایا خدا نے عیش سے سخت اثری ایک
کوئی مکان بزرگ تر دل مومن سے نہیں بنایا ہو اسلئے کہ کوئی عطا معرفت سے بزرگتر خلق کو نہیں دیا ہی بزرگتر
چیز کو بزرگتر مکان میں رکھا ہو اور کوئی اور جگہ بزرگتر ہوتی تو معرفت اپنی دہان رکھتا قولہ کوئی یار نہیں ہے
مگر خدا اور کوئی رہنما نہیں ہے مگر رسول اور کوئی توشہ نہیں مگر تقویٰ اور کوئی عمل نہیں مگر صبر قولہ روزانہ
خداوند آگستا ہے کہ ای بند و تم انصاف نہیں کرتے میں تمہیں یاد کرتا ہوں اور تم مجھے بھولتے ہو اور تم کو میں اپنی
طرف بلاتا ہوں اور تم دوسرے کی درگاہ میں جلتے ہو اور میں تم سے بلا دور کرتا ہوں اور تم گناہ پر تلے رہتے
ہو اور فرزند آدم قیامت کے دن کیا عذر پیش کر دے قولہ خدا تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا اور کہا مجھ سے اپنا
بھید کہو اور اگر نہ کو میری طرف دیکھو اور اگر یہ نہ کرو حاجت مجھ سے چاہو قولہ ہرگز دل زندہ نہ ہو جب تک
نفس نہ مرے قولہ حقیقی کی عبادت مخالفت نفس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے قولہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا
خدا کو پہچانا قولہ غایت معرفت حیرت ہے اور دہشت قولہ صوفی وہ ہے کہ پاک ہو کہ قدرت سے و محو رہو فکر سے
اور فکر میں قرب الہی کی منقطع ہو خلق سے اور برابر ہو اسکے آگے خاک و ذر قولہ توکل وہ ہے کہ قدرت کے
آگے ایسا رہے جیسے مرد و فعال کے آگے قولہ اہل توکل کو بن چیز دین حقیقت یقینی و مشکافہ یعنی و مشاہدہ
قرب الہی قولہ توکل وہ ہے کہ اگر کچھ ہو یا نہ ہو وہ دلوں حالت میں ساکن ہے قولہ جملہ احوال کو فتح و پشت ہے

اور توکل کو تمام تر رخ ہو بے فقا کے معنی اسکے یہ مین کہ زہد و تقویٰ اجتناب دینا سے ہو مجاہدہ مخالفت نفس ہو اسے ہو علم و معرفت دیکھنے سے اور جاننے سے اشیاء کے ہو تقویٰ و تسلیم رنج و عنایں ہوا اور رضا قضا سے و شکر نعمت سے اور صبر و ہمت پر توکل خدا پر ہوا سیلے تمام تر روعنی رخ ہر اگر کوئی کہے کہ دوستی بھی ایسی ہی جیسے توکل خدا پر جواب یہ ہے کہ دوستی خدا کے ساتھ ہونے خدا پر قولہ جیا بلند تر ہو خوف سے کہ جیا خاصان کو ہوا اور خوف عطا کو قولہ خوف نہ ہے ورجا مادہ ہر اور ایمان دونوں کا فرزند ہی قولہ جس دل مین کہ ہو اس دل مین خوف در جا قرار نہ پکڑے قولہ بلند ترین نظام خوف وہ ہے کہ بندہ خالی ہو کہ علم از دین اسکی تقدیر کیا ہی قولہ ورع ترک دنیا ہی اور دنیا نفس پر جسے نفس کو اپنے دوست رکھا دشمن خدا سے دوستی کی پوچھا کہ جو لوگ بہت دنوں کچھ نہیں کھاتے مین بھوک کیا ہو طاقی ہی فرمایا اس نار کو نور بجھا دیتا ہی پوچھا تو یہ کیا ہی فرمایا گناہ بھول جانا کسی نے کہا تو یہ وہ ہے کہ گناہ کو نہ بھولے آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہے کہ تم نے جانا ہی بلکہ ذکر جفا کا ایام و قوانین جفا ہی ایک شخص نے کہا مجھے کوئی وصیت کرو فرمایا تمھاری بنیاد چار چیز سے ہے بے خوابی و تنہائی اور کم کھانا اور خاموشی اس شخص نے کہا آپ پسند کرتے ہیں کہ مین آپ کی صحبت مین رہوں فرمایا جب ہم سے ایک مہر جاے تو کسکے پاس ہو گے کہا ساتھ خدا کے کہا ابھی سے خدا کے ساتھ رہو اور کہا کہ اگر تم درندوں سے ڈرتے ہو تو میرے ساتھ صحبت نہ رکھو اسنے کہا کہ سننے مین کہ شہر آپ کی زیارت کو آتا ہی کہا سچ ہی کتا کتے کے پاس آتا ہی مناجات سہیل قسری الہی مریا کردی دین کس نہ و اگر مین ترایا دکنم چون من کس نہ مرا مین شادی بس نہ و اذما کس تر کس نہ سہیل رحمۃ اللہ عالم و دودھ عقی تھے اور ایک خلق نے آگے سب سے راہ پائی تھی جب وفات آپ کی نزدیک ہوئی چار سو مرید آپ کے تھے سب مردان مرد تھے اور آپ کے بالین پر حاضر تھے پوچھا کہ یا شیخ آپ کی جگہ کون بیٹھے گا اور آپ کے سر پر کون وعظ کے گا ایک گبر تھا کہ اسکو شاد دل کہتے تھے شیخ نے آنکھ کھول اور فرمایا کہ میری جگہ پر شاد دل گبر بیٹھے گا لوگوں نے جانا شاید شیخ کو نزع کے سبب سے عقل مین کچھ تفاوت آیا ہی جبکہ چار سو شاگرد عالم ہوں ایک گبر کو اپنا جانشین کرے فرمایا غل نہ کرو جاؤ اور شاد دل کو بلاؤ لوگ گئے اور شاد دل کو لائے شیخ نے جب اسکو دیکھا فرمایا جب مین دن میری وفات کو گذر جائیں ظہر کی نماز کے بعد میرے ممبر پر جاؤ اور خلق کو وعظ کہو یہ فرمایا اور جان بچ ہو تیسرے روز بعد نماز کے خلق جمع ہوئی اور شاد دل آئے اور ممبر پر گئے کلاہ گبری سر پر اور زنا رکہ پر اور کہا اے قوم تمھارے مہتر نے تمھیں مجھے رسول کیا ہی اور مجھے کہا ہے کہ ایشاد دل دو وقت آیا ہی کہ زنا رکہ گبری تو بریدہ کرے آپ مین نے زنا رکھا اور چھری لیکر زنا رکھا ڈالی اور کلاہ گبری سر سے پھینک دی اور کہا اشمدان لا الہ الا اللہ و اشمدان محمد رسول اللہ پھر کہا کہ شیخ نے کہا ہے کہ کوئی تمھارے پیروں کو نصیحت کی ہو اور اس کی نصیحت قبول کرنی شرط ہو آپ شاد دل نے زنا رکھا ظاہر تو ہے اگر چاہتے ہو کہ قیامت مین مجھے دیکھو قسم جو انمزدی کی کہ تم لوگ زنا رکھا باطن توڑو اس کہتے سے ایک شور

یقامت خلق میں بلند اور ایک عجب حالت طاری ہوئی جس روز جنازہ آپ کا اٹھا تھا بہت خلق جمع تھی اور فریاد کرتی تھی ایک جود ستر برس کا تھا اسے جو غل سنا بہر آیا جب جنازہ کے سامنے آیا تو فریاد کی ای کو گو جو کچھ ہم دیکھتے ہیں تم لوگ بھی دیکھتے ہو لوگوں نے پوچھا کیا دیکھتے ہو کہا کہ فرشتے آسمان سے آئے ہیں اور آپ کے جنازہ سے اپنے تئیں مس کہتے ہیں اور فوراً کلمہ شہادت پڑھا اور سلمان ہوا ابو طلحہ مالک نے کہا کہ جس روز سہیل پیدا ہوا روزہ تھے اور اس روزہ وفات کی روزہ دار تھے اور خدا کے نزدیک پہنچے روزہ دار تھے رکوع حضرت سہیل رحمہ اللہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص اس طرف سے گذرے حضرت سہیل رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ مرد ایک بھید رکھتا ہے جب پھر دیکھا تو اس شخص کو نہ پایا جب حضرت سہیل رحمہ اللہ نے وفات کی ایک مرید آپ کی قبر پر بیٹھے تھے وہی شخص پھر اس طرف گذرے مرید نے کہا ای خواجہ شیخ کہ اس جگہ دفن ہیں فرماتے تھے کہ آپ ایک بھید رکھتے ہیں واسطے اس خدا کے جسے وہ بھید آپ کو دیا ہے کھنچے دیکھا دو آنھوں نے گوڑ کی طرف اشارہ کیا کہ ای سہیل کہو حضرت سہیل رحمہ اللہ نے آواز بلند کہا لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ پھر ان بزرگ نے کہا کہ یا سہیل کہتے ہیں کہ جب اہل گور نے اشدھان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ کہا ہو اسکی گور میں تیار کی ہو یہ بات سچ ہے حضرت سہیل نے کہا سچ ہی

۸۹۷	۲۸۲				حضرت علی سہیل صفہانی رحمۃ اللہ علیہ
-----	-----	--	--	--	-------------------------------------

آپ ایک بڑے بزرگ تھے حضرت جنید رحمہ اللہ کو آپ کے ساتھ مکاتبات طیف تھے صاحب ابو تراب بخشی جزائے کے تھے اور صاحب حضرت جنید رحمہ اللہ کے تھے بائیں آپ کی حقانیت میں بلند تھیں ریاضات میں آپ کمال تھے اور طریقت میں بیان شافی رکھتے تھے عمر ابن عثمان رحمہ اللہ آپ کی زیارت کو صفہان گئے اور میں ہزار درم قرض اپنرتھا حضرت علی سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے سب ادا کر دیا قولہ دوزخا طاعت میں علامت توفیق سے ہوا اور مضامین سے باز رہنا علامت رعایت کی اور جسے ابتدا میں ارادت درست نہ کی ہو آخر میں عافیت و سلامتی نہ پاوے قولہ جو شخص جانے کہ نزدیک تر ہے حقیقت میں بعید تر ہے جیسا کہ آفتاب روزن سے آسمان پر لڑکے جاتے ہیں کہ ان روزن کو پہنچیں اور مٹی میں لین اور جائیں کہ وہ مٹی میں آگیا جب ہاتھ کھولیں کچھ نہ پاویں قولہ حضور بحق فاضلہ ہو یقین بحق سے حضور دل میں متکبر ہو اور غفلت اسپر روانہ ہو اور یقین حضوری ہو کہ کبھی آوے کبھی جاوے اور حاضرین سامنے رہتے ہیں اور یقین کرنے والے درگاہ پر قولہ عاقل لوگ حکم خدا پر زندگانی کرتے ہیں اور ذکرین رحمت خدا میں اور عارفین قرب خدا میں قولہ حرام ہے اس شخص پر کہ خدا کو پکارتا ہو اور چائنا ہو اور غیر خدا کے ساتھ آرام پکارتا ہو قولہ تمہارا ہم ہو کہ ہمیز کرو وعود حسن اعمال سے ساتھ فساد باطن اسرار کے قولہ تو انگری میں نے التماس کی علم میں بانی فخر التماس کے فقر میں بایا عافیت التماس کی نہ میں بانی قلت حساب التماس کی خاموشی میں بانی رحمت

التماس کی نامیدی میں پائی آپ سے حقیقت توحید کی پوچھی فرمایا نزدیک ہی اس سبب سے کہ گمان ہوا اور دور ہی اس سبب سے کہ حقیقت ہو نقل آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میں تم لوگ کی طرح مرونگا یا ہونگا اور تم عبادت کو آؤ گے ایک دن آپ چلے جاتے تھے کہا لیک اور سر جھکا دیا ابو الحسن مزین رحمہ اللہ نے کہا کہ کنو اشہدان لا آله الا اللہ تم کیا اور کہا مجھے کہتے ہو کلمہ پڑھو قسم ہی اسکے عزت کی کیرے اور اسکے درمیان سوا جاب عزت کے کچھ نہیں ہوا اور جان بچن ہوے

حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ

۸۹۸

۲۸۵

آپ کبار مشائخ سے تھے اور قدیم ابرار سے تقویٰ دریا ضت میں نہایت تھے اور کرامت میں مخصوص اور معانی و دقائق میں کامل اور سب فن میں استاد تھے اور تعلیم مرید میں ایک مثال و نشان تھے لسان البصوف آپ کا لقب تھا اس سبب سے کہ کسی کو اس علم میں زبان حقیقت مثل اس کے نہ تھی اس علم میں آپ نے چار سو کتابیں تصنیف فرمائیں اور تجرید و انقطاع میں ہمیش تھے اصل آپ کا بعد از تھا ذوالنون رحمۃ اللہ کو دیکھا تھا اور بشرحانی رحمہ اللہ کی صحبت پائی تھی طریقت میں مجتہد وقت تھے پہلے تحریر بقا و فنا میں آپ نے کی دقائق علوم میں بعضے علمائے ظاہر نے آپ پر انکار کیا اور کفر کی نسبت دی نسبت بعضے الفاظ کے کہ آپ کی تصنیف میں دیکھا کہ اس کتاب کا نام کتاب السمر تھا اور معنی اس کے نہ سمجھے قولہ جب بندہ نے فطرت خدا کے رجوع کیا اور قریب میں خدا کے ساکن ہوا اپنے نفس کو اور جو کچھ اسو اللہ ہی سب کو بھول جائے اگر اسکو کہیں کہ تم کہاں سے آئے کیا چاہتے ہو اسکو کوئی جواب بہتر اس سے نہیں کہ کہے اللہ آپ نے فرمایا ہی کہ میں بسون صوفیوں کے ساتھ رہا اور ہرگز میرے اور اس کے درمیان مخالفت نہ ہوئی اس سبب سے کہ اس کے ساتھ ہی ہم تھے اور اپنے ساتھ بھی قولہ سکو اختیار دیا گیا درمیان قرب و بعد کے میں نے بعد اختیار کیا کہ مجھے طاقت قرب کی نہ تھی جیسا کہ لقمان نے کہا کہ مجھے اختیار دیا گیا درمیان حکمت و بنوت کے میں نے حکمت اختیار کی کہ طاقت بار بنوت کی میں نہیں رکھتا تھا آپ نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے آئے اور آپ سے پوچھا کہ صدق کیا ہوا آپ نے فرمایا اوفار بالہود کہا جسے سچ کہا اور پھر آسمان پر چلے گئے ایک شب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دوست رکھتے ہو عرض کی کہ مجھے ہندو کہیے کہ خدا کی دوستی نے مجھے مشغول کیا ہو آپ کی دوستی سے پس آپ نے منہ ریا جو خدا کو دوست رکھتا ہے مجھے دوست رکھتا ہو آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک شب ابلیس کو خواب میں دیکھا عصا اٹھایا کہ اسکو ماروں نفث نے آواز دی کہ وہ عصا سے نہیں ڈرنا فور سے ڈرنا ہو جو دل میں ہوتا ہو میں نے ابلیس کو کہا کہ آؤ اسنے کہا

کہ تکویم کیا کرینگے تھے اس چیز کو پھینک دیا ہو جس سے ہم آدم کو فرب دیتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہے
 کہا دنیا آپ نے فرمایا کہ میں نے دمشق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابو بکر
 و عمر رضی اللہ عنہما پر تکبہ لگائے بیٹھے ہیں اور ہم ایک بیت پڑھ رہے ہیں اور انکی سینہ پر رکھ رہے ہیں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر اسکا غیر سے اسکے زیادہ ہو یعنی سلع نہ کرنا چاہیے نقل ہو کہ آپ کے
 دو صا جزا وہ تھے ایک نے قبل وفات آپ کے وفات کی ایک شب اسکو خواب میں دیکھا پوچھا خدا نے تمھارا
 ساتھ کیا کیا کہا مجھے گرامی رکھا اور اپنے جو زمین اتارا آپ نے کہا اے پیسز مجھے کوئی وصیت کر انھوں نے
 کہا اے اباب ساتھ خدا کے بیدی سے معاملہ مت کرو کہ اور زیادہ کرو کہ اے پر اگر تم کہیں تو ہکو طاقت نہیں ہو
 کہا خدا سے ہم مدد چاہیں کہا اباب درمیان اپنے اور خدا کے سوا ایک پرہیز کے مت چھوڑو بعد اسکے
 یوسیع نے کہ تیس برس زندہ رہے ہرگز دوسرا پیرہن نہ پہنا آپ نے فرمایا کہ ایک روز میرے نفس کی یہ خواہش
 ہوئی کہ خدا سے کچھ چاہیں ہاتھ نے آواز دی کہ خدا سے سوا خدا کے کچھ مانگتے ہو اس سبب سے آپ کا کلام ہو
 کہ خدا سے شرم رکھتا ہوں کہ واسطے روزی کے کچھ جمع کریں بعد اسکے کہ اسنے ضافت کی ہو فرمایا کہ ایک وقت ہم جنگل
 میں جاتے تھے بھوکھ نے غلبہ کیا اور نفس نے کچھ چاہا اور کہا کہ خدا سے کچھ مانگ میں نے کہا کہ یہ کام متوکلان کا
 نہیں ہے جب نفس نا اُمید ہو اور سراکرا لیا کہا اگر طعام نہیں چاہتے ہو تو یاری چاہو یعنی مدد چاہو صبر میں میں نے
 چاہا کہ مدد چاہوں صبر میں عصمت حق نے میری خبر لی میں نے آواز سنی کہ یہ دوست میرا کہتا ہے کہ ہم اس سے نزدیک
 ہیں اور مقرر ہے کہ ہم اسکو جو بیری طرف آوے ضائع نہ کریں دو مجھ سے قوت صبر چاہتا ہے اور عجز و ضعف پیش
 کرنا ہے جانتا ہے کہ نہ اسنے مجھے دیکھا ہو نہ میں نے اسکو یعنی طعام چاہنے میں مجھوب ہوتا تھا اس سبب سے کہ طعام
 میرے سوا تھا اور صبر میں بھی مجھوب ہوا کہ صبر بھی میرے سوا ہے فرمایا کہ ایک وقت میں جنگل میں بے قوتہ جاتا تھا
 مجھے فائدہ ہوا آنکھ میری منزل پر پڑی میں خوش ہوا کہ غلستان تھا نفس نے سکون پایا میں نے قسم کھائی کہ اس
 منزل میں نہ اتروں میں نے ایک قبر بالوین کھودی اور وہاں جا بیٹھا ایک کا دو ان اس منزل میں اترتا ہوا تھا
 مجھے اس حال میں دیکھ کر آئے اور مجھے اٹھائے گئے میں نے پوچھا کہ تنے کیونکر جانا کہ میں بیان ہوں انھوں نے
 کہا ہم لوگوں نے ایک آواز سنی کہ ایک ولی اللہ نے اپنے تئیں بالوین رکھا ہو اسکی خبر لو ہم تب لوگ اس کلام
 کو آئے آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں میں دن میں ایک بار کھانا اور جنگل میں جاتا تھا تین روز کچھ نہ پایا پوچھتے
 روز مجھ میں ضعف پیدا ہوا اور طبیعت نے سب عادت کھانا طلب کیا میں ایک جگہ بیٹھ گیا ہاتھ نے آواز
 دی کہ کوئی سبب چاہیے دفع ضعف کے لیے یا طعام میں نے کہا خدا یا سبب فوراً قوت مجھ میں آئی اور بارہ
 منزل اور بے کھائے میں گیا قرایا ایک روز جنگل میں میں جاتا تھا چرواہوں کے دس درمدہ کتوں نے

گھیرا میں بیٹھ گیا اور مراقب ہوا ایک سپید کتا اُسکے درمیان تھا دوسرے کتوں پر حملہ آور ہوا اور سبکو مجھے دُور کیا
 اور مجھے جدا نہ ہوا اُسوقت تک کہ میں دُور گیا پھر جو دیکھا تو اُسکو نہ پایا ایک روز آپ دُور میں تقریر فرما رہے تھے
 عباس المہندی وہاں گذرے کہا کہ ابو سعید شرم نہیں آتی کہ نہ زبیدہ سے پانی پیو اور واثق کے مکان میں
 بیٹھو اور دُور سے بات کرو ابو سعید رحمۃ اللہ نے تسلیم کیا اور کہا جی کہتے ہو قولہ افریش دلوں کی دوستی پر
 اُس آدمی کے ہی جو ساتھ اُسکے نکلی کرے قولہ سخت تعجب ہی تمام عالم میں خداوند کو حسن بہنیں جانتے ہیں کیونکہ
 دل پورے طور اُسکو سوچنے قولہ دشمنی فقر البعض کی بعض کے ساتھ غیرت حق سے ہو اُس سبب سے بایکدیگر
 آرام نہیں کر سکتے قولہ جب خدا چاہے کہ اپنے بندہ کو دوستی میں لے تو پہلے اُسپر ذکر کا دروازہ کھولے بعد اسکے
 سراپ فرادیت میں اتارے اور محل جلال عطمت کا اُسپر ظاہر کرے پس جب لفظ اسکی جلال و عطمت پر پہنچے
 باقی ہو وہ بے اُسکے حفظ خداے تعالیٰ میں قولہ پہلا مقام اہل معرفت کا تاثیر ہی ساتھ افتقار کے پس سرور ہی ساتھ
 اتصال کے پس فنا ہی ساتھ تنبیہ کے پس بقا ہی ساتھ انتظار کے اور نہ پہنچنے کوئی مخلوق اور پر اسکے اگر کوئی
 کہے کہ بغیر صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہ پہنچے تو جواب یہ ہے کہ اپنے درخور تک جیسا کہ سب مخلوق پر ایک بار تجلی کئے
 اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ایک بار قولہ جو کوئی گمان کرے کہ جہد یعنی کوشش سے وصال حق تک پہنچے
 اپنے فیلین پنج بے نہایت میں ڈالے اور جو کوئی گمان کرے کہ بے جہد اُس تک پہنچے اُسے اپنے تئیں تنگلے
 بے نہایت میں ڈالے قولہ خلق قبضہ میں خدا کے ہیں اور اسکی ملک میں ہیں جب مشاہدہ اُسکا حاصل ہو درمیان
 بندہ و خدا کے تو باطن میں بندہ کے اور وہم میں بندہ کے سواے خدا کے کچھ نہ رہے قولہ اپنے وقت عزیز کو سوا
 عزیز ترین چیزوں کے مت کر واد عزیز ترین چیز بندہ کا ایک شغل ہو درمیان جہنی و سفلی کے یعنی وقت کو نگاہ رکھو
 قولہ جو کوئی نور فراست سے دیکھے اُسے نور حق سے دیکھا ہو اور مادہ علم کا اُسکے حق سے ہو اور اُسکو سو و غفلت نہ
 ہو بلکہ حکم خدا ہو کہ رہا بندہ کی اُس سے گویا کرے قولہ بندگان خدا سے ایک قوم ہیں جنکو خوف خدا نے خاموش
 کیا ہو اور وہ فصیح و بلیغ ہیں گویا بیابان میں ساتھ اُسکے قولہ جسکے دل میں معرفت نے جگہ پکڑی ہو لا دم یہ ہے کہ وہ نوجوان
 میں نہ دیکھے سواے اُسکے اور نہ سنے سواے اُس سے اور مشغول نہ ہو سواے اُسکے قولہ فنا ملاشی ہونا ہی ساتھ
 خدا کے اور بقا حضور ہی ساتھ خدا کے قولہ حقیقت دین کی پاکی دل کی ہر سب چیزوں سے اور آرام دہ کا ساتھ خدا
 کے قولہ ہر باطن کہ ظاہر کا خلاف اُسکے ہی باطل ہی قولہ ذکر تین طرح کے ہیں ایک ذکر زبان سے ہو اور دل سے
 غافل ہو یہ ذکر عادت ہو ایک ذکر زبان سے ہو اور دل حاضر ہو یہ ذکر طلب ثواب کا ہی ایک ذکر ہو کہ دل ذکر
 میں ہو اور زبان گوئی اُسکی قدر سواے خدا کے کوئی نہیں جانتا قولہ توحید فانی ہونا ہی سب چیزوں سے اور پورے
 طور سے خدا کے ساتھ بازگشت قولہ علم وہ ہے کہ حکمو عمل میں لا دے اور یقین وہ ہے کہ گھیرے حکمو تو چھا کہ عارف کو

کو گریہ ہوتا ہی فرمایا جب تک راہ میں ہوا اور جب حقائق قرب میں پہنچا اور لذتِ حصال کی چمکی رونما نایل ہو جائے
 قولہ توکل اعتماد دل کا ہر حق سبحانہ تعالیٰ پر قولہ جو کوئی تکلم نہ کر سکے اس چیز میں جو اس کے اور خدا کے درمیان میں ہے
 وہ تقویٰ اور مراقبہ سے کشف و مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا قولہ مغرور مت ہو صفا عبودیت پر کہ منقطع ہوسکے
 اور ساکن ہو ساتھ خداوند تعالیٰ کے

حضرت ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۹۰۲

۲۸۹

آپ کو علم تفسیر و حدیث میں کمال تھا آپ مرید حضرت حارث مجسبی رحمۃ اللہ کے تھے اور حضرت سری سقطی
 و حسن نویری و غیرہ شایع رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی اور بہت مشائخین کی صحبت اٹھائی تھی مسجد رضاؑ بغداد
 میں آپ وعظ کرتے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جب کسی مسئلہ میں مشکل پڑتی تو آپ سے رجوع کرتے نقل ہر لکایک
 روز حادث مجاہدی رحمۃ اللہ کے پاس آئے دیکھا کہ وہ کپڑے لپیٹ پسنے ہوئے ہیں اور ایک سیاہ جانور
 بچھے میں اس مکان میں ہی ناگاہ جانور بولا ابو حمزہ رحمۃ اللہ نے فرود کیا اور کہا لیک یا سیدی ابن حارث
 اے کچھ اور چھری اٹھ میں لیکر دوڑے کہ ابو حمزہ رحمۃ اللہ کو ہلاک کر میں مریدان پانچوں پر شیخ کے گھرے اور
 شفاعت کی اور چھری اٹھنے جدا کی انھوں نے ابو حمزہ رحمۃ اللہ سے کہا اسلم یا مرد و دینیہ ایمان لا اور فرما
 مریدوں نے عرض کی ہم لوگ ابو حمزہ کو اولیائے موحده سے جانتے ہیں حارث رحمۃ اللہ نے فرمایا دیرا ہی
 اور میں بھی سوائے ہر نیکوئی کے نہیں جانتا ہوں اور باطن کو اس کے متفرق توجہ جانتا ہوں مگر اسکو کیوں
 لازم ہو کہ افعالِ حلویوں کے ساتھ کام کرے کیونکہ آواز پر ایک مرغ کے اسے خدا تعالیٰ سے سنائی پڑی
 اور حق تعالیٰ تجزی نہیں ہوا اور دوستوں کو اس کے سوائے کلام اس کے آرام نہیں ہوا اور اسکو کسی چیز میں حلول و
 نزول نہیں ہوا اور اتحاد و امتزاج قدیم پر روا نہیں ہو گئیں ابو حمزہ رحمۃ اللہ نے کہا اگرچہ میں اصل میں ویرستہ تھا
 مگر چونکہ فعل میرا مشابہ تھا ساتھ قوم گمراہ کے میں نے توبہ کی ایک روز ابو حمزہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ میں نے حق تعالیٰ
 کو علانیہ دیکھا ہی خدا نے مجھے کہا کہ یا حمزہ متابعت و موافق کی مت کرا در بلائے خلق اٹھایہ بات جو آپ نے کسی
 اور عوام خالق نے سننی انکو بہت رنج دیا قولہ فقیرون کے ساتھ دوستی کرنی سخت ہو کوئی صبر نہیں کر سکتا دوستی پر
 فقر کے مگر حب میں قولہ بسکو خدا اپنا راستہ بقادے سلوک یعنی چلنا اسپر آسان ہوا اور جو شخص راہ و وسیلہ و سبط
 سے ڈھونڈے کبھی بھولے اور کبھی پاوے قولہ حق تعالیٰ جسے تین چیز عطا کرے وہ بہتری آفتون سے خلاص
 و نجات پاوے پہلے خالی دل قانع فقر دائم قولہ جب نفس تیرا تجھے سلامتی پاوے اسکا حق تو نے ادا کیا اور
 جب خلق نے تجھے سلامتی پائی اس کے حقوق تو نے ادا کیے قولہ علامت صدیقی صادق کی یہ ہو کہ عزت کے

بعد ذیل ہوا اور تو نگری کے بعد درویش ہو اور ظاہر ہونے کے بعد پوشیدہ ہو اور علامت جو طے صوفی کی برعکس اسکے آپ فرماتے جس وقت فاقہ مجھے پہنچتا میں دل میں کہتا یہ فاقہ تجھے ہدیہ آیا ہی جب سوچتے تو کسی کو ادنیٰ تر دے اس فاقہ کے سوا اپنے نہ پاتے خوشی دل سے اس فاقہ کو اٹھاتے اور اس کے ساتھ موافقت کرتے نقل ہو کہ آپ بائین بہت عمدہ و معقول و بہتر فرمایا کرتے ایک دن ہاتھ نے آواز دی کہ بہت عمدہ بات کیا کرتے ہو لیکن اگر چہ رہو تو تلو بہت اچھا ہو بعد اسکے آپ چپ ہو گئے اور اسی ہفتہ میں وفات فرمائی۔

حضرت ابو خیمہ رحمۃ اللہ علیہ			
۹۰۳	۲۹۰		

اصل آپ کا پٹنشا پورہ اور اجلیہ مشائخ خراسان سے ہیں زہد و توکل میں یگانہ تھے جنگلون میں سفر کیا۔ عہد کیا تھا کہ راہ میں نہ کچھ کسی سے طلب کریں نہ کسی سے مدد لیں اور نہ کسی طرف متوجہ ہوں نہ کوئی اسباب یا آقا بہ یا ذول یا یا لہ ساتھ لیں چنانچہ سیلوں سے سفر اختیار کیا آپ کی خواہش نے ایک ٹکرہ چاندی کا چلتے وقت دیا تھا اسکو بچن راہ میں پھینک دیا اتفاقاً ایک جنگل میں راہ پر ایک کنواں تھا آسمین آپ گر گئے ایک کاروان ہاتھ آیا آپ کے دل نے کہا کہ ان کاروانیوں کو آواز دیں کہ وہ مجھے نکالیں پھر کہا کہ سواے خدا کے دوسرے سے مدد یعنی ضرورت میں ان کاروانیوں نے جو دیکھا کہ یہ کنواں برسر راہ ہو اس خیال سے کہ کوئی مسافر آسمین نہ گرے کنوئین کے منہ کو بند کر دیا شیخ کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی مگر نظر بند اٹیٹھے رہے جب رات ہوئی تو ایک آٹھ آنھون نے سنی اور دیکھا کہ کنوئین کے منہ کو کسی نے کھولا ہو اور ایک جانور مثل اژدہ یا دوسرے جانور کے بہت بڑا ہی سر چڑھ ہو اور اسے اپنی دم کنوئین میں لٹکائی ہو آپ نے کہا کہ اس جانور کی مدد سے ہم کنوئین سے نہیں نکلیں گے آواز آئی کہ ای ابو حمزہ یہ جو تم چاہتے ہو خلاف عادت ہو باہر آؤ یہ جانور میرے حکم سے تمہاری نجات لایا ہے چونکہ خیمہ مجھ پر توکل کیا اس جانور مہلک سے کہ خوف ہلاک کا تمہارے اس سے ہو نہیں کنوئین سے میں نے نجات دی پس شیخ نے دم اسکی پکڑی اور باہر آئے پٹنشا پور میں آپ نے وفات پائی اور جو ارزا میں حضرت ابو خیمہ رحمتہ اللہ علیہ کے مدفون ہوئے

حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ			
۹۰۳	۲۹۱		

کینت آپ کی ابو اسحاق اور اصل آپ کا بغداد ہو صاحب جذب و سلوک تھے اور طریق زہد و توکل و تقویٰ میں یگانہ تھے اقران سے پیدا لطائف حضرت حمید و نوری قدس اللہ سرہم کے تھے شیخ مشاود نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک شب مسجد میں بحالت نیم خواب تھے مجھے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ میرے کسی دوست کو دیکھو تو

آٹھ اور فلان جگہ جاؤ میں آٹھا اور اس حالت میں کہ برف گرتی تھی وہاں پہونچا ابراہیم غوص کو دیکھا کہ برف
 میں چار زانو بیٹھے ہیں اور باوجود سخت سردی کے اور برف باری کے آپ عرق عرق ہو رہے ہیں اور جو برف لپکے
 سر پر اور آپ کے گرد گرتی ہو وہ خشک ہو جاتی ہے آپ کو دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے پوچھا کہ یہ رتبہ کہاں سے
 پایا فرمایا خدمت فقیر سے غایت توکل و قناعت کے سبب سے آپ کو خلق شیخ ابراہیم رئیس المتوکلین کہتی تھی اور
 خواص اس سبب سے آپ کو کہتے ہیں کہ زنبیل بنتے اور ناگاسوئی مقرض پہاڑ میں اپنے ساتھ رکھتے اور فرماتے
 کہ اتنی چیز میرے توکل کو ضرر نہیں پہونچاتی ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ حضرت نے میرے ساتھ صحبت چاہی میں نے
 قبول نہ کیا اور ذرا کہ توکل میں خلل پیدا ہو گا اور آپ نے فرمایا کہ اگر دوزمین جنگل میں جاتا تھا کہ ایک شخص
 مجھے بلا اور سلام کیا اور ساتھ رہنے کی اجازت چاہی چونکہ وہ مسلمان نہ تھا میں نے کہا جہاں ہم جاتے ہیں تم کو
 گدہ نہیں ہوئے کہ ہمہاں حال خالی از فائدہ نہ ہو گا جب بلخ روز بروز خواب گذرا اُس نے کہا کہ اے زاهد آج
 اپنے خدا کے آگے گستاخی کرو اور کچھ مانگو تو کھائیں میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا اور کہا مجھے اس کی گناہ کے آگے
 شرمندہ مت کرو فوراً ایک طبق روٹی اور ٹھیلی اور رطب کا اور ایک کو زہ پانی کا اسپر رکھا ہوا آسمان سے
 اتر ابراہیم دونوں نے کھایا جب دوسرا سات روز گذرا آٹھویں روز زمین نے اُس سے کہا کہ اب تم اپنے خدا سے مانگو
 اُس نے منہ طرف آسمان کے کیا اور لیون کو بلایا فوراً دو طبق کھانا حاضر ہوا اس حال سے ہم نہایت تعجب ہوئے اُس نے
 کہا اے شیخ جاے حیرت کیا ہے اسلام مجھے سکھاؤ کہ میں مسلمان ہوا اور یہ دونوں طبق کہ آئے تمہاری ہی کرامت
 کہ میں نے خدا کی درگاہ میں عرض کی کہ بڑے اس زاهد قبول کے دو طبق کھانا مجھے عنایت کر پس وہ شخص مسلمان
 ہوا اور مرید شیخ کا ہوا آپ کو مرض سہال شدید ہوا ہر بار آپ غسل کرتے آخر روز ستر بار نوبت آئی اور آپ نے ہر بار
 غسل کیا آخر میں مرتبہ آپ نے غسل کے حوض میں دفات فرمائی تو سفت بن حسین قدس سرہ نے آپ کو غسل دیا اور
 دفن کیا تزار پرا نوار آپ کا زیر حصار ترک صفایاں میں تہ شیخ عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ہرگز کوئی قبر کسی کی
 اولیائے اللہ سے ساتھ اس ہیبت کے نہیں دیکھی جیسی قبر ابراہیم غوص کی گویا ایک شیر سواہی جس کی
 بیداری کا خوف ہے

حضرت ابو الحسن نور علیہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۰۶

۲۹۶

۲۹۶

آپ کی گناہ وقت تھے ریاضت شکر و معاملات پسندیدہ و رموز عجیب و فراست صادق اور شوق کامل و شوق
 بے نہایت رکھتے تھے مشائخین کو آپ کے تقدیم پر اتفاق تھا آپ کو وہ لوگ امیر القلوب کہتے تھے و قمر الصوفیہ
 پکارتے تھے سری سقطی رحمہ اللہ کے مرید تھے اور احمد خواری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے تھے طریقت میں

مجتہد و صاحب مذہب تھے اقران سے حضرت جنید رحمہ اللہ کے تھے اور صدر العلماء مثل خلیفہ تھے آپ کو طریقت میں دلائل قاطعہ ہو کر حجتیں لامعہ آپ کو نوری جذبہ سے لوگ کہتے ہیں اندھیری رات میں جب بات بولتے آپ کے منہ سے ایسا نور نکلتا کہ تمام گھر روشن ہو جاتا دوسرے آپ کی فراست اسرار باطن سے خبر دیتی تیسرے آپ کا ایک صومعہ صحرا میں تھا راتوں کو زمین نماز پڑھتے اور خلق و بان جمع ہوتی تو ایک نور دیکھتے کہ چمکتا ہوا آپ کے صومعہ سے اوپر جاتا ہوا احمد نوری نے کہا کہ کسی کو میں نے عبادت میں مثل نوری کے نہ دیکھا لوگوں نے کہا کہ جنید کہا نہیں آپ کی ابتدا میں یہ حالت تھی کہ روز صبح کو گھر سے آتے کہ دوکان میں جاتا ہوں روٹی صدقہ کر دیتے اور مسجد میں جا کر نماز پڑھا کرتے ظہر کے بعد دوکان پر آتے بی بی آپ کی جانین کہ دوکان میں روٹی کھائی ہو ایسا ہی بیسنس تک کیا اور کوئی اس حال سے مطلع نہ ہوا فضل ہو کہ جب غلام غلیل کو ساتھ اس گروہ کے دشمنی پیدا ہوئی ہر ایک کے ساتھ ایک طور کی محاسمت کرتا تھا خلیفہ وقت کے پاس گیا اور کہا کہ ایک جماعت پیدا ہوئی کہ سرور کہتی ہو اور رقص کرتی ہو اور کھڑ بولتی ہو تمام دن تماشا کرتی ہو اور سکانوں میں پوشیدہ باتیں کہتی ہو یہ قوم زنا و قہ سے ہو اگر امیر المؤمنین ابو گون کو قتل کرے تو مذہب زنا و قہ کا مٹ جاوے یہ سرور زنا و قہ کے ہیں اگر یہ خلیفہ سے ہو تو ہم ذمہ دار ثواب عظیم کے ہیں خلیفہ نے حکم دیا کہ ان سب کو حاضر کرو ابو حمزہ رقام شبلی نوری جنید رحمہم اللہ اور ایک جماعت آپ لوگوں کے اصحاب سے خلیفہ کے سامنے گئے خلیفہ نے حکم دیا کہ سکی گردن بار و جلاوے اول قصد قتل رقام رحمہ اللہ کا کیا نوری رحمہ اللہ اچک کر آگے گئے و بجائے رقام کے بیٹھے خندان و فرحان ارکان دولت کو نہایت حیرت ہوئی کہا کہ ای بیخبر تلو ار ایسی چیز نہیں ہو کہ آپ کوئی نشانہ زدگی کرے اور ابھی تمھاری نوبت نہیں پہنچی ہو نوری رحمہ اللہ نے کہا کہ طریقہ ہلوگوں کا ایثار ہو اور عزیز ترین چیزوں کی دنیا میں زندگی ہو میں چاہتا ہوں کہ یہ چند ساعت جو باقی ہو اسکو بھائیوں کے کام میں صرفت کر دوں عمر بھی میں نے ایثار کیا ہوا جو دوسرے کہ ایک ساعت دنیا کی میرے نزدیک زیادہ پیاری ہو ہزار سال آخرت سے اس سبب سے کہ یہ عملے خدمت ہو اور ۳۳۳ سرے قربت اور قربت خدمت سے ہوتی ہو خلیفہ انصاف اور قدم صدق سے آگے متوجہ ہوا فرمایا کہ توقف کرو اور طرقت قاضی کے رجوع کرو اور قاضی کو کہا کہ نئے کام میں نظر کرو قاضی نے کہا کہ بے حجت ان لوگوں کو منع نہیں کر سکتے قاضی جانا تھا کہ جنید رحمہ اللہ علمین کامل میں اور نوبی رحمہ اللہ کی بات سنی تھی کہا کہ اس دیوانہ مزاج سے کچھ مسئلہ فقہ کا پوچھیں یعنی شبلی رحمہ اللہ سے کہ وہ جواب نہ دے سکیں گے پوچھا کہ میں دینار سے کتنے دینار زر کو فادہ دینی چاہیے شبلی رحمہ اللہ نے کہا ساڑھے بیس کہا یہ کہنے لگا کہ کما صدیق نے کہ چالیس ہزار دینار دیا اور کچھ نہ پھیرا کہا یہ آدمی دینار کیا ہی جو تم نے کما فرمایا یہ نادان ہو اسی بیس دینار کا کہ کیوں لگھا بعد اسکے نوری رحمہ اللہ سے مسئلہ پوچھا فوراً جواب دیا پس جل ہوا پس نوری رحمہ

نے کہا قاضی تھے سب کچھ پوچھا اب تک کچھ نہ پوچھا کہ مردانِ خدا ہیں کہ قیام سب کا و حرکت و سکون سب کی
اُس سے ہو اور سب زندہ اُس سے ہیں اور بون اور چپ رہنا ساتھ اُس کے ہو اور حرکت پابندہ مشاہدہ سے
اُس کے ہو اگر ایک خط مشاہدہ حق سے باز رہیں جان اُنکی نکل جائے اُس سے کھائیں اُس سے سوئیں اُس سے
آٹھیں اُس سے دکھیں اُس سے سینن ساتھ اُس کے رہیں علم یہ ہو نہ وہ جو تھے پوچھا قاضی اُس کلام سے
متحیر ہوا خلیفہ سے کہا اگر یہ لوگ محمد ہیں اور زیدین تو ہم حکم کرتے ہیں کہ روئے زمین پر کوئی موجد نہیں ہو
پس خلیفہ نے آپ لوگوں کو بلایا اور تعظیم کی اور کہا کہ کچھ حاجت چاہو کہا کہ حاجت ہم لوگوں کی یہ ہو کہ مجھے
بھول جاؤ نہ قبولیت سے مشرف کرو اور نہ رد سے اپنے مجبور کہ ہم لوگوں کو جدائی بھاری مثل نزدیکی تمھارے
جو اور نزدیک بھاری مثل جدائی تمھارے خلیفہ بہت رویا اور آپ لوگوں کو باعزاز تمام رخصت کیا ایک روز
جنید رحمہ اللہ نوری رحمہ اللہ کے پاس آئے نوری رحمہ اللہ نے آگے جنید رحمہ اللہ کے قنطلم کیا اور زمین پر
گرے اور کہا کہ اے جنید میرا حال سخت ہوا ہو اور طاقت میری طاق ہوئی ہو تین برس گزرے کہ جب وہ
ظاہر آتا ہو میں گم ہو جاتا ہوں اور میں جب ظاہر آتا ہوں وہ غائب ہو جاتا ہوں حضور اسکا میری غیبت
میں ہی ہر چند زاری کرتا ہوں وہ کہتا ہی یا میں رہوں یا تو جنید رحمہ اللہ نے اصحاب کو کہا کہ دیکھو اُس شخص کو
کہ در ماندہ و مطمئن و متحیر حق تعالیٰ کا ہو اور کہا کہ اے نوری ایسا ہی رہنا چاہیے کہ تم نہ رہو سب وہی رہے
لوگوں نے جاکر جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ تین رات دن گزرے کہ نوری ایک اینٹ کے گرد پھرے ہیں
اور اللہ اللہ کہتے ہیں نہ کچھ کھایا نہ پیانہ سوئے مگر نماز کے وقت نماز ادا کرتے ہیں اصحاب جنید رحمہ اللہ نے
کہا کہ وہ ہوشیار ہیں فانی نہیں ہیں کیونکہ نماز کا وقت جانتے ہیں اور آداب اُسکا بجالاتے ہیں پس تکلیف
ہو نہ فنا فانی کو کچھ خبر نہیں رہتی جنید رحمہ اللہ نے کہا ایسا نہیں ہو جیسا تم کہتے ہو جو لوگ وجد میں رہتے ہیں
وہ محفوظ ہوتے ہیں پس خدا اُنکو بچاتا ہو اُس سے کہ خدمت کے وقت خدمت سے محروم رہیں اور جنید رحمہ
اللہ وہاں گئے اور کہا اے ابو الحسن اگر تم جانتے ہو کہ اُس کے ساتھ خروش سودمند ہو تو میں بھی خروش میں
آؤں اور اگر جانتے ہو کہ رضا بہتر ہو تو تسلیم کرو کہ تمھارا دل خارج ہو نوری رحمہ اللہ خروش سے ساکن ہوئے
اور کہا تم اچھے میرے معلم ہو ایک شخص پابہرہہ اصفہان سے واسطے زیارت حضرت نوری رحمہ اللہ کے چلا اپنے
ایک مرید سے فرمایا کہ ایک کوس راہ اصفہان کی جھاڑو سے جھاڑو کہ ایک مرید پابہرہہ آتا ہو جب وہ شخص
پہنچا تو آپ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو اُس نے کہا کہ اصفہان سے آپ نے فرمایا اگر وہاں کا بادشاہ تکو ایک مکان
ہزار دینار کا بنا دیتا اور ہزار دینار کی ایک لونڈی خرید دیتا اور ہزار دینار کا اور اسباب مہیا کر دیتا تو تم ہزار دینار
سے باز رہتے حالانکہ یہی واقعہ وہاں اصفہان میں ساتھ اُس جوان کے گذر تھا فریاد کی اور کہا مجھے نہ رو نوری

نے کہا اگر اتھارہ ہزار عالم ایک طبق پر رکھیں اور مرید کے سامنے گرین وہ آسمین دیکھے تو اسکو مسلم بنین ہو کہ خدا کی بات کرتے ایک روز آپ طواف کعبہ میں کہہ رہے تھے کہ اگلی لمحے ایسی صفت و حال عطا کر کے اس سے متغیر نہ ہوں اندر کعبہ سے آواز آئی کہ اے ابوبالحسن تم چاہتے ہو کہ برابری کرو جسے کہ اپنی صفوں سے نہیں پھرتے مگر بندوں کو پھرتا ہوا رکھتے ہیں تار بوبیت عبودیت سے ظاہر ہو چو شجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نوری کے پاس گیا وہ ایسے مراقب تھے کہ ایک دو ٹکٹا انکے بدن کا نہیں پلٹا تھا میں نے کہا کہ ایسا انچھا مراقبہ تھے کس سے سیکھا کہا بتلی سے کہ جو ہے کبل پر مجھ سے زیادہ ساکن رہتی ہو ایک شب ابال قادیسی نے آواز سنی کہ ایک ولی اولیاء حق سے اس جنگل میں ہو اور وہ ان درمدمک ہیں اسکی خبر لو سب باہر آئے اور وادی اجتماع میں گئے دیکھا کہ نوری رحمہ اللہ نے ایک قبر کھودی ہو اور آسمین بیٹھے ہیں الرجاح کیا اور شہر میں لائے بعد اسکے اُسے ہو چکا کہ یہ کیا حال تھا کہا کہ چند روز ہو کہ ہم جنگل میں تھے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں پائی تھی جب شہر کے نزدیک آئے تو ایک خلستان دیکھا نفس نے خرمی کی اور رطب مجھ سے چاہا میں نے کہا تجھے اب تک موقع آرزو کا باقی ہو ایسے جنگل میں تھے لے جائیں کہ شیر خجھے بھاڑ ڈالے ایک روز آپ پانی میں غسل کر رہے تھے ایک چور آیا اور آپ کا کپڑا چور لے گیا مہنوز آپ پانی سے نہ نکلے تھے کہ وہ چور آیا اور کپڑا لایا ہاتھ اسکا خشک ہو گیا تھا آپ نے کہا کہ الہی جب میرا کپڑا اسنے پھیر دیا تو اسکا ہاتھ پھیرے فوراً ہاتھ اچھا ہو گیا ایک روز بازار میں بغداد کے سخت آگ لگی ایک شخص کے دو غلام خوبصورت اس آگ میں گر گئے یکے کو قدرت نہ تھی کہ انکو کالے مالک غلام نے کہا جو کوئی انکو نکال دے میں دو ہزار دینار اسکو دوں اتفاقاً نوری رحمہ اللہ وہاں پہونچے آپ اس آگ میں چلے گئے اور ان غلام کو کو سلامت نکال لائے مالک نے دو ہزار دینار پیش کیا آپ نے فرمایا لیجاؤ اور خدا کا شکر کر دو کہ یہ منزلت و مرتبہ نہ لینے سے مجھے عطا ہوا ہے کہ دینا کو آخرت سے میں نے بدلا ہے ایک شخص کا بوجھ بڑا ہوا تھا اور دراز گوش اسکا مرتگیا تھا وہ حیران کھڑا رہا تھا آپ وہاں پہونچے اور خچر کو ایک لات ماری کہ اٹھ بیٹھ گیا سوتا ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اسنے اپنا بوجھ لادا اور روانہ ہوا نوری رحمہ اللہ بیمار ہوئے جنید رحمہ اللہ واسطی عبادت کے گئے اور بیوہ اور بچوں لیکے پھر جنید رحمہ اللہ بیمار ہوئے نوری رحمہ اللہ واسطی عبادت کے گئے اور اپنے یاروں سے کہا کہ ہر آدمی بیماری سے جنید کے تھوڑا تھوڑا لے لویا یاروں نے کہا لے لیا جنید رحمہ اللہ نے صحت پائی نوری رحمہ اللہ نے جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ جب عبادت کو جاؤ تو واسطی سے جاؤ نہ دیا کہ بچوں و بیوہ لیکر آپ سے پوچھا کہ آدمی کب سقی ہوتا ہے کہ خلق کو دے عطا کے کہا اسوقت کہ جب خدا سے سمجھے اسکو صلاحیت ہو کہ خلق خدا کو سمجھا دے اگر خدا فہم نہیں کرے تو بلا اسکی بلاد اللہ اور عباد اللہ میں عام ہو تو کہ تصوف نہ رسوم ہوں علوم مگر اخلاق ہو سہ

اگر رسم ہوتا مجاہد سے ہاتھ آتا اگر علم ہوتا سیکھنے سے حاصل ہوتا بلکہ اخلاقی ہی تخلیقوا! اخلاق اللہ خلق خدا کی ہوتا نہ رسم سے حاصل ہونہ علم سے قولہ تصوف آزادی اور جوار آزادی اور ترک تکلف ہی قولہ تصوف ترک جملہ نصیب ہائے نفس ہی و تصوف دشمنی دینا و دوستی مولیٰ ہر ایک روز ایک نایاب چلا جاتا تھا اور اللہ اللہ کہتا تھا نوری رحمہ اللہ اس کے آگے گئے اور کہا تو اسکو کیا جانے جانے تو زندہ کیونکر رہے یہ کہا اور بیہوش ہو گئے پھر اٹھے اور صحرا کی طرف گئے اور ایک بستان میں گھسے پھرتے تھے ذیہرین گزرتی تھی اور ہلبیون میں چو جیتی تھی اور خن اس سے ٹکلتا تھا اور جو قطرہ کہ برگ ذیہر گزرتا تھا نقش اللہ ہو جاتا تھا ابو نصر سراج کہتے ہیں کہ جب انکو گھر میں لائے اور کہا کو لاکہ اللہ اللہ کہا آخر وہ بن جاتے ہیں اور اسی جگہ وفات کی جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جیسے نوری مہ کسی نے حقیقت صدق میں بات نہ کی صدیق زمانہ وہ تھے رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عمرو بن عثمان الملوکی رحمہ اللہ علیہ

۲۹۶

۹۰۸

آپ سردار قوم صوفیان تھے اور محققان و معتبران اس طایفہ کے سب آپ کے فرما بنڈا رتے اور بائیں پاکی سبکو قبول ہوتی تھیں ریاضت و پرہیزگاری میں مخصوص تھے اور حقایق و لطائف میں موصوف پسندیدہ وقت رکھتے تھے اور ہرگز شکر کو اپنے اوپر آنے نہ دیا آپ کی تصانیف لطیف تھی طریقت و ارادت میں ساتھ جنید کے تھے بعد اسکے کہ ابو سعید خراز کو دیکھا تھا حرم کے پیر تھے اور برسوں وہاں متکلف رہے ایک روز حسین منصور حلاج کچھ لکھ رہے تھے آپ نے پوچھا کیا لکھتے ہو کہا میں وہ لکھتا ہوں کہ ساتھ قرآن کے ہم مقابلہ کریں آپ نے انکو بد عادی اور نکال دیا پیرون نے کہا جو کچھ حسین پر گزرا آپ کی بددعا کا اثر تھا حرم سے آپ نے ایک خط حضرت جنید حریری و شبلی رحمہم اللہ کے نام لکھا کہ آگاہ ہو کہ تم لوگ پیران عراق ہو جو کوئی زمین مجاز و جمال کعبہ پاؤں سے کہیں لم ٹکونو ابالغیہ لا یبقی الا نفس اور جو کوئی بساط قرب پاؤں سے کہیں لم ٹکونو ابالغیہ لا یبقی الا رولاج اور آخر نامہ میں لکھا کہ یہ خط ہی عمرو بن عثمان کی کا اور پیران و عنزان مجاز کا کہ یہ سب ساتھ اپنے میں اور اپنے میں ہیں اور اپنے اوپر ہیں اگر تم میں سے کوئی ہو کہ بہت بلند گزرا ہو تو اس سے کہو کہ اس راہ میں آؤ کہ جہین دو ہزار کوہ آلیش ہیں اور دو ہزار دریا ڈالنے والے اور ہلاک کرنے والے ہیں اگر یہ درجہ نہیں رکھتے ہو تو دعویٰ مست کرو کیونکہ دعویٰ سے کچھ ہلین لٹا جو جب یہ نامہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچا پیران عراق کو جمع کیا اور نامہ انکے سامنے پڑھا اور کہا سب بیان کریں کہ کوہ آلیشین سے آگیا کیا مطلب ہو لوگوں نے کہا مراد اس سے نیستی ہی جتنا کہ مرد و ہزار مرتبہ نیست نہ ہو اور دو ہزار مرتبہ نیست نہ ہو وہ درگاہ غفلت تک نہ پہونچے حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس دو ہزار میں ایک سے زیادہ نہیں طے کیا جو حریری رحمہ اللہ نے فرمایا دولت ٹکوں کہ تم نے تھوڑی راہ آخر طرکی میں نے توفیق قدم سے نہاد

اس راہ کو نظر نہیں کیا ہو حضرت شبلی رحمہ اللہ بے کر کے روئے اور فرمایا مبارک ٹکڑے کہ تھے ایک پہاڑ
 طے کیا اور ٹکڑے بھی کہ تھے عین قدم طے کیا میں نے تو دور سے بھی گرد بین دیکھی ہو قولہ تمہارا دم ہو کہ پوہیز کرد
 تفکر کرنے سے کسی چیز میں عظمت سے خدا تعالیٰ کے یا کسی چیز میں صفات خدا تعالیٰ سے کیونکہ تفکر خدا میں
 محبت ہو اور کفر قولہ اول مشاہدہ قربت ہو اور معرفت علم الیقین اور حقایق اس کا قولہ تصوف وہ ہو کہ بنام
 ہر وقت اسی چیز میں مشغول ہو کہ اس وقت میں وہ اولے تر ہو قولہ صبر قائم رہنا ہو ساتھ خدا تعالیٰ کے اور انجا
 کر بلا کا ساتھ خوشی و آسانی کے

حضرت فرخ ریحانی سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۰

۲۹۸

خلفائے اکبر سے حضرت شیخ ابو العباس ہمدانی کے ہیں جامع کمالات و ظہر خوارق و کرامات تھے اور ارشاد
 و تکمیل طالبان میں یدِ مطوبے لے رکھتے تھے آپ کی ایک بی دست پروردہ تھی اس بی کا یہ معمول تھا کہ جبے مہمان آنیوں کو
 ہوتے تعداد مہمان ہائے آواز دیتی اور تمام خانقاہ ہر آواز پر اس بی کے ایک کا سہ پانی و دیگ میں دیتا اور ہر آواز
 غلہ ایک روز جب وقت کھانے کا آیا تو تعداد آواز اگر تیرہ سے ایک مہمان زیادہ نظر آئے مہتمن حیران ہوئے کہ
 کیا سبب ہو رہی آئی اور ہر ایک کو اسے سو گھنٹا شروع کیا ایک پر پیشاب کر دیا جب نقص کیا معلوم ہوا کہ وہ
 شخص مسلمان نہ تھا بلکہ اسکو مہمان شیخ نہ جانتا ایک روز خادم شیر برنج پکاتا تھا اور ایک اریاہ اس دیگ
 میں گر گیا تھا وہ بی گرد اس دیگ کے پھرنے اور چھنی کوئی نہیں سمجھتا وہ بہت مضطرب کرتی تھی جب خادم نے
 نہیں سمجھا تو اس بی نے اسی جوش کی حالت میں اپنے کو دیگ میں جا گرایا اور مگر جب دیگ کو خالی کیا
 تو اس میں اریاہ دیکھا اس واقعہ کو شیخ سے عرض کیا شیخ نے فرمایا اس سیری بی نے اپنے تئیں فداے درویش
 کیا ہو اسکو غسل و کفن دیکر دفن کر دو چنانچہ دیا ہی ہوا مزار گریہ ہنوز زیارت گاہ ہو

حضرت سمون محب رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۰

۲۹۸

آپ افسران سے حضرت حفید رحمہ اللہ کے تھے اور صحبت سہری مقلی رحمہ اللہ کی پانی تھی اپنی شان میں
 بکا نہ تھے اور مقبول زمانہ اشارات لطیف و رموز عجیب رکھتے تھے جملہ مشایخ آپ کی بزرگی کے ہر تھے محبت
 کی ایک نشانی تھے اور فنون محبت کے سبب سے آپ کو لوگ سمون محب کہتے تھے اور خود اپنے تئیں سمون کہتے
 کہتے تھے محبت میں مذہب خاص تھا محبت کو معرفت پر آپ نے تقدیم دیا ہو اور اکثر مشایخ نے معرفت کو پیش
 پر تقدیم دیا ہو اور وہ کہتے ہیں کہ محبت اصل دقاعدہ راہ خدا ہو اور احوال و مقامات سب ساتھ محبت کے نامزد

ہن اور جس محل میں طالب اسکو پہچانے زوال اسپر روانہ ہوا اور محل محبت میں ہمیشہ ذات اسکی موجود رہے
 آپ کہہ سے آتے تھے اہل قید نے آپ سے کہا کہ میرے لیے مجلس کو یعنی وعظ آپ ممبر پر گئے اور سننے والے کو نپایا
 آپ نے قیدیوں کی طرف متوجہ کیا اور کہا ہم تم سے کہتے ہیں پس سخن محبت کہا نورادہ قندیلین حرکت میں آئیں اور
 رخص کرتی تھیں اور ایک پر ایک گرتی تھیں اور ٹوٹ ٹوٹ کر بڑہ بڑہ ہو کر گرین ایک وقت محبت کی بات فرما
 رہے تھے ایک جانور ہوا سے آیا اور سر پر آپ کے بیٹھا پھر موڑ دے پر آ بیٹھا پھر گو دین آیا پھر زمین پر گر اور زمین پر
 رینقار مارا تھا اور خون اگلتا ہوا مر گیا آخر عمر میں با تباہ سنت آپ نے نکاح کیا ایک لڑکی پیدا ہوئی جب
 یمن برس کی ہوئی تو آپ کو اس لڑکی سے محبت پیدا ہوئی اسی شب کو آپ نے خواب میں قیامت کو دیکھا
 اور دیکھا کہ علم نصب ہو کر نور اسکا تمام عصاات کو محیط ہو پوچھا یہ کسکا علم ہے اور یہ لوگ زیر علم کس قوم کے ہیں کہا کہ
 یہ علم ازراں مجمان اس قوم کا ہے کہ مجسم و مجو نہ جنکی شان میں ہی سمون رحمہ اللہ نے اپنے تین فرمایاں اس قوم
 کے ڈالا ایک شخص اسمین آیا اور آپ کو کالنے لگا آپ نے فریاد کی کہ کیوں مجھے نکالنے ہو کہا تم اس قوم سے نہیں ہو
 کہا کہ آخر مجھے سمون محبت کہتے ہیں اور حقتعالیٰ میرے دل سے واقف ہو نوراً ہاقت نے آواز دی کہ تم مجھے
 مگر جب سے تمہارا دل ساتھ اس لڑکی کے یال ہوا ہی تمہارا نام اس جریدہ سے نکال دیا گیا وہین خواب میں آپ نے
 فریاد کی کہ خدا یا اگر وہ لڑکی میرے راہ کی قاطع ہوگی تو اسکو درمیان سے اٹھالے نوراً گھڑ میں غل ہوا آپ کی
 نیند ٹوٹی معلوم ہوا کہ وہ لڑکی کوٹھے سے گر کر گر گئی ایک روز آپ نے مناجات میں کہا کہ اے نبی مجھے جیہ حق فرمائیے
 مجھے سچا بوائے ہم اسمین تسلیم کریں اور دم نہ ماریں اسی رات کو آپ کو ایک درد پہا ہوا کہ نوبت بجان ہوئی مگر دم
 نہ ارا اور آہ نہ کی صبح کو ہسپتال میں آکر کہا کہ رات کہا تھا کہ بخاری فریاد سے ہلوگ تاج نہ سوئے حالانکہ آپ نے
 کچھ فریاد نہ کی تھی مگر صورت حال کو آنکسے سننے والوں کے کان میں فریاد پہونچی تھی تو حق تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کیا کہ
 غموشی غموشی باطن ہو اگر حقیقت میں تم خاموش رہتے ہمسایہ کو خبر نہ ہوتی جو کچھ کہیں کر سکتے ہوتے کو نفل ہو کہ ایک
 غلام خلیل خلیفہ کے سامنے صوفی بنا تھا اور دین کو دنیا پر بیچتا تھا ہمیشہ حیب مشائخ کا خلیفہ سے کہتا اور زمین
 چاہتا کہ کسی مشائخ کا نام بلند ہو جب سمون نے شہرت بغداد میں پائی تو وہ آپکی تمہت کی فکر میں ہوا اتفاقاً ایک
 عورت الداء سمون رحمہ اللہ کے پاس گئی اور اسدہ عاکی کہ سمون رحمہ اللہ اسکو قبول کریں آپ نے انکار کیا تب
 حضرت جنید رحمہ اللہ کے پاس گئی اور عرض کی کہ سمون سے آپ کہیں آپ نے کچھ توجہ نہ کی اور نکال دیا تب
 غلام خلیل کے پاس گئی اور سمون رحمہ اللہ پر تمہت کی اسکو موقع ملا خلیفہ سے آئے کہا خلیفہ نے جلا د اور سمون
 رحمہ اللہ کو ساتھ بلایا جب آپ سامنے گئے تو اسکی زبان سے کچھ حکم نہیں نکل سکا رات کو آنے خواب میں دیکھا
 کہ میرے ملک کا زوال قتل سمون میں ہو صبح کو خلیفہ نے سمون رحمہ اللہ کو بلایا اور مہذرت کی آپ سے

ہو چھا کہ محبت کیا ہو فرمایا صفائی محبت کی دوستی ہو ساتھ ذکر دائم کے جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے اذکر وہ اسے
 ذکر اکثر قول مجاہدان خدا شرف دنیا و دین کے ہوتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المراءع من اجبہ
 قولہ مرد ساتھ اُسکے ہو جسکو دوست رکھے پس دنیا و آخرت میں ساتھ خدا کے رہو قولہ بیان نہیں ہو سکتا ہو کسی
 چیز کا جب تک کوئی چیز لطیف تر و رفیق تر اس سے نہ ہو اور کوئی چیز محبت سے رفیق تر و لطیف تر نہیں ہو سکتا
 محبت سے عبارت یعنی بیان ہو سکتا ہو آپ سے ہو چھا کہ کیون محبت کو بلا سے نزدیک کیا ہو فرمایا تا
 ہر سفلہ دعویٰ محبت کا اسکی ذکر کرے سوال کیا فقر سے فرمایا فقر وہ ہو کہ فقیر سے ایسا افس نہ کرے کہ جاہل
 فقر سے اور فقیر کو فقر سے ذی وحشت ہو کہ جاہل کو فقر سے قولہ تصوف وہ ہو کہ کوئی چیز تیری ملک نہ ہو اور
 تو ملک سے کسی چیز کے نہ ہو

حضرت عثمان کعبی رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۰

۱۹۸

آپ ایک امیر زادہ تھے جب کتب میں استاد پاس جاتے چار غلام رومی و کشمیری و ترک و حبشی ساتھ ہوتے
 دستار زلف و خرد و یا کالباس پہنے ہوئے کتاب و دوات زمین ساتھ لیکر جاتے ایک روز اسطور سے چلے
 تھے ایک سرزمین ایک گدے کو دیکھا کہ اسکی پیٹ پر زخم ہو اور کوئے اسکا گوشت پوچھ کر کھا رہے ہیں اور
 وہ بیچارہ اسکو دغ نہیں کر سکتا ہو آپ نے غلاموں کی طرف رخ کیا اور کہا تم لوگ میرے ساتھ کیلئے ہو عرض کی
 کہ جو اندیشہ آپ کے دل میں گزرے وہ ہم لوگ انجام کریں فوراً آپ نے وہ جگہ خزا آنا را اس گدے کی پیٹ
 پر ڈالا اور دستار قصب کی اتاری اور اسکو تنگ کے طور پر اسکے اوپر سے باندھا اور چلے گئے گدے نے
 زبان حال سے حضرت عنایت میں مناجات کی عثمان رحمۃ اللہ علیہ ہنوز گھر نہ پہنچے تھے کہ مردوں کا واقعہ آئیں بیا
 ہوا اور شہیدید مجلس میں حضرت کعبی معاذ رحمۃ اللہ علیہ کے پہنچے اور کعبی رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں سے تمام کام آپ پر
 کھلا مان باپ سے قطع کر کے چند روز خدمت کعبی رحمۃ اللہ علیہ میں رہے اور ریاضت کی بعد اسکے کچھ لوگ حضرت
 شاہ شجاع کرمانی کے پاس سے آئے اور شاہ کی باتیں آپ سے کہیں آپ کو تمنا حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ
 کی ہوئی اجازت لیکر کرمان گئے آپ کو شاہ کرمانی نے اپنے پاس آنے نہ دیا اور فرمایا کہ تنے ساتھ ریل کے
 نو پکڑی ہو مقام بجلی کا رہا جو پروردہ رہا ہو اس سے سلوک نہ آوے کیونکہ ساتھ رہا کہ تنے پکڑنے
 سے کاہلی آتی ہو اور رجائیکئی کی تحقیقی ہو اور مختاری تقلیدی آپ نے بہت تضرع کی اور بین روز تک
 اسکے دروازہ پر بیٹھے رہے تب شاہ کرمانی نے آنے دیا اور ایک مدت آنکی صحبت میں رہے اور خواہند
 بہت آٹھ لے شاہ کرمانی نے قصد نیشاپور کیا واسطے زیارت ابوحنضہ جدا کے آپ بھی ساتھ آئے

آپ کو تمام تر بہت صحبت ابو حفص رحمہ اللہ کی ہوئی مگر حسرت شاہ کربانی کی باز رکھتی تھی کہ شاہ بڑے غیور
تھے آپ چاہتے تھے کہ کوئی سبب ہو تاکہ ہم بیان رہتے اور شاہ کے خلاف نہ ہوتا کیونکہ کام ابو حفص
کا بلند دیکھتے تھے شاہ نے عزم نصرت کیا آپ نے بھی موافقت کی مگر ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا
کہ اس جوان کو میرے پاس چھوڑ دو مجھے بہت اچھا معلوم ہوتا ہے شاہ کربان نے آپ کی طرف دیکھا
اور کہا قبول کرو چنانچہ شاہ گئے اور آپ وہیں رہے اور دیکھا جو کچھ دیکھا اور پہنچے وہاں کہ پہنچے
ابو حفص رحمہ اللہ نے آپ کے حق میں فرمایا کہ اُس وعظ نے یعنی مجھے نے اسے نقصان میں ڈالا ہے کتبک
اصلاح ہو یعنی ابتدا میں یہ ایک آگ تھا ایسا آدمی چاہتا تھا کہ اُسکو زیادہ کرتا اور کسی کو وہ قدرت نہ تھی
آپ اکابر و شاہ خراسان سے ہوئے اور معتبران اہل تصوف سے نفع قدر و عالی ہمت تھے اور مقبول
استحاب اور مخصوص ساتھ انواع ریاضات و کرامات کے وعظ شافی اور اشارات بلند رکھتے تھے فنون علم
طریقت و شریعت میں کامل و بنیاد تھے اور سخن مؤثر رکھتے تھے کسی کو آپ کی بزرگی میں گفتگو نہیں چنانچہ
اہل طریقت نے آپ کے وقت میں ایسا کہا ہے کہ دنیا میں تین مزدہیں کہ انکا جو تھا نہیں ہے ابو عثمان نیشاپور
میں اور حلیہ بغداد میں اور عبد اللہ جلاشام میں اور عبد اللہ بن محمد الرافعی نے کہا ہے کہ جنید و روم و یوسف
بن یحییٰ و محمد فضیل و ابو علی جرجانی وغیرہم رحمہم اللہ کو میں نے دیکھا کوئی آدمی اس قوم سے شاسا سر خدا تعالیٰ کا
ابو عثمان سے نہیں ہے انظار تصوف کا خراسان میں آپ نے کیا اور ساتھ جنید و روم و یوسف بن یحییٰ کے بھی
صحبت رکھی اور آپ کے تین پیر بزرگ تھے و شاہ شجاع ابو حفص بہن جلیا اور مذکور ہو کسی شخص نے
مشائخین سے پیر کے دل سے دیا ہر وہ نہیں حاصل کیا جلیا عثمان نے اور نیشاپور میں آپ کے لیے ممبر رکھا
گیا اور ابتدا اپنی آپ یہ فرماتے تھے کہ ہمیشہ میرا دل حقیقت سے کچھ چاہتا تھا عبد طفولیت سے اور اہل ظاہر
سے مجھے نفرت رہی تھی اور ہمیشہ میرا خیال یہی تھا کہ سوائے اسکے کہ عوام اسپر میں کوئی چیز دوسری ہے اور
شریعت کا بھی کوئی اسرار ہی سوائے اس ظاہر کے قولہ چالیس برس ہو کہ مجھے جس حال میں خدا نے رکھا
مجھے کچھ کراہت نہ ہوئی اور یا مجھے ایک حال سے دوسرے حال میں گیا تو میں اس سے شرمناک ہوا ہوں
آسی وقت میں ایک منکر تھا اس نے دعوت کر کے آپ کو بلایا آپ گئے جب اسکے دروازہ پر پہنچے اس نے کہا اے
شکم نما کچھ نہیں ہے پھر جا آپ پھر بلایا آپ گئے تو کہا کہ تلو بڑی کوشش ہے کھانے کی اور کھانا کم
ہی پھر جائے پھر پھر اسے سطور سے نہیں مرتبہ آپ کو بلایا اور سخت بات کہہ کر پھر اور آپ کو مطلق بغیر اس حرکت
سے اسکی نہ ہوا تب اسکے ہاتھ بانوں بکرا ہوئے اور اسے روٹا آیا اور توبہ کی اور مرید ہوا اور کہا کہ آپ کس
قسم کے آدمی ہیں کہ میں نے تین مرتبہ بلایا اور ذلت سے پھر دیا اور کچھ غیر آپ میں نہ آیا آپ نے فرمایا یہ کام تو

کئے کرتے ہیں سو ہار بٹلائے جاتے ہیں اور کالے جاتے ہیں اور کوئی تغیر ان میں نہیں آتا یہ تو کچھ کام نہیں کہ کتے
 میرے برابر آتے ہیں مردوں کا کام دوسرا ہوا ایک روز آپ چلے جاتے تھے کسی نے کٹھے پر سے ایک پشت خاکسار
 آپ پر ڈال دیا تیریدن نے ہا ہا کہہ آسکو بد کہیں آپ نے فرمایا ہزار شکر کرنا چاہیے کہ وہ آدمی کہ لائق اسکے ہو کہ آگ
 اسکے سر پر ڈالیں اگر خاک سے صلح کریں تو ایک بڑی دولت ہے ایک مرید نے آپ سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس
 شخص کے حق میں کہ اگر جماعت واسطے اسکے کھڑی ہو تو خوش ہو اگر کھڑی ہو تو ناخوش ہو بیٹھنے کچھ نہ کہا ایک روز
 درمیان ایک جماعت کے آپ تھے فرمایا کہ مجھے ایسا سوال کیا تھا ہم کیا کہیں ایسے آدمی کو کہ وہ خواہ حرام
 مرے خواہ جو دایک روز آپ چلے جاتے تھے راہ میں ایک جوان مسرت اور ہاتھ میں رہا پ لیے ہوئے آتا تھا آپ کو
 دیکھ کر اسے منہ چھپا لیا اور رہا پ کو آستین میں رکھ لیا اس خوف سے کہ شیخ احتساب کرے بیگ آپ نہایت شفقت
 اسکے پاس گئے اور کہا مت ڈرو کہ بھائی سب ایک ہوتے ہیں جو ان نے تو بہ کہ شیخ آسکو خانقاہ میں لئے اور اہل
 دلوایا اور خرچہ پہنایا بعد اسکے سر اٹھا کر کہا اٹھی میرا جو کچھ کام تھا میں نے کیا باقی تجھے کرنا چاہیے فوراً واقعہ مذکور کا
 اسپر وارد ہوا ایسا کہ ابو عثمان رحمہ اللہ کو خود اس واقعہ میں حیرت ہوئی ظہر کے وقت ابو عثمان مغربی رحمہ اللہ آئے اور کہا کہ
 اے شیخ ہم رشک میں مبتلا ہیں کہ جو کچھ ہلوگ ساری عمر میں امید رکھتے تھے مفت باطن میں اس جوان کے ڈالا ہی
 اب تک اسکے معدہ سے شراب کی بو آتی ہے تو جو کمال کام عنایت ازل رکھتا ہے نہ عمل اور کام کشش رکھتی ہے نہ کوئی شرم
 ساقبت رکھتی ہے نہ عاقبت کام خالق رکھے نہ خلق قولہ صحبت ساتھ خدا کے ساتھ حسن ادب کے کرنا چاہیے اور
 دوام ہیبت کے اور صحبت ساتھ رسول کے ساتھ محبت و متابعت سنت اور لزوم ظاہر علم کے اور صحبت ساتھ
 اولیاء کے ساتھ خدمت نگاہ رکھنے اور خدمت کرنے کے اور صحبت ساتھ بھائیوں کے ساتھ تازہ ردائی کے اگر ان میں
 نہ ہوں اور صحبت ساتھ جہاں کے ساتھ دعا اور محبت کرنے کے آپر قولہ جب مرید کچھ علم سے اس قوم کے تے اور آپر
 عمل کرے فوراً اسکا اسکے دل میں ہو آخر عمر میں اور لائق اسکا آسکو ہو پئے اور جو کوئی اُس سے اس بات کو سننے
 آسکو فائدہ دے اور جو کوئی کچھ سننے علم اس طائفہ کا اسپر عمل نہ کرے ساتھ اسکے مشابہ ہوے کہ کوئی حکایت یاد
 کرے اور بھول جائے قولہ جو کوئی سنت کو اور اپنے امیر کرے حکمت بیان کرے اور جو کوئی ہوا کو اور اپنے امیر
 کرے بدعت کے قولہ کوئی شخص اپنے پیہماے نفس کو نہیں دیکھتا ہے سب اچھا ہی دیکھتا ہے پیہماے نفس کو وہ
 شخص دیکھے جو سب حال میں اپنے تین ہزار کے قولہ وہ تمام نہ ہو جب تک اسکے دل میں چار چیزیں ہوں یعنی
 شمع و عطا و ذلت و عزت قولہ روئے زمین پر سب سے زیادہ عزیز ترین چیز وہ عالم کہ بات اپنے علم سے کہے اور
 مرید جو طمع نہ ہو اور وہ عارف کہ صفت حق کی کر سب کیفیت کے قولہ خلاف سنت کرنا ظاہر میں علامت ریا
 باطن کی ہے قولہ جسکو خدا معرفت سے عزیز کرے آسکو مراد ارہی کہ اپنے تین معصیت سے ذلیل نہ کرے قولہ صلاح

دل کی چار چیزیں ہوتی ہیں جو خدا کے آدھرتغا غیر خدا سے اور تو اضع و مراقت قولہ اندوگہن وہ آدمی ہو کہ
 آسکو بہ پروانہ ہو کہ اسے کوئی اندوہ نہ پہونچے قولہ اندوہ ہر چیز کا فضیلت مومن کی ہر اگر سبب کسی معیشت کے نہ ہو تو
 اس کے عدل سے خوف ہو اور اس کے فضل سے رجا قولہ رستی خوف کی ہر ہیز کرتا ہر روز گار سے بغا ہو باطن قولہ خوف
 خاص وقت میں ہوتا ہر اور خوف عام آئندہ زمانہ میں قولہ خوف خائیک پہونچتا ہر اور عود خدا سے دور کرتا ہر قولہ
 مبارک وہ ہو کہ جو کچھ حاصل کروا ت ہو قولہ شکر عام طعام و لباس پہونچتا ہر اور شکر خاص اسپر جو کچھ دین معانی سے و
 قولہ اصل تو اضع تین چیز ہو جو کچھ بندہ اپنی جبل سے یاد کرے اور جو کچھ اپنے گناہ سے یاد کرے اور جو کچھ اپنی اہلیج سے
 جو خدا کے ساتھ ہر یاد کرے قولہ جو کوئی جیسا ہے بات کے اور خدا سے شرم نہ کرے ہو کچھ کہ وہ استدرج ہر قولہ قانع وہ ہو
 کہ اندیشہ و تصدیک کے کام کا آسکو بخوڑا ہو قولہ شوق فرد محبت کا ہو جو کوئی خدا کو دوست رکھے آرز مند خدا و تقا
 خدا ہو قولہ خوف سے محبت درست ہو اور ملازمت سے ادب دوستی ہو کہ ہو قولہ محبت کا نام محبت اس سبب
 رکھا ہو کہ جو کچھ سوسے محبوب کے دل میں ہو آسکو دور کرے قولہ جنے دشت غفلت کی نہ چکی ہو حلاوت اس
 کی نہ پاوے قولہ تقویٰ میں وہ ہو کہ جو علم نہ جانے اس کے عالم پہ چھوڑے قولہ تقویٰ میں مقدمہ رضا ہر الرضا باب اند
 الا عظم قولہ زہد حرام میں فیض ہو اور مباح میں سنت اور حلال میں قربت قولہ علامت سعادت کی وہ ہو کہ
 باوجودیکہ طبع ہو گزرا رہے کہ مبادا مردود ہو اور علامت شقاوت وہ ہو کہ گناہ کرے اور امید رکھے کہ مقبول ہو
 قول غافل وہ ہو کہ جس چیز کا ڈر ہو قبول اس کے کہ پیش آوے کام آسکا کرے قولہ تم قید خانہ میں ہوتا بعد اری کرنے
 سے اپنے شہوات کے جب اپنا کام خدا پر چھوڑو سلامتی پاؤ اور راحت پہونچو قولہ صبر کرنا طاعت پر تجھے فوت نہ ہو
 طاعت ہو اور صبر کرنا گناہ سے تو نجات پاؤ اصرار معیشت سے یہ بھی طاعت ہو قولہ اغنیاء سے صحت ساتھ عو
 کے کرو اور فقر سے ساتھ ذلت کے کہ عوت اغنیاء پر تواضع ہو اور ذلت واسطے فقر کے شریف تر ہر قولہ خوش رہنا
 تیرا ساتھ دنیا کے خوش رہنا خدا سے تیرے دل سے دور کرے اور خدا کا ڈر تیرے دل سے پاک کرے اور امید
 رکھنا غیر خدا کا خدا سے امید رکھنی تیرے دل سے دور کرے قولہ موافق وہ ہو کہ غیر خدا سے نہ ڈرے اور سوسے خدا
 امید نہ رکھے اور اسکی رضا ہوے نفس پر مقدم کرے قولہ خوف خدا کا تجھ کو خدا تک پہونچا دے اور عود راو عجیب نفس
 تجھے خدا سے منقطع کرے اور خوار و حقیر رکھنا خلق کا ایسی بیماری ہو کہ ہرگز علاج پذیر نہ ہو قولہ اصل عداوت تیغ
 ہر طمع مال میں اور طمع گرامی رکھنے میں آدمیوں کے اور طمع قبول خلق میں قولہ ادب اعتماد کاہ فقر ہو اور آدیش
 اغنیاء کی قولہ محتالی نے واجب کیا ہر اپنے کرم پر عفو کرنا بندگان تقصیر وادرا کتب کلم علی نفسه الرحمة قولہ خلاص
 نیت ہو ساتھ خدا کے قولہ خلاص بھول جانا ہر بیت خلق کا ہو و دام نظر سے ساتھ خالق کے جب وقت وفات
 ابو عثمان رحمہ اللہ کا نزدیک ہو چھا اور آثار برگ ایشرا ہر ہوے صاحبزادی نے آپ کے کپڑے چھاڑے ابو عثمان

لے جب یہ دیکھا کہ ایسا بیٹا ہے خلاف سنت کے کیا اور خلاف سنت ظاہر کے کرنا نشان نفاق ہے جیسا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کل انما تیرشح باقیہ اور دفات فرمائی

۹۱۱

۱۹۹

حضرت ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ

آپ بڑے محترم مشایخ صدیق وقت تھے فوت و مردت میں نہایت کامل تھے نفس کے عیوب کے آفات کے
جاننے میں ایک اعجب تھے اور دیانت و کرامت و فراست و معرفت میں شان عالی رکھتے تھے آپ کو عامل ملک
کہتے تھے حضرت شیخ سعید ابی الخیر رحمہ اللہ کے پیر تھے آپ نے شیخ ابی سعید کو کہا کہ اگر تم سے پوچھیں کہ خدا کو
پہچانتے ہو تو مست کہو کہ پہچانتے ہیں کیونکہ وہ مشرک ہو اور مست کہو کہ نہیں پہچانتے ہیں کہ یہ کفر ہو مگر یوں کہو
کہ عرفنا اللہ تعالیٰ ذانہ بفضلہ یعنی خدا سے مجھے اپنی ذات کا اپنے فضل سے شناسا کیا تو لہذا کہہ رہا ہوں
یا نہ چاہو اپنے خداوند کے ساتھ خود کرنا چاہیے کیونکہ اگر خود نہ کرو تو ہمیشہ شیخ میں رہو قولہ ہر کوئی خداوند سے
آزادی چاہتا ہے اور میں بندگی طلب کرتا ہوں اس لیے کہ بندہ اسکا اسکے بند میں ساتھ سلامتی کے رہے اور
آزاد خطرہ و معرض ہلاکت میں ہو قولہ میرے اور تمہارے درمیان میں سو اسے ایک چیز کے کچھ فرق نہیں ہے
کہ تم لوگ ہم سے کہتے ہو اور ہم اس سے کہتے ہیں تم لوگ مجھے دیکھتے ہو اور مجھ سے سنتے ہو اور ہم اسکو دیکھتے ہیں
اور اس سے سنتے ہیں ورنہ ہم بھی مثل تمہارے آدمی ہیں قولہ پیران تمہارے آئینہ میں اُسے سفید دیکھ سکتے
ہو جتنا تو رات تمہارا ہے قولہ جو مرد کہ ایک درویش کی خدمت کرے اسکو سو رکعت نماز سے بہتر ہو اور اگر
ایک لقمہ کھانا کم کھائے بہتر اس سے ہے کہ تمام رات نماز سے قولہ طاعت و معصیت میری دو چیز ہیں جو جب
ہم کھائیں یا یہ سب معاصی کا اپنے میں پادین اور جب نہ کھائیں اور ہاتھ کھینچ لیں اصل سب طاعات کی اپنے
میں پاتے ہیں قولہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے ہیں تمہاری آنکھوں کا نصیب اس سے مرا ہے قولہ
خدا کے لیے بندے ہیں کہ انھوں نے دنیا و زینت دنیا کو ساتھ خلق کے چھوڑا ہے ورنہ آخرت و بہشت کو
ساتھ ملے جان کے رہا ہے اور صرف ساتھ اپنے خداوند کے قرار پکڑا ہے اور کہتے ہیں مجھے کیا یہ کافی نہیں
ہے کہ تم جو بدیت درگاہ ربوبیت سے میری جان پر کھینچی ہو کہ کچھ اور چاہیں قولہ جو مرد لوگ راحت خلق کے
ہیں نہ وحشت خلق کے کیونکہ انھیں صحبت ساتھ خدا کے ہو اور خدا سے طرف خلق کے دیکھیں قولہ لکھو کہی
صحبت اور مقامات گرامی کی زیارت بندہ کو ساتھ حق تعالیٰ کے نزدیک کرے اور صحبت ساتھ اس کے
رکھو کہ ظاہر و باطن تمہارا اسکی صحبت سے روشن ہو قولہ خدای تعالیٰ لاکھ فرزند آدم سے ساتھ ایک کے
مشغول ہوا ہے لے قولہ دنیا پلید ہے اور پلید تر دنیا سے دل اس آدمی کا ہے کہ خدا کے اٹھائے اسے ساتھ

خوش دنیا کے مبتلا ہو قولہ طمع کرنا جو انفرادی ہو قولہ ہر چند بندہ ساتھ خالق کے نزدیک ہو نزدیک خالق کے عاجز ہو قولہ سب خلائق اسیرِ وقت اور غلطی کے بین اور وقت اور خاطر وہ ہو قولہ دعوت نامی بغیر ان علیہم السلام کی حق ہو لیکن صفتِ خلق کی ہو جب حقیقت نشان دین اور ظاہر کریں نہ حق رہے نہ باطل قولہ جنتیک من تو باقی رہے اشارات و جہارات ہو اور جب منی و توئی اٹھ جائے نہ اشارت رہے نہ جہارت قولہ اگر تلو آگا ہی ہو تو کہ نہ سکوت کے کہ مجھے اُس سے آگا ہی ہو قولہ رات اور دن کی ساعتوں میں کوئی ساعت نہیں جو تمہیں نہیں آنگی اگر اپنے امر کو پیر کاہ رکھے تو تم اچھے رہے اور تمہیں محفوظ نہ رکھے تو نامی خلائق کو بخاری مصیبت پر و ناپڑی قولہ اگر کوئی ہو تاکہ خدا کو سوا سے خدا کے طلب کرنا تو خدا و دہوتا قولہ خدا کو خدا ڈھونڈ سے خدا کو خدا ملے خدا کو خدا جانے قولہ اگر ایک ذرہ بھی عرش سے نزدیک تر ہو تا اُس سے تحت الثریٰ سے نزدیک ہو تو خدائی کے لائق نہ ہوتا قولہ میں ساتھ اہل سعادت کے ساتھ رسول کے صحبت کروں اور ساتھ اہل شقاوت کے ساتھ خدا کے قولہ میں تم لوگوں سے ادب نہ چاہوں کیونکہ بڑی مہودہ وہ مان ہو کہ فرزندِ شیر خوارہ سے ادب چاہے تھے ادب وہ چاہے کہ تمہارے ساتھ اپنے نصیب سے زندگانی کرے قولہ بلیس میرے خداوند کا مارا ہو اور جو انفرادی نہیں ہو خدا کے ارے ہوے پوچھو انا قولہ اگر برز قیامت حساب میرے اختیار میں بن تو دکھیں کہ ہم کیا کریں سیکو در پیش کریں اور اہل پس کے لیے ایک مقام کریں مگر ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں کریں گے قولہ ہرگز مجھے کسی نے نہیں دیکھا ہو اور جو کوئی مجھے دیکھے مجھے صفت اپنی دیکھے قولہ ایک سجدہ کا جو مجھ حکم دیا اور پستی اپنے اور اوبرستی میرے وہ مجھ بزرگ و گری زیادہ تر ہو اُس سے جو کچھ پیدا کیا اور پیدا کرے قولہ دریائے عجب کے کنار میں لٹھڑا تھا ایک امانت ہاتھ میں لے لیں ایک سیلچہ مارا عرش سے ٹری تک نکالا دوسرا سیلچہ مارا تو کچھ بانی نہیں رہا تھا یہ کس نے بڑبڑا رہا کہ ہو قولہ قیامت کے دن خدائی ایک قوم کو بہشت میں بھیجے اور ایک قوم کو دوزخ میں پس ہمارا دوزخ و بہشت کی پکڑے اور دریائے عجب میں ڈالے قولہ جان خداوند ہور و ج ہو اور پس لوگوں نے پوچھا قیامت کے دن جب اس بہشت بہشت میں جائیں اور اہل دوزخ دوزخ میں جو انفرادی گمان میں فرمایا جو انفرادی آدمی ہو کہ جسکو نہ دنیا میں بلکہ نہ آخرت میں ایک شخص نے قیامت کو خواب میں دیکھا عرسات قیامت میں شیخ کو بہت ڈھونڈھا نہ پایا دوسرے روز شیخ سے کہا آپ نے فرمایا کہ جب اہل میں ہم نابود ہیں کیونکہ مجھے آسمین پا سکتے تھے اور انہو نے کہا کہ اس سے کہ قیامت میں مجھے پھر دیکھ سکین نقل ہو کہ اگر وہ آپ غلط ہیں تھے سو میں نے کہا قیامت انصاف و قسط ہے انہو مجھ پر سخت زد کہ صدر اور پٹنگاہ سے پھر درگاہ میں آنا چاہیئے باہر آئے اور نماز ادا کی۔

حضرت ممشاد علوی دیوری سہروردی قدس سرہ	۲۹۵	۹۱۱
آپ بیران سلسلہ طریقہ فردوسیہ سے ہیں آپ اپنے زمانہ میں اپنا نظریہ نہیں دے تھے بہت سے بزرگان کی		

صحبت اٹھائی تھی نفل ہو کہ کسی نے آپ سے دعا کیلئے عرض کی آپ نے فرمایا جاؤ راہ حق ڈھونڈو کہ مشاد کے دعا کی تعمین ضرورت نہ ہے عرض کی کوئے خدا کہاں ہو فرمایا جہان بتراد وجود نہ ہو آپ فرماتے ہیں کہ مجھ پر کچھ فرض ہو گیا تھا ادا کی فکر میں ہر روز دعا کہ شب کو خواب میں دیکھا کوئی کہتا ہے اتنا قرض میں ادا کر دو گا تو مفکر نہ ہو صبر کرو زمین پر کام فرض لینا اور میرا کام ادا کرنے کا ہے چنانچہ اس دن سے میں نے کسی کچھ بے لقال سے سنا بچا جسے جو کچھ غلبہ لیا ہے یا آپ کا قول ہے اصنام مختلف ہیں مخلوق خدا میں سے کسی کا صنم نفس کسی کا فرزند کسی کا مال کسی کی زن کسی کی تجارت بعضے کا ناز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہ آپ فرماتے ہیں کہ کسی سر کی خدمت میں نہیں گیا ہوں جب تک اس تمام علم و حالت سے اپنے کو خالی نہ سمجھا اور حاضر ہو کر منظر برکات و کلمات کہہ رہے کہ دیکھیں اس سے کیا فائدہ ہوتا ہو جو کوئی ایسی حالت میں پیر کے پاس جاے کہ خطرہ دہستی یا عین باقی ہو کچھ فائدہ نہ آئے گا کیا آپ فرماتے ہیں کہ صفت تصوف کی یہ ہو کہ صفائی اسرار ہو و عمل رخصاے خدا پر اور توکل طبع کو دور کرنا ہے آپ نے فرمایا کہ تیس برس ہوئے میں نے اپنا دل کھو دیا اور کبھی یہ نہ چاہا کہ پھر سے کہوں کہ جب نامہ سدا یقان نے اپنا اپنا دل راہ حق میں گم کیا ہے میں اپنا دل کیوں واپس لاؤں

صدی چہارم

حضرت جنید بغدادی قادری قدس سرہ

آپ ایام طفولیت میں بہت بڑے ذکی و فہیم تھے اور ابتدائے حال سے باادب و با فراست و صاحب فطرت و طویل کلام تھے سات برس کی عمر میں آپ اپنے امون حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے ساتھ حج کو گئے چار سو پیر مسجد حرام میں بیٹھے شکر کے مسئلہ کا ذکر فرما رہے تھے ہر شخص مختلف تعریف بیان کرتا تھا چار سو تعریف بیان ہو چکی تھی حضرت سری سقطی نے آپ سے کہا کہ تم بھی کچھ کہو آپ نے فتویٰ دیر برز بنو ہو کے عرض کی شکر یہ ہے کہ جو نعمتیں علیہ امتیاز نے عطا کیں ہیں ساتھ اسکے عافی نہ ہوا اور انکو سرمایہ معصیت نہ بنائے سب نے کہا احسن یا قرۃ عین العابدین اور یہ اتفاق یہ کہا کہ اس سے بہتر تعریف شکر کی نہیں ہو سکتی حضرت سری رحمہ اللہ نے پوچھا بیان یہ بات تم نے کہاں سے پیدا کی عرض کی آپ کی صحبت میں اس کے بعد آپ بغداد شریف میں داخل ہوئے آپ نے شکر کی دوکان کر لی ہر روز دوکان میں جا کر پردہ چھوڑ دینے اور چار سو رکعت نماز ادا فرماتے تھے ٹھوٹے دنوں کے بعد دوکان اٹھا دی حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے مکان پر جا بیٹھے اپنے دل کی حفاظت میں مصروف ہوئے پھر آپ کو سواۓ اللہ کے کسی کا خیال نہ آیا چالیس برس تک یہ نہیں بیٹھے رہے تیس برس تک آپ کا یہ معمول رہا کہ نماز عشاء پڑھ کر ایک پیر پر کھڑے صبح تک اللہ اللہ کرتے اور اسی وضو سے نماز صبح

اداکرے پھر تمام میں آپ کی شہرت ہوئی جب کسی نے آپ کا امتحان لیا ہزار درجہ فضل پایا تو کہ میں نے کسی سے
 بات نہ کی جب تک میں بدلنے اجازت نہ دی تو کہ نصرت جنگ و جدال یا قیل و قال سے میں نے نہیں حاصل
 کیا ہوں بلکہ سونا کھانا چھوڑ کر دنیا سے ہاتھ اٹھا کر اور جو شیء دلو بھائی اُس سے قطع محبت کر کے پایا تو کہ یہ راہ وہ
 طہر کر سکتا ہو جسکے واسطے ہاتھ میں اللہ کی کتاب اور بائیں ہاتھ میں سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا کہ ان
 مشغلوں کی روشنی میں بخیر چلا جائے ظلمت بدعت میں نہ پڑے تو کہ میں برس تک اس علم کا ذکر
 میں کرتا رہا مگر نکات بیان نہ کیے کیونکہ زبان کو اُسکے بیان کی قوت نہ دلو اُسکے فہم کی قدرت عطا ہوئی جو
 ایک دن آپ نے چاہی شیطان کو دیکھیں مسجد کے دروازہ پر کھڑے تھے سامنے ایک بوڑھا نظر آیا آپ کی
 طرف آئے سن کر کیا جب آپ نے اُسے دیکھا وحشت پیدا ہوئی آپ نے پوچھا تم کون ہو اُس نے جواب دیا
 تمھاری آرزو ہوں آپ نے فرمایا اے ملعون تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیوں سجدہ نہ کیا اُس نے جواب دیا
 اے جنید آپ اسے پسند کرتے ہیں کہ میں اللہ کے سوا دوسرے کو سجدہ کروں آپ یہ سن کر بہت متحیر ہوئے امام ملا
 کہ کمد و غلط کہتا ہے جب بندہ تمھارے حکم سے سزا پائی نہ کرنا اور ممانعت سے نفرت نہ کرتا جب یہ سنا ابلیس نے
 جیج مار ہی اور یہ کہہ کر کہ ”مجھے جلا دیا“ غائب ہو گیا ایک دن آپ بیٹھے کچھ فرما رہے تھے آپ کے ایک مرید نے
 غصہ کیا بہت خفا ہوئے اور فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو نکال دو نکال دے فرما کر آپ پھر اسی ذکر میں مشغول ہوئے مرید نے
 آپ کے یہاں تک ضبط کیا کہ طاقت باقی نہ رہی ہلاک ہوا دیکھا تو باطل خاک تھا تو کہ دوسو پیر کی میں نے خدمت
 کی ان میں اقتدا کے لائق صرف سات تھے تو کہ میرے شیخ اصول اور فروع اور بلا کشی میں امیر المؤمنین حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ ہیں اگر مرتضیٰ یہ بات نہ کہتے تو اصحاب طریقت کیا کرتے یعنی حضرت مرتضیٰ سے سوال کیا کہ
 خدا کو کتنے کس چہ سے پہچانا فرمایا جس سے اُسے اپنا شناسا کیا کہ وہ ایسا خداوند ہے کہ شبیہ اسکی نہیں ہو سکتی اور
 کسی صورت سے اسکو کسی جنس میں نہیں پاسکتے اور اسکو کسی خلق میں قیاس نہیں کر سکتے اور وہ نزدیک ہے
 اپنی دوری میں اور دور ہے اپنی نزدیکی میں اور سب چیزوں سے بالا ہے اور نہیں کہا جاسکتا ہے کہ نیچے اُسکے کوئی
 چیز ہو اور وہ نہیں کسی چیز سے اور نہ مثل ہو کسی چیز کے اور نہ کسی چیز کے اوپر سبحان اللہ کہ وہ خدا جو ایسا ہے اور
 نہیں جو کوئی چیز نہ اسکے اسکی شہجہ کو ایک دوسری جلد درکار ہے فہم من فہم تو کہ دس ہزار مرید صادق کو ساتھ
 جنید کے بیچ صدق و معرفت میں کھینچا اور سب کو درپائے تہرین ڈالا ابو القاسم جنید کو نکالا اور خورشید فلک
 ارادت بنایا تو کہ ایک زمانہ میں نے ایسا کاٹا ہوا کہ اہل زمین و آسمان مجھ پر دستے پھر میں ایسا ہوا کہ میں
 اُنکے پیچھے روتا تھا اب میں ایسا ہوں کہ اُنکی مجھے خبر ہو نہ اپنی تو کہ دس برس میں اپنے درد دل پر تھا اور اسکی
 پاسبانی کی اور دس برس مجھے دل نے نگاہ رکھا اب میں برس سے یہ ہو کہ نہ مجھے دل کی خبر ہو نہ دل کو میری

قولہ میں برس ہوئے کہ خدا نے جنید سے بزبان جنید بات کہی اور جنید درمیان نہین اور خلق کو خبر نہین لیکر آپ نے اصحاب سے کہا کہ میں جانتا کہ دو رکعت سوائے فرض کے مختاری صحبت سے اچھی ہو تو میں مختاری صحبت میں نہ بیٹھتا آپ ہمیشہ روزہ رکھتے جب یاران آتے تو روزہ افطار کر دیتے اور فرمانے کہ بزرگی مساعداً صرف برادران کی روزہ کی بزرگی سے کم نہین ہو آپ لباس علما پہنتے لوگوں نے کہا اسی پر طریقیت کیا ہوا اگر بخاطر اصحاب آپ بقیع نہین فرمایا اگر میں جانتا کہ بقیع سے کچھ کام نکلے گا تو بے اور آگ سے لباس بنا کر پہنتا لیکن عشتا باطن میں ندا آتی ہو لیس الاعتبار بالخرقة انما الاعتبار بالخرقة تو گوں نے کہا کہ آپ وعظ کچھ آپ رہنی نہ ہو تھے کہ پیر کا ادب ہو ایک روز بغیر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ تم وعظ کرو آپ جب جا گئے تو حضرت سرئی پاس جانے کا قصد کیا دروازہ پر دیکھا کہ حضرت سرئی کھڑے ہیں حضرت سرئی نے کہا کہ سب نے تمکو کہا میں نے تمکو کہا تم نے وعظ نہ کیا اب بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو ضرور کہنا چاہو حضرت جنید نے کہا کہ آپ نے کیونکر جانتا کہ بغیر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کہا ہو فرمایا میں نے خدا کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا کہ میں نے بغیر کو بھیجا ہو کہ جنید سے وعظ کہنے کو کہیں آپ نے قبول کیا مگر اس شرط پر کہ چالیس آدمی سے زیادہ نہ ہوں اگر عرض پہلے روز وعظ میں چالیس آدمی تھے ان میں سے اشارہ آدمی مگئے اور بائیس بیوش ہو گئے ایک روز آپ مسجد جامع میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک غلام تمہارا لباس مسلمانان آیا اور کہا کہ قول بغیر ہو اتقوا فرستہ المؤمن فانه یظہر نور اللہ آپ نے فرمایا قول وہ ہو کہ تم مسلمان ہو جاؤ اور زنا تو ڈالو کہ وقت سلمانی کا ہو فوراً وہ غلام مسلمان ہو گیا چند مجلس آپ نے کسی پھرت کر کے گھوڑین چھپ رہے ہر چند لوگوں نے درخواست کی آپ نے ارضی نہ ہوے دو برس بعد بلاد خواست کسی کے آپ نے وعظ شروع کیا لوگوں نے پوچھا کیا سبب ہوا آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک حدیث دیکھی کہ آخر زمانہ میں رئیس قوم وہ ہو کہ بدترین ان میں کا ہو اور وہ بات خدا و رسول کی کہے پس میں نے واسطے تصدیق قول بغیر کہ وعظ شروع کیا کہ میں بدترین قوم ہوں حضرت شبلی نے فرمایا کہ اگر مجھے اختیار دین قبول پر بہشت یا دوزخ کے تو میں دوزخ اختیار کروں کہ بہشت میری خواہش کی چیز ہو اور دوزخ دوست کی جب آپ نے یہ بات سنی فرمایا کہ شبلی لڑکپن کرتے ہیں اگر مجھے مجاز کریں تو ہم کچھ نہ اختیار کریں ہم یہ کہیں کہ بندہ کو اختیار سے کیا کام جہان رکھو رہینگے حضرت شبلی نے ایک روز کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ آپ نے فرمایا کہ یہ گفتار ننگے لوں کی ہو اور ننگہ لہ باز آنے سے رضا کے ہو جب آپ توحید کی باتیں کرتے تو ہر بار ایک دوسری عبارت سے کرتے کہ ہر کوئی نہین سمجھ سکتا لیکر وہ حضرت شبلی نے آپ کی مجلس میں کہا اللہ آپ نے فرمایا اے شبلی اگر خدا غائب ہو تو ذکر غائب غیبت ہو اور غیبت حرام ہو اور اگر حاضر ہو تو شاہد ہیں نام حاضر کا لینا ترک حرمت ہو

کہو چھادل کہ سوقت خوش ہوتا ہو فرمایا سوقت وہ دل میں ہوا ایک روز آپ بعد نماز کے جامع مسجد سے نکلے تو بہت
 خلقت کو دیکھا فرمایا کہ یہ سب ششوبہشت میں مگر ہمیشہ کے لیے دوسری قوم ہیں آپ ایک مرید کے ساتھ نکل
 میں جاتے تھے گریبان اسکا پٹھا ہوا تھا اسکی گردن پر دھوپ لگتی تھی یہاں تک کہ بل گئی اور خون جاری ہوا
 اس مرید کی زبان پر آیا کہ بڑی دھوپ ہو آپ نے پرہیزت اسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ چلا جا تو لا بیعت
 کے نہیں ہو اور نکالی دیا قول جب قدرت معاندہ کرے تو صاحب اسکا بکرا بہت سانس لے سکتا ہو اور جب
 عظمت معاندہ کرے وہاں دم مارنا ممکن نہیں قول وہ سانس کہ ساتھ ہنطار کے مرو سے آوے جو حجاب اور
 آگاہ کہ درمیان بندہ اور خدا کے ہو جلادے قول خدا بندوں سے دو علم چاہتا ہو ایک شناخت علم بیوتہ
 کی دوسری شناخت علم ربوبیت کی جو کچھ اسکے سوا ہو حط نفس ہو قول شریف ترین نسبت اور بلند ترین
 نسبت یہ ہو کہ میدان توحید ساتھ فکرت کے ہو قول سب را این خلق پر بند ہیں مگر ماہ محمد صلا اللہ علیہ وسلم
 کی جادے جو قرآن و حدیث نہ جانتا ہو اسکی اقتداء کرے قول خدا اور بندہ کے درمیان میں چار دریا ہو
 جب تک اس سے پار نہ ہو خدا تک نہ پہنچے ایک دنیا ہو کہ کشتی اسکی زبرد جو ایک آدمی ہیں کہ کشتی اسکی
 دور رہنا آنے ہو ایک ابلیس ہو کہ کشتی اسکی بغض ہو ایک ہو اور یعنی خواہشیں ہیں کہ کشتی اسکی مخالفت
 اسکی ہو قول ہوا اور وساوس شیطانی میں فرق ہو اگر نفس کچھ چاہے اور تم منہ کر دہ پھر چاہے اگرچہ بعد
 مدت کے ہو تو اپنی مراد کو پہنچے اور جب شیطان وسوسہ دے اور تم اسکے خلاف کرو تو پھر وسوسہ نہ دے
 قول ابلیس نے مشاہدہ نہ پایا طاعت دوام میں اور آدم نے مشاہدہ کم نہ کیا اپنی ذلت میں قول طاعت علت
 نہیں ہو اسکے لیے جواز میں ہو اور کبر بشارت ہو کہ اذل میں طاعت کنندہ کے لیے اچھا حکم ہو اور قول دوست
 خدا کا دل مقام اسرار الہی جو اور مقام اسرار الہی وہ دل نہیں ہو جس میں جب دنیا ہو قول قیام کرنا مارا نفس پر
 فساد کی چیز ہو قول خدا سے غافل رہنا اس سے زیادہ سخت ہو کہ آگ میں پڑنا قول حقیقت آزادی پر اسوقت
 تک نہ پہنچو گے جب تک عبودیت سے تپیر کچھ باقی رہے قول جو کوئی اپنے نفس کو پہچانے عبودیت آپس پر
 آسان ہو قول جو کوئی بے مشاہدہ اللہ کے وہ دروغ زن ہو قول جو کوئی خدا کو نہ پہچانے ہرگز خوشی نہ ہو
 قول جو کوئی چاہے کہ اسکا دین سلامت رہے اور بدن آسودہ اور دل چین سے اس سے کہہ دو کہ
 آدمیوں سے جدا رہو ورنہ آسودہ ہو کہ تنہائی اختیار کرے قول جبکہ علم یقین تک اور یقین خوف تک
 اور خوف عمل تک اور عمل معنی تک اور دوع اخلاص تک اور اخلاص مشاہدہ تک نہ پہنچا ہو وہ بالکان سے ہو
 قول اگر تمام دنیا ایک کی ہو تو اس سے اسکو کچھ ضرر نہ ہو اگر بالسن میں لالچ ایک دانہ خرمائی کرے تو اسکو
 نقصان پہنچا دے قول بندہ وہ ہو کہ کسی سے شکایت نہ کرے اور تقصیر خدمت کو ترک سے قول جنہ

یاران و برادران حاضر آویں نوافل کو چھوڑ دو قولہ مرید صادق بے نیاز ہر علم سے عالموں کے قولہ خدا تعالیٰ نیک
 بندوں کے ساتھ آتنا ہی معاملہ کر گیا جتنا آنھوں نے ساتھ خدا کے ابتدا میں کیا ہو قولہ خدای تعالیٰ بندوں کے
 دل سے آتنا ہی نزدیک ہی جتنا بندوں کو اپنے نزدیک دیکھے قولہ جسکی زندگی ساتھ نفس کے ہر موت کی
 جان نکلنے سے ہو اور جسکی جیات ساتھ خدا کے ہر نقل اسکا جیات طبعی سے جیات اصلی میں ہو قولہ جو آنکھ کہ
 غیرت حق سے نہ دیکھے اندھی اچھی اور جو زبان کہ ذکر حق میں مشغول نہ ہو گونگی اچھی اور جو کان کہ حق سے
 سننے کا امیدوار نہ ہو برا بہتر اور جو حق کہ اس کے کام میں نہ ہو مرد بہتہ قولہ جسے ہاتھ اپنے عمل پر
 مار لینے عمل کو ذریعہ کیا وہ گرا اور جسے مال میں مارا وہ غربت میں مبتلا ہوا اور جسے خدا میں مارا وہ
 اور بزرگوار ہوا قولہ جو مرید کہ عورت کرے اور علم لکھے اس سے کچھ نہ ہو قولہ دینا دل میں مریدوں کے
 تلخ تر صبر سے ہی جب حق معرفت آنکے دل میں ہو پختہ صبر شدہ سے بھی زیادہ شیریں ہو جائے قولہ
 تم لوگ درویش ہو تو کو ساتھ خدا کے پہچانتے ہیں اور اس کے لیے اکرام کرنے میں دیکھو اس کے خلاص
 میں کیا ہوتا ہی قولہ فاضل ترین اعمال جاننا وقت کا ہی اور وہ علم وہ ہر کہ نفس اور دل اور دین کو نگاہ
 رکھو قولہ خطرے چار ہیں ایک خطرہ ہی خدا سے کہ وہ عورت کرتا ہی طرف تنہی کے اور ایک خطرہ ہی
 فرشتہ سے کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف عبادت کے اور ایک خطرہ نفس سے ہی کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف
 آرایش اور تنعم دنیا کے اور ایک خطرہ شیطان ہی کہ وہ دعوت کرتا ہی طرف حقد و حسد و عداوت کے قولہ بہت
 اشارت خدا ہی اور اراادت اشارت فرشتہ اور خاطر اشارت معرفت اور وصیت اشارت شیطان اور شہوت
 اشارت نفس اور لہو اشارت کفر قولہ خدا ہرگز اہل بہت کو عذاب نہ کرے اگرچہ اسپر گناہ ہوں قولہ حکو بہت ہی وہ
 بینا ہی اور جسے نہیں ہی وہ اندھا ہی قولہ کوئی شخص کسی شخص پر یا کوئی عمل کسی عمل پر سبقت یا پیشی نہ پاوے
 مگر بہت صاحب بہت ہمیشہ اپنے برابر دالے پر سبقت کرے قولہ چار ہزار پر طریقت جمع ہیں جب اپنے
 دل پر نگاہ کرو تو اسے ملازم خدا دیکھو قولہ مقامات ساتھ شواہد کے ہیں جسکو مشاہدہ احوال ہو وہ رفیق
 ہی اور جسکو مشاہدہ صفات ہی وہ اسپر ہو کہ خودی اپنی اپنی جگہ رہتی ہی رات دن میں اسے ہزار بار مریا
 چاہیے جب وہ فانی ہو اور شہود حق حاصل ہوا اسپر ہوا قولہ انبیاء کی باتیں خبر ہوں حضور سے اور
 صدیقوں کا کلام اشارت ہی مشاہدہ سے قولہ پہلے جو کچھ ظاہر ہوا احوال سے احوال میں غافل ہونا
 آنکے افعال کا ہو اور جسکو سر غافل نہ ہو کوئی فعل اسکا صافی نہ ہو قولہ صوفی مثل زمین کے ہو کہ
 تمام لمبید آسمین ڈالین اور تمام بھلائی اس سے نکالین قولہ تصوف ایک ذکر ہی ساتھ چہ تبارع
 کے اور ایک وجد ہی ساتھ سماع کے اور عمل ہی ساتھ اتباع کے قولہ تصوف اصطفا سے ہی جسے

اسوے اللہ سے قطع کیا وہ صوفی ہی قولہ صوفی وہ ہو کہ دل نے اس کے مثل دل حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے سلامتی پائی ہو دوستی دنیا سے اور بجا آئندہ فرمان خدا کے لئے اور تسلیم اس کی مثل تسلیم حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کے ہو اور آئندہ اس کا مثل آئندہ حضرت داؤد علیہ السلام اور فقر اس کا مثل فقر
 حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے اور صبر اس کا مثل صبر حضرت ایوب علیہ السلام اور شوق اس کا مثل شوق حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کے اور مناجات کے وقت اخلاص اس کا مثل اخلاص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہو قولہ تصوف ایک نعمت ہو کہ اقامت بندہ ایمن ہو جو چھان نعمت حق ہو یا نعمت خلق من ریا
 حقیقت اس کی نعمت حق ہو اور رحمت اس کی نعمت خلق قولہ تصوف وہ ہو کہ خدا کے ساتھ بے غلامی کے
 رہو قولہ تصوف وہ ہو کہ تلو تلو سے رہو اور ساتھ اپنے زندہ کرے قولہ تصوف ایک ذکر ہو اس کے بعد ایک
 وجہ ہو اس کے بعد یہ ہو نہ وہ آپ سے جو چھا کہ ذات تصوف کیا ہو نہ مایا کہ تعین لازم ہو کہ اس کے
 ظاہر سے جو چھو اور اس کی ذات سے نہ جو چھو کہ ستم کرتا ہو اسپر قولہ صوفی وہ ہیں کہ قیام ان کا ساتھ خداوند
 کے ہو کہ کوئی نہ جانے مگر وہ قولہ عارف کے کم و بیش ستر مقام ہیں ایک نہ پانا مراد اس جہان کی ہو قولہ
 عارف کوئی حال کسی حال سے باز نہ رکھے اور کوئی منزلت کسی منزلت سے قولہ عارف وہ ہو کہ خدا کے
 قائل اس کے باطن سے بات کہے اور وہ چپ قولہ عارف وہ ہو کہ درجہ میں پہرتا ہو اس طرح کہ
 کوئی چیز اسے حجاب نہیں ہو اور نہیں کوئی قولہ معرفت دو قسم ہی معرفت تعریف و معرفت تریف
 معرفت تعریف وہ ہو کہ اپنے کو ساتھ آنھون کے آشنا کہے اور معرفت تریف یہ ہو کہ آنھون کو ساتھ
 اپنے آشنا کرنے قولہ معرفت مشغولی ہو ساتھ خدا کے قولہ معرفت خدا کا کر ہو یعنی اگر کوئی جانے کہ عارف ہی
 وہ مکر ہو یعنی مکر میں خدا کے فائدہ غیر الما کریں قولہ معرفت وجود و جہل ہو وقت حصول علم کے کہ مادیہ کیجے
 فرمایا عارف و معرفت وہ ہو قولہ علم ایک چیز ہو محیط پس خدا کہان ہو اور بندہ کہان یعنی علم خدا کو ہو اور
 معرفت بندہ کو اور وہ دون محیط ہیں اور یہ اس سبب سے محیط ہو کہ عکس اس کا ہی جب یہ محیط اس محیط میں
 فرد ہو مشرک نہ رہے اور جب تک تم بندہ اور خدا کہتے ہو مشرک بیٹھا ہی بلکہ عارف و معرفت ایک ہی
 جیسا کہما ہو کہ حقیقت میں وہ ہو ہمان خدا اور بندے کہان ہیں یعنی خدا ہی کا ہو سب آرزو حقیقت
 کے قولہ علم وہ ہو کہ اپنی قدر جانو قولہ اثبات مکر ہو اور علم ساتھ اثبات کے مکر ہو اور حرکات عذر ہو
 اور جو کچھ موجود ہو داخل مکر و عذر ہو قولہ توحید حد ہو اس کے وجود سے اور وجود اس کا مفارق علم ہو قولہ
 بین کس ہو کہ علم توحید لکھا ہو اور لوگ اس کے حواشی پر بات لکھتے ہیں قولہ توحید انکار
 توحید ہو یعنی جو توحید جانو اس سے انکار کر کہ یہ توحید نہیں ہو قولہ محبت امانت خدا کی ہو قولہ

جو محبت کہ بعض ہو جب عوض اٹھے محبت اٹھ جائے قولہ محبت درست ہو اگر میان دین کے گرو پیسے دین
کہ ایک دوسرے کے کہے اویں جب محبت درست ہو شرط ادب رنج ہو قولہ خاتمے محبت اہل طاعتی پر
حرام کی جو قولہ محبت شرط میل ہر ساتھ پیش کے قولہ خدا کی محبت تک نہیں پہنچ سکتے ہو جب تک
اصلی راہ میں اپنی جان سے سخاوت نہ کرو قولہ انس با ناعدون پر اور اعتماد کرنا اسپر غل ہر سخاوت میں قولہ
اہل انس خلوت اور مناجات میں وہ سب کہیں کہ عام خلائی کو کفر معلوم ہو اور اگر عام اسکو سنیں ان کی
تکفیر کریں اور وہ لوگ اپنے حق میں اسے زیادہ پاوین اور جو کچھ انکو کہیں وہ تحمل کریں اور انکو یہ ثابت
ہو کہ قولہ شاہد غرق ہو اور وجد ہلاک قولہ وجد سب کا زندہ کرنے والا ہو اور شاہد سب کا مارنے والا
قولہ شاہد اقامت رہو بیت ہو اور ازالہ عبودیت بشرط اسکے کہ تم دریاں کچھ نہ دیکھو قولہ غایب ہو کسی
چیز کا اس چیز کے ذات پانے کے ساتھ شاہد ہو قولہ وجد انقطاع اوصاف ہو اور غور ذات کا سرور میں نیے
جو کچھ تمہارے نوعی کے اوصاف ہیں وہ منقطع ہوں قولہ قرب ساتھ وجد کے جمع ہو اور غیبت اسکی
بشریت میں تفرق ہو قولہ مراقبت انتظار غایب کا ہو اور حیا حجت حاضر سے شاہد ہو قولہ جب وقت
فوت ہو تو ہرگز پھر پانین سکتا اور کوئی چیز وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہو قولہ اگر کوئی صادق ہزار سال
خدا کی طرف توجہ رہے اور ایک خط کبھی خدا سے کنارہ ہو تو جو کچھ اس خط میں فوت ہوا ہو
اس سے زیادہ ہو جو اسکو ہزار برس میں حاصل ہوا ہو نیے اس خط میں اسقدر حاصل کر سکتا
تھا جس قدر ہزار برس میں حاصل کیا تھا دوسرے یہ معنی ہیں کہ اس ایک خط کے حضور کے ضائع
ہونے کا نام ہزار سالہ طاعت اور حضوری سے جبر اس بے ادبی کا نہیں کر سکتا جو قولہ کوئی چیز
اولیاء خدا پر نگاہداشت انفس اور وقت سے سخت تر نہیں ہو قولہ عبودیت و خصلتوں میں ہو
صدق خدا کے ساتھ ظاہر اور پوشیدہ اور اچھی افتد اگر فی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی قولہ عبودیت
ترک اشغال ہو اور مشغول ہونا ساتھ فراغت کے ہو قولہ عبودیت ترک کرنا اس دو نسبت کا
ہو اول ساکن ہونا لذت میں دوم اعتبار کرنا حرکت پر جب یہ دونوں تجھے چھوٹ گئیں تو تنہ
حق عبودیت ادا کیا قولہ شکر وہ ہے کہ اپنے تئیں اہل نعمت سے بنانے قولہ حذرہ خالی ہاتھ ہونا
ہو اور خالی ہونا اسکے شغل سے قولہ حقیقت صدق کی یہ ہو کہ سچ بولے اس موقع پر جہاں بر بختیر
جھوٹ کے نجات ہو قولہ کوئی آدمی نہیں ہو کہ طلب صدق کرے اور بنادے اگر تمام بنادے کچھ
ضرور پادے قولہ صادق دن میں چالیس مرتبہ ایک حال سے دوسرے حال میں ہو اور مگر کی چالیس
برس ایک حال پر رہے قولہ علامت فہر اسے صادق کی یہ ہو کہ سوال نہ کریں اور معارضہ نہ کریں اگر

کوئی ان سے معارضہ کرے تو چپ کرین قولہ تصدیق زیادہ ہواور کی نکرے اور اقرار زبان نہ زیادہ ہو نہ کم اور عمل ارکان زیادہ بھی ہو کم بھی قولہ غایت صبر کا توکل ہو قال اللہ تعالیٰ الذین صبروا علیٰ عذاب ربہم یتوکلون قولہ صبر باز رکھنا نفس کا ہر ساتھ خدا کے بغیر اسکے کہ جزع کرے قولہ صبر بے ہمتی نہ ہونے کا بیجا ہر قولہ توکل خورش بے طعام ہر نیسے کھانا درمیان نہ کیے قولہ توکل وہ ہر کہ تو خدا کا رہے جیسا کہ پیش از خلقت اپنے تو خدا کا تھا قولہ پہلے اسکے حقیقت تھا اب علم ہر قولہ توکل نہ کب کرنا ہر اور نہ پکڑنا ہر مگر سلوک دل کا ہر اس وعدہ پر حق کے جو دیا گیا ہو کہ یقین اسے علم کا دل میں قرار پڑنا ہر کسی حال میں نہ بھرے اور دل سے خالی نہ ہو قولہ یقین وہ ہر کہ نہ رزق کا غم کر داور نہ تنگسے لیے اندوہ قولہ قوت وہ ہر کہ ساتھ فقیروں کے نفاذ نکر و نہ تو نگر وں سے معارضہ قولہ جو انعم دی وہ ہر کہ اپنا بوجہا دوسرے پر مت رکھو اور جو کچھ ہو اسے بذل کرو قولہ تواضع وہ ہر کہ غور نکر کسی پر اہل دوسرے اور مستغنی رہ ساتھ خدا سے تعالیٰ کے قولہ خلق چار چیز جو سخاوت نصیحت شفقت الفت قولہ فاسق نیک خو کی صحبت مجھے ابھی معلوم ہوتی ہر صحبت اقربا سے بد خو سے قولہ غایت آب و گل سے پہلے تھی قولہ حال ایک چیز جو کہ دل میں آترتی ہر مگر ہمیشہ نہیں رہتی قولہ رضارفع اختیار ہر قولہ رضا وہ ہر کہ بلا کونمت سمجھو قولہ فقر دریا سے بالا ہر اور اشکال سے دل کا خالی ہونا ہر قولہ صوم ایک آدمی طاعت سے ہر نیسے نصف طاعت ہر قولہ توبہ کے تین معنی ہیں مذات عزم ہر ترک معاودت مظالم و خصوصت سے اپنے تئیں پاک کرنا قولہ حقیقت ذکر کی فانی ہونا ذکر کا ہر ذکر میں قولہ مکروہ ہر کہ کوئی پانی پچلتا ہر کوئی ہوا پر اڑتا ہر اور سب اسکی اس امر میں تصدیق کرتے ہیں یہ سب کرم ہو قولہ ایمن ہونا کرم سے مرید کے لیے گناہ کبیرہ ہر اور واصل کے لیے کفر پوچھا کہ مرد ہمیشہ آسودہ اور آرام سے رہتا ہر جب سماع سنتا ہر تو آسمین اضطراب پیدا ہوتا ہر فرمایا کہ روزا است کے فرزند آدم کو خطاب است برکلم کا کیا سب ارواح اس خطاب کی لذت میں ڈوب گئے جب اس عالم میں سماع سنتے ہیں وہ لذت انھیں یاد آجاتی ہر اور حرکت و اضطراب کرتی ہر پوچھا کہ تصوف کیا ہر فرمایا صاف کرنا دل کا ہر مراحت خلقت سے اور غارت کرنی خلاف طبیعت سے اور ماریا صفت بشریت کا اور دور رہنا دعاوی نفسانی سے اور درآنا صفات روحانی میں اور بلند ہونا علم حقیقی میں اور جو سب سے اوّلے تر ہر قیامت تک اسے نگاہ رکھنا اور نصیحت کرنی نامی امت کو اور حقیقت پر وفا کرنا اور شریعت پیغمبر کی متابعت کرنی قولہ تصوف وہ غیرت ہر کہ آسمین کچھ صلح نہیں ہو حضرت رویم نے آپ سے پوچھا کہ ذات تصوف کیا ہر فرمایا کہ تملو لازم ہر کہ اس بات سے دور رہو ظاہر تصوف لیے رہو اور ذات سے سوال

مت کرو پس رویم نے الحاح کی اور کہا کہ خدا کے صوفیان ہیں جنکو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا
 قولہ سب برائیوں سے بدترین برائی صوفی کے لیے نخل ہے قولہ توحید کے یا معنی ہیں کہ علوم
 آسمین ناخیر و ناپیدا ہوں اور خدا رہے جیسا کہ ہمیشہ تھا پھر پوچھا توحید کیا ہے فرمایا کہ صفت
 بندگی کی تمام تر ذلت ہے اور عاجزی اور ضعف اور صفت خداوند تمام تر عز و قدرت ہے اور جو
 کوئی یہ جدا کر سکے باوجود اسکے کہ گم ہوا ہو وہ موحید ہے پھر پوچھا توحید سے فرمایا یقین ہے کہ
 شرح فرمائیے فرمایا یہ کہ بچاؤ کہ حرکت سکنت خلق کی سب فعل خدا کا تھا ہے کہ کسی کو آسمین
 شرکت نہیں ہے جب یہ پورا کرو تو شرط توحید پورا کیا تا وہ بقا سے سوال کیا جواب دیا کہ بقا خدا
 کو ہے اور خدا دون خدا کو پوچھا تجربہ کیا ہے فرمایا یہ کہ ظاہر اسکا مجرد و اعراض سے اور باطن
 اسکا اعراض سے سوال کیا محبت سے فرمایا کہ محبوب کے صفات محب کے صفات کے عوض
 میں قائم ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا احتبہ کنت لہ سمعا وبصرا سوال کیا اس
 سے فرمایا وہ ہو کہ خمت بر طرف ہو جائے قولہ تفکر میں چند وجہ ہیں ایک تفکر جو آیات خدا
 میں اسکی علامت یہ ہے کہ اسے معرفت پیدا ہو ایک تفکر جو آلا ر اور لہما خدا میں اس سے
 محبت پیدا ہو خدا سے تعالیٰ سے ایک تفکر جو خدا کے وعدوں میں اس سے ہیبت پیدا ہو
 خدا سے ایک تفکر جو صفات نفس میں اور احسان کرنے میں خدا کے ساتھ نفس کے اس سے حیا پیدا
 ہو خدا سے اگر کوئی کہے کہ فکر و وعدہ سے ہیبت کیوں پیدا ہو جواب یہ ہے کہ سبب اعتماد پر کم
 خدا سے تعالیٰ خدا سے بھاگے اور معصیت میں مشغول ہو پوچھا کہ تحقیق بندہ کی عبودیت میں
 کیا ہے فرمایا جب بندہ سب اشیا کو خدا کی ملک اور ظاہر ہونا سب کا خدا سے اور قیام سب کا
 ساتھ خدا کے اور مرجع سب کا طرف خدا کے جانے جیسا کہ خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے فبما انزلہ
 بیدہ ملکوت کل شے والیہ ترجون اور ان سب کا وہ محقق ہو صفات عبودیت کو پہنچا ہو
 پوچھا حقیقت مراقبت کیا ہے فرمایا ایک حال ہے کہ مراقبت کو انتظار کرتا ہے اس سے کہ اس کے
 وقوع سے ڈرتا ہے لاجرم ایک خلق ہو جیسے کوئی شیخون سے ڈرے اور نہ سوئے قال اللہ
 تعالیٰ فارقب یعنی غافل نہ ہو کہ صدق صفت صادق ہے اور صادق وہ ہے کہ جب اسے دیکھو
 ویسا ہو کہ اسکی خبر تنہا نہیں ہو بلکہ خبر اسکی اگر اکیلا رہتا ہے تنہا نہیں ہو تمام عمر اسے ویسا ہی پاؤ اور صدیق
 وہ ہے کہ ہمیشہ اسکے احوال اور اقوال اور احوال میں صدق ہو پوچھا اخلاص کیا ہے فرمایا فرض فی
 فرض و نقل فی نقل قولہ خوف اسید رکھنی عقوبت کی جو ہر نفس میں پوچھا کہ بلا اسکی کیا کام کرے

فرمایا ایک گھریہ ہو کہ مرد کو صاف کرتی ہو اور جو شخص اس گھریہ میں صاف ہوا ہرگز اس کے آگے بلانہ
آئے قولہ شفقت بخلق یہ ہو کہ رغبت جو کچھ وہ مانگین انکو دوا اور ان پر بوجھانز کھوئے احسان مت ظاہر کرو
کہ وہ اسکی طاقت نہیں رکھتے اور ان کے ساتھ کوئی ایسی بات نہ کہو کہ بنائیں قولہ تنہا نہ اسوق جارنہو
کہ اپنے نفس سے عزت اختیار کر دو اور جو کچھ تمہارے لیے کل کے واسطے لکھا ہے آج تمہارا سبق ہو
قولہ عزیز ترین خلق درویش راضی ہو قولہ صحبت اس سے رکھو کہ جو نیکی تمہارے ساتھ کر کے بھول جائے
اور جو کچھ اسپر ہو وہ اوکرا ہو پوچھا کوئی چیز رونے پر افضل ہے فرمایا رونے پر رونا قولہ بندہ وہ ہے جو
دوسرے کی بندگی سے آزاد ہو پوچھا مرید کون ہے اور مراد کیا ہے فرمایا مرید وہ ہے کہ سیاست میں ہو علم
سے اور مراد رعایت میں حق تمہارے کے اسلئے کہ مرید دوڑنے والا ہے اور مراد اڑنے والی دوڑنے والا اڑنے والی
نیک کب پہنچے پوچھا رہ بندہ کیونکر ہو فرمایا دنیا کو ترک کرو پاؤں گے اور نفس کو خلاص کرو خدا کے ساتھ
لموگے قولہ تواضع سر بٹھکا رکھا ہے اور پہلو نیچا قولہ نفس وخلق و دنیا حجاب عام ہے اور طاعت اور
کرامت اور ثواب کا دیکھنا حجاب خاص ہے قولہ ذلت یعنی تعزیش عطا کی مثل حرام کے ہر حلال سے اور
ذلت زائد کی مثل بقا کے فنا سے اور ذلت عارف کی مثل کرامت کے کریم سے پوچھا مومن اور منافق
کے دل میں کیا فرق ہے فرمایا مومن کا دل ایک ساعت میں ستر مرتبہ پھرے اور دل منافق کا ستر برس
میں ایک بار بھی نہ پھرے ایک روز آپ کو دیکھا کہ کہہ رہے ہیں کہ انکی قیامت میں مجھے اندھا ٹھاٹھا اسلئے کہ
جو آدمی مجھے نہیں دیکھے اسے دیکھنا نہیں چاہیے جب آپ کا وقت آخر ہوا فرمایا مجھے وضو کرو دو
وضو کر دیا گیا مگر انگلیوں کا خلال بھول گئے آپ نے فرمایا انگلیوں کا خلال کرو کرو دیا گیا آپ سجدہ
میں گرے اور روتے تھے لوگوں نے کہا باوجود اس طاعت و عبادت کے جو آپ نے آگے بھیجی ہو
کیا وقت سجدہ کا ہے فرمایا کہ کسی وقت جبکہ زیادہ محتاج اس وقت سے نہ تھا اور نوراً قرآن پڑھنا شروع
کیا ایک مرید نے کہا قرآن پڑھتے ہیں فرمایا اس سے بہتر کیا میرے لیے ہو گا اس وقت میرا صحیفہ بیٹھیں گے
پتلا دسالہ عبادت کو اپنی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بال میں لٹکی ہوئی ہے اور ہوا اسے ہار رہی ہے
نہیں جانتے کہ باد قطعت ہے یا باد وصلت ایک طرف صراط ایک طرف ملک الموت اور قاضی جسکی
صفت عدل ہے اور ایک راہ میرے سامنے اور میں نہیں جانتا کہ مجھے کس راہ سے لجانیکے آپ نے
قرآن ختم کیا اور پھر سورہ بقرہ سے شتر آیتیں پڑھیں کہ حالت غیر ہوئی لوگوں نے کہا کیسے اللہ فرمایا
بھولا نہیں ہوں کہ باد لاتے ہو پس سبج شروع کی اور انگلیوں پر گنتے تھے بطور عرفہ انا مل چار
انگلیاں آپ نے بند کی تھیں اور ایک مسبحہ کو کھولا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آنکھیں

بند کر لیں اور جان بحق ہوے جب غسال نے چاہا کہ آپ کی آنکھوں میں پانی دے ایک ہاتھ نے
 آواز دی کہ دوست کی آنکھ سے ہاتھ اٹھا کہ جو آنکھ میرے نام کی گنتا پر بند ہوئی ہر سو اسے میرے
 دیدار کے ٹکھلے بعد اسکے غسال نے کوشش کی کہ آنکھ لیاں کھولے آواز آئی کہ جو ہاتھ میرے ام
 پر بند ہوا ہر بغیر میرے حکم کے ٹکھلے بعد وفات کے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ جواب منکر نکیر کا
 کیسا دیا فرمایا وہ دو فرشتہ آئے اور پوچھا میں ربک میں نے انکی طرف دیکھا اور منسا اور کسا کہ
 اس دن جو مجھے پوچھا کہ استبرک میں نے جواب دیا کہ بے اب تم آئے اور پوچھے ہو کہ خدا تعالیٰ کون ہے
 جسے بادشاہ کا جواب دیا ہر غلام سے کہ اندیشہ کہوے آج مسکی زبان سے کتابوں لای می خلتے نویدین
 وہ ہجرت میرے سامنے سے چلے گئے اور کہایا ابھی تک مسکر میں ہر جبریری نے آپ کو خواب میں دیکھا
 آپ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کی اور بخشا کچھ کام نہ آیا مگر وہ دو رکعت ناز آدھی رات کی جو میں کرتا تھا
 جب حضرت جنید رحمہ اللہ نے رحلت فرمائی اور نقش آپ کی لوگ لیچے ایک کبوتر سفید گوشہ جنازہ پر
 آ بیٹھا ہر چند سب نے چاہا کہ اڑ جائے مگر نہ اڑا اور کہا کہ مجھ کو نہ ساؤ پنجہ میرا سار عشق یعنی بیخ عشق
 سے اس گوشہ جنازہ میں دیا گیا ہر تم سب برانا تو آج غالب جنید فرشتوں کے حصہ میں ہے اگر
 تمہارے شور و فریاد کا خوف نہ تو جنازہ آپ کا شل باز سفید ہوا میں اڑ جاتا اور جمعہ ششم رجب
 وفات ہے مزار شریف بغداد شریف میں ہے مرنے کا بدل نے یہ قطعہ ایک واقعہ کا جنید رحمہ اللہ
 کے لکھا ہے مجھے نہایت مرغوب ہوا میں نے اس آخر ذکر میں اسکو بھی درج کیا جناب شاہ
 احسان علی صاحب مرید حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب نے لکھا کہ روایت اصناف میں عند اللہ کہ پڑھا تھا

قطعہ

<p>فرستاد و جنید مدین پیام نمائی رموز خفا آشکار بکا و زبان سرمد مالیدہ اند مگر باخوار حقیقت محل کہ ذکر شش کے نقل بزم عوام لبش گشت بر فضل مغنہ کلید کلیم و سمیع ہم اگر مست اوست عموماً خصوصاً نمودار نیست</p>	<p>شنیدم عجز سے طریقت خرام کہ تاجید بر خلق بے اختیار کسانے کہ باہوش جو شیدہ اند نے زبید افتا سے راز ازل بکن شرم از جرأت این کلام چو شمع این حکایت ز قاصد شنید کہ حاشا کرا طاقوت گفتگوست دوئی را درین انجمن باریست</p>
---	--

بجوشش است پیوستہ خم وجود بضبط سخن ما تو عا جندیم غمی گرد این خم زمستی خوش ز تو شور اخفا و از من عیان زا نگور بہت این ہمہ گفتگو نواہے بے پردہ این خمیم تو از جلدہ بیرنگ نیست راست و پس	ہمان نور جوش است گفت و بشنود ہم از درک این گفتگو عاجزیم بصد رنگ می جوشد اینک بجوش تو در منع معذور و من در بیان خیمے نشان و اند و جوش او از وے ترا دیم و در وے کیم کہ ورت نہارے تمیز است و پس
---	--

المقتدر بالله ع ۱۶ عباسیہ

۲۷۹ ۸۹۲ ۲۸۹ ۹۰۲

بماہ ذیقعدہ ۲۷۹ھ پیدا ہوا اور بعد متعہ کے خلیفہ ہوا اول سال خلافت میں پنج و شہار
کتب فلسفہ کی مناہی کی ۲۸۰ھ میں داخل قیران ہوا اور اہل افریقہ سے لڑائی ہوئی رے
اور طبرستان میں اول سال ایسا قحط ہوا کہ آدمی مردار کھاتے تھے ۲۸۱ھ میں مال لاوارنی
جو ضبط سرکار ہوتا تھا اس سے منع کیا اور ذوی الارحام کا وارث ہونا شہر کیا و بماہ ربیع الاولی
اس دارفانی سے دار بقا کو کوچ کیا

الملکفی بائد ع ۱۷ عباسیہ

۲۸۹ ۹۰۲ ۲۹۵ ۹۰۷

۲۸۰ھ میں ولادت ہوئی بعد متعہ کے خلیفہ ہوئے قرمطی سے بہت لڑائیاں ہوئیں بہت لڑائیوں
کے بعد ۲۸۹ھ میں قرمطی قتل ہوا اور بعد اسکے چچیر بھائی اسکا مقابل ہوا وہ بھی ۲۹۰ھ میں مارا گیا
ملکفی نے بارہویں ذیقعدہ کو قضا کی

المقتدر بالله ع ۱۸ عباسیہ

۲۹۵ ۹۰۷ ۳۲۰ ۹۳۲

ماہ رمضان شریعت ۲۹۵ھ میں متولد ہوا اور تیرہ برس کی عمر میں خلیفہ ہوا بسبب کم سنی اسکے لوگوں
نے عبد اللہ ابن معتز کی بیعت کی و بلقب غالب بائد لقب کیا مقتدر نے راہ فرار پکڑی بعد چند
روز کے معتز پر حملہ کیا معتز گرفتار ہو گیا اور قید ہوا اور قید میں مرا اور یہ خلیفہ مستقل ہوا ۲۹۵ھ
میں دنیور کا پہاڑ زمین میں گھس گیا اور اسقدر پانی اس سے نکلا کہ بہت سے دیہات و خوب گئے

سلسلہ میں ابتدا میں ایک درندہ منسلک بہ زریب ظاہر ہوا کہ لوگوں کو لپیٹا اور عورتوں کی پٹیاں کاٹ لیتا لوگوں نے یہ خانہ بنا کر اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کی سلسلہ میں دولت عباسیہ میں فتور و فساد پیدا ہوا قائم فاطمی سے بہت لڑائیاں ہوئیں بالآخر بغاوت سے ایک خادم کے ایک بربر ہی نے خلیفہ کو ذبح کر ڈالا و بتایا حج ۴۴۰ شوال میں غار میں دفن کیا

حضرت محمد ردیم رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۵

۳۰۳

جلہ مشائخ کبار سے تھے امامت اور زبردگی پر آپ کے سب متفق تھے اور مذہب داؤد میں فقہ الفقہاء تھے علم تفسیر قرآن میں نہایت فائق تھے اور فنون علم میں لائق صاحب ہمت و فراست تھے احوال ہندیہ رکھتے تھے اور ریاضت ملیح کی تھی اور بہت سفر توکل پر کیا تھا طریقت میں آپ سے تصنیفات بہت ہیں نام ایک کتاب کا آپ کی دربارہ سماع غلط الواجدین ہر آپ فرماتے تھے بیٹے برس ہوئے کہ میرے دل میں ذکر کسی کھانے کا نہ آیا کہ فوراً حاضر ہوا فرماتے ہیں ایک روز گرمی کے وقت ابتدا میں ہم ایک گوشہ میں گئے پیاس مجھ پر غالب ہوئی ایک گھر سے میں نے پانی مانگا ایک لڑکی نے دروازہ کھولا اور پانی مجھے دیا اور کہا کہ صوفی دن کو پانی پیے جب میں نے وہ سنا پھر ہرگز دن کو پانی نہ پایا ایک روز کسی نے پوچھا کہ آپ کا حال کیا ہے فرمایا کہ کیا ہو حال اُسکا جس کا دین ہو ہوا اُسکی اور ہمت اُس کی دینار نہ نکو کا رہو خلق سے بھاگا ہوا اے عارف ہو خلق سے منقطع کیے ہوئے نہ تقی ہونہ تقی کسی نے پوچھا کہ پہلے خدا نے بندہ پر کون چیز فرض کی ہے کہا معرفت و مطلقہ الجہن والانس الایعبودون قولہ تصوف منی تین خصلت پر ہے تعلق کرنا ساتھ فقر و افتقار کے اور محقق ہونا ذل و انبیار میں اور ترک کرنا اعراض و اختیار کا قولہ تصوف کھڑا رہنا ہر افعال حسنہ پر قولہ اُس وہ ہے کہ ایک وحشت تیرے دل میں اپنے نفس سے اور ماسوسے اللہ سے ظاہر ہو قولہ اُس سرور دل کا ہے ساتھ حلاوت بیخواب کے قولہ اُس خلوت قبول کرنا ہے غیر خدا سے آپ سے کسی نے لفظ فقیر کے معنی پوچھا فرمایا فقیر وہ ہے کہ نگاہ رکھے اپنے ہمید کو اور ہوشیار رہے اپنے نفس سے اور ادا کرے فرائض خدا کو قولہ صبر ترک شکایت ہے قولہ زہد فقیر رکھنا دنیا کا ہے اور اُسکے آثار کو دل سے محو کرنا قولہ خائف وہ ہے کہ غیر خدا سے نڈرے قولہ رضا وہ ہے کہ اگر دوزخ کو دہنی طرف رکھیں نہ کہے کہ بائیں طرف چاہیے اور رضا متوال کرنا حکم کا ہے خوشی دل سے قولہ اخلاص عمل میں وہ ہو کہ دونوں جہان عوض اسکا نہ کرے آخر عمر بن

آپ نے اپنے تئیں دنیا داروں میں پوشیدہ کیا اور محمد خلیفہ کے ہوئے اور قاضی مقرر ہوئے مقصود انکادوقعا کہ اپنے لیے ایک سپر بنا دین اور چھپین حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم عارف لوگ فارغ مشغول ہیں اور رویم مشغول فارغ

حضرت یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۵
۹۱۶

۳۰۳
۳۰۴

آپ اجایہ مشایخ کبار و اولیائے متقدمان بن انواع علوم ظاہر و باطن کے عالم تھے معارف میں ایک زبان رکھتے تھے بہت مشایخین کو دیکھا تھا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور ابوتراب نجشی اور ابوسعید خدری رحمہما اللہ کی صحبت پائی تھی ہمیشہ کام میں کوشش بلنج رکھتے تھے اور ملازمت میں قدم محکم اور ہمت بلند اور نادر ریاضت و کرامت آپ کی بھی ابتدائی حال آپ کا یہ ہوا کہ عرب میں ایک جماعت کے ساتھ ایک قبیلہ عرب میں پہنچے دختر امیر عرب نے جو آپ کو دیکھا فریقہ ہو گئی کیونکہ آپ نہایت صاحب جمال تھے اُس دختر نے موقع ڈھونڈنا گاہ ایک روز اس نے اپنے تئیں آگے آپ کے ڈالا آپ کا ہنپے اور چھوڑ کر ایک دوسرے قبیلہ دور تر میں چلے گئے اور رات کو نہ سونے سر زانو پر رکھے ہوئے بیٹھے رہے اُسی حالت میں آپ کو نیند آگئی خواب میں ایک مقام دیکھا کہ اپنی عمر میں مثل اسکے نہ دیکھا تھا اور ایک جماعت سبز پوشوں کی دیکھی اور ایک شخص کو تخت پر بیٹھے ہوئے شانہ طور پر پایا آپ کے دل میں آیا کہ دریافت کریں کہ وہ لوگ کون ہیں آگے گئے لوگوں نے جگہ دی اور اطمینان کی پوچھا تم لوگ کون ہو انھوں نے کہا ہم لوگ فرستے ہیں اور تخت پر حضرت یوسف پیغمبر ہیں علیہ السلام کہ واسطے زیارت یوسف بن الحسین کے آئے ہیں حضرت یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے رونا آیا کہ میں کس لائق ہوں کہ یوسف پیغمبر علیہ السلام میری زیارت کو آویں اسی خیال میں تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام تخت سے اترے اور مجھے گود میں لیا اور اپنے ساتھ مجھے تخت پر بٹھایا میں نے کہا اے نبی میں کس لائق ہوں کہ میرے ساتھ آپ یہ لطف کرتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اس وقت کہ دختر شاہ عرب نے ساتھ عائت حسن و جمال کے اپنے تئیں تیرے آگے ڈالا اور تو نے اپنے تئیں خدا کو سونپا اور اس سے پناہ ڈھونڈھی خدا نے تجھے اور سب ملائکہ کو دکھلایا اور کہا دیکھو اے یوسف تم وہ یوسف ہو کہ تم نے قصہ کیا زلیخا پر تب دفع کیا اسکو اور وہ وہ یوسف ہو کہ اس نے قصد نین کیا دختر شاہ عرب پر اور بھاگا اور مجھے ساتھ آن فرشتوں کے تمھاری زیارت کو بھیجا اور بشارت دی کہ تم برگزیدگان خدا سے ہو اور فرمایا کہ ہر وقت میں ایک شخص نشانہ ہوتا ہے اور اس وقت کا نشانہ ذوالنون مصری ہے اور اہم عظم وہ جانتے ہیں اُنکے پاس جاؤ

پس جب آپ جاگے تب تمام ذات میں اُنکے درد و شوق پیدا ہوا اور مصر روانہ ہوئے اور آرزو میں عظیم
خدا کے تھے جب مسجد میں ذوالنون رحمہ اللہ کے پہنچے سلام کیا اور بیٹھے ذوالنون رحمہ اللہ نے جواب
سلام کا دیا برس دن گوشہ مسجد میں بیٹھے رہے مگر حیرت نہ ہوئی کہ ذوالنون رحمہ اللہ سے کچھ پوچھیں جب
برس دن گذر ذوالنون رحمہ اللہ نے پوچھا کہ ایسا جو ان تم کہاں کے ہو کہا کہ رے کے پھر برس دن تک
کچھ نہ کہا اور آپ اسی گوشہ مسجد میں بیٹھے رہے ایک برس حب اور گذر انھوں نے پوچھا کہ کام کیا کرتے
کہا کہ آپ کی زیارت کو پھر برس دن تک کچھ نہ کہا بعد اُسکے کہا کہ تلو کچھ حاجت ہو عرض کی کہ ہم اسلیے آئے
ہیں کہ آپ اسم اعظم مجھے بتائیے چپ رہے پھر ایک برس تک کچھ نہ کہا بعد اُسکے ذوالنون رحمہ اللہ نے
کاسہ لکڑی کا سر پوش سے چھپا ہوا آپ کو دیا اور کہا کہ دریا سے نیل کے اُس پار فلان مقام پر ایک شخص جو
اُسکو یہ کاسہ دو اور جو کچھ وہ کہے اُسکو دیا اور کہو آپ نے وہ کاسہ لیا اور چلے تھوڑی راہ گئے تھے کہ پکو ہوسر
پیدا ہوا کہ اس کاسہ میں کیا ہے جو بتایا ہوا اُسکا منہ کھولا اُس میں ایک چوہا تھا کہ وہ بھاگ گیا آپ تھیر ہوئے کہ کیا
کر میں اس شخص کے پاس جاؤں یا پھر کر ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس پھر پھر آیا کہ اُسکے پاس جانا چاہیے خالی کاسہ
لیے ہوئے اس شخص کے پاس گئے جب اس شخص نے آپ کو دکھا تو قسم کیا اور کہا کہ شاید تمہیں اسم اعظم
خدا کا ذوالنون سے پوچھا ہو کہا ان کا ذوالنون نے بیصر ہی تمہاری دیکھی اور تلو ایک چوہا دیا سحان اللہ
تم ایک چوہے کی حفاظت کر سکتے اسم اعظم کی حفاظت کیونکر کر سکو گے وہ شرمندہ ہو کر مسجد میں ذوالنون
کے آئے ذوالنون ہنسے کہا کہ کل کی رات میں نے سات مرتبہ خدا سے درخواست کی کہ تلو اسم اعظم بتائیں
خدا نے اجازت نہیں دی کہ ابھی وقت نہیں ہوا اور فرمایا کہ اُسکو ایک چوہے سے آزماؤ جب غصے آ زما تو ویسا ہی
پایا تم اپنے گھر چلے جاؤ جب تک وقت آوے آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ وصیت کیجیے ذوالنون رحمہ اللہ
نے فرمایا میں تمہیں تین وصیت کروں ایک بڑی اور ایک اوسط اور ایک محض چھوٹی بڑی وصیت یہ جو
کہ جو کچھ تمہیں پڑھا لکھا ہے سب کو دھو ڈالو اور بھول جاؤ تو حجاب تمہے اٹھ جائے آپ نے عرض کی یہ نہیں ہو سکتا ہے
اور اوسط یہ جو کہ ہلو بھول جاؤ اور میرا نام کسی سے نہ کہو کہ میرے پیر نے یہ کہا ہے اور میرے شیخ نے ایسا فرمایا کہ پیر
یہ سب خود سنائی ہے کہ یہ بھی ہم نہیں کر سکتے کہا محض چھوٹی وصیت یہ جو کہ خلق خدا کو وصیت کرو اور طرف خدا کے
بلاؤ کہ یہ البتہ ہم کر سکتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا مگر شرط یہ جو کہ نصیحت خلق کی کرو اور
اپنے متین درمیان مت کرو کہ ایسی کوششیں ہیں رے میں پھر آئے جو کہ وہ بنگ زدہ تھے اہل رے نے
آپ کا استقبال کیا جب آپ نے مجلس شروع کی اور سخن حقایق بیان فرمایا اہل ظاہر آپ کے دشمن ہو گئے
آپ بھی راہ ملاست میں چلے یا تک کہ کوئی آپ کی مجلس میں نہ آتا ایک روز آپ آئے کہ وعظ کہیں مسجد میں کسی کو

نہیں دیکھا جا کہ پھر جاوین ایک پیرزن نے آواز دی کہ تنے ذوالنون سے عہد نہیں کیا تھا کہ خلق کی نصیحت خدا کے واسطے کریں اور اپنے تئیں درمیان نہ لکھیں اب کیوں پھرے جانے ہو یہ سکر متیر ہوے اور وعظ فرمانے لگے چاہے سجدین کوئی ہو چاہے نو پچاس برس اسی طرح کا حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ بزرگوار محلہ کے خطون کی راہ قطع کر کے وہاں پہنچے وہ فرماتے ہیں کہ راہ میں ایک رات کو میں نے ایک ندائی کی جاؤ اور یوسف سے کہو کہ تم راندے ہوے ہو حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات ایسی سخت ہوئی کہ اگر ہمارا بھی میرے سر پر رکھتے تو مجھے آسان تھا اس بات کو اُسے کہنے سے دوسری رات بھی یہی آواز سنئی کہ اُس سے کہو کہ تم راندے ہوے ہو ہم اُسکے غسل کیا اور استغفار کیا اور متفکر تھے تیسری رات آواز بلند مجھے لگا کہ اُس سے کہو کہ تم راندے ہوے ہو ورنہ تم ایسا زخم کھاؤ گے کہ اٹھ نہ سکو گے ہم اُسکے اور ساتھ اندوہ تمام کے مسجد میں گئے دیکھا کہ محراب میں بیٹھے ہیں جب انکی آنکھ مجھ پر پڑی کہ اُنکو کوئی شعر یاد دہر میں نہ لگا ہاں پھر میں نے ایک شعر عربی پڑھا آپ کو بھلا معلوم ہوا اور دیر تک کھڑے رہے اور آنکھوں سے آپ کے آنسو خوان آ میختہ جاری ہو آپس میں سری طرف متوجہ ہوے اور کہا ہم سے اس وقت تک آگے میرے قرآن پڑھتے تھے مگر ایک قطرہ آنسو میری طرف آنکھ سے نہ آیا اور مجھ کو کئی حالت ہوئی ایک بیت پر جو میں نے سنا ایسی حالت پیدا ہوئی کہ طوفان میری آنکھوں سے بہنے لگا لوگ سچ کہتے ہیں کہ وہ زندیق جو اور حضرت سے سنا خطاب کرتا ہو کہ وہ راندہ ہوا ہو آدمی کہ ایک بیت پڑا یا ہوا اور قرآن سے اپنی جگہ پر نشرہ رہے پس وہ راندہ ہو حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے بہت حیرت ہوئی اُنکے کام میں اور اعتقاد نے میرے سستی پکڑی ہم اٹھ کر جنگل میں چلے آئے اتفاقاً حضرت خضر سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ یوسف تسین زخم خوردہ حتیٰ ہر مگر اُس کی جگہ علیین ہو کیونکہ راہ حق میں قدم ایسا مارنا چاہیے کہ اگر دست پشانی پر تمہارے رکھیں تب جی جگہ تمہاری علیین ہو اسلئے کہ جو کوئی اس راہ میں بادشاہت کرے وزارت سے نہیں کرنا فضل ہو کہ عبد الواحد یہ ایک مرد مختار تھے ہاں باپ اُنکے ہمیشہ اُنکے پیچھے دوڑتے ایک روز وہ آپ کی مجلس میں گزرے آپ بیکر کھڑے تھے کہ دعائیں بلطف کاہن حاج الیم خدا اپنے مامی بندوں کو لطف سے اپنے بلا لایا اسیا کہ جیسا کسی کو کسی سے حاجت ہو عبد الواحد نے قبا چھڑی اور ٹوپی بھینکی اور نعرہ مارا اور گورستان کی طرف گئے اور تین رات دن بدافاق رہے حضرت یوسف رحمۃ اللہ نے اُنکو خواب میں دیکھا اور یہ خطاب سنا اور کہ الشباب التائب اُس جو ان تائب کی خبر لو حضرت یوسف تمام جو دھو دھتے ہوئے پونے اُنکا سرگو دین لیا انھوں نے اُنکے کھولی اور کہا تین رات دن ہو کہ کلو بھجایا اور تم اب آئے ہو نفل ہو کہ لکھیں آپ کی سرخ تھیں اور بوجہ

نایت بخوابی کے ایک طرح کا فتور رہتا لوگوں نے آپ کی بین سے پوچھا کہ آپ عیلت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ آپ بعد نماز عشاء کے رات بھر کھڑے رہتے ہیں نہ رکوع کرتے ہیں نہ سجدہ تب لوگوں نے حضرت یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کھڑا رہنا کون عبادت ہے آپ نے کہا کہ نماز فریضہ کو ہم آسانی سے ادا کرتے ہیں مگر چلتے ہیں کہ تہجد ادا کرین وہی تمام کھڑے رہتے ہیں مگر قدرت نہیں ہوتی کہ تکبیر ادا کرین اور عظمت سے خدا کے ایک چیز ہمیں آتی ہے کہ وہ صبح تک وہی رہتی ہے جب صبح ہوتی ہے تو فریضہ ادا کرتے ہیں قولاً و فعلاً کی صحبت میں لڑکوں کے ہر اور معاشرت میں اصداد کے اور رفاقت میں عورتوں کے قول و فعل کہ جانتی ہے کہ خدا انکو دیکھتا ہے وہ لوگ شرم رکھتے ہیں نظر حق سے اور جو کوئی حقیقتاً ذکر خدا کرتے ہیں غیر خدا کا ذکر بھول جاتے ہیں اور جو کوئی فراموش کرتا ہے ذکر سب اشیاء کا خدا کے ذکر میں سب چیز اس پر نگاہ رکھیں اس لیے کہ واسطے اس کے خدا محض سب چیزوں کا ہے قولہ کوئی حال خدا کے نزدیک زیادہ دوست نہیں ہے بندہ کی محبت سے قولہ علامت شناخت انس کی وہ ہو کہ دور رہے اُس چیز سے کہ جو مانع ہو ذکر و دوست کا قولہ صادق کی دو علامات ہیں جو تاملی دوست رکھتی اور پیمان رکھنا عبادت کو قولہ جو شخص بجز توحید میں ہر اور روز زیادہ پیاسا ہو اور ہر گز سیراب نہ ہو کیونکہ وہ تشنگی حق کی رکھتا ہے اور وہ سوائے خدا کے ساکن نہ ہو قولہ عزیز ترین دنیا میں اخلاص ہے کیونکہ ہر چند ہم کو کشش کرتے ہیں کہ ریادہ سے نکال ڈالیں وہ دوسری طرح دلیں پیدا ہوتی ہے قولہ اگر خدا کہ ہم دیکھیں ساتھ سب گناہوں کے تو ہم دوست رکھتے ہیں اُس سے کہ ساتھ ذرہ تصنع کے دیکھیں قولہ علامت زہد کی وہ ہے کہ طلب مقصود کی فکر سے جب تک اپنے موجود کو منقود نہ کرے تو اہم بدیت وہ ہے کہ اس کے بندے رہو سب چیز میں قولہ جس نے اسکو پہچانا فکر سے عبادت کی اسے دل سے قولہ ذلیل ترین آدمیوں کا لاچکی آدمی جو جیسا کہ شریف ترین آدمیوں کا درویش صادق صابر ہو جب زمانہ وفات آپ کا نزدیک ہو چکا کہا بار خدا اپنے نصیحت کی خلق کی تو لا اور نصیحت کی نفس کی فعلاً خیانت نفس کی میری برکت سے نصیحت اپنے خلق کے بخش بعد وفات کے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا کہ مجھے بخشا پوچھا کس سبب سے کہا برکت سے اس کے کہ ہرگز نہ ل کو ساتھ جد کے بنے نہیں ملا یا

حضرت ابو عبد اللہ جلال رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۸

۳۰۶

مشائخ کبار شام سے تھے اور مقبول و مخصوص اس طایفہ کے کلمات رفع و اشارات بدیع رکھتے تھے حقایق معرفت اور دقائق لطائف میں نظیر تھے ابو تراب بخشی و ذوالنون مصری رحمہما علیہما کو دیکھا تھا اور صحبت جنید و ابو الحسن نورسی رحمہما اللہ کی پائی تھی ابو عمر دمشقی سے منقول ہے کہ ابو عبد اللہ جلال نے کہا کہ ابتداء سے حال میں

میں نے اپنے مان باپ سے کہا کہ مجھے خدا کے کام میں جھوڑ دو انھوں نے کہا چھوڑا پس میں اُنکے پاس سے چلا گیا بعد مدت کے پھر آیا اور اپنے گھر کے دروازہ پر گیا اور دروازہ ہلایا پوچھا کون ہے میں نے کہا کہ تمہارا فرزند کہا کہ ہم فرزند نہیں رکھتے ایک تمہا جسکو خدا کی راہ میں دیدیا اور جو میں نے دیدیا پھر نہیں لیتا اور دروازہ نہ کھولا آپ نے ایک جوان خوبصورت ترسا کو دکھایا اُسکے مشابہہ میں تھیر رہے اور اُسکے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں گذر ہوا اُس نے کہا کہ یا استاد ایسا تمہارے درج میں بدلے گا جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ بازار چنفس ہو اور رام غیطان کہ تمکو اسپر لایا ہے نظارہ عمرت زمین ہو اگر نظر عبرت ہو تو تمہیدہ ہزار عالم میں بہت اعجوبے ہیں مگر قریب ہے کہ تم اس ہجرتی اور اس نظر کرنے سے معذب ہو آپ فرماتے ہیں کہ سبب جنید پٹلے گئے تو مجھے قرآن بھول گیا برسوں میں نے استغفار کیا اور خداوند تعالیٰ سے استعانت چاہی اور بہت روئے اور توبہ کی تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن عطا کیا اور اب میں قدرت نہیں رکھتا کہ کسی چیز پر موجودات سے انکساف کروں اور اپنے وقت کو دیکھنے میں اشیاء کے ضائع کروں کسی نے سوال کیا فقیر سے آپ چپ رہے اور باہر چلے گئے اور پھر آئے لوگوں نے پوچھا کیا حال ہے فرمایا چار دانگ چاندی میرے پاس تھی مجھے شرم آئی کہ اُسے پاس رکھ کر فقر کی بات کہوں میں اسکو صدقہ کر آیا تو فقر سے بات بولوں آپ یہ غیبیہ میں فاقہ اٹھاتے ہوئے اور رنج کھینچتے ہوئے پہونچے جب مزار مبارک کے پاس گئے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کا مہمان آیا ہوں آپ کو نیند آگئی آپ نے خواب میں دیکھا کہ فقیر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی آپ کو دی اور آپ نے اُس میں آدھی کھائی جب آدھی کھلی تو اُدھی روٹی باتھ میں تھی پوچھا کہ مرد کب متقی اسم فقیر کا ہوتا ہے فرمایا اسوقت کہ جب اُس سے کچھ باتی نہ ہے پوچھا کہ مرد کیونکر تائب ہو فرمایا کہ بائیں ہاتھ کا فرشتہ جب میں روز ملک اسکا کوئی گناہ نہ لکھے قولہ جبکہ آگے مجھ و ذم آدمیوں کا برابر ہو وہ زاہد ہو اور جواول وقت فرائیں پر قیام کرے وہ عابد ہو اور جو سب افعال خدا سے دیکھے وہ موحد ہو اور زاہد وہ کہ دنیا کو چشم زوال سے دیکھے تو اسکی آنکھ میں حقیر ہو اور باسانی دل اُس سے اٹھائے قولہ جس کا تقویٰ مصاحب نہ ہو رویشی میں وہ حرام محض کھائے قولہ تصوف فقر مجرہ ہی اسباب سے قولہ اتقویٰ شکر معرفت ہو اور تواضع شکر عزت اور صبر شکر مصیبت قولہ خائف وہ کہ عنوان سے اسکو ایمین کرین قولہ جو کوئی اپنے نفس سے اوپر مرتبہ کے پہونچے جلد وہاں سے گرے اور جسکو مرتبہ پر پہونچا وہین ثابت رہے لکھا ہے قولہ قصہ کرنا تمہارا واسطے رزق کے تمکو خدا سے دور کرے اور محتاج خلق کا کرے جب آپ کی وفات قریب ہوئی آپ ہنستے تھے اور وفات فرمائی تو ویسی ہنستے تھے مکیوں نے کہا کہ زندہ ہیں جب نبض اور سانس کو دیکھا

تب معلوم کیا کہ مردہ ہیں

حضرت ابراہیم شیبان رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۹

۳۰۷
۳۳۸

پیر وقت شیخ مطلق و مقبول طریقت تھے مجاہدہ اور ریاضت میں شان عظیم رکھتے تھے تقویٰ اور پرہیزگاری میں ایک نشانی تھے عبد اللہ مبارک کہتے کہ ابراہیم حجت اللہ جو فقیر برادر اہل ادب پر اور معاملات اور وجد کمال رکھتے تھے اور مراقبہ دوام اور سب وقت محفوظ رہتے فرماتے کہ چالیس برس خدمت عبد اللہ مغربی کی میں نے کی اور اس چالیس برس میں لاکھ لات خلق سے کچھ نکلیا اور میرے بال نہ بڑھے و ناخن نہ بڑھے اور میرا خرچہ میلانہو کسی چھت کے نیچے نسوے مگر بیت الحرام کے اور کہا اسی برس ہوئے ہیں کہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کھایا کہا ایک وقت شام میں تھے مجھے حدس کی آرزو ہوئی لوگ لائے میں لے کھایا اور بازار میں گیا ایک ظرف دیکھا رکھا ہوا جب میں نے اُسکی طرف دیکھا تو کہا شراب جو میں نے کہا اسوقت مجھے محاسبہ لازم ہوئے کھڑے ہو کر ان حجون کو ڈھلکانا شروع کیا پہلے اُٹنے جانا کہ بادشاہی آدمی جو چڑھ رہا جب اُسنے مجھے جانا مجھے پکڑا اور آگے ابن طربون کے لگایا اور مجھے دوسو چوب مارین بعد اُسکے قید خانہ میں مدت تک رکھا اتفاقاً جابی عبد اللہ مغربی کا اسطرف گذر ہوا میری شفاعت کی اور میں چھوٹا جب ہم شیخ کی خدمت میں گئے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا تھا عرض کی سیر کھانا حدس کا کھانا اور دوسو لکڑیاں کھائیں فرمایا اُسے چھوٹے جب آپ حج کو جاتے تو پہلے مدینہ منورہ جاتے بعد اُسکے مکہ جاتے اور پھر حج کر کے مدینہ آتے اور کہتے السلام علیک یا رسول اللہ روضہ سے جواب آتا علیک السلام یا پسر شیبان قولہ جو کوئی چاہے کہ دونوں جہان سے آزاد ہو اُس سے کہدو کہ خدا کی عبادت خلاص سے کرے جو کوئی عبادت میں محقق ہوا سو سے اللہ سے آزاد ہو قولہ جو کوئی بات کہے اخلاص سے اور اپنے نفس سے اُسکے عمل کرنے کا مطالبہ نہ کرے حق تعالیٰ اُسکو تیار کرے ایسی بات میں کہ پردہ اُسکا اقران و جوان میں دریدہ ہو قولہ جو کوئی صحبت مشایخ کی ترک کرے مبتلا ہو چھوٹے و دعویٰ میں اور اُسکے سبب سے فضیحت ہو قولہ کمینہ وہ ہو کہ ساتھ خدا کے عاصی ہو اور وہ یہ ہو کہ خاستہ مدرسے اور جب کسی کچھ مہمت نہ رکھے قولہ شرف تو اضع میں جو اور عزت تقویٰ میں اور آزادی قناعت میں لوگوں نے آپ سے دعا چاہی فرمایا کہ مخالفت لوقت من سوء الادب و عاکیو نکر کرین ایک شخص نے وصیت چاہی فرمایا خدا کو ہمیشہ یاد رکھو ہر گز نہ بھولو اگر یہ نہ کر سکو تو موت کو یاد رکھو اور ہر گز نہ بھولو

حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۹

۲۰۷
۳۳۸

آپ کی نسبت اقوال مختلف ہیں اکثر مصوفین کو آپ کے کامل ہونے میں گفتگو پر بعضہ مثل شیخ عبد اللہ و ابو بکر شبلی و شیخ ابوالقاسم تیسری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کمال کے قائل ہیں بہر کیف چند برس کی عمر میں آپ نے سفر اختیار کیا تیسرے بصرہ و بغداد

اور غیرہ گئے حضرت جنید رحمہ اللہ کے حضور میں چند سے حاضر رہے پھر حجاز گئے ایک سال رہ کر بغداد واپس آئے ایک روز آپ کسی علاج کی دوکان پر بیٹھے تھے وہ کسی کام کو گیا آپ نے روئی کی طرف اشارہ کیا وہ سب جدا ہو گئے اسی روز سے آپ علاج مشہور ہوئے اور تمام عمر مت و بقیا رہے بہت کماتین آپ نے تصنیف کین ذرات آپکی سب سے زیادہ تھی نقل ہر کہ ایک روز آپ چار سو صدقوں کے ساتھ کمین جاتے تھے راہ میں لوگوں کو بھوکہ معلوم ہوئی کہنے لگے مجھے شیر بریان چاہیے آپ نے فرمایا لویہ کنکر آپ نے ہاتھ پس پشت کیا اور دو روٹیاں گڑ اور شیر بریان ہر ایک کو دینا شروع کیا یا تا تک کہ چار سو آدمی نے پالیا اسکے بعد سب نے کہا مجھے خرمہ کی خوشی ہو کہ اپنے کھڑے ہو کر فرمایا مجھے پلا وہ آپ کو درخت کی طرح ہلا دیا اس قدر خرمہ آپ کے بدن سے گرا کہ سب نے سیر ہو کر کھلایا کستی دوسرے گروہ نے دوسرے مقام پر انجیر طلب کی آپ نے ہاتھ بلند کیا اور تازی انجیر ان سب کو دی جب اس قسم کے عجائبات آپ سے ظہور میں آئے لوگ تعجب ہوئے اور خیر خلیفہ بغداد کو پہونچائی ہر وقت آپ کی زبان پر کلمہ انا علی جاری رہتا سب نے کہا کہ ہواختی کو آپ نے فرمایا سچ جو سب کچھ وہی ہے جو خبر بھی مقتدر عباسی خلیفہ بغداد کو پہونچائی خلیفہ نے حکم دیا کہ اسے اردو لاو اور عالون نے بھی آپ کے قتل پر فتویٰ دیا کتاب تذکرۃ الاولیاء حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ میں لکھا ہے کہ ایک روز منصور رحمہ اللہ نے جنید بغدادی سے ایک سکہ پوچھا آپ نے کچھ جواب دیا اور فرمایا کہ بہت جلد تم سرور اشرخ کرو گے منصور نے کہا جس رو زمین سرور اشرخ کرہ نکلا اس روز تم جامہ اہل ظاہر پہن گئے پانچ جب دیگر علمائے فتویٰ قتل منصور پر دیا حضرت جنید رحمہ اللہ دستخط نہیں کرتے تھے خلیفہ بغداد کو اصرار ہوا کہ حضرت جنید کا بھی دستخط ہونا چاہیے حضرت جنید خانقاہ سے مدرسہ میں آئے اور جامہ ایام پہنا اور اس عبارت سے دستخط کیے تھیں حکم الظاہر یعنی بنظاہر حال کشتنی ہے قول مولف سنہ وفات حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اثناف و کثاف یا سنہ ہجری ہر دو وار منصور شمسہ یا سنہ ہجری خاتم جنید پیش اردار منصور رحمہ اللہ ظاہر ہوا ہے کہ تحریر پر حضرت فرید الدین عطار کے شہرہ کرنے کی بھی قدرت نہ تھی مگر اول اس اختلاف تاریخ سے بہت مشوش تھا کہ بکرت روح پر فتوح حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ کتاب معرفت المذہب میری نظر سے گذری اس میں مرقوم ہے کہ بعد فتویٰ کے چند سال منصور رحمہ اللہ قید رہے اور حنفیہ میں دلواری کی حکم خلیفہ سے آپ کو قید کیا ایک برس پانچ مہینہ آپ قید رہے غفلت جمع ہوئی سائل پوچھتی آپ جواب دیتے اس قید خانہ میں تین تو قید ہی تھے ایک شب آپ نے اُسے کہا کالج تم سب کو رہا کر دیتا ہوں ان سب نے کہا کہ آپ خود کیون نہیں چھوڑتے ہیں فرمایا میں قید خانہ میں ہوں اور مجھے پاس شریعت ہے اگر چاہوں ابھی ساری طیریاں جدا ہو جائیں پھر آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا سب بند جدا ہو گئے قیدیوں نے کہا ہر کوئی کلین دروازہ بند ہے آپ نے دیوار کی جانب اشارہ کیا فوراً قدرت حق سے ایک دریچہ پیدا ہوا آپ نے فرمایا اب چلے جاؤ بیٹے عرض کی آپ کیون نہیں آتے فرمایا بھکو خدا سے ایک راکنہاں کہ بخیر سردار اور جگہ نہیں کہہ سکتا ہوں دوسرے دن لوگوں نے پوچھا

قیدی سب کمان لگے آپ نے فرمایا آزاد کرو یا عرض کی آپ کیوں باز رہے فرمایا کہ امد کا مجھے عتاب تھا جو میں کل نسکا
صبح کو خیر خلیفہ کو ہوئی حکم دیا کہ جلد قتل کرو یا خوب لکڑیاں مارو کہ انا حق نہ سکے ورنہ فساد برپا ہو گا چنانچہ تین تلو لکڑیاں پکڑ
ماریں جب لکڑی آپ کے جسم پر پڑتی تھی یہ آواز آتی تھی یا ابن منصور لا تحف بالآخر آپ کو دار پر چڑھانے کو لیچے ہزار بار
آومی ساتھ ہرے آپ کی نظر جب ان سب پر پڑتی فرماتے حق حق انا حق سب لوگ پتھر مارتے تھے بلکہ کچھ خیال نہ تھا
تھا حضرت نبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک بھول مارا آپ نے آہ کی کسی نے پوچھا کہ پتھر سے اپنے صبر کیا اور بھول پر
آہ کی آپ نے فرمایا اور لوگ اوقات ہرین اسلئے مجھے رنج نہ پہنچا اور شیخ جس جانتا ہو کہ مجھے نہیں مانا چاہیے اسلئے اس کے
بھول کی تکلیف ہوئی اسکے بعد آپ کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے آپ نے قسم فرمایا پھر دونوں ہیر کاٹے پھر دونوں
آنکھیں نکال لین عجیب قیامت برپا ہوئی کچھ لوگ رو رہے تھے کچھ پتھر مارتے تھے کلام آخر آپ کا یہ تھا الوا لا حول والاعوذ
یہ آپ نے فرمایا کہ زبان آپ کی تراش لیکئی مغرب کے وقت سر تن سے جدا کیا گیا سر کٹتے وقت آپ نے قسم فرمایا اور
جان بحق ہو سے شور بلند ہوا کہ حسین گو سے قضا میدان رہنا بدوہر بارہ جسم سے آپ کے آواز انا حق آنے لگی سب نے
یہ خیال کیا کہ اب اور زیادہ فساد ہو گا سب مکرون کو جمع کر کے جلا دیا خاک سے بھی وہی صدا سے انا حق آنے لگی قتل
کے وقت جو قطرہ خون کا ٹپکتا تھا نقش امد کا بچا تھا خاک آپ کی جلد میں ڈال دی اس سے وہی صدا آئی اور بانی
اٹھنے لگا قریب تھا کہ ہندو تباہ ہو جائے آپ کا ایک خادم تھا اسکو آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب ان واقعات
کے بعد دریا طغیانی پر آوے میرا خرقہ لیجا کر دکھانا پانی ساکت ہو جائیگا ورنہ تمام بعد اغرق ہو جائیگا خادم نے ویسا ہی
کیا اور پانی جوش و طغیانی سے رُک گیا اور آواز انا حق بھی بند ہو گئی ساری خاک ایک جگہ جمع ہو گئی اٹھسا کر
دفن کیا جو بیسویں ذیقعدہ کو دار ہوئی

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ

۹۲۳

۳۱۱

آپ بیکانہ وقت و برگزیدہ زمانہ تھے وفاقی طریقت کے بڑے و افکار تھے اور ادب میں بڑے کامل تھے فقہ میں مفتی
امام تھے علم اصول کے بڑے ماہر تھے طریقت میں استاد تھے چنانکہ کہ حضرت جنیدؒ نے اپنے مریدوں سے کہا کہ میرا
ولی عہد جو عبد اللہ تشری رحمہ اللہ سے آپ کو صحبت ہو ادب آجیسا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ میں برس ہو سے
کہ میں نے خلوت میں پیر نہیں پھیلا یا کیونکہ حسن ادب ساتھ خدا کے اولیٰ تر ہی ایک برس آپ کو میں رہے نہ ہوئے نہ
بات کی نہ پیر پھیلا یا نہ نشت کی ابو بکر کتابی نے کہا کہ ایسا کیونکر کر سکتے ہو کہا صدق باطن نے مجھے آپ پر دکھا کہ تو ناہر
کو میری فوت ہو جب حضرت جنید رحمہ اللہ نے وفات فرمائی آپ کو لوگوں نے انکی جگہ پر بیٹھ لایا آپ غلط
کہ رہے تھے کہ ایک جوان اٹھا اور اسے کہا کہ میرا دل گم ہو گیا و ما کر دو کہ مجھ سے آپ نے فرمایا کہ جہلوگ

بھی اسی مصیبت میں ہیں اور کہا کہ قرن اول میں معاملہ دین سے تھا اب دین فرسودہ ہوا اور قرن دوم میں معاملہ وفات سے تھا وہ بھی نہ ہا قرن سوم میں معاملہ مردت سے تھا وہ بھی اٹھلیا قرن چہارم میں معاملہ حیا سے تھا وہ بھی گیا گذرا اب لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ معاملہ اپنا ہیبت پر کرتے ہیں قولہ جو کوئی نفس کی بات پکان لکھے اور پانچ حکم شہوت کا ہو اسے زندان ہوا میں قید کر دین اور خدا سے تعلق سب فائدہ ون کو اس کے دل پر حرام کرے اور سخن حق سے فرما پائوے ایک شخص نے پوچھا اصل کام دل کا کیا ہے کہا کہ وہ اصل تقاریت ہے کہ خدا کو دیکھنا ہے اور مشاہدہ اس کے صنایع کا کرتا ہے قولہ اخلاص ثمرہ یقین ہے اور ریاضہ شک قولہ کمال شکر کا مشاہدہ میں عجز ہے فکر سے سوال کیا غرت سے فرمایا باہر جاننا زحمتوں سے اور بھید کا نگاہ کرنا اگر تجھے رحمت مکرین قولہ محاربہ عامیوں کا ساتھ خطرات نفس کے ہے اور محاربہ اہل اہل کا ساتھ فکرت کے اور محاربہ زہاد کا ساتھ شہوات کے اور محاربہ تائبان کا ساتھ زلات کے قولہ قیام ایمان اور پاداش دین اور صلاح تن تین چیزیں ہیں جو اول قناعت دوم پرہیز گاری سوم اندازہ غذا قولہ جو کوئی ساتھ خدا کے قناعت کرے باطن اس کا ساتھ صلاح کے ہوا اور جو کوئی منہا ہی سے پرہیز کرے باطن اس کا نیک ہوا اور جو کوئی غذا نگاہ رکھے نفس ریاضت پاوے قولہ اصول کا دیکھنا فروغ کے سننے سے ہوا اور درست رکھنا فروغ کا اصول میں پڑنے سے ہو قولہ جس بند کو خدا اپنے انوار سے زندہ کرے وہ ہرگز قیامت تک نہ مرے اور جس بندے کو مگر اہی میں رہے وہ ہرگز قیامت تک زندہ ہو

قولہ مرجع عارفون کا طرف خدا کے ہوا تہد امین اور مرجع عوام کا طرف خدا کے بعد نوید کیے ہو

حضرت بی بی ام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ			
۹۲۴	۳۱۲		

آپ حضرت عبداللہ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ہیں آپ کے مکاشفات و مشاہدات بہت ہیں ایک انہیں سے نقل کرتے ہیں آخر عشرہ رمضان شریف میں حضرت عبداللہ خلیفہ رحمۃ اللہ شب قدر کی تمنائیں راتوں کو جاگتے اور کونٹھے پر جا کے ناز پڑھا کرتے اور آپ کی والدہ حجرہ میں رہتیں ایک شب انوار شب قدر آپ کی والدہ حجرہ میں ظاہر ہونے لگے انہوں نے آواز دی کہ اے بیٹا جو کچھ تم کوٹھے پڑھو ٹھہرتے ہو وہ اس حجرہ میں جو آپ نیچے آئے اور اپنی والدہ کے حجرہ میں انوار شب قدر سے فیضیاب ہوے اور سر قدم پر اپنی والدہ کے رکھا

حضرت شیخ عیسیٰ بن سراج رحمۃ اللہ علیہ			
۹۳۳	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۱

آپ بہت مشایخون کے آسائے تھے اور وعظ و معاملہ میں بیان شافی رکھتے تھے اور عبارت مہذب فرماتے تھے اور بڑے خلق اور بزرگ حلیم تھے اور تقویٰ و مجاہدہ میں نظیر تھے حضرت شبلی اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہما نے آپ کی مجلس میں توبہ کی

شبلی رحمہ اللہ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا بسبب بزرگی جنید رحمۃ اللہ علیہ اور آپ مدینہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور حضرت جنید رح آپ کو محترم رکھتے تھے ابو حمزہ بغدادی آپ کی شان میں بالغ کرتے تھے سبب لقب نساج کا یہ ہر کہ آپ بغزم حج اپنے مولد سے سارہ مین گئے کہ گذر اسکا کوفہ ہو کر تھا اور ایک دروازہ شہر سے نکلے مرتبہ پارہ پارہ پہننے ہوئے تھے اور رنگ سیاہ تھا ایک شخص نے آپ کو دیکھا کہا کہ یہ ایک المیہ معلوم ہوتا ہے آپ کو کہا کہ تم غلام ہو کہا بان کہا اپنے خواجہ سے بھاگے ہو کہا بان اُسے کہا کہ ہم تم کو رکھیں اور تم کو تمھارے خواجہ کے پاس پہنچا دیں کہا میری اس تنہا میں عمر گذری کہ مجھے خواجہ کو سنوین کہا تم میرے غلام ہو اور تمھارا نام خیر ہر آپ نے حسن عقیدت سے کہ المؤمنین لایکذب ظان اُسکے نہ کیا ساتھ اُسکے گھر گئے اور نساجی (کپڑا بننا) سیکھا برسوں اسکا کام کیا جب وہ پکارا کہ خیر آپ فراتے لیبیک یہاں تک کہ وہ شخص اس کئے سے پشیمان ہوا کیونکہ صدق اور ادب اور فراست آپ کی دیکھتا تھا اور عبادت بہت کرتے دیکھا کہ رات بھر کھانا کھا جاوے غنہ غلط کیا تھا تم ہرگز میرے بندے نہیں ہو پس آپ وہاں سے کہ گئے اور اُس دہر کو پہنچے کہ جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ خیر خیر نا آپ بہت دوست رکھتے اُسکو جو آپ کو خیر لکے پکارتا آپ فرماتے کہ روانہ ہو ایک مسلمان نے میرا نام رکھا جو اُسکو ہم رو کرین کبھی کبڑے بنتے اور کبھی دجلہ پر جاتے پھیلان کپکے پاس آتین اور آبی چیزیں لاتین ایک روز آپ ایک بڑھیا کا مٹا مٹتے تھے بڑھیا نے پوچھا اگر تمھاری مزدوری کی چاندی ہم لاوین اور تم نہ تو کسے دین فرمایا دجلہ میں ڈال دو بڑھیا مزدوری لا لی شیخ نے تھے بڑھیا نے دجلہ میں ڈال دیا جب شیخ دجلہ کے کنارہ آئے پھیل نے وہ چاندی لا کر شیخ کو دیدی شیخ نے جو یہ سنا پسند نہ کیا کہا کہ اُسکو کھیل میں مشغول کیا ہے یہ سب نشان حجاب کا ہے حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ نشان حجاب دوسروں کو بھول کر اُنکو نہ تھا جیسا کہ سلیمان کو نہ تھا ایک دن آپ گھر میں تھے آپ کے دل میں گذرا کہ جنیدؒ دروازہ پر ہیں آپ نے نفی کی یہاں تک کہ تین بار یہ خطرہ گذرا آپ باہر آئے دیکھا کہ جنید رحمہ اللہ دروازہ پر ہیں آپ کی عمر ایک سو تین برس کی تھی جب آپ کی وفات نزدیک ہوئی مغرب کا وقت تھا عزرائیل آئے خیر رحمہ اللہ نے تکیہ سے سر اٹھایا اور کہا عفاک اللہ تو حق کر و کہ تم بھی بندہ مامور ہو اور ہم بھی بندہ مامور تم کو حکم ہے کہ اُسکی جان نکالو اور مجھے فرمایا کہ جب وقت آوے نماز ادا کرو جو کچھ تم کو کہا ہے وہ فوت نہو گا اور جو کچھ مجھے کہا ہے وہ فوت ہوتا ہے صبر کرو کہ ہم وضو کریں اور نماز پڑھیں پس وضو کیا اور نماز ادا کی اور جان بحق تسلیم کی اُنکو خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمھارے ساتھ خدا نے کیا کیا کہا یہ بچو جو مگر دنیا جس تمھارے سے ہم خلاص ہوے صاحب نعمات نے وفات آپ کی ۲۲۷ھ لکھی ہے اور عمر ۱۲۰ برس اور صاحب خزینۃ الاصفیاء رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۳۳

۲۲۲

آپ شیخ مکہ تھے اور زمانہ کے پیر و روح و تقویٰ و زہد و معرفت میں یگانہ تھے طایقت میں صاحب تصنیف تھے و صاحب مقام فراست بن صاحب عمل اور مجاہدت دریاخت میں بزرگ اور انواع علوم میں کامل تھے خصوصاً علم حقائق و معارف میں جنید و بوسعید و نوری رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی لوگ آپ کو چراغ حرم کہتے تھے مرتے دم تک مجاور کر رہے اول سے آخر شب تک نماز پڑھتے اور قرآن ختم کرتے طوائف میں کئے بارہ ہزار ختم کیا بیس برس کمین زیر میزاب (نابدان) بیٹھے رہے اور بیس برس میں رات دن میں ایک مرتبہ طہارت کرتے اور بیس برس تک نوٹے ابتدا میں والدہ سے اجازت چاہی کہ سفر حجاز کو جاؤ میں مان نے اجازت دی جب گئے تو ایک رات بنگل میں آپ کو ایک حالت پیدا ہوئی جو صہب غسل کا ہوا آپ نے کہا کہ شاید ہم کسی شہر پر آئے ہیں اور پھر سے جب گھر کے دروازہ پر پہنچے دیکھا کہ مادر دروازہ کے اوٹ میں مضطرب بیٹھی ہیں کہا اے ماں تھے اجازت نہ دی تھی ان نے کہا سچ ہوا اجازت دی تھی مگر گھر بے تھارے ہم دیکھ گئے اور دروازہ کی اوٹ میں بیٹھ آ بیٹھے اور نیت کی کہ جب تک تم نہ آؤ نہ اٹھیں پس جب ماں نے وفات کی تب پھر بنگل میں ایک فقیر کو دیکھا کہ اچھا ہو انیس رہا پھر کہا تم مردہ ہو اور ہنستے ہو اسنے کہا ان خدا کی محبت ایسی ہوتی ہے جو بوجس مزین کہتے ہیں کہ ہم بنگل میں توکل پر بیٹھ اور احلہ کے گئے ایک حوض کے کنارے پہنچے اور بیٹھے دل میں کہا کہ عین بنگل کو بند اور راحہ طوی کیا اس کنارے سے حوض کے کسی نے مجھ پر آواز دی کہ اچھا ماں محدث فکسک بالابا بطل دیکھا تو کتانی تھے تو برکی طرف خدا کے قول مجھے غار غبار تھا ساتھ امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سبب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لافنا الاعلیٰ وشرط فوت وہ تھی کہ اگرچہ معاویہ رضی اللہ عنہ باطل پرستے اور وہ حق پر کام ان پھر چھوڑتے تو اتنی خونریزی نہوتی مردہ و صفا کے درمیان ہیں میرا ایک گھر تھا وہاں میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا چار بارون کے ساتھ آپ تشریف لائے اور مجھے گلے لگا اور اشارہ کیا طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کون ہیں میں نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا مجھے شرم آئی اس غبار سے جو تھا پس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ساتھ لے کر برادری دی اور ہم دونوں باکد بگڑ گئے لے وہ لوگ چلے گئے امیر المؤمنین نے مجھے کہا کہ آؤ کوہ نویس چلیں اور کوہ نویس پر گئے اور کرب کا نظارہ کیا جب آگ لگی تو پست تین کوہ نویس پر دیکھا اور ذرہ اس غبار سے میرے دل میں نہرا ایک روز ایک بوڑھے بابائی ثانیہ سے آئے جاوڑا لے ہوئے آپ سے کہا کہ کیوں باب ابراہیم پر نہیں جاتے وہ ان لوگ جمع ہیں اور حدیث

سُن رہے ہیں تم بھی جاؤ سنو وہاں ایک بزرگ آئے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا کس سے روایت کرتے ہیں کہا عبد الجبار
وزہری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے کہا اس شیخ سے بڑی بڑی سند بیان کی
جو کچھ وہ لوگ وہاں اسناد سے کہتے ہیں میں یہاں بے اسناد سنتا ہوں انھوں نے کہا کس سے سنتے ہو کہا مثنیٰ قلبی عن رسول
میرا دل خدا سے باتیں سنتا ہے انھوں نے کہا اسپر کیا دلیل ہے کہ تم خضر ہو خضر فرماتے ہیں کہ اس وقت تک
ہم جانتے تھے کہ خدا کا کوئی ولی نہیں ہے جو کچھ ہم نہیں بچا۔ سنئے ابو بکر کثانی کو دکھا کہ انھوں نے مجھے بچانا اور میں نے انھیں
نہیں بچا تا تب میں نے جانا کہ خدا کے بہت ولی ہیں کہ وہ مجھے پہچانتے ہیں اور میں انھیں نہیں پہچانتا ایک روز
آپ نماز پڑھ رہے تھے ایک چر آیا اور آپ کی چادر اُٹنے آتا رہی اور بازار میں بیٹھے گیا دونوں ہاتھ اس کے نشک
ہو گئے وہاں سے پھر آیا آپ نماز میں تھے چادر اسی طرح آپ پر ڈال دی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اُسے فریاد کی
اور رویا شیخ نے پوچھا تمہارے گھر آئے وہاں کیا شیخ لے کر آیا تھا میں نے کہا قسم ہے عزت و جلال کی اس خدا سے پاک کی کہ نہ
مجھے یہاں لے کر آیا اور نہ لاسنے کی اور کہا اُمی چادر میری پھیر لایا ہے جو کچھ تو نے اُس سے لیا ہے پھر دے فوراً تمہارے
درست ہو گیا قولہ ایک جوان صاحب جلال کو میں نے خواب میں دیکھا پوچھا تو کون ہے کہا تقویٰ ہوں
پوچھا کہاں رہتے ہو کہا دہلین اندوگینوں کے فوراً ہی ایک عورت کو دکھانا بیت بد صورت پوچھا تو کون ہے کہا مصیبت سے
خندہ پوچھا تو کہاں رہتی ہے کہا دل میں اہل نشاط کے جب ہم جاگے تو بیت کی کہ کبھی نہ مٹنیگے قولہ ایک رات میں نے
ایک اُن مرتبہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے مسائل پوچھے اور پھر دوسری رات بھی پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پوچھا کیا کریں ہم تو خدا میرے دلوں میں رہے ہوا ہے اور روز چالیس مرتبہ پڑھو یا
ما یوم بالآلہ الا انت اسلک ان تجی قلبی بنور معرفتک اِنما قولہ ایک روز ایک فقیر میرے سامنے آئے روتے تھے اور کہتے
تھے کہ دس روز ہوئے کہ میں نے کچھ نہیں کھایا ہے بعضے یاروں سے میں نے شکایت بھلے کی کی اور بازار میں گیا
ایک ورم پڑی ہوئی دیکھی اٹھایا اسپر لکھا تھا کہ خدا تیری گرسلی کا عالم نہیں ہے کہ اُس سے شکایت کرتا ہے کسی نے
آپ سے وصیت چاہی فرمایا جیسا کہ خدا تیرے ساتھ ہو گا آج تو اُس کے ساتھ دوسرا ہوا قولہ انس ساتھ مخلوق کے
عقوبت ہے اور قرب اہل دنیا مصیبت اور اُن کے ساتھ رغبت کرنی مگر اسی ہی قولہ راہ وہ ہے کہ کچھ نہ پائے اور خوش حال ہے
پانے پر اور جدوجہد لازم جانے دم مرگ تک اور تحمل و لذت ساتھ صبر کے کرے اور راضی رہے دم مرگ تک قولہ تصوف
تا مثر خلق ہے جسکو خلق زیادہ اسکو تصوف زیادہ قولہ فراست پیدا ہونا یقین کا ہے اور دیدار غیب کا اور وہ اثر ایمان کا ہے
قولہ محبت اختیار ہے واسطے محبوب کے قولہ تصوف صفوت ہے اور مشاہدہ قولہ صوفی وہ ہے کہ طاعت کی نزدیک سنگ گاہ
ہے کہ اُس سے اسکو استغفار کرنا چاہیے قولہ استغفار تو یہ ہے اور تو بہا یک اسم جامع چھ معنوں پر اول پشیمانی اسپر جو کہ راہ دوم
قصہ کرنا اسپر کہ گناہ کی طرف رجوع کرے تیسرے ادا سے فریضہ فوائت چہارم ادا سے نظام خلق پنجم کلام اُس کوشت اور

چیز کی جو حرام سے پیدا ہوئے ہیں شتم بدن کو الم طاعت چکھا سے جیسا کہ عبادت نصیبت کی چکھا کی جو قولہ اول
 وجد میٹھا جو در بیان تلخ آخر بیماری قولہ توکل اصل میں مشابہت علم کی اور حقیقت میں کامل ہونا یقین کا جو
 قولہ عبادت کے بہتر دروازے ہیں اکثر ائمین ساتھ جیسا کہ خداے تعالیٰ سے قولہ ہرگز خداے تعالیٰ بنان
 بندوں کی ساتھ دعا کے ٹھوٹے اور عذر خواہی میں مشغول نہ کرے جب تک دروازہ مغفرت کا اپنے رکھنے کو لے جب
 افتخار ساتھ خدا کے درست ہو غایت درست ہو کیونکہ یہ دو تمام نہیں ہوتے مگر باہم قولہ در وقت توبہ کے
 غفلت سے اور انقطاع خطر انسانی سے اور لرزنا کا پناہ خوف قطیعت سے فاضل تر ہو عبادت جن دنوں سے
 قولہ عمل جائزہ بندگی ہو جسکو خدا نے وقت قسمت کے اپنی رحمت سے دور کیا وہ آج عمل ترک کرے اور جسکو عطا
 کیا وہ عمل پر ملازمت کرے اور مثل پیشہ کے جانے قولہ دنیا کو بلوئی بقیسم کیا اور بہشت کو تعوی پر قولہ میرے
 لیے تین چیزیں جو خواب اسکا وقت غلبہ کے اور کھانا اسکا وقت فاقہ کے اور بات اسکی وقت ضرورت کے قولہ
 شہوت ہمارا شیطان کی جو جسے ہمارا شیطان کی پکڑی شیطان کے ساتھ ہوا قولہ بدن سے دنیا میں رہو اور
 دل سے آخرت میں قولہ جب خدا سے توفیق چاہو ابتدا عمل سے کہ قولہ میں نے دین خدا کا مبنی بنی ہم پر پادشاهی
 عدل و صدق پر حق جراح پر ہو اور عدل دلبر اور صدق عقل پر یعنی حق سوائے ظاہر کے نہیں رکھ سکتا کما قال النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نحن نعلم بالظاہر البلیس لعین اور ادریس علیہ السلام عالم باطن میں تھے جب تک ظاہر میں سے
 معلوم نہوا کہ البلیس باطل ہے اور اور میں حق پر اور عدل دلبر جو عدل دل رکھتا ہے اور صدق عقل پر کسکتی ہو قیامت
 کے دن صدق کا سوال عالموں سے کریں قولہ وجود عطا کا حق سے شہود حق تعالیٰ پر ساتھ حق کے اس سبب سے
 حق جو دلیل اور پرہیز کے اور کوئی چیز دلیل نہیں ہے سوائے حق کے قولہ خدا کی ایک ہوا ہے کہ اسکو یاد صبح کتنے ہیں
 اور وہ ہوا غفرون جو زیر عرش صبح کو جلتی ہے اور استغفار اور نالے کرتی ہے اور خدا تک پہنچانی ہے قولہ نکر موت استغفار
 میں اور استغفار موقع شکر میں گناہ ہے جب آپکی وفات نزدیک ہوئی تو پوچھا کہ تمہارا عمل جات میں کیا تھا کہ اس
 درجہ پر پہنچے فرمایا اگر میری موت قریب نہ تھی تو میں نہ کہتا اور کہا کہ چالیس برس میں دربان مل رہا جو کچھ خدا کے
 دل میں آیا اسکو دور کرتا رہا بیان تک کہ میرا دل ایسا ہوا کہ اسے سوائے خدا کے کچھ نہ جانا

۹۳۹	۲۲۸				حضرت ابوعلی احمد رودباری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
۹۴۰	۲۲۹				

کا خان طریقت سے تھے اور نظریں ترین پیران تھے علم و ریاضت و کرامت و فراست میں بزرگ تھے صل
 آپکا بعد ادو جو مصر میں ساکن تھے حقیقت میں کلمات مالی رکھتے تھے صحبت فنیج جنید و ابوالحسن نوری رحمہما
 اللہ کی پائی تھی اور بھی بہت سے مشائخین کی ورک صحبت کی تھی آپ نے فرمایا ایک سبب درویش نے وفات

کی تھی اسکے دفن کے وقت میں نے چاہا کہ اسکا منہ خاک پر رکھ دین تو خدا سے تعالیٰ آپس رحمت کر کے اسنے قبر میں کلمہ
 کھول دی اور کہا مجھے تم ذلیل کئے جاتے ہو اسکے آگے جسے مجھے عزیز کیا چرمین نے کہا یا سید بعد مرگ کے زندگانی
 ہر کسما بان عجبان حق سب زندہ ہیں ای بڑی اگر مجھے قیامت کے دن آبرو ہو تو تمھاری مدد کروں قولہ التجماع اس
 طائیفہ کا وعدہ پر نہواور نہ پرانگندہ ہونا انکا مشورہ پر قولہ جو مرید پنج روزہ گرنگی سے نالہ کرے اسے بازار میں
 بیسجا چاہیے کہ گدائی کرے قولہ خوف و رجا دو بازو و مرغ کے ہیں جب مرغ ٹھہر جائے بازو بھی ٹھہر جائے اور جب
 ایک بازو نقصان ہو دوسرا بازو بھی نقصان ہو قولہ جب آدمی دونوں سے عاجز رہے تو درجہ شکر ہو قولہ محبت
 وہ ہے کہ اپنے تئیں مائتہر محبوب کو سونپو اور تھیں کچھ دخل نہ رہے قولہ توحید استقامت دل کی ساتھ اثبات کے
 قولہ نافع ترین یقین وہ ہے کہ حق کو تمھاری آنکھ میں بزرگ کرے اور اسوا اللہ کو چھوٹا اور نابود اور خوف و رجا
 تیرے دل میں ثابت کرے قولہ جمع سر تو حید ہر اور تفرقہ زبان توحید قولہ میں اس کام میں اس جگہ پہنچا ہوں
 کہ مثل تلوار کے تیز چکر زار بھی اہلن تو دوزخ میں گر بن قولہ اگر دیدار اسکا مجھے زائل ہو تو اسم عبودیت مجھے راقط
 ہو لیئے میں زندہ نہ ہوں قولہ تصوف وہ ہے کہ صوفی صوف پہنے اور نفس کو بلا وجہ کا زنا چکھاوے اور دنیا کو پس پشت
 ڈالے اور طریق سنت و متابعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلے قولہ تصوف متکلف ہونا اور دوست پر سر پرستان کھٹنا
 اور وہاں سے اگر سومر شبہ نکالے تو اس در کو چھوڑنا ہی قولہ تحقیق خوف یہ ہے کہ ساتھ خدا کے غیر خدات توڑ دے
 قولہ کچھ ظاہر کرنا ہی نعمتوں سے دلیل ہے آپس جو باطن میں رکھتا ہے کہ اسٹہاے بنہا ہے سے قولہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے
 اہل ہمت کو کیونکر اہل ہمت اسکو دوست رکھتے ہیں قولہ جیسا خدا سے تعالیٰ نے انیا پر انظار مجزات فرض کیا ہے ویسا ہی
 فرض کیا ہے اور ایسا پر پوشیدہ رکھتا احوال و مقامات کا تو چشم اغیار آپس نہ پڑے اور کوئی اس کو
 نہ دیکھے اور نہ جانے قولہ جب دل خالی ہو جب دنیا و ریاست سے تو اس میں حکمت ظاہر ہو اور
 نفس سے خدمت اور ارواح سے مکاتف بعد اسکے میں خیر ظاہر ہو و صانع و سراپر و معاملہ حقایق
 قولہ میں راضی ہوں کہ سماع سے میں نام خلاصی پاؤں خیال اسکے کہ اسین بہت آفتین ہیں قولہ بندہ
 خالی نہیں ہے چار نفس سے یا کوئی نعمت ہو کہ موجب شکر ہو یا کوئی منت ہو کہ موجب ذکر ہو یا کوئی
 محنت کہ موجب صبر ہو یا کوئی ذلت کہ موجب استغفار ہو قولہ راہ و درمیان صفت اور موصوف کے
 ہے پس جو کوئی نظر کرے صفت میں وہ محبوب ہو اور جو کوئی نظر کرے موصوف میں وہ ظفر پاوے
 قولہ قبض اول آستانہ فنا ہے اور ربط اول آستانہ بقا قولہ اتنا نکر دون کی ہم نسبتی ساتھ نا اہلون کے ہے قولہ
 آفت میں چیز سے ہوتی ہے ایک بیماری طبیعت سے دوسرے ملازمت مروت سے تیسرے بیماری نسا و صحت
 بیماری طبیعت حرام شنبہ کھانے سے ہوا دوسری ملازمت مروت حرام و باطل کھنے سے اور غیبت مٹنے اور کرنے سے و بیماری

صحبت وہ ہو کہ مانع ہو اسے نفس ہے قولہ ہر چیز کا ایک واعظ ہوتا ہے اور واعظ دل حیا ہے اور فاضل ترین احوال
مومن سے حیا حق تعالیٰ سے قولہ مرید وہ ہو کہ کچھ بچا ہے اپنے لیے سوا اس کے جو خدا نے اس کے لیے چاہا ہو اور جو اندر
وہ ہو کہ کچھ بچا ہے دونوں جہان سے سوا اسے حق تعالیٰ کے جب وفات آپ کی قریب پہنچی تو سر ہکا گو دین آپ کی خواہر
کے تھا آپ نے آنکھ کھولی اور فرمایا آسانوں کے دروازے کھول دیے ہیں اور بنشون کو آراستہ کیا ہے اور مجھے دکھائے
جاتے ہیں اور فرشتے مذا سے رہے کہ ہم تم کو ایسی جگہ پہنچا دیں کہ کبھی تمھارے وہم میں بھی نہ ہو جو حورین آٹھون بہشت
کی اشارے کرنی ہیں اور میرے دیدار کا اشتیاق ظاہر کرتی ہیں گو میرا دل کتنا ہے کہ بھٹک لانا نظر اسے غیر لیاک عمر راز
اس کام کے انتظار میں تمام کی ہر جگہ نہیں ہو سکتا کہ ایک رشوت پر ہم پھر جاویں پس وفات فرمائی

۹۲۹

۳۲۸

حضرت ابو جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ

کبرائے اصحاب جنید رحمہ اللہ سے تھے انواع علوم میں مجتہد تھے اور علم طہارت میں بیکانہ تھے اور کلمات مالی تھے تھے
آپ نے ساٹھ حج کیے تھے قولہ ایک سو تیس دیوان تصوف کا میرے پاس ہے پوچھا کتب محمد حکیم ترمذی سے بھی دی فرمایا
نہیں کیونکہ وہ امین مشایخان تھے اور مقبول ایک شب آپ نے پیغمبر خدا سے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا
پوچھا کہ تصوف کیا ہے فرمایا ایک حالت ہے جو ظاہر ہو میں ربوبیت سے اور مضمحل ہو میں عبودیت میں اور تصوف نفس
ہو عبودیت میں اور باہر آنا بشریت سے اور نظر کرنا ساتھ خدا کے کلمت کے ساتھ اور اس سے پوچھا تو میں فقر سے آپ سے
لوگوں نے پوچھا کہ توکل کیا ہے فرمایا توکل وہ ہے کہ اگر کچھ ہو یا نہ ہو دونوں حالت میں یکساں رہے بلکہ اگر نہ تو تیسوں ایک
طرب یعنی مسرت پیدا ہوا اور اگر ہو تو وہ مسرت و طرب نہ تو توکل استقامت ہے ساتھ خدا کے دونوں حالت میں قولہ خیر
و نیا و آخرت کی ایک ساعت کے صبر کرنے میں ہے قولہ قوت خیر رکھنا نفس کا ہے اور بزرگ رکھنی حمت مسلمانوں کی قولہ
عقل وہ ہے کہ تجھے دو رکھے لاکھوں کے مواقع سے قولہ خدا کے خالص بندہ رہنا غیار سے نہ قولہ احرار کی کوشش
واسطے بھائیوں کے ہونے واسطے اپنے نفس کے قولہ بزرگ حمت رکھو کہ شریف حمت سے مردوں کے مقام پر
پہنچ سکتے ہو مجاہدہ سے قولہ بندہ لذت ملامت کی نپاوسے جب تک لذت نفس کی پاتا ہے قولہ جو کوئی کوشش نہ کرے
اپنے پہچانے میں قبول نہ کرے خدمت اس کی قولہ خوشبو سے صلاح جبکہ ہو نیچے لازم پکڑے مطالبہ نفس ساتھ
صدق کے سب حالتوں میں اور جبکہ خوشبو سے معرفت پہنچے پہچانے و اردات اور مصداقات کام کو اور جبکہ
خوشبو سے مشاہدہ کی پہنچے وہ کرم ہو ساتھ علم لہ فی کے مزار مبارک آپ کا شوخیز میں ہے جہاں حضرت
سری سقطی اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما کا مزار ہے۔

مختصر سہ ابو محمد مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۹۳۹

۳۲۸

آپ پیشاپور کے رہنے والے تھے اور ابو نعیم حداد ابو عثمان اور جلیل رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی معتبران اہل
 اہل سنت سے تھے اور قبول اکابر تھے تجربہ بہت سفر کیا تھا اور دوسری خدمتوں میں بھی موقوف تھے قولہ
 یہ وہ جن نے توکل پر کے حبیبین نے غور کیا سب ہوا ہے نفس پر تھا لوگوں نے پوچھا تھے کہ کیا فرمایا میری ماں نے فرمایا کہ
 پانی کا گھڑا لے آجیر پر گوان گذار میں نے جانا کہ وہ جو سب ہوا ہے نفس پر تھا ایک روز آپ بغداد میں چلے جاتے تھے آپ کو لباس
 معلوم ہوئی ایک دروازہ پر گئے اور پانی مانگا ایک لڑکی باہر آئی اور پانی لائی دل ترش شدہ شکا شکا رہو گیا
 پانی پیکر وہیں بیٹھے کہ صاحب خانہ آئے آپ نے فرمایا کہ اے خدا جو تمہارے گھر سے مجھے ایک پیالہ پانی کا ملا
 اور دل میرا لے لیا صاحب خانہ ایک امیر آدمی تھے اور آپ کو پہچانتے تھے کہا اے شیخ وہ میری لڑکی پر اگر کبھی خیریت
 ہو تو شکوہ دین آپ نے فرمایا ان چاہتے ہیں پس خواجہ نے ایک مجمع کیا اور مرتضیٰ رحمہم اللہ کو حامی بن گئے کئی روز
 کپڑے جو پہنتے ہوئے تھے انہیں لے اور نہایت عمدہ کپڑے آپ کو پہنائے اور عقد کر دیا جب ساتھ عروس کے خلوت میں گئے
 نماز میں مشغول ہوئے ناگاہ ایک چنچاری کہ یہ اہل آخرت مجھے دو اور وہ کپڑے جو آپ کو پہنائے گئے تھے اسکو اٹا دیے
 اور وہی آخرت سابق پڑا اور بی بی کو فلاں دیکر باہر آئے پوچھا کہ یہ کیا حالت تھی فرمایا باطن میں مجھے آواز دی کہ ایک
 نظر جو تمہارے خلاف کی لباس اہل صلاح کا ظاہر ہے تمہارے کھینچ لیا اگر ایک دوسری نظر کرو گے تو لباس
 آشنا فی تمہارے باطن سے ہم کھینچ لینگے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی پانی پر چلتا چلا اور ہوا پر اڑتا چلا کہ جسکو خدا
 توفیق دے کہ مخالفت اپنے نفس کی کرے اُس سے زیادہ بزرگ ہو کہ پانی پر چلے اور ہوا پر اڑے آخر رمضان
 شریف میں ایک مسجد میں مختلف تھے وہ مین دن کے بعد باہر چلے آئے اور اعتکاف کو باطل کیا لوگوں نے کہا کہ
 کس چیز نے تمہیں اعتکاف سے ہزار کیا کہا جماعت فاروق کی ہم نہیں دیکھ سکے اور وہ طاعت انکی دیکھنی مجھ پر
 گران آئی قولہ جو کوئی گمان کرے کہ عمل اسکو دوزخ سے نجات دے یا بہشت میں پہنچا دے اُس نے اپنے نفس کو
 خطرہ میں ڈالا ہوا اور جو کوئی اعتقاد فضل خدا پر کرے خدا اسکو بہشت میں پہنچا دے کما قال اللہ تعالیٰ قل بفضل اللہ
 وبرحمۃ اللہ فبذلک یفرح المؤمنون حقا قولہ حقایق اشیا تو جانتے رہے اور نام ان حقایق کے رکھے پس نام موجود ہوا اور حقائق منفقہ
 اور دعویٰ پیری پیروں میں پوشیدہ قولہ جسکو وجہ ہوا اور اس وجہ میں اپنے دین میں کچھ زیادتی نہ دیکھے تو اسکو لازم
 ہوا اور اولیٰ جو کہ وہ شرم رکھے اور توبہ کرے قولہ وجہ و وطیرہ جو ایک وجہ ملک جیسا خدا نے فرمایا جو من
 لم یجد فصیام ثلثۃ ایام متناہی عن لم یلک و دیگر وجہ خدا جیسا کہ کہا جو وجہ و اما علوا فانہ فی فیض و اتقوا قولہ
 جو کوئی خدا کو مشاہدہ کرے اپنے باطن میں تو سب موجودات اس کے دل سے گرجے قولہ تراز پر بلا سب

اول میں منقطع ہونا اہتمام کرنے سے مسبب الاسباب پر ہر لوگوں نے پوچھا خدا کی دوستی کس چیز سے آدمی حاصل کرے فرمایا اسکی دشمنی سے جسکو خدا نے دشمن قبول کیا ہے اور وہ دنیا ہے اور نفس قولہ اصل توحید میں چیز خدا کا پہچانا ساتھ ربوبیت کے اور اقرار کرنا خدا کا ساتھ وحدانیت کے اور نفی کرنی سب شرکوں کی قولہ عارف صید معروف ہے کہ معروف نے اسکو صید کیا ہے تو کرم اسکو کرے اور حلیہ قدس میں اسے بیہوش ہے قولہ ارواد باز کھاتن کا ہے اسکی مراد وہ سے اور قبول کرنا ہے اور ادھر حتمی کو اور راضی رہنا ہے اسپر جو اسپر جاری ہو ارواد و قضا سے قولہ ساکن ہونا دل کا کسی چیز میں سوا سے خدا کے جلدی کرنی ہے واسطے عقوبت خدا کے دنیا میں قولہ درست کرنا معاملات کا وہ چیز سے جو صبر و اخلاص صبر اس کے اوپر اور اخلاص اس میں قولہ مخلص جب دل ساتھ خدا کے دے سکوت ہو اور جب ساتھ خلوت کے دے تو ناشناسی قولہ تصوف حسن خلق ہے قولہ تصوف ایک حال ہے کہ غائب کرے اس کے صاحب کو گفتگو سے اور بچاتا ہے نزدیک خدا کے واللہ کے اور وہاں سے باہر کرتا ہے تو خدا رہ جائے اور وہ نیست ہو جائے قولہ عزیز ترین بیٹنا فقرا کا وہ ہو کہ ساتھ فقرا کے بیٹھے پس جب دیکھ کہ غیر غیر سے جدا ہو جائے کہ کسی علت سے خالی نہیں ہو بعضے اصحاب نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا اس کے پاس جاؤ جو تمہارے نزدیک مجھے اچھا ہو اور مجھے اس کے ساتھ چھوڑ دو جو مجھے اچھا ہو

حضرت ابو علی محمد بن عبد اللہ الوہاب الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۸	۹۲۹
---	-----	-----

امام و شیخ وقت و عزیز زمانہ تھے ابو جعفر و حمد و ن قصار رحمہم اللہ کی صحبت پائی تھی علوم ظاہر و باطن میں کامل تھے فتویٰ اور احادیث میں مقدم علمائے عصر تھے پھر علم اہل تصوف میں مشغول ہوئے اور صوفیوں کے درمیان و عطف فرمائے گئے کلمات خوب رکھتے تھے اور بغایت حکیم تھے بیٹا پور میں وفات فرمائی آپ کے ہمسایہ میں ایک کبوتر باز رہتا تھا اس نے ایک روز ایک بچہ کبوتر پر بٹھیکا کہ وہ شیخ کی بیٹائی پر آگاہ اور بہت خوش اس سے آیا لوگوں نے عرض کی حاکم شہر سے کہا جائے تاکہ وہ دفع فتنہ کرے آپ نے فرمایا کہ سامنے کے درخت سے ایک لکڑی توڑ کر اسکو وہ کہ آئندہ سے وہ کبوتر کو لکڑی سے اڑایا کرے دس تین دن پھیکے قولہ ایک روز میں چلا جاتا تھا ایک چند روزہ دیکھا کہ تین مرد اور ایک عورت لیے جاتے ہیں میں نے اس طرف لیے لاجس طرف عورت تھی اور گورستان تک گیا اور تازہ پڑھی اور دفن کیا ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ کے ہمسایہ تھا کہ مدد کرتا جواب دیا ہمسایہ تھا مگر بیت مخفی تھی لوگ اسکو خیر جانتے تھے مجھے اسپر رحم آیا چند درم اور تھوڑا گہوون میں نے دیا اسی شب کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا کہ تمہارا کاشل اہتمام کے اور عمدہ کپڑے پہنے ہوئے مسکرایا اور کہا میں وہی مخفی ہوں اس سبب سے کہ خلق مجھے خیر رکھتی تھی خدا سے تمہارے بھیر رحمت کی قولہ اگرچہ نامی علم سکھے اور

مشائخ کا کی صحبت رکھے مگر اگر تائب مردان پر نہیں ہونے کا جب تک موافق شیخ کامل یا امام متقی یا کسی مرو صالح کے نفس کو ریاضت نہ دے اس سبب سے کہ جسکو کوئی ادب دینے والا نہ ہو کہ ادب بہت اور خدمت سکھائے اور منہیات سے منع کرے اور اذیت عیوب اعمال سے اسے مطلع کرے اور کر و کید نفس اور رعیت سے اسے خبر دے کوئی معاملہ اسکا صحیح نہ ہو اور کسی معاملہ میں اسکی اقتدا کرنی چاہیے قولہ اس سے طبع راستی مت رکھو جو سید صالح کیا گیا ہو اور ائمہ ادب کی اس سے ترکھو جو ادب نہ سکھایا گیا ہو قولہ جو صحبت مشائخ میں رہے اور طریق خدمت اور ادب بخانا ہو یا غلط نظر اور صحبت و برکت سے اس کے اور اس انوار سے جو فیض سے اس کے دل و نین پر بخپتا ہو محروم رہے قولہ فروغ صحیح نہیں ظاہر ہوتا ہے مگر اصل صحیح سے پس جو کوئی چاہے کہ افعال اس کے جاوہ سنت اور متابعت پر صحیح ہوں اس سے کہہ دو کہ چلے اخلاص اور صدق و درست کرے کہ دینی اخلاص باطن سے درستی اعمال ظاہر کی جوتی ہے قولہ کوئی عمل واسطے خدا سے تعالیٰ کے نہ کر و کر وہ کہ درست ہو اور اخلاص اور کسی عمل خاص پر قیام مت کرو و کر وہ کہ موافق سنت اور متابعت کے ہو قولہ مرد ایسا چاہیے کہ چار خصلتوں سے جائے اور غافل نہ رہے اول صدق قول دوم صدق عمل سوم صدق مودت چہارم صدق امانت قولہ علمائے اہل ہوجہل سے اور نور چشم جو غفلت سے قولہ مشغل و مبع دینا جب کسی کی طرف رخ کرے تو آفت ہو اور جب دنیا کسی سے منہ پھیرے اسے حسرت ہو پس عاقل وہ ہو جو ہرگز اس چیز میں پسینے تین ڈالے کہ حاصل اسکا حشر ہو اور آفت قولہ داسے ہر اس شخص پر کہ کسی بیچ و پوچ چیز کو بھوس ساری چیزوں کے خرید کرے اور ساری چیزیں بھوس کسی پوچ چیز کے بیچے قولہ ایک وقت آوے کہ کسی سون کو اس میں میش نہواور نہ گانی خوش ہو کر اپنے تین منافق یا دوسے نواز یا مدد نہا

حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ

۹۲۹

۳۲۸

آپ کامل ترین مشائخ عہد کے تھے شیخ الشیوخ وقت اور عالی ترین اصحاب اور بزرگ ترین ہمت اس نے کسی نے نشان نہیں دیا توحید و تجرید و تفرید میں سب پر سبقت لیگئے تھے قدس اصحاب جنید رحمۃ اللہ سے تھے کہتے ہیں کہ آپ فرغانہ کے رہنے والے تھے اور واسطی میں بیٹھے تھے اور سب زبانوں میں محمود تھے اور سب دلوں میں مقبول اور جب تک کوئی صاحب نفس نہ ہو اُنکی عبادت نہ کرے عبارت خاص رکھتے تھے اور اشارات مشکل اور معانی عجیب و کلمات بلند ہر ایک کا کام نہ تھا کہ اس کے گرد پیرا فنون و علوم میں کامل تھے اور ریاضت و مجاہدے ایسے کیے کہ کسی کی قدرت نہیں اور جیسی توجہ کہ سب امور میں خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھتے تھے کسی کو نہ تھی اور سخن توحید کسی نے اسے زیارت بیان کیا اقل ہو کہ آچو ستر شہر سے نکالا جہاں جاتے لوگ راستے اور کالہ دینے جب بادرو میں ہونے تو ان سے

اور باور دے لوگ انہیں جمع ہوئے گراں کی باتیں نہیں سمجھتے تھے تو ایسا اتفاق ہوا کہ وہاں سے بھی چلے گئے اور وہیں آنے اہل مروئے آپ کو قبول کیا اور وہیں آپ نے عمر تمام کی ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ ابو بکر جب سے باغ ہوا دن گواہی نہیں دیکھتا جو اس کے کھانے پر اور رات گواہی نہیں دیکھتی جو اس کے سونے پر اور آپ فرماتے تھے کہ ایک روز میں ایک باغ میں تھا ایک چربا میرے سر پر عبت اڑ رہی تھی میں نے اس کو غفلت سے بکربا چھین لیے تھا کہ ایک دوسری چربا آئی اور میرے سر پر بونے لگی میں نے جانا کہ اب اس کی مان پر اجنت اس کو چھوڑ دیا اتفاقاً وہ مرگئی تھی ہم نہایت دلتناک ہوئے اور بیمار ہو گئے اور ایک برس بیمار رہے ایک شب حضرت جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کی کہ ایک برس سے نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا ہوں مٹیجے کپڑے پہنوں فرمایا سبب وہ ہے کہ شکت منک عصفور فی حضرتہ کنبشک نے تمہاری شکایت کی ہے خدا کے حضور میں معذرت خواہ نہ نہیں دیکھی بعد اس کے یہ اتفاق ہوا کہ میرے گھر میں ایک بلی تھی اور اسے بچہ دیا تھا اور میں اسی بیماری میں پڑھا کہ ایک سانپ آیا اور اس کے بچہ کو لچلا میں نے عصا اٹھا کر سانپ پر مارا سانپ نے بچہ کو چھوڑ دیا اس کی اس کی اور بچہ کو لگی میں اسی وقت صبح ہو گیا اور بیماری کم ہو گئی اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی پھر اسی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کی کہ آج ہم پوری صحت کی حالت میں ہیں فرمایا سبب یہ ہے کہ شکر ت منک ہرہ فی الحضور فی نے خدا کی درگاہ میں تم سے شکر کیا آپ کے ایک مرید نے جمعہ کا غسل آسان کیا بیٹھے اچھی طرح سے کیا اور مسجد کو جلا رہا میں گرا اور مجروح ہوا ناچار اس کو پیر جانا پڑا اور غسل کرنا ہوا اپنے فرمایا کہ خوش ہو کہ سخت کڑی میں اگر تجھے چھوڑ دین تجھے فارغ ہیں آپ ایک وقت نیشا پور میں گئے اور اصحاب ابو عثمان رحمہ اللہ سے پوچھا کہ پہلے سے کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا واسطے طاعت دائم کے اور اس میں قصور جانے کو اپنے فرمایا یہ گبری محض ہے کیونکہ میں رغبت کرتے ہیں واسطے دیدار آفرینندہ اور راندہ اس کے نفل ہے کہ شیخ ابو سعید ابو بکر نے عزم زیارت مروا کیا اور حکم کیا کہ استنجا کے لیے کلوخ تو برون میں رکھیں پوچھا کہ مروین تو کلوخ ہوتا ہے عید اس کا کیا ہے کہا کہ شیخ ابو بکر واسطی نے کہا کہ وہ دھو دھو اپنے وقت کے تھے کہ خاک مرو کی خاک زندہ ہے جس میں روا نہیں رکھنا کہ خاک زندہ سے استنجا کرین اور اسے طہت کرین قولہ خدا کی راہ میں نفل نہیں ہے اور نفل کی راہ میں جو کوئی اپنی طرف منہ کرے نشت اس کی دین کی طرف ہوا و جو کوئی دین کی طرف رخ کرے پشیم اس کی اپنی طرف ہو قولہ ایک روز آپ ساتھ اصحاب کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اس مکان میں ایک روزن تھا ناگاہ دھوپ اس روزن سے آئی اور لاکھون ذرے چٹنے لگے آپ نے فرمایا تم لوگ کو حرکت سے ان ذروں کی کچھ تشویش ہوتی ہے کہ ان میں سے فرمایا کہ مرو موحہ وہ ہے کہ اگر کوئی زمین و مافیہا اسی طرح حرکت میں آوے میں ایک ذرہ بھی اس کے دل میں فرق نہ آوے اگر موحہ ہے قولہ شرع حیدہ کی مثل چراغ کے ہے اور حق توحید مثل آفتاب کے جب آفتاب چٹے تو چراغ عالم عدم میں جاوے موجود ہو

عدم میں اور نور چراغ کو ساتھ نور آفتاب کے کچھ ولایت نور شمع توحید کپڑے اور حق توحید نسخ پذیر زمین پر قولہ مرد چاہیے کہ جان راہ پر رکھ دے اور بے جان کے راہ میں جاوے یہ گروہ محدود میں موجود اور بگیاں مکان موجود میں معرہ قولہ جو کوئی باوجود اپنے خطبہ وجود کا اسکے پڑھنا پر شرک پر گواہی دیتا ہے اور جو کوئی باوجود اسکے خطبہ اپنے وجود کا پڑھنا پر اپنے کفر پر قہر کرتا ہے اور جو کوئی اسکی ہستی کے ساتھ اپنی ہستی دکھتا ہے کافر ہے اور جو کوئی ساتھ ہستی اپنے کے ہستی اسکی چاہے وہ ناشائستہ ہے جسے اپنے تئیں دیکھا اُسکو نہ دیکھا اور جسے اُسکو نہ دیکھا اپنے تئیں نہ دیکھا اور اپنے سے اسے یاد نہ رہا جان شادی سے قطع کیا اور پردہ غت میں رہا حق تعالیٰ اسے حضرت قدس سے ایک خلیفہ بھیجے تو ولایت انسانیت میں وہ نیابت رکھتا ہے اور اسے خلق کو دکھاتا ہے اسکے اس آدمی کو نہ عبارت ہونے اشارت نہ زبان نہ دل نہ دیدہ نہ حرف نہ صوت نہ کلمہ نہ صورت نہ فہم نہ خیال نہ شرک اگر عبارت کرے کفر ہو اور اگر اشارت کرے شرک ہو اگر کہے میں نے جانا جہل ہو اگر کہے میں نے پہچانا ضغولی ہو اور اگر کہے نہ پہچانا مخدول ہو قولہ سب آسان وزمین میں زبان تلیل و تسبیح کی ہر گز دل نہیں ہر دل ایک معنی ہے کہ سوائے آدم اور فرزند آدم کے نہیں ہے اور دل وہ ہو کہ راہ شہوت و نفعت اور خواہش و اختیار کی تعبیر نہ کرے اور تیرا راہ ہر ہول کی زبان چاہیے کہ تجھے اپنی طرف دعوت کرے نہ زبان قولہ مرد چاہیے کہ لنگ گویا ہونے گویا لنگ مرد چاہیے کہ اُس معبود کو جو اسکے پیراہن میں ہے اسے قہر کرے اور کوشش کرے اپنے اوپر قہر کرنے میں نہ لغت کو نہ میں شیطان کے قولہ وہ چیزست چاہے جو تیری خواہش ہے فیض بہشت اور کسی چیز سے تیرا نہ ہو کہ وہ تجھے تیرا ہر ہول و فتنہ تو اُس سے اُسکو چاہے وہ تیرا ہر ہول و فتنہ کو اپنے آگے کر بہت دیکھے قولہ ہر جزو کو تیرے اجزائے چاہیے کہ حق میں دوسرے جزو کے محو ہو کیونکہ دوئی راہ دین میں شرک ہے تو نہ زبان جانے کہ دیدہ نے کیا دیکھا اور نہ دیدہ زبان کو جانے تو اپنا بھید کے توجہ کچھ نسبت تیرے ساتھ رکھتا ہے وہ خواہد انکسیت میں محو ہو۔

حضرت ابو یعقوب نہر جو رمی رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۱

۳۳۰

بزرگان اس طائفہ سے تھے خدمت اور ادب میں مخصوص و مقبول اصحاب تھے سوز نہایت رکھتے تھے اور مجاہدہ سخت اور کلمات پسندیدہ کہا جو کہ کوئی پریشان نہیں سے آپ سے زیادہ نورانی نہیں تھا صحبت عمر بن عثمان کی کی پائی تھی برسوں مجاور حرم رہے وہین وفات پائی ایک ساعت عبادت و مجاہدہ سے آسودہ ہوتے کبھی خوشدل نہ ہتے ایک دفعہ سنا جات میں نالہ کیا باطن میں اُنکے مذاق کی کہ ابو یعقوب توبہ نہ ہے اور بندہ کو راحت سے کیا کام ہے کسی نے اُسے کہا کہ ہم اپنے دل میں سخی پاتے ہیں طمان فلان شیخ سے میں نے اپنا حال کہا ایک نے روزہ رکھنا فرمایا دوسرے نے سفر کرنا میں نے دونوں کیے گزرا نل میں ہوئی آپ

کیا فرماتے ہیں آپ نے کہا اُن لوگوں نے تمہارے کام میں غلطی کی جب خلق سوجائے تم مسجد میں جاؤ اور تضرع اور زاری کرو اور کہو یا اللہ ہم تیرے کام میں تجھ پر تو میرا ہاتھ پکڑ اس مرد نے طے ہی کیا اور سختی دل زائل ہوئی قولہ میں نے ایک مرد واکشچی کو دیکھا کہ طواف میں کستا تھا اعوذ بک ربک میں نے کہا یہ کیا دعا ہے اس نے کہا کہ ایک دن ایک آدمی میری نظر میں اچھا معلوم ہوا تھا اسکی طرف دیکھا تھا ایک طمانچہ ہوا سے آیا اور اس آنکھ میں مارا جس سے دیکھا تھا اور اندھی ہو گئی آواز میں نے سنی کہ ستنے دیکھا ایک نظر کا طمانچہ اگر زیادہ تم دیکھتے تو زیادہ مارتے قولہ دنیا دریا ہوا اور کنارہ اسکا آخرت ہے اور کشتی اسکی نقوی اور آدمی سب سامان قولہ جلوسیری کھانے سے ہو وہ ہمیشہ بھوکا رہے اور جسکو تو گری مال سے ہو وہ ہمیشہ فقیر رہے اور جو حاجت اپنی خلق سے عرض کرے وہ ہمیشہ محروم رہے اور جو باری اپنے کام میں خدا سے بچا ہے ہمیشہ مخدول ہے قولہ زوال نہیں ہے اس نعمت کو جسکے واسطے نوشکر کرے اور بامداری نہیں ہے اسکو جسکی توانا شکری کرے قولہ جب بندہ کمال کو پہنچے حقیقت یقین سے بلانزدیک اسکے نعمت ہوا اور مصیبت قولہ اصل سیاست کم کھانا اور کم سونا اور کم بولنا اور ترک شہوات ہے قولہ بندہ جب اپنے سے فانی ہو ساتھ حق کے باقی ہوا جرم کچھ نام اسکا کئے الالبین ملو جی الی عبدہ ما واصلی قولہ خوشی میں مصلحتوں میں ہے ایک ملامت میں خدا کے دوسری نزدیک ہونے میں ساتھ خدا کے اور دور ہونے میں خلق سے تیسری یاد کرنا خدا کا اور بھولنا خلق کا اور نشان اسکا کہ شادی ساتھ خدا کے ہوتین چیز ہے ہمت ملامت میں رکھتی دور ہونا اہل دنیا سے تیسری وہ کہ خواہش خلق کی اس سے جاتی رہے کہ کچھ یاد کرے ساتھ خدا کے مگر کچھ خدا کا ہو قولہ عارف ترین خدا کا وہ ہے جو تجھ زیادہ ہو خدا میں قولہ عارف خدا کے نہ ہونے کے گردل بریدہ کرے تین چیز سے علم و عمل و خلوت کسی نے آپ سے پوچھا کہ عارف کسی چیز پر تاسف کرتا ہے یا کسی کے فرمایا عارف سوائے خدا کے کچھ ندیکھے کہ تاسف کرے کہا کس آنکھ سے دیکھے فرمایا چشم فائز وال سے قولہ شاہد ارواح تحقیق ہے اور شاہدہ قلوب تحقیق قولہ جمع وہ ہے کہ سکھایا آدم کو اسرار اور فقر وہ ہے کہ اس سے علم پر گنہگار ہوا منتشر ہوا اسکے باب میں قولہ رزق تو کلون کا خدا ہے جو بچتا ہے اسکو علم میں خدا کے بے شغل بے بخت اپنی خلق سے اٹھائی ہونہ نکایت کرے اس سے جو کچھ اسکو ہو بچے نہ بدگوئی کرے اسکی جاسکو کہ اس سبب سے کہ وہ دیکھے منع اور عطا سوا ہے خدا کے آپ سے پوچھا کہ خدا کی راہ کیوں کر ہے فرمایا دور رہنا جہان سے اور جنت رکھنی ساتھ ملا کے اور استعمال کرنا علم کا اور ہمیشہ ذکر میں رہنا

حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۲ ۳۲۱

آپ پر حضرت حمدون تھار حمد اللہ کے ہیں بہتر کار توکل تھے اور شیخ لایقان تھے اور دنیا و دلت سے بالکل بیزار تھے

عالم علوم ظاہر و باطن تھے اور بہت حدیثیں لکھی تھیں اور نئی تھیں قولہ ابو علی شفیق جبوقت بات کہتے اپنے واسطے کہتے تھے خلق کے واسطے قولہ جو بات اپنی زبان سے بولو چاہیے کہ اپنے حال سے بولو نہ چاہیے کہ بولنے والا اپنی عبارت میں دوسرے کی حکایت کرے کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے جواب دیا اُس شخص نے کہا کہ ایک بار اور فرمائیے آپ نے فرمایا میں اُسی سے پشیمانی میں ہوں کہ ایک بار کیوں کہا قولہ کوئی شخص کوئی فریضہ فرائض سے مصالح کرنے میں مبتلا ہو۔ جب تک مبتلا ہو مصالح کرنے میں سنتوں کے۔ اور جو کوئی مبتلا ہے ترک سنت ہو جلد ہو کہ کسی بدعت میں پڑے قولہ فاضل ترین تمہارے وقتوں میں وہ وقت ہے کہ خطروں سے وسوسہ نفس کے خلاص ہے ہوا اور لوگ گمان بدست تمہارے ساتھ خلاص رہے ہوں قولہ جو کوئی کہ نفس اسکا ملازمت اُس چیز کی کرے کہ اُس کی احتیاج نہ رکھتا ہو مصالح کرے احوال سے اپنے قولہ آدمی مائق پر تفاوت پر اپنے یعنی وہی سب چاہتا ہے کہ اُس کی بدبختی کا سبب ہو ایک روز آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ تلوگ سپر عاشق ہو کہ وہ تپہر عاشق ہو قولہ مجھے اُس شخص سے تعجب آتا ہے کہ کیا سے سخن کے اور خدا سے شرم نہ رکھے یعنی جب خدا کو حکم دیکھے کیونکر شرم نہ رکھے کہ کلام میں آوے قولہ جسکو محبت دین اور فقر اگر اسکو خشیت یعنی (خوف) ندین تو وہ فریضہ ہو قولہ خدمت ادب ہی نہ عداوت پر خدمت کیونکہ ادب ہی خدمت میں عزیز تر ہے خدمت سے قولہ میں ادب کا محتاج زیادہ اُس سے ہوں کہ بیاری علم کا قولہ جو کوئی اپنی عزت خلق کی نظر میں بزرگ جانے اسپرو واجب ہے کہ نفس اسکا اُسکی آنکھوں میں ذلیل ہو قولہ احکام غیب دنیا میں کسی پر ظاہر نہ ہو کر فضیلت دعویٰ ظاہر ہو قولہ ہرگز تسلیم و دعویٰ ایک حال میں جمع نہ ہو قولہ جو کوئی محبوب نہ ہو کسی چیز سے اپنے علم میں ہرگز اپنا عیب نہ دیکھے قولہ جو فقر کہ ضرورت سے ہو کچھ فضیلت اُس فقر کی نہیں ہے قولہ تحقیق فقر کی انقطاع جو دنیا و آخرت سے قولہ کوئی مشغول ہو اور پروا قات گذشتہ کے بیادہ اندوختہ سے دنیا پر قولہ آدمی آگے اور پیچھے سے دیکھ سکتا ہے اور وہ غایب ہے مالمین اپنے مقام اور وقت سے قولہ ظاہر میں دعویٰ عبودیت کا کرتے ہو مگر باطن میں باوصاف ربوبیت سہرا اٹھائے ہو قولہ عبودیت اضطرابی ہے نہ اختیار ہے قولہ جو کوئی مزہ عبودیت کا چکھے اسے عیش نہیں ہے قولہ عبودیت رجوع کرنا ہے سب چیزوں میں طرف خدا کے سوائے اضطراب کے قولہ بندہ بندہ اسکا ہو جب تک کوئی خادم اپنے واسطے نہ ہو نہ ہے جب خادم و حوٹد جا حد بندگی سے گرا اور ادب اچھا دیا قولہ کوئی چیز نہیں ہے کسی میں کہ اس نے خواری بندگی اور خواری سوال اور ذلت روئے چکھا ہے قولہ خدا نے انواع عبادت کو یاد کیا ہے الصابرین والصابرین والعاثین والمنفقین والمستقرین بالاسرار ختم مقامات استغفار پر ہو گیا ہے تو بندہ بنا ہوا اپنی تقصیر سب احوال اور احوال میں پس سب سے استغفار کرے قولہ جو کوئی سابقہ نفس کا اپنے اپنے نفس سے لیے عیش خلاق اس کے سایہ میں ہو قولہ تفریض ساتھ کب کے باہم بہتر ہو خلوت بے کسبے قولہ جو کوئی اس حدیث میں مرصع سے آوے قوی ہو اور جو سرقوت سے آوے ضعیف ہو اور فضیلت قولہ اگر

مہمت ہو کسی بندہ کی ایک ساعت یا ایک سانس نام عمر میں بے ریا بیشک برکات اس نفس کی آخر عمر تک رہے
 قولہ عارف وہ ہو کہ کسی چیز سے اسکو تعجب نہ آوے ایک شخص نے آپکو دعا کی فرمایا خدا تمھے دے جو کچھ تو امید
 رکھتا ہو کہا امید بعد معرفت سے تھی اور معرفت کماں وفات آپکی فیثا پور میں ہوئی اور مزار آپ کا شہد میں ہے

حضرت ابو الحسن صانع رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۱ ۹۴۲

یگانہ روزگار تھے اور مصر میں رہتے تھے اور شاخ قوم تھے اپنے عہد میں نظیر نہیں رکھتے تھے ابو عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 نے کہا ہے کہ سیکو غرافی زیادہ ابو یعقوب نہر جو رضی اللہ عنہ سے جتنے نہیں دیکھا اور بزرگ ہمت تر ابو الحسن صانع
 سے حضرت منشا دو نیوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وغیر میں دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہے ہیں اور
 انکے سر پر ایک گرگس سایہ کیے ہوئے ہیں نے جو غور کیا تو ابو الحسن صانع تھے قولہ اسد لال کیونکر کر سکتا
 جو صفات سے ایسے شخص کے کہ اسکا مثل ہو اسپر کہ اسکا مثل ہو قولہ معرفت شاہ حق تھالے کا جو کل احوال
 میں عجز اور اسے فکر لغتوں سے سب وجود سے اور نیزار ہونا ہر پام چاہنے سے اور قوت طلب کرنے سے

سب چیزوں سے آپ سے پوچھا کہ صفت مرید کی کیا ہے فرمایا وہ کہ خدا نے فرمایا کہ صفت علیم الارض با رحبت
 و صفاً علیم انفسم زمین ساتھ اس کشادگی کے مرید و ن پر تنگ ہو اور تنگ بین آپر انکے نفوس گردہاں کے طلب
 کرتے ہیں خون عالم سے باہر قولہ اہل محبت انفس شوق میں کہ ساتھ محبوب کے رکھتے ہیں تنعم کرتے ہیں بہر اور
 خوشتر تنعم اہل بخت سے قولہ اپنا دوست رکھنا اپنے مٹین ہلاک کرنا ہر قولہ مٹنا و امید فساد و طسج سے ہو

حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۱ ۹۴۲

فارس میں آپ ایک بڑے شیخ وقت تھے بہتہ طریق و صاحب مذہب تھے کہ جماعت صوفیوں کی پیروی کرتی
 تھی ہر جگہ میں ایک تصنیف غوامض حقیقت سے فرماتے تھے علوم ظاہر میں بھی بہت تصنیفیں آپکی ہیں مجاہدات
 ایسے سخت کیے کہ طاقت بشری سے ناممکن ہے انکے بعد فارس میں کوئی مثل انکے نہوا اور آپ ایسا ملک سے
 تھے بہت سفر آپ نے کیے اور بہت شایخین کی صحبت پائی ابتدا میں جب آپکو درد وین پیدا ہوا ہر گز میں ہزار بار
 سورہ غلاص پڑھتے کبھی صبح سے شام تک ہزار رکعت نماز پڑھتے تیس برس تک ثبات پناہ سال چار پچھتے کرتے جب
 آپ نے وفات کی چالیس چھ پیلے کیے تھے خفیف آپکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ ہر رات کو افطار کے وقت غذا
 آپکی سات منقون سے زیادہ نہ تھی ایک شب خادم نے آٹھ منقے رکھ دیے آپ نے صبح کو فرمایا کہ رات ہو کھلاوت
 عبادت نہ ملی آپ نے جانا کہ غذا زیادہ ہوئی خادم سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آٹھ منقے بخیال ضعف کے

ایک بڑھادیے تھے آپ نے دوسرا خادم مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر تو میرا دوست ہو یا تو چھڑکھتا قولہ چالیس برس سے مجھے مقبولی خلق میں دی جو اور مال دنیاوی مجھے اس قدر ریختہ ہوا کہ اسکی حد میں مگر میں نے اپنی زندگی کا فی ایسی کاٹی کہ مجھے زکوٰۃ واجب نہ ہوئی قولہ ایک مرتبہ مجھے خبر ملی کہ مصر میں ایک بوڑھے اور ایک جوان ملازمین بیٹھے ہیں وہاں گیا دیکھا کہ رو قبلہ بیٹھے ہیں نے تین بار سلام کیا جواب نہ آیا میں نے کہا کہ خدا کے واسطے میرے سلام کا جواب دو اس جوان نے سر اٹھایا اور کہا اخی خفیت دنیا تھوڑی ہے اور اس تھوڑی میں تھوڑی باتیں ہیں یہی ہے اس تھوڑی سے بہت کچھ لینا چاہیئے مگر تم ایسے فارغ ہو کہ میرے سلام میں مشغول ہو اور پھر مراقب ہو گئے ہو کچھ پیاسا تھا جو کہ پیاس میری سب بھول گئی اسنے ساتھ نازنظر و عصر میں نے پڑھی اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو جو ان نے کہا اخی ابن خفیت جلوگ اہل مصیبت میں جلوگ کو زبان پند نہیں ہے ہم مصیبت زدوں کو کوئی نصیحت کرے تین روز میں راکھ کھایا نہ سویا پھر میں نے کہا کچھ نصیحت کرو اس جوان نے سر اٹھایا اور کہا ایسے کی صحبت اختیار کرو کہ اسنے دیکھنے سے تلو خدا کی یاد پیدا ہو اور نیت اسکی تمہارے دل میں پڑے اور تھیں زبان نفل سے نصیحت دے نہ زبان گفتار سے قولہ ایک دفعہ میرا سرے روم میں گئے ایک راہب گوش خیال کے تھا دینے لاغر و نحیف لوگ لائے اور اسکو جلایا خاک اسکی اندھون کی آکھ میں لگائے تھے وہ بیٹا ہو جاتے تھے اور بار کھاتے تھے غصا پاتے تھے میں تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ سب باطل پر ہیں یہ کیونکر ہو اس رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ یہاں کیا کرتے ہیں فرمایا تمہارے واسطے آیا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کرتا ہو فرمایا یہ انصر صدق اور ریاضت کا جو کہ باطل میں جو اگر حق میں ہو کیسا جو ایک روز آپ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو کوئی راہ جانے اور اس راہ پر نہ چلے اور سلوک سے ٹھہر جائے تو خدا اسپر عذاب کرے کہ کسی خلق پر نہ کرے آپ نے سب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کی تھی آنحضرت نے دعا نکلیوں پر ناز پڑھی تھی آپ نے وہ ناز پڑھنا چاہا ایک رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت نہ پڑھ سکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ ناز خاص میری تھی چونکہ آپ اپنا سے لوگ سے تھے جب تو یہ کی اور حال پچا کہ ہوا لوگ آپ سے تقرب ڈھونڈتے دو دین تین عورتیں آپ کے نکاح میں رہیں ناز انجلہ ایک وزیر کی بیٹی تھی آپ کی بیویوں نے آپ میں ایک روز پوچھا کہ شیخ خلوت میں تمہارے ساتھ کیونکر رہتے ہیں سب نے کہا کہ مجھے انکی صحبت سے کچھ خبر نہیں ہے دختر وزیر جانتی ہوگی ان سے پوچھا انھوں نے کہا کہ ایک روز میں نے سنا کہ شیخ میری خلوت میں آتے ہیں میں نے کھانا پکایا اور زینت کی جب شیخ آئے میں نے کھانا سامنے رکھا ایک ساعت وہ مجھے دیکھتے رہے اور میرا ہاتھ پکڑ کر زیر بیراہن اپنے سینہ پر رکھا اور اپنے بیت پر ملا تھا کہ گرہن میں سنہ دیکھیں کہ آپکے پیش پڑی ہیں کہا اخی عورت تم نہیں پوچھتیں کہ یہ کیا ہو میں نے پوچھا فرمایا یہ سب خدات صبر جو کہ ہر گزہ میں نے باندھی ہیں

ایسے سندھ اور ایسے کھانے سے کہ میرے گمے تم لائی ہو یہ کہا اور اُٹھ گئے اور مجھے زیادہ اس سے گستاخی کی قدرت
 دینے ساتھ نہ تھی کہ وہ کمال ریاضت میں تھے ایک روز ایک مسافر آپ پاس آئے پیراہن و خرقہ و دستار و ازار
 سب سیاہ پہنے ہوئے پوچھا اے بھائی کیون سیاہ کپڑے تم نے پہنے ہیں کہا میرے خدا سب مر گئے ہیں ماضی نفس و
 ہوا شیخ نے فرمایا کمال و دو کمال دیے گئے پھر لوہا یا پھر نکلوا یا بہانیاں کہ ستر باریہ عمل آپ نے کیا اور کوئی تفسیر
 اس شخص میں نہ آیا بعد اسکے شیخ اُٹھے اور اُسکا سر حرام اور محذرت چاہی اور کہا کہ نکلو اس لیے سیاہ پوشی
 سزاوار ہے آپ کے پاس ایک مسافر آئے اور بیمار ہوئے مرض اسہال میں رات کو آپ پچاس پچاس مرتبہ اسکا
 طاس اٹھاتے اور صاف کر کے رکھتے ایک شب شیخ کو ذری قیید آگئی اور اُس مسافر کو قضا حوا اُس نے پکارا
 آپ سوچو دیکھتے اُس نے پکارا کہ کہاں ہے تو لغت ہو تبھر آپ بند سے چوٹے اور دوڑے اور طاس اٹھا یا اور
 لیگے بلکہ مریہ و ن نے کہا کہ اُس نے یہ لفظ کہا جلوگ اپنی جگہ نہیں رہے آپ صبر کرتے ہیں اپنے فرمایا میں نے
 چشما کہ اُس نے کما رحمت ہو تبھر قولہ پاک رہا دنیا سے میں راحت ہو دنیا سے جاتے وقت قولہ رضا کی دو قسم
 ہیں رضا اسکے ساتھ تدبیر و ن میں اور رضا اُس سے اُس قضا میں قولہ را دت رنج و ایم جو اور ترک راحت قولہ
 وصلت وہ جو کہ محبوب سے اتصال پیدا ہو باعتبار سب چیزوں کے اور غیبت ہو سب چیزوں سے سوائے حق تعالیٰ
 کے قولہ تھو علی دور ہنایا ن چیزوں سے جو مجھے خدا سے دور رکھیں قولہ قاعدت نہ طلب کرنا اس چیز کا جو
 جو اتھ میں نہیں ہو اور بے نیاز ہو نا اُس چیز سے جو اتھ میں ہو پوچھا عودیت کب نیک آوے فرمایا جب سب کام
 اپنا خراب سوئے اور بلا صبر کرے پوچھا جو روٹیاں ہیں اور جو کھے رہنے کے بعد باہر آوین اور بقدر حاجت سوال
 کریں انہیں کیا کہتے ہیں فرمایا کذاب جب آپ کی وفات قریب ہوئی خادم سے وصیت فرمائی کہ میں ایک جھگڑا غلام
 ماضی تھا جب میں مرون کو میری گردن میں طوق اور پیر میں ٹیری اور میرے ہاتھ کو ٹیڈ پر باندھ اور مجھے قبلہ
 روٹھا دے شاہ وہ قبول کرے جب آپ نے وفات فرمائی تو خادم نے تعمیل وصیت کرنی چاہی ہاتھ سے آواز دی
 کہ اے یخبر ایسا بہتہ کر تو چاہنا ہے کہ میرے عزیز کو ذلیل کرے وہ بازار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین

حضرت امام ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴

عرض کی کہ اگر اسیر تم مخلوق ہو کر اسکو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے خلعت کے ساتھ بے ادبی ہو یا وجود کی نگاہ اپنے خلعت کی قدر معلوم ہو یا دشاد عالم نے مجھے اپنی محبت و معرفت کا خلعت عطا فرمایا جو وہ نہیں چاہتا جو کہ میں اسکو خلق کی خدمت میں سیلا کروں یہ فرما کر آپ چلے آئے حضرت نساج علیہ الرحمہ کی خدمت میں آکر تو یہ کہ اس کے بعد حضرت جنید رضی اللہ عنہ علیہ کی حضور میں حاضر ہوئے عرض کی گوہر آشنائی کا نشان آپ کے پاس بناتے ہیں قیمت لیکر دیجیے یا عطا فرمائیے آپ نے فرمایا اگر قیمت لون تو تم دے نسکے اگر بخشدون مفت سمجھ کر دے کر دو گے ان مردوں کی طرح سر کے بل چلا اور اپنے کو اس دریا میں ڈال دیا حضرت ثبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کیا کرنا چاہیے فرمایا ایک بزرگ کبریت فروشی کرو آپ نے قبول کیا ایک سال کے بعد پھر عرض کی اب کیا کروں ارشاد ہوا جب تک لگو مجھ کی کسالت تک آپ نے کیا اور اسی حالت میں ایک جگہ پہنچے تمام بازار میں پھرے مگر کسی نے کچھ نہ دیا پھر حضرت جنید کی حضور میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ تمہاری کوئی قدر و قیمت خلق کے نزدیک نہیں تم ان سے تلخ پھر کی سلائی آپ نے نہاوند وغیرہ کے علاقہ میں اسی طرح رہنے کا حکم فرمایا آخر کار آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمکو اپنے پاس اب رہنے کی اجازت اس شرط پر دیتا ہوں کہ درویشوں کی خدمت کرو آپ نے تعمیل حکم کی ایک سال تک خدمت اصحاب میں رہے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو بکر اب اپنے نفس کی حالت دیکھو جو اب اپنے کو کترین خلق پاتا ہوں آپ نے فرمایا اب تمہارا ایمان درست ہوا نقل ہے کہ آپ بچہ کو ننگر دیتے اور اسے اللہ کلاتے فرماتے جو کوئی اللہ کا نام لے گا اسکا منہ شکر سے بھر دینا چند سے یہ حالت رہی پھر آپ نے کنا شروع کیا جو شخص اسکا نام لے گا منہ اسکا سیم و زرسے بھرون اس کے بعد آپ کو غیرت آئی تمشیر برہنہ ہاتھ میں لی اور فرمایا اب جو کوئی اللہ کا نام لے گا اسکا سترن سے جدا کر دینا جب شوق کا غلبہ ہوا اپنے کو و جلہ میں ڈال دیا موج نے کنارے نکالا پھر آگ میں کود سے کچھ ضرر نہ پہنچا اللہ نے محفوظ رکھا ہاں تک شوق نے ترقی کی کہ آپ کے دماغ میں شورش عظیم پیدا ہوئی سابی خلقت دیوانہ کہنے لگی دس مرتبہ آپ کو پکڑ کر قفا خانہ میں لے گئے ہر بار یہی فرمایا دیوانے تم ہو میں نہیں ہوں نفس ہی کہ آپ کے پیر میں کسی نے پھر مار دیا اس سے جو قطرہ خون کا پکا زہین پر نقش اللہ نگیلا آیت اے مجاہدہ میں آپ شب کو آنکھوں میں نمک ڈالتے تھے کہ نیند نہ آئے کہتے ہیں کہ سات من نمک اپنے تازانہ مجاہدہ آنکھوں میں ڈالنا قولہ سونے والا غافل ہوا اور غافل محبوب ہے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ثبلی خلق میں میں اللہ کی کام بھی اسکا منصور کا سا جو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا من طلب و جد حضرت ثبلی نے عرض کی لابل من و جد طلب نقل ہے کہ ایک دن حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ثبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کو بوسہ دیا آپ نے پوچھا کہ ابو ثبلی کو سا کام تھے کیا عرض کی یا شیخ بعد اواسے سنت نماز مغرب و رکعت نماز پڑھتا ہوں اور اس میں یہ آیت لکھ جا کہ رسول من انفسکم الخ پڑھتا ہوں آپ نے

فرمایا وجہ نقل جو کہ ایک روز آپ وضو کر کے سجدہ کو چلے نہ آئی کہ ایسی طہارت ہو کہ اس دلیری سے میرے
گھر کو آپ پھرے نہ آئی میری درگاہ سے پھر کہاں جائیگا آپ نے فرمایا نہ آئی کیونکہ مجھ طعن کرتا ہوا چٹا گوش
ہو سے صد آئی صبر و تحمل کا دعویٰ کرتا جو پس آپ نے عرض کی المستغاث بک تنک نقل جو کسی نے آپے پوچھا تو پھر
عجائب سے جو آپ نے فرمایا وہ دل جو خدا کو پہچانے اور پھر گناہ اُس سے سرزد ہو آپ فرماتے ہیں کہ کوئی فرقہ رافضی و
خارجی سے زیادہ بہت ہمت نہیں ہو کہیونکہ اور دن نے کسی امر حق پر خلاف کیا اور اس میں بحث کی مگر ان دو
فرقوں نے انہی عمر تصعب میں ضائع کی ایک روز جب آپ بعلت دیوانگی تید تھے ایک جماعت آپ کے پاس گئی پوچھا کہ
تم لو کون ہو انھوں نے کہا تمہارے دوست ہیں آپ نے پھر اٹھا کر سب کو مارنا شروع کیا سب بھاگے آپ نے
فرمایا ایچھو تھو دعویٰ دوستی کا کرتے ہو اور میری بلا سے بھاگتے ہو ایک روز تھوڑی آگ لپے ہوئے کہ رہے
تھے کہ میرا دل چاہتا ہو کہ جا کر کعبہ کو جلاؤن تو خلق طرف خداوند کعبہ کے نسخہ لادے اور ایک روز ایک لکڑی کے دونوں
طرف آگ دیکر باتھ میں لیے ہوئے کہتے تھے کہ میں جاتا ہوں بہشت اور دوزخ دونوں کو چلا دیتا ہوں تو خلائق عبودیت
سے علت کریں کئی رات دن ایک درخت تلے رقص کرتے تھے اور کہتے تھے ہو ہو پوچھا حال کیا ہو فرمایا فاختہ اس خست
پر بھی ہوئی کمر ہی ہو کہ کو میں اُس سے گستاہوں ہو ہوا اور جب تک آپ چپ نہ ہوئے فاختہ نہ چپ ہوئی ایک روز
اپنے ابرو کا گوشت زنبور سے فوج رہے تھے حضرت جنید نے پوچھا یہ کیوں آپ نے فرمایا کہ مجھ پر حقیقت ظاہر ہوئی اور
میں اسکی طاقت نہیں رکھتا ایسے یہ کرتا ہوں کہ ایک ساعت مجھے ساتھ میرے دین ایک روز آپ صبح سے رورہے
تھے اور ناکہ کر رہے تھے حضرت جنید نے کہا کہ شبلی کو حضرت خداوند سے ایک امانت ملی تھی بطور ودیعت کے انھوں نے
چاہا کہ اس میں خیانت کریں اُس نے نالہ و آہ میں مبتلا کر دیا کہ شبلی خلق کے درمیان عین اللہ ہر ایک روز حضرت جنید
کی مجلس میں حضرت شبلی کی تعریف شبلی کے سامنے کر رہے تھے کہ صدق و شوق میں آپ سے عالی ہمت زیادہ کوئی ہو
نہیں جو حضرت جنید نے فرمایا تلوگ غلط ہو وہ مردود اور مخدول ہو اور فرمایا کہ شبلی کو یہاں سے نکال دیجے آپ
باہر گئے حضرت جنید نے اصحاب سے کہا کہ یہ جو تلوگ نے شبلی کی تعریف کی اُس سے میرا نکالنا سو چند بہتر ہو تلوگ
اُس مدح سے اسپر تلوار رستے تھے اور میں سپر سامنے لایا تو ہلاک ہوا آپ ایک تہ خانہ رکھتے تھے انکو اس میں جانے
اور ایک بوجھا لکڑی کا ساتھ لجاتے اور جب کوئی غفلت آنکے دل میں آتی تو اس لکڑی سے اپنے اوپر ہارتے اکثر ہوتا
کہ چند لکڑیاں ٹوٹ جاتیں اور اُتھ پیرہو اور ہمارے ایک روز آپ خلوت میں تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے
پوچھا کون ہو کہا ابو بکر کہا ابو بکر صدیق ہو تو مت آؤ اور زحمت نہ دو تو میں اُسے دست رکھوں قولہ ایک عمر میری
اس تمنائیں گزری کہ ساتھ خدا کے ایک ایسی خلوت مجھے ملے کہ شبلی درمیان نہ ہو اور چالیس برس اس آرزو میں
گزرے کہ ایک نفس خدا کو ہم جانیں اور ہر جانین قولہ تکیہ گاہ میرا عجز و نیاز ہو قولہ کاش میں گلشن تاب ہوتا کہ

خلق مجھے نہ پہچانتی قولہ میری غوری جو وہاں سے بدتر ہو قولہ چار بلابین متلاہون نفس دنیا ہوا شیطان اور مجھے تین مصیبت ہو ایک یہ کہ حق میرے دستے گیا ہر دوسرے یہ کہ باطل اسکے جگہ آٹھیا ہر تیسرے نفس کا ذکر کتا ہوں کہ علاج سے اس مصیبت کے فارغ ہوا اور اسے درد علاج پذیر نہیں ہوا ہر آپ کتے خداوند دنیا اور آخرت دونوں مجھے دیدے تو اسکا ایک لقمہ بنا کر ایک جو دسکے منہ میں دیدوں تو وہ حجاب خلق کے آگے سے اٹھ جائے اور مقصود کو پہنچیں قولہ دل دنیا اور آخرت سے اچھا جو اس سبب سے کہ دنیا سرے محنت ہو اور آخرت سرے نعمت اور دل محل معرفت قولہ اگر میں بادشاہ کی خدمت تلکے ہوتا تو خدمت مشاخ نکر سکتا ایک روز نیا کٹر اپنا تھا آہار کر جلا دیا لوگوں نے کہا کہ ضائع کرنا مال کا طریقت میں روا نہیں ہو فرمایا خال شد تھامے انکم وایعبدون من دون اللہ حسب غم خدا کتا جو وہ چیز کہ دل تیرا اسے دیکھے اُس چیز کے ساتھ تجھے ہم دوزخ میں جلا دینا میں نے میرے اس کپڑے کی طرف میل کیا ایک غیرت آئی اسنے اُسے جلا دیا جب آپکا احوال بلا ہوا آپ مجلس کئے گئے اور خوش بختی عوام پر ظاہر کرنے لگے حضرت جنید نے آپکو ملاحت کی کہ میں نے جن باتوں کو تے خانہ میں چھپا کر رکھا تھا تم منبر پر برسر عوام کتے ہو آپ نے کہا میں کتا ہوں اور میں ستا ہوں میرے سوا دو تو ن عالم میں کون ہو یہ بات کہ میں کتا ہوں حق ہے حق کو جاتی ہو اور شبلی درمیان میں حضرت جنید نے فرمایا تجھکو سلم ہو اگر ایسا ہو قولہ جسکے دلیں دنیا و آخرت کا اندیشہ ہو اسکو میری مجلس میں بیٹھا حرام ہو ایک روز آپ مجلس میں اللہ اللہ کہ رہے تھے ایک درویش بنے کہا کیوں لا الہ الا اللہ نہیں کتے آپ نے فرمایا دوتا ہوں کہ کتنے میں لا کے اللہ تک پہنچنے پناوے اور مر جاؤں تو دشت میں پڑ جاؤں درویش کو اس بات نے اثر کیا کا پنا اور مر گیا جو کوئی آپ پاس تو یہ اور طلب طریقت اور سلوک کو آتا فرماتے کہ جنگل میں جاؤ اور توکل اور تجربہ پر سفر حج کو جب حج کے پھر تو میرے پاس آؤ اور میری صحبت کی بلا حیات اسوقت تک ہو گئی پس بے زاد و را حلہ کے اُس جنگل میں اپنے بارونکے ساتھ بھیجے لوگوں نے کہا کہ خلق کو ہلاک کرتے ہو فرمایا ایسا نہیں ہو بلکہ انکے میرے پاس آئیکھا مقصود میں نہیں ہوں اگر انکی مراد میں ہوں تو بت پرستی ہو بلکہ وہی فسق انکا انکے لیے اچھا ہو کہ فاسق موحہ بہر ہو رہبان زادہ سے لیکن انکا آنا میرے پاس مقصود ہو طلب حق سے اگر اب راہ میں ہلاک ہوں انکا مطلب برآوے اور اگر پھر آویں تو مجاہدہ سفر نے انکو ایسا سیدھا کیا ہو کہ یہاں دس برس کے مجاہدہ میں ویسے ہوتے قولہ جب میں بازار میں جاتا ہوں خلق کی پشانی پر سعید و شقی لکھا ہوا دیکھتا ہوں کبھی کبھی آپ نعرہ مارتے اور کبھی آہ از افلاس آہ از افلاس پوچھا افلاس کس سے ہو فرمایاں حیا لئلا الناس ومن استیئاس الناس ومن مخالطه الناس دھما دھم و خدا تہم آپ فرماتے ہیں کہ ابلیس میرے پاس آیا اور کہا زنا ترکو مغرور کرے صفائی اوقات کیونکہ اسکے باطن میں غم مض آفات ہیں ایک وقت گیل لکری آپ کے سامنے جلا رہے تھے ایک طرف جلتی تھی اور دوسرے سرے سے پانی نکل رہا تھا پس آچھے اصحاب سے

تو آیا ایمان آگے جکتے ہو کہ دلعین آتش شوق رکھتے ہیں تو کیوں تمھاری آنکھوں سے آنسو نہیں روان
ہیں ایک روز آپ حضرت جنید کے پاس آئے اور آپ کی پڑی توڑ دی لوگوں نے کہا یہ کیا کیا آپ نے فرمایا
کہ میرے آنکھ تلے ابھی معلوم ہوئی اسلئے میں نے توڑ دیا کہ میری آنکھ تلے کوئی چیز ابھی نہ معلوم ہو ایک روز
اصحاب کے ساتھ آپ بنگل میں جاتے تھے ایک کھو پڑی پڑی دیکھی اسپر لکھا تھا خسر الدین والد نیا آپ نے
فرمایا یہ کھو پڑی کسی نبی یا کسی ولی کی جو پوچھا آپ کیونکر ایسی بات فرماتے ہیں فرمایا جبکہ دین و دنیا کو نقصان
نکرسے خدا تک نہ پہنچے ایک جائزہ پر آپ نے پانچ تکبیر پڑھی پوچھایہ کیا فرمایا کہ چار تکبیر مردہ پر اور ایک
تکبیر عالم اور عالمیان پر ایک مرتبہ آپ غائب ہو گئے اور کہیں نہیں پائے گئے تھوڑے روز بعد آپ کو بخشتون
میں دیکھا گیا آپ کی جگہ پر کہا ان میں میری جگہ پر جیسے یہ مغت دنیا میں نہ مردہ میں نہ عورت میں دین
میں نہ عورت ہوں نہ مرد پس میری جگہ پر انھوں نے تو کہاں ہو گئی قولہ ایک عمر گذری کہ میں اس تمنایں ہوں
کہ کون سبھی اللہ مگر جو کہ میں جانتا ہوں کہ کتنا بھڑھوٹھ جو اس سبب سے نہیں کہہ سکتا ہوں قولہ
اپنے زمانے سے میں ہانتا تھا کہ طرب محبت میں حق تعالیٰ کے کراتا ہوں اور اس کے مشاہد سے انس مگر اب جانا کہ
دن اور انس سواے ساتھ ہم جنس کے ہو قولہ عجیب تر وہ چیز جو کہ جو آدمی خدا کو پہچانے پھر اسے سچ دے
قولہ مرید کا کام اس وقت تام ہو کہ حال اسکا سفر اور حضر میں یکساں ہو اور حاضر اور غائب اسے یک رنگ کسی نے
کہا کہ مجھے کوئی خبر و توحید مجرد سے زبان حق مفرد سے فرمایا دیکھ یعنی (ہائے) جو کوئی عبارت میں توحید
سے خبر دے لے ہو اور جو اشارت کرے اس سے تنوی ہو یعنی جو کوئی ایا کرے بت پرست ہو جو کوئی اس میں بات
کرے غافل ہو اور جو اس سے چپ رہے جاہل ہو اور جو جانے کہ اسے پوچھی ہو اور حاصل ہوئی جو وہ بے حاصل ہو
اور جو ساتھ نزدیکی کے اشارے کرے دور ہو اور جو کوئی اپنے سے وجہ کرے وہ گم گشتہ ہو اور جو کچھ تفسیر کرے
وہ ہم سے اور اور اک کرے عقل سے سب معانی میں وہ تمام تر مصروف ہو اور مردود ہو پھر اور بحث اور تمام مباحث
پر تمھاری طرح قولہ تصوف وہ جو کہ ویسا ہو جیسا کہ پیش از وجود تھا قولہ تصوف شرک ہے اس سبب سے کہ تصوف
حفاظت دہی پر غیر ہے اور غیر ہے قولہ فنا اسوتی ہو اور ظہور لاہوتی قولہ تصوف ضبط قوی کا ہو اور مراعات
انفاس قولہ صوفی اس وقت صوفی ہو کہ تمامی خلایق کو اپنا عیال جانے قولہ صوفی وہ جو کہ منقطع ہو خلق سے
اور متصل ہو ساتھ حق کے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خلق سے انکو منقطع کیا وہ اسطیفیک نفسی اور اپنے میں انہیں
پس ایسا کہ کن ترانی قولہ صوفی اطفال ہیں کنار طہ حق تعالیٰ میں قولہ تصوف صحت پر دیکھنے سے کون کے اور
ایک برق سوز ہے اور بے غم تھینا جو حضرت حق تعالیٰ میں قولہ حق تعالیٰ نے وحی کی حضرت داؤد
علیہ السلام پر کہ میرا ذکر خاص ہو واسطے ذکر و نیکے اور بہشت خاص ہو واسطے طبعون کے اور زیارت

میری خاص ہر مسافروں کے واسطے اور محبت میری خاص ہر مجنون کے واسطے قولہ حب ایک وشت ہر لذت
 میں اور ایک حسرت ہر نیت میں قولہ محبت رنحک کرنا اپنے اوپر محبت میں اس سبب سے کہ مانند تیرے کیا
 لائق اُسکے ہو کہ اُسے دوست رکھے قولہ محبت ایثار ہر خاص اس چیز کے لیے جو کچھ تم دوست رکھو واسطے
 محبوب کے قولہ جو کوئی دعویٰ محبت کرے اور بغیر محبت محبوب کے دوسری چیز میں مشغول ہو اور بغیر محبت
 دوسری چیز طلب کرے وہ ایسا دوست ہو کہ اتنا اکر تاجر محبوب پر قولہ سبب دلوانی گلاٹھ والی ہو اور آتش
 محبت جانو لگی اور شوق نفسوں کا گلاٹھ والا ہو قولہ جبکہ نزدیک توحید صورت نہ کرے اُس سے ہرگز بہت
 توحید نہیں سونگی ہر قولہ توحید موحدا کا حجاب ہر حال احدیت سے قولہ تیسے توحید اس سبب سے درست نہیں
 آتی ہو کہ اُسکو اپنے میں کھوجتے ہو قولہ معرفت تین ہیں معرفت حق تو اسے وہ محتاج ہو معرفت نفس و متعلق ہر
 اداسے فراغ میں ہر معرفت وطن وہ محتاج ہو اور پر راضی ہونے کے اُنکی قضا پر اور اُسکے احکام پر قولہ حب
 خدا چاہے کہ بلا پر عذاب کرے اُسکو عارف کے دلیں لاوے قولہ عارف وہ ہو کہ کبھی چھڑکی بھی قدرت اُسے نہوا اور کبھی
 ساتون آسمان زمین کو ٹوک فرہ پر اٹھالے کہا اسی شیخ ایک وقت دیا کہا کتاب ایسا کہتے ہیں فرمایا اسوقت
 ہم ہم تھے اسوقت ہم نہیں ہیں وہ ہر قولہ عارف کو زبان نہوا اور محبت کو گل نہوا اور بندہ کو دعویٰ نہوا اور رُسے
 والے کو قرار نہوا اور کوئی خدا سے نہیں جھاگ سکتا ہر قولہ اول معرفت خدا کی ہو اور آخر کی اُسکے تباہ نہیں ہر
 قولہ کسی نے خدا کو نہیں پہچانا ہر اگر پہچانا تو دوسرے کے ساتھ مشغول نہوا قولہ عارف وہ ہو کہ دنیا کو شل آزار
 کے کرے اور آخرت کو شل چادر کے ہر دو دونوں سے ہر دو ہوا اور ساتھ حق تبارک کے منفرد قولہ سوا خدا کے نہوا اور
 گویا نہوا اور اپنے نفس کے لیے کیسکو سوا اُسکے حافظ بنانے اور دوسرے سے بات سنا اُسکے نہتے قولہ عارف کا
 وقت شل زمانہ ہمارے ہر مدگر بننا ہر بجلی چلتی ہو اچھی ہو شگونے بچکے ہیں مرغان چکے ہیں حال
 عارف کا بھی ایسا ہی ہوتا ہر آنکھ سے دیکھتا ہر لب سے ہنستا ہر دل سے جلتا ہر سر سے ناز کرنا ہر ہنسنے دوست کا
 نام لیتا ہر اُسکے دروازہ پر ہر تاجر قولہ دعوت کی تین قسم ہیں دعوت علم دعوت معرفت دعوت معاینہ قولہ علم
 ایک ہی ہوا اور وہ یہ ہو کہ اپنی ذلت کے ساتھ اپنے نفس کو جانو قولہ عبارت زبان کی علم ہر اور عبارت و اشارت
 زبان معرفت قولہ علم الباقین وہ ہو کہ تلگو ہر زبان پیغمبران سے پہونچی ہو اور عین الباقین وہ ہو کہ بیواسطہ نور
 ہدایت سے اسرار طلب میں پہونچے اور حق الباقین وہ ہو کہ اس عالم میں اُسکے ساتھ راہ نمیز ہر قولہ بہت طلب
 خداوند ہوا ورجو کہ اُسکے سوا ہر ہمت نہیں ہر قولہ صاحب ہمت کسی چیز میں نہیں اُڑتا ہر مگر صاحب ارادت
 جلد اُڑتا ہر قولہ فقر وہ ہو کہ کسی چیز سے مستغنی نہوا سوا اُسے خدا سے اُٹھانے کے قولہ درویشو نہکے ہر مسودہ
 ہیں کمتر اُسکا یہ ہو کہ اگر سب دنیا اسکی ہو اور اُس نے سب بانٹ دیا ہو پس اُسکے دلیں نہکے کہ کاش قوت

یک روز پھریتے تھے اسکا حقیقت میں نہ قولہ شریعت وہ ہے کہ اُسے پوجا اور طرقت وہ ہے کہ اُسکو طلب کرو
 اور حقیقت وہ ہے کہ اُسکو دیکھو قولہ فاشلترین ذکر نسیان ذکر پر مشابہہ مذکور میں قولہ مٹھنا ساتھ خداوند تعالیٰ
 کے بمواسطہ ایک سخن ہے قولہ صابر اہل درگاہ سے ہے اور راضی اہل بیش گاہ سے اور مغضوب اہل بیت سے قولہ ہم
 غفلت ہے اسلئے کہ دنیا باخیر ہے اور زہنا خیر میں غفلت ہے قولہ زہد وہ ہے کہ دنیا کو بھولا اور آخرت کو یاد کرو قولہ جو کچھ
 تیرے لیے ہے ناچار تجھے پہونچے اور جو کچھ تیرا نہیں ہے کو شش کرنے سے بھی نہ پہونچے پس تمہارا زہد کس میں ہے
 قولہ زہد کا پھر ناہوشیا سے طرف خالق اشیائے قولہ استقامت دنیا میں قیامت کا دیکھنا ہے اور جو کچھ وقت
 کے اُسپر قیام کرنا قولہ علامت صادق کی باہر ڈالنا حرام کا ہے گردن ہائے دہان سے قولہ انس وہ ہے کہ تجھے اپنے
 سے دشت ہو جو شخص ذکر سے انس کرے وہ کب ہوش اسلئے جو مذکور سے انس کرے پوچھا کہ عارف پر جو کچھ نظر
 ہوتا ہے اُسکی تحقیق کر سکتا ہے فرمایا اُسکی تحقیق کیونکر ہو اُس چیز کی جو ثابت نہ ہو اور کیونکر آرام کرے اُسکی خبر کے ساتھ
 کظاہر نہ ہو اور کیونکر ناامید ہو اُس چیز سے کہ پوشیدہ نہ ہو کہ یہ حدیث ظاہر ہے باطن میں اور باطن ہے ظاہر میں
 قولہ جو اشارت کہ خلق حق کی طرف کرتے ہیں ان پر رو کی گئی ہے اسوقت تک کہ اشارت کریں حق سے
 طرف حق کے اور انھیں طرف اس اشارت کے راہ نہیں ہے قولہ جب بندہ ظاہر ہو آنکھوں میں بندہ کی وہ بت
 ہو اور جب اسپر صفات حق تعالیٰ ظاہر ہوں تو وہ مشاہدہ ہو قولہ ہر نعمت کے نیچے تین مکر ہے اور ہر طاعت کے
 نیچے چھ قولہ عبودیت اٹھ جانا ارادت و مراد کا ہے تیرے ارادت میں اور فسخ اختیار کا ہے تیرے اختیار میں اور ترک
 تیری آرزو کا ہے اُسکی قضا میں قولہ انبساط قول سے ساتھ حق تعالیٰ کے ترک ادب ہے قولہ انس پکارنا ساتھ آدمی کے کلمات
 ہے اور زبان ہلائی ذکر اللہ تعالیٰ سے وسواس قولہ علامت قرب منقطع ہونا ہے سب چیز سے سوائے خدے تعالیٰ کے
 قولہ جاہل مردی وہ ہے کہ صلاح خلق کی اپنے نسل جاہل بلکہ اُس سے بہتر قولہ بلند ترین منازل رجا جاہل قولہ خوف
 واصل میں زیادہ سخت ہے خوف سے مکر میں قولہ کوئی دن نہوا کہ خوف مجھے غالب نہوا اور اسدن ایک دروازہ حکمت
 وغیرت کا مجھے کھلا قولہ شکروہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھو نہ سمجھو کہ جو سانس کہ بندہ موافقت مولیٰ سبحانہ تعالیٰ میں لے
 وہ سب عابد و نکی عبادت سے بہتر ہے جو قیامت تک کریں قولہ جو کوئی ایک عبادت را کو غفلت سے سوئے وہ ہزار برس
 آخرت سے پیچھے رہے قولہ ایک طرفہ العین کا سمو حق تعالیٰ سے اہل معرفت کو شرک ہے قولہ جو ساتھ خدا تعالیٰ کے تلف ہو جائے
 اسکا خلف ہو قولہ جو فانی ہو ساتھ حق کے باقی ہو عبودیت کا کیا ذکر قولہ ایک جماعت ظاہر ہوئی کہ آتی ہے
 عادتاً اور جاتی ہے رسماً اس ٹیٹھے اور منے سے کچھ زیادہ ہو مگر باقولہ ملو لازم ہے کہ ہمیشہ ملازم خدا ہو اور
 اسوے اللہ سے ہاتھ اٹھاؤ قال اللہ تعالیٰ و رہم فی خصم لم یؤمن قولہ اسوقت ہم اسودہ ہوتے ہیں جسوقت کسیکو سوا
 اپنے ذرا کا نہیں دیکھتے میں نبی ہر تن ہم ہوتے ہیں قولہ اگر خدا کی قدر ہم پوری جانتے تو کسی سے سوائے

خدا تعالیٰ کے نذر تے قولہ اگر تاملی دنیا کا ایک فہرہ بنا کر طفل شیر خوارہ کے تھوئین دین تو مجھے اسپر رحم آدم سے کہ ابھی وہ بھوکھا ہو قولہ اگر تاملی دنیا مجھے ہو تو میں ایک جہود کو دیدہ و ناکر تجھے وہ قبول کرے تو میں احساند ہوں قولہ کائنات کی وہ مقدار نہیں ہو کہ میرے دل پر گزر سکے اور کیونکر کائنات اس کے دل پر گزرے جبکہ ولین کون ہو قولہ خدا یا اگر آسمان میرا طوق گردن اور زمین میرے پیر کی بیڑی بناوے اور سارے جہان کو میرے خون کا پیاسا کرے میں تجھے نہ پھروں جب آپ کی وفات نزدیک ہوئی تو آپ کی آنکھوں میں خیر کی تھی آپ خال سر پر اوڑتے تھے اور اتنی بقیار ہی آپ میں ظاہر ہوئی کہ کبھی نہیں جاسکتی لوگوں نے کہا یہ سب کیوں ہو کہا مجھے ابلیس پر رشک آتا ہو اور آتش غیرت میری جان جلاتی ہو کہ میں جب یہاں پیاسا بیٹھا ہوں اور وہ انہی چیزوں کو دے دے کہ وہ ان علیک یعنی الی یوم الدین اضافت لغت کی ابلیس کے ساتھ ہم نہیں دیکھ سکتے ہیں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے ہو نہ شریف اضافہ لختے ساتھ ابلیس کے دیا ہو اگر چہ نشت ہو آخر اسی دوست سے ہر جہر آپ چپ ہو گئے تھوڑی بعد پھر اضطراب ہو فرمایا دو ہوا چل رہی ہو ایک باد لطف دوسری باد قہر پس اگر مجھے باد لطف ڈولے تو میں یہ سختی اور ناکامی اسکی امید پر کھینچ سکتا ہوں اور اگر عیاذ باللہ باد قہر مجھے ڈولے تو پھر کچھ نہیں جس شب کو اپنے وفات فرمائی تمام شب یہ بیت پڑھتے تھے بیت

کل بیت انت ساکنہ غیر محتاج الی السرج | او جھک الما مول جتنا یوم ما فی الناس بالکج

یعنی جو گھر کہ تو اسکا ساکن ہو محتاج چراغ نہیں ہو اور وہ روے باجمال کہ امید رکھا گیا ہو میری حجت ہو گئی نقل ہو کہ ایک دن حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ جب تکہ صدق و اہلیت خدا کے یاد کرنے کی نہیں پڑا ہے پھر کیونکر یاد کرتے ہو آپ نے عرض کی میں مجاز میں اسکو اتنا یاد کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ حقیقت میں بھوکا رہا کہ اگر حضرت جنید رحمۃ اللہ نے فرہ کیا اور بیہوش ہو گئے اپنے کما کہ چھوڑ دو اس بارگاہ کے گرد کو کبھی خلعت عطا ہوتا ہو اور کبھی نازیبا نہ پڑا جو نقل ہو کہ آپ سے عرض کی کہ دنیا میں نکر میت ہو اور عاقبت میں د غنمہ حشر بھیہر آسائش کہان ہو آپ نے فرمایا مثل دنیا چھوڑ دو خوف عاقبت سے نجات ہو نقل ہو کہ ایک روز غلبہ شوق میں آپ بہت مضطرب و متحیر تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ نے فرمایا ای نبلی اگر اپنے سب کام خدا پر چھوڑ دو تو تمہیں آرام ہو آپ نے عرض کی ای شیخ اگر خدا مجھے چھوڑ دے تو راحت ہو یہ سنکر حضرت جنید رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ تمہاری تیغ سے خون چکنا ہو نقل ہو کہ درمیان مرض الموت کے جمعہ کے دن کچھ افاقہ ہوا آپ نے ایک خادم سے جہان نام کبیر تھا فرمایا مجھے مسجد میں پہل راہ میں ایک شخص کو دیکھنا خادم سے فرمایا اس شخص سے کل مجھے کام ہو اسی شب کو آپ نے رحلت فرمائی غسل کے لیے لوگوں کی راہ ہوئی کہ فلاں شخص فلاں محلہ میں رہتا ہو وہی غسل دے خادم اس کے مکان پر گیا دستک دی اس مرد نے اندر سے

پوچھا کیا شبلی نے رحلت فرمائی اور اگر دروازہ کھولا خادم نے دیکھا تو یہ شخص وہی تھا جسکو راہ مسجد میں دیکھا تھا
قسم دیکر پوچھا تمہیں حکام رانیکو کرمعلوم ہوا اُس مرد نے جواب دیا جیسے شبلی نے تم سے کہا تاکہ کلمہ مجھے کام نہ ملے
کہ نزع کی حالت میں سب نے آپ سے لا الہ الا اللہ کہنے کو کہا آپ نے فرمایا جب غیر زمین پر تو نفی کسکی کرو نہ
پھر سب نے عرض کی بغیر اسکے چارہ زمین پر کلمہ پڑھیے۔ ایک شخص نے باواز بند کلمہ پڑھا آپ نے
فرمایا مردہ زندہ کی تلقین کو آجی جب وقت قریب آیا تو انہوں نے پوچھا کیا حال ہے آپ نے فرمایا وصال
محبوب حاصل ہوا یہ فرما کر جان بحق تسلیم کی پھر برسی عمر آپ نے ہائی تھی ماہ ذی الحجہ میں حلت فرمائی

حضرت ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۱ ۳۴۰

آپ کے کرامات اور ریاضت کی فتانیان بہت ہیں ذکر اسکا سبب طوالت ہے اصل آپ کا مغرب ہے فرست عظیم
رکھتے تھے ابن جلا رحمہ اللہ کے ہم صحبت تھے درندہ سے درویش و طیور آپ کے ساتھ انوس تھے واز و دعا
اور دوسرے حیوانات آپ کے پاس اکثر آتے ایک روز آپ کو لبنان میں تھے بادشاہ آیا تھا جسکو کھیتا
ایک اشرفی اُسکے ہاتھ میں رکھتا آپ کے ہاتھ میں بھی ایک اشرفی رکھی آپ شہر میں آئے اتفاقاً بے وضو
قرآن چھو لیا بعد اُسکے بازار میں گئے اور خرید ان ساتھ تھے اتفاقاً کچھ چوری کر کے بھاگے تھے اور
لوگ تلاش میں تھے ان عوفیوں کو کپڑا آپ نے فرمایا سرداران لوگو نکال میں ہوں ان لوگوں کو چھوڑ دو اور
مردہ ون سے فرمایا کہ جو کچھ یہ لوگ میرے ساتھ کریں تم کچھ بنو لو آخر شیخ رحمۃ اللہ کو لے گئے اور ہاتھ کاٹ ڈالا
جب ان لوگوں کو شیخ کا حال معلوم ہوا بہت گھبرائے اور حذرت کی جب گھر میں آئے عیال نے فریاد کی آپ نے
فرمایا چپ رہو خوشی کی جگہ پر نہ روئیں کیونکہ اگر ہاتھ میرا نہ کاٹتے تو دل میرا کاٹتے اس سبب سے کہ اس
ہاتھ نے میری خیانت کی اور بے وضو قرآن چھو اشیخ کے ہاتھ میں ایک مرض ہوا طبیبوں نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا
چاہیے آپ راضی نہیں ہوتے تھے مردہ ون لے کر باہر کراؤ وقت تک کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں کیونکہ
نماز میں آپ کو کاٹنے کی خبر نہ ہوگی جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو ہاتھ آپ کا کاٹا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہاتھ
کٹا یا فرمایا کوئی دلو صاف نہیں کر سکتا ہو مگر تصحیثیت سے ساتھ خداے تعالیٰ کے اور بدن کو صفا کی نہیں
دے سکتا ہے مگر خدمت سے اولیاء کے قولہ دلون کے مقامات ہیں ایک دل ہے کہ جگہ ایمان کی ہے علامت اسکی
وہ ہے کہ شفقت کرے سب مسلمانوں پر اور کوشش کرے اُن کے کاموں میں اور مدد دے انکی اسین
جسمین انکی بہتری ہو اور ایک دل ہے کہ وہ مقام نفاق ہے علامت اسکی کینہ ہے اور کھٹاپن اور حسد قولہ
و عوئی ایک رعونت ہے کہ پہاڑ اسکو اٹھانیں سکتا اور کوئی آدمی مرتبہ شریف کو پہونچ نہیں سکتا مگر وہ

جو بہو اوقت حق سبحانہ تعالیٰ قرار پکڑے اور آداب عبودیت بجا لاوے اور خرائض خدا کے پورے طور پر ادا کرے
اور صحبت ساتھ صالحہ نکلے رکھے اور بدوں سے دور رہے

حضرت ابو بکر صند لائی رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۱

۳۴۰

آجکا اصل فارس تھا بزرگان مشائخ سے تھے نہایت صاحب جلال تھے آپ کے وہمیں کوئی مثل آپ کا
نہ تھا پر جہیز گامری اور تقویٰ اور معاملات مشاہدات میں یگانہ تھے نبلی رحمۃ اللہ آپ کو بزرگ و مخیر مہر رکھتے
تھے قولہ نامی دنیا ایک حکمت ہے اور حصہ ہر ایک کا اُس حکمت سے بقدر کثافت اس کے ہے قولہ صحبت کر ساتھ خدا
اگر نہ سکو تو صحبت کرو ساتھ اُس شخص کے جو ساتھ خدا سے تعلق کے صحبت رکھتا ہے تاکہ انکی صحبت کی برکت کو خدا تک
پہنچاوے اور دو جہان میں رہنا گامری دے قولہ جو صحبت کرے ساتھ علم کے اسکو چارہ نمونہ شاہدہ ام و نہی سے
قولہ علم ہمیں منقطع کرے جبل سے پس کوشش کرو کہ تم کو خدا سے منقطع کرے قولہ وصل بنے فصل کے ہے کیونکہ ایسا
فصل در میان میں آوے وصل نہ رہے قولہ جو کوئی اپنے اور حق تعالیٰ کے در میان مصدق خدا رکھے وہ صدق
اسکو ایسا مشغول کرے کہ اسے فراغت خلق سے ہو قولہ راہ خدا کی ہے بخلق کے اور پیر نما کہ راہ خدا سے طرف
بندہ کے اور بندہ سے اسکی طرف راہ زمین ہے قولہ محالست کہ ساتھ خدا سے زیادہ اور ساتھ بندہ کے کم قولہ جہیز
خلق وہ ہے کہ خیر اور نیکی دوسروں میں دیکھے اور جانے کہ راہ خدا کی بہت ہیں سوائے اس کے جو وہ طرف خدا کے
رکھتا ہے قولہ ایسا چاہیے کہ بندہ کل مالمین تقصیر اپنے نفس کی دیکھے اور احسان حق تعالیٰ مشاہدہ کرے قولہ
ایسا چاہیے کہ حرکات و سکنات بندہ کے خالص واسطے خدا کے ہوں خواہ کسی ضرورت میں ہوں کہ وہ اعلیٰ میں
مضطرب ہو اور جو حرکت و سکون کے سوا اس کے ہو ضائع کرنا عمر کا ہے قولہ عاقل وہ ہے کہ بات بقدر حاجت کے بولے
اور فضول سے احتیاط رکھے قولہ جبکہ خاموشی میں وطن نہیں ہے جو وہ فضول میں ہے قولہ علامت مرید کی وہ ہے
کہ اسکو غیر جنس سے نفرت ہو اور طلب جنس کی اپنے کرے تڑگانی کر کی مرگ نفس سے ہے اور حیات دل مرگ
نفس قولہ ممکن نہیں ہے نفس سے باہر آنا مگر بفضل سے حق تعالیٰ کے اور مدد اور توفیق سے اسکا اور وہ اصل نہو
اگر درستی ارادت سے ساتھ حق تعالیٰ کے اور نفرت ماسوے اللہ سے قولہ سب سے بڑی نعمت نفس سے باہر
آنا ہے کیونکہ سب سے بڑا حجاب در میان بندہ اور خدا کے نفس ہے پس حقیقت ظاہر نہو مگر مرگ نفس سے قولہ مرگ
ایک دروازہ ہے جو در اسے آخرت سے اور کوئی بندہ خدا تک نہیں پہنچ سکتا ہے جب تک دروازہ میں نہ جاوے
قولہ سب کائنات میرے ذمیں اور حجاب ہیں ہیں کیا کروں قولہ تم کو لازم ہے کہ کسی کام میں مسزور نہو
شاید اس کام میں مکر ہو قولہ ہمت نگاہ کر کو کہ ہمت مقدمہ سب اشیاء کا ہے اور مدار سب کا ہمت پر ہے اور رجوع

سب انبیاء کا ساتھ جنت کے جو جب آپ نے وفات فرمائی اصحاب نے لوح مزار آپکا درست کیا اور نام آپ کا
 لکھا ہر مرتبہ ایک شخص آتا اور خراب کرتا اور لوح لپیٹتا اور دوسری لوحیں اپنے حال پر تھیں ابوعلی وفاق رحمۃ اللہ
 سے پوچھا کہ اس میں کیا عیب ہے فرمایا کہ وہ بیرونی ہیں اپنے تئیں پوشیدہ رکھتا تھا لوگ چاہتے تھے کہ ظاہر کر دے
 خدا سے تعالیٰ نے مخفی رکھنا چاہا

حضرت ابوالعباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۳

۳۴۲

آپ ائمہ وقت سے تھے علوم شریعت کے عالم تھے اور معارف حقائق کے عارف بہت متشیخون کو اپنے دیکھا تھا
 نہایت مودب اور ظریف قوم تھے پہلے جس نے مروین حقائق کی بات کہی وہ آپ ہی تھے فقیر تھے اور مشیت پر ابوبکر
 واسطی رحمۃ اللہ کے تھے ابتدائی حال آپکا یہ ہے کہ آپ خانہ ان علم و ریاست سے تھے اور مروین کیسکو جاہ و قبول میں
 آپ کے گھر پر قدم نہ تھا باپ سے آپ نے میراث بہت پائی تھی بسکو خدا کی راہ میں دیدیا اور دوسرے مہاک
 حضرت جلیلۃ اللہ علیہ وسلم رکھ لیے برکت سے اس سوے مبارک کے آپکو تو یہ نصیب ہوئی ابوبکر واسطی علیہ الرحمۃ کے
 مرید ہوئے اور اس درجہ پر پہنچے کہ ایک قسم کے صوفیوں کے امام ہوئے کہ اس گروہ کو سیاری کہتے ہیں ایک روز
 ایک بقال کی دوکان میں گئے جو خریدے قیمت دی بقال نے اپنے شاگرد سے کہا کہ اچھے اچھے جو خنکر دو شیخ
 نے کہا جبکہ اچھے جو بیچتے ہو سب کے لیے شاگرد سے یہی کہتے ہو اس نے کہا نہیں آپکے علم کے سبب سے
 دیا کہا فرمایا میں اپنا علم فقر سے دو جوڑ کے نہ دوں اور چھوڑ کر چلے گئے آپکو جبر سے منسوب کیا اور اس سبب سے
 آپ نے بہت رنج اٹھایا آخر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اسکو آپ پر آسان کر دیا کہ کہو کہ اسکو چھوڑ سکتا ہوں جس گناہ کو لوح
 محفوظ میں اسیر لکھا ہے اور کیونکر خلاص پاسکتا ہے اس سے کہ قضائے اسیر لکھا تھا قولہ تاریکی طمع کی مانع نور شاہد ہے
 قولہ ہرگز ایمان بندہ کا قایم نہ رہے جب تک صبر نہ کرے ذلت پر جیسا کہ صبر کرے عزت پر قولہ جو کوئی نگاہ رکھے بنا دل
 خدا سے غرور بل کے ساتھ ساتھ صدق کے خدا سے تعالیٰ علم و حکمت اسکی زبان پر جاری کرے قولہ خطرہ انبیا کو ہوتا ہی
 اور دوسو سا اولیا کو اور ذکر عوام کو اور عزم فساد کو قولہ حق تعالیٰ جب نگوئی سے نظر طرف بندہ کے کرے
 خوراً اسکو غائب کرے اس گروہ سے جو اسمین ہوا اور جب نظر کرے ساتھ خشم کے اسپر ایک حالت ظاہر کرے خست
 سے کہ ہر کوئی اس سے چر جائے قولہ بات نہ کہی کسی نے حق سے مگر اس نے کہ محبوب تھا کسی نے پوچھا کہ عزت
 کیا ہے کہا ہر آنا معارف سے قولہ توحید وہ ہے کہ تمہارے دلوں پر سوائے خدا کے گذرے معنی توحید کو اتنا غلبہ ہو کہ جو کچھ
 اولین آوے توحید میں فزون ہوتا ہے اور رنگ توحید میں آتا ہے جیسا کہ ابتدا میں سب توحید سے اٹھا اور رنگ خدا
 ہوا ایمان سب توحید میں پھر دو بے احد برنگ احد کے ہوتا ہے کہ کمالت پہنچا دھیرا احدیت قولہ کسی غافل کو شاہدین

لنت ہو کیونکہ شاہہ حق کا فاضل اور اس میں لذت نہیں جو آپ سے سوال کیا کہ خدا سے تم کیا چاہتے ہو کہا جو میرے
اور جو چھو چکا کہ میرے کسی چیز سے زیادت کرے کہا صبر کرنے سے امور شرمیہ پر اور سنا ہی سے باز رہنا اور صحبت
صالحہ ملی کرنے سے قولہ عطا کی وقیم جو آراستہ اور استدراج جو کچھ بھیر رکھے عطا جو کچھ بھیر سے زایل ہو ستران جو
قولہ اگر ناز روا ہوتی ہے قرآن کے تو اس بیت سے روا ہوتی بیت

التنن علی الزمان بحال لا ین

ان یرسی فی الحیات طلعت حرہ

میں یہ بین کہ زمانہ سے بحال ہم چاہتے ہیں کہ تمام عمر میں انہی اس سے ایک مرد کو دیکھیں جب انہی وفات
قریب ہوئی آپ نے وصیت کی کہ وہ دونوں تار موے مبارک آپ کے منہ میں رکھ دینگے چنانچہ دیکھا گیا
مزار آپ کا مروین جو اور خلق انہی حاجت کو وہاں جاتی جو اور اپنے مہات وہاں جاتی جو کہ مجھ سے

حضرت ابو الحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۹

۳۲۸

آپ جو ائمہ اربعہ خراسان سے تھے اور تخلص ترین اہل زمانہ اور عالم ترین مشائخ طریقت تھے مجرید میں نہایت
ثابت قدم تھے ابو عثمان و ابن عطاء و جری و ابن عمر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا تھا بوشنجی سے پہلے گئے اور
برسون عراق میں رہے جب پھر آئے تو آپ کو زندیقی کی تہمت دی آپ وہاں سے نیشاپور چلے آئے اور
عمر دین تمام کی اور زاهد مشہور ہوئے ایک بقال کا لکھ باگم ہو گیا تھا اس نے آپ کو لکھ باگم سے میر لکھ باگم پر آیا جو آپ نے
کہا اس شخص تو غلط کتا جو میں نے تجھ کو سوت دیکھا جو وہ نہیں مانتا تھا آپ نے ہاتھ اٹھایا اور دعا کی کہ اسی مرا
ازو۔۔۔ باز خرما کہ باور نظر آ یا روستانی نے عذر چاہا اور کہا اس شخص میں جانتا تھا کہ آپ نے نہیں لیا جو لیکن
انہی آہر واسکو در گاہ میں ہم نہیں دیکھتے تھے میں نے چاہا کہ آپ دعا کریں تو مقصود حاصل ہو ایک مدت تک آپ چلے
جاتے تھے اور لباس صوفیانہ پہنتے تھے ایک ترک آیا اور آپ کو گردنایا یا قفا پر مارا اور چلا گیا کو گون نے
اس سے کہا کہ تہنہ یہ کیا کیا وہ فلاں شیخ معروف ہیں ترک آیا اور عذر خواہی کرنے لگا آپ نے فرمایا کہ تم فارغ ہو
یعنی اللہ بان سے رہو کہ میں وہ تم سے نہیں دیکھتا ہوں جہاں سے وہ ہوا ہرگز غلط نہیں ہوا ایک روز آپ
متوضا یعنی آب خانہ میں تھے کہ آپ کے دل میں آیا کہ یہ پیرا میں فلاں درویش کو دین فوراً آپ نے خادم کو
پکارا اور کہا کہ یہ پیرا میں فلاں درویش کو دے آخادم نے عرض کی کہ حضور متوضا سے باہر آ لیں تو دے آؤں
آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں میری راہ کاٹے اور یہ خیال میرے دل سے لجاوے کسی نے پوچھا کہ آپ کیسے ہیں فرمایا
میرے دانت خدا کی نعمت کھاتے کھاتے گھس گئے اور زبان میری پیکار ہو گئی تمکایت خدا کی کرتے ہوے کسی نے
پوچھا کہ مروت کیا جو فرمایا کہ باز رہنا اس سے جو کچھ تہہ حرام جو تو بیکسروت ہو کہ تھکرا کا ماتین کے ساتھ کی

کسی نے پوچھا کہ تصوف کیا ہے فرمایا کہ کوتاہی امید ہو اور مدد و امت عمل کسی نے پوچھا ثنوت کیا ہے فرمایا اچھے مراتب کرنا موافقت دائم کے ساتھ اور ظاہر میں اپنے نفس سے کچھ نہ کہنا کہ مخالف باطن ہو قولہ توحید وہ ہو کہ تم جانو کہ مثل کسی لکے نہیں ہو قولہ خلاص وہ ہو کہ کرنا کامتین اسکو نہ لکھ سکے اور شیطان اسکو تباہ کر سکے اور آدمی اس پر مطلع ہو سکے قولہ تباہی انکی ساتھ آخر کے ملی ہوئی جو کسی نے پوچھا کہ ایمان اور توکل کیا ہے فرمایا وہ کہ روٹی اپنے آگے سے کھاؤ اور چھوٹے قلعے ساتھ آرام دل کے چھاؤ اور جانو کہ جو کچھ تم میں ہر قسم فوت نہ ہو گا قولہ جس نے اپنے تئیں دلیل رکھا خدا نے مشکور فیج العذر کیا اور جس نے اپنے تئیں عزیز رکھا حق تعالیٰ اسکو خوار کرے کسی نے آپ سے دعا چاہی فرمایا کہ خدا تعین تمہارے نقص سے نگاہ رکھے بعد وفات آپ کے ایک درویش آپکی قبر پر گیا اور خدا سے دنیا چاہی راکو آپکو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اے درویش جب میری خاک پر آؤ تو دنیا مت چاہو اگر دنیا و نعمت دنیا چاہتے ہو تو قبر پر خواجگان دنیا کے جاؤ اور جب میری خاک پر آؤ تو دونوں جہان سے قطع ہمت چاہو

القاہر باللہ عاۃ عباسیہ

۹۳۳	۳۲۱	۹۳۲	۳۲۰
-----	-----	-----	-----

بعد مذبح جو نے مقتدر کے خلافت پائی پہلا کام اپنی خلافت میں یہ کیا کہ اولاد و مامور مقتدر کو مذاب میں ڈالا سب لوگ اس امر میں خلافت ہوئے اور شورہ کیا کہ دوسرے کو خلیفہ کریں یہ فخر جب قاهر کو پہونچی ان سب اہل شورہ کو سبیلہ گرفتار کر کے گردن ماری بالآخر ابن مقتدر وزیر نے کل امیرون سے موافقت کر کے قاهر کو قید کر لیا اور آنکھ میں اُسکے سلائی پھیر دی کہ اندھا ہو گیا اور ۳۶۱ھ میں رافضی باللہ کو خلیفہ کیسا قاهر مثل سائر نائبانوسکے بغداد میں درپوزہ گرمی کرتا پھر لوگوں سے کہتا کہ ایک روز ہم بھی تمہارے خلیفہ تھے یہی لکرا چکے مانگنا بت نہم جمادی الاول ۳۶۹ھ کو اسی حاملین مرا

الرافضی باللہ عاۃ عباسیہ

۹۴۰	۳۲۹	۹۳۳	۳۲۱
-----	-----	-----	-----

۳۶۹ھ میں متولد ہوا و بروز انتشار خلافت قاهر خلیفہ ہوا چونکہ خلافت عہد منصور سے فرسودہ ہوئی پہلی آئی تھی اور ہر طرف سے مخالفین خود سری کر کے بجائے خود سلطان ہو بیٹھے تھے یہاں تک کہ ۳۷۲ھ میں سوئے بغداد کے کچھ علاقہ تصرف میں خلیفہ کے نہ باخیر اندواصفہان و اندلس قرآن وغیرہ پایہ تخت ہوا و سلطنت شامیان قرار پائی انغرض رافضی باللہ اکتیس برس کی عمر میں باہر بیج الفانی فوت ہوا۔

المتقی باللہ عاۃ عباسیہ

۹۴۲	۳۳۳	۹۴۱	۳۲۹
-----	-----	-----	-----

چونتیس برس کی عمر میں بعد مرنے اپنے بھائی کے خلیفہ ہوا نوزول ایک شخص تھا جسکو خلیفہ سے عداوت تھی

۳۳۳۔ میں براہ فریب ملاقات کو آیا اور سلام کر کے پایادہ خلیفہ کے مرکب کے ساتھ چلا اور خوشامد کر اہوا کی طرح لایا اور اسکو کپڑا لیا اور سنگھی خلیفہ جو امتقی نے چھپشیں برس بعد اسکے زندہ رکھ کر شہر شعبان ۳۵۰ء میں وفات کی

المستکفی باللہ عباسیہ

۲۳۳ ۹۴۲ ۳۳۲ ۹۴۵

اکتالیس برس کی عمر میں بعد انشراح خلافت متقی خلیفہ ہوا اور احمد بن نوہ کو خلعت دیا اور خطاب معزالدولہ دیا اور دوسرے دو بھائیوں کو اس کے خطاب و خلعت دیا یہ نہایت صاحب اختیار اسکے عہد میں ہوئے یہاں تک کہ سکر میں بھی نام انھوں کا ضرب ہوا جب یہ تیون بخوجی مسلط ہوئے تو خلیفہ کے لیے بھی مثل نوکوت کے روزانہ پنچر درم مقرر کیا ایک روز معزالدولہ باہجادی الاخر ۳۳۳ء میں خلیفہ کے آیا اور مثل فرمان بردار کے کھڑا ہوا اور سب امراء و بھان حاضر تھے اس نے اپنا ہاتھ طرف خلیفہ کے بڑھایا خلیفہ نے جانا کہ واسطے مصافحہ کے اتھڑ بٹھا اور خلیفہ بھی اتھڑ بٹھا اس نے خلیفہ کا ہاتھ کپڑ کر سخت سے کھینچ لیا اور وار اخلاف کو لوٹ لیا اور خلیفہ کو کھینچتے ہوئے پایادہ مکان پر معزالدولہ کے لیے گئے اور آنکھیں دھون ان محال لیں اور فضل بن مقدر کو طبع باللہ لقب کر کے بیت کی اور مستکفی نے قید میں لے چھپا لیں برس کے وفات پائی

حضرت خواجہ ابو احمد ابوالحسینی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۰ ۱۰۴ ۲۵۵ ۹۶۵

آپ سید حسینی ہیں جس مریض کو آپ دیکھ لیتے اچھا ہو جاتا سماع کا آکھوت شوق تھا ایک مرتبہ لوگوں نے مجلس ترتیب دیکر آکھو لایا اس غرض سے کہ در باب سماع بحث کریں آپس میں علانے یہ عہد کر لیا تھا کہ جب آپ تشریف لاویں تو کوئی تعظیم کو نہ اٹھے جب آپ تشریف لائے سب بیاختہ تعظیم کو بکھرے ہو گئے اور استقبال کر کے لائے صدر میں ٹھمایا علانے بحث شروع کی آپ نے خادم کی طرف کہ وہ منض جاہل تھا اشارہ کیا اس نے سب علما کا جواب دیکر سکو ساکت کیا ایک مرتبہ آپ سفر میں تھے اتفاقاً یہودیوں میں جا پڑے ان لوگوں نے آکھو کپڑ کر آگ میں ڈال دیا حکم خدا سے آگ سرد ہو گئی آپ نے مصلایا کچھایا اور ناز پڑھی جب باہر آئے سب یہودی مسلمان ہو گئے :

حضرت احمد سیاح دنیوری فردوسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۶ ۹۷۷

آپ پیران سلسلہ فردوسیہ سے ہیں اور دوسرے سلسلے بھی آپ سے جاری ہیں مت شوق تھے ملا تصوف میں سخن کافی فرماتے تھے آپ کی بزرگی زیادہ کیا بیان کی جاے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ نے خرقہ آپ پر پایا

جب حضرت غوث نے وہ خرقہ پہنا کامل تھے اکمل ہوئے اور فرمایا قدی فوقی کل رتبہ جس قول کے سننے سے جملہ اولیائے عصر اور گذشتگان اور جملہ عالم ارواح میں تھے سب نے گردن جھکا دی۔

۳۲۳ ۹۴۵ ۳۶۲ ۹۷۴

المطیع باللہ علیہ السلام

اسلمہ میں ولادت ہوئی اور باہ جادوی الثانی اسلمہ خلیفہ ہوا اور معزال اولہ نے جو تکلفی کے وقت سے محیط تھا اور اسکو خلیفہ بنایا تھا واسطے نفقہ خلیفہ کے لاکھ و بیار روزانہ مقرر کیے اسلمہ میں چچا اسود کو بھائی چچا پر رکھا اسلمہ میں ایک قوم اہل تنازع ظاہر ہوئی ایک اسمین سے گان کرتا تھا کہ روح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اسمین حلول کی جواد رائے کے بی بی میں روح حضرت فاطمہ کی دوسرا کہتا تھا کہ میں جبریل ہوں خلیفہ نے اسکو واسطے تعزیر کے پکڑا کہ کیوں افترا کیا اور اپنے متین سائقہ الہیت کے منسوب کیا مگر معزال اولہ نے کہ درحقیقت گراہ تھا ان سبھو کور ہائی دلوائی اور بالعکس مرتبوں پر پہنچایا آم سیوطی لکھتے ہیں ہذا من افعالہ اسلموۃ اسلمہ میں دریا کے پانی میں نقصان آیا اسمین انواع قسم کی چیزیں غیر مہود ظاہر ہوئیں ایک گروہ ہر روز مسجد و نکلے و روزانہ پر خاص بلبغ فدک از حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دافع و فن حضرت حسن رضی اللہ عنہ روضہ منورہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ پر لعنت لکھتے اور آکو محو جاتے اور معزال اولہ اسکے اعادہ میں مستعد ہوتا بالآخر بصلاح وزیر مہلبی کے اوپر لفظ لعنتہ اللہ علی انطا لمین کال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفایت کیا مگر لعنت پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جوہر ملا تھی کمی کی اسلمہ میں معزال اولہ والہ نے آدمیوں پر لازم کیا کہ عاشورہ کے روز خرید و فروخت نہ کریں بازار بند رہے اور کوئی نان نہ روٹی نہ پکادے اور عورتیں منھ میٹھیں اشعار پر تھے عام راہوں پر بازو ہام تا مگشت کرین یعنی حضرت امام علیہ السلام پر نام علی وجہ الکمال قائم کریں یہ پہلی بدعت ہے جو بعد ازمین ظاہر ہوئی اور اذان میں لفظی علی خیر العمل پڑھا گیا اسلمہ میں مطیع کو مرض فالج لاحق ہوا اپنے تئیں مسے طالع کو خلیفہ کر کے خود علیحدہ ہو گیا اور باوہم اسلمہ کو لکھی

۳۷۰ ۹۸۰

حضرت امام ابو بکر رازی رحمۃ اللہ علیہ

اسم بارگ آچکا محمد بن زکریا جو بزرگان صوفیہ سے بہت بڑے بڑے گار تھے خدا کے خوف سے ہر وقت روتے رہتے مشہور ہے کہ آپ کے زمانہ میں کوئی شخص آپ سے زیادہ گریان تھا آپ کی عبادت آچکا گریہ تھا سماع کی حالتیں آپ کی بقیاری اور اضطراب جو کوئی دیکھتا آچکا متفرد اور اسیر ہو جاتا شیخ الاسلام سے روایت ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ درباب سماع کے کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ فتنہ آمیز و طرب انگیز ہے

تو اپنے تئیں فساد سے بچاؤ اس نے عرض کی کہ شاید بخین نے ایسا نہیں کیا ہونا واجب تم اس درجہ کو پہنچ جاؤ
وہی کراہو انھوں نے کیا۔

حضرت ابوالعباس ہاروندی رحمۃ اللہ علیہ

۹۸۰

۳۰۰

آپ یگانہ عمد تھے اور معتبر شایخ تعلیم میں قدم راسخ رکھتے تھے اور درعینی اتقویٰ میں اور معرفت میں نشان عظیم
قولہ ابتدا سے ریاضت میں بارہ برس تک ہر وقت سر بگربان رہے تب ایک گوشہ دکا مجھے دکھایا کہ وہاں
خلق اس آرزو میں ہیں کہ خداوند ایک ساعت اُنکا ہوا اور ہم اس آرزو میں ہیں کہ حق تعالیٰ مجھے ایک ساعت ساتھ
میرے دے اور مجھے میرے ساتھ چھوڑ دے تا میں خود دیکھوں کہ میں کیا چیز ہوں اور کہاں ہوں اور یہ آرزو
میری نہیں برآتی جو قولہ خدا کے ساتھ بہت بٹھپے اور خلق کے ساتھ تھوڑا قولہ آخر فقر اول قصوف جو کسی نے
آپ سے دعا چاہی فرمایا کہ خدا تلو اچھی موت دے آپ ٹوپی سیٹے اور ایک ٹوپی دودرم کو بیچتے زیادہ کبھی نہیں
لیتے اور جو کوئی پہلے آپ کے سامنے آتا ایک درم اُسکو دیتے اور ایک درم کھانے میں دیتے اور گوشہ میں ساتھ دیکھ
فقیر کے کام میں رہتے تب دوسری ٹوپی سینے میں مشغول ہوتے آپ کے ایک مرید تھے خوشحال وہ شیخ کے
پاس آئے اور کہا کہ زکوٰۃ کا مال میں کسے دوں کہا کہ جبیر تمہارا دل قرار پکڑے وہ مرید لگے اور راہ میں
ایک اندھے کو دیکھا نکلا اور پریشان ایک تھیلی بڑی روپیہ کی اسے دی اتفاقاً وہ سب روز اس شخص نے
اس اندھے کو دیکھا کہ دوسرے اندھے سے کہراہو کہ کل مجھے کسی شخص نے ایک تھیلی روپیہ کی دی تھی میں نے
راکو جاکر بیخانہ میں شراب خریدی اور ظان کسی کے ساتھ خوب پی مرید نے جو سنا مضطرب ہوا اور شیخ کے
پاس گیا تو حال کے قبل اس کے کہ وہ کچھ کمین شیخ نے ایک درم اُنکو دیا کہ بجاؤ اور جو شخص پہلے تلو سٹے اُسکو دے
اور وہ درم کسب سے ٹوپی سینے کے تھا وہ باہر آئے اور پہلے ایک علوی کو دیکھا اور وہ درم اُنکو دیا اور ان کے پیچھے گئے
علوی خرابہ میں گئے اور ایک مردار بطن دامن تلے سے پھسکی مرید نے اُنکو گھیرا اور حال پوچھا انھوں نے کہا
کہ سات روز ہوئے کہ میں نے اور میری عیال نے کچھ کھایا تھا اور زلت سوال میں نے قبول نہیں کیا اور
اس خرابہ میں آئے اس مردہ بطن کو پایا اور اٹھالیا کہ اس سے لڑکھانکا کھانا کریں جب یہ درم مجھے ملا تو
میں نے اُسکو پھینک دیا مرید کو سخت قعب ہوا اور شیخ کے پاس گئے شیخ نے فرمایا حاجت کتنے کی تمہارے نہیں ہر
مگر یقین جانو کہ چونکہ معاملہ نابون اور ظالموں کے ساتھ کرتے ہو اس کے لیے وہی شایستہ تھا کہ اندھا خرابات میں نہ رہا
پے اور میں نے چونکہ کسب حلال سے حاصل کیا تھا وہ ہو کہ علوی تھی مردار کھانے سے خلاص ہوا ہے وہ بین
وقت بغیر اسی کے کھائے نقل ہو کہ ایک ترسانے درم میں حکایت فراست کی سنی چاہتا تھا کہ امتحان کرے

ایک گڈری پہنی اور عصا ہاتھ میں لیا اور پہلے خانقاہ میں ابو العباس قصاب کے گیا چونکہ وہ تہذیب مزاج تھے انھوں نے فرمایا امی بیگانہ آشناؤں کے کوچہ میں تجھے کیا کام ہو وہ دہان سے پھرا اور خانقاہ میں آپ کی آیا آپ نے اسے کچھ نہیں کہا چار مہینہ تک وہاں رہا اور درویشوں کے ساتھ وضو کرتا اور ظاہر میں نماز پڑھتا جب اس نے جائیداد کا قصد کیا شیخ نے فرمایا کہ حق نان و نمک کا کیا ہو جو انفرادی ہو کہ بیگانہ آؤ اور بیگانہ جاؤ پس وہ مسلمان ہو گیا اور خدمت میں آپ کی رہا اور ریاضت و مجاہدہ اختیار کیا اور اولیاء اللہ سے ہوا ایسا کہ بعد شیخ کے وہی جانشین شیخ ہوا۔

۹۸۱ ۳۷۱

حضرت ابو الحسن علی حسری رحمۃ اللہ علیہ

آپ شیخ عراق تھے اور احوال و تحقیق میں کامل تھے آپ وقت کے زبان تھے اصل بکرا بصرہ تھا مگر بغداد میں مقیم اختیار کیا تھا اور وہیں وفات پائی قولہ صوفی وہ ہے کہ جملہ کائنات سے آرام اُسکا سوا سے حق کے تھو اور سوا سے خدا کے اُسکو کسی چیز میں آرام نہ ملے اور کل امور کو اپنے تقویٰ میں بند کیا ہو پس جب خدا کو پایا تو اقبال کا ساتھ ملا سوسے اللہ کے ہوا احمد نصر آپ کے مرید تھے انھوں نے ساتھ حج کیے تھے اور اکثر احرام خراسان سے باندھا تھا ایک مرتبہ در بیان پیران حرم کے انھوں نے ایک بات کہی کہ دل اُن لوگوں کا آزرہ ہوا اور حرم سے آپ کو نکال دیا اور کہا کہ جب دوسو ستر ہجری حرم میں ہوں تم کون ہو کہ کوئی بات بولو اور اُس وقت شیخ نے بغداد میں دربان سے کہا کہ اگر وہ مرد خراسانی بعد اسکے آوے میرے سامنے نہ آئے دینا جب وہ بغداد میں آئے بسبب اسکے کہ یہ شیخ تھے شیخ کے دروازہ پر گئے دربان نے کہا کہ فلان وقت میں شیخ نے فرمایا ہے کہ تمکو شیخ کے آگے نہ جانے دین جب انھوں نے یہ سنا کرے اور بہوش ہو گئے اور دروازہ پر پڑے رہتے تھے ایک روز شیخ باہر آئے فرمایا کہ بے نصیبی اس ترک ادب کی جو تم پر ہو چاہیے کہ تم روم میں جاؤ اور ایک سال شہر طوس میں خاک بانی کرو اور راتوں کو ویرانوں میں جاؤ اور نماز میں مشغول ہو اور ایک ساعت خواب کرو ممکن ہے کہ یہ عزیز و نکاد لہ نہیں قبول کرے انھوں نے قبول کیا اور عزم روم کا کیا جامہ ناز کا اتارا اور کمر بند نیاز کا کمر پر باندھا اور جیسا کہ شیخ نے فرمایا تھا ایک سال خاک بانی کی بعد اسکے قصد خدمت شیخ کا کیا جب بغداد میں پہونچے اور خانقاہ پر آئے شیخ بہت جلد باہر آئے اور آپکو گلے سے لگایا اور فرمایا احمد انت ولد ی و قرۃ عینی احمد اُس قبول سے نہایت خوش ہوے اور قصد کہ کا کیا تو دوسرا چ کرین جب وہ مکہ میں پہونچے پیران مکہ نے استقبال کیا اور کہا انت ولدہ قرۃ عینا اور نوازش بہت کی قولہ بھلو مناجات میں کہ رہے تھے بن محمد سے سب حال میں راضی ہوں آئی ہے کذاب اگر تو مجھ سے راضی رہتا میری رضائی طلب کرتا قولہ مجھے چند دروہی حالت جوانی سے اگر ایک درہم

چو ژدین تو مجھ غتاب کرین قولہ میں نے نظر کیا دلون میں صاحب دلوں کے تو اپنے دلوں سب پر راجع پایا اور
نگاہ کی عزیزی بزرگی و عزت میں سب صاحبان عز کے تو عز میرا سب صاحب عز سے زیادہ پایا پس کہا
مَنْ كَانَ بِرِيدَةِ الْعِزَّةِ فَلْيَدِ الْعِزَّةَ جَمِيعًا قولہ احوال میرا توحید میں پانچ چیز جو رفع حدت انبابت ہم ترک وطن
مفارقت احوال نسیان اُس سے جو جانشاہ یا نہیں جانشاہ یعنی جو کچھ جانشاہ بھول جاوے جو کچھ نہیں جانشاہ
اسکے طلب میں مشغول نہ ہو مطلق ساتھ خدا کے مشغول رہو قولہ اگر بندہ کو اپنے حال پر چوڑے تمام بغیر
اور عصیان اُس سے ظاہر ہوں اور جب توفیق و غنایت حق سبحانہ و تعالیٰ کی پہونچے اُس سے نام نہ ہوتا
و محبت آوے قولہ جو کوئی دعویٰ کرے کسی چیز میں حقیقت نہ ہو کشف سے دلائل اُسکی تکذیب کرین قولہ
حال شاہدہ میں ایک ساعت بیٹھا ساتھ اندیشہ و فکر کے بہتر اور فاضل تر ہو ہر راجع مقبول سے کسی نے آپ سے
پوچھا دوبارہ ملائی کے نعرہ مارا اور فرمایا اگر اس زمانہ میں پیغمبری روا ہوتی تو ملائیوں سے ہوتی قولہ
ساع کے لیے تشنگی و ایم چاہیے اور شوق و ایم کہ ہر چند زیادہ پیسے اسے تشنگی زیادہ ہو قولہ ہم کیا کریں اُس
ساع کو جو سا قہ ہو جاتی ہے جب گانے والا چہ ہو جاتا ہو شایستہ یہ ہو کہ جو ساع ہو ساع متصل ہو یا کہ کبھی
منقطع ہو قولہ صوفی وہ ہو کہ وہ بعد عدم کے موجود نہ ہو اور معدوم نہ کیجے بعد وجود کے قولہ صوفی وہ ہو کہ
اُسکی وجہ اسکا ہو اور صفات اُسکی حجاب اسکا یعنی من عرف نفسه فقد عرف ربه قولہ تصوف صفائی دل کی ہے
کہ ورت مخالفت سے قولہ میک کہ کون یعنی عالم موجود ہو تفرقہ پریشانی موجود ہو اور جب کون غائب
ہو احق تعالیٰ ظاہر ہوا اور یہ حقیقت اُس چیز کی ہو کہ سوائے خدا سے تعالیٰ کے کچھ نہ کہیں اور
سوائے اُسکے بات نہ کہیں

حضرت ابوالقاسم نصیر آبادی

۳۲۴
۳۲۲
۹۸۲

آپ ایک بڑے بزرگ تھے علو حال میں مرتبہ بلند رکھتے تھے اور بڑے شریف تھے سب صحاب کے سامنے
اپنے وقت کے بگائے جہان تھے انواع علوم میں مشارالہ تھے خصوص علم حدیث میں اور طریقت میں فطرت
و تامل عظیم رکھتے تھے اور سوز و شوق نہایت آساذ جملہ اہل خراسان کے تھے بعد حضرت شبلی رحمہ اللہ کے اور
شبلی رحمہ اللہ کے مرید تھے اور رودباری اور مرعش رحمہما اللہ کی صحبت پائی تھی اور دوسرے شاہنشین کو
بھی دیکھا تھا کوئی شخص اُنکے وقت میں تحقیق عبادت میں شل آپ کے نہ تھا و روع و تقویٰ و مجاہدہ میں ہمیشہ شل
تھے ایک مدت مجاور کعبہ رہے ایک دفعہ فیتنا پور سے آپ کو اس سبب سے لوگوں نے نکالا یا تھا کہ بسبب شوق
و محبت و حیرت کے کہ آپ نہ اپنا لہجہ بھی ایک روز ازا کر پر باندھے ہوئے گبرو کی آگ کے گرد طواف کر رہے تھے

لوگوں نے پوچھا یہ کیا فرمایا اپنے کام میں سرگشتہ و پریشان ہوں کہہ میں بہت ڈھونڈھا اب دھند میں ڈھونڈھتے ہیں کچھ تو بپا میں ہم ایسے عاجز آئے ہیں کہ نہیں جانتے کیا کریں ایک روز ایک جہود کے پاس گئے کہ آدھا دانک مجھے دے تو میں ایک روٹی خرید کر وہ جہود نے کہا رنج مت دو پھر گئے کہ ضرور دینا ہو گا اُس نے کہا زشتی مت کرو پھر گئے جہود نے انکار کیا ہر بار جاتے اور جہود انکو بیچ دیتا اور بھر کتا مگر ذرہ بھی انکو نصیر نہوتا پچھلی مرتبہ اُس نے کہا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ ایک دھیلے کے لیے اتنی جفا اٹھاتے ہو اور باز نہیں آتے آپ نے فرمایا کہ اس وقت فقیر و نکو کو ان ایسی جگہ سے جانا ہو کہ جب ایسی چیزیں انہر آتی ہیں کہ پساڑا اُسکو نہیں اٹھا سکتا اور ایک گھاس جگہ سے مل جاوے تو وہ نہیں اٹھا سکتے جہود سلطان ہو گیا ایک روز کہ میں ایک خلق طواف کر رہی تھی اور اہلسین باتیں کرتی تھی آپ تھوڑی آگ اور لکڑی لے آئے لوگوں نے پوچھا کیا کرو گے کہا کہبہ کو جلائیگے تو یہ سب خلق غافل ساتھ خدا کے مشغول ہوں ایک روز حرم میں جوا تیر چلی اور آپ بیٹھے تھے غلاف کہہ ہوا میں اڑ رہا تھا اور قص کرتا تھا شیخ کو اچھا معلوم ہوا اپنی جگہ سے کود کر اس پر دوڑا ہاتھ سے پکڑا اور کہا شعر

اَلْفَتْحُ عَرُوسٌ سَرَفَرَا ز | در میان کہ بشتہ نبار |

تو نے اپنے تئیں مثل عروس کے جلوہ دیا ہر اور جہان میں خلق کو بول کے نیچے پیاس و گرمی سے مارا ہر اتنا جلوہ کتبک کر دے اور اگر تجھے ایک مرتبہ نبی کہا ہر تو مجھے شتر مرتبہ عبدی کہا آپ نے شتر جھول پر کیا تھا ایک روز کہ میں چلے جاتے تھے کہ ایک کتے کو بھوکھا و پیاسا دیکھا کہ لاکوئی ہر چو چالیس حج ایک روٹی پر خرید کرے ایک شخص نے اُن سے خرید کیا اور گواہ لیا آپ نے وہ روٹی اس کتے کو دی ایک بزرگ نے گوشہ سے دیکھا اور اگر ایک سخت گھوڑے شیخ کو مارا اور کہتا تھے جانا کہ بڑا کام کیا کہ چالیس حج ایک روٹی پر دیا تھا اسے اپنے آنکھوں بشت دو دانہ گندم پر بیچے کر دیے کتے دانے اس روٹی میں ہونگے شیخ یہ منکر خجل ہوئے اور گوشہ میں جا کر سر سجدہ ہوئے کیا جہل الرحمتہ پر آپ کو سخت چلائی ہوئی اور فضل نہایت گرم تھی ایک دست آپ کے وہاں گذرے پوچھا کچھ حاجت ہر فرمایا ٹھنڈا پانی چاہیے وہ حیران ہوئے کہ گرمی مجاز میں ٹھنڈا پانی کسی طرح نہیں مل سکتا مگر ایک لٹا لیکر چلے تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک ٹکڑا برکانہ دو ہوا اُس سے بھر کرے اور اُنکے آگے جمع ہوئے انھوں نے اٹھا کر اُس ٹوٹے کو بھر اور جانا کہ یہ شیخ کی کرامت ہر اور شیخ کے پاس لائے شیخ نے پوچھا کہاں سے لائے انھوں نے حقیقت کسی شیخ نے اس بات سے اپنے نفس میں تفاوت پائی کہ یہ کرامت تمھاری ہر کہا اور نفس جیسا تو ہر ٹھنڈا پانی چاہا تھا ٹھنڈا پانی تجھے چاہیے کہ گرم آگ سے نہیں سوانقت کرے اور فرمایا کہ مقصود حاصل ہوا پھر جاؤ اور پانی لجاؤ کہ یہ پانی ہم نہ پینگے آپ نے وہ پانی نہ پیا ۛ

اور وہ شخص لے گیا آپ نے فرمایا کہ ایک بار ہم جنگل میں جاتے تھے ضعیف ہو گئے اور ناسامد ہوئے دن کا وقت تھا
 نظر میری چاند پر پڑی چاند پر لگا دیکھا فیضیکم اللہ بیں قوی دل ہوا اور قوت مجھ میں پیدا ہوئی ایک بار
 آپ خلوت میں تھے باطن میں آپ کے نما ہوئی کہ نگو دلیری اور اجازت کس نے دی کہ اتنے
 لاف نادار مارتے ہو اور اسکی درگاہ سے بڑے بڑے دعوے کرتے ہو جواب دو میں ایسی بلاتمبر ہر
 کروں گا کہ تم رسوا جان کے ہو گے آپ نے جواب دیا کہ خداوند اگر تو اپنے کرم سے اس دعوے میں اور اس لاف
 مارنے میں میرے ساتھ سماعت یعنی یاری کر لگا تو اس دعوے سے ہم باز نہ آئیں گے حضرت حق سے خدا آئی
 کہ میں نے یہ بات پسند کی آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ واسطے زیارت خاک موسیٰ علیہ السلام کے میں گیا
 ہر ایک ذرہ خاک سے اُسکے سنا تھا ارئی ارئی ایک روز آپ مکہ میں جاتے تھے راہ میں ایک شخص کو
 دیکھا کہ زمین پر پڑا ہوا نرپ رہا جو میں نے چاہا کہ اٹھ پڑھ کر دم کروں ایک نے اُسکے پیت سے کہا کہ چوڑا اس
 کتے کو کہ دشمن اہلیت جو ایک روز مجلس تھی ایک جوان ربابی آیا ایک تیر شیخ کے کمان سے نکلا اور نشانہ
 پر پڑا تو جوشیخ نے اُسکا کام کیا اس جوان نے آواز دی کہ تمام ہوا اٹھا اور گھر گیا چہرہ اُسکا متغیر تھا
 متغیر پر اُسکے ہوائی آواز ہی تھی اسکی اسنے پوچھا کیا ہوا جو کسی سے کچھ تکرار ہوئی جو اسنے کہا چپ رہو کہ کار
 اس سے گذر چکا ہے یعنی میرا وقت تمام ہو چکا ہے ہم اس گھر میں جاتے ہیں تھوڑی دیر بعد میں تال کو بلاہ
 تو مجھے لیجا کر دفن کریں میرا پیرا میں مردہ شو کو دنیا اور میری قبا کو رکن کو اور زخہ باب میری آنکھ میں جبہ دنیا
 اور کنا کہ جیسا تو جیسا ویسی مرایا کہا اور گھر کے اندر گیا اور جان بحق ہوا کسی نے آپ سے کہا کہ علی قوال رات کو
 شراب پینا ہے اور دن کو آپ کی مجلس میں آتا ہے آپ نے کچھ جواب نہ دیا اتفاقاً شیخ ایک روز بیٹے جاتے تھے اور علی
 قوال راہ پرست پڑا تھا ایک شخص نے کہا میں علی جوشیخ نے ملامت کرنے والے کو کہا کہ اُسکو اپنے گاندھے پر
 اٹھا کر اپنے گھر لیجاؤ اس نے مجبوراً تعمیل حکم شیخ کی کی بعد اُسکے ایک روز علی قوال شیخ کے حضور میں حاضر ہوا
 اور پیر پر گر ا اور توبہ کی اور جملہ بزرگان اہل دین سے ہوا ا قوال ابوالقاسم نصیر آبادی رحمہ اللہ کے علی حین
 قولہ تم در میان دو نسبت کے ہو ایک نسبت ساتھ آدم علیہ السلام کے اور ایک نسبت ساتھ حق تعالیٰ کے سبب
 تھے ساتھ آدم علیہ السلام کے نسبت کی تو در میان نہ تو ان اور انھوں کے بڑے کہ نسبت طبیعت کی ہے نسبت ہے
 اور جب ساتھ حضرت حق کے تھے نسبت کی مقامات کشف و عصمت و ولایت میں بڑے وہ ایک نسبت یافت
 بشریت ہے اور یہ ایک نسبت تحقیق عبودیت نسبت آدم کی قیامت کو منقطع ہوا اور نسبت عبودیت ہمیشہ
 قائم رہے تغیر نہیں ہوا اور جب بندہ کو ساتھ اپنے نسبت کرے محل اُسکا یہ ہو کہ کہیں یا مبادی یا فوق علیہ السلام
 والا انتم محزون قولہ بارگراں حق کو نہیں اٹھا کتے مگر اٹھانے والے حق سبحانہ و تعالیٰ کے فرمایا اٹھتے

جلے اللہ علیہ وسلم نے افراسیہ کہن جمیعاً قولہ جس نے مناسبت انہی ساتھ حق تعالیٰ کے درست کی مناعت طبع اور
 وسوسہ شیطان اُسین ہرگز انہیں نہ کر سکا قولہ جو کوئی یہ قدرت رکھا جو کہ خدا کو یاد کرے وہ مضطرب نہیں ہو گا کہ فطر
 وہ ہو جبکہ پاس کوئی آلہ نہ ہو کہ اُسکے ذریعہ سے خدا کو یاد کرے قولہ گمراہ نہیں ہوا کوئی اس راہ میں گمراہی کے
 فساد سے کہ فساد ابتدا کا انبیا کو اثر کرتا ہے قولہ جو کچھ تم پر ظاہر ہو خدا سے دیکھو تو بخت و دوزخ کو تم بھیند کچھ قولہ جو کوئی
 عطا میں راغب ہو وہ کچھ نہیں ہو اور اسکی کچھ قدر نہیں اور جو کوئی عطا کرنے والے میں راغب ہو وہ عزیز تر ہے قولہ عبادت
 بطلب حقوق تعصیرات بہتر ہے اس سے کہ واسطے طلب عوض اور جزا کے ہو قولہ موافقت حکم اولیٰ ہے اور موافقت
 امر کی اولیٰ تر اور جسکو موافقت حق سبحانہ و تعالیٰ کی ایک لحظہ یا ایک ساعت کے خطرہ سے پاک حاصل ہو کسی طور
 سے اُس پر مخالفت نہ ہوگی قولہ جب آدم علیہ السلام کو انکی صفت سے خبر دی تو کہا و عیسیٰ آدم اور جب اپنے فضل سے
 خبر دی تو کہا ان اللہ اعظم آدم قولہ تابعیت سنت سے معرفت پا سکتا ہے اور ادا سے فراغ سے قرب اور
 مواظبت نوافل سے محبت قولہ اصحاب کفایت کو اس سبب سے جو غمزدوں میں شمار کیا ہے کہ خدا پر بیوہ ملاطفت
 لائے ہیں قولہ کام قایم رہنا ہے کتاب و سنت پر اور ہاتھ اٹھانا ہوا بدعت سے اور عزت پیر و نکی نگاہ رکھنی اور
 خلق کو سدور رکھنا اور اوپر مواظبت کرنی اور رخصت نہ دھونڈھنی اور تاویل نہ کرنی ان سے پوچھا جو کچھ
 پیر و نکو ہے تو کو بھی پوچھا ابوالقاسم کو نہیں ہے مگر دوردرا ماندگی کا اس سے ہے وحشت نیافت کی پوچھا کرامت
 اتھار ہی کیا ہے کہا یہ کہ نصیر آباد سے مجھے نیشاپور میں شور یہ کیا اور شبلی پر ڈالا تو ہر سال دو تین ہزار آدمی میرے
 سبب سے خدا تک پہنچیں اور ہم درمیان نہیں پوچھا حرمت کیا ہے کہ میں اس منبر سے نیچے اتروں اور یہ بات
 بھیند کھوں کہ اپنے تئیں اس لائق نہیں جانتا ہوں پوچھا اتھوئی کیا ہے کہا یہ کہ بندہ ماسوئی اللہ سے پرہیز کرے
 لوگوں نے کہا کہ تمکو محبت میں کچھ نہیں ہے کہما سچ کہتے ہو لیکن میں اس میں جلتا ہوں قولہ ایک محبت ہو کہ سبب کا
 خون سے چھڑنا ہو اور ایک محبت ہو کہ سبب اسکا خون تھا قولہ اہل محبت قایم ہیں ایک حد پر اگر ایک قدم گئے لیکن
 ڈوب جائیں اور اگر ایک قدم پیچھے ہٹا دیں محب ہوں قولہ جو کوئی نعمت کا شکر کرے اسکو نعمت زیادہ ہو اور
 جو کوئی شکر کا شکر کرے معرفت اور محبت اسکی زیادہ کرے قولہ ہر چیز کی ایک غذا ہے اور غذا روح کی سلع ہے قولہ
 جو کچھ دل پاوے برکات اُسکے ظاہر ہوں دلیر اور جو کچھ روح پاوے برکات اُسکے ظاہر ہوں لہذا قولہ تھار
 قیہ خانہ تھار اتن ہے جب تن سے باہر آوے راحت میں پڑو جان چاہو جاوے قولہ جو کوئی پسے کہ محل رضامین ہو پچھے
 اُس سے کہہ دو کہ جو کچھ کہ رضا سے خدا سے عزوجل اُسین ہے اُسکو ہاتھ پرے اور اسکی ملازمت کرے قولہ مردت
 ایک شاخ ہے فوت کی اور وہ پھر جانا ہے وہ نون جہان سے اور جو کچھ اسین ہے قولہ تصوہ یک نور ہے حق سے
 کہ دلالت کرے حق پر اور ایک خطرہ ہے اُس سے کہ اشارہ کرے اُس سے قولہ رجا وطن طاعت کے گھنچا ہے

اور خوفِ معصیت سے دور کرتا ہوا اور مراقبہِ خدا کی راہ دکھاتا ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہر کلمہ جس کو گورستان
 ہر کہ چارون کو نام کا پکڑتے ہیں اور بہشت میں بیجا ہر چار دین اور بیعت ایک اسی قبرستان سے ہوتا ہے اتفاقِ حکم
 اس حدیث کے شیخ ابو عثمان مغربی نے بیعت میں اپنے لیے ایک قبر کھودی تاکہ اسکو وہاں دفن کرینگے اور اُس
 گور کی حفاظت کرتے تھے شیخ ابو القاسم نصیر آبادی نے اُس سے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے لیے یہاں قبو کی
 تھی شب کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جنازہ سب ہوا پر لیجاتے ہیں اور لے آتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ
 جو لائق اس گورستان کے نہوا اسکو اگر یہاں دفن کریں تو یہاں سے دوسری جگہ لیجا دیں اور جبکو دوسری جگہ دفن
 کریں اور وہ یہاں کے لائق ہو تو اُس کو اس گورستان میں لے آویں یہ جنازہ جو لے آئے ہیں اور لے جاتے
 ہیں وہ ہوا اور کہا کہ امیر ابو عثمان اٹھو کہ یہ قبر کہ تم نے کھودی ہے مجھے آسمین دفن کریں اور تمہاری خاک نیشاپور میں ہوگی
 ابو عثمان کو اس بات سے تھوڑا غبار ہوا مگر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ انکو وہاں سے بھیجا گیا بغداد میں وہاں ایک سبب
 ایسا ہوا کہ انکو رے جانا پڑا وہاں کوئی سبب ایسا ہوا کہ نیشاپور میں آئے اور وفات کی اور وہاں مدفون ہوئے
 اس خواب کی روایت میں اختلاف ہے کہ ابو القاسم نصیر آبادی نے دیکھا تھا یا دوسرے نے نقل ہے کہ استاد اسحق زاپر
 خراسانی موت کے باب میں بہت بحث فرمایا کرتے اور ابو القاسم نصیر آبادی اُن سے کہتے کہ یا استاد وحدیث
 مرگ میں کیا پڑے ہو ذکر شوق و محبت کا کرو مگر وہ وہی کہتے جب شیخ ابو القاسم کی وفات قریب آئی ایک شخص
 نیشاپور کا آپ کے سر حائل تھا اس سے کہا کہ جب تم نیشاپور میں جانا استاد اسحق سے کہنا کہ نصیر آبادی
 کہتا ہے جو کچھ آپ نے مرگ کی باتیں کہیں وہی ہیں کہ مرگ ایک سخت امر ہے جب آپ نے وفات کی آپ کہ اُس
 گور میں جو ابو عثمان نے اپنے لیے کھودی تھی بیعت میں دفن کیا بعد اسکے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ خدا نے
 تمہارے ساتھ کیا کیا مجھے غائب کیا جبار اور بڑے لوگ کرتے ہیں مگر نہا ہوئی کہ ابو القاسم اتصال
 کے بعد انفصال میں نے کہا نہیں یا ذوالجلال جب مجھے محمد میں کیا میں احد تک پہنچا رحمتہ اللہ

علیہ رحمۃ واسعۃ

حضرت ابو عثمان سعید بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۳ ۱۵۴ ۳۴۳ ۹۸۳

یکے از کبار را بابِ طریقت تھے ذکر و فکر میں ایک نشانی تھے انواعِ علوم میں خاقی تھے اور تصوف میں صاحب
 تصنیف تھے اور بڑے بڑے مشائخ کو دیکھا تھا مدتوں مجاورِ حرم رہے علو سے حاملین کوئی شے انکے نشان
 نہیں دیتا ہوا اور وقتِ صحبت کے علمِ فراست اور قوتِ ہیبت اور سیاست میں بے نظیر تھا کسی عظیم بریں کی
 عمر بانی مگر کوئی چیز تغیر نہ ہوئی تھی آپ فرماتے تھے کہ مجھ میں اس زمانہ دراز میں کوئی چیز کم نہیں ہوئی مگر آئینہ

اول حاملین آپ نے تیس برس جنگوں اور صحراؤں میں عزت کی ایسی کہ آدمی کا حس آپ کو نہوا اور ایسی ریاضت و مشقت کی کہ گوشت نہ کھا آپ کے گل گیا اور آنکھ کا سورخ بہت چھوٹا ہو گیا آدمی کی صورت سے بدل گئے بعد اسکے آپ کو اشارہ ہوا کہ خلق میں رہیں آپ نے غم مکہ کا کیا مشایخ حرم نے کشف باطن سے جانا اور آپ کا استقبال کیا آپ کو پایا صورت بدلی ہوئی ایسے حال میں کہ بہت ہی کم جر آدمیت کا انہیں باقی رہا تھا پوچھا کہ امی ابو عثمان تنہا تیس برس ایسی زندگانی کی کہ آدمیوں کو اس میں عجز ہو اب کہو تو تم کیسے گئے اور کیا دیکھا اور کیا پایا اور کیوں پھر آئے کہا میں ساتھ شکر کے گیا اور آفت نکو دیکھا اور نا امیدی دیکھی اور ساتھ عجز کے پھر آیا میں لیا تھا کہ جڑ کاٹوں مگر میرا ہاتھ آخر اسکے ریشہ تک نہ پہنچا نہائی کر یا ابو عثمان گردفرع کے پھرتے رہو اور خیال منی میں رہو مگر جڑ کاٹنا تمہارا کام نہیں ہے اس میں صحت حقیقی ہے پس میں نا امید پھر آیا شاہین نے کہا کہ اب تعبیر کرنے والوں پر حرام ہے کہ صحو و شکر کی نسبت کچھ لکھیں تنہا سب کا فیصلہ کر دیا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور دلعین اپنے خیال کیا کہ شاید مجھے شیخ کچھ کر ذکر میں شیخ نے فرمایا کیا مجھے کافی نہیں ہے وہ جو کہ ہم لیتے ہیں کہ دوسرے سے ہم آرزو کریں اور دوسرا سوال کریں ابو عمر حاجی سے منقول ہے کہ زمانہ دراز تک خدمت میں آپ کے رہے ایسے کہ ایک ساعت بھی بغیر آپ کے نہ رہ سکتے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ امی ابو عمر کتبک ابو عثمان کے ساتھ رہ کر مجھ سے باز ہو گئے اور میری طرف بشت کیے رہو گئے دوسرے دن انھوں نے اصحاب شیخ سے یہ ذکر کیا سب قسم کھا کر کہا کہ ہلو گئے بلا فرق ہی خواب دیکھا جو سب اس اندیشہ میں ہوئے کہ شیخ سے کہیں یا نہیں دفنائنگے بانوں گھر سے باہر آئے اور کہا امی اصحاب تنہا جو کچھ کیا گیا ابو عثمان سے منہ پھیرو اور ساتھ خدا کے رہو اور مجھے اس سے زیادہ تفریق نہ کیجئے اپنے ایک خادم سے پوچھا کہ اگر تم سے پوچھیں کہ تمہارا جو د کس حال پر ہے کیا جواب دو گئے انھوں نے کہا کہ میں یہ کہوں کہ اُس حال میں جو جس حاملین ازل میں تھا فرمایا اگر کہیں ازل میں کیسا تھا کہا جواب دوں ایسے حال پر کہ جیسا اب ہو فرمایا تنہا خوب کہا عبد الرحمان سلمی سے منقول ہے کہ میں شیخ کے پاس بیٹھا تھا کسی نے کہو میں سے پانی کھینچا اور چرخ سے ایک آواز آئی فرمایا امی عبد الرحمان جانتے ہو کہ یہ چرخ کیا بولتا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا کہتا ہے اللہ اٹھ اور فرمایا جو کوئی دعویٰ سماع کا کرے اور اُسے آواز مرغان سے اور چھوٹے سے درختوں کے اور آواز سے ہوا کے سماع نہو دعویٰ سماع میں جھوٹا ہے قول جب بندہ حقیقہ ذکر ہو تو وہ ایک دریا کے ہو کہ اُس سے تمام حکم خدا سے نہرین جاری ہوں اور وہ ساری کائنات کو اسی نور سے جو اس کو ہو دیکھے ایسا کہ تمام کائنات کو ذرا بھی کوئی حرکت ہو وہ جانے اور دیکھے اور حقیقت توحید کی اُس کی اُس جگہ تمام ہو اور ذکر سے اس کو ایسی حلاوت ہو کہ وہ مست ہو جانا چاہے اور موت کی بازو خواہش کرے اس سے پہلے

یہ بیان ابو عمر و ابو عثمان کے درمیان ہے جو ان کے اصحاب و عارف تھے ان کے بیان سے

کہ طاقت اُس حلاوت کے پکھنے کی نہ رکھے قولہ جسکو کہ اُنس اُسکی ساتھ معرفت اور ذکر حق تعالیٰ کے ہوا سکی موت
اُسکے اُنس کو ویران نہ کرے بلکہ سوچند اُسکے اُنس و راحت زیادہ ہو کیونکہ اسباب شوریدہ درمیان سے اُٹھ جائے
اور صرف محبت باقی رہے قولہ حیات میں دلیل رفیع و دخیلہ نبوت اور حدیث نبوت بقوت باقی نہیں رہی
اب صرف حدیث نبوت رہی جو راہ اُسکی ذکر و مجاہدہ ہو پس میں اس عمر کم قیمت کو اس وصال عزیز کے ساتھ
بدل کر ناعزیز رکھتا ہوں بہت سخت نہیں ہو بلکہ بہت ارزان ہو پس ایسی بیچارہ تھیں کیا ہوا جو کہ اس زندگانی
کم قیمت کو قیمت فراق دایم کیا ہو آخر کیا سبب اس ناجوان مردی پر کیا ہوا کہ اس بے موقع جگہ میں پڑے ہو
قولہ جو کوئی خلوت صحبت پر اختیار کرے اُسے چاہیے سب آشنائی یاد سے خالی ہو مگر یاد اُنسی سے اور سب
خواہشوں سے خالی ہو مگر رضاے حق تعالیٰ سے اور سب مطلوبوں سے نفس اُسکا خالی ہو کلمۃ اور اگر اس صفت
سے نہو خلوت اُسکے لیے بلا اور ہلاکت ہو قولہ کوئی مقامات خواہیں تک نہ ہو نہچے جبکہ ادب نفوس اور ریاضت
سے اُسپر کچھ باقی ہو قولہ عاصی بہتر ہو مدعی سے کیونکہ عاصی مفرگناہ آیا ہو اور مدعی گرفتار دعویٰ قولہ جو شخص
صحبت سے درویشوں کے کنارہ کرے اور تو نگروں کی صحبت اختیار کرے حق تعالیٰ اُسکے دل کو اذیت اور درد رکھے
قولہ جو کوئی تو نگروں کے کھانے پر لالچ اور خواہش نفس سے باقہ بھلا دے ہرگز فلاح نہ پائے اور اُسکا کوئی قدر
قبول نہیں ہو مگر اُسکا جو مضطر ہو قولہ جو خلق کے احوال میں مشغول ہوا اپنا حال ضائع کیا قولہ جو کوئی سفر کرنا ہی
اُسپر واجب ہو کہ پہلے ہوا اور شہوات اور مردانہ نفس سے سفر کرے کیونکہ سفر غربت ہو اور غربت ذلت ہو اور
مومن کو لازم نہیں ہو کہ کسی مخلوق کے آگے اپنے تئیں ذلیل کرے قولہ فاضلترین اُن چیزوں سے کہ مرد
اُسکی ملازمت کریں محاسبیت اپنے نفس کی ہو اور مراقبت اور زندہ داشت عملِ عظیم قولہ اعتکاف حفظِ عراج جو بحث میں
حکم کے قولہ کوئی آدمی کچھ بچانے جب تک معرفت اُسکے ضد کی اسے معلوم نہو اس سبب سے ہر کہ محقق نہو نہیں
اخلاص نہو مگر بعد اُسکے کہ ریا کو بچانا ہو اور علمِ مفارقت ریا سے جانا ہو قولہ عبودیت اتباع امر ہو مشاہدہ میں امر کے قولہ
شکر اپنے عجز کا بچانا ہو اور کرنے سے کمالِ شکر نعمت کے قولہ تصوف قطعِ علالت ہو اور روگردانیِ خلائی سے
اور اتصالِ حقایق کا قولہ علامتِ شوق دوست رکھنا مرگ کا ہر حالتِ راحت میں قولہ عارف انوار معرفت اور
علم سے اُسکے روشن ہوتے بسبب اُسکے عجائباتِ عجیب دیکھے قولہ مرد بانی چالیس روز پر کیا ہر کچھ کھاتا و ہر
صدائی اسی روز پر قولہ جسکو ایمان ہو اولیا پر وہ کیے از اولیا ہو قولہ اولیا مشہور ہوں مگر مشغول ہوں اپنے
وقتِ وفات کے سماعِ طلب کیا اور حالتِ سماع میں وفات فرمائی

الطالع باللہ علیہ عبا سید

۳۶۲ ۹۴۴ ۳۸۱ ۹۹۱

بعد خلق خلافت مطیع کے خلیفہ ہوا ایک روز اپنے صاحبِ بیکلین کو غفلت دیا اور نصیر الدولہ لقب کیا اور اعز الدولہ

سخت لڑائی ہوئی اعزالدولہ کو عضدالدولہ سے مدد ملی عضدالدولہ اور خلیفہ سے لڑائی شروع ہو گئی چند روز خطبہ سے نام خلیفہ کا نکال ڈالا گیا دونوں گروہ شیعہ و سنی میں اختلاف ہونا مزید ترواجح میں مزاحمت ہوئی بالآخر اعزالدولہ گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور عضدالدولہ غالب آیا عضدالدولہ نے خلیفہ کو سجدہ کیا اور بہت خوشامد کر کے تسلط اپنا کر لیا ایسا کہ خلافت اور عزت خلافت کچھ باقی نہ رہی خلیفہ مثل ایک نوکر کے اسکی خدمت میں آیا جا کر تاسلیم میں خلیفہ کو قید کر لیا اور ایک کمل میں لپیٹ کر اپنے دارالسلطنت میں بھیج دیا جب عضدالدولہ کی سلطنت میں تختل واقع ہوا تب قادر باللہ خلیفہ ہوئے مگر طالع باللہ کو بعزت اپنے گھر میں رکھتے تھے شب عید النضر ۳۸۵ھ میں وفات کی

ابتداء شیوع اسلام کا ہندوستان میں

واضح ہو کہ یہاں سے ذکر سلاطین اسلام ہند شروع ہوتا ہے جس مناسب یہ معلوم ہوا کہ قبل ذکر سلاطین اسلام ہند کے کچھ کیفیت ابتدا سے شیوع اسلام ہند اور مسلمانوں کے یہاں تشریف لائیکے ابتدا کی حالات تھوڑے سے لکھ کر تب ذکر سلاطین اسلام ہند کا شروع کیا جاوے اور اگرچہ تخت نشینی اور استقبال کامل اور مستقل مسلمانوں کی شہاب الدین غوری کے وقت سے ہوئی مگر تھوڑا تھوڑا تسلط اور قیام مسلمانان ناصریہ سککنین ہی کے وقت سے ہندوستان میں شروع ہوا ہے اسلیے میں نے ذکر سلاطین اسلام ہند کا ناصر الدین سککنین سے شروع کیا ہے جو قبیلہ ہندو کے اولین اول سلمہ ہجری یعنی سنہ اول خلافت میں اپنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے مع اشکر ہندوستان کی طرف بھیجا وہ سنہ ۶۱ھ تک آئے اور جہاد کر کے چلے گئے بعض کہتے ہیں کہ فتح بائی اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سلمہ ہجری میں مہلب ابی الاصفہم کی راہ سے کابل میں پہنچے اور راہ جادو کے ساتھ محاربات کر کے مظفر و منصور خراسان کو پھر گئے اور ابو عبیدہ کو کابل میں چھوڑا بعد جلنے انکے کابل میں نے جویم کر کے ابو عبیدہ کو قید کر لیا ابی مہلب اس واقعہ سے آگاہ ہو کر پھر کابل پر آیا مگر کابل میں نے نہریت بائی سلیم بن زیاد کو اس واقعہ سے غصہ آیا طلحہ بن عبیدہ کو ساتھ افواج کثیر کے برسر کابل بھیجا طلحہ نے جنگ عظیم کر کے فتح بائی اور ابو عبیدہ کو پانچ لاکھ درم کے عوض کابل میں سے خرید کیا سلیم نے اس خدمت کے صلہ میں طلحہ کو حکومت سیستان کی دی انھوں نے تھوڑے دنوں میں ولایت غورد بادیش پر قبضہ کیا بعد چند روز کے سلیم نے طلحہ کو معزول کیا اور خالد بن عبیدہ کو انکی جگہ مقرر کیا انھوں نے کابل میں سے ملکہ بہت اچھی طرح سے انتظام و انکسار کیا سلیم نے چاہا کہ انکو بھی موقوف کرین انھوں نے سرکشی کی اور تبرغیب کا بلایا کہ وہ سلیمان میں ساتھ افغانان کے متحصن ہوئے اور ساتھ افغانان کے پیوند کیا اپنی بیٹی نکاح میں ایک سرگروہ افغانان کے دی اسکے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے نام ایک کا کو دی اور دوسرے کا سورر کھا گیا کہتے ہیں کہ یہ دو گروہ افغانان لودیان و سوران کی اولاد سے ہیں

اور تاج میں مندرج ہو کہ جب مامون رشید خلیفہ بغداد ہوا آٹھ سہ ہجری میں قائم نام اپنے ہمیشہ زادہ کو طرٹ ہندوستان کے متعین کیا وہ ساتھ فوج ہزار کے سوا دہقان میں پوسٹ پٹا ورسا تھ راجہ داس کے جوہاں کاراجہ تھا چند نوبت جنگ عظیم واقع ہوئی نوبت آخر راجہ مارا گیا اور فوج اسلام غالب آئی رقیان و غزنیان راجہ قتل ہوئے وقید کیے گئے اور فوج اسلام نے مال و خزانہ راجہ کا لوٹا اور راجہ دھان کی بیلیاں جو نہایت حسینہ و جمیلہ تھیں انکو گرفتار کیا قاسم نے ان پر پیکر دیکھو ساتھ خلاصہ غنائیم کے خدمت خلیفہ میں بھیجا خلیفہ والہ و شیفہ نے کمال کمال کا ہوا اور چاہا کہ اپنے تصرف میں درلا دے ان سبھوں نے انکار کیا اور کہا کہ شاید اسلام میں ہی مقبور ہو کہ پہلے انکار متصرف ہوں تب واسطے خلیفہ کے بھیجیں خلیفہ کو سخت غصہ ہوا قاسم کو لکھا کہ اپنے تین گدھے کے چڑے میں کرو قاسم نے ویسا ہی کیا دو چار روز بعد وہ مر گیا ان کے رتھا ہندوستان سے دست کش ہو کر انکی لاش لیکر بغداد روانہ ہوئے خلیفہ نے دختران راجہ کو بلا کر دکھایا اور کہا کہ جو کوئی میری نافرمانی کرنا ہو تو اس حال میں گرفتار ہوتا ہر وہ پری پیکر میں نہیں اور کہا میں شور سے خلافت کرتے ہو کہ ہلوگ کے کہنے پر کہ قاسم نے میرے باپ بھائی کو مارا تھا ایسے بہادر کو ضائع کیا اور کچھ غور کیا خلیفہ کو نہایت رنج و غصہ ہو حکم دیا کہ انکو گھوڑے کی دم میں باندھ کر بلا کرین چنانچہ ویسا ہی عمل میں آیا مورخان دخل اسلام فتح قاسم سے شمار کرتے ہیں بعد واقعہ قاسم کے راجگان ہند پھر بدستور اپنے اپنے علاقوں پر قابض و متصرف ہو گئے پھر بعد اسکے سبکتگین کے زمانہ سے شورش اسلام ہندوستان میں شروع ہوئی جسکی تکمیل بعد محمود غزنوی ہوئی

امیر ناصر الدین سبکتگین غزنوی

۳۶۷ ۹۷۷ ۳۸۷ ۹۹۷

یہ ایک شخص اولاد سے یزدجرد کے تھا انکو ایک سوداگر مسماہ ناصر حاجی نے ترکستان سے لا کر بعض زرخیر اپٹگین سلطان غزنی وغوری کے ہاتھ بیجا بعد تعلیم و تربیت کے اپٹگین نے عمدہ امارت عطا کیا بعد وفات اپٹگین کے محمد اسحاق پسر اپٹگین غزنی وغور کا بادشاہ ہوا اور سبکتگین ویسا ہی سپہ سالار رہا تھوڑے روز کے بعد محمد اسحاق نے وفات کی اعیان سلطنت نے بسبب نمونے کوئی اولاد اپٹگین کے سبکتگین کو بادشاہی میں قبول کیا دو دختر اپٹگین کو ان کے نکاح میں دیا اور آٹھ سہ ہجری میں تخت غزنی پر بٹھایا بعد تخت نشینی کے لشکر ہزار ترتیب دیکر غزیت ہندوستان کی کی اور راجہ جیپال ولہو سال قوم ہمن راجہ لاہور سے مقابلہ ہوا راجہ کا بھی لشکر کثیر تھا ایک عرصہ تک جنگ سخت منجانبین ہوا کی مگر غالب مغلوب سے کوئی امتیاز نہیں کر سکتا تھا ایک روز کسی واقف کار نے اس سرزمین کے بادشاہ کو خبر دی کہ قریب اس میدان جنگ کے ایک چشمہ طلسم کا بنا ہوا ہے اگر اس میں تھوڑا پیشاب وغیرہ ڈال دیا جائے تو فوراً ابرو صاف ظاہر ہوا اور برہ

باران شدت سے ہو پس حکم بادشاہ دیساہی کیا گیا اتنا پانی برسا اور برف گری اور یہی سردی ہوئی کہ بہت چارپائے دونوں لشکر کے ضلع ہوئے ہندوؤں نے چونکہ کبھی برف باری نہیں دیکھی تھی سخت عاجز ہوئے سلطان کے ساتھ صلح کی اور خراج سالانہ قبول کیا اور بہت تحفے بادشاہ کو دیئے بادشاہ مظفر منصور متوجہ غزنی ہوئے دوسری بار پھر غزنی پہنچ گئے یہ بادشاہ نہایت عادل و مہربان تھا باہر شعبان ۷۸۳ھ وفات کی منقول ہو کر قبل تحت نشینی کے بنگلیں نے ایک روز شکار کی حالت میں ایک سہن کا بچہ شیر خوارہ زندہ پکڑا مان کی جنگل سے سامنے بنگلیں کے آئی اور بہت بھاری ظاہر کی اور بہت بڑی بنگلیں کو رحم آیا اُس نے بچہ کو اسکے چھوٹے یا شب کو خواب میں دیکھا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ بدلے میں اس رسم کے جو تو نے آج ہرن پر کیا ہے تجھ کو سلطنت غزنی عطا ہوئی تھوڑے روز کے بعد وہی بادشاہ ہوا۔

۹۸۳ ۳۷۳

حضرت خواجہ محمد بن عبد اللہ معروف بعمویر رحمۃ اللہ علیہ

یکے از پیران سلسلہ علیہ فودوسیدہ بن اپنے عہد میں مشائخان عہد کے اصل و پیشوا تھے اور مرید و خلیفہ حضرت احمد سیاح دینوری رحمۃ اللہ کے تھے تمام مشائخین عہد نے آپ سے تسلیم پائی مریدان آپ کے بہت کثیر تھے

۹۸۶ ۳۷۶

حضرت عبد اللہ برقی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

عظماۃ مشائخ مصر سے ہیں اور اصل آپکا برق مضافات جو اردوم سے ہی علوم فقہ و حدیث و تفسیر میں پائے تھے حمد و ثناء آپ کے لاثانی ہیں ایک وقت آپ بیمار تھے لوگوں نے پانی منگوادیا نہ پیا اور کہا کہ خدا کے گھر حادثہ ہو جب تک انکی اصلاح ہم نہ کریں کچھ نکھائے تیرہ روز تک کچھ نکھایا نہ پایا خبر آئی کہ قراطہ نے مسجد حرام میں اگر خلق کو کشتہ کیا اور ایک دن دشہ عظیم ہوا

۹۸۷ ۳۷۷

حضرت ابو نصر سراج اویسی رحمۃ اللہ علیہ

لقب آپکا نصر تھا علوم فہریت و طریقت میں لاثانی تھے تصانیف آپ کے بہت ہیں کتاب لمعہ تصوف میں آپ کی تصنیف ہے مرید شیخ ابو محمد مرعش کے تھے جب آپ بغداد میں پہنچے ماہ رمضان تھا مسجد شونیز میں قیام

فرمایا امانت درویشوں کی آپ کو تفویض ہوئی پس آپ ہر روز تراویح پانچ ختم فرماتے اور خادم ہر شب ایک روٹی جو کی شیخ کے خلوت میں دے آتا جب عید کا دن ہوا آپ نے امامت کی لوگوں نے تیس روٹیاں آپ کے حجرہ میں پائیں آپ نے کچھ آئین سے نکھایا تھا ایک شب چند صحابہ آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے اور جاڑے کے سبب سے آگ روشن تھی ذکر توحید و معرفت کا درمیان آیا شیخ کا وقت خوش تھا اٹھ اڑ گئے اور آگ پر سجدہ کیا جب سر سجدہ سے اٹھایا تو آپ کا ایک بال بھی نہیں جلا تھا آپ نے اپنی حیات میں فرمایا تھا کہ میرے مرنیکے بعد جو جنازہ میری قبر کے پاس رکھیں مغفور ہو گا چنانچہ ہر وقت تک یہی معمول رہا کہ جو مسلمان مرنے لگا ہو اسے جنازہ کو تھوڑی دیر آپ کی قبر کے پاس رکھ کر توبہ و نیکوئی کرتے ہیں

حضرت فقیہ ابو الیث رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۳ ۳۸۴

آئم مبارک آپ کا اچھا احمد بن احمد بن ابراہیم ابو الیث فقیہ سمرقندی ہر محدث یکتا ہے زمانہ تھے لاکھ حدیثیں آپ کو یاد تھیں فقہ اور دوسرے علوم کی کتابیں آپ کی زبان پر تھیں تصانیف آپ کی تفسیر و فتاویٰ اور اصول میں بہت ہیں آپ فرماتے تھے کہ جب سے میں نے دہنہ ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پھانپا کر کبھی جھوٹہ نہیں بولا اور نہ کسی اس قدر بھی بدی کا ارادہ کیا کہ ایک جانور پانی میں سڑا لے اور اٹھالے آپ کا یہ قول تھا کہ جو شخص علم کلام میں مشغول ہو نام اس کا فرد علماء سے محروک ناجائز ہے ایک مرتبہ آپ نے ایک قافلہ کے ساتھ سفر کیا رہزنوں نے قافلہ کو لوٹا اسباب کے ساتھ چند تنگیان مٹی کے ڈھیلوں کی پانی اہل قافلہ سے پوچھا یہ کس نے مٹی رکھی تھی سب نے کہا ابو الیث سے پوچھو آپ نے فرمایا کہ یہ ڈھیلے میرے ملک کی زمین کے ہیں میں نے نہیں پسند کیا کہ کلوز طہارت دوسرے کی زمین سے لون رہزنوں نے سب مال واپس دیا اور آپ کے ہاتھ پر سعیت کی وفات آپ کی نواح پنج میں ہوئی شب سہ شنبہ یازدہم جمادی الآخر کو اہل سمرقند نے آپ کی وفات کے بعد ایک مہینہ تک اپنی دوکانیں کھولیں اور نکھولنے لگے تھے جبہر حکام سے مجبوراً دوکانیں کھولیں

بی بی میمونہ رحمۃ اللہ علیہا

۱۰۰۴ ۳۹۵

آپ حافظ قرآن اور واعظ تھیں ایک روز آپ نے وعظ میں فرمایا کہ جو کپڑا حلال سے ہوا اور اس میں کوئی گناہ نہ لکے تو وہ جلد نہ پھٹے یہ پیراہن جو پہنے ہوئے ہوں میری مان کا بنا ہوا ہے اور سینتالیس برس سے میں پہنتی ہوں اور نہیں پھٹا ہے شیخ عبدالصمد آپ کے صاحبزادہ سے منقول ہے کہ ایک دیوار

لنگان کی قریب تر کرنے کے ہو گئی تھی مین نے مان سے کہا کہ نئی بنوائی جائے انھوں نے کچھ لکھو دیا کہ دیوار
مین رکھ دو مین نے رکھ دیا تیس برس تک وہ دیوار ویسی قائم رہی بعد وفات اُنکے مین نے چاہا کہ دیکھوں
اُس پرچہ مین کیا لکھا تھا وہ پرچہ نکالا خوراد پورا کر گئی

القادر باللہ ۲۵ عباسیہ۔ ۳۸۱ ۹۹۱ ۴۶۲ ۱۰۳۰

۳۳۶ مین ولادت ہوئی اور بعد خلق خلافت مطیع کے خلیفہ ہوئے بقول خطیب کے یہ خلیفہ مسمیٰ اور فقیر
اور صاحب تصنیف تھے ایک کتاب اہمول مین تصنیف کیا اُس مین فضائل اصحاب و کفایہ معتزلہ و قائلین
تخلیق قرآن کی دوج ہو مگر ۳۹۰ مین حاکم بن عزیز صاحب مصر نے زور پکڑا اور سب صحابی لکھ کر مسجد کے
دروازوں پر اور کوچہ و بازار مین لٹکا دیا اور کہتے کہ مارنے کا حکم دیا اور بے فلس کی جھلی کھا مانع کیا اکثر
کھانیوالو کو قتل کیا اور ۳۹۸ مین در بیان دونوں فرقہ شیعہ و سنی کے بغداد مین فساد عظیم پیدا ہوا اور
سخت لڑائیاں ہوئیں شب و دو شبہ کیا رھوین ذلیقہ کو بعمر ہشتاد و ہفت سال وفات کی

صدی پنجم

حضرت ابوعلی دقاق اویسی رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۵ ۱۰۱۴

آپ قطب وقت سلطان طریقت و حقیقت تھے لسان الرحمان آپ کو کہتے تھے احادیث و تفسیر بیان و وعظ
مین شان عالی رکھتے تھے ریاضت و کرامت مین ایک نشانی تھے مرید شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی کے تھے
اور بہت مشایخ کو دیکھا اور خدمت کی تھی اور آپ کو نوہرہ گرم کتی تھی غایت در دو سوز و شوق و ذوق
سے جو ان مین تھا تمام عمر آپ نے زمین مین پیچیدہ لگائی پہلے آپ مرو مین تھے کہ آپ پر ایک واقعہ ہوا جیسا
نقل ہو کہ ایک بڑے مشائخ نے کہا ہو کہ مرو مین بیس کو دیکھا کہ سر پر چاک ڈال رہا ہو کہنا کہ یہ کیا حالت ہو
اگر عین اُس نے کہا کہ ایک خلعت جسکے انتفا میں ہم بیات لاکھ برس سے تھے اور ہسکی آرزو مین
بہل رہے تھے ایک آرد فروش کے پسر پڑاں دی گئی شیخ علی فارمدی فرماتے ہیں کہ مجھے قیامت مین
کچھ حجت نہو گی مگر یہ کہ ہم کہیں کہ ہم حب و متعقد شیخ ابوعلی دقاق کے ہیں اور شیخ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ کا
قول ہو کہ دجست خود رو جسکو کسی نے نہیں پالا ہو شاخ و برگ لاوے مگر پھل لاوے اگر پھل لاوے تو
بیزہ ہو و سیاہی وہ مرید ہو جس نے صحبت و تربیت کسی پیر کی نہیں پائی ہو اُس سے کچھ نہو قول مین نے
طریق نصیر آبادی سے لی انھوں نے شبلی سے انھوں نے جنید سے انھوں نے سری سقطی سے انھوں نے

معروف کرنی سے انھوں نے داؤد دلائی سے انھوں نے تابعین سے رحمہم اللہ تعالیٰ آپ ہرگز غسل کیے ہوئے
ابو القاسم نصیر آبادی رحمہ اللہ کی حضور میں گئے نقل یہ کہ آپ مروین و خط کہتے تھے بعد اسکے بہت سفر کیا سفر
حجاز کیا اور بہت مشایخوں کی زیارت کی نقل یہ کہ ایک وقت آپ کپڑا نہیں رکھتے تھے اور نہ تھے خانقاہ میں حضرت
عبداللہ عذر کی آئے ایک شخص نے آپ کو پہچانا بعد اسکے لوگ آپ پر جمع ہوئے اور عرض کی کہ آپ درس پڑھائیے
قبول کیا اور کہا کہ درس و مناظرہ کرنا اب مجھ سے ممکن نہیں لوگوں نے کہا وعظ کیے قبول کیا اور ممبر پر گئے دامن
طرت اشارہ کیا اور کہا اسد اکبر بائیں طرت اشارہ کیا اور کہا دالند شیر بائیں قبلہ رخ ہوئے اور کہا ورتوان اللہ اکبر
ایکے حال عجیب پچھو گیا ایک بار لگی خلیفہ اور ہر گئی اور ایک غریب عظیم کٹھا اور کتنے خزانے وہاں سے اٹھے اور بیچ
اس مشغلہ میں ممبر سے اترے اور چلے گئے کتنا ہی آنکھ دھونڈھا پایا وہاں سے مرو گئے پھر وہاں سے نیشاپور نقل ہو کر
درویش سے کہ ایک روز وہ شیخ کی مجلس میں گئے شیخ ایک دشوار طبی سر پر رکھے تھے انکے دل میں اس پگڑی کی
خواہش ہوئی اور شیخ سے سوال کیا کہ توکل کیا ہر شیخ نے فرمایا وہ کہ طمع و ستار سے آدمیوں کی کم کرد اور پگڑی اگلو
دید ی شیخ فرماتے ہیں کہ ایک وقت مرد میں بیمار تھے قصد کیا کہ نیشاپور جاؤں ہاتھ نے آواز دی کہ ابھی تم
شہر سے باہر نہیں جاسکتے کہ جماعت پر بیان کو تمھاری باتوں کی پسندیدگی ہو وہ تمھاری مجلس میں حاضر ہوتی ہیں
انکے لیے بھی توقف کرو ایک روز آپ ممبر پر نہت آدمی کی کہہ رہے تھے کہ ظلم و جہول اور شک و حسود میں اور اسی
قسم کے عیوب انسانی بیان فرما رہے تھے ایک درویش اٹھے اور کہا کہ ساتھ ان صفات و مہم کے قریب دوڑی رکھتا
ہو آپ نے فرمایا ہاں ہجیم و حیمو نہ ایک روز آپ ممبر پر فرما رہے تھے اللہ اللہ اللہ ایک شخص نے کہا اے خواجہ خدا کیا ہو
فرمایا میں نہیں جانتا اسے کہا جب نہیں جانتے تو کیوں کہتے ہو کہا کہ میں تو کیا کہیں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا
میں بہت دور سے آپ کی زیارت کو آیا ہوں فرمایا اس بات کا حامل ہونا قطع مسافت سے نہیں رہا اپنے نفس سے
ایک قدم آگے جاؤ کہ سب مقصود وہاں حاصل ہو ایک شخص نے وسوسہ شیطان سے شکایت کی فرمایا دنیا کے
تعلق کا درخت اپنے گھر سے جڑ سے کھینچ ڈالو تو چڑھیں آپ بیٹھیں جب درخت تعلق دنیا باطن میں پھیلا ہو اور شاخیں
نکالی ہوں مرغان شیطان سے اٹھ چھٹکا لانو گا ایک سوداگر آپکا مرید تھا اسکی عبادت کو آپ نے پوچھا کہ سبب بیاری کیا
آئے کہارات کو میں تہجد کے لیے اٹھا بیٹھ میں چمک ہو گئی اور درود شہید ہوا آپ نے فرمایا اٹھو اس فضول سے کیا کام
کہ تہجد اگر ضرور درود و پشت میں مبتلا ہو گئے جسکے سر میں درد ہوا اگر لپ پر پر کرے ہرگز اچھا نہو گا اور اگر تہجد بخش نہو
اور تہمتیں دھوئے ہرگز تہ پاک نہو گا ایک روز صوفی آپ کے سامنے کھڑے تھے آنکھ پھینک آئی آپ نے فرمایا یہ چمک
ربک صوفی فی الحال چل کھڑے ہوئے پوچھا حال کیا ہو کہا جب زبان شیخ سے مجھ پر ساتھ رحمت کے کھلی جو کام میں
چاہتا تھا برآیا اب ٹھہرنے کا کیا نایہ یہ کہا اور چلے گئے قولہ ایک روز ایک درویش خانقاہ میں آئے اور کہا

کہ ایک گوشہ میرے لیے خالی کر دے تاکہ ہم مین لٹکے لیے مین نے ایک مکان خالی کر دیا انھوں نے گوشہ سے نکلتی باہری
 اور اللہ اللہ کننا شروع کیا مین ہیٹھ کان رکھتا تھا مجھے کما اوی بلی مجھے مشغول ست کر تین چلا گیا اور اس خیال
 سے درگزر راہ روہ جان بحق ہو گئے مین نے غسل وغیرہ کئے آدمی بھیجا پھر جو دکھیا تو انکو نیا یا سخت حیران ہوا اور
 کہا خداوند تو تے ایسے آدمی کو مجھے دکھایا کہ مین نے اُسے دکھیا اور راہ روہ پدید ہوا ابادے وہ کہاں گئے ہاتھ نے
 آواز دی اُسے کیا ڈھونڈتے ہو جسکو ملک الموت نے ڈھونڈھانا پناہ اور قصور نے ڈھونڈھانا پایا مین نے کہا
 خداوند اوہ بے مانند کہاں گئے آواز اتنی فی مقعد صدق عند ملک مقتدر کیا کہ وقت آپ نے سیابان مین
 راہ گم کی پندرہ روز کے بعد بر سر راہ آئے ایک مرد لشکری نے آپ کو ایک کوزہ پانی دیا آپ نے پی آپ فرماتے مین
 کہ ظلمت و زیاں نکاری اُس پانی کی تیس برس ہوئے کہ میرے دل مین رہی آپ کے اکثر مرید قومی الجشہ
 تھے جاڑون مین انکو ٹھنڈھے پانی سے غسل کرنے کو آپ فرماتے اور بعض جو نازک مزاج تھے لگی رقی کرتے
 اور فرماتے کہ مجاہدہ ہر کس کا بقدر وضع اور قوت کے فرمانا چاہیے قولہ جو کوئی بقائی کرنا چاہے اُسکو تنگیان
 اور آلات اور اسباب ضرور ہوگا اور جو گوشہ نشینی چاہے اُسکو تھوڑی چیز کافی ہو یعنی علم اگر واسطے ریاے
 خلق یا بیچنے کے لیے یا جاہ کے لیے سیکھا ہو تو بہت علم کی ضرورت ہو اور اگر واسطے عمل اور زاد آخرت کے تم
 سیکھنا چاہو تو تھوڑا ہی علم کافی ہو اسقدر کہ شرائط عبودیت کو جانو اور اُس پر عمل کرو کہ مقصود علم سے
 عمل ہو اور توضیح جیسا کہ نقل ہو کہ ایک روز مرد مین ایک شخص نے آپ کی دعوت کی آپ وہاں جاتے تھے
 راہ مین ایک پیرزن آتی تھی اور کہتی تھی ای بار خدا یا مجھے ایسا بھوکھا تو نے رکھا ہو اور اپنے اطفال مجھ پر
 متعین کیے مین آخر یہ کیا چیز ہو کہ تو میرے ساتھ کرتا ہو شیخ چلے گئے عجب دعوت مین ہو چنے فرمایا کہ ایک خان مین
 کھانا راستہ کر دیا چچا راستہ ہوا صاحب دعوت خوش ہوئے کہ آج شیخ لکھ لکھا بیٹیکے حالانکہ آپ کے نہ کھڑے تھانہ اہل
 تھے جب خان مرتب ہوا آپ اٹھے اور سر پر لیا اور اُس بڑھیا کے دروازہ پر لیگئے اور اُسے دیدیا دیکھو اس
 شکستگی اور نیاز کے ساتھ کون ہو سکتا ہو قولہ ایسے رہو کہ گویا تم مر گئے ہو اور تین روز تیر گذرے مین قولہ
 جو کوئی اپنی جان جاو ب خانہ معشوق نہ کر سکے وہ عاشق نہو قولہ جسے ساتھ غیر حق تعالیٰ کے انس ہو اُسکی
 محبت کا حال ساتھ خداوند تعالیٰ کے ضعیف ہو قولہ جو کوئی سواے خداوند تعالیٰ کے بات کہے نہی گفتگو مین
 وہ چھوٹھا ہو قولہ جو کوئی نیت مخالفت پر کی کرے اُسکو طریقت نہ رہے اور تعلق اُسکا شیخ سے بریدہ ہو اگرچہ
 ایک ہی جگہ رہتے ہوں قولہ جو کوئی پیر کی صحبت کرے اور دل مین پیر پر اعتراض رکھتا ہو تو گویا اُسے
 عمد صحبت پیر کا توڑا لگا تو بہ اور عزامت سے پھر حاصل ہو سکتا ہو اگرچہ کہا ہو کہ حقوق شیخ کی تو بہ قبول نہو
 قولہ ترک ادب وہ چیز ہو کہ جب کا شرف نکال دینا ہو جو شخص بساط بادشاہان پر بے ادبی کرے اسے دروازہ پر

بھیجیں اور جو کوئی دروازہ پر پہنچے ادنیٰ کر کے اُسے اصل میں بھیجیں قولہ جو کوئی ساتھ بادشاہوں کے بے ادب صحبت
کے یہ نادانی کی ایک شکوہ و ضرب اور قتل تک پہنچا دے قولہ یہ بات نہ علت سے ہو نہ کوشش و ریاضت سے
ولیکن غیر ہر کما قال اللہ تعالیٰ یحییٰ و یموت من اُسے دوست رکھتا ہوں اور وہ مجھے دہان نہ ذکر عبادت بہتر
ہو نہ ذکر طاعت و علت بلکہ محبت کو مجرد جاننا چاہیے علت سے قولہ میری مصیبت آج کی زیادہ ہو مصیبت اہل
دو رخ سے قیامت کے اس سبب سے کہ اہل دو رخ کا اُس دن ثواب فوت ہو گا اور میرا اُس وقت نقد و قوت
مشاہدہ خدمت حق تعالیٰ فوت ہو تا ہو تم تمیز کرو ان دونوں مصیبتوں میں قولہ جو کوئی ترک حرام کرے
دو رخ سے نجات پاوے اور جو کوئی ترک شہادت کرے بہشت میں پہنچے اور جو کوئی ترک زیادتی کرے خدا تک
پہنچے قولہ اگر کوئی شخص تمام عمر میں ایک ساعت بغالفت خدا مشغول ہوا ہو اور وہ بہشت میں جائے بہشت
اُسکو وہ بات یاد آ جاوے اُسکے لیے بہشت دو رخ سے بدر ہوا و جس شخص نے تمام عمر میں ایک سال خدا کی موافقت میں
ہی ہو اگر اسے دو رخ میں ڈالیں اور جو بہشت اُسکو وہ وقت یاد دلایا جائے تو آتش دو رخ اُس پر سرد ہو جائے اور
دو رخ اُسکو مثل بہشت کے ہو جاوے قولہ اگر عقوبت کرے اظہار قدرت ہو اور اگر بخشش کرے اظہار رحمت ہو قولہ
برعت وہ ہو کہ آخرت کو واسطے دنیا کے نیچے قولہ جو کوئی اس آیت کو سنے کہ لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ الَّذِیْ قَلَّبَ الْوُجُوْہَ فَاَیْنَ یُّدْبِرُ
بیشی کر سکتا ہو قولہ ایک نیکو نگہداشت شریعت ہو و ایک مستعین امر حقیقت ہو قولہ جب خدا نے تمہا کو خریدا ہو
بہشت ساتھ دوسرے کے مت بیچو کہ بیچ درست نہو اور معاملہ ساتھ دوسرے کے فائدہ مند قولہ تین مرتبہ
ہو سوال و دعا و سنا سوال اُنکے لیے جو دنیا چاہیں اور دعا اُنکے لیے جو عاقبت چاہیں اور سنا اُنکے لیے جو سوائے کو
چاہیں قولہ سخاوت کے بھی میں درجہ ہیں سخاوت وجود و اشیاء جو کوئی حق کو اور پُر نفعی کے اختیار کرے سخی ہو
اور جو کوئی اپنے دل پر حق کو اختیار کرنے وہ صاحبِ جود ہو اور جو کوئی حق تعالیٰ کو اپنی جان پر اختیار کرے وہ صاحبِ
اشیاء ہو قولہ جو کوئی حق بات کہنے سے چپ رہے وہ شیطان ہو گو نگا قولہ تم پر واجب ہو کہ صحبت سلاطین سے
پرہیز کرو کہ رائے انکی مثل رائے انکوں کے ہو اور صولت انکی مثل صولت شیرون کے قولہ معنی لا تملنّا مالا طاقہ لنّامیہ
پناہ چاہتا ہو فراق و قطعیت سے قولہ تواضع تو کروں کی درویشوں سے دیانت ہو اور تواضع درویشوں کی
تو کروں سے خیانت قولہ ملائکہ واسطے طالب العلم کے پر بچھاتے ہیں اگر کوئی طالب معلوم ہو تو اُسکے ساتھ کیا کر میں قولہ
جب طلب علم فرض ہو تو طلب معلوم فرض عین ہو قولہ مرید وہ ہو کہ نسوے اور کچھ نہو اور نفس کی طلب کرے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مریض سے پھر اُٹے بعد اُسکے ہرگز نسوے کیونکہ تمام دل ہو گئے تھے قولہ جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے بیٹے سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہو کہ تجھے قربان کرنا چاہیے کہا ای باپ اگر تم نسوے تو یہ
خواب نہ کیجئے تو فرمایا دنیا میں دیدار با سرار ہوتا ہو اور آخرت میں بنیادی سے نکل ہو کہ آخر عمر میں آپ کو اس قدر درپیدا

کہ قبل طلوع آفتاب سے اُس بام پر کباب سامنے تربت آپکے ہوا اور اُسکو بیت القنوج کہتے تھے جاتے اور آفتاب
کی طرف رخ کر کے کہتے اور پھرنے والے ملک کے آج تم کیسے رہے اور جب تم گزرتے تھے ملک میں اور ملک میں
میں تو کہیں اندوگین اور مشتاق اس بات کا تینے پایا اور کسی جگہ اوپر نیچے کے جانے والوں سے اس واقعہ
کی تمہیں خبر ملی اسی جنس کی باتیں کرتے تھے جب آفتاب ڈوبتا تب نیچے اترنے نقل ہر کہ ایک کی باتیں آخر میں
ایسی بلند ہوئیں کہ خلق اُسکو سمجھ نہیں سکتی تھی اور طاقت آپکے بات کے سننے کی نہیں رکھتی تھی آخر وقت میں
آپ کی مجلس میں بہت تھوڑے لوگ جاتے شرہ اٹھا رہے آدمیوں سے زیادہ ہوتے جیسا کہ عبداللہ انصاری
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب ابوعلی دقاق کا سخن عالی ہو مجلس اُنکی خلق سے خالی ہوتی وفات آپ کی شہر
ذیقعدہ میں ہوئی

حضرت خواجہ محمد حشتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۲۴ ۲۱۵

سفینۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ سرآمد محققین حضرت محمد حشتی ولد خواجہ ابو احمد حشتی بموجوب بشارت شہنشاہ
رسالت جنگ سومنات میں محمود غزنوی کے ساتھ تھے مرقہ مبارک آپ کا جشت میں زیارت کا وہ عام ہو

محمود غزنوی

۱۰۳۰ ۲۲۱ ۹۹۷ ۳۸۷

ریخت اکبر سلگیں کے بین بعد وفات سلگیں کے محمود نیشاپور میں تھے اسماعیل جھوٹا بنیا سلگیں کا تخت پر بیٹھا
محمود نے اسماعیل کو لکھا کہ سلطنت تم سے ہو سکیگی یہ ایک مشکل کام ہے اپنی ضرورت کے لائق ایک لایت پر قناعت
کرو اسے مانا محمود نے نیشاپور سے آکر اُسکو قید کر لیا اور تخت غزنی وغور پر بیٹھے سن اول جلوس میں ایک کان سنو
کی سیستان میں نکل جہین ایک درخت سوئے کا تھا جبکا دورہ تین گز تھا جتنا چاہتے اُس سے سونا لیتے
ہرگز کم نہوتا تو ن قائم رہا بعد سلطان مسعود میں بسبب زلزلہ کے مسعود ہو گیا بادشاہ عادل تھا اجراے
شریعت میں سعی ملج کر ماحلات محمود شہو عالم ہیں تفصیل اُنکی مع اس کے ذیل حالات کے درج ہوگی جب
شہر شجاعت محمود کا بغداد میں پہونچا تو دربارہ خلیفہ بغداد نے خلعت گرانا یہ اور علم صحیح بھیجا اور عین الدولہ
خطاب دیا جب تہانہ سومنات کو فتح کیا اور ایک بڑے بہت کو جو سنگ مرمر سے بنا ہوا تھا چاکہ توڑے
برہنمان جمع ہوئے اور التاج کی کہ برابر اس بہت کے زرخ اور جواہر بادشاہ قبول فرماوے اور اُسکے توڑنے سے
باز رہے اور امر کو بھی برہمنوں نے وعدہ پر طبع دیکر اپنا شفیق کیا امرائے شفاعت کی محمود اس بات پر بہت رویا
اور کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اگر ہم اُسکو توڑیں تو قیامت کے روز مجھے محمود بت ملے گا کہ اُنکے اور اگر چھوڑ دیں

تو محمود بت فروش ککڑ کچا رنگیہ امرا ساکت ہوئے سلطان نے اپنے گزر گران سے اُسکو توڑا ایک کمرہ اُسکا مکہ معظمہ میں بھیجا دوسرا مدینہ طیبہ میں تیسرا غزنی میں مسجد جامع کی راہ پر ڈال دیا کہ پال ہو اُس بت کے پیٹ سے سو چند اُسکا جو ہر پیمانہ دیتے تھے جواہرات گران قیمت سلطان کو لے گیا کچھ ہزار برس سے راجگان اطراف کے جواہر بیش قیمت اُسکے پیٹ میں بنظر ثواب آخرت ڈالتے تھے اُسکا پیٹ معدن جواہر لطفیہ بنگیا تھا تاریخ جرجانی میں مرقوم ہے کہ طالع محمود کا ساتھ طالع حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھا سب فتوح ہندوستان و رواج دین تین اور تہوں کا توڑنا اسی سبب سے تھا نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص نے اُک فریادی کی کہ ایک شخص لشکری بادشاہ کا میرے گھر میں جاتا ہوا اہل عیال غریب پر بھروسہ غضب متصرف ہوتا ہے سلطان نے فرمایا جب وہ آوے مجھے خبر کرنا کئی دن بعد شکو اُس شخص نے اُکر بادشاہ کو خبر دی سلطان فوراً گھر میں اُس فقیر کے آئے اور چراغ کو گم کر دیا اور سراسر شریک کا شمشیر عدالت سے کاٹ ڈالا اور پھر چراغ روشن کیا اور اُسکا منہ دکھیا اور سجدہ شکر کا ادا کیا درویش نے سبب چراغ بجھانے اور پھر جلانے اور سجدہ کرنے کا پوچھا سلطان نے فرمایا کہ جس روز سے یہ قصہ میں نے سنے سنگان کیا کہ کوئی میرا لڑکا ہوگا چراغ کو اسلئے بجھا دیا کہ مہر پر ہی نہ جوش کرے اور مانع قتل ہو جب میں نے دیکھا کہ دوسرا تھا شکر خدا کا سجدہ کیا اب جلد کچھ کھانے کو لاؤ کہ اُس روز سے میں نے کچھ نہیں کھایا ہر درویش کے پاس جو کچھ تھا حاضر کیا سلطان نے کچھ کھایا اور باقی پیا ایک روز سلطان نے ابوطاہر سامانی سے پوچھا کہ آل سامان کے پاس کس قدر جواہر ہیں اُس نے عرض کی کہ سات رطل سلطان نے فرمایا کہ الحمد للہ زیادہ ولاکھ رطل سے جواہر نفیسہ سے خزانہ میں موجود ہے ساتویں رجب الثانی روز پنجشنبہ کو مرض دق سے وفات کی

تفصیل حملات محمود غزنوی

نمبر	مقام جنگ	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	جنگ ہرات	۳۹۰	۹۹۹
۲	جنگ ٹٹٹھ	۳۹۱	۱۰۰۰
۳	جنگ پشاور	۳۹۱	۱۰۰۰
۴	جنگ لٹان	۳۹۵	۱۰۰۴
۵	جنگ پشاور باروگر	۳۹۹	۱۰۰۸
۶	جنگ لٹان باروگر	۴۰۲	۱۰۱۱
۷	جنگ تھامیس	۴۰۲	۱۰۱۱
۸	جنگ لاہور	۴۰۴	۱۰۱۳
۹	جنگ قنوج	۴۰۷	۱۰۱۶
۱۰	جنگ کالچور	۴۱۰	۱۰۱۹
۱۱	جنگ متھرا	۴۱۳	۱۰۲۲
۱۲	جنگ سونٹ	۴۱۵	۱۰۲۳
۱۳	وفات محمود	۴۲۱	۱۰۳۰

محمود نے بتایا تیسری یاساتوین ربیع الثانی ۱۲۳۵ء روز پنجشنبہ مطابق ۲۹-۱ اپریل ۱۸۱۳ء وفات کی
غزنی میں قبر لگی، پر غور یوں کے وقت میں سب قبریں کھودی گئیں لیکن قیام و محمود محفوظ رہی

سلطان امیر محمد

۲۲۱ ۱۰۳۰ ۲۲۱ ۱۰۳۰

چھوٹا بیٹا محمود کا تھا بعد وفات محمود کے بصلاح امر تخت پر بیٹھا اگرچہ یہ بادشاہ غایت درجہ جواد تھا کوئی
وقیفہ جواد کی کا اسنے اٹھا کر کھا کر یوسف محمود کا بھائی اور دوسرے چند امرا مخالفت اُسکے ہوئے امیر مسعود
دوسرے بیٹے کو محمود کے صفیان سے بلایا جب نزدیک پہنچا مسعود کا معلوم ہوا امرا نے امیر محمد کو قید کر لیا
اور مسعود تخت نشین ہوا مدت سلطنت اُسکی چند ماہ ہوئی

شہاب الدولہ سلطان مسعود

۲۲۱ ۱۰۳۰ ۲۳۲ ۱۰۳۰

یہ کام اس بادشاہ نے بعد تخت نشینی کے یہ کیا کہ امرا سے حرام خور کو قتل کیا اور خواجہ احمد حسین میمنہ کی کو
کہ حکم محمود کا لجر میں قید تھے طلب کر کے وزیر اپنا کیا اور امیر محمد اپنے بھائی کو کچل کیا بیٹے آکھ میں سلائی
کچھ جواد کی کہ اندھا ہو گیا اور ۱۲۳۲ء میں متوجہ ہند ہو کر قلعہ سری کو کہ دامن جانب کوہستان کشمیر میں واقع تھا
فتح کر کے بہت مسلمانوں کو کہ اُس حصار میں قید تھے رہا کیا اور بہت روپیہ اُن لوگ کو دیکر غزنی واپس گیا
۱۲۳۲ء میں ایک تخت سونے کا بنایا ستر میں جواہرات اُسپر چڑھے اور ۱۲۳۳ء میں حصار اُسی مفتوح کیا
اور اُس قلعہ کے تچانوں کو توڑا اور غزنی واپس چلا گیا دوسری بار پھر قصد ہندوستان کا کیا اور برادر کچل
کو ساتھ لیا وقت عبور دریائے جہلم کے غلامان سلطانی نے هجوم کر کے اولاً خزان شاہی کو لوٹا بعد اُسکے
بادشاہ کے تخت تک پہنچ کر بادشاہ کو قید کر لیا اور محمد کچل کو تخت پر بٹھایا محمد کچل نے سخی احمد اپنے بیٹے
کو نائب السلطنت کیا اُسے حصار گھیری میں جا کر سلطان مسعود کو شہید کیا یہ بادشاہ نہایت شجاع اور
کثیر الجہاد تھا تیرا سکا برگستوان فیل سے پار ہوتا اور علما و فضلا کو نہایت دوست رکھتا نوری خان خراز می
نے قانون مسعودی علم ہند سے من اُسکے نام پر تصنیف کیا اور قاضی ابو احمد نے کتاب مسعودی مذہب ابو حنیفہ
اُسکے نام پر لکھی ایک مرتبہ لاکھ اشرفی ماہ رمضان میں مستحقون کو دی

حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمۃ

۲۲۱ ۱۰۳۰ ۲۳۲ ۱۰۳۰

آپ خواہر زادہ سلطان محمود غزنوی کے تھے اور سادات علوی تھے نسب آپ کا ساتھ حضرت ابو القاسم

عزیزہ کے ملنا آپ کے والد ماجد کا نام میر شاہو تھا بسبب خلاف حسن میندی وزیر محمد کے ہندوستان
میں رہتے تھے حضرت سالار مسعود غازی جنگ سے منات میں شریک محمود غزنوی تھے بعد مراجعت محمود
کے آپ ہندوستان میں رہ گئے اور بہت لڑائیاں راجگان ہندو سے کیں کتنے ہین کہ آپ دلی مادر زاد تھے
آخر جنگ آپ نے ہراچ میں کیا ایک تیر مخالف کا آپ کے رگ گردن پر پڑا ہی زخم سے آپ نے شہادت
پائی خراسان میں آپ کو رجب سالار کہتے ہین اور اطراف میں اور نامون سے آپ شہور ہین اطراف
دہلی میں سلیم کہتے ہین نقل ہے کہ کسی راجہ کے کوئی لڑکا نکلتا آئے آپ کے مزار پر یہ نیت کی کہ اگر لڑکا پیدا ہو
تو علم بڑا وہم چڑھا دیں خدا نے اُسکو وہی سال میں بنایا دیا اُس نے اداسے نظر کی جب سے یہ رسم علم کا جاری ہوا
اور یہ واقعہ سنہ ہجری کا ہر قبل اُس کے یہ رسم علم کا تھا تاریخ اکیسویں رجب کو بلکہ اجیر میں آپ متولد ہوئے
تھے مراٹ مسعودی میں لکھا ہے کہ بعد وفات آپ کے ایک دن ایک عورت عقیمہ یعنی لا ولد آپ کے مزار پر
متوجہ ہوئی حق تعالیٰ نے اُسکو فرزند عطا فرمایا پس وہ عورت ہر کیشنبہ کو مع اپنے قبائل کے ایک زیارت کو
حاضر ہوتی۔ اور اس کرامت کو تمام شایع اور ظاہر کرتی ہر روز خلائق انہوہ جمع ہوتی تھی بیس برس تک آپ کا
کوئی روضہ نہ تھا شیخ جمال الدین ساکن رودولی کی صاحبزادی اندھی مادر زاد تھی اُس نے آپ کی روحانیت
کی طرف توجہ کی عنایت اگسی سے بارہ برس کی عمر میں وہ بینا ہوئی وہ اپنے بھائی کو ساتھ لیکر ہراچ میں
آئی اور روضہ بنایا

حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۳۳

۲۱۵

نام آپ کا علی بن جعفر ہے اپنے وقت کے یگانہ و فرد و غوث تھے انساب آپ کا تصوف میں ساتھ سلطان
بائزید بسطامی کے پونچھا اور تربیت آپ کی روحانیت سے شیخ ابوزید سہرانی کے ہو اور ولادت آپ کی بعد وفات
شیخ ابوزید سہرانی کے ہے شیخ ابوالحسن کو گون نے پوچھا کہ صدق کیا ہے آپ نے فرمایا کہ دل بات کہے بیٹھے وہی کہے
جو اُس کے دل میں ہے اور پوچھا کہ کس کو حق ہے فناد بقا میں بات بولنا فرمایا کہ اُسکو حق ہے کہ ایک تار بر شیم میں آسمان
سے لٹکا ہوا رہی ہو اُسے کہ درختوں کو اور پہاڑوں کو اُکھٹیر ڈالے اور دیوان کا پانی باہر پھینکے اور اُسکو
نہ ہلا سکے قول ہے ہرگز اُس شخص سے صحبت نہ رکھو کہ تم کو خدا اور وہ دوسری چیز کے قول اندوہ طلب کر دے کھائی
اُکھ کا پانی ظاہر ہو کہ خدا روئے والوں کو دوست رکھتا ہے قولہ اگر کوئی سرود کہے اور سہین خدا کو یاد کرے
اُس سے بہتر ہے کہ قرآن پڑھے اور سہین خدا کو نہ یاد کرے قولہ چالیس برس ہو کہ میر نفس ایک پیالہ سز پانی
یا ایک پیالہ دوغ چاہتا ہے میں نے اب تک اُسکو نہیں دیا ہے قولہ روشن تر وہ دل ہے جس میں خلق نہوا و رب سے

اجماعاً وہ کام ہو جس میں اندیشہ مخلوق نہو آپکا ایک باغ دریاے نیل کے کنارے پر تھا نیل سے ڈوب گیا اُس سال
 آئین چاندی پیدا ہوئی دوسرے سال پھر ڈوب سونا پیدا ہوا تیسرے سال پھر ڈوب موتی اور جواہرات
 پیدا ہوئے آپنے کہا خداوند اے ابوالحسن اُسکے ساتھ فریقہ نہو اُس دنیا کے لیے میں تجھ ایسے خدا سے نہ پھر دو لگا
 نقل ہو کہ ایک بار ایک جماعت سفر کو جاتی تھی اُن لوگ نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ راہ خوفناک ہو
 کوئی دعا ارشاد فرمائیے کہ ہلوگ محفوظ رہیں آپنے فرمایا کہ جب کوئی بلا سامنے آوے تو ابوالحسن کو یاد کرنا
 اُن لوگ کو یہ بات پسند نہ آئی اور وہ لوگ سفر میں گئے رہزنون سے سامنا ہوا سب میں سے ایک شخص نے
 شیخ کو فوراً یاد کیا وہ فطر سے رہزنون کے مع اسباب اپنے پوشید ہو گیا سب حیران رہے اور پوچھتے تھے
 کہ ایک شخص اس مقام پر تھا کیا ہوا اور اسباب اُسکا کیا ہوا دوسروں کا سب مالی رہزنون نے لوٹ لیا
 اور انکو برہنہ کر کے چھوڑ دیا بعد اُسکے سب نے اُس شخص کو مع مال کے سلامت دیکھا سبب پوچھا اُسے یاد
 شیخ ظاہر کیا جب وہ لوگ شیخ کے پاس واپس آئے عرض کی کہ بتائیے کہ سبب کیا تھا ہم لوگ نے خدا کو
 یاد کیا اور کچھ حاصل نہوا اور اس شخص نے آپ کو یاد کیا اور اُنکے سے رہزنون کے ناپید رہا شیخ نے
 فرمایا تم لوگ نے خدا کو مجازاً یاد کیا اور ابوالحسن حقیقتہ یاد کرتا ہو ابوالحسن کو یاد کرو تو ابوالحسن تمہارے لیے خدا کو
 یاد کرے کہ تمہارا کام برآوے اگر عا دنا و مجازاً خدا کو ہزار بار یاد کرو تو کچھ فائدہ نہ آے آپ سماع نہیں سنتے تھے
 ایک روز شیخ ابی سعید آپ کی زیارت کو آئے اور بعد کھانے کے فرمایا کہ اجازت ہو کہ کچھ سماع ہو شیخ نے فرمایا
 مجھے پروا سماع کی نہیں ہو لیکن تمہاری موافقت سے سنونگا قوال حاضر ہوے سماع شروع ہوئی شیخ نے
 مدت العمر میں اسکے پہلے سماع نہیں کیا تھا شیخ ابوسعید نے کہا کہ یا شیخ وقت ہو کہ شیخ اٹھیں اور تین بار بتین
 ہلائی اور سات بار قدم زمین پر ارجاء دیو اور خاتقاہ آپ کی موافقت میں جنبش میں آئی شیخ سعید نے کہا
 بس ای شیخ مکان سب گرجا بیٹکے شیخ سے فرمایا قسم ہو غرت خداے تعالیٰ کی کہ آسمان و زمین تمہاری موافقت
 میں رقص کریں اور فرمایا کہ سماع اُسکو مسلم ہو کہ اُسکے سر سے عرش تک اور پیر سے تخت الشریٰ تک کھلا دیکھیں
 محمد و غنوی کو آپ نے اپنا خرقہ عنایت فرمایا تھا جنگ سومنات جب بہت سخت ہوئی اور خون ہوا کہ شکست
 ہو تو محمد و گھوڑے سے اُترا اور دست دعا بدرگاہ الہی بلند کیا اور اُس خرقہ کو ہاتھ پر رکھا اور منہ خاک پر اور
 الحاح کی کہ الہی بآبرے شیخ اس خرقہ کے مجھے کفار پر فتح دے ناگاہ درمیان کفار کے ایک غدار ہوا اور تار لگی
 پیدا ہوئی آپس میں بے فتح زنی شروع کی اور متفرق ہوے لشکر اسلام نے فتح پائی اسی رات کو محمد نے
 حضرت خواجہ حسن بصری کو خواب میں دیکھا آپنے فرمایا کہ میرے خرقہ کی آبرو تھے خدا کی درگاہ میں کھائی اگر
 استوفت چاہتے تو سب کافر مسلمان ہو جاتے شیخ ایک رات نماز میں مشغول تھے ایک آواز سنی کہ

ہاں ایسا ہو کہ چاہتے ہو کہ جو کچھ ہم تم سے چاہتے ہیں خلق سے کہدین تو مجھے سنگسار کر دینا چاہتے تھے کہ خداوند
تو جانتا ہو کہ جو کچھ ہم تیری رحمت سے جانتے ہیں اور تیرے کرم سے دیکھتے ہیں خلق سے کہیں تو کوئی تجھے
سجدہ کرے اور آرائی کہ نہ تم کو نہ ہم قولہ تین چیز کی حد میں نے نہیں جانی غالب درجات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم وغایت کید نفس وغایت معرفت قولہ جو کچھ میرے سینہ میں ہو اگر ایک قطرہ اسکا باہر آوے تو جان بیاہو
جیسا طوفان نوح میں قولہ عافیت تنہائی میں اور سلامتی خاموشی میں یہ قولہ بعض لوگ کہ تین روز میں مکتے
جالتے ہیں اور بعض ایک رات دن میں اور بعض ایک لمحہ میں قولہ جب تو طالب بنیا ہو گا دنیا تجھ پر سلطان ہوگی اور جب
تو اس سے کنارہ کر گیا تو دنیا پر تو سلطان ہو گا قولہ فقیر وہ ہے جسکو دنیا و آخرت کی رغبت نہ ہو قولہ صوفی مثل ایسے
روز کے ہو کہ اسکو آفتاب کی حاجت نہیں مثیل ایسی شب روشن کے ہو کہ اسکو ماہ و ستارہ سے حاجت نہیں قولہ ہر
صد سال میں ایک شخص رحم مادر سے پیدا ہو کہ وہ بچائی حق بچانے قولہ تین چیز خدا سے نگاہ رکھنی مشکل ہے پھیدا اسکا
خلق سے نگاہ رکھنا اور نہ کہنا باوجود صحبت خلق کے اور خلق سے زبان کو نگاہ رکھنا اور پائی عمل کو نگاہ رکھنا قولہ
جو کوئی ایک آرزو نفس کی برائے ہزار اندوہ اسکو راہ خدا میں پیش آوے قولہ جب خدا کوئی تقدیر کرے تو اس پر
رہنی ہو ہزار اہل نیک سے بہتر ہو کہ تو کرے اور وہ پسند کرے قولہ اگر دل ساتھ خدا کے رکھتا ہو تو اگر تمام دنیا اسکو
ہو تو کچھ ضرر نہیں اور اگر پلاس پوشی کرے اور دل ساتھ خدا کے نہ تو کچھ فائدہ نہیں قولہ جو کچھ خدا کی واسطے
کیا جائے اخلاص ہو اور جو کچھ خلق کے واسطے کیا جائے رہا یہ قولہ وہ راہ جہشت کو جاتی ہے نزدیک ہو اور
وہ راہ جو خدا کو جاتی ہے دور قولہ دوستی خداوند کی اس کے دل میں ہوگی جسکو شفقت خلق پر نہ ہو قولہ اگر ایک مومن
کوئی شخص آواز دے تو اس کی عبادت اسکی قبول ہو قولہ اگر پلاس پوشی اور نان جوین کھانے سے مرد
ہو سکتا ہے تو حیوان کو مرد ہونا چاہتا تھا کہ سب پلاس پوشی اور جو خوار ہیں قولہ طاعت تین چیز سے ہوتی ہے
نفس و زبان و دل پس ہمیشہ چاہیے کہ ہر ایک کو انہیں سے ساتھ خدا کے مشغول رکھے تو جب اس جہان سے
باہر جاوے بے حساب جہشت میں بھیجیں قولہ مجاہدہ مرد و ن کا چالیس برس ہو دس برس رنج اٹھانا چاہیے
تو زبان درست ہو اور دس برس مجاہدہ کرنا چاہیے تو یہ گوشت کہ بدن پر ہے جاتا رہے دس سال مجاہدہ چاہیے
تو دل خدا کے ساتھ درست ہو پھر دس برس مجاہدہ چاہیے تا سب احوال اسکا درست ہو قولہ جب اپنے تین
خدا کے ساتھ دیکھو تو یہ وفا ہو اور اگر خدا کو اپنے ساتھ دیکھو تو یہ فنا ہو اور جب خدا کو دیکھو اور اپنے تین نہ دیکھو تو یہ
بقا ہو قولہ جو کوئی اس جہان میں خدا اور خدا کے رسول اور پیروں سے شرم رکھے اس جہان میں خدا
اس سے شرم رکھے قولہ جو کوئی خدا کا پیاسا ہو اگر سب مخلوق اسکو دی جائے سیر نہ ہو قولہ جو کچھ لوح محفوظ میں
ہو نصیب خلق ہے حق تعالیٰ ساتھ جو افراد کے وہ کے جو لوح محفوظ میں نہیں ہو۔

قولہ اگر جنید دہلی رحمہ اللہ علیہما کے دنیا میں آنے جانے کی نسبت سوال کریں تو کوآن لوگ کو نہ دنیا میں آنے کی خبر نہ کہنے جائے گی (اسوقت ہاتھ نے آواز دی کہ تمہیں سچ کہا) اُس شخص کو جو خدا کو جانے اسکو غیر سے خبر نہواپ نے قریب وفات کے وصیت فرمائی کہ تین گز میری قبر گہری کھودی جائے تو زمین بسطام سے نیچے رہے ویسا ہی کیا گیا آپ جب زیارت بازید رحمہ اللہ کو بسطام جانے تو بعد نماز شب کے جاتے اور صبح تک واپس آتے اور پشت اُس طرف نفراتے پچھلے پیسے آتے

۱۰۳۴ ۲۴۶

حضرت ابو اسحاق شہر یار گازرونی اویسی رحمۃ اللہ علیہ

اہل انجلیک فارس مولد انجکا شہر گازرون ہے حضرت ابو علی حسین بن محمد فیروز آبادی قدس سرہ کے مرید تھے بصرہ و شیراز و مکہ وغیرہ میں برابر اصحاب کی صحبت میں رہ کر حدیثیں حاصل کیں نقل ہے کہ وزیر بادشاہ وقت انجکا بہت معتقد تھا اور ہر چند اُسے کوشش کی مگر آپ نے کبھی اسکی نذر قبول نفرمائی آخر کار اُسے چند بندہ آزاد کیلئے اور آپکی حضور میں یہ التماس پہونچائی کہ جب مجھے آپ نذر قبول نہیں فرماتے میں نے بندہ آزاد کیلئے اور ثواب اسکا آپ کو پہونچایا اپنے اسکے جواب میں یہ کہا وزیر سے کہ دنیا کہ تمہارا پیغام پہونچا شکر کیا لیکن بندگان کا آزاد کرنا میرا مذہب نہیں ہے بلکہ آزاد کو بندہ احسان کرنا ہر نقل ہے کہ ایک شب آپ زیارت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے عرض کی یا رسول اللہ ما المقصود ارشاد ہوا المقصود ترک الدعا دی و کتمان المعانی پھر عرض کی ما بعقل حکم ہوا اذ ما ترک الدنیا و علاہ ترک التفکر فی ذات اللہ تعالیٰ آپ کی تربت کو ترک کیا کہہ گئے ہیں اس سبب سے کہ جو کچھ وہاں مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے وہ مدعا مانگے بر لاتا ہے جس شب کو آپ پیدا ہوئے اُس رات ایک ستون روشنی کا اُس گھر میں ظاہر ہوا کہ آسمان سے لگا ہوا تھا اور شاخیں اسکی ہر طرف منبجی تھیں والدین تو آپ کے مسلمان تھے مگر آپ کے دادا گہرے طفولیت میں آپ کے باپ نے معلم کے پاس بھیجا تاکہ قرآن پڑھیں مگر دادا آپ کے مانع تھے کہ کوئی صنعت سکھائی جائے اس سبب سے کہ غریب تھے اور آپ چاہتے تھے کہ قرآن پڑھیں چنانچہ اپنے والدین اور دادا کے ساتھ رو دو کہ کر کے قرآن پڑھنے پر رضائی قولہ جو شخص مطلقیت اور جانی میں مطیع حق تعالیٰ ہو اور پیری میں ویسا ہی مطیع تو باطن اسکا نور معرفت سے منور ہوا و زامور حکمت کے دل سے زبان برلاوے اور جو شخص اولیٰ کن اور جانی میں گناہ کرے اور پیری میں تو بکرے اسکو مطیع کہتے ہیں مگر کمال شایستگی حکمت اُسے دیر میں اور کم حال ہو تو ابتدا میں جب میں تحصیل علم کرتا تھا تو چاہا کہ کو کسے شیخ کو اختیار کروں اور خدمت اور طریق اسکا سیکھوں و درکت استخارہ کی میں نے پڑھی اور سرسجدہ ہوا اور عرض کی خداوند مجھے خبر دیدے کہ میں شیخوں سے عبد اللہ حقیف و

حادث محاسبی و ابو عمرو بن علی رحمہ اللہ سے میں کس سے رجوع ہوں مجھے فینڈا لگتی مین نے دیکھا کہ کسی شخص نے
اگر مجھے ایک مل وٹل حوالہ کیا اسپر کتا مین بار تھین اور کہا کہ یہ کتاب مین عبد اللہ خفیف کی مین مع انوٹ
تک پہنچی مین مین نے جانا کہ اشارت آپ کی طرف ہے مین نے انکی طریقت اختیار کی آپ مسافرون کو بہت
مہمان کرتے تھے آپ کے والد نے ایک روز کہا کہ تم درویش ہو مکو یہ استطاعت نہیں کہ ہر مسافر کو
مہمان کر سکو شاید اس کام مین مکو عجز ہو آپ نے کچھ جواب نہ دیا ایک روز رمضان شریف مین قریب
شام کے ایک جماعت مسافرون کی پہونچی اور کچھ موجود تھا اسی وقت ایک شخص نے دو خورار روٹیوں کے
اور پیرو منٹے بھیجے کہ صرف مہمان و درویشان کو جب آپ کے باپ نے یہ دیکھا تو قوی دل ہوے اور کہا
تھارا جو جی چاہے خدمت خلائی کرتے رہو خدا سے تعالے مکو ضائع نہ کرے گا جب آپ نے چاہا کہ عمارت مسجد
کی کریں خواب دیکھا کہ پیغمبر خدا صلا اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین اور ایک مسجد کی بنادے رہے مین آپ نے
صبح ہو کر تین صفت کی مسجد بنا کی دوسرے روز پھر دیکھا کہ آنحضرت صلا اللہ علیہ وسلم صحابی کے ساتھ تشریف
لائے مین اور مسجد کو اُس سے بڑی بنا کر رہے مین بعد اُس کے آپ نے اُس مسجد کو وسیع اور فاخر تعمیر کی جب
آپ مکہ جاتے تھے تو بصرہ مین مشائخ مین نے آپ کی دعوت کی آپ نے اُس دعوت مین گوشت کسی
سبب سے نکھایا ان لوگوں نے جانا کہ آپ گوشت نہیں کھاتے مین جب آپ کو یہ بات معلوم ہوئی
آپ نے بالکل گوشت کو ترک کیا اور نفس کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ درمیان حج کے تو نے دکھایا کہ گوشت
نہیں کھاتا ہر تنہا بھی نکھاؤ گے اپنی زندگی مین پھر کبھی گوشت نکھایا اور خراب بھی ترک کیا اور شکر بھی ایا کہ
وقت آپ بیمار ہوے ہر چند اطباء نے کہا مگر آپ نے شکر نہ کھائی اور نہ سے خورشید عجوسی حاکم گازرون کے
گازرون مین کبھی پانی نہ پیا آپ نے اپنے مرید کو وصیت کی تھی کہ ہرگز کچھ اکیلے نکھانا آپ کی قوت لایوت کے لیے
قلہ قدس سے لاتے تھے اُسے مباح زمین مین بوئے اور بقدر حاجت آپ اُس سے کھاتے اور کچھ بھی بیطرح
پہنتے کہ تخم حلال سے بویا جاتا اور کبھی صوف پہنتے غایت درجہ متقی اور پرہیزگار تھے ابتداءء حال مین آپ
غایت فقر سے گھاس کھاتے چنانچہ سہری گھاس کی آپکے چڑوں پر نمایاں تھی ایک روز آپ وعظ فرما
رہے تھے اور ایک عالم خراسان سے آئے تھے اور بہت خلائی اسوقت حج تھی اُن عالم کے دل مین
گزار کہ مین مفسر مین اور شیخ سے زیادہ علم رکھتا ہوں کیا سبب ہے جو یہ احوال اور جمیعت اور قبول کہ
شیخ کو ہے مجھے نہیں ہے آپ نے فراست باطن سے دریافت کیا ممبر پر سے طرف قدیل کے نظر کی اور کہا کہ یہ شیخ
درمیان مین آب و روغن اس قدیل کے مناظرہ ہے پانی کتا ہے کہ مین تجھے افضل ہوں اور عزیز تر زور
حیات خلق کی میرے سبب سے ہے اور تو اگر میرے سر چڑھا ہے روغن جواب دیتا ہے کہ یہ اُس سبب سے ہے

کہ میں نے انواع انوارِ نوح و مصیبت اٹھائی تو یوگیا کاٹا گیا بجلی میں پسایا اب میں اپنے تین جلاتا ہوں
اور دوسرے کو روشنی دیتا ہوں ان وجہوں سے میں برتری پائی ہو جب شیخ ممبر سے اترے وہ عالم سامنے
آئے اور توبہ کی اور عذرت چاہی ایک وقت اپنے یہ خیال کیا کہ میں صدقہ نہ لوں اور فقرا کو نہ دوں مبادا
قیامت میں کسی باز پرس میں پڑوں اور عاجز رہوں فقرا کو کم دیتا ہوں کہ اپنے گھر و زمین جا کر بایہ خدا کریں آپکو
فیضان لکھی دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یا ابراہیم لو اور دو اور ت ڈر و ایک مرتبہ دو آدمی
آپ کی خدمت میں واسطہ غرض دینا دی سکے گئے آپ اس وقت وعظ فرماتے تھے درمیان وعظ کے اپنے فرمایا
کہ جو کوئی ابراہیم کے زیارت کو آوے وہ حبیب اللہ آوے کہ کوئی طمع دنیاوی درمیان نہ ہو جو کوئی ساتھ طمع
دینا دی کے آوے اسے کچھ بھی ثواب نہوا اور ایک جزو قرآن آپ کے ہاتھ میں تھا فرمایا قسم ہو اس خدا کی
جبکہ یہ کلام ہو جو کچھ اس کتاب میں امر و نہی سے ہو سب میں بجالاتا ہوں قاضی ظاہر حاضر تھے انکے دل میں
خطرہ ہوا کہ شیخ نے بنی بنی نہیں کی ہو کیونکہ سب احکام کی تعمیل ہوئی آپ نے انکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ
اس ایک کو خدا نے مجھے معاف فرمایا ہو جس وقت میں میدان میں عبادت کرتا ہوں اور حمد میں سبحان
ربی الاعلیٰ کہتا ہوں توبہ لو اور ڈھیلوں سے سنتا ہوں کہ وہ بھی میری موافقت میں تسبیح کرتے ہیں ایک
جمود سا فریخ کی خانقاہ میں آیا تھا اور ستون کی آڑ میں چھپا رہتا تھا اور شیخ ہر روز کھانا لے بیٹھتے تھے
ایک مدت کے بعد اسے اجازت چاہی کہ جاوے اپنے فرمایا ہو جو دیکھو کہ جاتا ہو کیا یہ جگہ تھے ناسپند ہوئی
جو دے کہا کہ جب آپ جاتے تھے کہ میں جمود ہوں کیونکہ اتنا اعزاز اور اکرام فرماتے تھے اپنے فرمایا کوئی بشر
نہیں ہو جو دوروی کے لائق نہوا میرا بفضل و باریکی زیادت کو گیا اپنے فرمایا کہ شرانجوا رہی سے توبہ کرنے
عرض کی میں وزیر فخر الملک کا مصاحب ہوں شاید میری توبہ ٹوٹ جائے اپنے فرمایا توبہ کرو اگر اسکے بعد
مجمع میں تھیں مجبور کریں تو تم مجھے یاد کرنا اسنے توبہ کی اور گیا ایک روز مجلس میں ویسا ہی اتفاق ہوا کہ اسے
لوگوں نے شراب پینے پر مجبور کیا اسے کہا شیخ کمان ہو فوراً ایک بی آئی اور ایسا دوری کہ سب صراحی
شراب کی گر کر ٹوٹ گئی اور مجلس انکی درہم برہم ہو گئی ابو الفضل کو اس بات پر بہت گہ ہوا وزیر نے سبب
گری پوچھا اسنے حقیقت توبہ بیان کی وزیر نے اسے کہا کہ تم ویسی اپنی توبہ پر رہو اور پھر اسکو بچھڑا ایک روز
دو باپ بیٹے آپ کی حضور میں توبہ کرنے کو آئے اپنے فرمایا کہ جو کوئی میرے آگے توبہ کرے کوڑے اسے و نیا
آخرت میں عذاب ہوا ان دونوں نے توبہ کی اور گئے اتفاقاً توبہ اٹھا ٹوٹ گیا ایک روز آگ جلا رہے تھے
ان دونوں کے بدن میں آگ لگ گئی اور جل گئے ایک روز ایک پرندہ جانور آپ کے ہاتھ پر آگے بیٹھ گیا
آپ نے فرمایا کہ چونکہ یہ مجھے نہیں ہر اسلئے میرے ہاتھ پر بیٹھا ہو اور ایک در اسی طرح ایک ہرن آدمیوں کے

بچے سے ہوتا ہوا آپ کے پاس پہنچا آپ نے اُسے خادم کے ہاتھ بٹکل میں بھیج دیا آپ کے بدن سے
 مشک و عنبر سے بھی زیادہ ایک قسم کی خوشبو آتی آپ جھپٹت جاتے وہ بورجانی قولہ جو کوئی حساب اپنا کھانے
 پینے پھینے میں نہ کرے اُسکا حال مثل چارپایوں کے ہو قولہ خدا کا ذکر دل میں کرے اور دنیا کو ہاتھ سے اور ایسے
 مت رہو کہ زبان پر ذکر اور دل میں دنیا قولہ مومن کی بنیادی نور دل سے ہو اس سبب سے کہ آخرت غیبی
 اور نور دل غیبی و غیب کو غیب سے دیکھ سکتا ہو قولہ کمترین عقوبت واسطے عارف کے یہ ہو کہ ذکر کی حلاوت
 اُس سے یطین قولہ دنیا دار بند و نکو سبب عیب جوارح کے رو کرین اور اُسکے ظاہر کو دیکھیں حق تعالیٰ بندوں
 بسبب عیب دل کے رو کرے اور اُسکے باطن کو دیکھے قولہ ای قوم تمھیں کیا ہوا ہے چھو سب سے اور رضا
 کی طرف منہ کر دو کہ تمھیں دنیا و آخرت میں اُس سے چارہ نہیں قولہ آج کا زرون میں گزرا دہین مسلمان
 تھوڑے ایسے کہ گنے جاسکیں مگر جلد ایسا ہو گا کہ مسلمان بہت ہونگے اور گرتھوڑے (چوبیس ہزار گزرتھوڑے)
 نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی قولہ مردہ ہو کرے اور دے اور نیم مردہ ہو کر دے اور نرے اور نامرد وہ ہو کر دے
 اور نرے قولہ خدا نے اس بقعہ کو ایک بزرگی دی ہے کہ جو قصد زیارت اس بقعہ کا کرے جو مطالب لے سکے دینی
 یا دنیوی ہوں حق اُسے کرامت کرے قولہ یہ چند روز دنیا میں اگر تمھیں بھوکھ اور فاقہ اور ذلت ہو سچے
 صبر کر دو کہ جلد گزر جائے اور نعیم آخرت پر پہنچو قولہ تین گروہ کو فلاح نہیں ہو سچیل اور کامل اور طول قولہ
 کوشش کرو اگر اشل ساقین نہ ہو سکو بارے لگے دستوں سے ہو المارح من احب قولہ دنیا میں کوشش کرو کہ
 خلقت سے بیداری ہو کیونکہ آخرت میں پشیمانی کچھ فائدہ نہ دے قولہ ہر خیرات میں مسلمان بھائی کو آگے رکھو
 تو خدا تمھیں آگے رکھے قولہ مومن جب تک لذات دنیا کو ترک نہ کرے لذت ذکر حق کی نیادے قولہ تقصیر
 نے ہر بندہ پر ایک عطا رکھی ہے مجھے حلاوت مناجات کی دی ہے اور ہر کو ایک چیز کے ساتھ انسن یا مجھے انس
 پیدا دیا ہے قولہ خدا یا سب تجھے بکارتے ہیں اور چاہتے ہیں تو کس کا ہو اور کس کے ساتھ ہو پھر کہا ان لدرج
 و لدرج ان القواد الذین ہم محسنون حق تعالیٰ ساتھ اُسکے ہو کہ خلا ملا میں اُسکے ذکر سے غافل نہ ہو جب اسکا حکم
 سے انکی بجا اور می کو دوڑے اور جب نہیں سے اُس سے باز رہے قولہ یہ کوشش کرو کہ نصف شب کو اٹھو
 وضو کرو اور چار رکعت نماز پڑھو اگر نہ سکودور رکعت اگر یہ بھی نہ کر سکو تو کہو لا الہ الا محمد رسول اللہ ایک روز
 ایک شیر کو باندھے ہوئے لیتے جاتے تھے اپنے خرابا یا شیر تو نے کیا قصور کیا ہے کہ تجھے باندھا ہے پھر فرمایا اے خدا
 اپنے جال پر تکیہ مت کرو کہ شیطان کے پاس بہت دام ہیں مکہ میں اسے نہیں پہچانتا اور بہت شیران طافیت
 و ام شیطان میں گرفتار ہوئے ہیں قولہ اُس شخص پر جبر ہوا ہے شہوت غالب ہو چاہیے کہ عورت کرے تو فساد
 میں نہ پڑے قولہ میں مثل ڈوبے ہوئے کے ہوں کبھی امید خلاص کی ہوتی ہے کبھی خوف ہلاک قولہ حق تعالیٰ

فرمایا کہ اگر میرے بند و سب عالم سے منہ پھیر داور میری طرف آؤ کہ مجھے کسی حال میں چارہ نہیں ہو کہبتک
مجھے بھاگو گے اور مجھے منہ پھیرو گے قولہ بدبخت وہ ہو کہ دنیا سے گیا اور لذت اُنس و مناجات کی
پہلکی قولہ جس کا کار دنیا ساتھ درستی کے ہو کار آخرت اُسکا نادرست ہو قولہ جو کوئی ساتھ بادشاہ
دنیا کے دلیری کرے اُسکا مال جائے اور جو کوئی ساتھ صالحوں کے دلیری کرے اور اُنکی مخالفت کرے
بنیاد رکھی جائے اور ایمان اُسکا باخطر ہو قولہ پرہیز کرو اس سے کہ تم فریقہ ہو آدمیوں کی نزدیکی پر جو
تمہارے ساتھ کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک بڑا فتنہ ہو اور سخت آفت قولہ جیسا سخی کا کیسہ اور ہاتھ
کھلا ہو ویسا ہی اُسکے لیے در ہائے بہشت کھلے ہیں اور جیسا بخیل کا کیسہ اور ہاتھ بند ہو ویسا ہی
اُسکے لیے در ہائے بہشت بند ہیں قولہ جو کوئی ہاتھ بڑھائے تاکہ کسی مسلمان کو مارے وہ مجھے نہیں چو
قولہ چار شخصوں کے سامنے خالی ہاتھ نہ جاؤ عیال و بیمار و صوفی و سلطان قولہ جب ہاتھ مٹا را
مخالفت میں اور زبان تمہاری کہ کذب میں اور دوسرے جراح ہوائے نفس میں مشغول ہیں تو اللہ امام اور
کشف کمان سے حاصل ہو گا قولہ حق تعالیٰ عنقوبت کرے عوام کو اور عتاب کرے خاص کو اور جھٹک عتاب
کوے محبت باقی ہو جب کوئی آپ پاس بغرض تعلیم طریق سلوک کے جاتا تو آپ فرماتے کہ ہو فرزند صوفی وہ رہی
ایک کام سخت ہو بھوکھ پیاس سہنا چاہیے اور خواری و برہنگی اختیار کرنا چاہیے مگر لوگ گدا کہیں گے
اگر ان سب کے تحمل ہو تو آؤ ورنہ اپنے چھوٹے کاموں میں مشغول رہو اور عبادت خدا کرتے رہو قولہ ڈرو
اور کسی کے ساتھ بُرائی مت کرو اگر کوئی کسی کے ساتھ بدی کرے تو خدا اُسپر ایک شخص مسلط کر دیتا ہو کہ وہ
اُسکا بدلہ لیتا ہو اور بدی کرتا ہو کہ اُخا ل اللہ تعالیٰ ان حسنم احسنم لا نفیکم و ان اساتم فلیکم قولہ خدا تعالیٰ
کے پاس غیب میں ایک شراب ہو کہ صبح کو اپنے او لیاؤن کو دے جب وہ پیئیں تو کھانے پینے سے مستی ہو جائیں
قولہ خدا کا دوست ہرگز دنیا کا دوست نہ ہو گا اور نہ دنیا کا دوست خدا کا دوست قولہ میں غلام ہے کیونکہ نذر و ن
حبیب اور خلیل اور کلیم صلوات اللہ علیہم ہے میں قولہ اہل دنیا متاع دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور میں خدا کے ذکر
اور قرآن پڑھنے کو قولہ معنی میں اس حدیث کے کہ ان اشیدطان یجری جری الدم فرمایا کہ شیطان پلید ہو اور
پلید پلید میں گذرنا ہو مگر ذکر حق تعالیٰ پاک ہو اور رُج پاک پاک میں گذرے قولہ بزرگی و کرامت ہر شخص کی
وہ ہو کہ خدا تعالیٰ اُسکے ہاتھ پر خیر جاری کرے کسی نے پوچھا کہ دوست نجاست و پلیدی دوست سے جدا
کرنا ہو اور باز رکھنا ہو یہ کیسی بات ہو کہ خدا تعالیٰ بندہ مومن کو گناہ میں آلودہ کرنا ہو کہ میں کیا بھید ہو
فرمایا کہ یہ از جملہ حکمت الہی ہو کہ بندہ گناہ کرے اور توبہ کرے اور لطف و رحمت حق تعالیٰ ظاہر ہو اور مطاعت
کی قدر جانے جیسے بھوکھا پیاسا کھانے پینے کی قدر اور بیمار صحت کی قدر جانے قولہ عبارت حفظ نفس ہو اور شارب

مظہر عبارت از آن بدن کی ہو اور اشارت از آن روح کی ہو چھپا کہ جب رزق مقسم ہو تو پھر خدا سے مانگنا کیا فرمایا تاکہ نزدیکی و شرف مومن کا ظاہر ہو کما قال لواء عقیقہ میں غیر مسئلہ لم یطہر کمال شرف کا ظاہر ہونا بالہ عار لہ عنہ فی فاجیبیک قولہ لباس تقویٰ کا گدڑی ہو کیونکہ دیکھنے سے صاحب رتق کے امن و ذوق حاصل ہو قولہ ایمان خاص ہو اور اسلام عام قولہ جو کوئی سو اسے خدا کے اور اسکی خدمت کے غرت ڈھونڈھے قبل اسکے کہ وہ دنیا سے جائے ہی طلب میں ذلیل و خوار ہو قولہ چاہیے کہ ہمیشہ تحصیل علم شرعی میں مشغول رہو کہ اہل طریقت و حقیقت کو علم سے چارہ نہیں ہو جب تھے علم سیکھا ریاست پر سیر کرو اور جو کچھ جانتے ہو پوشیدہ مت کرو اور ہمیشہ طلب رضا سے حق میں رہو اور کوشش کرو کہ علم کو عمل میں لاؤ ورنہ مثل کا بند بے روح کے ہو اور ہرگز ہرگز علم و عمل سے کوئی چیز دنیا سے مت طلب کرو اور ہر سیر کر کہ علم و عمل تمھارا پیشہ ہو کہ اسکے ذریعہ سے تم نفع حاصل کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بسبب عمل آخرت کے دنیا چاہے بکلی آبرو جاتی رہے اور نام اسکا ساتھ نیکی کے نہ لین اور اسکا نام اہل دوزخ میں لکھیں اور جو کوئی دنیا کے کام کے ذریعہ سے آخرت چاہے اسکا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہو اور بعد حصول علم کے کوئی چیز بہتر طلب حلال سے نہیں کھانے اور پینے میں کس لیے کہ عمل حرام خوار کا قبول نہ ہو اور دعا اسکی قبول نہ ہو چاہیے کہ ہمیشہ لباس سکینیت میں رہو اور حرک زینت کرو اور عمل کرو اور جانو کہ تمھاری غرت طلب طاعت و بندگی خدا کے تانی سے ہو اور ہمیشہ قناعت اختیار کرو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کہ بدترین امت میرے وہ ہیں کہ انکے بدن محنت سے بے ہون اور خیال میں پرورش اعضا کے ہون اور کوشش کرو کہ ہمیشہ صحبت صالحان و درویشان میں رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کہ حق تعالیٰ ہمیشہ اس امت کا نگہبان ہو جب تک وہ تین فعل نکرین ایک یہ کہ نیک لوگ بد لوگوں کی زیارت کو نہ گئے ہوں دوسرے یہ کہ اچھے لوگوں نے بدوں کو بزرگ نہ رکھا ہو اور تیسرے آداب اہل طریقت اور اہل مباغت سنت نے امر و ظالمون کی طرف رغبت نہ کی ہو اگر یہ افعال کریں تو خدا یتعالیٰ خورسی اور درویشی اور رسوائی انہر بھیجے اور ایک جبار اپنےر مسلط کرے کہ وہ ہمیشہ انکو بیخ دیتا رہے اور ہرگز نانعام اور مردود پر نظر مت کرو کہ وہ ایک تیر میں تیرے شیطان سے اور قطعاً ساتھ اہل بدعت کے صحبت نہ کرو اور ہمیشہ امر معروف کو مت چھوڑو اور صحاب کو نصیحت کرتے رہو اور کوشش کرو کہ صبح کو اور رات کو قرآن پڑھنے میں مشغول رہو کہ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر رحمت ہوتی ہو اور کوشش کرو کہ تمھاری مواظبت ہو کہ کبھی بڑی فضیلت اور بڑا اثر ہو مگر لازم ہو کہ ہمیشہ غرت اختیار کرو اور غرت میں یہ کوشش کرو کہ شیطان تمکو ہوا کے جنگل میں نہ لے جب آپکی وفات قریب پہنچی تب اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اب ہم جلد رحلت کریں گے چارہ صیتیں میں تمکو کرتا ہوں اسکو بھیجنا اول یہ کہ جو شخص میری خلافت کرے اور میرا جانشین ہو اسکو ساتھ

و قارا و رنگین کے رکھو اور انکی تابعداری کرو دو شے صبح کو قرآن پڑھا کرو اور کوئی مسافر پہنچے تو انکو ساتھ
اعزاز و تکریم کے رکھو ایسا نہ چھوڑو کہ وہ کسی گوشہ میں پڑا رہے اور انس میں دل سیدھا رکھو آپ کے
پاس ایک بیاض تھی جس میں نام تو یہ کرنے والوں اور مریدوں اور دوستوں کا آپ لکھتے تھے اپنے وصیت کی
کہ انکو میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا اور آپ اکثر یہ دعا کرتے تھے کہ خداوند اچھو کوئی کسی حاجت کو میرے پاس دے
میں کا مطلب بر لا اور حاجت انکی رفع کرو اور اس پر رحمت کر بعد وفات کے آپ کو کسی نے خواب میں دیکھا اچھا کہ
خدا نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ پہلی کرامت خدا نے میرے ساتھ یہ کی کہ وہ لوگ کہ جن کا نام اُس نے ذکر
میں لکھا تھا سب کو میرے سبب سے بخشا

حضرت ابو الفضل حسن مرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۶۱ ۴۵۳

آپ گیارہ روز گارھے تقویٰ اور محبت اور معنی اور فتوت میں درجہ بلند رکھتے تھے کرامت اور فراست آپکی
اندازہ سے باہر تھی معارف اور حقائق میں انگشت نمائے مولد آپکا سرخس تھا شیخ ابو سعید ابو الخیر کے پرستے
جب شیخ ابو سعید کو قبض ہوتا تو کہنے لگھوڑا کسو کہ میں حج کو جاؤنگا اور قبر پر حضرت ابو الفضل رحمہ اللہ کی
آئے اور طواف کرتے تو وہ قبض رفع ہوتا اور جو مرید آپکا ارادہ حج نفل کرتا اُسکو آپ شیخ ابو الفضل رحمہ اللہ
کی قبر پر پہنچتے اور فرماتے اُس خاک کی زیارت کرو تمھارا مطلب حاصل ہو جائیگا ایک روز شیخ ابو سعید سے
پوچھا کہ یہ سب دولت تھے کہاں سے پائی کہا ایک دریا کے کنارہ ہم جاتے تھے پیر ابو الفضل دوسرے کنارہ
کی طرف جاتے تھے انکی نظر مجھ پر پڑی یہ دولت وہیں سے ہو امام خراسی سے منقول ہو کہ وہ طے تھے اور کسی
محله میں گئے تھے اور توت کے درخت پر چڑھے تھے پیر ابو الفضل اُس طرف گزرے اور میں ہی درخت پر
تھا مجھے نہیں دیکھا میں نے کچھ شک نہیں کیا کہ اپنے سے غایب تھے اور دل سے ساتھ حق کے ناگاہ اپنے سرٹھیا
اور کہا بار خدا یا برس دن سے زیادہ ہوا کہ تو نے ایک دانگ نہیں دی ہو کہ سرکا بال منڈاؤن دو ستون کے
ساتھ ایسا ہی تو کرتا ہو فوراً سب شاخیں اور پتے درخت کے سونے کے ہو گئے تب کہا عجب بات ہو کشائش لگے
لیے تیرے ساتھ بات کرنی مشکل ہو ایک روز لقمان خراسی آپکے پاس آئے اسوقت آپکے ہاتھ میں ایک جزو تھا اچھا
کہ جزو میں کیا ڈھونڈتے ہو فرمایا کہ وہی چیز کہ تم اس کے ترک میں ڈھونڈتے ہو پوچھا یہ خلاف کیوں کہ مخالف تم
دیکھتے ہو کہ مجھے پوچھتے ہو کہ کیا ڈھونڈتے ہو مستی سے ہوشیار ہو اور ہوشیاری سے ہیلو ہو تو خلاف رفع ہو چلے
اور جانو کہ ہم اور تم کیا کہو جتنے ہیں ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ابو الفضل کی وفات ہوئی ہو اور وہ بخارہ پر ہیں خواب
عرض کیا فرمایا چپ ہو کہ وہ خواب تمھارا کیا ہے وہ ہرگز نہ مر گیا الامن عاشق اللہ بوٹا شیخ ابو سعید سے منقول ہو کہ لاکھ

یہ شخص مین گئے اور ابو الفضل نے کہا رات ہو کیونکہ رات پردہ دار ہوئی فرمایا تم قاری ہو اور ہم ذکر کرین مین نے یحیٰی بن جریج کو پڑھا اٹھون نے سات سو تفسیر کی کہ کر نہ تھی اور ایک دوسرے سے مشابہ تھی یہاں تک کہ صبح ہو گئی فرمایا رات تمام ہوئی اور مین اب تک اندہ و شادی سے بے کھر رہا شعر

شب رفت و حدیث ما بیا یا نرسید | شب راجہ گنہ حدیث ما بود دراز |

قولہ گذشتہ سے یاد مت کرو اور آئندہ کا انتظار مت کرو اور وقت کو نگاہ رکھو قولہ حقیقت عبودیت کی دو چیز ہو حسن اعتقاد ساتھ خدا کے یہ اصول عبودیت ہو اور حسن اقتدار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ وہ ہو کہ نفس کو اس میں کچھ حصہ و راحت نہیں ہو نقل ہو کہ جب فات ایچی قریب ہوئی لوگوں نے کہا کہ آپ کو فلان جگہ دفن کرین کہ وہاں خاک مشائخ و بزرگوں کی ہو فرمایا ہرگز نہیں مین کون ہوں کہ مجھ جوار میں سی قوم کے دفن کرین مین اس ٹیلہ پر چاہتا ہوں کہ جہاں خرابا تیان اور چوٹی باز گڑے ہین ننگے برابر مجھ کاڑو کہ لوگ اسکی رحمت کے نزدیک ہوں کیونکہ مشیت بانی پیاسون کو دیتے ہین کہ وہ حلاج ہین در کریم عطا حلاج پر کر

حضرت ابو الحسن قاضی بیضاوی رحمہ اللہ

۱۰۷۴ ۴۶۷

اہم مبارک آپ کا عبداللہ اور لقب ناصر الدین ہو شہر بیضا کہ ملک فارس مین ہو آپ کا مسکن رہا تفسیر تاریخ بیضاوی آپ کی تصنیف ہو سال وفات مین اختلاف ہو اکثر کتابون مین ۵۸۵ ہجری ہو گویا صاحب خزینۃ الاصفیاء نے ۶۸۵ لکھا ہو والدہ اعلم

حضرت بی بی خدیجہ رحمہم اللہ علیہا

۱۰۸۲ ۴۷۹

آپ حضرت غوث الاعظم کی پھوپھی تھیں کہما عارفات صالحات سے تھیں اور واعظہ تھیں اکیلا گیلان مین خشک سالی ہوئی لوگ بطلب بازاران باہر آئے اور دعا کی پانی نہ برسا آخر سب لوگ خدمت مین آپ کی حاضر ہوئے اور درخواست نزول بازاران کی کی آپ تھیں اور اپنے صحن خانہ کو چھاڑا اور کہا خداوند ا مین نے جھاڑو دی تو پانی چھینٹ دے اسوقت ابرظاہر ہوا اور اسقدر پانی برسا کہ خلق سیراب ہو گئی

القائم بامر اللہ عباسیہ

۱۰۷۴ ۴۶۷ ۱۰۳۰ ۴۲۲

۳۵۱ مین ولادت ہوئی بعد فوت باپ کے خلیفہ ہوا سینتالیس برس خلافت کی ۵۸۵ مین سلطان ارسلان نے اس پر قبضہ کر کے شہر خانیہ مین قید کیا تھا چند روز بعد سلطان ظفر لنگ کہ ارسلان کا بھائی

تھا اپنے بھائی سے لڑ کر اسکو قتل کیا اور خلیفہ کو قید خانہ سے نکال کر سرِ خلافت پر بیٹھایا اس کے بعد خلیفہ نے صیام و قیام بشکو عقیقت جانا کسی رات آرام سے سو رہا تھا اس کے مین اپنی لڑکی کا نکاح سلطان طغرنگ سے کر دیا یہ پہلی مصاہرت تھی (یعنی ازدواج) جو سلطان کو ساتھ خلیفہ کے ہوئی ۳۵۹ھ میں بنسلاور سے نظامیہ کی تمام ہوئی اور ۳۶۰ھ میں دو قاصد امیر کے الپ ارسلان کے پاس آئے کہ خطبہ دستور خلفاء عباسیہ جاری کیا و جلعلی علی خیر عمل اذان سے نکال دیا گیا اور اسی سنہ میں الپ ارسلان مارا گیا اور اسکا بیٹا ملک شاہ جانشین ہوا اور نظام الملک بقیع اتابک فتنم سلطنت ہوا شجیان کی چند روہین کو بسبب کثرت خروج خون نصہ کے خلیفہ نے وفات کی

سلطان مودود ۵ھ	۳۳۳ھ	۱۰۴۱ھ	۳۴۱ھ	۱۰۴۹ھ
----------------	------	-------	------	-------

سلطان مسعود کے بیٹے تھے جب خبر قتل پر پہنچی لشکر جوار ساتھ لیکر قصد انتقام خون پر غزنی سے ہند کا قصد کیا یہاں آکر صف کشی کی امیر محمد و احمد کو قتل کیا ملک فتح کر کے ایک شہر آباد کیا نام اسکا فتح آباد رکھا انتقام معتمدین کے حوالہ کر کے غزنی واپس چلے گئے نو سال تک سلطنت کی

سلطان علی بن مسعود ۷ھ	۳۴۱ھ	۱۰۴۹ھ	۳۴۳ھ	۱۰۵۱ھ
-----------------------	------	-------	------	-------

بعد وفات سلطان مودود امرا نے اس کے لڑکے چار سالہ کو کہ جسکا نام مسعود تھا تخت نشین فرادیا اور انتظام ملک اپنے ہاتھ میں لیا ابنگین کو یہ طریقہ ناپسند آیا علی بن مسعود کو تخت پر بیٹھا یا علی بن ربیعہ وغیرہ نقد و سہا جے کچھ ہاتھ آیا لیکر جانب ہندوستان چلے آئے لاہور و ملتان وغیرہ علی بن مسعود کے قبضہ میں آئے دو سال تک سلطنت کی

سلطان عبدالرشید ۸ھ	۳۴۳ھ	۱۰۵۱ھ	۳۴۴ھ	۱۰۵۲ھ
--------------------	------	-------	------	-------

امرا غزنی نے سلطان عبدالرشید بن محمود کو تخت پر بیٹھا یا یہ بادشاہ ہر چند فاضل و عاقل تھا لیکن قوت دل و شجاعت میں کم تر تھا سلطنت میں اس کا باعث کچھ ضعف ہوا خراسانیوں کو تخت غزنی کی فکر اس کے وقت میں ہوئی سلطان داؤد بادشاہ خراسان تھا اس کے بیٹے الپ ارسلان نے غزنی پر چڑھائی کی سلطان نے فوج تیار کر کے طغرل کو واسطہ مقابلہ کے بھیجا یہ مرد شجاع و دلیر تھا اس نے خراسانیوں پر فتح پائی اس کے بعد غزنی واپس آکر سلطان عبدالرشید کو مار ڈالا اور خود تخت نشین ہوا صرف چالیس دن سلطنت کی تھی کہ ایک ملازم شاہی نے اسکو قتل کر ڈالا

۱۰۵۹	۴۵۱	۱۰۵۲	۴۴۴	سلطان فرخ زاد ع
------	-----	------	-----	-----------------

جب سلطان عبدالرشید قتل ہوئے اور طفل بھی مارا گیا اور تلاش اولاد محمود غزنوی ہوئی معلوم ہوا کہ تین شخص بالظہیم و فرخ زاد و شجاع موجود ہیں ان تینوں کے نام قرعہ ڈالا فرخ زاد کے نام پڑا یہی کو تخت نشین کیا اسکے زمانہ میں بھی سلجوقیوں سے برابر لڑائی رہی بالآخر صلح ہوئی چھ سال تک سلطنت کی عارضہ فوج سے تضاکی

۱۰۸۸	۴۸۱	۱۰۵۹	۴۵۱	سلطان ابراہیم ع
------	-----	------	-----	-----------------

بعد وفات فرخ زاد کے تخت نشین ہوئے یہ سلطان عادل و فاضل و خدا ترس و عالم و دست نویں پڑ ورسندار تھے ہمیشہ علما کی صحبت میں رہتے مسائل شرعیہ میں مشغول رہتے ہر سال اپنے ہاتھ سے ایک کلام مجید لکھ کر زر کثیر کے مکہ معظمہ بھیجے سسٹھہ ہجری میں قصد ہندوستان کا کیا بیان اگر قلعہ اجدہن وغیرہ فتح کیا میں برس تک بڑی نیکنامی سے سلطنت کی

۱۰۸۸	۴۸۱	۱۰۰۵	۳۹۶	شیخ الاسلام حضرت عبدالعزیز انصاری رحمۃ اللہ علیہ
------	-----	------	-----	--

کنیت آپکی ابوسلیمان ہوا آپ صاحبزادے حضرت ابوالمنصور انصاری بن حضرت ابوالیوب انصاری کے ہیں کہ وہ صاحب حل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے حضرت ابوالیوب انصاری بعد خلافت حضرت عثمان غنی بن عفیس کے ساتھ خراسان میں تشریف لائے اور ہرات میں مقیم ہوئے والدہ حضرت عبداللہ کے جب بلخ میں تشریف لائے حضرت شریف حمزہ عقیلی کے پاس رہتے تھے ایک عورت نے حضرت شریف حمزہ سے کہا کہ ابوالمنصور سے کہو کہ مجھے نکاح کرین حضرت شریف حمزہ نے جب آپ سے ذکر کیا آپ نے انکار کیا حضرت شریف حمزہ نے فرمایا کہ تم عقد سے انکار کرتے ہو اور تم کو ایک لڑکا ہوگا اور کہیسا لڑکا بعد اسکے جب حضرت ابوالمنصور پھر ہرات میں تشریف لائے تو نکاح کیا اور آپ پیدا ہوئے ولادت آپکی وقت غروب آفتاب دوسری شبان ۳۹۶ ہجری فصل بہار میں ہوئی جبوقت آپ پیدا ہوئے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے ایک عارفہ عورت زوہرہ حضرت ابو عاصم سے کہا کہ تنہ دیکھا اس لڑکے کو شرق سے مغرب تک اسکے آوازہ سے بھر جائیگا اولاً آپ کو کتب زنی میں دیاجب چار برس کے ہوئے تب مکتب بالغی میں دیا جب آپ نو برس کے ہوئے تو خط و کتابت لکھتے تھے آپ مکتب میں بدیہہ اور موزون اشعار عربی و فارسی کہتے تھے جس مضمون کے شعر کی کوئی فرمائش کرتا آپ بدیہہ فوراً کہہ دیتے جب آپ چودہ برس کے

ہوے تو آپ کو مجلس میں بٹھایا یعنی وعظ کرنے لگے آپ فرماتے ہیں کہ مجھ ہزار سے زیادہ اشعار عربی میرے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اور لاکھ اشعار عربی مجھے یاد ہیں اپنے وقتوں کو تقسیم کر کے آپ حدیث لکھتے اور قرآن پڑھتے کسی وقت فراغ نہ رہتے یہاں تک کہ کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ پاتے آپ کی والدہ لقمے بنا کر آپ کے منہ میں دیدیا کرتیں اور آپ حدیث لکھنے میں مصروف رہتے حق تعالیٰ نے آپ کو ایسا حافظہ عطا فرمایا تھا کہ جو کچھ آپ لکھتے وہ یاد ہو جاتا تین لاکھ حدیثیں ہزار ہزار سند کے ساتھ آپ کو یاد تھیں اور تحصیل علم حدیث میں اپنے بہت مشقت کی اور زحمت اٹھائی اپنے تین سواستاد سے حدیث لکھی اور صاحب رائے اور متدع اور متکلم اور اشعری مدنیث سے سند نہیں لی تذکرہ تفسیر میں آپ شاگرد خواجہ امام محی عمار کے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں انکو نہ دیکھتا تو منہ نہ کھول سکتا جب آپ چودہ برس کے تھے تب خواجہ محی نے فرمایا تھا کہ عہد امد کو آرام سے رکھو کہ اُس سے بڑے امامی آتی ہو آپ مرید اپنے والد کے ہیں طریقت میں مردیگانہ تھے شیخ الاسلام آپکا خطاب تھا نفاذ الانس میں جہان جہان قول بلغظ شیخ الاسلام منقول ہو وہ آپ ہی کی طرف منسوب ہو آپ کی تصانیف علم تصوف میں بہت ہیں اور اقوال آپ کے کہ جو جاہر بہا سے بھی زیادہ قیمتی ہیں آپ کی تصانیف میں بھرے ہیں اس کتاب مختصر میں نہیں آسکتے ایک چھوٹا سا رسالہ آپکا اس جگہ مجسبہ شہی فارسی زبان میں نقل کر دیا جاتا ہے تاکہ آپ کے فیض سے اُس کتاب کے دیکھنے والے بھی کسی قدر بہرہ مند ہوں وفات آپ کی نہم ربیع الآخر ۸۱۸ھ ہجری ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام آن خدای کہ راست روح است و پیغام او فتاح پر فتوح و کلام او مرہم دہائے مجروح و سلام او عارفان را بصوح و صحبت دوستان او در طوفان دنیا چون کشتی نوح و ابواب رحمت او بر بندگان ہمیشہ فیض نظر

ای ز دردت بیدانرا بوسے در مان آمدہ	یاد تو مر عاشقان را موس جان آمدہ
صد ہزاران ہچو موسی مست در ہر گوشہ	رب ارنی گوشہ دیدار جو یان آمدہ
سینہ با منیم ز سوز ہجر تو بریان شدہ	دیدہ با منیم زور عشق گریان آمدہ
عاشقانت نعدہ الفقر فخری نہیں شد	بر سر کوئی ملامت پامی کو بان آمدہ
صد ہزاران عاشق سرگشتہ بنیم بر امید	در بیا یان نعمت اللہ گو یان آمدہ
پیر نصلا ز شراب شوق خورده جبر علم	ہچو مجنون گرد عالم مست و حیلان آمدہ

اگر کسی کہ مجسبہ عطائی اگر چہ کہ پوشندہ خطائی اگر خالق کہ راہ نمائی اگر قادر کہ خدا سے را سزا مائی

ای صمدیکه از ادراک ماجباتی ای احدیکه در ذات وصفاتی بختانی جان با صفا خود ده چشم از ضیای
خود ده و دل با راهوای خود ده و مار از روی رحمت آن ده که آن به نگار مر که بلی باعی

یارب تو بر حمت دل با را جان ده	در دهمه را به صابر سر درمان ده
این بنده چه داند که چه سبب باید داد	دانشده تو سبب هر آنچه دانی آن ده

آللی عذر ما بنده بر عیب ما انگو یکدلی عمر خود را بر باد کردیم در بر تن خود بیدار کردیم آللی از پیش خط و از
پس راهم نیست و ستم گیر که جز فضل تو نپایانم نه آللی ترسانم از بدی خود بیامرز از بخودی خود آللی بنیاد تو حید
ما خراب کن دیباغ امید ما به آب کن آللی از هر دو جهان محبت تو گزیدیم و جامه بدترین خود بر بدیم و پرده
عافیت دریدیم آللی هر که را داغ محبت خود نهادی خرمن وجود را با بسا دستی بر باد دادی آللی بانه تو جاس
شادی نیست و جز تو روی آزادی نه آللی هر که ترا شناخت غیر از تو هر چه بود بینه اخت را با سغ

آنکس که ترا شناخت جان را چه کند	فرزند عیال و خاتمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخت	دیوانه تو هر دو جهان را چه کند

آللی دلی ده که در کار تو جان بازم و جانی ده که کار تو سازیم آللی یقینی ده که در آرزو ما باز نشود و فاعلی ده که
در صومعه حص و از نگر دانی و ستم گیر که دست آوریم از دم و عذر دم بنده که پامی گزیند ام آللی ملوک چه آورده
که در دانش تویم و پیرس که چه کرده که رسوا نشویم آللی تحقیقه که از دنیا بیزا نشویم و توفیق طاعتی ده که در دین
استوار شویم آللی نگاه دار که ما پریشان نشویم و براه آ که تا سرگردان نشویم آللی تو بساز که دیگران نمانند و
توانا که دیگران نتوانند آللی دلی ده که طاعت افزون کند و دیده ده که جزر بوبیت تو نه بنده آللی علمی
ده که هر گوش هوا بنود علمی ده که در آب ریا بنود آللی دیده بخش که جزر بوبیت نه بنده و دلی ده که جز
عبودیت نگزیند آللی نفسی ده که تا حلقه بندگی تو در گوش کند و جانی ده که زهر حکت تو نوش کند آللی
یافت تو آرزوی ماست و دریافت تو نه باز می ماست آللی آنچه کشتی آب ده آنچه عید آمد کشت قرآب
ده آللی از کشته تو خون بر نیاید از سوخته تو دو دگشته تو بکشتن شاد و سوخته تو بسوختن غم شود

در راه طلب قدم ز سر باید کرد	در آبی قوت دل و جان خون جگر باید کرد
بندیشه این عالم فانی سهل است	بندیشه ز عسالم دگر باید کرد

آللی بهصیت بیکر دیدم دوست تو که محمد مصطفی است عکین میشد و ابلیس دشمن تو شاد و فرامی قیامت اگر حق بخت
کنی باز دوست تو عکین شود و دشمن تو شاد آللی و دشادی دشمن آمده و دوا نده بر دل دوست منه آللی اگر کیار
گوئی بنده من از عرش بگذر دهنده من آللی کاسنی اگر تلخ است از بوستان است عبدالله اگر عجم است از دستان است

چو سته دلم برضاے تو زند	ار باغی	جان در تن من نفس برے تو زند
گر بر سر خاک من گیسایه اوید		از هر ورقه بوسه وفاے تو زند
آئنی گشتی که کن ویران وشتی و فرمودی که بکن دیران بکند شتی آئنی علی بر فرشتی نکون سار کن چون دامن عفو خواهی کرد و اول شتر سار کن آئنی آمرزیدن مطیعان چه کار است کرمی که همه را نرسد چه مقدار است رابعی		
من بنده عاصیم رضا می تو کجاست	آمار یک دلم نور ضیای تو کجاست	آن بیج بود لطف و عطای تو کجاست
آئنی هر که را بر اندازی با مادر اندازی آئنی بهشت اگر چه چون شیم چراغ است مانی دیدار تو در دو داغ است قطعه		
اگر چه مشک او فروخت نسیم است	دست جان بخش چون بویست ندارد	مقام خوب و دلخواه است فردوس
ولیکن رونق کو بیست ندارد		
آئنی جمال تراست باقی زشتند زاهدان مزدور بهشت اند آئنی اگر بدوخ فرستی و عوید از نسیم و اگر به بهشت بری بی جمال تو خرید از نسیم آئنی کاشکے عبداله خاک بودی تا ماش از دفر وجود پاک بودی آئنی هم از تو ترسند و عبداله از خود زیراکه از همه نیک آمد و از عبداله بد قطعه		
دی آدم و نیامد از من کاری	امروز زمین گرم نشد باز اری	تا آمده نه بدی از من بسیارے
فردا چو روم بخیم از اسراری		
آئنی ابو جهل از کعبه می آید و بر ابراهیم از تخته کار بنایت است باقی جهان آئنی اگر چه نور در طاعت است اما کار بنایت ست قطعه		
آنجا که عنایت خدائی باشد	فسق آخر کار پارسای باشد	سجاده نشین کلیسیای باشد
آنجا که چو قهر کبر باشد		
آئنی تو نکران باسیم وزرنا زند و درویشان باخمن قسمتها سازند آئنی تو نکران مست شراب اند من مست ساتی سستی ایشان خانی و از من بایستی که با سعه		
مست توام از جرم و جام آزادام	مخ توام از دانه و دام آزادام	ورنه من ازین هر دو جهان آزادام
مقصود من از کعبه و تخته توست		
مستم از عشق هو شمعندے این ست راغی	بستم چون خاک سر بلند می نیست	حقا که کمال در دمندهی نیست
صد در دیکه نام درمان نه بریم		
آئنی بر عجز اکاهم و بر بیچارگی گواهم خواست خواست تست من چه خواهم آئنی از اطاعت جو که		

طاقت آن ندارم و از نیستی ملوکتاب آن ندارم آلتی چون آتش فراق دشتی باتش دوزخ چه کار دشتی
آلتی کش این چراغ افروخته را موسو ز این دل سوخته را و در این پرده و دخته را و در این این بنده
آموخته را آلتی هر پایه که شکسته تر شود بر بام عبدالمعدنی و هر دلی که سوخته تر بود بر مقام عبدالمعدنی آلتی
چون دانستم نتوانستم و چون ندانستم توانستم آلتی بجزمت آن نام که تو دانی و بجزمت آن صفات که چنانی
بفریادم رس که توانی آلتی این چاشنی که دادی تمام کن و این برق که تابیدی مدام کن رباعی

یارب ز تو آنچه من گداسم خواهم	افزون ز نهار بادشاهی خواهم
هر کس ز دور تو حاجت منم خواهد	من آمده ام ز تو ترا ستم خواهم

آلتی نه طلایه که گویم ز نیار و نه حتی برابر تو که گویم بیار چون اول بردشتی با غمگزار آلتی آن کن که خود خواهی پس ازین
خاک چه خواهی آلتی اگر چه مدعا فرماست قلم رفته را چه در ما است آلتی البیس آدم را بد آموزی کرد پس گندم را که زنی کرد

صیاد ازل که دانه بردام نهاد	هر سغی گرفت آدمش نام نهاد
هر نیک و بدی که هست اندر عالم	خود میکند و بهیسانه بر عام نهاد

آلتی پنداشتم که ترا شناختم اکنون آن شناخت را در آب انداختم آلتی اگر کار بگفتار است بر سر بندگان تا بجم
و اگر کردار بشفاعت موری محتاجم بیزارم از طاعتی که مرا بجز آرد مبارک مصیبتی که مرا بجز بگذارد رباعی

باز آواز آهرا آنچه هستی باز آ	کز کاف و کبیر و بیت پرستی باز آ
این در گداز که نو میدی نیست	صد بار اگر تو به شکستی باز آ

آلتی اگر عبدالمعد را خواهی گداخت و دوزخی دیگر باید آلاش او را و اگر خواهی نواخت بهشتی دیگر باید سایش
او را آلتی گفتی که کریم امید بر آن ست که چون کرم تو عام هست نو میدی حرام است آلتی چون سگی را بار است

و سگی را دیدار پس عبدالمعد را با نو میدی چه کار هست

این سگ صفت و سنگدل از رحمت تو	آو میدنیم سنگ و سنگ را بار است
-------------------------------	--------------------------------

درین راه ناکه میقوب باید کرد و گریه مخنون دل پر درد و دیده پر خون آلتی آفریدی رایگان روزی داوی
رایگان پس بیامرز رایگان چرا که تو خدائی نه باز رگان آلتی گل بهشت در پای عارفان خالاست جوینده

ترا بهشت چه کار است آلتی بجز تصور کی نازم اگر نفسی با تو بردازم رباعی

نفسی نه بهشت بایدم فی رضوان	نکوتر و سلسبیل و آب حیوان
بلورس تو دوزخ ست رضوان مارا	بالطف تو دوزخ هم لاج و رجحان

آلتی هر خواهنده در تو نگرند من میخواهم که در من نگری بهیست

شاہ با نظرے ساز کہ مشتے خاکم برہم زدہ و شکستہ غنم کرم	
ابلیس را گفتند چرا سجدہ نکردی گفت ہزاران ہزار را بدو فریاد گفتی و یکے را ہم بر بند کہ چرا دو گفتی دانستہ بجز ابات رخن بہ کہ نادانستہ بجز اب از حسین منصور پرسیدند کہ محبت چیست الہی اگر امانت می نہادی میدانستم کہ چیتہ را باع	
تو بعلم ازل مرادیدے	دیدی انگہ لعیب بخیریدے
تو بعلم آن دمن لعیب ہمان	روکن انجہ خود پسندیدے
الہی بچو بید میل زم کہ مباد ایچ نیزم بلا از دوست عطاست پس الرعطا نالیدن خطاست اسی من خدا آنکہ میلای او مبتلاست نفس بت است قبول از نارجلہ حقیقت بمفتم یکبار چنان ناکہ ماباشی با چنان باش کہ نامی اگر شریعت خوہی اتباع و اگر حقیقت خوہی انقطاع باقی ہمہ صمد اع اطاعت ماچہ نور و از معصیت ماچہ خلل چون سعادت و شقاوت موقوف بر روز ازل رایگی	
آن روز کہ توس فلک زین کردہ	آرایش ماہ را بہ پردین کردند
این بود نصیب من ز دیوان قضا	ما را چہ گنہ قسمت ما این کردند
عنایت الہی عزیزست آن دو چیز است یکی عصمت اول دوم توبہ آخر علی کہ از ظلم بزد پیداست کہ از وچہ خیر و آزار علم آنست کہ حق در دل بندہ ریزد یکہ ہفتاد سال علم آموخت چراغی نیفرخت و یکہ در عمر خود یک حرف شنید ہمدان بسوخت تجلی اسد ناگاہ آید بر دل آگاہ آید ہر کار و را دید از جان خود برید و از غمازان عنمای او برید و ستہ او بلاست اسی من غلام او کہ بلا او مبتلاست نماز گذاردن کار بیوہ زنان ست روزہ نشین صرفہ نان حج گذاردن تماشای جہان دل بہت آوردن کار شیر مردان اگر میداننی کہ نمی آید پشیمان شوای غریب دنیا را با لاش نفس بر خود دوام کن از مہم کیسہ دوام کن جرم خاندان ہای قدیم نگاہار بتو نگری دل غریب را خراش از تصدیع باش مردمان را نہیب چنان گوئی کہ بحضور توانی گفت نیازمندان را سرزنش مکن و ایشان را نومید گردان چنان مؤمنان بر آوردن کار بزرگ دان نیکوئی خود بہت بنہان میار مردمان را مدہ وقت بدہ دکن و دانندی مدہ باش خلق را بتکوئی امیدوار کن نعم دیگران شادی مکن فا از جوان مردان طلبی غریب زود کردی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی پس خلائی پرستی را بچای	
تو لے بہ زبان خود پرستی	صد خانہ پراز بہتان پرستی
گفتی کہ یک قول شہادت رستم	فروات کند شمار کا مشبہستی
مدہ دیش چیست خاک کہ بیخیتہ آب کو برور بخیتہ نہشت ہارا گردی نہ گفت ہارا درومی ہارا نگہ بخ مردم از سر ہارا	

چیز است از وقت پیش میخواستند و از قسمت بیش از آن دیگران و از آن خویش چون روزی تواند بیکان جدا
پس این محنت میبوده چراست که از یکس برادر و بر زبان نه میرا زدنار برادر و بر زبان نه آبی و امی بر کسان که
روز است سرورند و شب است غورند نمیدانند که از خدای خود دور اند و فرا از اصحاب قبول اندر با سعه

عمرم بنم دنیا میگذرد	هر لحظه ز دیده اشک خون میگذرد
شب خفته در دشت در صبح خار	ایام شریف من که چون میگذرد

دوستی را با طبع خوش و تنه بارکش و حالی بر آتش خدمت را را مکن چون کردی بها کن هر که را بر کشند این قوم
در کشند هر که را بر اندازند با این قوم در اندازند حالات بهانه است و مقامات افسانه است مراد از هر دو بیگانه است
آمی این چه فضل است که با دوستان خود کردی هر که ترا شناخت خود را یافت هر که خود را یافت ترا شناخت خوش
عالمی است عالم فیتعی هر جا که هستی کس گوید کیتی اگر بآب روی خشی باشی و اگر بر هوا پری کسی باشی دل بدست آرد کسی
باشی دعا حاج است حق و اندک بنده محتاج است دل بخلق میندک نشسته کردی دل بحق بنده که رسته کردی درین راه
باش بادل چو در دباش کار خاتم کن و در کوی موس مقام کن بدانکه حضرت حق سبحانه تعالی و مظاهر کعبه بنا
کرده است که از آب و گل است و در باطن کعبه ساخته است که از جان و دل است آن کعبه منظور و نشان است
و این منظور رحمان است آن ساخته ابراهیم خلیل است و این بنا کرده رب جلیل است را با سعه

در راه خدا و کعبه آمد منزل	یک کعبه صورت است و یک کعبه دل
تا توانی طواف دلسا میکن	اگر فزون ز هزار کعبه باشد یک دل

ای عزیز دنیا نه جای آسایش است بلکه جای آزارش است یکی را بهشت است و یکی را بهشت دوست
ای من خدا س آنگه هفتش همه دوست را با سعه

شد عشق روان چو خنم اندر درگ دوست	تا کرد مرا تنی و پیر کرد ز دوست
اجزای وجودم همگی دوست گرفت	تا نیست ز من بر من و باقی همه دوست

طالب و نیاز بخور و طالب عقیقه نازد و در طالب موئی اسرور چون از خود بریدی بوصل دوست رسیدی
و دیگر اشارت را بدین راه نیست و زبان از سر این آگاه نه ستر است باش و مغرور شکسته باش و خاموش که
سیوی درست را بدست برند و شکسته را بدوش اگر نداری طلب کن و اگر داری طرب کن یا زباش اغیار
باش گل باش خار باش یا رنگ به از کار رنگ یا بده به از مار بد یا فروشی اسلام است خود فروشی
کفر تمام است اگر یا ر اهل است کار سهل است صحبت اهل با جان است صحبت ناهل با بیان است را با می
صد سال اگر در آتش محمل بود آن آتش سوزنده مرا سهل بود

ایام مردم نا اهل مبسود صحبت	اگر نرگ تبر صحبت نا اهل بود
درین راه اگر عارف کامل دست بجران بهشت بیالانه طهارت معرفت او شکسته کرد و اگر درویش از اعدو غیر از اعدو طلبیده هر آینه در اجابت برو بسته بود را با سع	
خواهی که سخن ز جان آگاه شنوی	اسرار درویش شهنشه شنوی
اگر کن هستی خود را از خویش	ببخود همه آیت انا الله شنوی
ای درویش بهشت بهانه است مقصود خداوند خانه است کار نرگ زنده کار شکسته و نیاز کند در رعایت دلماکوش و صیبه های مردم بپوش و دین بدینا مفروش بدانکه هر که ده خصلت شعار خود سازد در دین و دنیا کار خود سازد با حق بصدق و با نفس بقهر و با خلق با نضات با بزرگان بخدست با خداوند بشفقت یا در نشان بر سخاوت با دوستان بر نصیحت با جاهلان بنجاموشی با عالمان بتواضع با پیران با خلاص از حضرت خضر پسند که در حق دنیا چه میفرماید فرمودند چه گویم در حق چیزی که بخت بدست آرد و به شفقت نگاه دارند و به حسرت بگذرانند	
دنیای همه تلخ است لبان زهره	خمسست که در جگر نشاند دهره
هر کس که از گرفت امر و نصیب	خود از قبول حق ندارد دهره
ای عزیز ز مایه عمر معتم شاد نجات نفس در عبادت جوهر وقت مرگ را یاد کن یا و آن را ز زندگی میدان نفس را مراویده که بسیار خور و بیزاهد جاهل اعتبار کن حق شناسی سرمایه بزرگان در همه کار با یاری از حق طلب دشمن دوست حسد کن از نادان مغرور و اجتناب نمانشیده را با دور کن شنیده و نادیده گوی عیب خود دنیا باش عیب دیگران مخفی و	
اندر ره حق تصرف آغز کن	سیر دل هر بنده خدا میداند
خود را تو در آن میان انبار کن قول از راستی بگیر که در جواب بعجل کن تمانه پر سبکگو تا نخواهند مردنا کرده را کرده شمار قول را باز بچید و یو مساز در تمان بهتر از ظاهر باش نان همه کس مخور نان خود را کس در رفیع مدار از خزان نفس حذر کن و غم اگر چه حقیقی باشد خور و دان با ناشناخت هم سفر شو آنک خود بهتر از بسیار دیگران و آن غم سپوده مخود و دوستی خدا را در کم آزاری شناس خود را از حال خود غافل مساز سعادت دین و دنیا و صحبت و ناشناس از نادان دامن فرا هم نش سخاوت پیشه گیر فقر از فقر و آن صحبت با درویشان کن بیکه خدا راضی باش بیکه خلاق و کم آزار باش آنچه بر خود روانه داری بر دیگران روا مدار و اگر شادی خواهی با غم کش و اگر مراد طلبی بصورت باش تواضع پیشه گیر کس را در سخن سخت رنج کن از خود لاف نزن که هرزه گوگر در سه رابعی	
عیب ست بزرگ بر کشیدن خود را	وز جمله خلق برگزیدن خود را
از مرد یک چشم بیا یاد موخت	دیدن همه کس را و ندیدن خود را

داح مشو مال را عاریت دان ندرستی را غنیمت شمار هزار دوست کم است و یک دشمن بسیار الهی چون
خواستی که قدرت نامائی عالم آفریدی چون خواستی که خود را نامائی آدم آفریدی رباعی

هر نقش که بر تخته هستی پیدا است	ان صورت انگس است کان نقش است
هدیای کنن چو بر زندموبه نو	موجش خوانند و حقیقت دریاست

بدانکه دنیا جای غرور است و شهرستان شرور است زخم پیش نه مرهم است طلاق داده ابراهیم دهم است خانه
محنت و بیداری است رانده جنید بیداری است جرعه جانسوز تلخی است لپشت داده شفیق تلخی است امیخته طغیان
و بدنامی است ملعون نظریا زید بسطامی است خود پریشان دودن همت را در برست مرده و در کرده ابو سعید
ابو انحر است بگذاشته اتقیاست برداشته نهقیاست هر که طالب و ذلیل و گربان و ذکا و قلیل اهل غیرت را این
آیت دلیل قل متاع الدنیا قلیل آخر غریز نظر کن بگورستان تا ببینی چندین مقام برادر که خفته اند از زمینان
صد هزار که از همه سحر کردند و کوشیدند و در باب حرص و امل جوشیدند از جواهر و دربار میان بستند و سببها
پر زو سیم کردند و سوز با جوشنهای عظیم ساختند و حیلها نمودند و نقدار بودند و عاقبت مردند و حسرت بردند و بانها
آینا شدند و غم دنیا بردل گذاشتند ناگاه جمله را بر در کشانیدند و شربت مرگ چشایندند ای از مرگ میدارند اهل بازار
از پیش و گرنه دای بر تو دو و نوخ و دای تو ای غریب و دستان خاک را بجا میاندوزبان حال گویا ننگه ای جوانان
غافل دای پیران محاسن دیوانه ای که در بنی یابید که مادر خاک و خون خفته ایم و چهره و نقاب لحظه خفته ایم و هر یک
ماه و دو هفته ایم و از ما و شمار رفته ایم و تا به پیش از شمار برسا طاکامانی بوده ایم و انبساط جان غافل نموده ایم و شیر
حیات از پستان دنیا مکیده ایم عاقبت شربت مرگ چشیده ایم از زندگانی و از دنیا و فانیده ایم و تا خیر خود را
دیدیم مال بر باد فساد ایم و عاقبت بر خاک عفا دادیم نه از اهل دنیا دیدیم مرستی و نه از مال و منال یافتیم منفعتی
فانغ ایم باین همه ندامت اگر در پیش نبودی غم قیامت اکنون ما را نه باشی نه فراسی نه نقره نه قاشی نه
یاران ندی نه مصاحبان نه ششینی نه امکان صورت و صدای همیستیم مشتگی ای خطا حرامان است جسم ما
نصیب کرمان است وقتی که ما را امکان بود و نکردیم کاری بچشمی باری عاقبت بر بستر پریشانی افتادیم و بر همان
جان دادیم اگر نداری جنون در ما نگریز کنون که رج هر یک می زارد و از حسرت اشک می بارد و تعزیت حال
خود میدارد و حال ما نادانی است و برگرد به پیشانی است رو آید برادر و برانگیزد نگاه کن از ایام ما خبره و نزاره ها
ناشری و نه از جام ما شراب ابدان ما زید و استخوان ما بوسیده خان و مان ما خراب منزل و مکان ما سراپ
و بر بستر ما دیگری نائب ما از ان غائب رخساره ما خاک خورده و جان ما گرد آمیخته و دندان ما ریخته و زبان
فرو بسته و دلبان ما در هم شکسته تا ساعضه زخم خورده و مرغ روح ما بریده و سبزه حسرت از گل ما دیده

و ماد خاک تیره و شمد خواب خیره آبی عزیز نشان خردمندی آنست که دل از دنیا برداری و غفلت را از دست گذاری و پیش از رحلت دنیا حاصل کنی زاده عقیقه غزل

اگر در طلعت اینک سراجت هم اکنون حکم کل من علیها بکنج تخت تا بخت خشی کنون از حق فراغت می فانی ترا چه میزاید چند گاه کشاده در فنا فگن ز تو به ز رخ دق نسق اے پیر انصار	حساب امروز کن فردا چه حاجت شانت از تو این تاج بود و حاجت بخوارے گر بود تخت ز حاجت بگور آئے بد آن احتیاجت که فاسد گشت از عصیان مزاجت که چون فردا شوے بیست سواجت اگر فضل خدا سازد علاجت
--	---

ای عزیز اهل جا به بازار بگاه و به مسجد بیکاه دشب در روز و گناه و دنیاے شایا ابدان و دین شتابه نه شرم در جوانی نه در پیری پشیمانی عمر کاستی و عذرے نخواستی مرگ تو در کمین و مقام تو زیر زمین باز گشت تیرب العالمین حاصل دنیا پارچه کرباس قطع زمین غم دنیا بردل و از آخرت غافل غزل

ولا در راه حق کن بس نظر با کش از خواب غفلت چشم باین مگرد خلق گورستان فکند بسا شایان مهر و نیند در خاک محاصی زهر قمرست و نمودند گذر گاه هست این دنیا می فانی چو در پیش ستر مرگ ای پیر انصار	که در راه تو می بینم خطر با بگوش بوش تو گویم خبر با ز یک تیر بلا جله سپر با کزیشان در جهان مانده اثر با بکام نفس تو همچون شکر با نیاید مرد و غافل در گذر با تماشاے جهان کن در سفر با
--	--

بدان که مراے دنیا از براے مرگ ست و آدمی از براے برگ ست چاهے ست تاریک در ایست تاریک وای کسی که چراغ ایمان را گشت و بار مظالم بر پشت غزل

کن که آه فقییری شبے بردن تارو حذر همی کن از آن نادرک سحر گاهے وقت نیم شبے گر بگوید او بعد هزار دشنه کشنده ست تیغ زهر آلود	تفان و ناله بربرش و ملایکه نازو اگر کوه زنده روزنه در و سازو هزار همچو تراز خانان بر اندازو برای گردن آنکس که گردن افزازو
--	--

ہزار جوشن فولاد گریہ پوشے تو متاثر بر سر مظلوم ساکت ای غلام در دن سینہ مجروح بنوا محرابش اگر بکل نہ کند سائل ستم دیدہ ز جور ہاے در شان منال عبد اللہ	ز آہ گرم تیمیان چو موم بگدازد کہ دست فقہہ ایام بر سر ت تازد بدانکہ روز جزا ہست با تو پردا زد جزا دہندہ ترا در جنبم اندازد اگر کسے بزند کردگار بخوار د
--	---

ای عزیز جہد کن تا مرد شوی صاحب تجربہ و در دشوی بہت درویشان بکرت نفس ایشان بخار تو زرد و محبت نیابند خواہی کہ درین زمانہ مردے گردی یا زکی روزان و شبان بگرد مردان میگردد مردی گردی چو گرد مردی گردی

غریب من دنیا را اگر دوست داری بدہ تا بماند و اگر دشمن داری بخور تا نماند و می باز نیاید و خدا اعتماد دارانہ شاید حال را غنیمت دان کہ دیر نپاید مترس از کسے کہ تیر سد ہر چہ کند نہ ترسد ای غریب زین راہ مرد باش و بادل پرورد باش کار خام کن در کوے ہوا دہوس مقام کن ربا سے

گر بر سر شہوت و ہوا خواہی رفت بنگ چہ کسے و از کجبا آمدہ الرحیل ای دوستان ما رخت خود برداشتم انچہ منزل خاک تیرہ بود ما از خیرگی مار بود دست انچہ اور مال خود میگفتہ ایم ای بسا انبار ہاے ز رونقرہ عیش خود	از من خبرت کہ بنوا خواہی رفت میدان کہ چہ میکنی کجا خواہی رفت بر شہابا داسلامت انچہ من بگذاشتم قصہ وایوان تامیان آسمان افراشتم خار بود دست انچہ اورا عمر خود نپداشتم بہر نوشا نوش عیش دیگران انپداشتم
---	---

تمت الرسالة

حضرت ابو حسن ہنکار می قادری رحمۃ اللہ علیہ نام یکا علی بن محمود بن جعفر ہر خلفائے عظم سے حضرت ابو الفتح طرطوسی کے بین شیخ وقت تھے صائم اللہ ہر روز قایل رہتے بعد تین روز کے ایک لقمہ کھانا کھاتے تھے صاحب خوارق و کرامات تھے بعد عشا کے تہجد کے وقت تک دو ختم قرآن کرتے وفات ایک ہی ماہ محرم میں ہوئی
--

المقتدی باللہ ع ۲۷ عباسیہ بعد وفات اپنے دادا اقاہم باللہ کے شہید میں خلیفہ موسے اکثر امور نامشروع کو موقوف کیا یہاں تک کہ ملاحان کو حکیم تھا کہ عورتوں اور مردوں کو ساتھ ایک کشتی پر سوار کرین گانا بجان کہو تر بازی ایک قلم موقوف کردی حامون میں

نہانے والوں کی بہت احتیاط کی شکستہ میں ملک شاہ سلجوقی کی بیٹی سے عقد کیا ملک شاہ نے بڑے تحمل سے اور بہت زیور و اسباب و دیگر انہی لڑکی کو زینت کیا تھا لاکھوں کروڑوں کا حساب تھا جس شب وہ داخل بغداد ہوئی ایسا تکلف تھا اور اتنی روشنی اس کے ساتھ تھی کہ بغداد میں رات کا دن ہو گیا کبھی سکے قبل ایسی روشنی بغداد میں نہیں دیکھی گئی خلیفہ نے بھی بڑے تکلف سے دعوت ہر ایمان و شتر ملک شاہ کی کی چالیس ہزار من صرف شکر اس دعوت میں صرف ہوئی اتفاق وقت سے زن و شوہر نا اتفاقی ہوئی اور وہ ناخوش ہو کر اپنے باپ کے پاس آئے ایمان چلی گئی شہر میں ملک شاہ بغداد میں آیا خلیفہ کو بنیام بھیجا کہ بغداد کو میرے لیے خانی کر دو اور جس شہر میں جی چاہے چلے جاؤ خلیفہ نے دوا کی مہلت طلب کی مگر ایک ساعت کی بھی منظور نہ ہوئی مینور آدرگاہ آتھی میں تضرع کی قدرت انہی سے ملک شاہ فوراً گیا انکی بیوی نے فرما ملک شاہ کا پوشیدہ رکھ کر اپنے چار سالہ بیٹے کیلئے خطاب کی درخواست کی خلیفہ نے غیبت جانکر خطاب صراحت لیا والدین دیا اس کے بڑے بھائی برگیاروف نے بھی خطاب چاہا اور رکن الدین کا خطاب پایا اسی شہر میں خلیفہ نے مرگ مفاہیات سے وفات کی

صدی ششم

حضرت امام محمد غزالی اویسی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۵۸ ۵۰۵ ۱۱۱۲

کفایت ایک ابو حامد اور لقب زین الدین ابو اہل آپ کا طوس ہوا اور مذہب شافعی آپ حضرت شیخ ابو علی کے مرید تھے مدرسہ نظامیہ بغداد کے کچھ دنوں درس رہے اسکے بعد کہ میں تشریف لائے بعد فراغ حج شام و بصرہ و بیت المقدس و اسکندریہ وغیرہ تشریف لینگے پھر وطن میں آئے اکثر کتابیں لکھی تصنیف میں مشلا احیاء العلوم کی کیا سے سعادت و تفسیر یا قوت بسکی چالیس جلدیں ہیں بالآخر گوشہ نشینی اختیار کی تقیہ عمر یاد خدا میں گذاری مناقب غوثیہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے شب معراج میں حضرت سے پوچھا کہ اپنے علم و امتی کا بنیابی اسرائیل فرمایا ہو کسی کو مجھ دکھا دو آپ نے روح جناب حضرت غزالی کی جانب کو اس وقت حاضر تھی اشارہ کیا حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے جواب دیا محمد بن محمد غزالی پھر پوچھا کہ میں نے صرف تمہارا نام پوچھا تھا ولایت کیوں بتائی حضرت غزالی نے فرمایا کہ وہ طور پر باری تعالیٰ نے تم سے پوچھا تھا کہ ہاتھ میں کیا ہو تم نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ عصا ہے اور پھر اکی تعریف کی کہ ایسا ہر وہ فضول آخر کیا تھا چونکہ یہ تقریر حضرت غزالی کی بمقابلہ موسیٰ خلاف ادب تھی حضرت نے عصا سے مبارک سے اشارت فرمایا کہ جب آپ پیدا ہوئے نشان عصا اکی پشت پر تھا اور ربض کا قول ہے کہ آپ لنگا کرتے تھے جو دعویٰ جادوی اولیٰ کو فوات ہے

حضرت ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ ۵۱۳ ۱۱۱۹

امام ابیجا مبارک بن علی بن حسین مخزومی ہر سلطان و لاویہ قدوہ عارفان طریقت واقع حقیقت ہے

جامع علوم ہنظاہرو باطن جنبل مذہب تھے اور پیر خرقہ حضرت غوث ربانی تھے حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ اگرچہ
حال میں میں نے خدا کے ساتھ عہد کیا تھا کہ ہم کھائینگے نہ پیئیں گے جب تک کھلاوین اور نہ پلاوین اور جب تک
لقمہ میرے منہ میں نہ دین کھائیں اور نہ پین جب چالیس روز اس حال سے گذرا ایک شخص میرے سامنے
آیا اور تھوڑا کھانا میرے سامنے رکھا اور چلا گیا نزدیک تھا کہ نفس غایت گرسنگی سے کھانے پر گرے
میں نے کہا کہ قسم خدا کی جو عہد میں نے کیا ہوا اس سے نہ پھر دوں گا اپنے باطن سے آواز سنی کہ الجوع الجوع
اس درمیان میں ابو سعید خردی رحمتہ اللہ علیہ مجھ پر گزرے اور اس آواز کو گوش باطن سے سنا اور کہا یا عبد اللہ
یہ کیا آواز ہے اپنے فرمایا کہ یہ اضطراب نفس کا ہے مگر روح میری برقرار مشاہدہ انوار حق میں ہوا بخون نے
فرمایا کہ میرے گھر چلو اپنے فرمایا کہ میں یہاں سے باہر نجاؤں گا ناگاہ ابو العباس خضر علیہ السلام تشریف لائے
اور کہا کہ اٹھو اور ابو سعید کے آگے جاؤ ہم اٹھے اور شیخ کے گھر پر آئے دیکھا کہ شیخ میرے انتظار میں دروازہ پر کھڑے
ہیں جب مجھے دیکھا کہا عبد اللہ القادر میں نے جو کچھ تم سے کہا تھا وہ کافی نہ تھا کہ خضر کا کننا ضرور ہوا پس مجھے اندر گھر کے
لیگئے اور جو کچھ موجود تھا لائے اور مجھے لقمہ لقمہ اپنے ہاتھ سے کھلایا کہ ہم یہ ہوسے بعد اس کے مجھے خرقہ عطا کیا
میں نے آپ کی صحبت لازم پکڑی مدرسہ باب الدرج جو حضرت غوث الاعظم سے منسوب ہوا آپ کا بنا کردہ ہے

حضرت امام احمد غزالی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ				۵۱۷	۱۱۲۳
---	--	--	--	-----	------

خلفائے کاملین اور مردان نامدار سے حضرت ابو بکر نساج کے ہیں اور حضرت تاج الاسلام امام محمد غزالی کے
بھائی ہیں ایک روز ایک شخص نے آپ سے حال حضرت امام محمد غزالی کا پوچھا آپ نے فرمایا وہ اس وقت
خون میں ڈوب رہے ہیں سائل سراسیمہ حضرت امام محمد غزالی کے حضور میں گیا دیکھا کہ آپ بنائیت بیٹھے ہوئے
ہیں حقیقت بیان کی اپنے فرمایا کہ سچ کہا ہو کہ میں اس وقت مسئلہ حیف و نفاس کے غور میں تھا ایک شخص
حضرت امام محمد غزالی کی خدمت میں آیا اپنے اس سے حال بھائی کا پوچھا جو کچھ وہ جانتا تھا بیان کیا
آپ نے پوچھا کچھ نوشتہ میرے بھائی کا تمہارے پاس ہوا اسے ایک جزو آپ کا لکھا ہوا انکے سامنے رکھا اپنے
بڑھا اور دیر تک تامل کر کے فرمایا سبحان اللہ جو کچھ ہم چاہتے تھے شیخ احمد نے پایا

سلطان مسعود بن ابراہیم شاہ				۲۸۱	۱۰۸۸	۵۰۸	۱۱۱۷
----------------------------	--	--	--	-----	------	-----	------

بعد وفات ابراہیم کے تخت نشین ہوا الپ شلگین حاجب کو طرہ ہندوستان کے بھیجا اور ستور برس نہایت
عدل سے سلطنت کی اور وفات پائی

۱۱۱۸	۵۹۲	۱۰۹۲	۲۸۵	المستظهر باللہ ع ۲۸۵ عباسیہ
<p>چھ برس کی عمر میں بعد فوت پدر خلیفہ ہوا سلطان سلجوقی نے پہلے بیت کی مہمات سلطنت اسکے ہاتھ رہے سن رشد کو پہونچکر لیاقت کافی حاصل کی کسی سامعی و نام کی بات نہ منقا خوشنویس تھا شراب کیزہ کستا تھا اسکے عہد میں سلاطین سلجوقیہ میں باخود تخت را بنیان ہوئیں ایک وقت کسی منجم نے کہا کہ اس سال ایک طوفان مثل طوفان نوح کے آئیکہ خلیفہ کو اضطراب ہوا ابن عباس نے ہم سے پوچھا تھے کہ کاکہ حضرت نوح کے وقت میں ساتون ستارے ایک جگہ تھے اور آسموت میں چھ مین دیا طوفان نہوگا مگر کسی جگہ سخت طوفان آئیکہ چنانچہ ایک جگہ حجاج کا قافلہ دولاکھ آدمیوں کا اتر اٹھا انکو پانی نہ گھیر لیا تھوڑے لوگ محفوظ رہے باقی ڈوب گئے جب خلیفہ کو یہ خبر ملی تو ابن عباس کو خلعت و انعام دیا تین سو تین ربيع الاول کو وفات پائی</p>				
۱۱۱۵	۵۰۹	۱۱۱۲	۵۰۸	سلطان کمال الدولہ شیراز ع ۵۰۸
<p>بعد سلطان مسعود کے تخت نشین ہوا ایک سال نگذر اٹھا کہ ارسلان شاہ نے فوج کشی کر کے قتل کر ڈالا</p>				
۱۱۱۸	۵۱۲	۱۱۱۵	۵۰۹	ارسلان شاہ ع ۵۰۹
<p>بعد قتل کمال الدولہ تخت نشین ہوئے چھوٹے بھائیوں پر بہت کچھ ظلم کیا ایک بھائی سلطان سنجر کے پاس پہونچا ساری کیفیت بیان کی سلطان سنجر نے فوج لیکر غزنی پر چڑھائی کی ارسلان نے اپنی ماں سے کہ سلطان سنجر کی بہن تھی سفارش چاہی مگر اسنے اپنے اور بچوں کے قتل ہونے کے باعث کچھ خیال نہ کیا بلکہ اسکے قتل کرنے کو سلطان سنجر سے کہا ارسلان کو تاب مقادرت نہ تھی کچھ لوگوں کو ساتھ لیکر جانب ہندوستان چلا آیا سنجر نے شہر کو خوب لوٹا اور تخت پر بہرام شاہ کو بٹھایا</p>				
۱۱۵۲	۵۲۷	۱۱۱۸	۵۱۲	بہرام شاہ ع ۵۱۲
<p>بعد ارسلان شاہ تخت نشین ہوا دوسرے سال جلوس کے ہندوستان آکر بابا سلیم شاہ کے قتل حراست ہندوستان کی کر کے غزنی کو واپس گیا بابا سلیم نے بعد فتح اجمیر و گوردو وغیرہ لشکر جہاد حسین غزنی و خراسانی و خلجی سپاہی تھے جمع کیا بغاوت پر کربا بڑھی خود سر ہو بیٹھا جب بہرام شاہ کو یہ خبر ہوئی خود فوج لیکر اسکے سر کشیا و آیا یہ نامک حرام اسکے مقابلہ کو آیا لیکن شکست کھا کر بھاگا اور اثنائے راہ میں مع اہل عیال نصف زمین ہوا بہرام شاہ نے حکومت ہندوستان کی سالار حسین علوی کے سپرد کی اور آپ غزنی واپس گیا غزنی پہونچ کر غوریوں سے مقابلہ ہوا اس جنگ میں ہزیمت پا کر پھر ہندوستان واپس آیا اور سلطنت غزنی چھوٹنے کے غم میں رہا یہاں تک کہ قضا کی یہی وقت سے سلطنت غزنی غوریوں کے ہاتھ آئی حضرت</p>				

شیخ نظامی اسکے عہد میں تھے مخزن اسرار اپنے عہد سلطنت بہرام شاہ میں تصنیف فرمائی کلیلہ و منہاسی سلطان کے عہد میں زبان عربی سے فارسی میں ترجمہ ہوئی شہر غزنی بھی بالکل غارت ہو گیا تھا علاؤ الدین نے بعد فتح حکم عام دیا تھا ایک ہفتہ تک تمام شہر میں قتل عام رہا عمارات شاہی گھنٹیں سلاطین ماسبق کی قبریں سواے سلطان محمود و مسعود کے کھود کر بڈیان اُنکی جلادی گئیں

حکیم سنائی اولیسی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۳۰ ۵۲۵

کنیت اُبی ابوالجہز خدیقہ حقیقت اُبی تصنیف ہر آپ بڑے عالم تھے شاعری کا شوق بہت تھا نقل ہر اک ایک مرتبہ آپ قصیدہ سلطان ابراہیم غزنوی کی شان میں فرما کر غزنی تشریف لے جاتے تھے راہ میں ایک مجذوب کو دیکھا یہ مجذوب صاحب شراب خوار مشہور تھے ہر وقت شراب پیتے رہتے اتفاقاً اسوقت ساقی کی جانب مخاطب ہو کر یہ فرمایا کہ ایک پیالہ اندھے محمود غزنوی کے نام کا بڑے ساقی نے عرض کی وہ بادشاہ اسلام دشمن کفار ہر اندھائیوں فرماتے ہیں مجذوب صاحب نے فرمایا کہ اس ایک ملک پر پورا قابو نہیں پایا دوسرے کی فکر میں ہو اندھانہیں ہو تو کیا ہر پھر ساقی کو حکم ہوا کہ ایک در پیالہ اندھے حکیم سنائی کے نام کا بھر ساقی نے عرض کی وہ مرد عالم و شاعر ہر اسے اندھائیوں بنایا فرمایا جس کام کے لیے پیدا کیا گیا وہ نہیں کرتا ہر اور اپنی اوقات مدح و ثنائیں ضائع کرتا ہر حضرت حکیم سنائی کو ان باتوں کا بہت اثر ہوا فوراً توبہ کی اور مشاغل میں مصروف ہوئے

المسترشد باللہ ۲۹۷ عباسیہ

۱۱۳۰ ۵۲۵ ۱۱۱۸ ۵۱۲

۸۵۰ھ میں ولادت ہوئی بعد وفات باپ کے خلافت بائی صاحب رعب و حشمت تھا امور خلافت کو پورے طور سے درست کیا تھا اسکے وقت میں ارکان شریعت نے رونق ملی پائی تھی لہٰذا ایموں میں خود حاضر رہتا ایک وقت ساتھ سلطان مسعود کے لڑائی ہوئی خلیفہ مغلوب ہو کر گرفتار و قید ہو گیا جب خبر قید کی خلیفہ کے بغداد میں پہنچی اہل بغداد نے آواز لگایا اور سر پر خاک ڈالی اور عورتیں ننگے پیر نہ کرتی ہوئی باہر نکل آئیں لوگ نماز و خطبے سے رک رہے بقول ابن جوزی بغداد میں چند بار زلزلہ آیا اور دوسرے آفات سماوی نمایان ہوئیں سلطان بنجر مسعود کے چچا نے مسعود کو لکھا کہ یہ امتیں خلیفہ کے قید کے سبب سے ہیں میرے خط کے ذریعہ سے خدمت میں خلیفہ کے حاضر ہو کر عفو تقصیر کراؤ اور خلیفہ کو سر ریافت پر بٹھاؤ چنانچہ مسعود نے ویسا ہی کیا مگر وقت اعادہ مجلس کے شانزدہم ذیقعدہ کو مسعود مارا گیا۔

۱۱۳۲	۵۲۷	۱۰۳۸	۳۳۲	حضرت خواجہ مودود حشتی رحمۃ اللہ علیہ
------	-----	------	-----	--------------------------------------

آپ کا لقب قطب الدین و قطب لاقطب تھا ولی مادر زاد تھے ہوا میں آپ اڑتے تھے خرقة فقر آپ کو آپ کے والد بزرگوار سے ملا تھا سات برس کی عمر میں آپ نے قرآن حفظ کیا اور جب سولہواں سال آپ کو شروع ہو کر تحصیل علم کمال کو پہنچے شہاج العارفین آپ کی تصنیف سے آپ کے ہزار خلیفہ تھے مریدان کی کوئی حد نہیں جب کبھی کسی مرید کو کوئی مشکل پیش آتی آپ مدد کرتے اولاد آپ کی بہت تھی حشت آپ کی اولاد سے پورا ہوا اس نقل ہے کہ جب شوق زیارت کعبہ آپ کو زیادہ ہوا تو ہوا میں اڑ کر ہوئے اور پھر واپس چلے آئے نقل ہے کہ جب آپ پنج مین ہوئے علماء سے ملنے آپ سے مخالفت کی مسئلہ سماع مین گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا کہ یہ سنت حضرت ابراہیم ادہم کی ہے کہ میرے پیر کبیر تھے علماء دن نے کہا کہ وہ ہوا پر اڑتے تھے آپ نے بھی وہی کیا اسی وقت دو ہزار آدمی مرید ہوئے مگر علماء نے پھر اعتراض کیا کہا کہ جوگی بھی ہوا میں اڑتے ہیں اگر تمہارے قول کی تصدیق پھر کرے تو ہم کو کچھ بحث نہیں آپ نے چھر کی جانب اشارہ کیا اسکو حرکت ہوئی اور اپنی جگہ سے ڈھلکنا ہوا خواجہ کے پاس آیا اور آواز دی اے مودود تمہاری ولایت میں کچھ شک نہیں ہے آپ کا قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے موافق ہے تمام علماء نے عفو و تقسیہ جاری اور آپ کے مرید ہوئے

۱۱۳۲	۵۲۷	۱۰۳۰	۲۲۵	الراشد باللہ عنہ عباسیہ
------	-----	------	-----	-------------------------

شہید مین ولادت ہوئی راہ مخرج براز کی نہ تھی حکماء نے تدبیر سے مفتوح کیا بعد قتل اپنے باپ کے سریر خلافت پر بیٹھا بعد چندے مسعود نے تخت فرخواری و فسق و فجور کی لگا کر علماء سے فتویٰ خلع کا لیکر اس کو خلافت سے اٹھا کر خلیفہ مستطہر سید چچا کو لقب مقتضی کا دیا کہ خلیفہ کیا راستہ بنے خلع خلافت کے ہمدان میں جا کر بہت کشت و خون و تاراج کیا و علماء کو دار پر کھینچا آخر مردان عجمی نے اسے بحالت مرض چھری سے ذبح کر ڈالا

۱۱۳۵	۵۳۰	۱۰۵۸	۲۵۰	سلج العارفین حضرت ابوالوفا اویسی رحمۃ اللہ علیہ
------	-----	------	-----	---

کام اچکا کا کیش ہو مشایخین کیا رسے تھے مرید شیخ سبنکی کے ہیں آپ کے مریدان کاملین بہت ہیں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اوائل جوانی میں ایک روز آپ کی مجلس میں تشریف لائے شیخ ابوالوفا نے قطع کلام کر کے حاضرین سے کہا کہ اس جوان کو مجلس سے باہر کرو و یسا ہی کیا آپ پھر تشریف

گئے پھر ویسا ہی کیا تین بار ایسا ہی ہوا جب آپ چوتھی بار گئے تو شیخ ابو الوفا ممبر سے اترے اور آپ کو گلے سے لگایا اور حاضرین سے کہا کہ سب لوگ اٹھو اور تعلیم کرو کہ یہ جوان غوث الاعظم ہو اور سننے جو حکم اخراج دیا تھا نہ واسطے امانت اُسکے بلکہ اسلئے کہ تم لوگ اُنکو پہچانو اور قسم ہو غرت معبود کی کہ ہم اُنکو دیکھتے ہیں کہ ممبر پر بیٹھ کر وہ کہتے ہیں قدسے علی رقبۃ جمیع اولیاء اللہ تعالیٰ بعد اُسکے جناب وغیرہ ماب کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ جس وقت میں تم محبوب حق ہو مجھے یاد کرنا و سجادہ و تسبیح و پیرین و کاسہ و عصا اپنا حضرت غوث کو دیا اور فرمایا کہ یہ یادگار ابو الوفا اپنے پاس رکھو کہتے ہیں کہ جب اُس تسبیح کو آپ زمین پر رکھتے تو اسنے اُسکے باہم سے جدا ہو جاتے اور اُس کاسہ چوٹی کو جب کوئی اٹھانا چاہتا تو از خود اڑ کر اُسکے ہاتھ میں آتا تھا قبر آپ کی موضع فلیما مضافات بغداد میں ہے عمر آپ کی انتی برس تھی

حضرت احمد جام زندہ فیل اویسی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۱

۵۳۶

۱۰۴۹

۲۴۱

کنیت آپ کی ابو نصر اور آپ کے والد کا نام ابو الحسن اور اصل آپ کا موضع ناحق تو اربع جام سے ہے ہر مقدمہ سے اہل طریقت و یگانہ زمانہ و قطب العہد تھے فرزند ان سے جریر بن عبد اللہ خلجی کے ہیں کہ اُنکو امیر المؤمنین حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ یوسف امت فرماتے تھے اور شیخ احمد اول بن امی تھے بائیس برس کی عمر میں آپکو توفیق ہوئی آپ پہاڑ پر گئے اور تیرہ برس ریاضت و مجاہدہ میں کاٹا چالیس برس کی عمر میں باہم آنی غنی میں آئے اور ابواب علم لدنی آپ پر کھلے اور تین سو جلد سے زیادہ کتابیں علم توحید و معرفت و اسرار و حکمت میں تصنیف کیں سب تصانیف مدلل بآیات و احادیث تھیں کوئی عالم اعراض نہیں کر سکتا تصوف میں اشعار آپکے عالی ہوتے تھے اور بیالیس فرزند آپ کے تھے انتالیس بیٹے اور تین بیٹیاں وقت وفات آپ کے چودہ بیٹے اور تین بیٹیاں موجود تھیں سب عالم و کامل و صاحب تصانیف و ارامات تھے ساتھ برس کی عمر میں آپ فرماتے تھے کہ اس وقت تک ایک لاکھ اسی ہزار شخص نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے شیخ ظہیر الدین بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کا ہاتھ پر آخر عمر تک جملہ چھ لاکھ آدمیوں نے توبہ کی حضرت ابو سعید ابو انجر کے پاس ایک خرقہ تھا جو حضرت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ان تک پہنچا تھا انھیں طاعت کرتے تھے آخر اُنکو حکم ہوا کہ وہ خرقہ متبرکہ احمد جام کو پہنچاؤ اسلئے شیخ ابو سعید نے اپنے صاحبزادہ شیخ ابو طاہر کو وصیت کی کہ میری وفات کے صد سال بعد ایک جوان نوخط بلند قدر ازرق چشم احمد جام نام تمھاری خانقاہ میں آئے گا یہ خرقہ اُسکو دنیا کے اُسکی امانت ہے چنانچہ صد سال بعد ابو طاہر نے خواب دیکھا کہ اُنکے والد ابو سعید ساتھ ایک جماعت یاران کے یہ تعبیل چلے جاتے ہیں پوچھا سب اس جلد ہی کا

کیا ہو فرمایا ایک قطب آئے ہیں اُنکے استقبال کو جاتے ہیں دوسرے روز شیخ ابو طاہر اپنے صحابہ کے ساتھ خانقاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک جوان اُس صورت کے جیسا اُنکے باپ نے کہا تھا دوسرے پہونچے شیخ نے فی الحال پہچانا اور باغرا زونکریم لے آئے مگر مقتضائے بشریت حوالہ کرنے میں خرقة کے قائل کیا شیخ احمد نے کہا یا شیخ امانت میں خیانت جائز نہیں ابو طاہر سننے سے اس بات کے ایک جوش میں آئے اُٹھے اور خرقة لاکر آپ کو پہنایا کہتے ہیں کہ اُس خرقة کو بائیس اولیاء نے پہنا ہوا آخر شیخ احمد جام کو حوالہ ہوا چنانچہ برس آپ کی عمر ہوئی مزار آپ کا جام میں ہو

۱۱۳۸
۵۳۴

حضرت عین القضاۃ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

اہم مبارک آپکا عبداللہ کنیت ابو الفضائل اور لقب ایک عین القضاۃ ہمدانی جو آپ حضرت امام احمد غزالی کے خلیفہ تھے آپ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کیا کرتے تھے تصانیف آپ کی بہت ہیں

۱۱۶۵
۵۶۱

حضرت محبوب سبحانی قطب بانی طحطاوی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

اصل آپکا جیل علاقہ طبرستان اُسی کو جیلان و گیلان بھی کہتے ہیں ولادت آپکی دہین ہوئی کیا مجال کہ آپکی صبح میں زبان کھولون نہر بارہ دفتر آپ کے مناقب سے بھرا گیا تاہم جزو ثنائے ذات بابرکات تمام نہوا ضرورتاً کچھ حالات آپ کے تبرکات و تہنات درج کیے جاتے ہیں ایام رضاعت میں کبھی آپ نے دن کو ماہ صیام میں دودھ نہ پیار و ز ولادت ابر کے سبب سے رویت میں اختلاف تھا مگر اپنے دودھ نہ پیا تحقیق ہوا تو روز رمضان تھا آپ ہفت سالہ تھے گائے لیکر جنگل کو تشریف لے گئے جب وہاں پہونچے گاے نے آپکی جانب رخ کیا اور عرض کیا لا لہذا ملقت و لا لہذا امرت یعنی آپ اسلئے نہیں پیدا کیے گئے ہیں اور نہ آپکو یہ حکم ہو حضرت کو اس کلام کے سننے سے ایک حالت طاری ہوئی اور محض بے اختیار ہی میں جنگل سے مراجعت فرما کر مکان پر تشریف لائے اور کوٹھے پر جا کر بیٹھے یہ روز عرفہ تھا آپنے دیکھا کہ سامنے میدان عرفات ہو سب لوگ جمع ہیں اس واقعہ سے اور حالت متغیر ہوئی آپ حضور میں اپنی والدہ ماجدہ کے حاضر ہونے عرض کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ خدا کے کام میں مشغول ہوں بعد ازاں علم حاصل کروں صالحوں کی زیارت کروں آپ کی والدہ نے اس اجازت کا باعث پوچھا آپ نے ساری حقیقت عرض کی والدہ ماجدہ کو آپکی گریہ ہوا چالیس دینار میراث پدر سے آپ کے آپکا حصہ تھا ایک کپڑے میں سی کر آپ کے حوالہ فرمایا اجازت دی اور باہر کر رخصت کیا وقت رخصت یہ فرمایا کہ میں نے تمکو خدا کو سونپا اب تازیت نہ کیوں گی آپ ایک قافلہ کے

ساتھ ہو کر بغداد شریف پہنچا راہ میں راہزنوں نے قافلہ لوٹا آپ سے بھی پوچھا کہ کچھ ہوا آپ نے فرمایا ہاں چالیس دینار میرے پاس ہیں راہزنوں نے پچپن کی بات سمجھ کر اپنی راہ لی جب اپنے مقام پر پہنچے انکے سردار نے سب سے پوچھا کہ اہل قافلہ میں سے کسی کے پاس کچھ رہا تو نہیں ہو سب نے آپ کی حالت بیان کی سردار نے حکم دیا کہ اُس لڑکے کو لے آؤ جب آپ تشریف لائے سردار نے پوچھا کچھ تمہارے پاس ہو اپنے وہی جواب دیا اُس نے کہا لاؤ آپ نے وہ دینار حوالہ فرمائے سردار کو آپ کے صدق سے ایک شریعہ پیدا ہوا اور مع اپنے ہمراہیوں کے تو یہی لوٹ کا سارا مال قافلہ والوں کو واپس دیا آپ ششہ میں بغداد شریف پہنچے پہلے آپ نے قرآن پڑھا پھر فقہ و حدیث و ادب وغیرہ کی تعلیم سے تھوڑے زمانہ میں فرصت کی تسہ سے اپنے وعظ فرمانا شروع کیا آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص آئے جنگو میں نہیں پہچانتا تھا دور فرمایا کہ میرے ساتھ رہو گے میں نے کہا ہاں پھر فرمایا کہ کچھ خلافت تو نہیں کر دے گی میں نے کہا نہیں پھر فرمایا تم یہاں بیٹھو جب تک میں آؤں میں ایک برس وہاں تھر پڑ بیٹھا رہا کہ وہ آئے اور ایک ساعت ٹھہرے اور پھر وہی کہا اور چلے گئے پھر سال بھر کے بعد آئے اور روٹی اور گوشت ساتھ لائے اور کہا کہ میں خضر مون حکم ہو کہ ہم اور تم ساتھ کھائیں کھا کر مجھے اپنے ساتھ بغداد میں لائے اپنے خرقہ حضرت ابوسعید خدری سے پایا اور اپنی صحبت میں رہے لقب محی الدین کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ ایک وزمین چلا جاتا تھا کہ ایک بیمار کو دیکھا کہ نہایت حال زار میں پڑا ہوا اُس نے مجھے پکارا میں نزدیک آئے لگے گیا اُس نے کہا کہ مجھے اٹھا کر بٹھاؤ میں نے اٹھا کر بٹھایا بیٹھتے ہی فرحت میں آیا اور تازہ و توانا ہونا شروع ہوا اور کہا کہ میں دین ہوں تمہارے سبب سے میں زندہ ہوا ورنہ مر جاتا آج سے تم محی الدین ہوے پھر وہاں سے میں مسجد میں آیا ایک شخص نے میرے سامنے میری تعلیم رکھیں اور کہا یا محی الدین پھر سب خلقت نے محی الدین کہا شروع کیا اور میرے ہاتھ پاؤں چومنے لگے حالت وعظ میں آپ اکثر فرماتے کہ اے ساکمان آسمان وزمین آؤ اور میرا وعظ سنو کہ میں وارث امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور چار سو آدمی آپ کو وعظ کو لکھتے جاتے تھے اور تاثیر کلام سے لوگوں کو وجد و ذوق ہوتا تھا اور اکثر لوگ جان بحق ہو جاتے تھے جنازے وہاں سے اٹھتے تھے اور اکثر چند روز بیہوش رہتے تھے کپڑے عالمانہ پہنتے تھے اور قمیٹی حتیٰ کہ ایک شریفی گز کا آپ کا کپڑا اکثر ہوتا تھا اور آپ فرماتے کہ ہم نہیں پہنتے ہیں جب تک کہ نہیں پہناتے اور نہیں کھاتے ہیں جب تک کہ نہیں کھاتے ہیں اور نہیں کہتے ہیں جب تک کہ نہیں کہلاتے ہیں اور ہر خلق کا قبول فرماتے مگر بادشاہ کا نہیں آپ ایسے خلیق تھے کہ ہر شخص کو حاضرین سے بھی گمان ہوتا کہ مجھ سے زیادہ حضور میں کوئی عزیز نہیں ہو ایک دن ایک جوڑا بکے گھر میں آیا اور اندھا ہو گیا اسی وقت حضرت خضر تشریف لائے کہ آج ایک لہ بال نے وفات فرمائی ہو کسکو

اچکی جگہ مقرر کریں آپ نے فرمایا کہ ایک شخص میرے گھر میں آیا ہوا اور فلان جبرہ میں ہر اُسی کو لیجا کر مقرر کر دو
حضرت خضر اُسی چور کو سامنے لائے اثر نظر بابرکت سے بینا ہو گیا اور بجائے ابدال مقرر ہوا آپ جمعہ کے
روز صبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ تکلی حق نے آپ پر جلوہ کیا اور مست باد و محبت ہوئے اور فرمایا قندہ بڑے علی
رقبہ کل ولی المدینہ علی ہیبتی نے اٹھ کر سب کے پہلے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا پھر اور اولیائے حاضرین
نے دسب اولیائے گذشتہ و موجودین عالم و عالم ارواح نے بھی ایسا ہی کیا اکثر شاخین سابقین نے اپنی خیرینے
پیروں کو دی تھی انرا زنجیلہ شیخ ابو بکر نے لکھ کر کیے انشا جع عراق تھے اور بڑے صاحب کرامت و صاحب مقام
عالی تھے اور خواب میں بن واسطہ مرید حضرت ابو بکر کے ہوئے تھے اور آپ ہی سے فرقہ پایا تھا اور فرمایا کہ
میں نے خدا سے عہد کیا ہوں کہ جو کوئی میرے روضہ میں آوے اُس پر آتش و نرغ اثر نہ کرے چنانچہ اب تک گوشت
یا بھجلی آپ کے روضہ میں جو پکائی جاتی ہو تو نہیں کھتی ہوں خبر کی دی تھی کہ قرن خامس میں اچکا ظہور ہو گا
حضرت غوث نے فرمایا ہوں کہ میں نے پچیس برس جنگلوں میں ریاضت کی اور تھار ہا ہون اور چالیس برس
عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہو اور پندرہ برس بعد عشا کے ایک پیر پر پکڑے ہو کہ ختم قرآن کیا
ایک شب میرے نفس نے آرزو خواب کی کہ میں نے کتنا اُسکا ناما چالیس روز پرین روزہ و رحون کے
پتے سے افطار کرتا تھا اور فرمایا کہ ایک اتنا بڑا کاغذ کہ جسکی درازی پر فکر نہیں کام کر سکتی مجھے دکھایا گیا اُس پر
میرے سب مرید و متوسلان کا جو قیامت تک ہونے کا نام لکھے تھے اور حکم ہوا کہ یہ سب منفورین ایک روز
جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے دس دس ہزار آدمی جمع ہوئے تھے ایک شخص کو جو قیسری یا چوہی صفت میں
بیٹھا تھا اور پیچھے اُسکے بہت سی صفین تھیں سخت حاجت با سخانہ کی ہوئی وہ متحیر ہوا کہ کیونکر لاتے آدمیوں کو
طرک کے جاسکتے ہیں اُس نے دیکھا کہ اچکا جسم مبارک ایک سے دو ہوا اور ایک ایک زیادہ ہوتا گیا یہاں تک
کہ اُسکے قریب پہونچا اور اپنے اپنی آستین اُسکے سر پر رکھ دی اب وہ جو دیکھتا ہو تو ایک میدان ہو اور
آستین ایک جھاڑی ہو اور چہیتہ ہو وہاں اُس نے بیٹھ کر قضا سے حاجت و طہارت کی وضو کیا پھر جو
سراٹھا یا تو اُسی مسجد بغداد میں جہاں بیٹھا تھا بیٹھا ہو اور حضور خطبہ پڑھ رہے ہیں اُس نے قضا سے
حاجت کے وقت اپنی تسبیح اُسی جھاڑی میں ٹکادی تھی بعد چند روز کے اتفاقاً وہ بصرہ گیا وہاں اُسے
اُس میدان و جھاڑی کو پہچانا تو دیک گیا تو تسبیح اُسی جھاڑی میں اُسی طرح لٹکتی تھی و لا ت آپ کی غزہ
رمضان مبارک ہو و وفات شب ہشتم یا نہم ربیع الثانی بعد نماز عشا کے ہو عمر شریف نوے برس
سات مہینہ نوروز ہو فرار اقدس بغداد شریف میں ہو خوارق و کرامات جتنے آپ سے سرزد ہوئے
کسی ولی سے اس قدر نہیں سرزد ہوئے ہجۃ الاسرار اور تحفہ قادریہ و انیس انقادریہ و مناقب غوثیہ وغیرہ میں

تفصیل مندرج ہیں اس جگہ تمینا تھوڑے سے لکھے گئے

۱۱۵۷	۵۵۲	۱۱۳۲	۵۲۷	المستغنی لامر اللہ علیہ عبا سیہ یا متقی لامر اللہ
------	-----	------	-----	---

۲۸۹ھ میں ولادت ہوئی اور چالیس برس کی عمر میں بعد خلع برادرزادہ کے خلیفہ ہوا اس سے سلطان مسعود کو کل اسباب اور چاندی سونے کی چیزیں جو کچھ متعلق دار الخلافہ تھیں سب خلیفہ سے لین سولہ چار گھوڑے اور آٹھ اونٹ کے کوئی چیز با اختیار خلیفہ بچھوڑی اور ۳۳۵ھ میں سب تعاقبات خلافت کو لیا لیا خلیفہ کے ہاتھ میں کوئی شہر خلافت کی ترہی پھر لاکھ دینار طلب کیا خلیفہ نے کہا کہ اب تو میرے ہاتھ میں کچھ نہیں رہا اب کیا چاہتا ہوں اور کیونکر اس قدر مال مجھے طلب کرتا ہوں اور سب مظالم سلاطین جو خلفا پر ہوئے تھے زبان پر لایا جب سلطان مسعود نے یہ سب کیفیت سنی تو کل اسباب دار الخلافہ و بلاد مسلوبہ بچھوڑا ۳۳۵ھ میں امر سلطان مسعود پر سلطان جوے اور سلطان سنجوڑ کے چچا کی سلطنت پر بھی فوراً یا عزت خلافت بڑھ گئی اور خلیفہ نے امور خلافت پر قدرت پائی ۳۳۵ھ میں دمشق کو فرج نے محاصرہ کر لیا نور الدین حلب سے اور غازی موصول سے آئے اور دمشق اور دوسرے بلاد اسلامیہ کو فرج سے بھڑایا جب فرج قابض ہو گئے تھے ۳۳۵ھ میں آسمان سے خون برسا کر زمین اور کپڑے لوگوں کے سرخ ہو گئے ۳۳۵ھ میں سلطان مسعود و عباسی خلیفہ سے مرگیا ۳۳۸ھ میں ایک قوم ترکی نے بنام عزیز سلطان بنو خرزج کیا اور خلیفہ کو بذلت و خواری گرفتار و قید کیا اور خوراک کی مثل خوراک ایک سائیس کے دیتے تھے شب شبہ دوم ماہ ربیع الاول ۳۵۲ھ یا ۳۵۵ھ ہجری میں خلیفہ نے وفات پائی

۱۱۶۷	۵۶۳	۱۱۵۷	۵۵۲	المستغنی بالہ علیہ عبا سیہ
------	-----	------	-----	----------------------------

۳۸۹ھ میں پیدا ہوا متقی نے اپنی حیات میں ولیدہ کیا تھا جب متقی کو وقت سگرات آیا ابو علی شریانی کی مان نے امر کو رشوت دیکر کہا کہ بعد خلیفہ کے میرے بیٹے کو خلیفہ کو ادرا نے جواب دیا کہ جولوگ مستغنی رحمت کر چکے ہیں کیونکہ نقص عہد کریں تب اُسے کہا کہ جب مستغنی باپ کو دیکھئے آنگاہ اسکا کام ہم تمام کر دیں گے اور لونڈیوں کو چھریان دیکر کمینہ گاہ میں بٹھا دیا ایک خواجہ سرانے یہ خبر مستغنی کو دی وہ اپنے احتیاط سے آیا اور باپ کو دیکھا جب بعد وفات باپ کے خلیفہ ہوا تو ابو علی اور اُسکی مان کو قید کیا اور ان لونڈیوں کو وجہ میں ڈبوا یا یہ خلیفہ کمال دانش و فرہنگ سے موصوف تھا اور عدالت و رعیت پروری میں معروف ہرگز کسی سامی و غلام کی بات پر کان نہ دیتا ۳۸۹ھ یا ۳۸۵ھ میں وفات پائی

۱۱۶۰	۵۵۵	۱۱۵۲	۵۳۷	خسروشاہ بن بہرام شاہ ۱۵۷
------	-----	------	-----	--------------------------

بعد بہرام شاہ کے لاہور میں تخت نشین ہوا فوج جراحج کی غزنی جا کر ملک موروثی مخالفین سے لے لیا پھر لاہور میں واپس آکر اقامت اختیار کی

۱۱۸۶	۵۸۲	۱۱۶۰	۵۵۵	خسرو بن خسروشاہ ۱۷۷
------	-----	------	-----	---------------------

بعد وفات خسروشاہ تخت غزنی پر بیٹھا پھر ہندوستان میں آکر اکثر قلعہ فتح کیا اسی زمانہ میں غیاث الدین غوری نے اپنے بھائی شہاب الدین غوری کو واسطے تسخیر ہندوستان کے بھیجا تھا اُسے آکر قلعہ لاہور کا محاصرہ کیا اطراف میں آگ لگا دی سارا شہر غارت کیا خسروشاہ کا ایک شیر خوار بچہ لیکر غزنی واپس گیا سترہ سال میں پھر حکم غیاث الدین لاہور آیا یہاں پہونچ کر خسروشاہ کو پیغام بھیجا کہ ہم اٹنے کو نہیں آئے ہیں تمہارے بچہ کو کرا ب جوان ہوا ہے تحقیق دینے کو لائے ہیں خسروشاہ نے اس جملہ کو نہ سمجھا جنگ کا سامان یا قلعہ کی حفاظت کچھ نہ کی شہاب الدین نے فوراً قلعہ لاہور فتح کر لیا خسروشاہ اور اُس کے لڑکے کو قتل کر ڈالا نام غزنویوں کا مٹا دیا سلطنت غزنویوں سے غوریوں میں آئی

۱۱۶۷	۵۶۳	۵۶۳		حضرت خواجہ ضیا الدین ابو نجیب سہروردی رحمہ اللہ
------	-----	-----	--	---

آپ حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں طریقہ فردوسیہ کے بڑے اڑیشویا ہیں علم طہر و باطن میں بالکل تھے اکثر کتابیں آپ کی تصنیف ہیں نسب نامہ آپ کا بارہویں پشت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لقا ہے حضرت شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کے آپ حقیقی چچا تھے نقل ہے کہ ایک روز آپ بازار پر چلے جلتے تھے ایک قصاب کی دوکان پر گزر رہا دیکھا کہ ایک بکری ذبح کی ہوئی لٹکی ہوئی آپ اس کی جانب مخاطب ہوئے پھر قصاب سے فرمایا یہ بکری کب رہی ہے کہ مجھ کو نام خدا پر فوج نہیں کیا میں مردہ ہوں یہ سنکر قصاب کو غش آگیا زمین پر گر پڑا جب ہوش آیا اقبال جرم کیا اپنی خطا پر نادام ہوا اور توبہ کی روایت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے اکثر لطافت ہوا کرتی تھی زمانہ میں سلاطین مذکورہ بالا کی سلطنت تھی

۱۱۷۰	۵۶۶			حضرت خواجہ وجیہ الدین ابو حفص سہروردی قدس سرہ
------	-----	--	--	---

نام آپ کا عمر و کنیت آپ کی ابو حفص لقب آپ کا وجہ الدین ہے آپ صاحب زادہ شیخ محمد عبد اللہ مروت بمبویہ کے ہیں آپ اپنے

خرقہ خلافت اپنے والد ماجد اور حضرت اخی فرج زنجانی سے بالمشارکت پایا لگانے روزگار سر و قدر اولیا تھے عمر راز پائی تھی حضرت شہاب الدین سرور دہ آپ کے برادر زادہ تھے اور کل تعلیم آپ سے پائی آپ غلامے مشایخ زمان و مقتدا و معتمد عصر تھے ریاضت و مجاہدہ آپکا درجہ کمال کو پہنچا تھا آپ پیران سلسلہ فردوسیہ سے ہیں

حضرت احمد کبیر فاعی قادری علیہ الرحمۃ

۱۱۷۶ ۵۷۲

آپ اولاد حضرت علی بن موسی کاظم سے ہیں اور طریقہ فقر میں پانچواں واسطہ حضرت شبلیؒ سے آپکو پچانو عمر میں آپکو حضرت غوث پاک سے فیض حاصل ہوا یہ حضرت غوث پاک کو آپکی والدہ سے بہت محبت تھی آپ بہن فرمایا کرتے اور حضرت احمد کبیر کو بھانجا کہتے تھے مناقب غوثیہ میں مندرج ہے کہ ایک شخص سے حضرت محبوب پاک نے فرمایا کہ احمد کبیر کے پاس جا کر پوچھو عشق کیا ہے جب یہ شخص آپکے پاس حاضر ہوا سوال کیا آپنے آہ پر سوز گھینچی اور فرمایا عشق نار حریق ماسوی اللہ یعنی عشق الہی کہ ماسوے اللہ کے سبکو جلا دیتی ہے آپکا یہ زمانہ تھا کہ وہ درخت جسکے نیچے بیٹھے تھے چلنے لگا اور آپ بھی جگہ جگہ ہو گئے اُسکے بعد آپکی خاک پانی ہوئی پھر شل برف کے ایک جگہ گئی جب یہ سب کیفیت خادم نے دیکھی بہت ڈرا اور حضور میں حضرت محبوب پاک کے حاضر اگر ساری کیفیت عرض کی آپنے فرمایا کہ پھر اسی جگہ جاو ہاں خوشبو جلا تمام جگہ معطر کر سید پھر زندہ ہوئے یہ خادم آیا گلاب وغیرہ سے معطر کیا خوشبو جلائی وہ منجھ پانی جسم انسان ہو گیا اور آپ پھر زندہ ہوئے

حضرت عبدالخالق غجدانی نقشبندی علیہ الرحمۃ

۱۱۷۹ ۵۷۵

غلامے خلیفہ سے خواجہ یوسف ہمدانی کے ہیں سرور فقر حلقہ نقشبندیان تھے مولد آپکا شہر غجدان مجید کوس بخارے ہے نسبت پدری آپکی ساتھ امام مالک کے بہنوئی ہے والدہ ماجدہ آپکی اولاد سے ملوک روم کے عقین آپکی والدہ ماجدہ امام عبدالحلیم کوساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے محبت اور اخوت منقذ تھی جب والدہ آپکی آپسے حامل ہوئیں خضر علیہ السلام نے آپکے والد کو میلاد پیر صالح سے مژدہ دیا اور قبل ہی تولد کے آپکا نام عبدالخالق رکھا آپ ہنوز پیدائش میں ہوئے تھے کہ والدین آپ کے حادث زمانہ کے سبب سے جلا وطن ہو کر روم سے ماوراء النہر میں بعد اُسکے بخارا میں آئے اور سکونت اختیار کی خواجہ عبدالخالق وہاں متولد ہوئے آپ پانچ برس کی عمر میں شیخ صدر الدین سے کہ اکابر علمائے بخارے سے تھے قرآن پڑھتے تھے جب آیہ ادعوا لکم نصر عافئہ پر پہنچے کہا کہ اصل حقیقت ذکر تضرعاً و خفیۃ کے کیا ہے کہو نہ کہ ذکر ظاہر کیا جائے اور آواز سے ہوذا کہ پر خوف ریاکار ہو اور جب درمیان آئے حق ذکر ادا نہوا و دل میں کرے تو شیطان لعین بحکم حدیث الشیطان یجری فی آدم

جبری الدہم واقف ہوتا ہو اور دل میں ذکر کے خطرے ڈالتا ہو پس اس صورت میں بھی حق کو رخصیہ ادا نہوا اس عقدہ کو حل فرما دیجیے استاد کو سخت حیرت ہوئی اور کہا یہ علم لدنی پر انشاء اللہ تعالیٰ حل اس عقدہ کا چند سال میں نگو جناب الہی سے ہو گا چنانچہ تاحد بلوغ خواجہ فطر حل اس عقدہ کے تھے کہ ایک دن حضرت خضرؑ آپ باسٹے اور طریق ذکر خفی چلی سکھا یا اور اجازت ذکر خفی کی دی اور اوپر دوقت عدد دی کے بھی واقف کیا اور خضر علیہ السلام نے آپ کو فرزند ی میں قبول کیا اور ذکر خفی و اثبات کے مادہ میں فرمایا کہ حوض میں غوطہ لگاؤ اور کہو لا الہ الا اللہ خواجہ فرماتے ہیں کہ جب ہم بائیس برس کے ہوئے خواجہ خضرؑ نے مجھے بخدمت یوسف ہمدانی کے ماوراء النہر میں سپرد کیا اُن سے استفادہ تمام میں نے پایا رستخات میں مندرج ہو کہ خواجہ عبدالحق روزانہ نماز ایک وقت کی کعبہ میں ادا کرتے تھے پھر تشریف لاتے تھے اور یہ عظیم ترین خوارق سے آپ کے تھا ایک روز زمانہ عاشورہ میں آپ مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک مرد آیا بلباس و صورت زاہدان خرقہ در برد سجادہ برکت اور ایک گوشہ میں بیٹھا خواجہ بار بار آپ کی طرف دیکھتے تھے ایک ساعت کے بعد وہ شخص اٹھا اور سانسے گیا اور کہا کہ اس حدیث میں اتقوا فرستہ المؤمن فانه منظر نبور اللہ کیا بھیدہ بن آپ نے فرمایا کہ سر اس حدیث کا یہ ہو کہ زنا توڑ دلو اور اسلام قبول کرو اس جوان نے کہا نو ذبا منکد مجھے زنا رہو خواجہ نے ایک خادم سے کہا کہ خرقہ اس سے دو کر میں جب خرقہ آتا را گیا زنا را ظاہر ہوا وہ جوان فوراً مسلمان ہو گیا اور آپ کا مرید ہوا غرارا پکا نجد وان میں ہو

المستضیٰ بامر اللہ ع ۷۷۷ عباسیہ

۱۱۷۹ ۵۷۵ ۱۱۶۷ ۵۶۳

۳۶ھ میں متولد ہوئے اور بعد اپنے باپ مستنجد کے مستنشین خلافت ہوئے جس روز خلیفہ ہوئے ہزار جامہ قیمتی لوگوں کو دیا اور عدل و احسان جاری کیا اور ہر ہمار طرف قاصد بھیجے لوگ اسکی عدالت و خوبی سے واقف ہو کر بہت خوش ہوئے امیر الامرا تطلب الدین قیما رنے کہ بکل محیط تھا او خلیفہ میں سے مجبور تھا ایک روز چاہا کہ ظہیر الدین حاجب کو گرفتار کرے وہ دار الخلافہ میں بھاگا اور قہار نے اسکا گھر لوٹ لیا اور قصد دار الخلافہ کا کیا تمام لوگ فریاد کو جمع ہوئے خلیفہ کو جب یہ خبر ہوئی تو کوٹھے پر چڑھ کر آواز دی کہ قیما ر نے میرے باہر نکالا ہوا ب خون اور مال اسکا تم لوگ پر مباح ہو لوگ یہ سنکر قیما ر کے گھر جا پڑے اور تمام مال اسکا لوٹ لیا مال حساب سے باہر تھا قیما ر موصول کی طرف بھاگا راہ میں دھوپ اور پیاس سے مر گیا اس کے عہد میں پھر بدستور خطبہ بنام خلفا ہر بلا میں جاری ہوا اور اسے بیٹے احمد کو ولی عہد کرنے کے بعد وفات کی۔

حضرت شیخ عمار یا سہم قدس سرہ

۱۱۸۶ ۵۸۲

آپ حضرت ابو نجیب فردوسی قدس سرہ کے خلیفہ میں حضرت نجم الدین قدس سرہ نے اپنی کتاب فوائد الحال میں

لکھا ہو کہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے حکم سے خلوت میں آیا یہ خیال دل میں آیا کہ علم ظاہری و حوال کیا اگر فتوحات غیبی بھی ہاتھ آئے تو سارے طالبان حق کو تباہ و برباد حضرت عمار نے فرمایا کہ جاؤ پہلے نیت درست کرو اسکے بعد خلوت میں آنا آخر میں نے تمام کتابیں وقف کیں کہ پڑھو اور دیکھو میری عمر ایک جہ کہ جسم پر تھا اپنے پاس رکھا اور یہ سمجھا کہ خلوت خانہ قراہی اور یہ جید کفن اور اب مجھے باہر آنے کی قدرت نہیں رہی اور یہ ارادہ کر لیا کہ اگر کچھ بھی باہر آنے کی خواہش غالب ہوئی تو اس جیسے کے ٹکڑے کر ڈالوں گا یہاں تک کہ تیر بھی چھپا نہ رہے اور شرم مانع برآمد ہوگی اب اس نیت سے شیخ کے حضور میں حاضر ہوا اپنے فرمایا اب تیری نیت درست ہوئی چلا آپس آئی کہ بہت سے بدولت فتوحات باطنی مجھ پر روشن ہوئے ارسلان شاہ سے خروید و شاد ہو تک آپ کے زمانہ میں تخت نشین ہوئے و سلطنت کی ذکر ان بادشاہان کا اوپر ہو چکا

۱۱۹۵	۵۹۲	۱۱۱۴	۵۰۸	حضرت نظام الدین گنجوی قدس سرہ
------	-----	------	-----	-------------------------------

آپ علم ظاہری و باطنی میں کامل تھے آپ کی تصانیف مشہور عام میں نقل ہو کہ جب حضرت امیر خسرو دہلوی رح نے کتاب مطلع الانوار (سجواب کتاب مخزن الاسرار من تصنیف حضرت محمود) لکھی آئین یہ اشعار لکھے

دبدبہ خسرو دیم شد بلند	از لڑ در گور نظامے ننگد
استرہ ہر چند دم تیر داشت	موسرہ مونو اند شگافت

جب یہ دو شعر لکھے غیرت سے اسکے غیب سے شمشیر برہنہ آپ پر نمودار ہوئی حضرت سلطان المشائخ نے آپ کی مدد کی اور اپنی آستین مبارک سپرد دی کہ وہ ترش گئی یہ واقعہ حضرت نظام الدین کے وصال کے تخمیناً ڈیڑھ سو برس بعد کا ہے خرقہ فقر آپ کو حضرت انخی زنجانی سے ملا تمام عمر قناعت و عزلت میں گذرانی اہل دنیا سے اعترا ز و صحبت سلاطین سے پرہیز کرتے تھے

۱۳۰۵	۶۰۲	۱۱۶۴	۵۸۳	سلطان شہاب الدین غوری ۱۷۷
------	-----	------	-----	---------------------------

سلطان غیاث الدین کا بھائی تھا اور ہندو گور ہوا کہ بعد تخت نشینی کے شہاب الدین کو طرف ہندوستان کے بھیجا دس حملہ اس بادشاہ کے ہندوستان پر ہوئے جنکی تفصیل ذیل میں ہے ان حملات میں راجگان ہندوستان سے سخت لڑائیاں ہوئیں کسی میں شکست اور اکثر میں فتح پائی مال غنیمت بے انتہا ہاتھ آیا منقول ہے کہ منجول جہاں اہرات غنیمت کے کہ ہندوستان سے غزنی لیکھا یا پنجسو من حرن ہوا تھا وفات میں اس بادشاہ کے اختلاف ہے بعض تو اینج مین یہ لکھا ہے کہ ایک مین غلاموں کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ہندوؤں کا

یہ قول ہو کہ جب راجہ تھورا کو گرفتار کر کے لے چلا انبالہ میں پہونچا اس راجہ سے یہ کہنا کہ شہرت تیرے تیرا ندی کی بہت ہو ایک بکر باندھا جاتا ہو اُسے تیر لگا دو واضح ہو کہ راجہ تھورا کی دونوں آنکھیں بعد گرفتاری کے نکال لگئیں تھیں) راجہ نے تیرکان ہاتھ میں لیا شہاب الدین نے آواز دی کہ تیرا راستے آواز پر سلطان کے تیر مارا کہ حلق پر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا سرداران شہاب الدین نے راجہ کو اسی جگہ مار ڈالا وجہ تسمیہ اُس مقام کی انبالہ نام ہونے کی یہی بیان کرتے ہیں کہ دو صاحب تاج و بان قتل ہوئے

تفصیل حملات شہاب الدین غوری

نمبر	نام مقام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	فتح لٹمان	۵۷۳	۱۱۷۸
۲	فتح مجرات	۵۷۳	۱۱۷۸
۳	فتح لاہور	۵۷۵	۱۱۷۹
۴	فتح ٹنڈہ	۵۷۷	۱۱۸۱
۵	فتح لاہور	۵۸۰	۱۱۸۴
۶	جنگ لاہور	۵۸۳	۱۱۸۷
۷	جنگ سرہند	۵۸۷	۱۱۹۱
۸	ایضاً	۵۸۸	۱۱۹۲
۹	جنگ قنوج	۵۹۶	۱۱۹۹
۱۰	سنگ گوالیار	۵۹۹	۱۲۰۲
۱۱	جنگ لاہور با قوم گھوگر	۶۰۲	۱۲۰۵

الناصر لدین اللہ ۳۷۷ عباۃ

۵۳ھ میں ولادت ہوئی حسب وصیت باپ کے بعد خلیفہ ہوئے یہ ایک مرد فاضل و شجاع تھے شجاع و دلاور و ان کی کو کام فرمایا و سیاست مملکت و رعایت احوال سپاہ میں کوئی دقیقہ بچھوڑا رواج شہرت میں کوشش بلج کی امور نام شروع کو کلیتہ متروک کیا مساجد و خانقاہ و رباط سمور کے راتون کو بنفس نفیس اپنے گرد حملات بغداد کے پھرتا اور ہر ایک احوال دریافت کرتا اور اطراف ریح مسکون میں جاسوس بھیجے کلیتہ و جزئیات حالات بادشاہان دریافت کرتا جب عمارت رباط غزنی بغداد کی تمام ہوئی ایک

بڑی دعوت کی جس میں ہندو ہزار بکریاں اور تین ہزار مرغ بچ ہوئے دوسرے فوج کا کیا حساب ناصر الدین کو یہ خبر ملی کہ طلبہ مدرسہ نظامیہ شرب خمر و زنا میں مشغول ہیں بعد تحقیق کے اہالیان مدرسہ کو نکال دیا بعد اس کے بموجب بشارت سید المرسلین بارگاہ نظام مدرسہ نظامیہ کا کیا اکثر بلا و شام کو فتح کیا بیت المقدس ایکانوے برس سے قبضہ نصرانیان تھا ان کے قبضے سے رہا کیا اور فرخچہ کھینے توڑ ڈالے بجائے ان کے مسجد مدرسہ بنائے ایک اعجاز ہمارا بن مرجان نے حجاب آیت تفسیر میں الم غلبت الروم کے لکھا ہے کہ بیت المقدس ۳۵۵ سال تک روم کے ہاتھ میں رہیگا بعد اس کے وہ مغلوب ہوگا اور پھر مسلمانوں کے ہاتھ پر فتح ہوگا اور تاقیامت بدست مسلمانان رہیگا آئمہ مدکہ اس وقت تک ویسا ہی ہو حالانکہ ابن مرجان نے بہت پہلے اس واقعہ کے زمان خلعت مقتضی وفات پائی تھی اس لیے ہر کس ابوشامہ و سیوطی وغیرہ نے اس کو ایک غرائب سے لکھا ہے اور خلیفہ نے ۶۲۷ھ میں بیمار ہو کر رحلت ہستی اس جہان فانی سے باندھا

صدی ہفتم

حضرت فخر الدین رازی قدس سرہ

۱۲۰۹ ۶۰۶ ۱۱۲۹ ۵۴۴

پہلے آپ کی طبرستان ہر ولایت و زمین باد رمضان المبارک آپ تولد ہوئے جب تک آپ کے والد ماجد زندہ تھے آپ اپنے درس لیا کیے اور بعد وفات ان کے سنان تشریف لے گئے اور حضرت کمال سمنانی کے شاگرد ہوئے نقل ہو کہ آپ بہت حسین تھے علم و فضل میں بھی بالکمال جب آپ کہیں جانے کے قصد سے گھوڑے پر سوار ہوتے تو تین سو طلبہ آپ کی رکاب میں ہوتے آپ کی اکثر تصانیف انواع فنون و اصناف علوم میں ہیں بجز ان کے ایک حدائق الانوار بھی نقل ہو کہ ایک روز حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے حضور میں حاضر ہوئے تربیت کی استدعا کی آپ نے فرمایا کہ شراب کا گھڑا سر پر لیکر آؤ تاکہ نفسانیت زایل ہو یہ قبول نہیں کیا آپ نے فرمایا شب بھر یہاں رہو کہ وقت آخر میں تمکو نفع ہو کیونکہ مرنے وقت شیطان مومنین کو مغلطہ میں ڈالتا ہے آپ نے قبول کیا شب بھر قیام کر کے رخصت ہوئے لکھنؤ اسات سو دلائل خدا کی شناخت کے آپ کو یاد تھے جب نزع کا وقت ہوا شیطان سامنے آیا خدا کی شناخت کی دلیل چاہی آپ نے ایک ایک بیان کی ابلیس نے سب کو رد کیا صرف ایک باقی رہ گئی تھی کہ اس وقت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کا قول یاد آیا سخت پریشان ہوئے اور آپ اس وقت وضو نہ رہے تھے پانی چلو میں لیکر زمین پر اس طرح ڈالا جیسے بیہوش کے منہ پر چھینا ڈالتے ہیں اور فرمایا کہ اے کہ ہم پیغمبر کے پیرو ہیں جیسا فرمایا وہ ہم نے جانا دلیل کی ضرورت نہیں فخر الدین رازی نے بھی دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے یہ فرما رہے ہیں چنانچہ یہی جواب دیا اور پنجہ ابلیس سے نجات پائی۔ اعود بالمد من الشیطان الرجیم۔

۶۰۶
۶۱۶
۶۱۶

حضرت محمد الدین بغدادی قدس سرہ

کینٹ ابو شریف دہم مبارک آپ کا شرف الدین ہی اصل آپ کی بغداد ہی حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے آپ خلیفہ تھے حضرت قدس سرہ آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور خاص عنایت فرماتے تھے نقل یہ کہ ایک روز عالم سنی میں آپ نے یہ فرمایا کہ میں ہیضہ لپٹا دلاں اور بپاٹا تھا حضرت نجم الدین قدس سرہ نے اپنے پرہیز کی گری ہو چنانچہ میں پیدا ہوا مگر چونکہ لپٹا تھا دریا میں چلا گیا حضرت کنارے پر رہ گئے یہ خبر سنی نے نجم الدین قدس سرہ کو پہونچائی آپ نے فرمایا کہ وہ دریا میں گیا ہو تو ڈوب کر مر گیا یہ خبر جب آپ کو ہوئی نعمت پریشان ہوئے خادموں سے عرض کی کہ وقت حضرت ممدوح کا مزاج خوش ہوئے تھے خبر کرنا چنانچہ ایک وقت خادم نے خبر دی آپ سربراہ گشت پر ازانش رکھ کر حاضر ہوئے اور پائین فرش کے کھڑے رہے آپ نے فرمایا اے محمد الدین چونکہ تم بہت عجز سے حاضر ہوئے دین و ایمان تمہارا سلامت رہیگا مگر دریا میں ڈوب کر مرو گے میں اور تمام سردار ملک خوارزم تمہارے بعد ہلاک ہوئے گئے نام شہر آباد ہو جائیگا چنانچہ یہی ہوا کہ یہ ہولی کہ سلطان خوارزم کی والدہ بہت حسین تھی اور ہمیشہ مجلس و عطا میں حضرت شیخ نجم الدین قدس سرہ کے آیا کرتی تھی اور کبھی کبھی آپ کی زیارت کو بھی آتی تھی ایک شب شاہ خوارزم کو خبر ہوئی کہ اسکی ماں نے حضرت ابو خلیفہ کے مذہب پر شیخ محمد الدین سے نکاح کر لیا یہی بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ محمد الدین کو دریا میں ڈال دو چنانچہ آپ دریا میں ڈال دیے گئے جب یہ خبر حضرت نجم الدین قدس سرہ کو پہونچی بہت افسوس کیا اور پریشان ہوئے وانا سدا وانا الیہ راجعون سر مایا پھر سجدہ کیا اور سجدے سے سر اٹھا کر فرمایا میں نے اس وقت خدا سے یہ دعا مانگی کہ ملک شاہ خوارزم سے لے لیا جاوے اور یہ دعا میری قبول ہوئی سلطان کو جب یہ خبر ہوئی بہت پشیمان ہوا اور پیادہ پا حضور میں حاضر ہوا ایک کشتی کشتی اور شمشیر و کفن سامنے رکھا اور سر کھڑکھڑا کر سامنے کھڑا ہوا عرض کی اگر خون ہما منظور ہو ذرا حاضر ہو اور اگر قصاص مد نظر ہو شمشیر و کفن موجود ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ کان دلاں فی الکتاب مسطورا محمد الدین کا خون بہا یہ ہو کہ تمہارا سارا ملک لیا جائے تمہارا سر کاٹا جائے مخلوق بہت ہلاک ہوئی تھی قتل ہوئی سلطان بایوس ہو کر پھر گیا عنقریب چنانچہ نرغان نے چڑھائی کی ملک خوارزم کو تباہ کیا سلطان کو قتل کیا حضرت بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے

قطب الدین ایک نمبر

۶۰۲ ۱۲۰۵ ۶۰۶ ۱۲۱۰

سلطان شہاب الدین کے وقت میں حکومت دہلی و دہلی کی اس شخص کے ہاتھ میں تھی جب خبر قتل شہاب الدین

پہونچی یہ تخت پر بیٹھا چار سال بڑے عدل و داد سے سلطنت کی فیاضی سہدر تھی کہ ملک بخش کا خطاب پایا تھا
ایک اسیلے کہتے تھے کہ ایک ہاتھ میں چمچ انگلیں تھیں

معز الدین آرام شاہ نمبر ابن قطب الدین ایک

۶۰۰ ۱۲۱۰ ۶۰۰ ۱۲۱۰

بعد وفات قطب الدین ایک کے تخت نشین ہوا چند ماہ تک سلطنت کی شمس الدین التمش نے کہ بایں مہر تخت نشین
ہوا تھا اگر قتل کیا اور ملک کو لے لیا

سلطان شمس الدین التمش نمبر ۱۹

۶۳۳ ۱۲۱۰ ۶۳۳ ۱۲۳۵

یہ بادشاہ قوم کا ترک اور فرغانا کا رہنے والا تھا بھائیوں نے حسد سے سودا گروں کے ہاتھ بیچ ڈالا اور ان سب نے
دہلی میں لاکر سلطان قطب الدین کے ہاتھ بیچا اس بادشاہ نے تعلیم کا اور اپنی لڑکی حبالہ سے نکاح کر دیا اور بایں مہر
حکومت سپرد کی یہاں آکر اسنے داود دیش بہت شروع کی سلطان بغداد نے خلعت بھی بخشے راجاؤں سے
اکثر لڑائیوں اور سب میں منصور ہوا بہت تبخا نے توڑ ڈالے بھلے نکلے ایک بہت بڑا تاج ہنکال کا جسکی
دیوار طول میں سو گز اور عرض میں آٹھ گز تھی اور تین سو برس میں طیار ہوا تھا کھود کر پھینک دیا اس بادشاہ
کے وقت میں اولیاء اللہ دہلی میں جمع ہوئے تھے حضرت خواجہ بختیار کاکی حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت
خواجہ فرید شکر گنج حضرت بہاؤ الدین زکریا حضرت شیخ صدر الدین عارف قدس اللہ سرہم دہلی میں تشریف لائے
اسی وجہ سے اس بادشاہ کے عہد کو خیر العصر کہتے ہیں کتاب سیر العارفین و نیز دیگر کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بادشاہ کو بشارت ہوئی کہ فلان مقام پر دہلی میں ایک حوض تیار کرو اسی شب کو
حضرت قطب الاقطاب کو بھی یہی بشارت ہوئی صبح کو حضرت خواجہ کے ساتھ اس مقام پر گیا حوض تیار کیا اسجگہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کے ٹم سے چشہ پیدا ہوا اور ایک مدت تک علاج ہزار ہا امراض کا پانی سے
اس چشمے کے رباب و مسدود ہو گیا حوض اب تک موجود ہے ہر بارش کے پانی سے بہتا ہے اور اس سے سیرابی کاشت
کی ہوتی ہے اسی بادشاہ نے حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کی نماز پڑھائی حالانکہ بہت سخت شرطیں ہیں
تھیں مزار سلطان شمس الدین کا دہلی میں ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے

حضرت سید حسن خنگ سوار اویسی قدس سرہ

۶۱۱ ۱۲۱۳

اکبر نامے میں لکھا ہے کہ امیر شریف کے ہر نے قلعہ میں مزار آپ کا ہے عوام میں مشہور ہے کہ اولاد حضرت زین العابدین

سے ہیں لیکن تحقیق یہ ہو کہ شہاب الدین غوری کے لازمان سے تھے بعد فتح ہندوستان کے یہ سلطان غوری کو واپس گیا تو انتظام اجمیر کا آپ کے ہاتھ میں چھوڑا یہاں آپ ولی شہور ہوئے اور اسی مقام میں وفات پائی

حضرت خواجہ عثمان مارونی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۲۰

۶۱۴

اکیسٹ آپ کی ابی النور ہر علوم شریعت و طریقت میں آپ کا ثانی و ہم عصر کوئی نہ تھا خرقہ خلافت حضرت خواجہ چلچلی شریف زندانی سے آپ کو پہنچا موضع مارون میں کہ قریب نیشاپور ہوا آپ کا مسکن تھا شہر بس نکسا اپنے ریاضت کی اور اس زمانہ میں کبھی کھانا پانی سیر ہو کر نہیں کھایا یا پیا اور نہ شب کو چین سے سوئے کبھی آپ کی دعا و نہ ہوئی آپ حافظ قرآن تھے ہر روز ایک ختم کیا کرتے تھے سلع کا شوق بہت تھا نقل ہو کہ جب آپ خرقہ خلافت عطا ہوا حضرت خواجہ شریف نے ایک ٹوپی جو گوشہ آپ کے سر پر کھی اور فرمایا مرد اس چادر گوشہ سے چارہ چیز دن کا ترک کرنا ہوا اول ترک دنیا دوم ترک عقیقی کسوائے ذات حق کے اور کچھ مقصود نہ ہو سوم ترک خور و خواب مگر بقدر ضرورت چارم ترک خواہش نفس یعنی نفس جو کئے اسکے خلاف کرنا اور جو شخص یہ چار چیز میں ترک کرے اسی کے لاین یہ ٹوپی اتوں نقل ہو کہ آپ نے باجارت پیرہست سفر کیے ایک مرتبہ ایک مقام پر گذر ہوا کہ مسکن آتش پرستوں کا تھا آگ خوب روشن تھی آپ نے اسی جگہ قیام فرمایا لازم سے ارشاد کیا آگ لا کر کھانا پکا خادم نے کہ نام آسکا خضر الدین تھا آگ مانگی سب نے اٹکار کیا اور یہ کہا کہ آتش ہمارا معبود ہے اس میں سے دنیا ہمارے مذہب میں روایتیں خادم و پس آیا اور سب کیفیت عرض کی آپ خود تشریف لے گئے اور آتش پرستوں کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ معبود حقیقی ذات الہی ہوا اور یہ آگ اس کی پیدا کی ہوئی ہوا اس کی عبادت کرنا نہیں چاہیے اس سے باز آؤ تاکہ آتش جہنم سے بچو ان سمجھوں نے جواب دیا کہ اگر یہ صحیح ہو تو تم اس آگ میں جاؤ اگر کچھ اثر نہ کرے تو ہم سب تائب ہوں آپ نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی اور ایک بچے کو جس کی عمر سات برس کی تھی عجولت تمام گود میں اٹھا لیا اور آگ میں کود پڑے دو گھنٹی تک آسمین رہے آگ نے کچھ اثر آپ کے جسم مبارک یا ملبوس پر نہ کیا اور نہ اس بچے کو کچھ ضرر پہنچا یا جب کہ اتنی بڑی کرامت آپ سے ظاہر ہوئی سب نے اسلام قبول کیا اور آپ کے مرید ہوئے آپ نے ان سب کا عہد اللہ اور اس بچے کا ابراہیم نام رکھا اور درجے کو پہنچایا نقل ہو کہ بادشاہ وقت نے آپ کو سلع سے منع کیا کہ حکم دیا کہ جو قال مجلس مشائخ میں گائے اس کو قتل کریں آپ نے بادشاہ سے فرمایا کہ سلع میرے پیران کی سنت ہو کسی کی مجال نہیں ہو کہ اس کام میں رو کے بادشاہ نے کہا پہلے حرمت سلع کا جواب علما کو دیجیے پھر اختیار باقی ہو مجلس آ رہتہ ہوئی علمائے طاہر جمع ہوئے آپ بھی رونق افروز ہوئے عالموں نے چاہا باب سلع میں آپ سے گفتگو شروع کریں دیکھا تو اپنے کو محض لاعلم پایا

جو کچھ لکھا پڑھا تھا سب مٹ گیا یہاں تک کہ حروف تہجی بھی یاد نہ آئے سلطان نے ہر چند اپنے تحریکِ فکرو کی کمی کر
 یہ مجبور رہے آخر کار بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ دیکھا قصور پر نادام ہوئے معذرت کی اور عرض کی کہ تمام عمر کا
 حاصل کیا ہوا علم اس ایک ساعت میں جاتا رہا آپ کریم ابن کریم ہیں جو کچھ جسے لے لیا ہو وہ پس دیجئے آپ نے پیر
 انظر عنایت کی نوراً سب نے علم فریفتہ پایا اور اسکے ساتھ علم باطنی بھی کچھ حاصل ہو گیا اس واقعہ سے تمام علما آپ کے
 مرید ہوئے اور بادشاہ بھی اپنے کیمے سے پشیمان ہوا معذرت کی اور بڑے اعزاز و اکرام سے رخصت کیا اور کچھ بھی
 آپ کے سماع میں مانع نہ ہوا

حضرت خواجہ خبسم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۲۰
۱۲۲۱

۶۱۸
۶۱۹

کنیت آپ کی ابو الحسناب اور لقب کبریٰ، ہر مشہور آپ ولی تلاش میں وجہ یہ ہو کہ وجد کی حالت میں جبر آپ کی نظر
 پڑ جاتی فوراً ولی ہو جاتا آپ کی ابتدائی حالت یہ ہو کہ استاد سے شرح اسناد کا سبق لے رہے تھے جب سابق
 تمام ہوا ایک فقیر کتب میں آیا آپ کی حالت اس فقیر کو دیکھ کر متغیر ہوئی پڑھنے کی طاقت نہ رہی جب وہ فقیر چلا
 گیا آپ نے پوچھا یہ کون شخص تھا لوگوں نے کہا یہ بابا فرخ تبریزی تھے مجذوب و فقیر ہیں آپ تمام شب ہمیں رہے مجھ کو
 اپنے استاد و دیگر اصحاب کو ساتھ لیکر اس مجذوب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھوڑی دیر بیٹھے تھے کہ بابا فقیر فرخ
 کی صورت متغیر ہوئی چہرہ مثل آخاب کے روشن ہوا اور کپڑا جو آپ کے جسم پر تھا پھٹ گیا جب پھر اپنے حال میں
 آئے پکڑا اتار کر آپ کو دیا اور کہا کہ جاؤ اب وقت تمہارے دفتر پڑھنے کا نہیں ہو بلکہ وہ وقت ہو کہ سر دفتر عالم ہو
 کپڑا ہینا تھا کہ عرش سے فرش تک آپ پر روشن ہوا اور اپنے باطن کو غیر حق سے خالی پایا دوسرے دن آپ
 پھر استاد کے حضور میں حاضر ہوئے دوسرے دن لگے دیکھا کہ بابا فرخ حاضر ہیں اور فرماتے ہیں کہ کل مراتب علم البقین
 ڈکے آج پھر علم ظاہری کا سبق پڑھا ہوا یہ وقت آپ نے پڑھنا چھوڑ دیا کتاب اٹھادی مگر ایک کتاب اور تعلی
 جسکی نقل کرنے کو بیٹھے بابا فرخ آئے اور فرمایا کہ شیطان ہر کام میں ٹکھنسا تا ہو مگر کسی کام میں مشغول نہ ہونے
 قلم و دوات کو توڑا دل خدا کی جانب کیا ایک روز آپ کی مجلس میں ذکر اصحاب کھت ہو رہا تھا شیخ سعد الدین کلچک
 اجلہ مریدان سے تھے انکے دل میں خطرہ گذرا کہ آیا اس امت میں بھی کوئی ہو کہ جسکی صحبت کتنے میں اثر کرے آپ
 نے فرامیت باطن سے سمجھا اور اٹھ کر خانقاہ پر آکر کھڑے ہوئے ناگاہ ایک استاد بان آیا اور کھڑا ہو کر
 دم ہلانے لگا آپ کی نظر اس کتے پر پڑی فوراً سمیرا درجہ ہو اور شہر سے منہ پھرا کر گورستان کی طرف گیا
 اور زمین پر منہ لٹے لگا کتے ہیں کہ جہاں وہ کتا آتا جاتا پچاس ساٹھ کتے اُسکے گرد حلقہ کرتے اور اُسکے ہاتھ
 کے آگے ہاتھ رکھتے اور نہ آواز کرتے اور نہ کچھ کھاتے اور تعظیم سے کھڑے رہتے آخر تھوڑے دنوں میں وہ

اکتا مرگیا آپ نے فرمایا کہ اسے دفن کرو و دفن کر دیا گیا اور اسکی قبر پر عمارت بنادی گئی حضرت امیر اقبال سیستانی اپنی کتاب میں اپنے شیخ حضرت رکن الدین علاؤ الدین سیستانی کی ربانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت نجم الدین کبریٰ نے پہلے ہمدان میں جا کر حدیث پڑھی وہاں سنا کہ اسکندریہ میں ایک بڑے بزرگ محدث ہیں اسکندریہ گئے وہاں اُنہی سند حدیث کی حاصل کی وہاں پہنچے پھر تے ہوئے راہ میں آپ نے حضرت فہیمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کی کہ مجھے کوئی کنیت دیجئے آپ نے فرمایا ابو الجناح عرض کی کہ مخفف یا مشدوار شاد ہو اکہ مشدوجب آپ جاگے تو اُسکے معنی آپ پر یہ کھلے کہ دنیا سے اجتناب کلی کرنا چاہیئے فوراً تجربہ اختیار کی اور تلاش مرشد میں مسافر ہوئے بسبب اپنے علم و دانشمندی کے جہاں پہنچتے تھے سر نہیں جھکاتے تھے جب ملک خورستان مقام دزون میں پہنچے بیا رہو گئے وہاں کوئی شخص اپنے گھر میں رہتے نہیں دیتا تھا پوچھا کیا یہاں کوئی مسلمان نہیں ہو کہ مسافر کو رہنے کی جگہ دے لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک خانقاہ ہو وہاں کے شیخ حضرت اسمعیل قسری ہیں آپ وہاں گئے اور جگہ ملی اور بیماری نے ترقی کی آپ فرماتے تھے کہ بیماری سے مجھے ایسی تکلیف نہ تھی جیسے کہ وہاں کے سماع سے کیونکہ میں منکر سماع تھا اور بیماری سے ایسا ہو گیا تھا کہ اہل نہیں سکدا تھا ایک شب سماع ہو رہا تھا کہ شیخ اسمعیل آپ کے سر ملے آئے اور فرمایا کہ چلتے ہو کہ اٹھو آپ نے کہا ہاں اٹھو آپ کا اہمہ بڑا اور معاف کیا اور مجلس سماع میں لائے اور دیر تک گھماتے رہے اور ایک دیوار میں لگا کر کھڑا کر دیا آپ جانتے تھے کہ فوراً گر پڑوں گا جب آپ کو افاقہ ہوا اپنے تین صحیح و تندہ دست پایا دوسرے روز آپ گئے اور سبقت کی اور تعلیم سلوک میں مشغول ہوئے اور مدت تک وہاں رہے جب آپ کو علم باطن سے خبر ہوئی اور آپ علم وافر رکھتے تھے آپ کے دل میں گذرا کہ ہم علم باطن سے تو باخبر ہوئے مگر علم ظاہر ہمارا شیخ سے زیادہ ہو صبح کو شیخ نے بلایا اور کہا کہ تم سفر کرو کہ تمہیں عماریا سر کے پاس جانا چاہیئے آپ نے جانا کہ شیخ کو اس خطرہ پر آگاہی ہوئی اور خدمت میں عماریا سر کے پہنچے ایک مدت وہاں تعلیم سلوک کی ہوئی وہاں بھی ایک شب وہی خطرہ گذرا صبح کو حضرت نے فرمایا کہ نجم الدین تم صومریں حضرت دوزبحان کے پاس جاؤ کہ اس سخی کو گردنا دیکر وہ محتارے سر سے کالینگے آپ مصر میں آئے جب خانقاہ دین گئے تو معلوم ہوا کہ شیخ فلان مقام پر وضو کر رہے ہیں آپ وہاں گئے آپ کے دل میں آیا کہ تین تھوڑے پانی سے وضو کر رہے ہیں شاید نہیں جانتے ہیں کہ استنہ پانی سے وضو جائز نہیں ہو یہ کیسے آدمی ہیں آپ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ہاتھ آپ کے منہ پر جھاڑا اور خانقاہ میں آئے پانی کی بھیچیں پڑنے سے آپ کی حالت غیر ہوئی جب وہ خانقاہ میں آئے آپ بھی ساتھ آئے وہ ٹکرا نہ وضو پڑھنے لگے آپ کھڑے رہے تاکہ آپ نماز پڑھ لیں تو سلام کریں کہ آپ پر بخود ہی طاری ہوئی دیکھا کہ عرصہ قیامت ہو اور دوزخ موجود ہو لوگوں کو کپڑے پکڑ کے دوزخ میں ڈالتے ہیں اور وہاں ایک چوتروہ بلند ہو اس پر ایک بزرگ بیٹھ ہیں جو کوئی کہتا ہو کہ ہم انکے ہیں وہ

چھوڑ دیا جاتا ہوتا تھا آپ کو بھی پکڑ کر دوزخ کی طرف لے چلے آپ نے بھی کہا کہ میں آپ کا ہوں چھوڑ دیا آپ جب چوتراہ پر گئے تو دیکھا کہ حضرت روزبہان بیٹھے ہیں آگے جا کر انکے پیرو گئے انھوں نے ایسے زور سے گردنیا دی کہ آپ پیر گڑھے اور کہا کہ اس سے زیادہ اہل حق کا انکار امت کر دیا آپ جب گرے تو ہوش آگیا شیخ نے ناز کا سلام ادا کیا تھا آپ پیر گڑھے شیخ نے ظاہر میں ویسی ہی گردنیا دی اور حقیقی بات کہی اسکے اثر سے وہ بات دل سے جاتی رہی اور فرمایا کہ تارک کے پاس پھر جاؤ جب آپ پھرے تو شیخ نے عمار یا سر کو خط لکھا کہ جو کچھ تھا اسے پاس لانا ہی بھیجتے ہو کہ ہم سونا کرتے ہیں اور تمھارے پاس بھیجتے ہیں پھر آپ ایک مدت خدمت شیخ عمار میں رہے اور سلوک تمام کیا آپ کو حکم ہوا کہ خزانہ میں جاؤ آپ نے عرض کی کہ وہاں عجیب طرح کے لوگ ہیں کہ اس طریقہ کے اور شاہدہ قیامت کے بھی منکر ہیں حکم ہوا کہ جاؤ کچھ اندیشہ مت کرو آپ خوارزمین تشریف لائے اور بہت لوگ آپ کے مرید ہوئے اور بہت رشد آپ سے جاری ہوئے نقل ہے کہ ایک روز از ایک صوفیہ پر چھٹا آگئی نظر اسپر پڑ گئی صوفیہ پلٹا اور باز کو پکڑے آپ کے حضور میں لے آیا جب کفار تار خوارزم میں آنے والے تھے آپ نے اپنے مریدوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ یہاں آفت آگئی انھوں نے عرض کی کہ سواری موجود ہے آپ بھی تشریف لے چلے آپ نے فرمایا کہ مجھے یہاں رہنے کا حکم ہی تم یہیں شہید ہو گئے چنانچہ کفار تار آئے اور آپ نے جب میں بہت بچھڑکھ لے اور نیزہ ہاتھ میں لیکر باہر نکلے لڑے اور شہید ہوئے وقت شہادت کے ایک کافر کا پرچم آپ نے پکڑ لیا تھا بعد شہادت کے ہر چند رہنے کو کش کی آپ کے ہاتھ سے نہ چھوٹا آخر وہ پرچم کاٹ ڈالا گیا یہ واقعہ ششم رمضان روز شنبہ کو ہوا سن میں اختلاف ہونگات اگلے میں مسئلہ مندرج ہو دوسرے تذکرہ میں مسئلہ۔

التاس مؤلف

تالیف میں اس کتاب کے بہت سی کتابیں تذکرہ اولیاء کے کرام مندرجہ وغیرہ مندرجہ دیا ہے کہ مطالعہ سے میں مشرف ہوا مگر افضل ترین ان میں کتاب فیض انساب تذکرۃ الاولیاء حضرت فرید الدین عطار کو پایا کہ سر پافیز اور تاسر تذکرہ و تنظیم ہو ہر چند بنامیری کتاب کی ترتیب و تاریخ وفات پر تھی اور حضرت ذکرا ولیاے شاہ میر منہد کا لکھنا مقصود تھا لیکن دل نے نہیں قبول کیا کہ ایسے کلمات جو اہر آیات کی تحریر سے ان عذرات مجھول پر ظلم کو روکوں جہا تک مجھے تاریخ بزرگان مندرجہ کتاب مستطاب مذکور ملی ان بزرگوں کے ذکر کو اپنے موقع پر لکھا اور جن بزرگوں کی تاریخ کمال تلاش سے بھی میں نے نہیں پائی انکا ذکر اس موقع پر یعنی قبل ذکر حضرت فرید الدین عطار کے درج کتاب کرتا ہوں تاکہ اصل عرض تالیفہ کی جو نفع رسانی خلائق ہر حال ہو وادہ یہی منیثا

ذکر حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ

اپنے وقت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اور بہت تابعین کی خدمت کی تھی اور انکے شاہینوں کو پایا تھا اور طریقت

اور شریعت میں حلال و حرام کے تھے اور ریاضت ایسی تھی کہ سونگھی روٹی پانی میں ایک دفعہ ڈوبادیتے اور وہ پانی پی لیتے اور فرماتے کہ جو کوئی اس پر قناعت کرے غفلت سے بے نیاز ہو مناجات میں کہنے لگے تو مجھے بھوکھا اور نگار کھنا ہو جیسا کہ اپنے دوستوں کو میں نے یہ مقام کیونکر پایا کہ حال میرا مثل حال تیرے دوستوں کے ہوا اور کبھی ہوتا کہ نہایت بھوکھ میں حضرت حسن بصری کے گھر جاتے اور جو کچھ پاتے کھا لیتے جب حضرت حسن آتے تو اس بات سے بہت خوش ہوتے قولہ بہت خوب وہ آدمی ہو کہ صبح کو بھوکھا اٹھے اور رات کو بھوکھا سوئے اور اس حال میں خدا کے ساتھ حاضر رہے کسی نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا تو بادشاہ رہ دینا اور آخرت میں یعنی دنیا میں زراہ ہو اور کسی سے طمع نہ کر سب خلق کو محتاج دیکھو پس بالضرورت غمی اور بادشاہ ہونے تک روز مالک دینا کہ کوہ زبان کا نگاہ رکھنا خلق پر زیادہ سخت جو درم دو دینا رتے ایک روز قتیبہ بنی سلم کے سامنے صوف پہنے ہوئے گئے انھوں نے پوچھا تم نے صوف کیوں پہنا آپ چپ لب سے پوچھا کیون جواب نہیں دیا فرمایا کہ میں نے کہا کہ کمون زہد سے مگر یہ اپنی شناہوتی ہو یا درویشی سے تو خدا کا گھر ہوتا ہی ایک روز اپنے بیٹے کو دیکھا بتخر سے چلتے ہوئے کہا کچھ جانتے ہو کہ تم کون ہو بھاری مان کو میں نے دوسو درم سے خسرید اور میں تمھارا باپ ہوں ایسا ہوں کہ مسلمانوں میں مجھے بدر کوئی نہیں پس تمھاری یہ خوش فحاشی کیون ہو ایک نے آپ سے پوچھا کہ کیسے ہو فرمایا کیا ہو حال اسکا کہ عمر اسکی گھٹتی ہو اور گناہ اس کے بڑھتے ہوں کسی نے پوچھا کہ خدا کو بچانے ہو تو ٹھوڑی دیر سر پہنے کیے رہے اور فرمایا جسے انکو بچانا بات اسکی بھولتی ہو اور جبرت اسکی دایم قولہ جسے خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت سے عزیز کیا ہو اسکو لایم ہو کہ ہرگز اس کے مشاہدہ سے کسی طرف نہ پھرے اور کسی کو ساتھ اس کے اختیار نہ کرے قولہ صادق ہو کہ صادق نہ ہو جب تک جسے ساتھ امید کہ اس سے جہنم ناک نہ ہو یعنی خوف در جائے اسکی برابر ہو تب صادق اور مومن حقیقی ہو

ذکر ابو حازم کی رحمت اللہ علیہ

مجاہدہ و مشاہدہ میں آپ بنی طبرستان تھے بہت مشایخون کے پیشوائے عمر دراز پائی تھی ابو عثمان کی کو آپ کی شان میں بہت مبالغہ ہو باتین آپ کی مقبول دلہا تھیں اور کلید مشکون کی آپ نامیہ من سے تھے اور بہت صحابی کو پایا تھا حضرت انس بن مالک و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی بھی زیارت پائی تھی ہشام بن عبد الملک نے آپ سے پوچھا کہ وہ کیا ہو کہ جسکو کر کے اس کام میں ہم نجات پاوین فرمایا جو درم تو تم ایسی جگہ سے لو کہ حلال ہو اور اس جگہ دو کہ جہان حق ہو اسے کہایہ کون کر سکتا ہو فرمایا وہ جو درخ سے گر پڑن اور بشت کا جو یا اور طالب رضا رحمان ہو قولہ تمکو لازم ہو کہ دنیا سے ہرگز نہ کہ مجھے پوچھا کہ جو کہ قیامت کے دن وہ بندہ جسے دنیا کو دوست رکھا ہو سب طاعت اسکی جو کچھ اس نے کیا ہو ریا کی کہیں اور منادی کریں کہ دیکھو یہ بندہ ہی جو کچھ

خدا نے پھینک دیا اور حقیر رکھا اُسکو لے لیا اور عزیز رکھا اور دنیا میں کوئی چیز عزیز نہیں ہے کہ اُس سے تم خوش ہو اور نہ اُس کے متعلق کوئی ایسی چیز ہو کہ جس سے تم غمگیں ہو صاف خوشی دنیا میں نہیں پیدا کی گئی ہے تو لہ تعویذ اور دنیا سے تمکو پیسے بہت آخرت سے قولہ میں نے سب چیز دہیز میں بانی ایک وہ کہ مجھے ہر دوسری وہ کہ مجھے نہیں ہے اگر میں اُس سے بھاگوں کہ جو مجھے ہر میری طرف آتا ہے اور دوسری چیز کو کشش سے بھی ہم نہیں پاتے ہیں قولہ اگر میں دعا سے محروم رہتا ہوں تو مجھ پر زیادہ دشوار ہے کہ اجابت سے قولہ تم اس زمانے میں پڑے ہو کہ قول پر فعل سے راضی ہوے ہیں اور علم پر عمل سے پس تم درمیان بدترین آدمی اور بدترین زمانے کے رہے ایک نے سوال کیا حال کیا ہے فرمایا ارضائے خدا اور پے نیا ذی از خلق باطنہ و جو کوئی خدا سے راضی ہو جس سے استغنی ہو آپ کو فراغت خلق سے اس درجہ تھی کہ ایک دروازے کا قصاب کی طرف گدڑ سے کہ گوشت خرید لکھا تھا اپنے گوشت کی طرف دیکھا قصاب نے کہا لیجیے گوشت خرید ہے آپ نے فرمایا میرے پاس دام نہیں ہے قصاب نے کہا ہم آپ کو مہلت دینگے آپ نے فرمایا کہ ہم اپنے کو مہلت دینگے قصاب نے کہا کہ آپ کی پہلی کی ہڈیاں کھائی ہیں فرمایا قبر کے کپڑوں کے لیے یہ کافی ہیں ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے قصہ حج کا کیا جب بغداد پہنچا تو باوجود حرم کی کے پاس گیا آپ سوتے تھے تھوڑی دیر بٹھڑے جب آپ جاگے فرمایا کہ ابھی میں نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ تمکو پیغام دیا ہے کہ مان کا حق نگاہ رکھو کہ تمکو وہ حج کرنے سے بہتر ہے پھر جاؤ اور اُسکی رضاے دل طلب کر میں پھر گیا اور مکہ نہ گیا

ذکر محمد اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا گمراہان تھے اور مقتداے مطلق آپ کو لسان الرسول و شمعہ خراسان کہتے ہیں کسی کو متابعت سنت میں وہ قدم نہ تھا جو آپ کو تھا تمامی عمر حرکات و سکنات آپ کے قانون سنت سے تھے ایک بار ساتھ امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ کے آپ نیشاپور میں آئے جب شہر میں پہنچے تو پورا ہنہن شہمی و کلاہ ہندی پہنے ہوئے تھے اور خرطیہ کیا۔ کا کاندھے پر لوگوں نے جب آپ کو ویسا دیکھا تو روئے اور کہا کہ آپ کو اس صورت سے ہم لوگ نہیں دیکھ سکتے ہیں آپ کو اعطی تھے تن چند معدود مجلس عظیمین آئے باوجود اسکے برکات نفس سے آپ کے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آئے اور توبہ کی وہ برس کے بعد آپ کو قید کیا اور کہا کہ قرآن کو مخلوق کو آپ نہیں کہتے تھے اور قید خانہ میں جہیز کو غسل فرماتے اور سجادہ کاندھے پر ڈالتے اور در زمانہ پر آتے اور باہر جانے کا قصد کرتے جب مخالفین منع کرتے تو پھر جاتے اور کہتے آئی جو کچھ پھر تھا میں نے کیا اب تو جان جب زمانہ سے رہائی پائی عبداللہ بن ابی ہریرہ کہ والی نیشاپور تھا پورا عیساں شہر نے استقبال کیا اور تین روز تک تمامی شہر واسطے سلام اُسکے کے کیا بعد اُسکے اُسے پوچھا کہ کوئی مشہور آدمی شہر میں باقی رہا ہے جو میرے سلام کو نہ آیا لوگوں نے کہا وہ آدمی احمد حرب

اور محمد اسلم طوسی عبد البہ بن طاہر نے پوچھا کیون نہیں گئے کہا آئے وہ علمائے ربانی بن سلاطین کے سلام کو نہیں جانتے عبد اللہ بن طاہر نے کہا میں خود جاؤنگا پہلے حضرت احمد حرب پاس جانے کا قصد کیا آنکو خبر ہوئی فرمایا اس کے دیکھنے سے چارہ نہیں ہی جب سامنے گیا تو احمد سر جھکائے ہوئے تھے بعد دیر کے سر اٹھایا اور عبد اللہ کی طرف دیکھا اور کہا میں نے سنا تھا کہ تم خوبصورت آدمی ہو اب جو دیکھا تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو پس ایسے خوبصورت شخص کو گناہ اور مخالفت اور خدا سے بد صورت مت بناؤ بعد اسکے عبد اللہ نے عزم خدمت محمد اسلم کیا محمد اسلم نے اس کو اجازت نہ دی عبد اللہ ویسا ہی دروازہ پر سوار کھڑا ہا جمہ کا روز تھا نماز کے وقت محمد اسلم باہر آئے جب نظر عبد اللہ کی محمد اسلم پر پڑی گھوڑے سے اتر اور ہوسہ پاؤں پر آپ کے دیا اور کہا خدایا اس سبب کہ ہم مرد بہ بین وہ مجھے دشمن رکھتے ہیں اور میں اس سبب سے کہ وہ مروینک بن آنکو دوست رکھتا ہوں اپنے فضل سے اس پر کو نیک کام میں کر بعد اسکے محمد اسلم نے قصد طوس کا کیا اور وہاں رہے ایک مسجد نہایت بابرکت تھی وہیں مقام کیا اور کہا درخانہ پر آب روان ہو کیونکہ آنکو آب روان درکار تھا اس مدت میں وہاں سے ایک کوزہ پانی بھر کر لیا اور کہا کہ یہ پانی آدمیوں کا ہی جب خواہش آپ کی حد سے زیادہ گزری پانی کنوئین سے کھینچا اور نہر میں ڈالا اور اس سے کوزہ بھر پھر نیشاپور پہنچے آئے ایک اکابر طریقت سے منقول یہ کہ وہ روم میں تھے ناگاہ اہلیس کو اپنے دیکھا کہ ہوا سے گرا نزدیک تھا کہ پاؤں سے گرے پوچھا ای طعون یہ کیا حالت ہو کہا اس وقت محمد بن اسلم نے متوجہا میں وضو کیا میں خوف سے اُسکے یہاں آکر گرا اور نزدیک تھا کہ میرے میں گر پڑوں آپ ہمیشہ قرض کرتے اور فقہروں کو دیتے ایک وقت ایک جہود آیا اور کہا کہ کچھ قرض میرا آپ پر چاہیے آپ نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں ہو مگر قلم بنایا تھا اور تراشہ قلم کا وہاں پڑا تھا فرمایا اس کو اٹھاؤ جب اُس نے اٹھایا وہ فوراً سونا ہو گیا جو دے کہا کہ جس دین میں عزیز کے ہاتھ سے لکڑی سونا ہو جائے وہ دین باطل نہ ہو فوراً مسلمان ہو گیا نقل یہ کہ ابو علی فارمدی نیشاپور میں وعظ فرما رہے تھے اور امام الحرمین حاضر تھے پوچھا کہ العلماء ورثۃ الانبیاء کون گروہ میں ابو علی نے فرمایا تحقیق کہ نہ سائل ہی نہ مسئول مگر وہ مدعی کہ دروازہ پر سونا ہو یا دروازہ طرف محمد اسلم کے کیا آپ نیشاپور میں بیمار ہوئے ہمایہ نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ میں نے اس بیخ سے خلاص پائی وجوب جاگا آیا کہ آپ کو خبر کرے آپ نے وفات فرمائی تھی جب آپ کو قبر میں رکھا تو جو خرقہ کہ پہنے تھے اسی کا کفن دیا اور جس بندے پر بیٹھتے تھے اسی کو جنازہ پر ڈالا وہ پیرزن نے جو کچھ پر یقین کہا کہ محمد اسلم مرے جو کچھ رکھتے تھے ساتھ لیے گئے دنیا آنکو ہرگز فریقت نہ کر سکی

ذکر حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ

فضائل آپ کے بہت ہیں اور تقویٰ میں مثل نہیں رکھتے تھے عبادت میں یگانہ تھے اور معتقد فیہ یہاں تک کہ حضرت

یجی معاوضے وصیت کی کہ جب میں مردن میں سر نہ لگے گا تو میں پر رکھو تقویٰ میں آپ ایسے تھے کہ آپ کی ملن نے ایک مرغ پکا یا اور کہا کہ کھاؤ میں نے اسکو اپنے گھوڑن پالا، بعد ازیں کوئی شبہ نہیں ہوا آپ نے فرمایا کہ مرغ ایک ہمسایہ کے کوٹھے پر لگیا تھا اور چند دانے کھائے تھے اور وہ ہمسایہ لشکری تھا یہ میری طلق کے لائق نہیں ہوا آپ پر ذکر حق تعالیٰ اسقدر غالب تھا کہ حجام چاہتا تھا کہ لب کا بال برابر کرے اور لب آپ کا ذکر میں ہلتا تھا حجام نے کہا کہ اتنا توقف کرو کہ لب کا بال برابر کر لیں احمد نے کہا تم اپنا کام کرو ہمیں کئی جگہ آپ کا لب کٹ گیا ایک وقت ایک دوست نے نامہ لکھا ایک مدت تک آپ جواب لکھنا چاہتے تھے فرصت نہ پاتے تھے ایک دن درمیان تکبیر کے مرید سے کہا کہ جواب لکھ دو کہ ساتھ خدا کے مشغول رہو اور پھر ہلکو خطامت لکھو ہلکو فرصت جواب کی نہیں آپ اپنے ایک لڑکے کو توکل پر پھر بھین کرتے تھے کہ افریزند جب تک کوئی چیز درکار ہو تو فلاں سوراخ کے پاس جاؤ اور کو یا اللہ مجھے فلاں چیز دے اودہ بی بی سے کہا جو کچھ وہ مانگے فوراً اسی سوراخ میں ڈال دو ایک مدت تک ایسی ہی رہا ایک روز آپ کی بی بی نہ یقین لڑکے نے دودھ کے معمول کے موافق کھانا چاہا خدا نے غیب سے کھانا بھیجا آپ کی بی بی آئین دیکھا کہ کھانا کھاتا ہو پوچھا کہاں سے کہا جہان سے روز آتا ہوا احمد نے فرمایا کہ طریقہ اسکو مسلم ہوا ایک بزدل کا قول ہے کہ ایک روز مجلس میں احمد حرب کے مین گذر ایک بات آپ بولے کہ دل میرا اس کلمہ سے روشن ہوا چالیس برس ہوئے ہیں کہ اب تک میں اسی نذوق میں ہوں اور میرے دل سے محو نہیں ہوتا ایک روز صومعہ میں آپ عبادت کے لیے گئے اور سخت پانی برسے لگا آپ کو خطرہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ پانی گھر میں جائے اور کتا میں بھیگیں آواز سنی کہ احمد اٹھ اور گھر پھر جا کہ جو کچھ بھلو کام آتا ہے تو نے گھر میں بھیجا احمد نے اس خطرہ سے توبہ کی آپ کا ہمسایہ بہرام نام ایک گربہ تھا استعمال تجارت کو بھیجا تھا وہ لٹ گیا تھا آپ نے یادوں سے کہا چلو میرے ہمسایہ پر یہ واقعہ ہوا ہر کسی غصہ اری کرین اگرچہ گربہ پر ہمسایہ تو ہوا آپ اس کے گھر میں آئے بہرام نے استقبال کیا اور شیخ کی استیمن پر بوسہ دیا او بہت اعزاز و اکرام کیا اور اس فکر میں ہوا کہ شیخ کے واسطے دسترخوان بچائے سمجھتا تھا کہ کچھ کھائے کو آئے ہیں کیونکہ قحط تھا آپ نے فرمایا کہ خاطر فراع رکھو میں تم سے پرسش کو آیا ہوں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ تمہارا مال چوری کیا گیا ہے بہرام نے کہا ایسا ہی ہو مگر اس میں تین شکرو واجب ہوا ایک وہ کہ دوسرے مجھ سے لگنے نہ میں نے دوسروں سے لیا دوسرے وہ کہ آدھا لے گئے اور آدھا میرے پاس ہے تیسرے وہ کہ دین میرے ساتھ ہو دینا لے گئے آپ کو نہایت پسند آئی فرمایا لکھ لو کہ آس سے بولے آسانی آتی ہے پھر آپ نے بہرام سے کہا تم آگ کیوں پوجتے ہو جواب دیا تاکہ قیامت میں مجھے نہ جلائے اور میرے ساتھ رہو فانی نہ کرے اور مجھے خدا تک پہنچاؤ کہ میں نے اسقدر کفر کیا کہ اس کے کھانے کو دی ہیں آپ نے فرمایا کہ تم بڑی غلطی میں پڑے ہو کیونکہ آگ ضعیف ہو اور جو حساب تم نے اس سے سمجھا ہوا اطل ہو اگر ایک لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پانی اسپر ڈال دے تو وہ ٹھہر جائے جو ایسا ضعیف ہو کہ قوی تک پہنچا دے اور اسکو اتنی قدرت نہیں کہ اپنی
 ہڈا کھ کھود کرے پھر تلوہ خدا تک کیونکر پہنچا دے آگ جاہل ہی مشک و نجاست میں فرق نہ کرے فوراً
 دونوں کو جلا دے اور نہ جائے کہ ایمین اچھا کوئن ہی دوسرے یہ کہ شریس ہوئے ہیں کہ تم اسکو پوچھتے ہو میں
 نے ہرگز اسے نہیں پوچھا ہی تو ہم دونوں ہاتھ اسمین ڈالیں تب دیکھو کہ مختاری و فغانگا رشتی ہی یا نہیں بہرام
 دل میں اس بات نے اثر کیا اور کہا کہ چار مسئلہ ہم پہنچتے ہیں اگر جواب باصواب دو تو ہم ایمان ملاوین آپ نے
 فرمایا چھو بہرام نے کہا خدا نے اس خلق کو کیلئے پیدا کیا ہی اور جب پیدا کیا تو روزی کیلئے دی اور جب روزی
 دی تو پھر کیلئے اور اور جب مارا تو پھر کیلئے جلایا آپ نے فرمایا پیدا کیا تاکہ اسکو خالق کر کے پہچانے اور روزی دی تاکہ اسے
 رازق جلتے اور مارا تاکہ اسے قہار سمجھیں اور زندہ کیا تاکہ اسے قادر جانیں بعد اُس کے بہرام نے کہا میرے
 دل میں اتنا ہی کہ جیسا آپ نے کہا ہی آگ کو آزمائیں آگ لایا شیخ دیر تک اسمین ہاتھ ڈالے رہے کچھ ضرور نہ
 ہوا جب بہرام نے یہ دیکھا کہا اشدان لا آکھ الا اشد و اشدان محمد رسول اللہ جب وہ مسلمان ہوا شیخ نے غروراً
 اور گرے اور بیوش ہو گئے دیر کے بعد ہوش ہوا یا رونے پوچھا کیا حال تھا فرمایا بہرام نے جس وقت شہداء
 کسی میرے دل میں نہ آئی کہ شتر برس بعد بہرام ایمان لایا تھے جو شتر برس مسلمان بن کا تا ہی کیا لاؤ گے آپ اللہ
 کسی رات نہ سوتے یا دن نے کہا اگر ایک رات آپ آرام کیے تو کیا ہونے لیا جس آدمی کے اوپر بہشت آ رہی ہے
 کرتے ہیں اور نیچے دوزخ کو گرم کرتے ہوں اور وہ نہ جانتا ہو کہ کسے لائق ہی کیونکر اسکو عنید آئے تو کہ اگر
 ہم جانتے کہ کوئی مجھے دشمن رکھتا ہی اور غیبت کرتا ہی تو اسکو زور و سیم بھیجتے کیونکہ جب میرا کام کرتا ہی تو میرے
 ذرے سے خرچ کرے قولہ خدا سے ڈر و جہان تک اسکو اور اطاعت کرو جہاں تک جانو اور ہوش رکھو تو دنیا و آخرت کا ن
 گذشتہ کی طرح سے تمکو فریفتہ نہ کرے تاکہ تم انکی طرح مبتلا نہ ہو

ذکر منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ

آپ حکماء مثل نخ سے تھے اور سادات سے اس طائفہ کے و عظیمین بطریقین رکھتے تھے و عظیمین آپ سے
 بہتر کوئی بات کسی نے نہیں کی انور علوم میں کامل تھے اصحاب عراقیان سے اور مقبول اہل خراسان مرو کے
 آپ رہنے والے تھے بعض کہتے ہیں کہ بوشخ کے تھے اور بصرو میں مقیم تھے آپ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ راہ
 میں آپ نے ایک کاغذ پایا اسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم آٹھا یا کوئی جگہ نہ پائی کہ اسکو دیکھیں کھا گئے
 خواب میں دیکھا کہ یہ برکت اس حرمت کے کہ میرے نام کی تینے رکھی دیر حکمت میں نے تپ کر کھولا ایک مدت
 ریاضت کی اور وعظ مشرور کیا نقل ہو کہ ایک جو ان مجلس فساد میں مشغول تھا چار درم غلام کو دیے کہ نقل مجلس خرید

اور راہ سے پھر کر کہا کہ یا امیر المؤمنین جواب سنو عالم ترین خلق مطیع ترس ناک ہیں اور جاہل ترین خلق عاصی ہیں
 قولہ پاک ہو وہ خدا جسے عارفوں کے دل کو محل ذکر کیا اور زاہدون کے دلو کو محل توکل اور متوکلوں کے دلو کو منبع رضا
 اور درویشوں کے دلو کو جائے قناعت اور اہل دنیا کے دلو و طین قولہ آدمی دو قسم کے ہیں یا اپنے عارف ہیں
 یا خدا کے جو اپنے عارف ہیں فعل انکا مجاہدہ و ریاضت ہو اور جو خدا کے عارف ہیں فعل انکا عبادت اور طلب خدا
 قولہ آدمی دو طرح کے ہیں ایک نیا زندہ ساتھ خدا کے اور یہ قوم درجہ میں بزرگ تر ہو بلکہ ظاہر شریعت دوسرے
 وہ ہیں کہ انھیں دوسرے سے حاجت نہ ہو اس سبب سے کہ وہ جانتے ہیں جو کچھ خدا نے ازل میں قسمت کی
 ہو خلق اور رزق اور موت اور حیات اور سعادت اور شقاوت سوا اسکے نہ ہو پس وہ لوگ عین افتقار میں ہیں ساتھ
 خدا کے قولہ حکمت بات کہنی دل میں عارفوں کے زبان نصیحت سے اور دل میں زاہدون کے زبان تفصیل سے
 اور دل میں غلابدون کے زبان توفیق سے اور دل میں مریدوں کے زبان تفکر سے اور دل میں عالموں کے زبان
 تذکر سے قولہ نیک بخت وہ آدمی ہو کہ صبح کو اسے اور عبادت اسکا حرفہ ہو اور درویشی اسکی آرزو اور عزت اسکا
 مقام اور آخرت اسکی ہمت اور مرگ میں اسکی فسخہ اور آئندہ رکھنا تو یہ سے اسکے رحمت کی قولہ بندوں کے دل
 سب روحانی صفت ہیں پس جس وقت کہ دلائل میں دنیا راہ پاوے وہ روح کہ ان دنوں میں پہنچی ہو حجاب میں
 ہو قولہ بہترین لباس بندہ کے لیے تواضع ہو اور شکستگی اور عارفانوں کے لیے تقویٰ قولہ جو کوئی ذکر خلق میں
 مشغول ہو ذکر حق سے باز رہا قولہ سلامتی نفس کی مخالفت اسکی ہو اور بخاری بلا متابعت میں اسکے قولہ جو
 کوئی خراج کو مصیبت دینا سے وہ جلد بہ نیست دین میں چلے قولہ آرزو دنیا کی ترک کرو تب عمر سے راحت پاؤ
 اور زبان نگاہ رکھو تو خدو را ہی سے بچو جب آپ نے وفات پائی ابو الحسن شعرانی نے آپ کو خواب میں دیکھا
 ہو چھا خدا نے تمھارے ساتھ کیا کہا مجھ سے ہو چھا کہ منصور عمار تو ہی ہو کہا ہاں سرایا تو ہی تھا کہ خلق کو
 زہد کرنا کہتا تھا اور خود ساتھ مذکر کا کام نہ کرنا تھا میں نے کہا ایسا ہی ہو جیسا تو فرماتا ہو مگر ہرگز مجلس کوئی میں نے
 نہیں کہی کہ پہلے تیری شانائین کی اور تیرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ پر درود نہ بھیجا تب خلق کو نصیحت کی خدا نے
 فرمایا تم سچ کہتے ہو بعد اسکے فرشتوں کو حکم دیا کہ اسکے لیے کرسی بچاؤں تو ملاکون میں میری شانائے جیسا کہ زمین
 ہر درمیان آدمیوں کے کہتا تھا

اذکر حضرت احمد بن محمد انطاکی رحمۃ اللہ علیہ

قدماے مشائخ اور کبار اولیات تھے ساتھ انواع علوم ظاہر و باطن کے مجاہدہ تمام بکتے تھے عمر دراز پائی
 تھی تیج تائبین کو پایا تھا مہدی حضرت عارف محاسبی کے تھے اور بشر حافی و سہری سقطی و فیض علیہم الرحمۃ کو

دیکھا تھا تیزی فراست سے آپ کے حضرت سیلان دارائی آپکو جاسوس بقلب کہتے تھے کلمات لطیف اور اشارت
نادر کہتے تھے جیسا کہ ایک شخص نے اُسے پوچھا کہ تم مشتاق خدا کے ہو فرمایا نہیں کہا کیوں فرمایا اس سبب سے
کہ شوق واسطے غائب کے ہو جب غائب حاضر ہو شوق کہاں رہے پوچھا معرفت کیا ہی فرمایا اُسے تب ہی میں
اول اثبات وحدانیت واحد تبار دوم قطع کر نادر کا ماسوے اس سے نیست وہ کسی کو عبادت کرنے میں
اُسکے راہ نہیں ہو وہ من چل امدلہ نور اقبالہ من نور پوچھا علامت محبت کی کیا ہی فرمایا کہ عبادت اُسکی بخور
ہو اور تفسیر اُسکا دایم اور خلوت اُسکی بہت اور خاموشی اُسکی ہمہ دم نہ کسی کو دیکھنے نہ کسی کی سننے جب یہ خصوصیت
پہونچے غمگین نہ ہو جب بہتری مٹھ دیکھلا وہ خوش نہو نہ کسی سے ڈرے نہ کسی کی امید رکھے پوچھا خوف
و رجا کیا ہی اور علامت وہ نون کی کون ہی جسے مایا علامت خوف کی گریہ اور علامت رجا کی طلب جو صاحب
رجا ہی اور طلب نہ رکھے وہ جموٹا ہی اور جو صاحب خوف ہی اور گریہ نہ رکھے وہ کذاب ہی قولہ را حنی ترین
آدمیوں میں بجات سے میں نے اُس آدمی کو دیکھا کہ وہ ترسناک تھا اپنے نفس پر کہ مبادا وہ بجات نہ پاوے
اور ترسناک تر ہلاک سے اُس آدمی کو پایا کہ ایمن تر تھا اپنے نفس پر قولہ وہ تھے نہیں دیکھا کہ یوسف علیہ السلام
نے جب گمان کیا کہ حق تعالیٰ اپنے عقاب نہ کرے کیسی عقوبت آپر ظاہر ہوئی قولہ کمترین یقین وہ ہو کہ جب
دل میں پہونچے دل کو پر نور کرے اور ہر شک کو اُس سے پاک کرے شکر اور خوف خدا کا ظاہر آوے
قولہ جب پاس اہل جب کے بیٹھے ساتھ صدق کے بیٹھے کیونکہ وہ لوگ جاسوسان دونوں کے ہیں ہمتارے
دونوں میں جائیں اور باہر آئیں قولہ نشان رجا کا وہ ہو کہ جب بھلائی اُسکو پہونچے اُسکو الہام شکر کا
دین خدا سے تمامی نعمتوں کا دنیا میں اور تمام عفو کا آخرت میں نشان زہد کی چاہیزین بین اعتماد خدا پر اور
بیزاری خلق سے اور اخلاص واسطے خدا کے اور احتمال ظلم کا بسبب بزرگی دین کے قولہ جو خدا کا زیادہ عارف
ہو وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہی قولہ جب صلاح دل کی ڈھونڈو تو دم چاہو محافل زبان سے قولہ نافع ترین
اخلاص وہ ہو کہ دور کرے تجھ سے ریا اور بناوٹ اور زمین کو قولہ بزرگترین تواضع وہ ہو کہ دور کرے تجھے کبر
اور دفع کرے تیرا غصہ قولہ زیانکار تیرا وہ گناہ ہو کہ تو طاعت کرے جہل پر کیونکہ غیر اُسکا تجھ اُس سے زیادہ ہو
کہ تو جہل پر مصیبت کرے قولہ جو تھوڑے گناہ کو آسان اور چھوٹا جانے جلد اُس پر بہت تافت آوے قولہ خواص
خواصی کرتے ہیں دریاے فکر میں اور عام سرگشتہ پھرتے ہیں بیابان غفلت میں قولہ انام تمامی علو کا علم ہی اور
امام علون کا عنایت حق قولہ یقین ایک نور ہو کہ حق تعالیٰ بندوں کے دلوں میں ظاہر کرے تو اُس نور سے کل
امور آخرت کو مشاہدہ کرے اور قوت سے اُس نور کے سبب محاب اُسکے درمیان اور درمیان اُسکے جو آخرت
میں ہی جلاوے تب اُس نور سے دیکھنے کل اُن کا مونکو جو آخرت میں ہیں قولہ اخلاص وہ ہو کہ جب تو عمل کئے

تو یہ نہ چاہیے کہ سبب اس عمل کے مجھے یا دکرین یا بزرگ زمین اور طلب کرے تو اب عمل کا کسی سے مگر خدا سے خلاص
عمل کا ہی قول عمل کرو اور مایا جان کہ کوئی نہیں ہو زمین پر سوا تیرے اور کوئی نہیں ہو آسمان پر سوا اسکے قول یہ تھوٹے
روز جو باقی رہ گئے ہیں انکو غنیمت جانو اور اتنی عمر جو باقی ہو انکو صلاح میں کاٹو تو بخشے جو کچھ آگے گذر ہی قول
دل کی دو اپانچ چیزیں ہمیشہ اہل صلاح قرآن پڑھنا پیٹ خالی رکھنا ناشب اور زاری وقت سحر قول عدل
کی دو قسم ہر ایک عدل ہو ظاہر درمیان تمہارے اور خلق کے اور ایک عدل ہو باطن درمیان تمہارے اور
خدا کے اور طریق عدل کی استقامت ہو قولہ خدا فرماتا ہے انما امواکم واولادکم فتنہ اور ہم لوگ فتنہ زیادہ کہتے
ہیں نفس ہو کہ ایک شب تیش آدمی اسباب سے جمع ہوے اور دسترخوان بچاؤنی تھوڑی بھی شیخ نے ٹکڑے
ٹکڑے کیے اور ہر ایک کے آگے ایک ٹکڑا رکھا اور چرخ اٹھا دیا جب چرخ بچھلایا گیا سب ٹکڑے روٹی کے ٹکڑے
تھے کسی نے بقصد دنیا اس کا ٹکڑا فریون کی اسی تربیت کی ہے۔

ذکر حضرت عبداللہ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ

اصل آپ کی گرفتار اور انطاکیہ میں ساکن تھے ساتھ یوسف اباط کے صحبت رکھتے تھے مذہب سفیان ثوری کا
رکھتے تھے حلال کھانے میں بہت باغ کرتے تھے بڑے پرہیز گار اور متوکل تھے کلمات لطیف رکھتے تھے
فتح موصلی نے فرمایا ہو کہ میں نے جب آپ کو پہلے دیکھا تو مجھے فرمایا کہ اوخر اسانی کل چار چیزیں ہیں چشم و زبان و دل
و مہو آٹکھ سے کہیں ست دیکھو کہ لاف نہیں ہو زبان سے کچھ نہ بولو کہ خدا تمہارے دل میں خلافت اسکے جاغا
ہو اور دلو کو خیانت اور کبر سے اوپر سل نوں سے باز رکھو اور ہو اکو نگاہ و کو سر میں اور کچھ ازربے ہو اکے مت
ڈھونڈو اگر یہ چار چیزیں اس صفت سے نہ ہوں تو سر پر خاک ڈالنا چاہیے کہ اس میں تمہاری شقاوت ہو قولہ خدا
تعالیٰ نے دونوں کو مقام ذکر کا پیدا کیا ہو جب ساتھ نفس کے صحبت رکھتے ہیں موضع شہوت ہو جاتا ہو اور
باز نہیں لکھتا ہو شہوت کو دل سے مکر خوف بقرار کرنے والا یا شوق بے آرام کرنے والا قولہ جو کوئی چاہے
کہ اپنی زندگانی میں زندہ رہے اس سے کہہ دو کہ دلکش کند کھے اور طبع نہ رکھے توکل سے آزاد ہو قولہ غم
مت کر مگر اسی چیز کے لیے کہ قیامت کے دن اس سے تمکو ضرر ہو اور خوش نہ ہو مگر اس چیز کے لیے قیامت میں تمکو
وہ خوش کرے قولہ نافع ترین وہ خوف ہو جو معصیت سے باز رکھے اور نافع ترین وہ امید ہو کہ کام تیسرے
آسان کرے قولہ جو کوئی باطل بہت سے ذوق طاعت اسکے دل سے جاتا رہے قولہ نافع ترین وہ خوف
ہو کہ تیسرے امداد کو دائم کرے اسپر جو کچھ فوت ہو اہر جری عمر سے غفلت میں قولہ رجا میں قسم کی ہر ایک یہ
کہ کوئی نیکی کرے اور امید کرے کہ قبول ہوگی وہ سب یہ کہ کوئی بُرائی کرے اور توبہ کرے اور امید
رکھے کہ بخشا جائیگا تیسرے جھوٹی رجا ہوئی ہو کہ ہمیشہ گناہ کرے اور آمرزش کی امید کے قولہ ظاہر

لیجیٹیم نامہ جہودہ و سکون یا وقت ۱۲

عمل میں عمل سے زیادہ سخت ہو اور عمل خود ایسی چیز ہو کہ ادا کرنے سے اُس کے جو افراد ان قاصرین اخلاص کے کون پہونچتا ہو قولہ کسی حال میں صدق سے کوئی مستغنی نہیں ہو سکتا ہو اور صدق مستغنی ہو سب سے جو کوئی ساتھ صدق کے ہو حقیقتاً جو کچھ اُس کے اور خدا کے درمیان میں ہو اُس سے مطلع ہو آسمانوں میں اور زمینوں میں قولہ اگر تمھاری یہ خواہش ہو کہ خدا کے کام میں تم سے کوئی سبقت نہ لجا سکے تو تم وہ چیز مت چاہو جو سب سے زیادہ بھلی معلوم ہو۔

اذکر حضرت ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ

اکابر علماء و مشائخ شام سے تھے صاحب کرامت اور ریاضت کلمات عالی رکھتے تھے اقران سے حضرت جلیل کے تھے اور یاران سے حضرت ابن جلا کے عمر دراز پائی تھی نقل ہے کہ ایک فقیر جنگل میں جاتا تھا ایک شیر نے اُس کا قصد کیا جب نزدیک آیا اور درویش پر نگاہ کی منہ خاک پر رکھا اور بھر گیا جب درویش نے اپنے کو بغور دیکھا تو ایک ٹکڑہ خرقہ کا آپ کے اپنے کپڑے پر پایا جانا کہ شیر نے حرمت اُس ٹکڑہ کی کی قولہ معرفت اثبات حق ہو اُس پر چائیک و ہم پہونچے قولہ قدرت آشکارا ہو اور آنکھیں کھلی ہوئیں مگر فطر ضعیف ہو قولہ نشان دوستی حق قبول کرنا اُس کی طاعت کا ہو اور متابعت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قولہ ضعیف ہو خلق وہ ہو کہ باز رکھنے سے شہوت کے عاجز ہو اور قوی ترین خلق وہ ہو کہ قادر ہو اُس کے ترک پر قولہ قیمت ہر آدمی کی بقدر ہمت اُس کے ہو اگر ہمت اُس کی دنیا ہو تو کچھ قیمت اُس کی نہیں اگر ہمت اُس کی رضا ہو لی ہو تو ممکن نہیں ہو کہ ہمت قیمت کو اُس کی کوئی پائے یا اُس کو جان سکے قولہ راضی وہ ہو کہ جو سوال کرے برابر فیض میں شرط رضا نہیں ہو قولہ توکل تکیہ آنا ہو اُس چیز پر جسکی خدا نے ضمانت کی ہو قولہ کچھ تھے ضرور ہو پرچ پہونچتا ہو پرچ زیادہ طلب نہیں ہو قولہ جو عزیز ہو کسی چیز میں سوائے خدا کے حق یہ ہو کہ وہ دلیل ہو قولہ کافی ہو بلکہ دینا سے دو چیز صحبت فقر اور حرمت اولیا

اذکر حضرت عبداللہ محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ

کہا یہ شایخ خراسان سے تھے ریاضت و فتویٰ میں بے نظیر مرید حضرت خضویہ کے تھے ترمذی کو دیکھا تھا ابو عثمان چیری کو آپ کے ساتھ بہت محبت تھی ایک دفعہ آپ کو نامہ لکھا کہ علامت شکاوت کی کیا ہو کہا تین چیز ایک وہ کہ خدا اُس کو علم دے اور عمل سے محروم رہے دوسرے یہ کہ عمل دے اور اخلاص سے محروم ہو تیسرے وہ کہ اُس کو صحبت صالحوں کی نصیب ہو اور حرمت اُنکی کرے اور ابو عثمان نے یہ بھی کہا اگر مجھ میں قوت ہوتی تو میں پناہ میں محمد فضل کے جاتا تو میرا بھید اُس کے دیکھنے سے روشن اور صاف ہوتا آپ پر اہل رخ نے بہت جفا کی اور زبان درازیاں کیں اور بلخ سے نکال دیا آپ نے بد دعائی کہ اتنی ایسے صدق لیلے کہتے ہیں کہ اُس کے بعد بلخ سے کوئی صدیق ظاہر نہ ہو اقولہ مجھے تعجب آتا ہو اُس شخص سے کہ اپنی خواہش سے اُس کے گھر جانے اور زیارت کرے کیون خواہشوں کو

الات بنین مارتا کہ اس تک پہنچے اور دیدار کرے قولہ سو فی وہ جو کہ صاف ہو سب بلاؤں سے اور غائب ہو سب عطاؤں سے قولہ نفس کی منناؤں سے اخلاص میں راحت ہو قولہ جب مرید گوشہ خاطر سے دنیا کی طرف دیکھے تم اس کی طرف مت دیکھو قولہ چار چیزوں سے اسلام آدمی سے مفارقت کرنا ہو ایک یہ کہ نکل نہ کرے اسپر جو کچھ وہ جانتا ہو دوسرے وہ عمل کرے اسپر جو نہیں جانتا ہو تیسرے یہ کہ نہ ٹوٹ دے جو کچھ نہیں جانتا ہو اور لوگوں کو علم سکینے سے منع کرنا ہو قولہ نزدیک ترین اہل معرفت کے مجتہد ترین ان میں کے ہیں اداسے شریعت میں اور بڑے صاحب غمت ہیں حفاظت اور متابعت میں قولہ محبت ایثار ہو اسکے چار معنی ہیں ایک دل میں ذکر دوام اور خوش رہنا اس سے دوسرے اس عظیم کرنا ذکر حق سے تیسرے قطع اشتغال چوتھے اختیار کرنا اس کو اپنے اوپر اور جو کچھ اس کے سوا ہو جیسا کہ حقیقی فرماتا ہو قل ان کان آباؤکم وابتائکم وخواؤکم وازواجکم وغیرہم دلی قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ سبحان حق کی یہ صفت ہو کہ محبت ان کی بنی ایثار ہو بعد اسکے معاملہ انکا چار مقاموں پر جانے ایک محبت دوسرے مہبت تیسرے جیسا بچہ تھے تعظیم قولہ ایثار ازادہ دن کا بے نیازی کے وقت ہو اور ایثار جو افرادوں کا حاجت کے وقت

اذکر حضرت محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

محرمان مثالیج سے تھے معروفان اہل ولایت سے شرح معانی میں ایک نشانی تھے روایات احادیث میں کیا فتون و علم میں کامل شریعت و طریقت میں مجتہد مذہب انکا علم پر تھا اور وہ علم ربانی تھا مقلد کسی کے نہ تھے حکمت آپ کو بنایت تھی حکیم امت تھے اور صاحب کشف اور اسرار آپ کو حکیم اولیا کہتے تھے کیا صفت و کرامت بہت رکھتے تھے صحبت ابو تراب و احمد خضردیا اور ابن جلاب رحمہ اللہ کی پائی تھی یحییٰ معاویہ سے گفتگو کی تھی تصانیف آپ کی بہت ہیں اور مشہور آپ وقت میں ترمذ میں کوئی آپ کی بات سمجھ نہیں سکتا تھا آپا پل شہر سے چھپے رہتے تھے ابتدا میں دلا بطلان کے ساتھ مشورہ کیا کہ تینوں آدمی پڑھنے کو سفر کریں جب عرض مصمم کیا انکی والدہ نے کہا کہ میں بوڑھی ہوئی میرے کام کرنے والے تم ہو مجھ کو کس پر چھوڑتے ہو اس بات سے آپ کے دل میں درد ہوا اور ترک سفر کیا اور وہ دو چلے گئے جب پانچ مہینے گزرے ایک دن گورستان میں بیٹھے آپ زار زار رو رہے تھے کہ میں پڑا ہوا میرے ساتھی اکل عالم ہو کر آئینگے نا گاہ ایک بوڑھے نورانی مشکل ایک گوشے سے اُٹھے اور پوچھا سب گریہ کیا ہو آپ نے حال کہا آن بوڑھے نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم سکورہ زمین بہن دین تو تم جلد ان لوگوں سے بڑھ جاؤ آپ نے کہا بہتر چنانچہ وہ بوڑھے تین برس تک آپ کو بہن دیتے رہے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ خضر علیہ اسلام تھے آپ نے فرمایا کہ یہ دولت رضاے مادر سے پائی اور اسی طرح وہ بوڑھے آئے اور باہم مباحثہ کرتے ابو بکر و راق کہتے ہیں کہ ہر سنیچر کو حضرت خضر علیہ اسلام انکے پاس آتے اور بحث کرتے اور یہ بھی ابو بکر و راق سے منقول ہو کہ شیخ نے اسے کہا کہ آج میں تعین ایک جگہ لے جاؤں گا چنانچہ میں انکے ساتھ چلا تھوڑی دیر میں ایک بیابان عظیم دیکھا

وہاں ایک درخت سبز کے بیجے ایک تخت سونے کا بچھا ہوا ہو اور پانی کا چشمہ جاری ہو اور اس تخت پر ایک شخص لباس
 سلکاف پہنے ہوئے بیٹھے ہیں جب شیخ نزدیک گئے وہ کھڑے ہوئے اور شیخ کو تخت پر بٹھایا تھوڑی دیر بعد ہر طرف
 سے لوگ آنے لگے چالیس آدمی جمع ہوئے انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ انا آیا ہے کھایا شیخ نے سوال کیا
 اس مرد نے جواب طول دیا کہ میں نے ایک کلمہ بھی اُسکا نہ سمجھا بعد اُسکے نصحت ہو کر واپس ہوئے اور مجھ سے کہا
 کہ جاؤ تم سید ہوئے ایک ساعت میں ہم لوگ ترنہ میں پہنچے میں نے کہا یا شیخ وہ کون سی جگہ تھی اور وہ کون
 مرد تھے کہا وہ یتیم بنی اسرائیل تھا اور وہ درمقطب المدار تھے میں نے کہا ایک ساعت میں یتیم بنی اسرائیل تک
 ہلوگ کیونکر پہنچے فرمایا ابا بکر تکو پہنچنے یا نہ پہنچنے یا اُسکی حقیقت سے کیا کام ہو قولہ ہر چند پہنچے جا کر نفس کو
 طاعت پر رکھیں مگر ہم مجبور رہے اور اپنے سے ناامید ہوئے پہنچے جانا کہ شاید خدا نے اس نفس کو دوزخ کے لیے پیدا کیا
 دوزخ کی کو ہم کیا پالیں میں نے دیا کہ انا سے گیا اور ایک دوست سے کہا کہ میرے ہاتھ پیر باندھ دو وہ باندھ کر چلا گیا میں نے
 اپنے تئیں لڑھک کر دیا میں ڈالا کہ ڈوب جاؤں پانی نے میرے ہاتھ پیر کھول دیے اور میں نے مجھے کنارہ پر ڈال
 دیا میں اپنے سے ناامید ہو گیا اور کہا سبحان اللہ تو نے یہاں نفس پیدا کیا کہ یہ بہشت کے لائق نہ دوزخ کے اس ساعت میں
 کہ میں اپنے سے ناامید ہوا برکت سے اُسکی مجھ پر سر رکھنے میں نے دیکھا جو کچھ لائق تھا اور اس وقت میں اپنے سے عجب
 ہوا اور برکت سے اس ساعت کے میں جیسا ابو بکر و راق کہتے ہیں کہ ایک دن شیخ نے مجھے ایک جزو اپنی تصانیف
 سے دیا اور فرمایا کہ اسکو دریا میں ڈال دو میں نے اُسکو پڑھا تو سراپا مغز حقائق تھا میرا دل نہ راضی ہوا کہ اسکو پانی
 میں ڈالوں میں گھر رکھ کر چلا آیا کہا کہ ڈال دیا فرمایا تھے کیا دیکھا عرض کی کچھ نہیں فرمایا تھے نہیں ڈالا ہو اور کہید
 فرمائی کہ جاؤ ڈال دو میں نے جا کر ڈالا فوراً دیکھا کہ دریا بھٹ گیا اور ایک صندوق کھلا ہوا اُس میں سے نکلا اور وہ
 جزو اس صندوق میں گرا اور صندوق بند ہو گیا اور دریا بدستور ہو گیا میں پھر آیا شیخ نے فرمایا کہ اب تھے ڈالیں
 نے عرض کی کہ خدا کے لیے اس بھید سے مجھے مطلع کیجیے فرمایا میں نے کچھ علم میں اس طائفہ کے تصنیف کیا تھا کہ
 کشف تحقیق کا اُسکے سب عقول پر شکل تھا برادر مخضر نے مجھ سے مانگا تھا وہ صندوق ایک مچھلی اُنکے حکم سے لائی
 تھی اور حق تعالیٰ نے پانی کو حکم دیا تھا کہ اُن تک پہنچا دے ایک مرتبہ آپ نے کل تصنیفیں اپنی دریا میں ڈال دیں
 حضرت مخضر سب کو لیے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہا اپنے کو اس میں شمول رکھو آپ نے کہا ہرگز میں نے تصنیف
 نہیں کیا ہو اس عرض سے کہ لوگ کہیں کہ فلان کی تصنیف ہو مگر جب وقت مجھ پر تنگ ہوتا تو اس سے دل
 بہلا ساتا مدت العیش میں آپ نے ایک ہزار ایک مرتبہ خدا کو خواب میں دیکھا آپ کے وقت میں ایک زاہد تھے کہ
 آپ پر اکثر اعتراض کرتے اور خواجہ کے تمامی کائنات میں ایک مجھو پڑھا تھا آپ جب حجاز سے واپس آئے تو
 ایک کتیا نے اُس میں بچہ دیا تھا شیخ نے نہ چاہا کہ اُسکو اپنے اختیار سے نکال دیں اور یہ قصد کیا کہ وہ خود بچ جائے

اُس دن ستر دفعہ وہاں گئے کہ شاید وہ خود اُٹھے اور بچو نکلو اُسکے تکلیف نہ ہو اُس رات کو اُن زاپہ نے جو آپ کے اعتراض کرتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تم اُس آدمی کے ساتھ برابری کرتے ہو جسے انہی مرتبہ ایک کتیا کے ساتھ جو انمردی کی ہو اگر سعادت ابدی چاہتے ہو تو اُسکی خدمت میں کرنا پڑے حالانکہ وہ زاپہ آپ کے سلام کے جواب دینے کو تنگ جانتے تھے بعد اُسکے تمام عمر آپ کی خدمت میں کافی آپ کے عیال سے پوچھا کہ شیخ کو کبھی نصیحت آتا ہو کہا ہاں جب ہم لوگ سے کوئی آزار پہنچتا ہو تو ہلوگ کے ساتھ نیکی زیادہ کرتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے اور روتے ہیں اور کہتے ہیں خدایا میں نے تجھ کو کس چیز میں آزدہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو مجھ پر کڑا کر دیا اُمی میں نے توبہ کی ان لوگوں کو صلح پر لاہم لوگ سمجھتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں تاکہ شیخ کو پھر اپنی حالت پر لاویں کسی نے ایک شخص سے کہا کہ آپ کو اتنا ادب ہو کہ عیال کے سامنے بھی ناک نہیں صاف کرتے اُس شخص نے یہ سنتے ہی آپ کی زیارت کا قصد کیا آپ مسجد میں تھے باہر بٹھا جب آپ نکلے تو پیچھے چلا اور اپنے دل میں کہا کہ ہم جان لیتے یہ جو مٹا ہے وہ سچ ہے یا نہیں شیخ نے اس بات کو فوراً دست باطن سے جانا منھ پھیر کر ناک صاف کی اُس نے اپنے دل میں کہا کہ شاید تجھ کو کبھی یا یہ یا نہ پڑے کہ شیخ مجھ پر مارتے ہیں کہ بھید بزرگوں کا ہم نہ ڈھونڈیں شیخ پھر اُسے یہاں سے میاں سچ ہے جو کچھ کہا ہے اگر چاہتے ہو کہ سب بھید پر ظاہر کریں خلق کا بھید خلق پر نگاہ رکھو کیونکہ جو بھید بادشاہ کا ظاہر کرے وہ رازداری کے قابل نہیں زمانہ شباب میں آپ پر ایک عورت جمیلہ مالدار فریفتہ ہوئی اور اُس نے آپ کی خواہش کی کیونکہ آپ بہت خوبصورت تھے آپ نے قبول نہ فرمایا ایک روز اُس عورت نے خبر پائی کہ محمد فلاں باغ میں ہیں اُس نے اپنی آدائش کی اور وہاں گئی آپ نے جب اُسکو دیکھا بھاگے اور وہ عورت پیچھے دوڑی جاتی تھی اور کہتی تھی کہ آخر کیوں میرے خون میں کوشش کرتے ہو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور ایک دیوار بھانڈ کر بھاگے بعد اُسکے کہ آپ بوڑھے ہوئے ایک روز ملا حظہ احوال اور اقوال کا اپنے کرتے تھے وہ حالت آپ کو یاد آئی اور دل میں آیا کہ اگر اُس دن اُس عورت کی حاجت میں رو کر دیتا جو ان تھا پھر توبہ کر لیتا جب یہ آپ کے دل میں گذرنا آپ کو سخت خلق ہوا کہا اُمی نفس خبیثہ پر مصیبت جو اُمی میں یہ دل میں نہ تھا اب اس پری میں بعد اتنی ریاضتوں اور مجاہدوں کے گناہ نہیں کرنے پر پشیمانی۔ اُسکے کیا معنی ہیں اور سخت اندوگدیں ہو جے اور میں روز اس ماتم میں بیٹھے رہے جو تھے روز بخیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا علیکن مت ہو کہ یہ بات اس سبب سے نہیں ہے کہ تمھارے حال میں کچھ نقصان ہوا بلکہ سبب یہ ہے کہ میرے زمانہ کو بعد ہو گیا اور میں اس زمانہ سے دور پڑ گیا جو کچھ تم نے دیکھا مفارقت طویل سے میرے زمانہ کے جو آپ بیاد ہوئے اور اواراد ترک ہو گئے آپ تاسف کر رہے تھے کہ مجھ سے جو خبر ہوتا تھا وہ بند ہو گیا ایک آواز سنی کہ یہ کیا تم

ہو لئے جو کام کم کرتے ہو کیا دیا انہیں کم میں کروں تیرا کام سوا ہے سو غفلت کے اور میرا کام سوا ہے صدق کے
 انہیں ہوتا اس بات سے آپ کو ندامت ہوئی اور توبہ کی قولہ مرد جب ریاضت کھینچے اور بہت آداب ظاہر بھی لائے
 اور تہذیب اخلاق حاصل کرے تو بعد اسکے انوار عطا ہائے ایزدی اپنے دل میں پاوے اور دل اسکا اُس سبب سے
 وسیع ہو دینہ مشرق اور نفس اسکا صفائے توحید میں درآوے اور اسمین خوشی نہ ہو تب وہاں ترک عزت کرے
 اور گفتگو میں آوے اور ظاہر کرے اُس فتوح کو جو اس راہ میں ظاہر ہوے ہوں تو خلق اسکو اسکی باتوں کے
 اور اس کے فتوح غیب کے سبب سے بزرگ جانیں اور عزت کریں اسوقت نفس فریفتہ ہو اور مثل شیر کے
 آچکا اور اسکی گردن پر جابیٹھے اور وہ لذتیں جو اُس نے اجتہاد میں مجاہدہ میں اپنے پائی تھیں منبسط ہوں جیسا کہ
 مچھلی جال سے تڑپے کہ کسی طرح پھر دیا میں ڈوبیں اور پھر جال میں نہ پھنسیں نفس جب قضاے توحید میں پہنچتا ہے
 ہزار درجہ خبیث تر و مکار تر ایسا ہو کہ ہرگز پھر دام میں اس کے نہ پھنسنے جیسا کہ پہلے پھنسا تھا وہ مقام کم کشا و مستبسط
 ہو ابتدا میں بشریت اُس نے آہ بنایا تھا اور یہاں وسعت توحید اپنا آہ بناوے پس نفس سے غافل مت رہو اور ہوش
 رکھو تو نفس پر ظفر پاؤ اور اس آفت سے کہیں نے بیان کیا ہے بزرگ کہ شیطان اندر بیٹھا ہوا ہے۔ اس مقام پر قصہ
 خناس پسر شیطان کا بیان کیا ہے شیطان نے اپنے بیٹے کو بکری کی صورت میں حضرت آدم دوجا کو کھلا دیا
 جسکے اثر سے ہر آدمی کے ساتھ شیطان پیدا ہوتا ہے اور رہتا ہے (خناس الذی یوسوس فی صدور الناس)
 من الجنۃ والناس قولہ جنم ایک صفت بھی صفات انسانی سے باقی ہو وہ آزاد نہیں جیسے غلام مکتب کہ اگر
 اُس پر ایک دام بھی باقی ہو تو وہ آزاد نہیں مگر جسے آزاد کیا ہو اور اُس پر کچھ باقی ہو ایسے لوگ مجذوب ہوں کہ خدیجہ کا
 لے انہیں بند سے نفس کے آزاد کیا ہو جو قوت جذب کیا ہو پس وہ آزاد حقیقی ہوں قولہ مجذوبوں کے مقامات
 ہیں بعض اُن میں ثلاث نبوت بعض کو نصف نبوت اور بعض کو نصف سے زیادہ یا نیک ہو چکے کہ خاتم الاولیا
 ہو اور ہر منزلہ اولیا جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور متر انبیا و ختم نبوت تھے اور ختم انبیا کا
 ہو سکتا ہے کہ یہ مجذوب مہدی آخر الزمان ہو کسی نے پوچھا کہ اولیا کو بھی خوف سوء خاست ہوتا ہے نہ خوف مایا ہاں مگر
 خوف خطرات ہی کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ خدا اُس پر عیش خوش تیرہ نہیں کرتا قولہ خدا کے ذکر میں رہا مشغول
 رہنا چاہیے کہ اُس سے سوال نہ کر سکیں اور وہ مقام بہت بزرگ ہے لغوی لوگ نہیں سمجھ سکتے پوچھا لغوی کون ہیں
 وہ لوگ کہ آیات الہی کے اہل نہیں ہیں کسی نے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے اور جو افریدی کیا ہے فرمایا تقویٰ وہ ہے کہ قیامت میں
 کوئی تمھارا دامن نہ پکڑے اور جو افریدی وہ ہے کہ کم دامن کسی کا نہ پکڑد قولہ عزیز و آدمی ہے جسکو معصیت نہ عوازی کیا
 اور آزاد وہ ہے جسکو طمع نے بندہ نہ بنایا ہو اور خواجہ وہ ہے جسے شیطان نے اسیر نہ کیا ہو اور عاقل وہ ہے کہ پرہیزگاری
 کرے واسطے خدا کے اور حساب ڈھونڈھے اپنے نفس سے قولہ جو کوئی طریقت میں در آیا اسے اہل معصیت سے

بجھ باقی نہ رہے قولہ جو کوئی کسی چیز سے ڈرے اُس سے بھاگے اور جو خدا سے ڈرے اُسی میں بھاگے قولہ اصل مسلمانی
 دو چیز ہی ایک دیکھنا منفعت کا دوسرے خوفِ طغیث کا قولہ کسی بھولی ہوئی چیز کا نعم نہ کھانا چاہیئے مگر بھولنے کا
 نیت کے کیونکہ کوئی کارِ نیک بے نیت کے درست نہ ہو قولہ جس کسی کو کھمت اُسکی دین ہو سب کام دنیاوی اُسکے
 اس ہمت کی برکت سے دینی ہوں قولہ جسکی ہمت دنیا ہو سب دینی کام اُسکے شومی سے یہی ہمت کے تباہ ہوں قولہ
 جو کوئی پسند کرے علم سے اور سخن بے زہد کے زندگی میں گرے اور جو کوئی قبول کرے فقہ بے تقویٰ کے گدہ گرفتار
 فتن ہو قولہ جو کوئی اوصافِ عبودیت میں جاہل ہو اوصافِ ربوبیت میں زیادہ تر جاہل ہو قولہ تم چاہتے ہو
 کہ بقائے نفس حق کو پہچانو اور تمہارا نفس آپ کو نہیں پہچان سکتا ہی پس کیونکر خدا کو پہچان سکے قولہ خدا کی چار چیزیں
 میں تلوار و سر کا فرمانِ درگاہ عالمانِ سفر شکم گر سنگانِ تحراب و مناجاتِ رحمان قولہ سو بھولے کرگ بکریوں میں
 وہ تباہی نہ کریں کہ ایک ساعت تیرے ساتھ شیطان کرے سو شیطان وہ نہ کریں جو تیرا نفس تیرے ساتھ کرے
 قولہ کافی ہو مرد کو وہ عیب کہ خوش کرتا ہو اُس خیر سے جو اُسکو نقصان ہو قولہ خدایتعالیٰ نے ضمانتِ بندوں کے
 رزق کی کی ہو تو بندوں کو ضمانت توکل کی لازم ہو قولہ راقبہ اُسکا کرنا چاہیئے کہ کوئی نظر اُسکی تجسس غائب
 نہیں ہو اور شکر اُسکا کرنا چاہیئے کہ کوئی نعمت اُسکی تجھ سے منقطع نہیں ہو اور رخصوع اُسکے حضور میں کرنا چاہیئے
 کہ اُسکے ملک اور سلطنت سے باہر نہ جاسکے قولہ جو اندزدی وہ ہو کہ مسافر اور مقیم اُسکے آگے برابر ہوں قولہ حقیقت
 محبتِ خدا کی انس دوام ہو اُسکے ذکر سے قولہ جو کہتے ہیں کہ دل نامتناہی ہو یہ بات سچ نہیں ہو اس سبب
 کہ ہر دل کو ایک کمال معلوم ہو کہ جب وہاں پہونچے پھر جائے مگر معنی یہ ہیں کہ راہ نامتناہی ہو قولہ اعم اعظم
 متجلی نہ ہو اگر محمد میں پناہ صبر علیہ وسلم کے

ذکر حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ

آپ طوس کے رہنے والے تھے اور اکابرِ شائع خراسان سے تھے بغداد میں رہتے ساتھ قطب المدار کے صحبت
 رکھتے تھے اور خود واقف تھے آپ نے چالیس تن اہل تکمیل کی خدمت کی تھی اور اُن سے فائدہ اٹھایا تھا علومِ ظاہر
 و باطن میں کامل تھے اور مجاہدہ و تقویٰ میں صحبتِ مجاہدی و سری سقطی کی پائی تھی آپ سے پوچھا کہ قطب کون ہے
 طاہر فرمائیے آپ نے ظاہر کیا مگر اشارہ سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ خود ہیں ایک روز ایک بوڑھا آپ کے پاس آیا
 اور باتیں عمدہ و شیریں بیان کیں اور نہایت خوش بیان تھا اور کہا جو تمہارے دل میں آوے وہ کہو آپ کے
 دل میں آیا کہ وہ جو وہی آپ نے حضرت جریری سے کہا اُنکو گران گذر فرمایا کہ اُس سے کہو تب میں نے اُس مرد کو خبر
 دی کہ تم نے کہا تھا کہ جو تمہارا دل میں آوے کہو میرے دل میں یہ آیا ہے کہ تم جو وہی ایک ساعت سرتنگ رہو
 پھر سرتھایا اور کہا صدقت اُس نے شہادت کی اور سلطان ہوا بعد اُسکے کہ میں تمام دنیا میں پھرا اور ہر بندہ ہوں کو

دیکھا میں نے جانا کہ اگر کچھ ہو تو اسی قوم میں ہو میں تمھارے آگے آیا اور امتحان میں نکو برحق پایا قولہ جو کوئی
سوائے خدا کے خوش ہو سب سرت آسکے اندوہ ہوں اور جسے خدمت خدا میں اُس نے ہو سب اس کا وحشت
ہو اور جو کوئی دل خدا کے ساتھ رکھے خدا اسے حرکات و جوارح میں معصوم کرے قولہ جو کوئی تقویٰ کی پابندی کرے
ترک دنیا اسپر آسان ہو قولہ تقویٰ وہ ہو کہ گوشہ چشم سے بھی لذات دنیا کی طرف نظر نہ کرے اور دل میں بھی اس کا
کچھ خیال نہ کرے قولہ بزرگ رکھنی حرمت مومن کی بزرگ رکھنے سے خدا کے ہو قولہ باطل میں نظر کرنے سے
معرفت دل سے جاتی رہے قولہ جسکو خدا کی محبت پیاری ہو کوئی اسپر غالب نہ ہو قولہ چاہئے کہ خوف رجا سے
زیادہ ہو کیونکہ خدا نے بہشت پیدا کی بعد اس کے دوزخ اور کوئی آدمی جب تک دوزخ پر نہ گزرے بہشت تک نہیں
پہنچ سکتا قولہ پہلی وہ چیز کہ عادت اُس سے دُور ہے قرب حق ہی قولہ درخت معرفت کو فکر کا پانی دین اور درخت
غفلت کو جہل کا اور درخت توبہ کو ندامت کا اور درخت محبت کو موافقت کا قولہ زہد وہ ہو کہ سوائے خدا کے
عز و جل کے کوئی چیز اسپر بادشاہ نہ ہو قولہ جب سے تم مان کے پیٹ سے باہر آئے ہو اپنی عمر زب کرنے میں ہو۔

اذکر حضرت احمد غفر لی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ اولیاء و مشائخ کے تھے تربیت کرنے میں مریدوں کے ایک نشانی تھے حرمت آنکی دلون میں بہت بقی اور توکل
و تجرید ظاہر و باطن میں کوئی آپ کے قدم تک نہ تھا اور برابر اہم شبیانی اور اہم خواص جو آپ کے مرید اور
اور آپ کے بنائے ہوئے ہیں آپ کی بزرگی کے شرح میں عمر آپ کی ایک سو بیس برس کی تھی کام آپ کے عجیب تھے
کوئی چیز آدمی کی چھوٹی ہوئی نہ کھاتے سوائے گھاس کی جڑ کے خرید آپ کے جہان پلے لائے اور ایسے ہی عات
کی بقی ہمیشہ سفر میں رہتے اور یا ران ساتھ رہتے اور ہمیشہ احرام کے لیے رہتے اور کبھی کپڑے آپ کے سیکے
نہ ہوتے اور بال نہ بڑھتے آپ نے مان سے ایک گھر میراث پایا تھا پچاس اشرفی پر اسے بچا اور اسے کمرے باہر
سفر کو چلے راہ میں ایک میدان تھا وہاں ایک اعرابی ملا آئے پوچھا تمھارے پاس کیا ہو آپ نے بیچ ہونا پسند
کر کے کہا پچاس اشرفیاں ہیں کہا مجھے دو آپ نے کھو لکر دیدین آسنے اونٹ بٹھایا اور کہا اسپر بیٹھو اور وہ اشرفیاں
بھیر دین آپ نے کہا تمھیں کیا ہوا آسنے کہا مجھے تمھاری راستی پر رحم آیا وہ آپ کے ساتھ حج کو گیا اور مدتوں صحبت
میں رہا اور اولیاء سے حق سے ہوا ایک بار آپ جنگل میں جاتے تھے ایک غلام کو دیکھا تو تازہ بیز اور اور اہل کے چلا
جاتا تھا آپ نے پوچھا کہاں جاتے ہو آسنے کہا دہنے بائیں دیکھو پھر سر اٹھاؤ سوائے خدا کے کچھ دیکھتے ہو
آپ کے جا رہے تھے سب کو کسب سکھا کسی نے کہا ای خواجہ لائق آپ لوگ کے نہیں ہو فرمایا کسب ایسے سکھاتا
ہوں کہ میرے بعد یہ لوگ یہ نہ کہیں کہ میں فلا نے کا بیٹا ہوں اور جگر صدیقوں کا نہ کھائیں اسنے حاجت
کے کوئی کام کر لیں قولہ جو کوئی دعویٰ بندگی کرے اور اسکی ہنوز کوئی مراد باقی ہو تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ بندگی

اُس شخص سے درست آتی جو اپنی مدد سے فانی ہو اور مرد خدا کے ساتھ باقی قولہ ذیل ترین وہ درویش ہو کہ ساتھ
دو لہندون کے مدہانت کرے اور بہترین وہ ہو کہ خلق کے ساتھ تواضع کرے قولہ درویشان رضی اللہ عنہم خدا مین
زمین پر اور رحمت خدا مین بندوں پر اُنکی برکت سے بلا حق سے منقطع ہو قولہ جس درویش نے کہ دنیا سے احتراز کیا ہو
اگرچہ اعمال فضائل سے کچھ عمل نہ کیا ہو عابدان و مجتہدان سے وہ بہتر ہو قولہ مین نے خوب نصف تردنیاسے نہ دیکھا
کہ جب تم اُسکی خدمت کرو وہ تمہاری خدمت کرے اور جب اُسکو ترک کرو وہ تمکو چھوڑے وفات آپکی طور سینا پر
ہوئی آپ کا مزار بھی وہیں ہے۔

ذکر حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

کبار مشائخ خراسان سے تھے مجاہد مین کمال رکھتے تھے جو ان مردان طریقہ سے تھے معاملات مین مشہور اور معروف
مرید حکیم تردی کے تھے قولہ قراہ گاہ خلق کا میدان غفلت ہو اور اعتقاد اُنکا اور پُر گمان اور بہمت کے اور وہ یہ جانے
ہیں کہ فعل اُنکا حقیقت پر ہو اور باہن اُنکی اسرار و مکاشفہ پر قولہ تین چیز مین توحید کی گرہ مین خوف رجا محبت
آزادی خوف ترک گناہ سے ہو سبب جاننے و عید کے اور زیادتی رجا عمل صالح سے ہو وعدہ کی محبت سے
اور زیادتی محبت کثرت ذکر سے ہو قولہ علامت سعادت کی وہ ہو کہ بندہ پرا داکر ناطاعت کا آسان ہو اور عبادت
سنت کے افعال اُسپر دشوار نہ ہوں اور دوست اہل صلاح کا ہو اور ساتھ بھائیوں کے نیکو ہو اور راد خدا مین
کچھ بدل کر سکے اور مسلمانوں کے کام مین قیام کر سکے اور اپنے وقتوں کی رعایت کر سکتا ہو قولہ بد بخت وہ ہو کہ
گناہوں کو ظاہر کرے جو اُسکو بھلا دیے گئے مین قولہ دلی وہ ہو کہ اپنے حال مین فانی اور شاہدہ حق مین باقی
ہو اور خدا سے تعالیٰ متولی اپنے اعمال کا ہو اور اسے اپنے پر کچھ اختیار نہ ہو قولہ عارف وہ ہو کہ تمام تر دل اپنا
مولیٰ کو دیا ہو اور بدن خدمت خلق مین قولہ نیک گمان کرنا ساتھ خدا کے غایت معرفت ہو اور بد گمان کرنا تشا
نفس کے اہل معرفت قولہ صاحب استقامت ہونے طالب کرامت کیونکہ نفس تمہارا کرامت چاہے اور خدا استقامت
قولہ رضا ملے عبودیت ہو اور صبر دروازہ اُسکا اور تقویٰ گھر اُسکا اور معرفت دروازہ پر ہو اور قناعت سرا
مین اور راحت گھر مین قولہ محل کے تین حرف مین ہے۔ بلا۔ آخر۔ ضمہ۔ ان۔ لام۔ لوم۔ پس محل ایک بلا ہو
اپنے نفس پر

ذکر حضرت ابو عمر غنیمت رحمۃ اللہ علیہ

آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے حضرت جنید کو دیکھا تھا کبار مشائخ وقت سے تھے اور بزرگان صحابہ تصوف
سے تقویٰ اور معرفت دریا صفت مین شان بزرگ رکھتے تھے آخر شاگردان ابو عثمان سے تھے نظر دقیق رکھتے
تھے چنانچہ نقل ہو کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی آپ کے ساتھ باہم ایک سلع سے تھے آپ نے کہا یہ سلع

کیون سنتے ہوا ہوا القاسم نے کہا سماع سنتے ہیں یہ بہتر ہو اس سے کہ بیٹھ کر غیبت کریں اور سنیں آپ نے کہا اگر سماع میں ایک حرکت کج جائے کہ تم کر سکتے ہو اور نہ کرو سو درجہ غیبت اس سے بہتر ہو آپ نے چالیس برس ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا تھا کہ سواے رضا اسکے کچھ نہ چاہیگا اور آپ کی ایک صاحبزادی یقین عبد الرحمن سلی سے بیاہی ہوئی آنکو مرض السہال ہوا اچھا دوا سے عاجز آئے ایک شب عبد الرحمن سلی نے کہا اسکی دوا تمہارے باپ کے پاس ہو چو چو کیا کو نہ کرے اگر وہ ایک گناہ کر میں تو خدا یہ اسہال دفع کر دے انھوں نے کہا یہ سب تعجب کی چیز ہو عبد الرحمن نے کہا تمہارے باپ نے چالیس برس ہوئے کہ خدا سے عہد کیا ہو کہ سواے رضا اسکے نہ چاہیں اگر یہ عہد توڑیں اور دعا کریں تو خدا شفا دے آدمی رات کو وہ ڈولی پر بیٹھ کر باپ پاس میں آپ نے فرمایا میں بس ہوئے کہ تم یہاں سے گئی ہو اور کبھی نہ آئیں آج کیا ہو جو آدمی رات کو آئی ہو کہ میں تم سا باپ رکھتی ہوں اور عبد الرحمن سا شوہر کہ امام وقت ہو اور زندگانی میں دوست رکھتی ہوں تو او را عبد الرحمن دیکھتی ہوں اور ذکر خدا کا تسبیح سنتی ہوں اور میں بھی درمیان میں خدا کو یاد کرتی ہوں میں اس غرض سے آئی ہوں کہ آپ عہد توڑیے اور دعا کیجیے تو خدا مجھے شفا دے آپ نے فرمایا بغض عہد جائز نہیں ہو تم اگر آج نہ مرین کل مرو گی کہ مرنے والی چیز مردہ بہتر ہو آدمی جان پر مجھے گناہ میں مت ڈال اگر میں عہد توڑوں تو تم فرزند بد ہو دختر نے کہا پس باہمہ اگر رخصت ہوں کہ مجھے یقین ہو کہ میری موت نزدیک آئی ہو اور میں اس بیماری سے بجات نہ پاؤنگی آپ نے فرمایا میں آؤنگا اور تیرے جنازہ پر نماز پڑھاؤنگا پس لڑکی نے باپ کو رخصت کیا اور اپنے گھر آئیں اور صحیح ہو گئیں باپ کی وفات کے بعد چالیس برس زندہ رہیں شعر

آجھا کہ یکے بند قباے تو بود | کے مادر دے پدربجائے تو بود

قولہ صافی نہ ہو قدم کسی کا عہدیت میں جب تک سب کام اپنے سواے نہ دیکھے اور سب حال اپنا سواے دعویٰ کے قولہ جو حال کہ نیچہ اسکا علم نہ ہو اگر چہ کیا ہی بڑا ہوا ضرر اسکا اسکی منفعت سے زیادہ ہو قولہ جو وقت پر فرضیہ کو ضائع کرے حق تعالیٰ لذت اس فرضیہ کی اسپر حرام کرے قولہ آفت بندہ کی رضاے نفس میں جو قولہ جو شخص اپنی نظر میں گرامی ہو گناہ اسپر آسان ہو قولہ جس شخص کا دیکھنا تمہیں مہذب نہ کرے یقین جان لو کہ وہ مہذب نہیں ہو اور ادب نہیں پایا ہو قولہ اکثر دعویٰ جو پیدا ہوتا ہو انتہا میں وہ فساد ابتدا سے ہوتا ہو کیونکہ جبکہ ابتدا میں اساسہ درست نہ ہوا انتہا بھی درست نہ آوے قولہ جو قادر ہو خلق کے آگے چھوڑنے پر جاہ کے اسکو ترک دنیا و اہل دنیا آسان ہو قولہ جو سیدھا کھڑا ہو اس کے ساتھ ہرگز اس سے نہ پھرے اور جو اندھا ہو اس سے ہرگز سیدھا نہ ہو قولہ جسکی فکرت صحیح ہو گفتار اسکی مرصعہ حق سے ہو اور عمل اسکا سرخلاص سے قولہ جو جانا چاہے کہ خدا کے نزدیک اسکے معرفت کی کیا قدر ہو اس سے کہہ دو کہ دیکھے وقت خدا کے

اس کے نزدیک خدا کے ہبیت کی کیا قدر ہے؟ قولہ انسل اختیار کرنا ساتھ غیر اللہ کے وحشت ہو تو اہل ترین مرتبہ قول کا ساتھ خدا کے تعالیٰ کے حسن ظن ہے۔ قولہ تصوف مہر کرنا ہے جمع دین اہل دینی کے

ذکر حضرت ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ النضر و محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

بیکانہ عہد و نشاندہ وقت تھے بزرگان مشائخ طوس سے تھے اور بڑے صاحب تقویٰ اور تجربہ کمال رکھتے تھے کرامات اور ریاضات پسندیدہ ابو عثمان جری کی صحبت پائی تھی اور بہت مشایخوں کو دیکھا تھا قولہ مرید رنج علت میں ہے مگر وہ دروغ ہے نہ رنج و تعب قولہ صوفی ساتھ خدا کے ہو اور نہ بد ساتھ نفس کے قولہ خدا نے ہر بندہ کو اپنی معرفت سے با نذا اس کام کے کہ وہ رکھتے ہیں بختا ہے اور بلا سامان یاری کا اس کے رکھا ہے تو وہ معرفت اسکی آست اس بلا میں مدد کرے قولہ جو کوئی فرمان خدا تعالیٰ جو انی میں ضائع کرے حق سبحانہ تعالیٰ پیری میں آستے خوار رکھے قولہ جو کوئی ایک روز صدق کے ساتھ کسی جو ائمہ کی خدمت کرے تو وہ ایک روز کی خدمت کی برکت اس کے تمامی عمر کو پہونچے پس اس شخص کا کیا حال ہو کہ تمام عمر خدمت اور حضور میں اس کے صرف کرے قولہ کوئی وسیلہ نہیں ہے ساتھ خدا کے سولے خدا کے قولہ جو کوئی دنیا کو ترک کرے جاہ دنیا کے لیے نہ ہوتا ہے حب دنیا ہو

حضرت خواجہ فرید الدین عطار قدس سرہ ۵۱۳ ۱۱۱۹ ۶۲۶ ۱۲۲۸

وطن آپ کا موضع کدگن علاقہ نیشاپور جو ادائے عمر میں آپ نے عطاری کی دوکان کی ایک روز ایک فقیر دوکان پر لے اور کہا شینا اللہ یعنی خدا کی ماہ پہنچے کچھ دو آپ اپنے کام میں ایسے مصروف تھے کہ کچھ خیال نہ کیا فقیر نے پھر کہا اے عطار تو اس شغل میں اپنے ہر تیری موت کیسی ہوگی آپ نے فرمایا جیسی تھا داری فقیر نے کہا میری طرح تو نہیں مر سکتا یہ کہ کمر بکھول سر کے نیچے رکھ کر لیت گیا اور اللہ کہہ جان بحق تسلیم کی آپ کی حالت اس واقعہ سے متغیر ہوئی سارا سامان دوکان کا راہ خدا میں دیدیا اور آپ نے راہ خدا میں قدم رکھا اکثر بزرگان فیض حاصل کیا آخر کار خرقہ حضرت مجد الدین قدس سرہ سے عنایت ہوا حضرت مولانا دوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ڈیڑھ سو برس کے بعد حضرت مفسر کی روح آپ کے قالب میں آئی تھی تھا جہاں تھا اتنا انس فرمانے ہیں کہ جس قدر اصرار توجہ و معارف کے عملیات و ثنویات حضرت فرید الدین عطار امین میں کسی صوفی کے کلام میں پائے نہیں جاتے حضرت جلال الدین روم کی نسبت فرماتے ہیں شعر

ہفت شہر عشق را عطار گشت

ماہنو زائد رسم یک کو چہ ایم

آپ ایک سو چودہ برس کی عمر میں کفار تاتار کے ہاتھ سے شہید ہوئے مزار آپ کا نیشاپور میں ہے جو خسرو شاہ نمبر ۲۳ سے تاج الدین التمش نمبر ۱۰ نے آپ کے عہد میں سلطنت کی حال ان بادشاہان کا مذکور ہوا

حضرت اوحید الدین کرمانی قدس سرہ

۱۲۲۸

۶۲۶
۶۳۶

آپ حضرت شیخ رکن الدین سنجاسی کے مرید تھے اسکے بعد حضرت شیخ علی الدین ابن العربی کے حضور میں حاضر ہوئے چنانچہ حضرت مدوح نے اپنی کتاب فتوحات میں اکثر نقل آپ کی لکھی ہوئی تھیں ہو کہ آپ کو جمال ظاہری کی طرف زیادہ میلان تھا ایک روز کسی حسین کو دیکھ رہے تھے حضرت شمس الدین برنیر نے پوچھا کس کام میں ہو آپ نے جواب دیا پانی میں چاند دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر پیچھے کوئی زخم نہیں پڑا تو آسمان پر نظر کیوں نہیں کرتے کہ چاند بھجباں دیکھو نقل ہو کہ سماع میں جب آپ کو وجد آتا پڑے اردو کے بھانڈے اور انکو سینہ سے لگاتے جب آپ بغداد میں پہنچے خلیفہ بغداد کو خبر ہوئی اسکا لڑکا نہایت خوبصورت تھا خلیفہ نے آپ کی نسبت یہ کہا کہ وہ شخص بدعتی ہو اگر میری مجلس میں میرے لڑکے کے ساتھ یہ حرکت کرے فوراً مار ڈالوں اتفاق سے ایک روز مجلس سماع گرم ہوئی خلیفہ کے دل میں وہی خیال گذرا اپنی کرامت سے اسکا خیال دریافت فرما کر پور باغی بڑھی رہا غی

درپائے مراد دوست ہے سر بودن
غازی جو توئی اداست کا سر بودن

سہل است مرا بر سر خنجر بودن
تو آمدہ کہ کانسرے را بکشے

یہ سنتے ہی خلیفہ نے اور اس کے لڑکے نے آپ کے قدموں پر سر رکھا اور مرید ہوئے آپ ہمہ جہد حضرت فرید الدین عطار تھے بادشاہان مہوق الذکر آپ کے ہم عصر تھے

۱۲۳۷

۶۳۲

۱۱۴۷

۵۲۶

حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہ

آپ حضرت شیخ محمد عبدالہ قریشی سہروردی کے صاحبزادہ ہیں کتاب مناقب غوثیہ میں لکھا ہو کہ آپ کی والدہ عقیقہ تھیں ایک روز حضور میں حضرت محبوب پاک رحمہ اللہ کے حاضر ہوئیں التجا سے دعا کی آپ نے دعا فرمائی اور بشارت دی کہ دعا جاہت کو پہنچی آپ اسی شب حاملہ ہوئیں بعد انفضائے میعاد دختر پیدا ہوئی آپ رفع لاولدی سے بہت خوش ہوئیں بچہ کو لیکر حضور میں حاضر ہوئیں عرض کی لڑکی پیدا ہوئی ہو آپ نے فرمایا کہ لڑکی نہیں ہو لڑکا ہو نام اسکا میں نے شہاب الدین عمر کھا عمر اسکی بہت ہوگی بال و بار دو درہم پستان کے لائبے ہو گئے اولیاؤن میں اعلیٰ مرتبہ پایا گیا حکم سن کر جب بچہ کی جانب نظر کی تو دیکھا لڑکا بچہ شکر خدا کیا سٹو لھا برس کی عمر میں آپ نے علوم ظاہری سے فراغت پائی مباحثہ کی جانب طبیعت بہت عزم تھی ہر چند حضرت ابو نجیب آپ کے عم بزرگوار نے فرمایا کہ اب یہ وقت ہو کہ علم طریقت حاصل کرو

اگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا بالآخر ایک روز حضرت محبوب پاک کے حضور میں لے گئے آپ نے دست مبارک آپ کے سینہ پر رکھا پھر فرمایا علم کلام کہا تمک بڑھا ہی ہر چند آپ نے چاہا کچھ کہوں مگر کتاب کا نام تک یاد نہ آیا حضرت محبوب اٹھی نے فرمایا علم ظاہری تمہارے روح سینہ سے مٹا گیا اور علم باطنی دیا گیا اب اسکو سیکھو طریقت میں آپ حضرت ابو نجیب سہروردی کے مرید تھے فیض حضرت غوث پاک و دیگر بزرگان سے بھی حاصل کیا حضرت تھضر علیہ السلام اکثر آپ کے پاس آتے اور تعلیم فرماتے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ فواید الفوائد میں فرماتے ہیں کہ بغداد میں ایک فیلسوف حکیم آیا خلیفہ بغداد سے رسم پیدا کر کے مصاحبت حاصل کی مسائل فلسفہ خلیفہ سے بیان کرتا اور یہ بھی نورست سنت پیغمبر کو ہونی لگا ہوئی اگر خلیفہ اس حکیم کے مسائل فلسفہ کا لحاظ کرے تو تمام شہر میں غلٹ کفر پھیل جائے آپ خلیفہ کے پاس گئے دربانوں نے خبر دی اتفاق سے حکیم بھی اس وقت حاضر تھا خلیفہ نے آپ کو اندر طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے جواب دیا کہ کچھ ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی تھیں آپ نے فرمایا صاف صاف کہو کیا باتیں ہو رہی تھیں میں اس لیے آیا ہوں نا چار خلیفہ نے بیان کیا کہ حرکت کے اقسام کا ذکر تھا اسمین یہ ذکر ہو کہ آسمان کی حرکت طبعی ہو یعنی بلا کسی کی مدد کے خود حرکت کرتا ہے آپ نے فرمایا ہرگز ایسا نہیں ہو بلکہ اسکی حرکت قسری ہو یعنی حرکت دینے والا اور جو تو چھپا یہ کیونکر آپ نے فرمایا اس شکل و صورت کا فرشتہ آسمان کو حرکت دیتا ہو اور یہی حدیث میں ہے حکم نے ازراہ استہدائیں دیا اُنکو اس کے سننے پر غصہ آیا اسکا اور خلیفہ کا ہاتھ پکڑ کے صحن خانہ میں لائے اور نظر آسمان کی جانب کر کے عرض کی بار خدایا جو چھ تو اپنے خاص بند کو مدد کھاتا ہو ان دونوں کو بھی دکھا دے بعد اسکے انکی جانب مخاطب ہو کر فرمایا آسمان کی طرف دیکھو دونوں نے نظر بلند کیا اور اس فرشتہ کو کہ حرکت فلکی پر متعین ہو بخشم خود دیکھا تو بے ادرا آپ کے مرید ہوئے مزار آپ کا بغداد شریف میں ہے

حضرت خواجہ حسین الدین شہیدی قدس سرہ

۵۳۷ ۱۱۴۲ ۶۳۳ ۱۲۳۵

اصل آپ کا سفر ہو آپ عظماء اولیاء شہت سے میں کرامتیں آپ کی مشہور عام ہیں آپ کا لقب ہندو لہنی بھی ہوا سیلے کہ آپ ہی کے قدم مبارک کی بدولت ہند میں نور اسلام بھیلایا صحیح نسب ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بارہویں پشت میں آپ کا نسب نامہ ملتا ہے ابتدائی حالات آپ کے یہ ہیں کہ آپ کی عمر صرف پندرہ برس کی تھی کہ والد بزرگوار نے قضا کی مال متروکہ میں سے ایک باغ آپ کے حصہ میں آیا آپ اکثر اسی باغ میں رہتے تھے ایک دن کوئی فقیر آیا آپ نے اُسکے تعظیم کی بھلایا خوشہ انکو دے لاکر پیش کیے فقیر نے اسکی جانب کچھ توجہ نہ کی اور اپنی بھل سے بتوڑی کھلی نکال کر منہ میں رکھی چاکر آپ کو اپنے ہاتھ سے کھلا دیا حلق سے فرو ہونا تھا

کہ انوار الہی سے آپ کا سینہ معمور ہوا باغ کو اپنے بچا طلب خدا میں چلے سمرقند و بغداد میں جا کر علم حاصل کیا تھیں
 ہارون میں پونچ کر جناب حضرت خواجہ عثمان ہارون رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے برسوں ریاضت کی خرقہ
 پایا ایک سو میں برس تک حضرت نجم الدین کبریٰ و حضرت عوث پاک و ضیاء الدین صوفی و شہاب الدین
 سہروردی و خواجہ اوحید الدین کرمانی قدس اللہ اسرارہم و نیز دیگر بزرگان کی محبت میں رہے پھر کے ہندوستان
 میں تشریف لائے اجمیر شریف میں آکر آپ نے اس مقام پر قیام کیا جہاں راجہ کے اونٹ بٹھائے جاتے تھے
 شام کو جب ساربان آئے آپ سے عرض کی یہ جگہ اونٹوں کے بیٹھنے کی ہو آپ نے فرمایا اونٹ بیٹھیں اور
 آپ اٹھ کر کنارہ آنا ساگ کے کہ یہاں تیجانے بہت تھے جا بیٹھیں صبح کو ہر چند شتر بانوں نے اونٹوں کو اٹھایا مگر
 وہ نہ اٹھے ناچار آپ کے حضور میں حاضر ہوئے البتہ آپ سرنگون ہوئے اور پھر فرمایا کہ حکم خدا نے اٹھنے کے لیے
 ہو گیا شتر بان جب واپس آئے اونٹوں کو کھڑا پایا جب آپ نے لب حوض قیام فرمایا معاندین اسلام نے جمع ہو کر
 راجہ کو خبر کی کہ غیر مذہب کا ایک شخص ہمارے تیجانے کے قریب بیٹھا ہے اس کو اٹھانا چاہیے راجہ نے حکم دیا لوگ
 اس قصد سے آئے کہ آپ کو خلیفہ دین جمع ہو کر ہوئے آپ نے تھوڑی خاک زمین سے اٹھالی آیہ الکرمی پڑھ کر
 دم کیا اور کافروں کی جانب اڑادی جسکے جسم پر پڑی بجیس و حرکت و جسم کو خشک کر دیا بہت سے اس حال میں
 مبتلا ہوئے باقی عاجز آکر بھاگے دوسرے دن پھر ہندوؤں نے رام دیو مہنت کے ساتھ ہو کر آپ کی جانب رخ کیا
 جب قریب ہوئے سب کو لرزہ ہوا رام دیو مہنت اسی دم مسلمان ہوا لکڑیاں جمع کر کے دشمنوں کو مارا آپ نے
 اسکی بہت تعریف فرمائی اور مرید کیا نام اسکا شادی دیور کھاسا کنان اجمیر نے جانا کہ معاذ اللہ منہا آپ
 ساحرین راجہ کو خبر دی اُسے چیل چلی جوگی کو کہ ساحر و کا سردار تھا آپ کے مقابل میں مع ایک ہزار پانچ سو
 ساحران نامی کے جانے کا حکم دیا جب آپ کو یہ خبر ہوئی آپ نے عصا سے گرد اس مقام کے جہاں فرو دتھے ایک
 حلقہ کھینچ دیا اور فرمایا کہ اسکے اندر کوئی ساحر نہ آسکے گا جب جو پال مع ساحران نامی آگیا جس ساحر نے آپ کے
 پاس آئے کا قصد کیا اور اُس خط تک پہنچا سر کے بھل گر پڑا ناچار واپس آکر کھارہ تالاب کے ٹھہرے اور
 چاہا کہ آپ کو پانی نہ دین آپ نے شادی دیو سے فرمایا کہ سیطرح ایک پیالہ پانی اسی تالاب سے لا دہ لے آیا
 اسکے بعد وہ تالاب بالکل خشک ہو گیا ایک قطرہ بھی پانی کا اُس میں نہ رہا اسی پیالہ میں سے آپ کے مرید
 پانی برا بھروسہ کرتے رہے مگر کچھ کم نہ ہوا آخر پانی نہ ملنے سے کفار جان بلب ہوئے جو پال کنارہ حلقہ کے آیا
 عرض کی آپ فقیر ہیں اور فقیر رحیم ہوتے ہیں آپ نے پانی بندگان خدا کا کیوں بند کیا ہوا آپ نے شادی دیو
 سے فرمایا کہ وہ پیالہ پانی کا اسی تالاب میں خالی کر دو پھر پانی ڈالنے کے تالاب سارا بھر گیا اسی طرح
 سحر کرنے شروع کیے ہزار ہا سانپ و بھید ڈالے مگر کوئی اس حصار کے اندر نہ جا سکا تب آگ برساتی ایک چنگاری

بھی اسکے اندر نہ گئی اطراف کو جلا دیا جب سب عاجز ہوئے جیپال نے ہرن کی کھال کہ اسکے سر پر رکھ کر فی ہنری ہوا
 میں بلائی اور سپر بیٹھ کر بلند ہوا یہاں تک کہ نظر سے غائب ہوا جب آپ نے یہ حالت اسکی دیکھی نعلین مبارک کی
 طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جیپال کو خراب حالت سے میرے پاس لائے نعلین آپ کی ہوا میں اڑی اور اس صورت
 سے جیپال حاضر ہوا کہ اسکے سر پر نعلین پڑ رہی تھیں جب جیپال نے اس حالت میں اپنے کو دیکھا آپ کے
 قدموں پر سر رکھا اور توبہ کی مسلمان ہوا اٹھاس کی میری خواہش یہ ہو کہ قیامت تک زندہ رہوں آپ نے فرمایا
 کہ عمر دائمی تجھے عطا ہوئی مگر آدمیوں کی نظر سے پوشیدہ رہیگا چنانچہ مشہور ہو کہ کسی پہاڑ میں اب تک موجود ہے
 اور ہر جمعہ کی شب کو آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو آتا ہے آخر کار جب راجہ کو یہ خبریں پہونچیں اور معلوم
 ہوا کہ جیپال بھی مثل منت ہلام دیو کے مسلمان ہو گیا خاموش ہو رہا آپ کو تکلیف دینے سے باز آیا آپ نے اندر شہر
 تشریف لا کر اس مقام پر کہ آب روضہ مبارک ہے قیام فرمایا اقل ہے کہ ایک شخص آپ کے حضور میں یہ فرما دیا کہ
 میرے لئے کو فلان ظالم نے تاق قتل کر ڈالا آپ آگئے اور اس مقام پر تشریف لے گئے اس مرد کا سر
 گردن سے لگایا اور فرمایا کہ اگر قتل ناحق ہوا ہو تو حکم خدا سے زندہ ہو دے فوراً زندہ ہو گیا ہزار بار کرامتیں آپ کے
 سے ظہور میں آئیں جتنکے لکھنے کو دفتر چلے بیٹے وفات آپ کی ششم رجب روز جمعہ ہے مگر تشریف اجمیر
 میں ہے

۱۲۳۶	۶۳۳ ۶۳۴	۱۱۸۶	۵۸۲	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ
------	------------	------	-----	--

آپ قصبہ اوش متعلق اور اراکھ کے رہنے والے ہیں آپ کی صرف پندرہ برس کی عمر تھی کہ آپ کے والد بزرگوار نے
 رحلت فرمائی والدہ معظمہ نے آپ کی پرورش کی جب آپ پانچ سال کے ہوئے آپ کی والدہ نے فتوڑی شیرینی ساتھ
 لیکر ہسار کے سپرد کیا کہ کسی معلم کے حوالہ کرے یہ آپ کو لیکر چلے راہ میں ایک مرد بزرگ سے دو چار ہوئے آپ نے
 پوچھا یہ لڑکا کون جو اور کہاں لیے جاتے ہو اسے ساری کیفیت بیان کی آپ نے فرمایا کہ مجھے دو مین معلم کے حوالہ
 کر دوں اور آپ حضرت ابو حفص اوشی کے پاس لے گئے اور فرمایا حکم خدا یوں ہے کہ اس لڑکے کی تربیت میں سعی
 تمام کر دو آپ نے قبول کیا اور مرد بزرگ کو رخصت کیا حضرت نے خواجہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا تو بڑا
 خوش نصیب ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس بھگد لائے اور اس کا حکم تیری تعلیم کے لیے ہوا آپ نے
 چار دن میں قرآن ختم کیا اور فتوڑے دونوں میں کمال علم حاصل کیا جب بالغ ہوئے عل باطنی کی تلاش
 ہوئی حضور میں حضرت خواجہ عین الدین چشتی کے حاضر ہوئے اور آپ کے مرید ہوئے سترہ برس کی عمر
 میں خرقہ خلافت پایادہ کی کے قطب مقرر ہوئے یہاں تشریف لا کر بڑا امت میں مصروف ہوئے نقل ہو کہ

آپ و حضرت خواجہ عین الدین چشتی و شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہم ملتان میں رونق افروز تھے کہ قباچہ بیگ حاکم ملتان حاضر ہوا عرض کی کہ لشکر کفار مغل ملتان پر چڑھ آیا، جو بھیکو مقابلہ کی طاقت نہیں آپ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا حاکم کو دے کر نہر مایا کہ شب کو یہ تیر دشمنوں کے لشکر پر پھینکو وہ تیر لے گیا اور تعمیل حکم کی بھیکو کوئی تنفس اس فوج میں ایسا نہ تھا کہ جو زخم تیر سے محفوظ رہا ہو ناچار وہ سب بھاگ گئے آپ کے حضور میں ہزار آدمی آئے تھے مگر کسی کی خاطر قبول عین فرماتے تھے قریب مکان کے ایک بقال تھا بقدر ضرورت اس سے قرض لیا کرتے تھے ایک دن یہ خیال گذرا کہ اب قرض بھی نہ لینا چاہیے بباد توکل میں غفلت واقع ہو اس روز سے یہ ہوا کہ ایک کاک ایک قسم کی روٹی ہو، گرم ہر روز آپ کے سجادہ کے نیچے نکلتی آپ مع متعلقین کے سیر ہو کر کھاتے جب آپ کا لقب کالی ہوا نفل ہو کہ قاضی صادق و قاضی حمید نے آپ کی مخالفت میں بادشاہ سے عرض کی کہ سماع کے باب میں آپ سے گفتگو کی جائے اور آپ اس سے باز رکھے جائیں چنانچہ بادشاہ نے اسکو قبول کیا اور ایک دن مقرر ہوا یہ روز عرس حضرت خواجہ عثمان ہارون علیہ الرحمۃ کا تھا آپ نے ایک روز کی ہمت چاہی منظور ہوئی اس عرس کی تقریب میں آپ نے یہ حکم فرمایا کہ تمام مردان دیگر معتقدان طریقہ صوفیہ شریک ہوں جب یہ خبر شہر ہوئی قاضیوں نے اسکا انتظام کیا کہ اندر قلعہ کے کوئی کونے نہ پائے دربان پر سخت تاکید کر دی مگر ہزار آدمی شریک مجلس ہوئے جب آواز آئے وہ بے بلند ہوئی قاضی کو خبر ہوئی دربانوں پر خفا ہوئے ان سب نے قسم کھائی کہ ہم نے کسی کو جاتے نہیں دیکھا اسکے بعد دونوں قاضی اندر آئے اس وقت آپ کو وجد تھا اور حضرت خواجہ حمید الدین سامنے دست بستہ کھڑے تھے ناگاہ غوجہ موصوفت کی نظر ان دونوں پر پڑی فرمایا یہ مجلس تم منکرین سماع کے یہ نہیں ہو تم وہیں رہو قاضیوں نے ہر چند چاہا کہ آگے بڑھیں مگر قدم نہ اٹھاسکے جب حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمہ اللہ کو جد سے اتفاق ہوا انکی طرف مخاطب ہوئے فرمایا آؤ بھائی نورخصت ہو تو قریب ہو کہ سفر آخرت تملو درپیش آئے دونوں صاحب خانہ ہوئے بہت کچھ معذرت کی غصہ تقصیر چاہی مگر آپ نے فرمایا تیرا زمانہ جبستہ وقت از دست رفتہ بالآخر رخصت ہو کر مکان پر آئے اور اسی شب کو دونوں نے قضا کی نفل ہو کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ الکونین پور سے آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو حاضر ہوئے ایک دن یہ خیال گذرا کہ میری حاضری کی خبر حضرت خواجہ کو ہوئی ہو یا نہیں جب غریب ہوئے دیکھا کہ آپ مجسم چہرہ بر مزار کے بیٹھے ہیں آپ کو دیکھا کہ قسم فرمایا اور شیخ

دربان پر لائے شعر

مرا زندہ بندار چون خوشین	من آیم بجان گر تو آئی بہ تن
کتاب سیرالاقطاب میں آپ کی وفات کی حالت یوں لکھی ہو کہ ایک دن آپ کی خانقاہ میں مجلس سماع ہوئی	

حقى قوال نے یہ بیت گائی بیت

عاشق رویت کجا بسند کس | بستہ سویت کجا یا بد حلاص

آپ کا سپر کیفیت ہوئی قوال کو قریب بلا لیا وجد فرماتے تھے کہ صلاح الدین غزنویان نے یہ شعر پڑھا شعر

اشک تکان مجھ پر تسلیم را | ہر زمان از غیب جانی دیگر ست

اب آپ کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب جست کی تودس گز بلند گئے اور پھر زمین پر آئے تین دن تک یہی کیفیت رہی حضرت نماز کے وقت ہوش میں آتے بعد اداۓ نماز پھر قواجد میں مصروف ہوتے تین دن کے بعد ہر دن موسے آپ کے اکم ذات جاری ہوا اور قطرے خون کے ٹپکنے لگے جو قطرہ زمین پر گرنا تھا نقش اللہ بنجاتا تھا جو تھے دن خدا سبحان اللہ جاری ہوئی اور ان قطروں سے جو زمین پر گرتے نقش سبحان اللہ و الحمد للہ بنجاتا اور جب غزنویان مصرع اول پڑھتا آپ سچس و حرکت مثل مردہ کے ہو جاتے اور جب مصرع ثانی پڑھا جاتا آپ زندہ ہوتے اور جست فرماتے آخر چودھویں ربیع الاول کو کہ باپچوان روز مجلس سماع کا تھا قوا کو مکود و سر مصرع پڑھنے کو منع فرمایا نغو کیا وصل سخن ہوے جب غسل وغیرہ سے فراغت ہوئی جنازہ آپ کا اٹھایا گیا حضرت خواجہ ابو سعید نے فرمایا کہ خواجہ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز وہ شخص پڑھائے گا جسے کبھی زنا نہ کیا اور سنت نماز عصر و تکبیر اور کبھی قضا نہ کی سلطان شمس الدین التمش نے چاہا کہ حاضرین میں سے کوئی شخص موصوف بصفت مذکورہ ظاہر ہو جب کوئی نہ اٹھا فرمایا میں نے چاہا تھا کہ مجھے کوئی جائے نہیں اب معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ کی یہی مرضی ہو جن میں بسا شخص ہوں یہ کمر نماز پڑھائی و اللہ اعلم چودھویں ربیع الاول کو وفات فرمائی مزار دہلی میں ہر دمہ اللہ تعالیٰ

حضرت محی الدین عربی قدس سرہ

۵۶۱ | ۱۱۶۷ | ۶۳۸ | ۱۲۷۰

اصل نام آپ کا محمد ہو مشہور لقب محی الدین عربی ہیں وجہ پیدائش آپ کی یوں لکھی ہو کہ والد ماجد آپ کے چچا میں بس کی عمر کو پہنچے اور کوئی اولاد نہ ہوئی حضور میں حضرت محبوب پاک رحمہ اللہ کے حاضر ہو کر التماس عالی آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! اس شخص کی تقدیر میں اولاد نہیں ہو آپ نے پشت مبارک آپ کی پیٹھ سے مس کیا اور فرمایا میں نے اپنی ایک اولاد کہ اب باقی تھی تکو دی جاؤ تمہارے گھر میں یہ لڑکا پیدا ہو گا نام اس کا محمد اور لقب محی الدین میں نے رکھا اولاد میں درجہ اعلیٰ پائیگا آپ کے والد نے یہ مردہ سکر خوشی خوشی گھر آکر آپ کی والدہ ساری حقیقت بیان کی چنانچہ اسی شب وہ حاملہ ہوئیں اور بعد انفصال مدت آپ نے ظہور فرمایا والد آپ کے آپ کو لیکر حضور میں حضرت محبوب سبحانی کے آئے آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہو انشاء اللہ دلی زمانہ و قطب یگانہ ہو گا اسرار توحید الہی جس کا ایک حرف کسی موجد سے نہیں ہو سکا ہو یہ لڑکا ظاہر کرے گا چنانچہ صاحب نجات الالہ

فرماتے ہیں کہ آپ کی تصانیف پانچ سو سے زیادہ ہیں جنہیں سے مشہور ترین کتاب فتوحات کی ہی بارہویں
رجع الثانی شب آدینہ کو وفات فرمائی

۱۲۲۵	۶۲۲	۱۲۲۵	۶۲۲	الطاہر باللہ ۳۵ عباۃ
------	-----	------	-----	----------------------

۳۵ھ میں ولادت ہوئی ناصر الدین نے اولاً آپ کو ولیعہد کیا تھا پھر بخیدہ ہو کر دوسرے بیٹے کو ولیعہد کیا
اُسے بیجا تہذیب و وفات کی وقت وفات پدیرہ قید میں تھے اُمرائے اپنر جمعیت کی اور زمان خلافت تک اپنے
انصاف پیشہ رہے اور جاسوسان کو جو اسرار رعایا کی خبر دینے کو عہد پدیرہ سے مقرر تھے معزول کیا اور زمینیں
خلافت کر کے اسی سال وفات کی

۱۲۴۲	۶۲۲	۱۲۲۵	۶۲۷	المتنصر باللہ ۳۶ عباۃ
------	-----	------	-----	-----------------------

۳۶ھ میں ولادت ہوئی بعد باپ کے خلافت پائی نہایت درجہ پسندیدہ صفات تھے عدالت گسری اور
رعیت پروری شعار اپنا کیا اور حد درجہ سخی تھے محلات بغداد میں داؤد الانصاف اور دار الشفا اور مدرسہ بنا
کیا اور رمضان شریف کی راتوں کو کھانا اور انعام مسلمانوں پر جاری رکھتے ایک روز قریب عید الفطر کو کھٹے
پر سے دیکھا کہ مردمان بغداد کپڑے دھوئے ہیں کہ بروز عید پہنیں کہا کہ اہل بغداد اس قدر مقدور نہیں رکھے ہیں
کہ نیا کپڑا بنوائیں پس سارے لوگوں کو بلا کر سونے کے ٹھلے بنوائے ہر روز کمان کر دیے میں رکھا اہل بغداد کے گھروں میں
پھینکتا نام اسکا سخاوت میں ایسا ترقی پکڑا کہ حاتم وال برک کو لوگ بخیل کہنے لگے اور بہت مسجدیں بنائیں
اور امر جہاد پر مستعد آمادہ ہوا اور بہت قلعہات فتح کیے اور وجہ کے پورب ایک مدرسہ ایسا بنا کیا کہ دوسرے
زمین پر اُس سے بہتر مدرسہ موجود نہ تھا اور اُس مدرسہ میں مذاہب اربعہ کے چاند اہل مقرر کیے اور عزت
نغمہ کی بڑھائی دوسواڑ تالیس فقیہ ہر مذہب کے جمع ہوئے شیخ حدیث وطب و نحو و فرائض بھی موجود تھے
اور جامداد بہت وقف کی سیکڑیں وفات پائی

۱۲۳۶	۶۳۲	۱۲۳۶	۶۳۷	سلطان کن الدین فیروز شاہ ۳۷
------	-----	------	-----	-----------------------------

بعد وفات شمس الدین التمش تخت نشین ہوا مگر چونکہ نظام نہ کر سکتا تھا تھوڑے ہی دنوں کے بعد سلطنت اپنی
مان کے سپرد کی اور اپنی اوقات مسخروں اور گویوں کے ساتھ برباد کی اسکی مان نے بعد تخت نشینی کے ظلم
بہت کیے یہاں تک کہ اُمر عاجز آکر سلطان رضیہ بگم و خست شمس الدین التمش کے حضور میں حاضر ہوئے کیفیت

غرض کی اور اصلاح باہم اس سلطانہ کو تخت نشین کیا

سلطانہ رضیہ بیگم ۲۱

۱۲۳۹ ۶۳۷ ۱۲۳۶ ۶۳۴

یہ سلطانہ بڑی عاقلہ تھی اپنے باپ شمس الدین لغش کے عہد میں امور سلطنت میں رائے دیتی تھی ملک داری سے خوب واقف تھی تخت نشین ہو کر اُسے سارا انتظام درست کر لیا نظام الملک کو وزارت عطا کی اور شہر مومین پکھور علیا باغی ہو گئی تھی اُسے سر کرنے کو بھیجا نظام الملک نے اُن سب کو زیر کیا مگر وقت معاودت راہ میں انتقال کیا اسکے بعد سلطانہ نے مہدی غزنوی کو نظام الملک کے خطاب سے سزا دیا یہ بھی تھوڑے دنوں میں مر گیا اب قطب الدین اسکی جگہ مقرر ہوا قلعہ رسیپور کی تسخیر کو بھیجا گیا قلعہ فتح کیا حاکم سرسہ کہ غلامان چھلگانی شمس میں سے تھا باغی ہو گیا سلطانہ نے خود سرسہ کا قصد کیا لشکر ساتھ لیکر روانہ ہوئی شاہ راہ میں امرائے شمس نے اتفاق کیا اور جمال الدین یا قوت جیشی کو کہ امیر الامرا تھا قتل کیا سلطانہ کو قید کر لیا اور سلطان معز الدین بہرام شاہ کو تخت پر بٹھایا

سلطان معز الدین بہرام شاہ ۲۲

۱۲۴۱ ۶۳۹ ۱۲۳۹ ۶۳۷

اس سلطان نے تخت نشین ہو کر نظام الملک و اختیار الملک کو عہدہ وزارت بخشا اختیار الملک نے بہت فکا حاصل کیا یہاں تک کہ سلطان کی بہن سے اسکی شادی ہوئی اُسے اپنا دار بار بھی مثل بادشاہ کے درست کیا دربار پر فیصل مست بادشاہ کو یہ بر معلوم ہوا ترک کو حکم دیا کہ جب موقع ہو دونوں وزیر کو قتل کریں چنانچہ ان غلاموں نے موقع پا کر دونوں کو سخت مجروح کیا سلطان نے اپنی خواہش چھپانے کے لیے جراحان حاذق بلا کر علاج کا حکم دیا چنانچہ ان دونوں نے صحت پائی مگر درونفاق اُسکے دل میں رہا بدر الدین وغیرہ کو اپنے ساتھ لے کر مکرعوض کی فاکہ میں جو اب خیر بادشاہ کو پہونچی اُسے بہ تدبیر مناسب اس جماعت کو منتشر کیا دو مہینے کے بعد بدر الدین و سیف الدین کو قتل کیا اور قاضی شمس الدین کو ہاتھی کے پیر کے پنجے ڈلوادیا اس واقعہ سے گامی امر بدل ہو گئے آپس میں مشورہ کر کے بغاوت پر مستعد ہوئے آخر کار سلطان کو قتل کر ڈالا

حضرت جلال الدین تبریز قدس سرہ

۱۲۴۴ ۶۴۲

آپ شایخ ہشت میں سے ہیں اور بعض آپ کو سہروردی بھی کہتے ہیں کشف و کرامت میں بے نظیر و ترک و مجرب ہیں بمثال تھے سات برس تک آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے حضور میں رہے فیض صحبت سے کمالات

حاصل کیے اسکے بعد حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ و حضرت نجیہ راکا کی کے فیضان صحبت سے
الامال ہو کر خلیفہ چشت کا خطاب پایا انقل ہو کہ جب حضرت شہاب الدین قدس سرہ حج کو تشریف لے جاتے تو
آپ ساتھ ہوتے تو سفر میں برابر چلے جاتا ہوا سر پر کھلے چلتے اور جب حضرت مدوح طعام طلب فرماتے آپ
گرم و تازہ حاضر کرتے حضرت اوحہ الدین کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جلال الدین کا میں
حج میں ہمسفر تھا راہ کی سختی سے پیدل چلنا دشوار ہوا قافلہ دے سوار ہو لیے لیکن ہم سب پیدل تھے ایک
تاجر اونٹ لایا قیمت ہراونٹ کی بیس اشرفی چاہی آپ نے ایک اشرفی نکال کر دیگ میں ڈال دی اور منہ
چادر سے ڈھانک دیا پھر ہاتھ جوڑا الایس اشرفیان نکلیں تاجر کو دیکر اونٹ خریدا پھر ہاتھ ڈالا اور میں اشرفیان ہاتھ
میں آئیں دوسرا اونٹ خریدا اسی طرح پانچسواونٹ خریدے ہر ایس کو سوار کیا اور آپ پیدل چلتے نقل ہے کہ
شمس الدین القمش کے عہد میں آپ دہلی میں تشریف لائے بادشاہ نے تعظیم کی اور چاہا کہ سلطان خانہ کے
قریب فرود کش ہوں ایک اور بزرگ کو کہ وہاں موجود تھے انکو رشک آیا اور ایک مکان میں آپ کو ٹھہرایا اس
مکان میں اجنہ رہتے تھے آپ نے خادم سے فرمایا کہ: جنہ سے کہدو آج شیخ آیا ہو وہ اس مکان میں بیٹھا
تم مکان خالی کرو کہ میں اور چلے جاؤ خادم نے کہدیا فوراً مشور عظیم پیدا ہوا اجنہ اس مکان سے چلے گئے
کتاب جوامع الکلم میں لکھا ہو کہ آپ ایک مرتبہ حضرت فرید شکر گنج قدس سرہ کے مسکن میں تشریف لیگے
شہر میں آکر دریافت فرمایا کہ یہاں کوئی فقیر ہو شہر والوں نے جواب دیا کہ ایک لڑکا دیوانہ ہے حضرت فرید الدین
خرد سالی میں ایسے مشغول رہتے تھے کہ سارے لوگ آپ کو دیکھ کر کہتے تھے کہ قاضی بچہ دیوانہ ہو گیا ہے چنانچہ
آپ وہاں تشریف لیگے اور ایک آنا حضرت فرید کے ہاتھ میں دیا انھوں نے انار کے دانے نکال کر حاضرین کو تقسیم
کیے اور جو دباغت اسکے کہ روزہ دار تھے نہ کھایا جب افطار کا وقت ہوا اسی انار کا ایک دانہ پڑا دیکھا آپ نے
اٹھالیا اور اسی سے افطار کیا اس دانہ کا فرو ہو نا تھا کہ جہنی باتیں آپ میں تھیں سو حصہ اور تری کر گئیں۔

بی بی فاطمہ سام رحمہا اللہ

۱۲۴۵ ۱۲۴۳

عارفات روزگار سے تھیں لغو فوات حضرت سلطان مشلی میں آپ کا بہت ذکر ہو سلطان المشائخ آپ کی
قبر پر اکثر مشغول ہوتے حضرت فرید الدین گنج شکر نے فرمایا ہو کہ فاطمہ سام ایک مرد میں کہ عورت کی صورت
میں پیدا ہوئی میں اور آپ کو حضرت فرید الدین گنج شکر اوسیت الدین کے ساتھ سواغات تھا آپ شعر بھی
فرماتی تھیں اور نہایت کبریا ہو گئی تھیں بیغیر آبکا ہر شعر

ہر دو طلبی وے میترہ شہر

ہم عشق طلب کنی وہم جان خواہی

مزار آپ کا دہلی میں ہے

۱۲۴۵	۶۴۳			بی بی قاسم رحمہا اللہ
------	-----	--	--	-----------------------

آپ حضرت فرید الدین گنج شکر کی والدہ تھیں نہایت مستجاب الدعوات تھیں جو کچھ زبان سے فرماتیں واقع ہوتا جب حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر نے ہانسی سے اجودھن میں آ کے قیام فرمایا حضرت نجیب الدین اپنے بھائی کو بھیجا کہ ماں کو بھی وہاں سے لے آؤ وہ گئے اور لیکر چلے راہ میں ایک جگہ انکو پیاس ہوئی بیٹے سے کہا پانی لاؤ وہ انکو ایک درخت تلے بٹھا کر پانی کی تلاش کو گئے جب وہ پس آئے تو ان کو نہ پایا بہر حال پیاس کی کوئی نشان نہ ملا ایک مدت کے بعد پھر ٹاکڈر اسی موقع پر ہوا دل میں آیا کہ پھر تلاش کریں شاید کچھ ہڈی وغیرہ ملے ایک جگہ کچھ ہڈیاں انسان کی سی پائین اسکو خریطہ میں رکھ لیا اور حضرت فرید الدین گنج شکر ہاس آئے اور بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ خریطہ لاؤ جب وہ خریطہ آیا اور کھولا آئین ہڈی بھی نہ تھی یہ واقعہ غیب آپ کا ایک واقعہ عجیب ہے

۱۲۴۶	۶۴۴	۱۲۴۷	۶۴۹	سلطان علاؤ الدین بن مسعود شاہ ۲۵
------	-----	------	-----	----------------------------------

بعد قتل بہرام شاہ کے دربار امرانے علاؤ الدین کو تخت پر بٹھایا نظام الملک کو وزیر بنایا تھوڑے دن کے بعد امرادیر کی حرکتوں سے ہزار ہوسے اور جنگل میں موقع پا کر قتل کر ڈالا احمد جنگل کے بعد وزیر ہوا سلطان نے ناصر الدین و جلال الدین کو قید سے رہا کیا حکومت ہرایک و قنوج کی آئینکے سپرد کی خود چنگیز خان سے کئی لڑائیاں لڑا برابر فتح پائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سطین ہو کر عیش میں مصروف ہوا اور سلطنت سے ہاتھ اٹھایا بہر چند امرادیر نے فداپیش کی کچھ خیال نہ کیا مجبوراً سب نے مشورہ کر کے ناصر الدین کو ہرایک سے بلا کر تخت نشین کیا اور علاؤ الدین کو قید خانہ میں ڈال دیا

۱۲۴۶	۶۴۴	۶۴۵		حضرت شمس الدین تبریزی و مہدی رحمۃ اللہ علیہ
------	-----	-----	--	---

اسم مبارک آپ کا محمد بن ملک داؤد ہے آپ حضرت شیخ سلیمان تبریزی علیہ الرحمہ کے مرید تھے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ بابا کمالی چند ہی کے مرید تھے آپ ولی اور زاو تھے آپ فرماتے ہیں کہ قبل بلوغ جب میں کتب میں پڑھتا تھا تو چالیس روز عشق محمدی میں بیخود و خواہ رہتا تھا نقل ہے کہ جب آپ قونین میں پہنچے حضرت مولانا روم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ کب و صل بیٹھے طلبا کو درس دے رہے ہیں اور کچھ کتابیں بھی سامنے رکھی ہیں آپ نے پوچھا یہ کتابیں کس فن میں ہیں حضرت مولانا نے عرض کی قبل و قال میں آپ نے ان کتابوں کو

اٹھا کر عرض میں ڈال دیا اس حال سے حضرت مولانا کو بہت افسوس ہوا عرض کی اے فیض تو نے کیا کیا بہن
بعض کتاب والد بزرگوار کے قواعد کی تحقیر اور اب انکا ملنا نامکن ہو جب آپ نے مولانا کو بہت مضطرب کیا
دست مبارک پانی میں ڈالا اور سب کتابیں نکال لیں آپ نے ٹوٹی کے کچھ اتر بھی نہ کیا تھا اس ظہور کرامت سے مولانا
آپ کے معتقد ہوئے اور باہم صحبت گائیگت لہری نقل ہو کہ ایک روز آپ نے مولانا سے فرمایا کہ مجھے شاید
مطلوبہ ہی مولانا نے اپنی بی بی کو بلا کر حاضر کیا آپ نے فرمایا یہ میری بہن ہو مجھے آمد چاہیے مولانا اپنے
لڑکے کو لائے آپ نے فرمایا یہ میرا لڑکا ہے پھر فرمایا مجھے شراب چاہیے مولانا باہر تشریف لائے ایک دوکان سے
شراب خریدی اور اپنے سر پر رکھ کر حضور میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں تمھارا امتحان لیتا تھا ورنہ ستان تھا
کو شراب ظاہری سے غرض کیا ہو نقل ہو کہ آپ مولانا کے ساتھ خلوت میں بیٹھے تھے ایک شخص نے باہر سے
آپ کو بلایا آپ اٹھے اور مولانا سے فرمایا الوداع یہ لوگ مار ڈالنے کو بلاتے ہیں جب آپ باہر تشریف لائے
سات آدمیوں نے چھری سے زخمی کیا آپ نے نعرہ کیا وہ سب بیہوش ہوئے جب بیہوش آیا تو بجز چند قطبہ غوکے
کچھ نہ دیکھا اسوقت تک آپ کا کچھ یہ نہیں معلوم ہوا

بی بی زلیخا رحمہا اللہ

۱۲۵۰ ۶۴۸

آپ حضرت نظام الدین اولیا کی والدہ بہن نہایت بزرگ اور صاحبہ عقین حضرت نظام الدین اولیا فرماتے ہیں کہ جب
کوئی مہم میری والدہ کو پیش آتی تو انعام اسکا آپ خواب میں دیکھتیں اور راجہ اسکا دیکھو دیا جاتا اور کچھ مجھے حاجت
پیش آتی میں انکی خاک پاک پر عرض کرتا ہفتہ عشرہ میں وہ رفع ہو جاتی جب سلطان قطب الدین نے ہر غرہ
کو حاضری کی شدت کی آپ مزار پر اپنی والدہ کے گئے اور ناز فرزندانہ سے یہ عرض کی کہ بادشاہ مجھے ایذا
دیتا ہو اگر نعرہ ماہ تک اسکا کام تمام نہ ہو گا تو میں زیارت کو نہ آؤں گا بقضائے الہی شب نعرہ ماہ سلطان قطب الدین
باتھ سے خسرو شاہ کے مارا گیا اور سلطان اولیا سے منقول ہو کہ چاند جادی الآخر دیکھا گیا میں نے جا کر دایا
کا قدم چوما اور خوشخبری داد نوکی دی فرمایا آئندہ چاند میں کسکا قدم چومو گے آپ نے جانا کہ وفات قریب ہو
آپ روئے اور فرمایا کہ مجھے کسکے سپرد کرتی ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں کل جواب دوں گی آج تم غیب الدین کے
سکائیں ہو سلطان المشایخ حسب حکم مادر دین سبب آخر شب قریب صبح کے کوئندی آئی کہ آپ کو بلایا ہو آپ کے
آنکھوں نے فرمایا کہ میں نے تم سے وعدہ جواب کا کیا تھا تمھارا دامن ہاتھ کہاں ہو آپ نے دامن ہاتھ دیا آنکھوں
نے اپنے ہاتھ میں پکڑا اور آسمان کی طرف دیکھا اور کہا الہی میں اپنے اس لڑکے کو کتنے سوچتی ہوں اور
جان بحق تسلیم ہو میں نعرہ جادی الآخر ۶۴۸ میں

المعصم باللہ ۳ آخرین خلیفہ عباسیہ در بغداد

۱۲۵۸ ۶۵۹ ۱۲۴۲ ۶۴۰

۵۳۵ھ میں ولادت ہوئی بعد باپ کے سرر خلافت پر بیٹھا مگر باعث ضعف عقل اپنے حسب راس مولا لیلین علی بن وزیر اپنے (کہ وہ مذہب شیعہ رکھتا تھا) کام کرنا اور اسے قلع و قمع بنیاد دولت عباسیہ کی کی یعنی تاتاریوں کو خفیہ طمع سلطنت عراق کی دی اور خروج پر بہکا یا اور خلیفہ کو فریب دیکر تحریف لشکر کی کرائی اور تاتاریوں کے اکرام کی رغبت دلائی اور باطن میں تاتاریوں کو ہلاک خلیفہ اور قطع دولت عباسیہ پر بہکا یا اور اسے نیابہ بغداد کی چاہی اور اسپر و عہدہ وافق کیا ناگاہ ۵۳۵ھ میں ایک آگ ہوئی تاک عدن میں ظاہر ہوئی پھر ۵۳۵ھ میں مدینہ منورہ میں ظاہر ہوئی کہ بصرہ کے لوگوں نے اس کی روشنی میں رات کو کلب و گردن او کی دیکھی بمصداق اس حدیث کے لا تقوم الساعة حتی ینزع نار من ارض الحجاز تفضہ بہا اعتاق الابل بصرہ یعنی نہ ہوگی قیامت اسوقت تک کہ ظاہر ہوگی ایک آگ ارض حجاز سے کہ اس کی روشنی میں بصرہ کے لوگ اونٹ کی گردن دیکھیں گے ۵۳۵ھ میں المعز ایک سلطان مصر نے فوت کیا اس سبب سے ہمت تاتاریوں کی بڑھی اور صورت وزیر کے قریب کی کما حقہ ظاہر ہوئی یعنی ہلاکو کی از سرداران چنگیز خان مع دولہا سوار کے طرف بغداد کے پہونچا لشکر خلیفہ مقابل آیا مگر ہزیمت پائی روز عاشورہ بغداد میں پہونچا وزیر مقتدی نے خلیفہ کو صلح پر قریب دیا اور ہلاکو کے پاس جا کر بجائے صلح شروع و فساد قائم کیا اور اپنے لیے وعدہ بے واثق کر لے خلیفہ سے پھر اگر کچھ کہ بادشاہ رغبت سے کہتا ہو کہ اس کی بیٹی سے اپنے بیٹے ابو بکر کا نکاح کیجیے اور مثل آباد و اجداد کے مصاہرت ثابت کیجیے اور خلافت پر قائم رہیے اور خون مسلمانوں سے رہائی ہو اگر عرض خلیفہ قریب میں وزیر کے آگیا اور مع ارکان خلافت و اعیان دولت باہر خمیہ میں آیا اور حسب فرمان وزیر مقتدی کے فقہاء و علما و قاضی و مفتی اور رؤساء شہر مجلس قریب میں آئے جاتے تھے اور کار برد ازان کہیں میں بیٹھے تھے ہر ایک کی گردن مارتے تھے بعد اسکے تیغ جفا گردن پر اہل بغداد کے رکھنا پالیس روز تک بازار قتل گرم رہا ایک کرد مسلمان شہید ہوئے اور خلیفہ کو پکڑ کر لے گئے خبر نہیں کیا کیا اناسد و انالیہ راجعون مگر وزیر نمک حرام اپنی مرگ کو نہ پہونچا بلکہ ذلیل اور خوار ہوا اور تھوڑے دن کے بعد داخل جہنم ہوا خلافت بغداد کی اسی وقت سے ختم ہوئی تاریخ خلفا میں مذکور ہے کہ بعد ساڑھے تین برس کے مقصود ہی معصم کی خلافت مصر میں قائم ہوئی اور سن ۵۳۸ھ کے بادگیرے خلیفہ رہے تنکی تفصیل اسماء بھی تاریخ خلفا میں مذکور ہیں آخرین خلیفہ المتوکل علی اللہ ابو العز نقاطوالت کتاب کے خیال سے انکے حالات نہیں لکھے وہ جملہ تیرہ شخص کے بعد دیگرے خلیفہ کھلائے گئے انکے حالات بھی کچھ ایسے لائق تحریر مندرج کتاب مذکور نہیں تھے بعض ان میں سے یہ ہیں ۱۔ بعد حاکم بامر اللہ اکثر کفار تاتاری

مسلمان ہونے لگے اسی میں وہ بعد خلافت معتقد ہائے درمیان ۳۲۷ھ و ۳۲۸ھ ایک لڑکی مسمیٰ الفیطرہ امین بن
حق اسکا نکاح یکے بعد دیگرے تین آدمی سے ہوا اور کوئی اسپر قادر نہ ہو جب پندرہ برس کی ہوئی تو چھائی تان کی غائب
ہو گئیں اور فرج سے کچھ کچھ باہر نکلا شروع ہوا چند روز میں ذکر و منقین نمود ہوئے بعد خلافت معتقد ہائے در
۳۲۸ھ ایک جاموش دور اور دو گردن اور چار ہاتھ اور دو پیرو ایک فرج اور دو تھن پیدا ہوئی اور ۲۵۰ھ میں قاضی
جلال الدین کی لڑکی سے ایک لڑکا ہوا ساتھ علامت زن و مرد کے اور چار ہاتھ اور دو سینگ لگے پیدا ہوا

حضرت سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵۹ ۶۵۸

آپ حضرت نجم الدین کبریٰ کے خلیفہ میں بعد تحصیل علم جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خلوت میں بیٹھے کا
حکم ہوا آپ خلوت میں بیٹھے دوسرے چلے میں حضرت درجہ پر تشریف لائے آواز دی اور یہ شعر پڑھا شعر

منم عاشق مرا غم ساز دار است | تو معشوقی ترا غم چہ کار است |

اور فرمایا کہ باہر آؤ پھر ہاتھ پڑا کر چہرہ سے باہر نکالا اور بخارا کی جانب روانہ کیا فصل ہی کہ ملک خطا سے کوئی مرید حضرت
نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمہ کا ایک کینز لایا اور حضرت کے نزدیکی شب زفاف میں آپ نے سب اصحاب سے فرمایا کہ
آج کی رات میں لذت شرعی میں مشغول ہوؤ گا تم سب بھی میری موافقت میں آج کی رات ریاضت سے باہر ہو کر عزت
و آسودگی میں بسر کرو سب نے قبول کیا آپ ایک گھڑ پانی سے بھرا لیکر تمام شب درجہ پر کھڑے رہے صبح کو جب حضرت
ممدوح برآمد ہوئے فرمایا تمہیں کیوں یہ ریاضت اختیار کی میں نے کہہ دیا تھا کہ آج کی شب اپنی لذت و نوحہ میں
بسر کرو آپ نے عرض کی مجھے اس سے بڑھ کر کوئی لذت نہ ملتی کہ آتا نہ شیخ پر کھڑا ہوں حضرت نے فرمایا کہ بشارت
ہو چھو کہ بادشاہ تیری رکاب میں دوڑے گا چنانچہ بادشاہ نے ایک گھوڑا آپ کی نذر کیا اور عرضی اس مضمون کی لکھی کہ
حضور قدم رنجہ فرمائیں تا میں اپنے ہاتھ سے اس گھوڑے پر بکھڑا کروں آپ تشریف لے گئے بادشاہ نے رکاب پکڑی
آپ سوار ہوئے گھوڑے نے زخنی شروع کی باگ قابو میں نہ رہی بادشاہ قریب پچاس قدم کے آسکے ساتھ دوڑے
آپ نے فرمایا کہ حضرت کی بشارت دینے کا یہ ظہور ہی ہر روز دو سو آدمی آپ کے دستروان پر کھانا کھاتے تھے آپ بعد نماز
مغرب کے خوب استراحت فرماتے اور عشا کے وقت بیدار ہوتے پھر صبح آرام نہ فرماتے تمام شب ریاضت میں بسر
کرتے وکیل العارفین میں لکھا ہے کہ مرتبہ سلطان غل نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے دست مبارک پڑا ہے بیعت کی
ہو اور مسلمان ہو اہر جب بیدار ہوا اپنے کل متعلقین مع اُمراء و ملازمین کو طریقہ اسلام کی تعلیم کی پھر سب کو ساتھ لیکر
آپ کی زیارت کو بخارا روانہ ہوا جب قریب بخارا کے پہونچا آپ نے عمامہ و سبز عبا طلب فرمایا اصحاب نے عرض کی
تبیل لباس کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا مجھے خواب میں اُس بادشاہ نے اسی لباس میں دیکھا ہے جب

بادشاہ حاضر ہوا آپ کو اسی لباس میں جیسا خواب میں دیکھا تھا پایا آپ نے بڑی خاطر کی اور مع تمامی لشکر اسکی ہمائی کی آپ پیران سلسلہ علیہ فردوسی میں سے ہیں تزار و شرف آپ کا بجا را میں ہے

سلطان جمال الدین ۲۴۷

۱۲۳۵ ۶۶۴ ۱۲۳۶ ۶۶۴

جب یہ بادشاہ تخت نشین ہوا غیاث الدین بلبن کو کہ شمس الدین التمش کا داماد تھا وزیر کیا اور خان اعظم کا خطاب دیا جس شخص مرد بہان دیدہ و تجربہ کار تھا ہمت سلطنت کا انتظام حسب اطمینان کر کے طرف لاہور گیا وہاں پہنچ کر فرقہ کنڈران کو جو افواج چنگیزی کو غیر راہ سے ہندوستان میں لائے تھے زیر کیا اور غنیمت بشمار حاصل کیا دوسرے سال سلطان نے سرسند پر فوج کشی کی قلعہ حصار فتح کیا اسکے بعد قلعہ رنپور پر قبضہ کیا فتح قلعہ حصار ۶۹۹ھ میں ہوا معظم خان کو فوج و کمر تسخیر عنہ کی کو بھیجا اسے تھوڑے عرصہ میں اس ولایت پر قبضہ کر لیا ۵۸ھ میں خان اعظم کو ہوا ملک کی طرف گیا یہاں کے ڈھائی سوار جاؤں کو قید کر کے دہلی میں لایا سب کو سر بازار مجسم سلطان قتل کر لیا اسی سال چنگیز خان کا لمبی آیا بادشاہ نے خان اعظم کو حکم دیا کہ پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ تین ہزار توپیں صحرائے دہلی میں ترتیب پائیں اور اپنے دربار کو خوب روغن دیکر بڑے عز و شان سے جلوس فرمایا لمبی اسی راہ سے جہان سوار و پیادہ جمع تھے آیا جب وہیں گیا کیفیت جماعت لشکر و شوکت دربار بیان کی چنگیز خان نے فسخ عزیمت کی طبقات ناصری و سی سلطان کے عہد میں تالیف ہوئی یہ سلطان نہایت بزرگوار خدا ترس و عابد و فاشع تھا اپنی اوقات عزیز کنایت قرآن مجید میں صرف کرتا اور جو کچھ اسکے ہدیہ سے ہم پہنچتا اسکو اپنی معاش کرتا بجز اپنی منکوہ کے اور کوئی کنیز نہیں رکھتا تھا اپنا کھانا مکہ سے بکواتا ایک دن ملک نے عرض کی کہ اب مجھ میں طاقت ہاتھ جلانے کی نہیں ہو اگر ایک نوٹھی بیت المال سے خریدی جائے تو کیا ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ بیت المال بادشاہوں کا حصہ نہیں ہو چند روز زندگانی کے لیے مرکب امر خلافت شرع نہ ہونا چاہیے میں برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی مزار دہلی میں ہو اور مالی آلان زیارت گاہ ساکنان شہر ہر روز وغیرہ پہنچتی ہو

حضرت قطب جمال بانسوی علیہ الرحمۃ

۱۲۶۰ ۶۵۹

آپ خلفائے عظام میں سے حضرت فرید الدین گنجشکر رحمہ اللہ کے ہیں حضرت گنجشکر کو آپ سے کمال محبت تھی بارہ سال تک آپ ایہو جہ سے انسی میں رہتے فرماتے تھے کہ شیخ جمال میرا جمال ہو اور اکثر یہ بھی فرماتے تھے کہ وہی جمال ہے جو تیرے قربان ہو جاؤں اور جب کسی کو خلافت دیتے تو پہلے آپ کے پاس بھیجتے اگر آپ

قبول فرماتے تو دیتے ورنہ نہیں فرمایا کرتے کج حال کے پھاڑے کو فریدی نہیں سکتا جن سے یہ حدیث بنوی القبر و صفة من رماض الجنة و حفرة من حفرات النيران آپ کے مع مبارک میں ہو پچی خوف عذاب قبر آپ کو زیادہ ہوا تصدیقات آپ کی علم تصوف میں بہت ہیں آن میں سے ایک لمبات ہو بعد وفات آپ کے ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا کچھ حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ جب مجھے لوگوں نے قبر میں رکھا وہ فرشتے آئے اور چاہا کہ مجھے عذاب کریں فوراً وہ فرشتہ اور آئے اور یہ حکم خدا پوچھا کہ اسے میں نے اس دو رکعت نماز کے صلہ میں جو یہ متصل سنت مؤخر کے بقراءت سورہ بروج دو الطارق پڑھتا تھا اور یہ برکت مزا ولت آیت الکرسی کے جو ہر فریضہ کے بعد درود رکھتا تھا بخشا آپ کے وقت میں خسرو بن خسرو شاہ سے ناصر الدین گشاہ تک نے ہند میں سلطنت کی کہ ذکر ان بسکا ہو چکا آپ کی کرامت فرزندوں میں خواہ کس قدر ضعیف تعلق ہوا جس تک یہ ہر کہ انکو کوئی درندہ یا گزندہ نہیں سا سکتا اگر اچانک کسی درندے یا گزندے نے اپنے منہ مارا تو اسکا زہر کچھ اثر نہ کیا اور دندہ یا گزندہ خود فوراً مر گیا اس واقعہ کو برابر پر زادگان حضرت میر میں کہ آپ سے نسبت رکھتے ہیں سب لوگ برابر دیکھتے ہیں راقم طور نے بھی پچھم خود بار بار دیکھا ہے کرامات الاولیاء حق کے ہی معنی ہیں۔

حضرت سید میٹھی لاہوری اویسی علیہ الرحمہ

۱۲۶۲

۶۶۱

اسم مبارک آپ کا سید اہل غفاریہ شیعی ہو اصل آپ کا خوارزم ہو جب ملک خوارزم جلیگر خان کے ہاتھوں پر بادشاہ کے والد ماجد سید جلال الدین طرف ہندوستان کے تشریف لائے اور لاہور میں قیام فرمایا قبولیت عظیم پائی ہزاروں خلقت لاہور کی آپ کے ساتھ ہوئی مئی بعد وفات کے آپ جانشین بد ہوئے جو تک نہایت خلیق اور شیریں گفتار تھے اس سبب سے سید میٹھا مشہور ہوئے حزار آپ کا لاہور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے سلاطین مذکورہ بالا آپ کے عہد میں حکمران تھے

حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج چلیشتی علیہ الرحمہ

۱۲۶۵

۶۶۸

۱۱۸۹

۵۸۵

آپ معظم اولیاء میں ریاضت و مجاہدہ کشف و کرامات ذوق و شوق و محبت میں اپنا مثل نہیں رکھتے تھے والد جبکہ اسم گرامی جمال الدین سلیمان تھا سلطان محمود غزنوی کے خواہر زادہ تھے سلطان شہاب الدین کے وقت میں کابل سے لاہور میں تشریف لائے اور شہر قصور میں اقامت اختیار کی بعد اس کے حکم بادشاہ لٹان میں قیام پزیر ہوئے نسب آپ کا آٹھویں واسطہ میں فرخ شاہ بادشاہ کابل سے لٹان ہی اور سترھویں واسطہ میں حضرت ابراہیم اودتم سے والدہ شریفہ آپ کی قرسہ خاتون صاحبزادی ملا حید الدین مجید کی ہیں آپ شیخ صدیقی ہیں

ولادت آپ کی موضع کھولوان مضافات ملتان میں ہوئی خرقہ ارادت حضرت بختیار کاکی رحمہ اللہ سے آپ نے پایا
خطاب آپ کا قطب الموحدین اور قطب الدین درگج شکر ہو نقل ہو کہ ایک شب آپ کی والدہ ماجدہ ادا سے
تجد کو آٹھین اسوقت ایک چور قوم کا ہندو گھر میں آگیا جون ہی نظر اُس کی آپ پر پڑی اندھا ہو گیا اور فریاد کی کہ
میں اس گھر میں چوری کرنے کو آیا اور اندھا ہو گیا دعا کر دین بنایا ہو جاؤں پھر کبھی چوری کا نام نہ لوں گا اسوقت
مگر حضرت درگج شکر کی چھ برس کی تھی آپ نے دعا فرمائی وہ بنایا ہو گیا اور باہر چلا گیا صبح کو مع معلقان اپنے
حاضر ہو کر مسلمان ہوا نام اس کا حمید اللہ رکھا گیا تمام عمر آپ کی خدمت میں ملا اور دین میں اسی موضع میں دفن ہوا
جب آپ کتب میں بیٹھے تھوڑے عرصہ میں قرآن حفظ کیا اور تحصیل علوم سے فراغت حاصل کی ایک روز
ملتان میں آپ کتاب نافع پڑھتے تھے کہ حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ وارد ہوئے اور فرمایا اے لڑکے کیا
پڑھتا ہو آپ نے فرمایا نافع پڑھتا ہوں حضرت نے فرمایا نافع ہو گی اس کلام نے ایک اثر پیدا کیا آپ فوراً
ترید ہوئے اور چاہا کہ ساتھ ہی دہلی جائیں آپ نے منع فرمایا اور ہدایت کی کہ ابھی چندے علم کی تکمیل کرو اس کے
بعد میرے پاس آنا کہ زابہ علیہم صحفہ شیطان ہو تا ہی بعد اسکے آپ قندھار تشریف لے گئے اور بعد تحصیل علوم
بعد اذین پہونچ کر صحبت شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت سیف الدین باختری حضرت بہاؤ الدین زکریا و
دیگر شیوخ رحمۃ اللہ علیہم جمعین کی حاصل کی اور فائدے اٹھائے بعد اسکے دہلی میں بیر کی خدمت میں پہونچے
حضرت نے ایک علیحدہ تجربہ آپ کی عبادت کے لیے مقرر فرمایا تربیت و تکمیل میں کوشش بلیغ فرمائی اور خرقہ خلافت
عطا فرمایا کرامات آپ کے بیشتر زمین منظر اور کرامت کے باعث دہلی میں آپ کے گرد اجماع خلافت ہوتا تھا اور آپ ختم
خلفت سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے آخر دہلی چھوڑ کر انسی میں تشریف لائے تھوڑے دنوں وہاں رونق افروز ہوئے
پھر موضع اجودھن تشریف لے گئے دور شہر کے کنارہ ڈھیلے کے درخت کے نیچے قیام فرمایا چند روز فرزندان متعلقان
کو فاقہ رہا پھر فوج آنے لگا جو کچھ آتا سب نفقہ فقرا کرتے اور آپ اس ٹیلے کے پھل سے افطار کرتے ایک وقت
ایک ظالم جوگی کو مع اس کے چیلے کے آپ کے اشارہ سے زمین نے پکڑ لیا دوسرے جوگی کو جو ہوا پر اڑتا تھا آپ کی
تعلین زمین پر اتر لائی جب وقت سخت طوفان ہوا کا ہوا صدا درخت جڑ سے اکھڑ گئے ایک بڑی شاخ اُس
درخت کی بھی جس کے نیچے آپ نے قیام فرمایا تھا ٹوٹی آپ نے ٹوٹنے کی آواز سنی اُس کی جانب نظر کی وہ شاخ معلق
ہوا پر قائم ہو گئی اور اب تک ہر گنج شکر کا لقب آپ کو اپنے پیر سے بھی ملا اور حضرت عی سے بھی عطا ہوا آپ کو
پیر و خلیفہ نے ظم کا وزہ رکھے کو فرمایا تھا بعد تین روز کے آپ نے زمین پر ہاتھ ڈالا تو چند سنگریزے آپ کے
ہاتھ میں آئے ان کو اپنے منہ میں ڈالادہ شکر ہو گئے اور اکثر ایسا ہی ہوا کیا کہ جس تبصر یا مٹی کو آپ نے منہ میں ڈالا
یا پڑ گئی شکر ہو گئی شکر کے ٹورے نکک کے ہو گئے اور پھر شکر کے یفضل مشہور عام ہو ایک تہہ آپ کے ایک لکڑی سے

میسواک فرمائی بعد فراغت زمین پر ڈال دیا فوراً درخت نوخاستہ پیدا ہوا جب آپ وہاں سے آگے چلے یہ دخت بھی ساتھ ہوا دو مرتبہ آپ نے اُس سے فرمایا یہ میں رہ کر اُسے ساتھ نہ چھوڑا کسی اور نے غصہ ہو کر اسکو جڑ سے اکھڑا اور اُلٹا زمین پر دے مارا اور فرمایا اس جگہ رہ چنانچہ وہیابی قائم ہو شایین اسکی بجائے جڑ کے زمین میں ہیں زمین نے آپ کے ساتھ گفتگو کی ہو ایک روز حضرت بہاؤ الدین زکریا کو غیب سے آواز آئی کہ آج جو کوئی تیرا منہ دیکھے آتش غضب اُس پر حرام ہو حضرت زکریا نے چاہا کہ بہت حلاق آپ کے روئے مبارک کی اُس روز زیارت کریں آپ ایک محاذ میں ٹھیکر شہر میں تشریف لائے ہر گلیوں میں پھرتے تھے اس وقت آپ بھی ملتان میں تشریف رکھتے تھے جب سوار سی حضرت زکریا کی قریب مسکن حضرت کے پہنچی میان ہوا خادم دہر بیٹھے تھے آپ نے بیٹھ محاذ کی طرف کر لی اور کہا اگر کفش برداری سے فرید کے نہ حرام ہوگی تو بہاؤ الدین کے دیکھنے سے کیا حرام ہوگی حضرت شیخ فرید نے نور باطن سے دریافت کیا اور ہتھکڑیاں فرمایا آنسوؤں نے وہی جواب دیا حضرت نے فرمایا کہ جو میرا ید ہو یا میرے مرید کامرید اور قیامت تک جو کوئی مرید ہو اور میرے سلسلہ میں آپس پر تشدد و فحش حرام ہو شہزاد آپ کے خلیفہ تھے حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے واقعہ میں لکھا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ میں جو اسوقت دروازہ ہنسی مشہور ہی تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں من دخلہ کان آمناً یہ دروازہ آپ کے دروازہ مبارک کا ہی جانب دکھن پنجم محرم روز وفات کو کھلتا ہے اور خلافت اُس سے گبدتی ہو وفات آپ کی پنجم محرم کو ہی موضع اجودھن عرف پاک پٹن میں آپ کا مزار زیارت گاہ اتمام ہو

حضرت بہاؤ الدین زکریا علیہ الرحمۃ

۵۵۶	۵۵۶	۵۵۶
۵۵۶	۵۵۶	۵۵۶
۵۵۶	۵۵۶	۵۵۶

آپ نواح ملتان میں پیدا ہوئے صغیر ہی میں آپ کے والد نے قضا کی تھوڑے دنوں میں تحصیل علوم ظاہری سے عبور پا کر پند و ہر س تک شغل درس و تدریس میں مشغول رہے روزانہ تتر عالم آپ سے بہرہ مند ہوتے تھے اسکے بعد آپ حج کو تشریف لے گئے وہیں آکر بغداد میں تشریف لائے اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے خانقاہ میں مقیم ہوئے اور حضرت سے بیعت حاصل کی تکمیل طریقت ہوئی خلافت بھی آپ ہی سے پائی سر دفتر اولیا ہوئے

سلطان غیاث الدین بلبن

۶۶۴	۶۶۴	۶۶۴
۶۶۴	۶۶۴	۶۶۴
۶۶۴	۶۶۴	۶۶۴

یہ سلطان طائفہ ترکان قراخاس سے تھے ایک سوداگر نے لا کر دی میں شمس الدین القش کے ائمہ بیجا تھا آثار رشید دیکھ کر سلطان نے اسکی تربیت و تعلیم اچھی طرح کی اور اپنی بیٹی سے اسکا عقد کر دیا امرائوں میں داخل ہوا غنیہ نگہ

کے عہد میں قوس بگی اور سلطان معز الدین کے زمانہ میں اختہ بگی کہلایا علاؤ الدین کے زمانہ میں ایطربا
ہوا ناصر الدین کے عہد میں رتبہ عالی پایا بعد وفات ناصر الدین با اتفاق رائے ہر خاص و عام تخت نشین ہوا
تھوڑے دنوں میں ہر خاص و عام کو احسانات سے نیکر کر لیا شہر عدالت و کرامتی کا دور دورہ ہو چکا
شاہزادگان روم و ایران و توران اسکے ملک میں آکر پناہ لیتے مہات سلطنت کو نہایت خوش دلوئی سے انجام
دیتا فضل و شعرا و جملہ اہل استعداد حاضر دربار رہتے اسکا ایک بیٹا تھا نام اسکا محمد سلطان تھا حضرت امیر خسرو
خواجہ حسن دہلوی اس بادشاہ کے ملازم تھے چند بار حضرت سعدی شیرازی کو ہندوستان آنے کی
مکلف دی خراج بھی بھیجا مگر آپ نے عذر ضعف پیری کر کے سفارش حضرت امیر خسرو خواجہ حسن کی کی
اور اپنے اشار کی بیاض بھیج دی عہد میں دربار اس احشام سے کوتاہ تھا کہ صحرائیان کا بہت سے زہرہ آبا
ہوتا ملازمین کے حسب و نسب کی تفتیش کمال کرتا جب تک اچھی طرح صلاحیت حسب و نسب دریافت نہ کر لیتا
کوئی خدمت نہیں دیتا بد و زل اقوم سے بات تک نہیں کرتا مگر دولی نام ایک رئیس بازاری نے ہر چند
کوشش کی کہ اس قدر اس سے قبول کیا جاوے اور ایک مرتبہ بادشاہ اس سے ہم کلام ہو کر قبول نہ ہوا
فرمایا جفت ہو کہ بطبع زر رئیس بازار سے میں بات کروں اطراف دہلی میں خود درختوں کا جنگل تھا اس میں بہر
رہا کرتے تھے بعد نماز ظہر کے دروازہ شہر کا بند ہو جاتا تھا کوئی شخص باہر نہیں جاسکتا تھا سلطان نے ان سے
درخت کو کٹوایا میدان صاف کرایا پھر وہ اس کی طرف فوج کشی کی اور قریب ایک لاکھ سپاہیوں کے گرفتار
کر کے قتل کر ڈالا اور سب کائنات اُس کے گدوائے سلطان باوجود بہت ناچار پاشت و اشراف و تہجد کا مفید
تھا بعد نماز جمعہ کے عبادت خانہ میں حضرت شیخ برہان الدین و مولانا سراج الدین و دیگر مشائخ وقت کے حاضر ہوتا وہ
تدو و فوج بچہ پوچھا تا جب کوئی اٹھایا اٹھتا ہے تو ان فرماتے اسکے جنازہ پر حاضر ہوتا نماز پڑھتا متعلقان
موتی کو بعضاے روز زمین نوازش فرماتا شکر کا بہت شوق تھا روز شکر سارے ملازمان کا طعام و شراب
اپنے متعلق کرتا تیس چالیس کوس تک کی آمدورفت شکر میں کرتا چینگل خان کو جب یہ خبر ہو چکی کہ وہ مرد
۹۰ ماہ دیدہ ہو خود بھی ورزش سواری کی کرتا ہو اور سپاہ کو سکھاتا ہو بیس سال اس بادشاہ نے سلطنت کی۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی اویسی علیہ الرحمہ

۱۲۶۴ ۶۶۶ ۱۲۰۶ ۶۰۴

اصل آپ پانچ ہوا اسم مبارک آپ کا محمد روم میں نشو و نما پائی خلافت المناقب میں مندرج ہو کہ جب آپ کے
والد بہاؤ الدین نے قضا کی علاؤ الدین سلجوقی نے تمامی اکابر کو شریک کر کے آپ کو آپ کے والد کی جگہ
بٹھایا پس برہان الدین سے کہ آپ کے والد کے مرید تھے آپ نے بیعت حاصل کی اور جب تک وہ

اس عالم میں رہے آپ خدمت میں بعد وفات حضرت مسالین تبریز کے حضور میں رہے پھر شیخ صلاح الدین کی خدمت میں رہے بعد آپ کے حضرت حسام الدین مغربی کے ساتھ عمر سیرت لکھنے میں حضرت فرید الدین عطار کے حضور میں حاضر ہوئے تھے فقیرین نام آپ کا بلند اور مدایح اچھندہ تھے چار سو علما آپ کے مدرسہ میں علم طلبہ رہی باطنی کا درس لیتے آپ ولی اور زاد تھے عمر شش ساگی میں نین روز پر افطار فرماتے اس عمر میں ایک روز آپ صفت خفا پر کھیل رہے تھے لڑکوں نے کہا کہ آؤ ہم سب کی چھت پر کود جائیں آپ نے فرمایا یہ کام کتنے ہی کرتے ہیں ہر کو چاہیے کہ آسمان کی جانب کو دین یہ فرمایا اور آسمان کی طرف بلند ہوئے نظر سے غائب ہو گئے سب دھکے روئے گئے بعد لمحظہ کے آپ تشریف لائے فرمایا جس وقت میں تم سے باتیں کرنا تھا میں نے دیکھا کہ ایک جماعت سبز پوش آئی اور مجھے تم سے اٹھائے گئی اور گرد آسمان کے پھر آیا جب تم نے بہت شور و غوغا کیا پھر یہاں لے آئے آپ کے اقوال حقیقت کے بیان میں بہت ہیں قولہ آزاد مرد وہ ہے کہ کسی کے رنج دلائے نہ سے آزرہ نہ ہو قولہ جو مرد وہ ہے کہ خدا و آزا کو بھی رنج نہ دے حسام الدین حلپینی نے کہا کہ یہاں پانچ سو سے آپ کے تھے جب آپ ہی نام حکیم سمانی و منطق الطیر فرید الدین عطار کو ملاحظہ کیا خدمت مولانا میں عرض کی کہ غزلیات بہت تصنیف ہوئیں اگر کوئی کتاب ان کتابوں کی طرح تصنیف ہو تو یادگار نادر ہوگی فی الحال آپ نے دستا مبارک سے ایک کاغذ نکالا اس پر تیرہ شعر ابتدائے ثنوی کے تحریر تھے مولانا حسام الدین کو دیا اور فرمایا میں نے اس سے پہلے بالہام غیب تیرہ سو شعر لکھے ہیں پھر آپ تصنیف ثنوی میں مصروف ہوئے کبھی ایسا ہوتا کہ اول شب سے مولانا ثنوی فرماتے اور حضرت حسام الدین لکھنے لگتے ایک روز حسام الدین نے عرض کی جس وقت یہ ثنوی حضور کی پڑھی جاتی ہو اور حضور اس میں مشغول ہوتے ہیں میں نے کھتا ہوں کہ ایک جماعت غیب سے دور باش تلوار میں باہر میں بیٹھے حاضر ہوتی ہو اور جو شخص دل سے نہیں سنتا اس کی شانہاے دین و بیچ ایمان کو کاٹ دیتی ہو اور کچھنے ہوئے طرف و درخ کے لچکاتی ہو مولانا فرمایا اے بی بی یہ جیسے تھے

دیکھا اور فرمایا

دشمن این حرف ایندم در نظر	شد مثل سرنگون اندر نقشہ
ای حسام الدین تو دیدے حال او	حق نمودت یا رخ افصال او

پانچویں جمادی الثانی کو اپنے وفات فرمائی

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ

۱۲۴۳
۱۲۴۴

۶
۶

آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے خلفائے اعظم سے ہیں حضرت نجفیار کاکی رحمۃ اللہ کے ساتھ گرم صحبت رہتے و جد و سماع سے رغبت تمام رکھتے تاسم مبارک آپ کا محمد بن عطار اور وطن آپ کا بخارا ہی اپنے والد کے ساتھ بنی

میں تشریف لائے اور قاضی ناگور کے مقبرہ پر ایک شب آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کو اپنی جانب بلائے ہیں صبح آپ نے ترک عہدہ قضا کی حضرت شہاب الدین سہروردی کے مرید ہوئے اور ایک زمانہ ریاضت میں بسر کیا آخر قحطیافت پایا بعد اسکے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے چند سال یہاں رہے پھر حج کیا اور دہلی میں تشریف لائے نقل ہو کہ ایک وقت دہلی میں اساک باران ہو شمس الدین التمش نے انجائے دعا کی آپ نے فرمایا شہنشاہین کی دعوت کرو اور مجلس ترتیب دو چنانچہ ایسا ہی ہوا جب مجلس گرم ہوئی اور صوفیان و مجددین نے اتفاقاً پانی برسا کہ کبھی ایسی بارش نہ ہوئی تھی تصانیف آپ کی بہت ہیں انرا بخلہ طوابع شمس آپ کی مشہور کتاب ہے جس میں شرح اسرار حسنی کی ہو آپ کا وصال دہسرم بیع المثنائی کو ہوا

حضرت محمد صاحب پریشانی علیہ الرحمۃ

۱۲۸۸

۶۸۵

میریان حضرت فرید شکر گنج سے ہیں صاحب لایا راجو الہ سیر لاد لیا فراتے ہیں کہ جب حضرت فرید الدین نے آپ کو اجازت طریقت عطا فرمائی و عافرائی کہ زندگی اپنی خوشی سے کاٹے چنانچہ ایسا ہی ہوا خداوند تعالیٰ نے ایسا صبر آپ کو عطا فرمایا کہ تمام عمر سہل حال میں رہی نہ ہوئے اور نہ کوئی غم آپ کو ہوا ہمیشہ خوشی سے زندگی بسر کی

معزالین سلطان کی قباد

۱۲۸۸

۶۸۵

۱۲۸۶

۶۸۵

بعد وفات غیاث الدین لمبن کے ایمان سلطنت نے چاہا کہ کچھ قید چننا سے طلب کر کے تخت پر بٹھا لیکن بعض ائمہ اسکے خلاف ہوئے اور معزالین کی قباد کو تخت نشین کیا جو انی میں سلطنت اچھا آئی عیش میں مشغول ہوا گانے بجانے والے دور دورہ سے آئے لگے مجلس شراب گرم رہنے لگی آخر کثرت شراب نوشی سے لقوہ و فلج کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا اور مرض بڑھ کر لا علاج ہوا اسی زمانہ میں نجمیون نے چڑھائی کی جنگ کے بعد اندر مکان کے آئے اس بادشاہ کو کہ بستر علالت پر پڑا تھا دو چار لائین مار کر عدم کو پہونچایا اور کپڑے میں لپیٹ کر دریاے جمن میں ڈال دیا تین سال تک اس بادشاہ نے سلطنت کی

حضرت فخر الدین عراقی علیہ الرحمۃ

۱۲۸۸

۶۸۵

آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے خواہر زادہ اور خلیفہ حضرت بہاؤ الدین زکریا کے مرید ہیں اہل آپ کی ہمدان، ہر صغریٰ میں حفظ قرآن کیا اور ایسی خوش آوازی سے پڑھتے تھے کہ اہل ہمدان آپ کی آواز کے شیفقہ تھے حج و زیارت مدینہ طیبہ کر کے روم کی طرف گئے خدمت میں شیخ صدر الدین کے پہونچے اور عینین آئے جہاں کین کتاب معلمات

یہاں آپ نے تصنیف کی اور شیخ کے حضور میں پیش کی آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اشعار آپ کے مشہور عام ہیں نقل ہو کہ ایک شخص مسیٰ معین الدین امرے روم سے معقد آپ کا ہوا آپ کے لیے خانقاہ بنادی آپ روم سے مصر میں آئے بادشاہ مصر معقد ہوا اور شیخ اسلام آپ کو مقرر کیا دمشق میں آپ نے وفات فرمائی اور قریب مزار حضرت فحی الدین عربی دفن ہوئے آٹھویں ذیقعدہ روز جمعہ کو وفات فرمائی مزار مبارک دمشق میں ہو۔

حضرت حسن افغان علیہ الرحمۃ

۶۸۹ ۱۲۹۰

آپ حضرت بہاؤ الدین زکریا کے مرید و خلیفہ ہیں زہد و ریاضت و ذوق و شوق و عشق و محبت میں یکساں تھے علوم ظاہری سے گھٹل فی ظہور طہنی میں گویا تمام لوح محفوظ آپ کے سینہ نقیض تھا لوگ استغناء ایک طرف تہران سے ایک حدیث سے اور ایک قول مشایخ سے پرچہ کا غدر لکھ کر آپ کے سامنے رکھتے اور کہتے تھے تائے ان سطرون میں کیا نوشتہ ہو آپ انگشت شہادت قرآن پر رکھتے اور فرماتے یہ آیت قرآن ہو بعد اسکے حدیث پر تب قول مشایخ پر اور فرماتے یہ حدیث یہ قول مشایخ ہو جب لوگ یہ پوچھتے کہ آپ نے کیونکر جانا آپ جواب دیتے کہ کوئی وجہ شناخت کی نہیں ہو مگر سطر قرآن کو دیکھتا ہوں کہ نور اسکا لامکان تک محیط ہو اور حدیث کا نور ہضم فلک تک ہو اور قول مشایخ کا نور آسمان تک ہو حضرت بہاؤ الدین ذکر یا اکثر فرماتے کہ اگر مجھے ہر روز قیامت پوچھیں کہ تو کیا لایا ہو تو میں جواب دوں کہ مشغولی و عبادت حسن افغان ایک دن آپ ملتان سے دہلی آتے تھے راہ میں ایک مسجد کی بنا دیجاتی تھی سمت قبلہ میں باہم دہشتندان کے خلاف تھا آپ ایک طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ قبلہ اس طرف ہو دہشتندان نے اعتراض ناہن کیا آپ نے اپنی انگلی سے ایک طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میرا کہنا تم لوگ باور نہیں کرتے ہو تو دیکھو قبلہ اس طرف ہو سب نے اس طرف نظر کی اور زیارت کجہ شرف ہوئے مزار آپ کا ملتان میں پائین مزار حضرت بہاؤ الدین زکریا کے جو رحمۃ اللہ علیہم

حضرت قاضی شہاب الدین جبکوت قدس سرہ

آپ کے کوئی حالات تحریری مجھے پورے طور سے نہیں ملے نسب ناموں سے خاندان حضرت محمد دم محمد تاج فقیہ کے اس قدر ثابت ہو کہ آپ حضرت محمد دم الملک شرف الدین منیری کے نانا تھے اور آپ کی سب صاحبزادیاں ولیہ وقت تھیں حضرت محمد دم احمد جرم پوش بھی آپ کے نواسہ تھے معتبر طور پر مشہور ہو کہ آپ کے خاندان میں چودہ قطب تھے جہمیں وہ خود بھی شامل ہیں مناقب الاصفیاء میں ضمن ذکر حضرت محمد دم الملک شرف الدین منیری کے حضرت محمد دم شعیب نے اس قدر تحریر فرمایا ہو کہ والدہ حضرت محمد دم الملک کی ایک روز عہد طغولیت میں تنہا مکان میں آپ کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں تشریف لے گئی تھیں جب تشریف لائیں تو دیکھا کہ ایک بوڑھے

بزرگ کس رانی کر رہے ہیں اور گوارہ آپ کا ملا سب ہیں آپ کو ہیبت ہوئی اور وہ بزرگ غائب ہو گئے انھوں نے وہ واقعہ اپنے والد سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ حضرت علیہ السلام تھے ابھی میرے پاس آئے تھے اور تیسرا شفقت ہے کہ تمام کان میں لڑکے کو چھوڑ کر یوں چلی گئیں ہر قسم کا خوف ہو آئندہ ایسا مت کرنا فقط بزرگی کی اسی خبر بہرہ دان ہو کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ پاس تشریف لاتے تھے تزار مبارک آپ کا موضع جہلی میں متصل شہر عظیم م آباد لیاڑ گاہ و حاجت رواے عالم ہو چکا تاکہ تاریخ وفات یمن لی علیے اچھا درج معین کیا

حضرت مخدوم سچھی منیری قدس سرہ

۵۷۰ ۱۱۷۴ ۶۹۰ ۱۲۹۱

آپ صاحبزادہ مخدوم شیخ اسرار علی خلت اصدق حضرت محمد تاج الفقیہ کے مین بفتح منیر کے آپ کے والد کو محبوب رکھتے تھے محمد تاج الفقیہ عرب اپنے وطن تشریف فرما ہو گئے آپ نے مع دیگر برادر و قریبہندان اپنے ملک مفتوحہ حیدر قابض ہو کر اپنی عمر کا اعلیٰ مین تمام کی آپ نرید حضرت شہاب الدین سرور دس کے تھے بعض لوگ اسکے قابل مین کہ حضرت تقی الدین ہمدانی سے آپ کو ارادت تھی آپ سے کوئی سلسلہ منیر مین جاری نہیں ہے جس سے صحیح نشان علوم ہو چکے ہیں پھر صاحبزادے حضرت مخدوم جہان شرف الدین احمد سچھی منیری قدس سرہ ایک آفتاب عالم ہونے کی روشنی قیامت تک عالم مین محیط رہیگی وفات حضرت مخدوم سچھی منیری کی منیر مین ہوئی تزار اقدس زیارت گاہ عام ہو گیا رہوین شش جہان کو آپ نے وفات فرمائی

حضرت خواجہ علاؤ الدین صابر کلبرجی حبشی علیہ الرحمۃ

۶۹۰ ۱۲۹۱

آپ خلیفہ حضرت فریدنگر گنج کے ہیں ایک بڑی معرفت و پیر طریقت عارف کامل تھے اور مرتبہ بلند رکھتے تھے آپ نے خرقہ بھی حضرت فریدنگر گنج سے پایا اور خواہر زادہ بھی آپ کے تھے حضرت فرید الزفر فرماتے تھے کہ میری معرفت کے علوم نے نظام الدین مین اثر کیا اور علوم ظاہری و باطنی نے میرے پیران کبار کے علاؤ الدین مین ایک وقت آپ نے فرمایا کہ علم سینہ کا میرے نظام الدین مین اور علم و کما میرے علاؤ الدین مین اثر ہوا بارہ برس تک آپ کو خدمت تقسیم ننگر و خدمت مطبخ حضرت فرید کی آپ کے تفویض تھی چونکہ پیران صریحی اجازت نہیں دی تھی کہ تم بھی اس ننگر سے کھانا بارہ برس تک آپ نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا بعد بارہ برس کے شیخ مستفسر اس حال کے ہوتے اپنے عرض کیا کہ اجازت نہ تھی مین کیونکر کھاتا شیخ نے فرمایا کہ علاؤ الدین صابر جو اسی روز سے صابر لقب ہوا اور خرقہ خلافت پایا اور دہلی مین معمر ہوئے حکم ہوا کہ پہلے اجودھن سے ہانسی جاؤ اور شیخ خجمال الدین قطب ہانسی کی اپنے فرمان قطیبت پر کر کے دہلی جانا پس آپ اجودھن سے ہانسی روانہ ہوئے جب

جب وہاں پہنچے تو چند دل پر سوار تھے اسی سواری پر آپ انر خالقاہ کے گئے حضرت جمال الدین نے دروازہ کھک
 سہنہال کیا مگر آپ چند دل سے نہ اترے اور اسی سواری پر تالاب فرس گئے حضرت جمال الدین کو یہ بات آپ
 کی ناپسند آئی مگر ضرورتاً تعظیم کی اور اعزاز و تکریم سے صدر مجلس میں بٹھایا اور ساتھ نماز مغرب کی ٹہری بعد نماز کے
 آپ نے سند طبیت کی اسکالی اور حقیقت رخصت کی بیاہی چونکہ چراغ نہ تھا تھوڑی دیر ہوئی چراغ آیا اور مثل کو کھولا
 اتفاق سے ہوائی اور چراغ ٹم ہو گیا حضرت صابر علیہ الرحمۃ نے چراغ پر ایک دم راج چراغ روشن ہو گیا شیخ
 جمال الدین نے جب یہ حال دیکھا تو مثل کو آپ کے ہاتھ سے لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا دہلی بکاپری تاب تھا ہے
 دم کشین کی نہیں دھتی ہر اگر جاؤ گے تو ایک دم میں جلا دو گے اس حرکت سے آپ کو غصہ آیا فرمایا کہ تم نے میری
 مثل پھاڑ دی میں نے تمہارا سلسلہ پھاڑ ڈالا کہا اول سے یا آخر سے کہا اول سے یا وقت وہاں سے اوجو دھن چلے
 آئے اور حضرت فرید رحمۃ اللہ کے حضور میں حقیقت عرض کی فرمایا کہ جمال کے پھاڑے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا اور پوچھا
 کہ جب جمال نے تمہاری مثل پھاڑ ڈالی تو تم نے کیا کہا عرض کی کہ غایت غضب سے میں نے کہا کہ تم نے میری مثل پھاڑی
 میں نے تمہارا سلسلہ پھاڑ ڈالا انھوں نے کہا اول سے یا آخر سے میں نے کہا اول سے حضرت فرید نے فرمایا کہ دین کے
 پہلو الون کا شیر خطا نہیں کرتا ہر مگر خیریت ہوئی کہ اول سے تم نے کہا آخر سلاست رہا ایک مرید تمہارا دعا کر بھلا اور انکا
 سلسلہ جاری ہو گا یہ اشارہ طرف جمال الدین پانی پتی کے تھا آخر تاثیر کلام حضرت صابر بڑے بیٹے حضرت جمال کے
 کہ ایک بڑے دانشمند آدمی تھے دیوانہ ہو گئے اور چھوٹے بیٹے نے بھی آپ کی تعلیم نہ پائی حضرت فرید نے حکم آئی ملک
 کلیر آپ کے نام مقرر کیا اور فرمان خلافت اپنے قلم سے لکھ کر دیا اور آپ کو کلیر رخصت کیا جب آپ کلیر میں پہنچے
 تو اس وقت کلیر میں علما و فضلا بکثرت تھے جمعہ کے روز چار سو چند دل سوار نماز کو آتے و حضرت صابر کو جب آپ
 نماز جمعہ کو جاتے تو از دوام خلایق سے مسجد سے باہر جگہ پاتے اور کوئی سکناے شہر سے پرسان حال آپ کا نہوتا
 پس آپ تنگ آئے و حقیقت حال میری خدمت میں لکھی اور اجازت طلب کی کہ اس مادہ میں جیسا حکم ہو تمہیں کریں
 آپ نے جواب تحریر کیا کہ وہ ملک خدا کے حکم سے تمہارے متعلق ہو اختیار وہاں کے کام کا تھا رے
 ہاتھ میں ہی جب یہ اجازت پہنچی جمعہ کے روز پھر حضرت صابر نماز کو آئے اور اپنی جگہ سابق سے بھی دوڑ پر آیا جب
 نماز تمام ہوئی اور امام نے خطبہ شروع کیا حضرت صابر نے چشم غضب سے طرف مسجد کے دیکھا اور فرمایا لوگوں نے
 نماز پڑھی اور تو نے اب تک سجدہ کیا نہ تھے بھی سجدہ کرنا چاہیے مجھ کو اس فرمان کے وہ سجدہ بخ و بنیاد سے گری اور کل
 حاضرین مسجد کے نیچے و کبر ہلاک ہوئے ظہور اس کرامت عظیم سے بعض لوگ مستعد ہوئے اور باقی اجل گرفتہ ویسے ہی
 اصرار و ہسٹ پر رہے کہ وہاں وہاں سے شدید ہوئی اور تاسی سکناے شہر لاک ہوئے اور شہر کلیر بالکل ویران ہو گیا
 حضرت صابر بفرع خاطر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ زات دن آپ کو صحبت و خوشنس و

طیور سے رہتی تھی اور جارب کشتی آپ کے خانقاہ کی شیر کرتا تھا ہر روز حاضر ہوتا اور دم سے خانقاہ جھاڑتا اور خادم حاضر باش شب و روز سوائے شمس الدین ترک پانی تہی کے کہ اجدہن سے گئے تھے کوئی بنی آدم سے تھا جب آپ کو شوق سماع کا ہوتا تو شیخ شمس الدین تو الون کو دور آبادی سے لائے معارج الولا یسعین مندرج ہو کہ جب آپ کلین تشریف لیکے تو سب علمائے ظاہر نے ویسے مشایخ نے انکار کیا ایک روز جمعہ کی نماز میں آپ اپنے یاروں کے ساتھ بیشتر سے مسجد میں تشریف لے گئے اور صفت اول میں بیٹھے جب جامعۃ علمائے مشایخ کی مسجد میں آئی اپنی جگہ خالی نہ پائی آپ کے لوگوں کو کہا کہ یہاں سے اٹھو اور اپنے شایستہ جگہ پر بیٹھو ان لوگ نے یہ جواب دیا کہ یہ جگہ خالی تھی ہم لوگ اگر بیٹھے تم لوگ دوسری جگہ بیٹھو علمائے درشتی سے کہا کہ یہ جگہ ہم لوگ کے بیٹھنے کی ہے دوسرے کے لائق نہیں ہے جب بات زیادہ ہوئی اور غل ہوا حضرت صابر نے سر مراقبہ سے اٹھایا اور فرمایا کہ صاحب ولایت یہاں کا تم لوگ کے آگے بیٹھنے کا سزاوار ہو ان لوگ نے کہا تمہاری کیا دلیل ہے جو آپ نے اپنے یاروں کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر آئے اور کہا دلیل ولایت کی میری یہ ہے کہ تم لوگ بھی مر جاؤ گے بلکہ اس شہر کا ساکن کوئی زندہ نہ رہیگا اور ایک مدت مدیر تک یہ شہر آباد نہ ہو مجھ واس ارشاد کے مسجد گری اور چند ہزار آدمی دیکر مر گئے باقی سکناے شہر طاعون سے مرے صاحب معارج الولا یسعین فرماتے ہیں کہ ولایت حضرت علی صابر ولایت موسوی پراور قلب آپ کا قلب اسرافیل پر واقع ہوا تھا کہ جو بات خیر و شر سے فرماتے وہی ہوتی آپ کی وفات کے بعد بھی شہر کلیر ویران رہا مجاوران نے (آپ کے روضہ کے) نجون و درند و در ترائی سکونت نہتاری کی تھی ایک وقت ہندوؤں نے اس جگہ ایک دیول بنانا شروع کیا اور قریب تھا کہ روضہ کو منہدم کریں کہ ایک شیر آیا اور بہت ہندوؤں کو ہلاک کیا اور باقی بھاگے ایک روز ایک جوگی اُس راہ سے جاتا تھا روضہ کے اندر گیا دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں ہے بعد ازاں مذہبی اُس نے چاہا کہ قبر شریف کو کھود ڈالے اور سار کر کے چنانچہ وہ لوہا جو اُس کے پاس تھا اُس سے اُس نے قبو کوئی شروع کی چار اینٹیں کھودی تھیں کہ ایک سوراخ ظاہر ہوا جوگی نے ہمیں سر دیکر دیکھنا چاہا سر کا اُسی سوراخ میں چھپس گیا اور کسی طرح نہ نکال سکا مر گیا شب کو مجاورین کو اس واقعہ کے خواب آپ نے دکھائے مجاور آئے اور اسکو نکال کر دو پھینک دیا اُسی روز شہر کلیر بھر آباد ہوا اول مجاورین نے وہاں سکونت اختیار کی اور شہر پیران کلیر نامزد ہوا وفات آپ کی سیزدہم ربیع الاول کو ہوئی حالت سماع میں آپ نے وفات فرمائی

۱۲۹۱	۶۹۰	۱۱۹۰	۵۹۵	حضرت جلال الدین میسرخ بخاری
------	-----	------	-----	-----------------------------

خلفائے عظم سے حضرت بہاؤ الدین زکریا کے جن سادات صحیح النسب سے تھے صاحب منظر جلالی ملفوظ سے حضرت بہاؤ الدین زکریا کے قاتل ہیں کہ حضرت سید جلال الدین دلی مادر زاد تھے ایک روز زمانہ نابالغی

میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے کھیلتے ہوئے شہر سے باہر آئے دیکھا کہ ایک جماعت آدمیوں کی ایک جنازہ ملنے آئی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے اور یہ جماعت کس لیے ہو لوگوں نے کہا کہ فلان شخص مر گیا ہے لوگ اُس کی نماز جنازہ کو جمع ہوئے ہیں آپ نے فرمایا بعد نماز کے کیا کرو گے جواب دیا کہ زیر زمین دفن کریں گے یمن کے آپ مثل سید کے کاٹنے اور لغرہ اللہ اکبر کیا اور جنازہ پر جا کر ایک لات ماری اور فرمایا تم باذن اللہ وہ مرد مظلوم ہو اور چالیس برس بعد اسکے زندہ رہا جب یہ خبر حضرت سید مہدی آپ کے والد کو پہنچی آپ نے فرمایا ایسی کرامت نکلیا کرو رخصتہ شرع میں پڑتا ہے عرض کی کہ آپ کے حکم سے مجبوری ہے ورنہ بیان کوئی نہ مڑتا اور اگر مڑتا تو زندہ ہوتا آپ جب بخارا سے نکلے تو پہلے بھٹ اشرف گئے فیض باطنی روح سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حاصل کیا پھر مدینہ منورہ کی زیارت کر کے شام گئے اور قبر پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک مدت مجاوری کی پھر مدینہ آئے سادات مدینہ نے آپ کی سیادت سے انکسار کیا اور سند صحیح طلب کی مباحثہ طویل ہو کر یہ قرار پایا کہ مرقہ منورہ سید کائنات پر چکر استفسار کرو چنانچہ ساتھ سادات عظام کے مدینہ آپ روضہ منورہ پر گئے اور کہا السلام علیک یا والدی اندرون روضہ منورہ سے آواز آئی علیک السلام یا قمرہ عینی دسراج کل امتی وعن اہل بیتی پھر سب لوگ آپ کی تعظیم کرنے لگے بعد اسکے مکہ آئے اور حج ادا کر کے سیر ملک بین مصر و ہبے اور ہزار ہا مخلوق کو ہدایت کی اور شہر جنگ سیلان پنجاب کے مشہور شہر ہے آپ کا بنا کیا ہوا ایک مرد و زار آپ حجرہ میں تشریف نہیں رکھتے تھے لوگ مسجد میں بیٹھے تھے اور آواز ذکر نفی و اثبات کی حجرہ سے آتی تھی شیخ عارف آپ کے حلیہ سے پوچھا کہ حضرت نہیں ہیں وہاں کون ذکر کرتا ہے انھوں نے فرمایا کہ پیالہ آتش پیچا ہمیشہ ذکر کرتا رہتا ہے ملفوظ میں حضرت جمال الدین محدث اچھی کی تحریر ہے کہ ایک درویش قوم افغان تعلق نام تھا کہ تصرف ظاہری و باطنی رکھتا تھا ملک مند دس خطہ اوج میں آیا اور راہ میں جس درویش کو دیکھا ولایت اُس کی سلب کر لیتا جب اوج میں وہ پہنچے تو خادم کو اپنے نطلب سید جلال بھیجا خادم آیا مگر اُس پر رعب غالب ہوا کچھ نہ کسکا واپس جا کر حال کہا وہ خود سوار ہو کر آئے اور چاہا کہ تصرف کرے مکن نہوا اور کہا کہ یہ سید کامل ہے مگر افسوس کہ متاہل ہے اور اولاد زیادہ باد بجا تمام عالم اُس کی اولاد سے پھر جائیگا انہیں بہت فاسق وسیع کار ہونگے اور اگر یہ متاہل نہوتے تو کیا خوب ہوتا آپ نے یہ آواز سنی آپ کو غصہ آیا اور بے اختیار جھڑپ سے باہر آئے اور نظر حالات سے طرف درویش کے دیکھا فوراً آگ آہیں لگ گئی اور جل کر مر گیا جب دفن کیا تو زمین نے قبول نہ کیا باہر پھینک دیا سات روز تک لوگ دفن کرتے تھے اور فاش اُس کی باہر قبر کے ہوتی تھی آخر شیخ جمال الدین نے شفاعت کی اور آپ نے اجازت دی سب زمین نے قبول کیا وفات آپ کی نوز و ہم جادی الاول ہے عمر آپ کی پچانوٹھ سال ہے

حضرت صلح الدین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ

۱۲۹۱
۱۲۹۲

۶۹۱

۱۱۴۴

۵۴۱

آپ شعراے نامدار و فضلاء روزگار سے ہیں وطن آپ کا خاص شیرازی علوم ظاہر و باطن میں بہرہ تمام رکھتے تھے تصانیف آپ کی مشہور عام ہیں آپ نے تین سال تک تحصیل علوم میں اور تین برس سیاحت میں اور بقیہ عمر گوشہ نشینت میں بسر کی بارہا حضرت محضر سے ملاقات ہوئی حج و اکثر تشریف لے گئے اور کئی بار پیادہ پاگئے نقل ہو کہ ایک مشائخ آپ کے منکر تھے شب کو خواب میں دیکھا کہ دروازے آسمان کے کھلے ہیں اور مانا تک طبقہ زین لیے زمین پر آ رہے ہیں پوچھا یہ اگر ام کس کے لیے ہر فرشتوں نے جواب دیا کہ شیخ سعدی شیرازی کے لیے انھوں نے آج ایک بیت کہی ہوا درودہ مقبول حق ہوئی آپ نے پوچھا وہ کون بیت فرمائیے کہا بیت

برگ درختان سبز در نظر ہو شیار
ہر ورقے دفترے ست معرفت کردگار

یہ واقعہ دیکھ کر فوراً مشائخ کی آنکھیں کھل گئیں اسی وقت حضرت سعدی شیرازی کے دروازے پر پہنچے کہ اس خواب کی کیفیت بیان کریں دیکھا تو چراغ روشن تھا اور شیخ آواز بلند زمزمہ کے ساتھ وہی بیت پڑھ رہے ہیں ایک روز حضرت امیر خسرو دہلوی نے دیکھا کہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کتاب گلستان سعدی علیہ الرحمہ کا مطالعہ فرما رہے ہیں عرض کی اگر ارشاد ہو تو اسی طور کی کتاب حضور کے لیے تصنیف کروں اور بہارستان نام رکھوں حضرت نے فرمایا مناسب ہو امیر خسرو نے کتاب تصنیف کی اور خضر شیخ بن حاضری حضرت نے فرمایا کہ اس کتاب میں فصاحت و بلاغت تم نے بہت صرف کی اور نام بہارستان رکھا مگر گلستان سعدی وہ گلستان ہو کہ جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیر فرماتے ہیں حضرت امیر خسرو نے جو یہ سننا سکستہ خاطر ہوئے شب کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر جلوہ افروز ہیں اور شیخ سعدی روبرو سلطان المشائخ جانب راست درست بستر کھڑے ہیں اور حضرت رسالت ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہیں جب حضرت امیر خسرو آگے بڑھے تو دیکھا کہ کتاب گلستان سعدی جو سیاحت کے زمانہ میں آپ سومات تشریف لے گئے اور کفار میں ملکہ کچھ بوزن تک تنہا رہے کفار نے ایک بت فیل دندان کا بیان بنایا تھا کہ ہاتھ اٹھاتا تھا اور دعا کرتا تھا آپ نے موقع پا کر اُس بت کو توڑا اور اُس شخص کو جس کے ہاتھ میں ڈوری اُس بت کی ہفتہ تھی بیٹھے جس ڈوری کی حرکت دینے سے وہ بت ہاتھ اٹھاتا تھا قتل کیا بلا دشتام بیت المقدس میں مزار انبیا پر مدون ستقائی کی ایک سید صاحب نے آپ کو بت کچھ بجا بجا کہا آپ نے کچھ جواب نہ دیا شب کو سید صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ بہت تنہا ہوئے اور فرمایا کہ میری اولاد کو یہ شایان نہیں ہے کہ مشائخ اور دوستان خدا کو آزار دین سید صاحب نے اصرار کیا کہ خدمت میں شیخ کے آئے اور معذرت کر کے راضی کیا آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے مرید تھے وفات آپ کی خیم شعبان روز جمعہ ہوا اور آپ کا شیراز میں ہو

حضرت مختب الدین زراری علیہ الرحمۃ

۶۹۵ ۱۲۹۵

آپ حضرت فرید شکر گنج کے خلیفہ بن صاحب معراج الاولیاء نے سب اس لقب کا یہ تحریر فرمایا ہو کہ
 خایت ریاضت سے آپ بدرجہ مجبوی پہنچے دو خلعت زرین صبح و شام غیب سے آپ کو آتے آپ
 ام کو بیکہ صرت درویشان فرماتے خود استعمال نہ کرتے چونکہ دیو گھرمین کفر و بدعت کی تاریکی بہت پھیلی ہوئی
 تھی حضرت گنج شکو نے آپ کو وہاں متعین فرمایا آپ ہر کسی کو ہدایت فرماتے جو انکار کرتا اسکے لیے دعا بے بد
 کرتے وہ سخ ہو جاتا چنانچہ اکثر صورتیں سخ شدہ دیو گھرمین پائی گئیں ساتوین ربیع الاول کو آپ نے وفات پائی

۲۷

سلطان جلال الدین خلجی

۶۹۵ ۱۲۹۵

۱۳۹۸

۹۸۷

بعد وفات مغز الدین کبچاؤ کے تخت نشین ہوا اہل روزگار پر دست جو دو کرم کھلا امیر خسرو کا ہزار تنگہ مقرر
 کیا یہ بادشاہ بہت رحیم مزاج تھا دوستوں کے ساتھ لطف دشمنوں سے مدارا کرتا لیکن ایک فعل ناشائستہ اس
 سے یہ ہوا کہ عہد سلطان ملین سے ایک درویش پاکفات سید مولانا میر کرتے دہلی میں آگئے تھے اور
 شہر کے دروازہ پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر عبادت حق میں مشغول رہتے تھے اور اس بادشاہ کے عہد میں
 انکی کرامتیں مشہور ہوئیں جو محتاج آپ کے پاس آتا بقدر ضرورت روپیہ ایشرفی دیتے اور ہر روز خاتقاہ
 میں انواع اسلام کا کھانا کھاتا اور ہرہ عام ہر کو پہونچتا رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچی کہ سون نکا دروہوں
 مصری اور اسی قدر لسن و پیاز آپ کے باورچی خانہ میں صرف ہونے لگا خانما ناں آپکا منعقد ہو گیا اور
 بھی بہت امراے ملینی و معز الدینی آپ کے خاتقاہ میں آئے اسکی خبر بادشاہ کو پہونچی اسکو فکر ہوئی کہ یہ
 ازو حام کیونکر دفع ہو اسی فکر میں تھا کہ ارکلی خاں اسکے منجھلے بیٹے نے اپنے بڑے بھائی سے نزع لفظی
 ہونے کا ذکر کیا اب سلطان کو اور تشفی ہوئی اتفاقاً ایک روز ایک ملعون بھری نامے شاد مولہ کے
 حضور میں حاضر ہوا اور اپنی تکلیف کا حال بیان کیا یہ ملعون قلندر وں کے لباس میں تھا سید صاحب نے
 فرمایا روپیہ پیسہ محتاجو نکاح تو ہو مقلدون کا نہیں اسکو بہت رنج ہوا سلطان کے پاس کر بہت شکایت
 کی آتش فتنہ خوب بھڑکائی بادشاہ نے جمعہ کے دن صحران میں مختصر خیر نصب کیا علما و فضلا کی جنس قرار دی
 سید صاحب کو بھی بلایا جب سب حاضر ہوئے علما کی جانب خطاب کیا کہ تم سب میری دادرسی کرو سید
 صاحب سے پوچھو میں نے انکے حق میں کیا بدی کی ہو کہ میری سلطنت کے انتقال کے فکر میں ہیں سید صاحب
 نے جواب دیا حاشا دیکھا کچھ بھی میرے دل میں اس بات کا خیال نہیں ہو علمائے معذرت کی اور سلطان
 سے عرض کی کہ شخص بزرگ ہو جو کچھ کسی نے کہا ہو غلط ہو اسی وقت بھری ملعون نے حاضر کر سید صاحب

جو مجروح کیا اور اہل خانہ پر سلطان کے اشارہ سے ہاتھی آپ پر دوڑائے گئے کتے مین کہ ایسا کرو غبار اٹھا کہ اس واقعہ کے بعد تین روز اسان نظرنہ آیا کسی نے کھانا بچایا اور یہی سال دہلی میں قیظ عظیم ہوا یہاں تک کہ آدمی ایک دوسرے کو کھانے لگا ہنود اپنے بیوی بچہ کو جہان میں ڈالتے تھے فصل ہو کہ علاء الدین جو بادشاہ کا داماد تھا باطن میں باغی تھا لیکن ظاہر میں رسم اطاعت پر تھا کڑھ مین رہتا تھا اُس نے اپنے چھوٹے بھائی کو بھیجا کہ ترغیب دیکر سلطان کو کڑھ لیجا سنے اگر بادشاہ کو آمادہ کیا احمد چپ نے بادشاہ کو رخ کیا لیکن یہ علاء الدین کے بھائی کی باتوں سے خڑ ہو چکا تھا دریا کی راہ سے چلا جب گنگا کے کنارہ پہونچا وقت غروب آفتاب تھا رمضان کا مہینہ تھا بادشاہ بھی روزہ دار تھا تلاوت مین مصروف ہوا رفیقان علاء الدین غنیمت پا کر گئے اور بادشاہ کو مجروح کیا اور قتل کر ڈالا اور اس کے رفیقوں کو بھی مار ڈالا اقل ہو کہ اس روز حضرت نظام الدین اولیاء دہلی مین یہ فرما رہے تھے کہ مین دیکھتا ہوں کہ سید مولہ کے ایک ہاتھ مین تلوار برہنہ ہو اور دوسرے مین جلال الدین خلجی کا سر ہو اس بادشاہ نے سات برس اور چند مہینے سلطنت کی

صدی ہشتم

حضرت خواجہ براء الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ ۷۱۶ ۱۳۱۶

یکے از سیران سلسلہ علیہ فردوسیہ مین محققان مشائخ عصر تھے بہت سے محققان طریقت کی صحبت اٹھائی تھی شیخ الاسلام شیخ سیف الدین باختری سے خلافت پائی علم دین مین کامل تھے اور ریاضت مجاہدہ مین راسخ ہمیشہ فرماتے کہ طلب علم لازم پڑا اور اس پر عمل کر دیا اور عمل کو خالص خدا کے واسطے کر دیا اور علم حاصل کر لیا کہ کچھ نایہ نہ سے فرق عادات و کمالات کو پسند نہ فرماتے خلق کو تحریص طلب انتقامت کی فرماتے اور جس نے اس کی صحبت حاصل کی انتقامت دین مین پائی اور راہ مشائخ طریقت کی جانی سلام مین مال رفیع رکھتے تھے ایک روز آپ کی مجلس مین جنگ بجاتے تھے ایک بزرگ وہاں تھے جو جنگ سے پرہیز تھا اٹھ کر ایک گوشہ مین جا بیٹھے جب شیخ کو ذوق پیدا ہوا وہ بزرگ وجد مین آئے اور دستار اپنے سر سے اتار کر جنگ پر کھڑے ہوئے آپ کی دوسرے مشائخان عہد سے علیہ رحمۃ سائر اہل السرد و طایر باسد تھے قدم جان پر رکھتے تھے اور جان بازی کرتے تھے ایک شیر مرزد تھے کہ اپنے متین عدم مین بیا تھا اور راہ مجذوبان حق کی رکھتے تھے تاج پندرحون ربیع الثانی وفات فرمائی

حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی علیہ الرحمۃ ۷۲۷ ۱۳۲۳

آپ حضرت شیخ علاء الدین فردوسی کے صاحبزادہ ہیں حضرت خواجہ براء الدین سمرقندی نے آپ کی تعلیم و تربیت کی

مرید کیا اور خلافت عطا فرما کر مختار طریقت کیا آپ شاہد حق میں ایسے ستمفر رہتے کہ جو نیک بزرگوں کو سب کو حق سے دیکھتے اور حق کے ساتھ دیکھتے اور حق دیکھنے نقل ہر کہ خواجہ بدر الدین عرقزی نے ایک شب خواب دیکھا کہ سید امیر جو اپنے ایک لڑکا آپ کی گود میں دیا ہو آپ نے صبح اس خواب کو سید موصی سے بیان کیا سید صاحب نے فرمایا کہ تھوڑے دنوں کے بعد تمھارے پاس آئیگا چنانچہ کچھ دنوں بعد حضرت شیخ عماد الدین فردوسی آگیا اور حضرت نظام الدین ٹٹے صاحب زادے کو ساتھ لیکر آئے حضرت سید غلامی صاحب فرمایا کہ کوئی شیخ نظام الدین برضاے پدر مالک راہ حق ہوئے آپ پر کہ اس وقت بہت کم سن تھے نظر آپ کے والد کی پڑی خوب دے سید صاحب نے سب گریہ پوچھا آپ نے عرض کی کہ یہ بھی جب جوان ہوگا مجھے جدا ہو جائیگا اور اسکی والدہ نے وصیت کی تھی کہ اسکو اپنے پاس سے جدا کر دو سید صاحب نے فرمایا یہ جدا ہونا ہکا ایک مزل ہی سے بہتر کہ وہ اسکی تعلیم کر لیا یہ فرما کر آدمی خواجہ بدر الدین رحمہ اللہ کے پاس بھیجا کہ وہ لڑکا جو تھے خواب میں پایا تھا پہونچا خواجہ صاحب تشریف لائے اور کمال اعزاز سے حضرت رکن الدین علیہ الرحمۃ کو مکان پر لیکر اور تربت میں مصروف ہوئے حضرت رکن الدین کا ایک مکتوب تربت شغولی میں ہوا اور یہ ایک تحفہ واسطہ اہل جہ کے ہوا

سلطان علاؤ الدین سکندر ثانی ۲۵

بعد قتل کرنے جلال الدین کے تخت نشین ہوا لیکن ارکلی خان کی شجاعت اور اس کے فوج کی جماعت کے خوف سے قدم نہ بڑھایا اسکا منتظر تھا کہ دہلی سے خبر آئے چنانچہ جب یہ خبر پہونچی کہ ملکہ نے ارکلی خان کا اظہار نکر کے چھوٹے بیٹے کو تخت پر بٹھایا جس سے امراؤں میں اختلاف پیدا ہوا فوراً دریاے گنگا کے پار تڑپلی میں آیا اور حکم دیا کہ جو کوئی نوکری کرے ایک سال کی تنخواہ پیشگی دیجائے اس پر سے لشکر کثیر جمع کیا یہاں تک کہ اسے جلالی بھی اس کے شریک ہوئے صرف احمد چپ اور تھوڑے آدمیوں نے ملکہ کا ساتھ دیا قدر خان ملکہ کو اور اپنے متعلقین کو لیکر ملتان چلا گیا احمد چپ بھی کچھ آدمیوں کو ساتھ لیکر ایک طرف بھاگا کل باقی ماندہ امرا شریک سلطان علاؤ الدین ہوئے کنبیان قلعہ و خزانہ کی نذر کہیں اور محل میں تخت پر بٹھایا اس سلطان نے ایسا کر مہم پر کیا کہ جلال الدین کا غم دنوں سے مٹا دیا اسکے بعد فوج کثیر ارکلی خان وغیرہ کے مقابلہ کو ملتان و دان کی دہان خوب لڑائی ہوئی اسکی فوج نے فتح پائی دشمنوں کو قید کر کے دہلی لائے ان قیدیوں میں سے اکثر کو قتل کیا بعض کو دور ملکوں میں قید کیا غلی کی نسل کو دی نام باقی نہ رکھا بعد اسکے دکن کی جانب رخ کیا یہاں سے بھی فوج مال غنیمت بیکھتا تھا آیا سنبھل اسکے رانی کو لاپتی بھی ماتھ لگی اور حرم سلطان میں داخل ہوئی قصہ کا مشہور ہر دوسرے سال تخت نشینی کے دو ماہ قبل نے دہلی پر بڑھائی کی خوب جنگ ہوئی غفر خان موت میر جیش سلطانی تھا مملوکوں کو

شکست ہوئی ہندوستان سے بھاگے مگر ظفر خان سے آنا ڈر گئے کہ جب کبھی گھوڑا اٹکا بکوتا یا کوئی بچہ روٹا تو کہتے کہ ظفر خان اسکو نظر آیا ان فتوحات سے اس سلطان کی نخوت بہت بڑھ گئی ملازمین پر سختی کرنے لگا اور چونکہ کچھ لکھا بڑھانہ تھا محض جاہل تھا چاہا کہ نبوت کا دعویٰ کرے اور جدید مذہب بنائے و زرات شراب پیتا اور حسینوں کے ساتھ بیٹھا رہتا حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو جب یہ خبر ہوئی بہت نفرت کی لیکن خون سلطان سے لب بند رکھا اس سلطان کو بھی ضبط ہوا کہ مثل سکن در کے ہفت اقلیم پر قبضہ کر لے ایک ن علاقہ الملک کو تو ال خلوت میں بہرہ نچا بادشاہ کو سمجھا کہ دونوں غماہشوں سے باز رکھا اب شراب بھی اُسے چھوڑ دی بلکہ جو کوئی شر بخوار نظر آتا اسکو چاہ میں ڈلواتا اور زانی زنا غلام میں ہی کامل کرتا جب تک زندہ رہا باوجود اساک باران کے بھی غلام گراں نہوایہ بادشاہ بڑا تھا تھا اگر کسی قوم کا ایک شخص کوئی جرم کرتا اس قوم کے صدر آدمی کی جان لیتا میں برس تک حکمرانی کی لیکن کبھی حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کی زیارت کو نہ آیا اسکے عہد میں جب بھی حضرت رکن الدین نبیہ حضرت بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ دہلی میں تشریف لائے تو وقت تشریف آوری دو لاکھ تنگہ دو وقت مراجعت تین لاکھ ملکہ اراضی مذکور کرتا اور آپ فقرا و شرفا کو تقسیم کر دیتے نصف شوال میں وفات پائی قریب مرزا حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ دفن ہوا

سلطان شہاب الدین خلجی ۲۹				
۱۳۱۷	۷۱۷	۱۳۱۶	۷۱۷	۱۳۱۷

ملک نائب نے شہاب الدین پسر علاؤ الدین کو کہ اس کی عمر سات برس کی تھی بعد وفات علاؤ الدین تخت پر بٹھایا اور انتظام سلطنت اپنے ہاتھ میں لیا اور یہ راسے پٹھانی کی کل امر اسے علاؤ الدین قتل کیے جا میں سب امر اکو ایک جگہ جمع کرنا چاہا امر اسے موجودین نے جب اپنی محبت اپنی آغوش میں دیکھی آپس میں مشورہ کیا اور صبح کو جب ملک نائب برآمد ہوا اسکو پارہ پارہ کیا اور قطب الدین مبارک شاہ کو کہ ملک نائب نے قید کیا تھا اور قتل کرنا چاہتا تھا رہا کر کے تخت پر بٹھایا اور شہاب الدین کو قید کیا

سلطان قطب الدین مبارک شاہ ۳۰				
۱۳۲۱	۷۲۱	۱۳۱۷	۷۱۷	۱۳۲۱

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو کر ستر ہزار قیدیوں کو کہ اسکے باپ کے عہد سے جو س تھے سب اکٹھا امر اہل استحقاق کو انکی اہلک بدستور قدیم مرحمت فرمائی تھوڑے دنوں میں خزانہ وافر جمع کیا ملک کو نما لفین سے پاک کیا لیکن تھوڑے دنوں کے بعد غوریزی کی طرف راغب ہوا اور جب تک حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ زندہ رہے اُسے کشیدہ رہا اسیلے کہ ظفر خان آپ کا مرید تھا دار میں اکثر تڑاہ پڑا ہنر آنا سرود وغیرہ

وجوہرات اکثر باندھنا مسخر و کلو حکم دیا کہ ہزار ستون پر جا کر امرا پریشاب کرین اور یہ سب تعمیل حکم کرتے محفل میں
 امراے عظام کی امانت کرنے خسرو خان پر یہ بادشاہ عاشق تھا اور بہت نوازش کرتا تھا اسی نے ایک موقع پا کر
 بادشاہ کو چہل ستون سے نیچے ڈال دیا اور حرم میں جا کر اسکی بیوی بچو کو قتل کیا اس خاندان کی کل عورت و بچوں
 بہت ظلم کیا اور خود تخت نشین ہوا ناصر الدین اپنا خطاب رکھا سلطان قطب الدین کی بیوی کو اپنے عقد میں لایا
 صرف چار سال و چھ ماہ قطب الدین مبارک شاہ نے سلطنت کی

سلطان حسن الدین خسرو شاہ ۳۱۷	۷۲۱	۱۳۲۱	۷۲۱	۱۳۲۱
------------------------------	-----	------	-----	------

تخت نشین ہو کر تمام سیلاب ریاست اپنی حکومت کو بخشنا مارچ آئے اعلیٰ کیسے یہاں تک کہ امراے علانی و قطبی کی کچھ
 وقعت نہ رہی اس بادشاہ کے عہد میں کفر و شرک و بت پرستی نے بہت ترقی پائی تھی مسجدوں میں بت رکھے گئے
 تھے سردار باریدین بکا زپکار کہتے تھے کہ تین چار سے ہر جس کے بعد دہائی کا رنگ ہندو اٹھ ہوا ہر بچارے ایسا نہ
 مسلمان خانہ نشین ہو گئے تھے آخر کار بت پرستی ہی عرصہ میں فضل خدا ہوا غازی حاکم ملتان نے جب یہ حالات
 سنے فوراً فوج جرا لیکر دہلی پر چڑھائی کی ناصر الدین کو مع رفتا و فوج کے قتل کیا اور خود تخت نشین ہوا۔

حضرت شرف الدین بوعلی قلندر قدس سرہ	۷۳۰	۱۲۳۹	۷۲۷	۱۳۲۳
------------------------------------	-----	------	-----	------

اصل آپ کی عراق ہی ظہور کرست و برکت آپکی پانی پت میں ہوئی اسی سبب سے پانی پتی مشہور ہیں کرامات
 آپ کی مشہور عام ہیں حضرت شمس الدین تبریز و حضرت مولانا روم کے ہم قدم تھے ابتدا میں آپ مجذوبانہ ہنر
 و دیار میں پھر اگرتے تھے اسکے بعد یہ حالت ہوئی کہ ہمیشہ متفرق رہا کرتے کسی سے کچھ نہ فرماتے سلطان علاؤ الدین
 بادشاہ دہلی آپ کے مريدان سے تھے چاہا کہ کسی شخص کو پیر کی خدمت میں بھیجوں مگر کوئی شخص جسے امیر خسرو اس
 قابل نظر نہ آیا حضرت خسرو نے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ سے اجازت چاہی آپ نے بہت تامل کے
 بعد اجازت دی اور فرمایا کہ جو کچھ آفسے سنجو جان و دل سے قبول کرنا ہرگز دل سے یا زبان سے معترض نہ ہو جب
 حضرت امیر خسرو پانی پت پہنچے خدام نے آپکو خبر دی آپ نے فرمایا ہوں حضرت خسرو سانسے گئے آپ نے
 فرمایا نگو میری گود یعنی غزلخانہ کہتے ہیں عرض کی ہاں لوگ کہتے ہیں اور ٹوپی اپنی زمین پر رکھی نہ فرمایا کہ
 کچھ بڑھو حضرت خسرو نے یہ قطعہ پڑھا قطعہ

اک کہ کوئی بیچ مشکل چون فرق یا نیست	اگر امید وصل باشد همچنان دشوار نیست
چند گویندم بر دوزخا بند از بت پرست	ہر تن خسرو کد امی رگ کہ آن زنا نیست

یہ قطعہ سنکر آپ نے فرمایا خسرو تم خوب کہتے ہو خوش رہو گے اور خوش جاؤ گے پھر فرمایا اس فقیر سے بھی کچھ سن لو اور

ارشاد کیا غزل

وہیم خسروان بر ما فعل ہتر است گفتم بعلم و عقل بک دگر شد م سیمغ دار روی نفتم بقاء عشق درس شرف بود ز الواح ابجدی	خسرو سے کہ حلقہ تجرید بر سر است ملک ز عقل و دین چو دیدم فروں تر است کو عارفی کہ نظر او عرش اکبر است لوح جمال دوست مرا و را برابر است
---	---

حضرت خسرو اس غزل کو شکیبیت روئے شیخ نے اپنی زبان میں فرمایا کہ یہ روندانچ پوچھو یعنی تم جو روئے کچھ
سمجھے بھی حضرت خسرو نے عرض کی روندانچی کا یہ کہ کچھ نہ سمجھے اس بات سے آپ بہت خوش ہوئے تین روز تک
مناں رکھا بہت تعین عطا فرمائیں پھر رخصت کیا حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ و سلطان علاؤ الدین کے
پہنچے تھے بھیجے بادشاہ کو دو مہرین خسرو فرمائیں وہو ہند علائے خلیج خوطہ دہلی مقربہ داند کہ بایندگان خدا
زندہ کی نیکی کہند "نقل ہو کہ ایک بار ملک نائب نے آپ کے ایک درویش کو بہت تکلیف دی آپ نے رتھو بنا
بادشاہ یہ تحریر خسرو یا علاؤ الدین خوطہ دہلی را اعلام آنکہ خواجہ سرا کے پیش زیدہ و پس دریدہ تو سیکے از درشاہ
و بجائید و عرض الرحمن را بلزہ آورد اگر اورا بہ سزا ساندی بہتر و الابجای تو خوطہ دیگر دہلی نشایندہ خواہد شد
آجے نے شتم رمضان المبارک کو رحلت فرمائی عمر آپ کی قریب تئوبیس کے پونچھ تھی مزار مبارک آپ کا خاص
پانی بہت میں زیارت گاہ خلافت ہو

۱۳۲۳	۷۲۷	۱۳۲۲	۶۳۶	حضرت لال شہباز قلندر ریشتی سہروردی رحمہ اللہ
------	-----	------	-----	--

آپ سادات عظام عینی سے ہیں اتم مبارک آپ کا سید عثمان اور اصل آپکا سندھ ہو مدیہ حضرت بہاؤ الدین کرکے
لمتانی کے ہیں پیر کے حضور سے بہیب جذب حالت خطاب شہباز قلندر پایا لباس ہمیشہ سرخ زیب تن رہتا تھا
اسی لئے اصل بھی کہلائے کمالات ظاہری و باطنی سے معمور تھے خوارق و کرامات بے اختیار آپ سے صادر
ہوتے خلائق کشیر اظہور کرامت آپکی مدیہ تھی اسوقت تک ظہور کرامت مزار مبارک سے ہو وصال آپکا سندھ میں ہوا
مزار مبارک بھی وہیں ہو زیارت گاہ خاص و عام ہو

۱۳۲۴	۷۲۵	۱۳۲۱	۷۲۱	نویات الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک
------	-----	------	-----	-------------------------------------

بعد قتل ناصر الدین خسرو خان کے محارم عظیم دفع قضیہ دہلی کے لیے کیا بدخواہان ملکی و علانی کو قتل کیا امر کو حکم دیا
کہ اگر کسی شہ خواہ بھی خاندان شاہی سے ہوا دین کہ تخت پر بٹھایا جائے مگر کوئی بچہ اس خاندان سے نہ ملے

امرا وغیرہ نے عرض کی آپ تخت قبول کریں لیکن یہ عند کر کے کہ میں نے صرف حق تک ادا کیا ہے قبول نہیں کیا آخر کا
سب نے مجبور کیا اور تخت پر بٹھایا تخت نشین ہو کر ناصر الدین کے عہد میں جو کچھ حکموں کا تھا چھین لیا یہاں تک کہ صفویان
اور مشائخون سے بھی اس بادشاہ کا عطیہ واپس کر لیا حضرت نظام الدین اولیا سے بھی ایسی درخواست کی آپ نے فرمایا
وہ بیت المال تھا صرف محتاجان ہو ایسے شکر بخندہ ہوا اور عداوت پیدا کی مجلس شمع کی بند کردی نقل ہو کہ جب
سلطان نے قصبہ بنگالہ کا کیا آپ کے پاس رخصت کو ایک آدمی بھیجا آپ نے فرمایا مہر عہد سلامت روی دیا آئی
سلطان نے کہا کہ جب بنگالہ سے بیفج و فیروزی واپس آؤ گا فیر سے بھونکا چنا پنجب بنگالہ سے دہلی واپس چلا اسکے بیٹے
نے ایک محل قریب تعلق آباد کے بہت جلد اس عرض سے تعمیر کرایا کہ فرد گدا سلطان ہو خیر جب قریب پہونچنے کی
دہلی میں آئی اصحاب حضرت نظام الدین اولیا کو بادشاہ کے قول کا خیال کر کے بہت مضطرب ہوا آپ نے فرمایا
”ہنوز دہلی دور است“ بادشاہ جب تعلق آباد پہونچا تو اسی مکان میں فرد ہو ابعد تناول طعام سب امرایا ہر آئے
مگر بادشاہ اندر رہا ناگاہ چھت اس مکان کی گری اور دہک کر مر گیا

حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ

۶۳۴ ۱۲۲۶ ۷۲۵ ۱۳۳۷

آپ خلفائے نامدار سے حضرت فرید شکر گنج کے ہیں اصل آپ کا بخارا ہی بسبب حوادث روزگار کے آپ کے دادا وانا
اولا ہور میں تشریف لائے بعد اسکے قصبہ بدایون میں مقیم ہوئے ولادت باسعادت بھی آپ کی اسی قصبہ میں ہوئی
بعض کا قول ہے کہ غزنی میں آپ پیدا ہوئے جب عمر شریف پانچ سال کی تھی آپ کے والد ماجد نے کہ نام ان کا
احمد وایتال تھا وفات فرمائی والدہ شریفہ حضرت بی بی زینب نے آپ کی پرورش کی بارہ برس کی عمر میں دست
فیضات علم فقہ و حدیث و منطق و معانی آپ کے سر پر بندھی میں برس کی عمر میں آپ بدریوش شیخ نجیب الدین متوکل
برادر حضرت فرید شکر گنج کی خدمت میں پیر کے حاضر ہوئے نقل ہو کہ آپ ایک شب جامع مسجد دہلی میں تھے
جب موزن صبح کی اذان کہنے پھاندار پر چڑھایا یہ آیت پڑھی الم یان للذین آمنوا ان تحببوا قلوبہم بذكر الله انہم یسمعون
جب یہ آیت سنی حال متغیر ہوا اور نیز درواجلہ بغرض حصول خدمت ملازمت حضرت فرید الدین شکر گنج کے روانہ
ہوئے جسوقت حضرت فرید نے آپ کو دیکھا یہ شعر پڑھا شعرا

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ | سیلاب اشتیاق جاہنا خراب کردہ

اس شعر نے ایک تیر کا کام کیا آپ بیرون پر گئے اور غور امیرید ہوئے خلعت خلافت و ولایت پا کر
دہلی میں تشریف لائے غیاث پور میں استقامت فرمائی ایک وقت قطب الدین مبارک شاہ کو آپ کے
گردہجوم خلائق ناگوار ہوا حکم بھیجا کہ آپ دوسری جگہ تشریف لیجائیں آپ نے قصد سفر نہ کیا اسباب بندھا

اسی وقت بادشاہ کے پیٹ میں درد و سخت کا ہوا اور کسی دوا سے کم نہ ہوا سب نے جانا کہ یہ درد سبب گستاخی
 ہو اکثر آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے مفتین کین استدعاے دعاے صحت کی آپ نے فرمایا درد و
 کارخانہ خدا سے ہے مجھے اس میں دخل کیا آخر سب مایوس پھر بادشاہ کی مان نے بہت عجز و زاری کی آپ نے
 فرمایا اس بشرط پر دعاے صحت کرو گنا کہ وثیقہ سلطنت دہلی خاص ہر دوا و میر سے سب اہل منصب کے ساتھ
 قارورہ بیار کے بھیجے چنانچہ یہی کیا گیا آپ نے وہ وثیقہ بھاڑ کر قارورہ میں ڈال دیا اور فرمایا کہ سلطنت دہلی میر
 عزیزیک برابر بول بیار کے ہر دعا کی بادشاہ نے صحت پائی نقل ہو کہ ایک شخص کا ایک رقعہ گم ہو گیا آپ کی خدمت
 میں وہ آیا استدعاے دعا کی آپ نے فرمایا کہ حلوہ لا کر حضرت فرید کے نیاز دو وہ شخص جب حلوہ لائے گیا حلوہ فرسوں
 نے اسی کا غدین باندھ کر حلوہ دیا ایک دن حضرت فرید نے فرمایا کہ میرے کھانے کو کچھ لاؤ حضرت نے اپنی دستار
 برہن کر کے ٹھوڑی بومیہ خریدی اور اسے جوش کر کے نمک دیکر حاضر کیا حضرت فرید نے منع اپنے یاروں کے
 تناول فرمایا اور بہت محفوظ ہوئے ارشاد فرمایا کہ بہت اچھا نمک تم لائے خدا سے میں نے چاہا کہ ہر روز شرمین
 نمک تمھارے مطبخ میں خرچ ہو اس بات پر آپ تعظیم کے لیے اٹھے آپ کا پایا بجامہ بچھا تھا حضرت فرید کی نظر پڑی
 اپنا پایا بجامہ عطا فرما کر حکم پہنچے کا دیا آپ نے اپنے پایا بجامہ پر پہننا چاہا جلدی میں انذار بند اٹھ سے چھوٹ گیا پایا بجامہ
 پیر پر گر گیا آپ نے فرمایا اٹھاؤ اور انذار بند مضبوط باندھو عرض کی کیونکر باندھوں حکم ہوا ایسا کہ قیامت نہ کھلے
 روز قیامت جو پر کھلے چنانچہ آپ نے مدت العمر نکاح نہ کیا خرچ آپ کے مطبخ کا روزانہ دو سو اشرفی تھا ایک روز
 سلطان قطب الدین بادشاہ دہلی نے قاضی محمد غزنوی سے پوچھا کہ اتنا خرچ شیخ کا کہاں سے ہو قاضی نے جواب
 میں عرض کیا اکثر امراے شاہی اور وزیر تاج پادہ دید و شکار خدمت میں ہو چکاتے ہیں بادشاہ کو خاصہ آیا منادی کی
 کہ جو کوئی شیخ کے پاس جائیگا کچھ دیگا و نیزہ اسکا بند کیا جائیگا آپ نے سب یہ خبر سنی خادم سے ارشاد فرمایا کہ کچھ
 روزانہ ضرورت ہو غلام طاق سے سہم اللہ لکھ لے لیا کرے چنانچہ یہی ہوا کیا بادشاہ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی بہت
 نادام ہوا وزیر کو خدمت میں بھیجا کہ آپ ہر مہفتہ میں یا ہر ماہ رویت ہلال کو دربار میں تشریف لاویں آپ نے فرمایا
 خلاف مدت میرے پیروں کے ہر اکثر مشایخ و خواجہ بھی بخیاں اسکی کہ مبادا بادشاہ سے کچھ حاضر ہو پرخے عرض
 کی آپ نے فرمایا انشا اللہ کیا اور میں آؤں سب نے جانا کہ آپ نے قبول فرمایا یہ سب بادشاہ کو پوچھی
 وہ بہت خوش ہوا جب وہ دن آیا تمام مشایخ جمع ہوئے اور عرض کی وہ دن آیا کہ آپ نے دربار میں
 جانے کا وعدہ فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں ہرگز اپنے پیروں کے خلاف نہ کروں گا سب متحیر ہوئے کہ خیال
 بادشاہ کا ایسا ہر نہ معلوم کیا خدا دبر پا کرے آپ نے جب سب کو پریشان دیکھا فرمایا کہ سلطان قطب الدین
 مجھ پر کس طرح ظفر نہ پائیگا اسی شب کو ایک بہر رات گذری ہوگی کہ خسرو نے قطب الدین بادشاہ وقت ضعیف

محمد غزنوی کو قتل کر ڈالا ایک روز آپ واسطے زیارت قلعہ صاحب کے تشریف لے گئے تھے وقت
مراجعت دیکھا کہ میر حسن علامی بخاری اپنے یاروں کے ساتھ ایک عوض پر شراب پی رہے ہیں جب نظر انکی
آپ پر پڑی شرمندہ ہوئے اور یہ شعر پڑھا قطعہ

سدا با شد کہ با جم صحبت م	گر نہ صحبت با اثر بودی کجا است
زہد اخلاق از دلم سیر و ن نکرد	خسق مایان بہتر از زہد شما است

شیخ نے سنکر فرمایا کہ یہ بہتہ صحبت کو اثر ہو اس بات نے اُنکے دل میں اثر کیا نئے سرہ سے آپ کے
قدوموں پر سر رکھا اپنے یاروں کے ساتھ توبہ کی اور مرید ہوئے نعمت دین و دنیا حاصل کی کتاب فوائد القوائد
ملفوظات انکا انھوں نے ایلٹ کیا کہ نہایت مقبول کتاب ہوئی حضرت امیر خسرو اُنسے کہتے تھے کہ اچسن
کاش تمھاری کتاب فوائد القوائد مجھ سے منسوب ہو اور میری سب کتابیں جسے ہوں نقل ہو کر ایک روز آپ کی
مجلس سماع گرم محلی ایک صوفی نے کہ شریک مجلس تھا آہ کی اور حلقہ خاک ہو گیا جب آپ کو ہوش آیا پوچھا کہ یہ
خاک کیسی ہو حاضرین نے کیفیت عرض کی آپ نے بانی لیکر اپنے ہاتھ سے اُس خاک پر ڈالا صوفی فی الحال زندہ
ہو آپ نے فرمایا تم خام ہو بختہ نہیں ہو میری مجلس میں نہ آؤ غیاث الدین قلعی نے بنگالہ سے دہلی جانے وقت
آپ کو لکھا کہ جس وقت میں دہلی میں رہوں آپ غیاث پور سے باہر جائیں کیونکہ آپ کے رہنے کے سبب سے
لوگ بہت آتے ہیں ہمارے آدمیوں کو جگہ نہیں رہتی ہو آپ نے فرمایا ہنوز دہلی دور است چنانچہ غیاث الدین
قلعی آباد میں پہنچ کر چھت کے نیچے دُوب کر مر گیا حضرت کا وصال اٹھارھویں ربیع الاول بروز چاندنی ہو
ہو انوار برآوار آپ کا دہلی میں ہو

حضرت امیر خسرو چشتی دہلوی رحمہ اللہ

۱۳۲۲ ۷۲۵ ۱۱۵۳ ۶۵۱

والد آپ کے سیف الدین نام امر اے قبیلہ ترک لاجپن فوج ملج کے تھے ہندوستان پہنچ کر موضع طیارہ میں
شادی کی آپ ہمیں پیدا ہوئے جب آپ چار سال کے ہوئے آپ کے والد ماجد بقصد ملاقات سلطان ناصر الدین
دہلی میں تشریف لائے اور یہاں وفات فرمائی آپ کے ماموں نے تعلیم و تربیت کی سن بلوغ کو پہنچ کر حضرت
نظام الدین اویاس قدس سرہ کے ہاتھ پر سچیت کی تمام عمر صحبت میں شاہان دہلی کے کڈاری لیکن دل شیخ
کے ساتھ تھا ہر شب نماز تہجد میں سات پارہ قرآن پڑھا کرتے سلطان المشائخ نے آپ کو ترک اللہ کا
خطاب بچتا تھا علم موسیقی میں کمال رکھتے تھے پیر کے حضور میں ابتدا سے سمع آپ سے ہوتی اکثر آپ کو
مفتاح اسماع فرماتے ایک دن پیر کے حضور میں عرض کی کہ میں نہیں چاہتا کہ فرشتے روز قیامت بنام

خسر و مجھے یاد کریں کہ چونکہ یہ نام متکبرین کا ہے آپ نے فرمایا کہ عصہ حشر میں تم بنام محمد کا سلب کپارے جاؤ گے صاحبِ سفینۃ الاولیاء فرماتے ہیں کہ نور سینہ و آتشِ دل خسرو اس قدر بخنی کہ پیرا میں آپ کا قلب کے اوپر ہمیشہ سوختہ رہتا تھا ایک مرتبہ ایک درویش نے سلطانِ المشاہج کے حضور میں آکر سوال کیا آپ نے فرمایا آج جو کچھ فتوح ہو گئے مجھے دے گا اُس روز کچھ نہ آیا دوسرے دن بھی یہی ہوا آپ نے اپنی نعلین اُس درویش کو دی وہ فقیر چلا راہ میں حضرت خسرو نے بادشاہ کے ساتھ سے واپس آتے تھے آپ نے حالِ پیر کا دریافت فرمایا فقیر نے بخریت عرض کی آپ نے فرمایا تجھ سے پیر کی خوشبو آتی ہے کوئی نشان تو نہیں ہو فقیر نے سارا واقعہ کہنا یا آپ نے فرمایا بچتے ہو فقیر نے قبول کیا آپ نے نعلین پیر لے کر سر پر رکھا اور فقیر کو تین لاکھ روپے دیے پھر حضور میں شیخ کے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا بہت ارزان خریدی عرض کی اگر تمام لاکھ میری طلب کرتا میں دے دیتا اگر دیشی ہی قدر پر راضی ہو آپ سفوف میں تھے کہ خبر وصالِ پیر سنی دہلی میں تشریف لا کر آنکھیں مزار مبارک سے ملین چھ مہینے تک حاضر رہ کر سترھویں شوال کو رحلت فرمائی

۱۲۳۲	۷۳۳		حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس سرہ
------	-----	--	--------------------------------------

آپ حضرت شیخ عماد الدین کے صاحبزادہ اور خلیفہ اور برادرِ علاقائی حضرت شاہ رکن الدین فردوسی کے ہیں آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ ولیہ صاحبزادی حضرت سید امیر خرد کی تھیں ذکرِ مزوج آپ کا حضرت رکن الدین کے ذکرِ مہین ہو چکا آپ شیخِ کامل عالمِ شریعت و دہر و طریقت تھے حقیقت آپ کا حال تھا جو آپ سے بلاغاتِ بانی قطعہ

آہن کہ بہ پا دس آتشا شد	فی الحال بصورت طلا شد
خورشید نظر جو کرد بر سنگ	تحقیق کہ لعل بے بہا شد

یعنی شرطین مقدسے راہِ دین کے بزرگوں نے قرار دی ہیں آپ میں سب موجود تھیں گمنامی پسند خاطر مبارک تھی شہرت سے بری تھے اولیائی تحتِ قبائی آپ کی شان میں سلم ہو مرشد ایسے تھے کہ شیخ الاسلام و السلیمن حضرت شرف الدین احمد بکھی امیری قدس سرہ بہت تھوڑی خدمت میں اپنے مطلب کو پہنچ گئے مجازات نامہ حضرت شرف الدین علیہ الرحمۃ کا بارہ سال پیشتر لکھا تھا آمریان آپ کے بہت اہلِ معنی تھے جامعِ فتاویٰ تہِ اراغانی بھی آپ کے مریدان سے ہیں

۱۳۵۰	۷۵۲	۱۳۲۴	۷۲۵	سلطان محمد تغلق شاہ دہلی
------	-----	------	-----	--------------------------

سلطان عادل تھا تحقیق کو بہت کچھ دینا لاکھ روپیہ اور ایک روپیہ کی وقت اُس کے سامنے برابر تھی قمار بھی

بڑا تھا اکثر دریائے خون دو چار لکھ آدمیوں کے خون سے ہمانا مشابہتیں سے بھی بدگمان رہتا چنانچہ حضرت نصیر الدین چریغ دہاوی کو زیر نگاہ رکھتا اور کپڑے پہنانے کی تکلیف دیا کرتا باوجود کمال دانشمند ہونے کے ایسے بُرے فعل اس سے سزا دہوتے کہ کسی دیوانہ سے بھی نہ ہوں اپنے عہد میں ایک مرتبہ یہ حکم صادر کیا کہ پارچہ سرخ و سفید کاغذ کے بجائے اشرفی و روپیہ کے جاری ہوں اس حکم سے اکثر خزانے طلائی و فکری سکے سے خالی ہوئے اور کاغذ کے ٹکڑوں سے بھر کبھی بنگالہ کو اور کبھی دکن کو تاراج کرتا تھا تائیں برل تک سلطنت کی

حضرت خواجہ کن الدین علاؤ الدین کنانی اویسی علیہ الرحمۃ

۶۵۹ ۱۲۶۰ ۷۲۶ ۱۳۳۵

کنیت ابلی خمس الدین دباو المکارم اسم مبارک آپ کا احمد اور اصل آپ کا کاکا عثمان سے ہی چند برس کی عمر سے آپ صاحب سلطان ارغوخان کے تھے سلسلہ ہجری میں مرید حضرت شیخ نور الدین عبدالرحمن کے ہوئے اور حق ریاضت و مجاہدہ بجالائے رسوم معونیہ کو زندہ کیا بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی نے مثل آپ کے اس راہ میں قدم نہ رکھا تو انفع و انصاف آپ کا اس درجہ تھا کہ مولانا نظام الدین ہرودی نے آپ کی تکفیر کی اور کافر لکھا آپ رقعہ مولانا کا پڑھ کر زار زار رونے پھر فرمایا ای نفس نشو بس سے میں تجھے کہہ رہا ہوں کہ تو کافر ہو لیکن تو باوجود نہ کرتا تھا آپ کچھ شبہ نہ رہا کیونکہ امام مسلمانان مفتی شرق و غرب نے تیرے کفر پر حکم دیا اب نہ تیرا کافر اور مجھے مستی اور یہ رباعی پڑھی رباعی

نفس مست مرا کہ غیر شیطانی نیست
ایمانش ہزار بار تلقین کر دم
وز فعل بدش ایچ پشیمانی نیست
این کانسہ را سر مسلمانانی نیست

آپ نے شب جمعہ بائیسویں رجب کو رحلت فرمائی عمر شریف آپ کی شتر سال کی تھی مزار آپ کا مقبرہ مہن عماد الدین عبدالوہاب کے ہی

حضرت احمد بدوی علیہ الرحمۃ

۷۵۵ ۱۳۲۴

آپ کا مولد شہر فارس مغرب میں ہے جب آپ سات برس کے ہوئے آپ کے والد نے خواب میں ایک شخص کو کہتے سنا اے علی بیان سے کہ چلا جا یہ سلسلہ کا واقعہ ہے چونکہ آپ ہمیشہ نقاب مٹھ پر ڈالے رہے اس سے بھائیوں نے بددی کہنا شروع کیا سلسلہ میں آپ نے قین بار خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے ای جوان اٹھ اور جاے طلوع آفتاب تک جا پھر دان سے جانے عروب آفتاب میں جا اور ملنے جا کیونکہ وہین تیرا ٹھکانا ہے خواب سے بیدار ہوئے آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا اور عراق روانہ ہوئے وہاں کے شیوخ سے ملاقات ہوئی سیدی

عبدالقادور سیدی احمد بن الرقاعی سے بھی ملے ان صاحبوں نے فرمایا کہ اے احمد عراق اور ہندوستان اور روم اور مشرق کی کتب خان ہمارے ہاتھوں میں ہیں ان سے جو چاہے لے آپ نے فرمایا کہ مجھے آپ کی کتبوں کی حاجت نہیں میں کبھی کھولنے والے سے لے لوں گا۔ وزارت اولیاء عراق کی زیارات کے بعد یمن کا کوہ دانہ ہوتے راہ میں قاطعہ بنت برہی کے پاس گئے یہ بی بی بڑے حال کی تھیں اور بہت حسن و جمال والی تھیں اور مردوں کے احوال کو سلب کر لیتیں حضرت احمد سیدی رضی اللہ عنہ نے ان کے حال کو سلب کر لیا اور بی بی قاطعہ نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی کہ اب سے کسی سے چھیڑ کر نیگے پھر ملافت نے خواب میں جانے کو کہا تو روانہ ہوئے اور اس شہر کے مشائخ میں سے ایک شیخ کے مکان میں گئے جہاں نام ابن شمیٹھا تھا اور اس کی چھت پر چلے گئے اور رات دن کھڑے ہو کر کنگی لگائے آسمان کی طرف دیکھتے رہے اور آنکھوں کی سیاہی لعل ہو کر اٹھارے جیسے دکنے لگی اور چالیس روز یونہی کھڑے رہے کھاتے پیتے سوتے بہت کم تھے پھر چھتے سے اُترے آپ کی آنکھیں سوچ گئیں انھیں تو سیدی عبدالعال سے جو اس وقت بچے تھے فرمایا کہ ایک انڈا آنکھوں میں لگائے گا تو آؤ آنکھوں نے کہا کہ آپ اپنی سبز کڑی دیکھتے تو لادون آپ نے ٹکڑی دے دی انڈا لانے مان کے پاس گئے مان نے کہا میرے پاس نہیں اوٹ کے سیدی احمد سے کہا آپ نے فرمایا کہ اُس مندر سے جا کے لے آؤ سیدی عبدالعال جو مندر میں گئے تو دیکھا مندر اندون سے پڑھایا کہ ایک لے کے حاضر کیا اور اُس دن سے احمد بدوی کے ساتھ رہنے لگے آپ ہمیشہ چہرہ پر دو نقاب ڈالے رہتے سیدی عبدالحمید نے آرزو کی کہ روئے مبارک کی زیارت کرے آپ نے ایک نقاب اٹھایا تھا کہ عبدالحمید بیہوش ہو کر گئے آپ نے حفظ قرآن شریف کے بعد ایک مدت تک امام شافعی کے مذہب کی کتابوں سے مشغول رکھا یہاں تک کہ جب آپ کے جذب کی حالت ہو گئی تو چھوڑ دیا جب کوئی کپڑا پہنتے تو غسل وغیرہ کے لیے بدن سے نکالتے تھے یہاں تک کہ بوسیدہ ہو جاتا تو لوگ بدل دیتے تھے کہ میں اپنے دفات پائی

۱۳۵۷ ۷۵۵

حضرت امام یافعی قطب مکہ چیشتی رحمہ اللہ

آپ حضرت سعد بافی کے صاحبزادہ ہیں اصل آپ کا کین ہوتا مگر حرمین شریفین میں رہے مذہب شافعی رکھتے تھے صاحب خوارق و تصانیف و جامع علوم ظاہری و باطنی تھے فرقہ کی نسبت چند واسطہ کے بعد حضرت غوث پاک تک پہنچی ہوتا ہے یا فاعی و دوضۃ الریاضین وغیرہ آپ کی تصانیف میں نقل ہے کہ جب حضرت جلال الدین مخدوم رحمانیان کہ مکرمہ تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت مخدوم کو حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے حضور میں حاضر ہونے کے لیے بغرض تعلیم چشتیہ ارشاد فرمایا چنانچہ آپ حاضر ہو کر کامیاب ہوئے

حضرت خواجہ محمد بابا ساسنی نقشبندی علیہ الرحمۃ

۴۵۵ ۱۳۵۴

خلیفہ حضرت عزیزان کے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو اپنی سسر زندی میں لیا تھا جب آپ کا ہنود کے قصر کی جانب گذر ہوتا فرماتے کہ اس خاک سے ایک مرو کی بو آتی ہو اور جلد ہو گا کہ قصر ہندوان قصر عارفان ہو ایک روز امیر کلال کے مکان سے قصر عارفان کو جاتے تھے راہ میں فرمایا کہ وہ بواب زیادہ ہوئی ضرور وہ مرد پیدا ہوا اسکے بعد معلوم ہوا کہ کثیر دن حضرت خواجہ بہاؤ الدین کی ولادت کو ہوئے ہیں جدا مجد حضرت خواجہ کو آپ کے حضور میں لائے آپ نے فرمایا کہ یہ میرا فرزند ہے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ وہ مرد ہو جسکی بونین نے سونگھی تھی یہ مقتدر ہے روزگار ہو گا اور امیر سید کلال سے فرمایا کہ اسکے لیے شفقت و تربیت میں دریغ نہ کرنا اگر کچھ غفلت کی میں معاف نہ کر دنگا حضرت خواجہ بہاؤ الدین فرماتے ہیں جب میں نے چاہا شادی کروں میرے دادا نے حضرت کی خدمت میں اس عرض سے بھیجا کہ شریک ہونے کے لیے عرض کروں میں حاضر ہوا پہلی کراست آپ کی جو مجھ پر ظاہر ہوئی یہ ہر اس شب مجھ میں نیاز و فزع پیدا ہوا میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی فزع دینا بہت کیے اسی درمیان میں میری زبان سے یہ نکلا کہ اٹھی قوت بلا کے بوجھ اٹھانے کی اور تحمل محنت و صحبت کا اپنے مجھے بخش صبح کو جب خدمت میں حاضر ہوا فرمایا اے فرزند عالمین یہ کتنا تھا کہ اٹھی بوجھ تیری رضا جو اس بندہ ضعیف کو آپ پر کھڑا کر کے تعالیٰ اپنی حکمت سے اپنے دوست پر بلا بھیجتا ہے تو بتائیت اپنے اس دوست کو قوت اس بار کی عطا کرتا ہے اور اسکی حکمت ظاہر کرتا ہے اپنے اختیار سے طلب بلا دشوار ہو گئی نہ کہ اپنی چاہیئے اسکے بعد کھانا آیا جب میں کھا چکا ایک روٹی اور عنایت ہوئی میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ خوب سیر ہو کر کھالیا اور ایک ساعت میں اپنے مکان پر پہنچو نگار روٹی میرے کس کام آئیگی آخر جب آپ کے ہمراہ کا بہ نیاز تمام مکان کو چلا دل میں بوجھ فرق آتا تو آپ فرماتے کہ دلو نگاہ رکھو راہ میں ایک آپ کے دوست کا مکان تھا آپ دہان بٹھڑے اس شخص نے بڑی خوشی سے آپ کی مذاکرات کیے آپ نے اس شخص میں اضطراب کا کچھ اثر پایا فرمایا حقیقت حال جو ہر حال بیان کرو انھوں نے فرمایا دو وہ حاضر ہو کر روٹی نہیں آئی آپ نے میری جانب اشارہ کیا کہ روٹی لاؤ آخر کام آئی مجھے اس حال کے دیکھنے سے یقین کامل ساتھ حضرت کے ہوا

حضرت بی بی اللہ وی کشمیری رحمہا اللہ

۴۵۶ ۱۳۵۵

عمدہ عارفات کشمیر میں کشف القلوب و کشف القبور میں ایک نشان فی یقین آپ کے والدین نے سلطان انجو شاہ کے ساتھ کشمیر میں ایمان قبول کیا تھا اور مرید پبل شاہ کشمیر کے ہوئے تھے اور بی بی اللہ وی نو بوس کی

عمر میں اکثر آپ کی خدمت میں جایا کرتیں آپ آنکو اپنی بیٹی کہنے اور بہت شفقت فرماتے اور کہتے کہ یہ عارفات حق سے ہوگی جب آپ بالغ ہوئیں تو والدین نے آپکا نکاح کر دیا اور آپ بظاہر گرہ تعلقات خانہ داری میں رہتی تھیں مگر باطن میں مشغول محنت تھیں اور ایک ساعت یا دق سے غافل نہ رہتی تھیں مگر حتی الوسع انھارے حال میں کوشش فرماتی تھیں جب جذب و استغراق حد کمال کو پہنچتا تب تعلقات خانہ داری کو کم دیکھنے لگتیں تھیں خانہ سے بیگانہ رہنے لگیں اور شوہر کو بھی رنج و اکڑنا ایک روز آپ بانی کا گھڑا بھرا ہوا سر پر لیے آئی تھیں کہ شوہر نے غصہ میں ایک لکڑی گھڑے پر ماری کہ گھڑا ٹوٹ گیا اور سب ٹھیکے اسکے گر گئے مگر بانی ویسا ہی سر پر چارہا آپ گھڑائیں اور جس طرف میں بانی رکھا جاتا تھا آسکو بھرا اور باقی کو میدان میں ڈال دیا وہاں چشمہ آپ ظاہر ہو واجب یہ کہ امت افسے ظاہر ہوئی تو خلقت نے گھبرا کر بالآخر آپ کثرت خلق سے عاجز آگئیں آپ نے گھر چھوڑا اور ویرانہ میں جا رہیں اور وہاں شب و روز ننگی اور گرہیان رہتیں برکت و باران میں بخور و خواب بسر کرتیں اکثر وقت حالت جذب میں اشعار عاشقانہ پڑھتیں اور وہ جین آتین تو تین تین رات دن نیا دیا دینا اور اپنے سے بچر رہتیں ایک روز حالت مستی میں بازار میں ننگی پھر رہی تھیں کہ ناگاہ حضرت بلبل شاہ کشمیری فطر آئے آپ نے کہا کہ مرو آنا جو مجھے ستر چھپانا چاہیے ایک دوکان میں بھاگیں تو راس دوکان میں شعلہ مار رہا تھا آئیں اپنے کو گڑا دیا بازار میں نعل ہو گیا کہ لالہ نور میں جل گئیں لوگ جمع ہو گئے حضرت بلبل شاہ بھی تشریف لائے اور کہہ کر آیا کیا تماشاجار کھا بھر کلو اپنے کام میں رہو آپ نور سے بنی صورت کہ ایک لالہ ناکر تہ نگین اور چادر کندھے پر او عصا یا پنج سر پہنڈھا ہوا نکلیں اور غرض کی کہ آپ کو آنے دیکھا کہ مردون کا کپڑا پہنے آتے ہیں میں ننگی تھی ستر چھپانے تو میں چلی گئی آپ کے انتقال کی کیفیت عجیب و غریب عظیم میں ایسا ہی لکھا ہو کہ جس جگہ رنج مسجد جامع کی اب کشمیر میں ہو وہاں پر آپ نہیں جب وقت وفات نزدیک آیا آپ نے حاضرین کو فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے نہ بھڑو اور وہ جب سب لوگ کنارہ ہو گئے وقت انقطاع کے جسم بھی مثل روح کے طرف آسمان کے پرواز کر گیا اور وہاں نور کے کہ ہوا پر جا کے کچھ نظر نہ آیا آپ شعر عاشقانہ بہت فرمایا کرتی تھیں

ایک شعر آپ کے کلام سے یہ ہے شعر

لا ادر الفم کلمہ	مہوار کو نہ کہ دو جسم ستہ	سمو ترا دم موجود نرم	ادو عانی مل لاسکان
یعنی جس وقت لا آؤں	میں کو اسوس وار ہو واجب	اٹا اسکھجاشک جانا رہا	اور نسلی ہوئی جب سجدہ ادا
کیا سا جہ اور جو	تو میرے لیے ایک جانا موجود	کو پایا اب اس حال میں	اللہ کی کمکان لاسکان ہوا

حضرت نصیر الدین چراغ دہلی جمعی پستی قدس سرہ
 آپ شفا عظام سے حضرت نظام الدین اولیا قدر شہرہ کے ہیں بعد وصال سلطان الاولیاء ولایت دہلی

آپ کے قلعن ہوئی طریقہ آپ کا صبر و شکر فقر و فاقہ رضا و تسلیم تھا نام نامی آپ کے والد ماجد کا بچپن بھٹا سادات حسینی سے تھے ولادت آپ کی ملک اودھ میں ہوئی تھی والد ماجد نے آپ کے جب آپ صرف پانچ سال کے تھے قصداً فرمائی والدہ آپ کی کہ رابعہ عصر بھین آپ کی تربیت فرمائی اولاد آپ کو مولانا عبد الکریم کے سپرد کیا بعد وفات ان کے مولانا افتخار الدین کتابی کو تفویض فرمایا آپ نے کسب علم کیا بچپن میں آپ کی پیشانی سے آثار ترک و تجرید پیدا تھے غماز باجماعت کبھی آپ سے فوت نہ ہوئی سایہ میں ہمیشہ رہتے تھے اکثر اوقات فطراً برگ بن بھانوسے فرماتے چالیس برس کی عمر میں خطہ اودھ سے دہلی میں تشریف لائے سلطان اشراج سے مرید ہوئے ایک مدت تک خدمت میں رہے خطاب محمود گنج اور لقب چراغ دہلی پایا پیر کے ایسے خدمت گزار تھے کہ رات دن کمر بستہ رہتے حضرت سلطان الاولیاء کا ایک بالاد خانہ کیسلو گڑھی میں برب آپ تھا ایک روز شیخ برہان الدین نے کلاہ عطیہ سلطان الاولیاء کم کر دی اور نہایت مہضر ہوئے آپ نے فرمایا انگلیں نہ ہو کلاہ بھی ملے اور عطیہ سے بھی سرفرازی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا سلطان الاولیاء نے فیلبوس نامی عطا فرمایا کلاہ بھی اپنی بقیچہ میں پائی خوارق آپ کے لائقہ و تاقی میں عجیبہم محرم شب جمعہ کو اپنے حلت فرمائی

حضرت جلال الدین بانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۹۳ ۷۶۵

آپ شیخ شمس الدین ترک کے خلیفہ میں تمام آجکے پیر نے جلال الدین کا خطاب بخشا ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں علم طوفیت سے جذب محبت و عشق آپ کو تھا دعائیں سب آپ کی قبول ہوتی تھیں آج زبان سے فرماتے دہی ہوتا آپ کے چالیس غلوٹہ کامل ہوئے کتاب زاد الدربار جو ایک عمدہ تصنیف اہل حقیقت کی ہر آپ ہی سے ہر آپ کے مطبخ سے ہزار آدمی روز کھانا پاتے آپ کو شکار کا بھی شوق تھا جب آپ شکا میں جانے غیب سے ہزار آدمی کا کھانا آتا صاحب سیر الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ سلسلہ شیخ جمال الدین طوسی جو دعائے حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیر کے مسدود ہو گیا تھا آپ کی دعا سے جاری ہوا نقل ہو کہ ایک جوگی نے آپ کو سنگ پارس دیا آپ نے دریائے یمن بھینک دیا جوگی بہت خفا ہوا اور زاندری دیکھ کر پھر واپس آگیا آپ نے فرمایا دریائے یمن جاو اور اپنا پتھر شناخت کر لینا دوسرا نہ لینا اُسے جو غوطہ لگایا سارا دریائے سنگ پارس سے بھرا آپ نے پھر آواز دی کہ خبردار دوسرا پتھر نہ لینا جوگی ایک پتھر اور چھپا لایا آپ نے فرمایا اپنا وعدہ بھول گیا جوگی شرمندہ ہوا اور ایمان لایا نقل ہو کہ ایک روز ایک شخص نے دعوت کی اور آرمائش کی راہ سے نامشروع کھانے پکوانے اکثر مشائخ آپ کے ساتھ شریک دعوت تھے جب سرپوش خان پر سے اٹھایا گیا سب کو کراہیت ہوئی آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا جلدے کراہت کیا ہی خدا سے چاہو کہ یہ سب حرام

کھانے دسترخوان سے دور ہو جائیں پھر اس ارشاد کے جتنے جانوروں کا گوشت تھا سب زخمہ ہو کر قرار ہوئے
نقل ہو کہ ایک روز آپ کہیں جاتے تھے ایک ضعیفہ کو پانی کا گھڑ لاتے دیکھا اُس سے پوچھا کہ اور کوئی تمھارے
پاس نہیں ہو اُس نے کہا نہیں آپ نے وہ گھڑ اُس سے لیا پانی بھر کر اپنے دوش پر رکھا اور اُس ضعیفہ کے گھر پہنچا یا
نہ ہو فرمایا تیری عمر تک یہ پانی کم نہ ہو گا نقل ہو کہ جب حضرت محمدؐ جہانیاں جہان گشتِ دہلی میں سخت بیمار
ہوئے ایسہ زلیست باقی نہ تھی آپ کو الہام ہوا کہ اپنی عمر سے دس برس دو آبِ طرفہ احین میں پانی پت سے
دہلی میں آئے اور محمدؐ سے کہا محمدؐ نے قبول کیا پھر آپ اُس وقت چشم زدن میں پانی پت وہاں آئے محمدؐ نے
شفایابی فردر شاہ نے یہ کیفیت سُنی اور پانی پت آپ کی زیارت کو کیا آخر عمر میں آپ ہر وقت استغراق میں رہتے
جب وقت نماز آتا خدا و گوش مبارک میں تین بار حق کہتا تھا آپ اٹھ کر ادا سے فریضہ کرتے پھر وحی حالت
ہوتی دفات آپ کی تیرہویں بیچ الاول کو ہوئی مزار مبارک کا پانی پت میں ہر

حضرت امیر کلال نقشبندی علیہ الرحمۃ

۱۳۷۰ ۷۷۲

آپ خلیفہ حضرت بابا ساسی کے بہن علم شریعت و طریقت و معرفت میں اولیائے وقت سے پیشتر تھے مولد آپ کا
سوخا رہی پشیمان کلائی کرتے تھے آپ کی والدہ سے منقول ہو کہ جب آپ چل میں تھے اگر کبھی لقمہ مشہیہ کھایا فوراً
در و شکم میں مبتلا ہوئی جب قوی کی تسکین ہوئی چند بار ایسا ہی ہوا تب میں نے سمجھا کہ یہ سبب اس فرزند کے ہو
جو میرے پیٹ میں ہوا دیر میں نے احتیاط کی آپ عالم شباب میں کشتی لڑا کرے آئینہ نہ کشتی لڑا کرے
تھے ایک شخص کو یہ خیال گذر کہ یہ سید زادہ بہن اُنکی قدر اعلیٰ کے لائق نہیں ہو کیونکہ یہ طریق اہل بدعت ہو
پھر دس خطہ کے اس حال میں اُسکو خود دینی اُگئی دیکھا کہ قیامت قائم ہو اور وہ آدمی سینہ تک کچھڑ میں بھنسا ہو
کسی طرح باہر نہیں آسکتا اُس نے دیکھا کہ امیر کلال آئے اور بارہو بکر کر نکال لیا جب وہ بیدار ہوا آپ مخاطب
ہو کر فرمایا اسی کام کے لیے میں کشتی لڑتا ہوں وہ شخص قدم پر گرا اور توبہ کی آپ کے چار سوچہ وہ خلیفہ صاحب شاد
تھے حضرت بہاؤ الدین نقشبند کی آپ نے تعلیم ملنے نقل ہو کہ ایک روز مجمعِ عظیم میں آپ نے حضرت بہاؤ الدین
کو طلب فرما کر فرمایا کہ اے فرزند بہاؤ الدین نقشبند حضرت بابا ساسی کو تمھارے حق میں پورا بجالایا جیسا مجھے
ارشاد ہوا تھا اور اشارہ آپ نے سینہ کی طرف کیا کہ یہ پستان تمھارے لیے میں نے خشک کیا اور مرغ و نہایت
مٹھا را میضہ بشریت سے باہر آیا ترغبت تمھارا بلند پرواز ہو اب اجازت ہو کہ جہان کی بوتھمارے داغ
میں آئی ہو ترک اور تاجیک سے لو اور طلب کار میں بموجب ہمت اپنی تقصیر مت کرو نقل ہو کہ ایک مرتبہ
آپ نے خواجہ سے فرمایا کہ جب استاد شاگرد کو تعلیم کرتا ہو تو اسکا امتحان لیتا ہو اگر کچھ حاجت ہوتی ہو صلح

کر تاہو یہ فرزند میرا میر برہان حاضر ہو کسی نے اسکو کچھ تعلیم نہیں کیا میرے سامنے اسکی تربیت میں مشغول ہوا اس تعلیم کا ہم دیکھ لیں تاکہ مجھے اطمینان ہو حضرت خواجہ بہاؤ الدین سامنے مراقب بیٹھے تھے غایت ادب سے ایسے حکم کی تعمیل میں توقف کیا آپ نے فرمایا توقف کرنا نہیں چاہیے حضرت خواجہ نے توجہ باطنی امیر برہان کی جناب کی فوراً اتار تصرف ظاہر د باطن میں امیر برہان کے پیدا ہوا اور ایک حالت طاری ہوئی اثر شکر تفسیق بھی عیان ہوا آپ نے ہشتم جمادی الاول روز چھٹنبہ وقت صبح کو رحلت فرمائی مزار مبارک آپ کا قریب سو غار میں ہے

حضرت مخدوم احمد چرم پوش سہروردی علیہ الرحمۃ

۱۳۷۴ھ ۷۷۲

نام نامی آپ کے والد ماجد کا مخدوم سید موسیٰ رضوی اور والدہ ماجدہ آپ کی بی بی حبیبہ بنت حضرت مخدوم شہاب الدین جگجوت ہیں نقل ہو کہ ایک شخص چند کمبیاں مار کر حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمۃ کے حضور میں لایا اور کہا اس شخص کیجئے ویت یعنی تعریف شیخ کی یہ ہو کہ مردہ کو زندہ کرے اور زندہ کو مردہ ان کہیو کہ زندہ کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے لیے درامد ہوں دوسرے کو زندہ کیا کروں وہ شخص وہاں سے پاس آپ کے آیا آپ نے فرمایا تحمل کا شرف خدا نے شیخ شرف کو دیا ہو میں کہیوں کی طرف منہ نہیں کر سکتا پھر فرمایا اگر جا کمبیاں سب زندہ ہو کر اڑ گئیں اس شخص نے کہا بھئی تو دیکھا ہیست بھی دکھائیے فرمایا جاؤ راہ میں دیکھنا یہ شخص واپس آیا راہ میں ایک چار پایہ نے ایسا اسے مارا کہ مر گیا حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمۃ کو خبر ہوئی آپ اسکی نعش پر تشریف لائے اور حضرت مخدوم احمد چرم پوش بھی آئے دو فون بزرگوں نے اسے دفن کیا ہزار ہا کر امتین آپ کی زبان زد عام ہیں اسوقت تک حاجات اہل دنیا کے بہ برکت مزار مقدس آپ کے برآتے ہیں ہیبت جلالت آپ کے مزار پر انوار سے صاف ظاہر ہو آپ خالہ زاد بھائی حضرت مخدوم ملک محمد شرف الدین احمد بکچی انیری علیہ الرحمۃ کے ہیں مشہور ہے کہ حضرت شہاب الدین جگجوت آپ کے نانا کے خاندان میں چودہ قطب ایک وقت میں تھے رحمہ اللہ

حضرت سلطان العارفين
محمد دوم شرف الدين
يحيى منيرى قدس الله تعالى
سره اعزى

۱۳۱۰ ۷۸۱ ۱۲۶۳ ۶۲۲

آپ قریبی ہاشمی اولاد سے زبیر بن عبد الملک بن ہاشم کے ہیں آپ کے
والد ماجد حضرت محمد دوم یحیی منیری قدس سرہ جب خدمت میں
حضرت آغا الدین محسوی کے تشریف لے جاتے تو حضرت ممدوح
آپ کی تعظیم کے لیے حجرہ سے باہر نکل آتے اور جب رخصت ہوتے
تو دروازہ نکال پھونچتے اور آپ کی پشت و پیشانی پر بوسہ دیتے
سبب آپ کی والدہ ماجدہ آپ سے حاملہ ہوئیں اُس کے بعد ایک روز معمول
کے موافق حضرت محمد دوم یحیی منیری قدس سرہ حضرت شیخ آغا الدین
محسوی کے حنفہ زین تشریف لے گئے آپ نے پھر معمول تعظیم کی حضرت
محمد دوم کے دل میں سبب ترک عادت کچھ خیال آیا حضرت یحیی الدین نے
شراف المظن سے دریافت کیا فرمایا میں جسکی تعظیم کرتا تھا وہ اب
نکم مادرین ہو آپ کو آپ کی والدہ شریفہ نے کیسوقت بے وضو دودھ

ہینن بلایا ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ کہ صاحبزادی حضرت شہاب الدین
 جگجوت کی بھین آپ کو تنہا خالی مکان میں چھوڑ کر مہربان بین تشریف لگئیں
 جب واپس آئیں تو دیکھا کہ ایک بزرگ پائین میں بیٹھے گس رانی فرما رہے
 ہیں اور آہستہ آہستہ گوارہ ہلا رہے ہیں آپ ڈر کر کھڑی ہو گئیں
 وہ مرد بزرگ فطرت سے غائب ہو گئے فوراً اس واقعہ کو اپنے والد کے حضور میں
 عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ تردد نہ کرو تمہارا لڑکا ایک شخص بزرگ ہو گا وہ بڑھے
 حضرت خضر علیہ السلام تھے ابھی میرے پاس تشریف لائے تھے تمہاری بکلیت
 کرتے تھے پھر بھی عتاب فرماتے تھے کہ تم بچہ کو خالی مکان میں چھوڑ گئیں
 آسب و گزند ہو آنسو وقت آپ کی والدہ آپ کو عہد ریاضت میں گھر میں
 نہ پائیں مضطر ہو تین اور دروہن بعد ایک ساعت کے پھر آپ اپنے ولادت
 آپ کی قصیدہ منیر میں جس مکان میں ہوئی وہ راجہ منیر کے وقت کا تھا اور آپ کے
 دادا کے قبضہ میں بذریعہ فتح آیا تھا بیکرت آپ کی ولادت کے وہ مکان آج
 تک بغیر کسی مرمت کے اپنے حال پر دیا ہی قائم ہے اسی مکان میں نہ چو کی
 جبر آپ کی والدہ ماجدہ نماز ادا فرمایا کرتیں اب تک موجود ہے یہ چو کی ایک
 ٹکڑہ لکڑی کی ہے صرف کھدی ہوئی ہے آپ نے جب ہوش سنبھالا تو
 تحصیل علم پیدا ہوا حسن انفاق سے حضرت شرف الدین توامہ بنجادی کہ
 ایک بہت بڑے مشہور عالم تھے دہلی میں آپ کا مدرسہ تھا بادشاہ و قمت
 نے اس خیال سے کہ جو مغلان بہت ہوتا ہی معتقدین زیادہ ہیں مبادا وہ لڑکی
 روز با قوت زیادہ ہو اور قصد ملک گیری کریں آپ کو موضع سارگاون تعلقہ

جنگا لیں جاگیر دے کر وہیں قیام کا حکم دیا اور اس حلیہ سے دہلی سے رخصت کیا تھا آپ کا اسی سفر میں منیر میں
 گذر ہوا حضرت محمد و مملک سے بھی دو چار ہوئے حضرت مدوح کو آپ کی صحبت میں رہنا پسند آیا والدین سے
 اجازت لیکر ساتھ ہوئے سارا گانوں پہونچے حضرت شرف الدین تو امہ عالم علم کیا ویسیا ویسیا دیگر جملہ علوم
 متفرقہ کے تھے چاہا کہ علاوہ علم دین کے اور علوم کی بھی تعلیم کریں آپ نے فرمایا علم دین مجھے کافی ہے تحصیل کے
 وقت بھی سررشتہ ریاضت اپنے ہاتھ سے دیا ہمیشہ طہ کا روزہ رکھتے اور بہت طرح کی ریاضت کرتے اسی
 قصہ سارا گانوں میں آپ کو بسبب محنت تحصیل علم و ریاضت کے ایک مرض حایل ہوا جس کا علاج اطباء
 وقت نے بجز صحبت عورت اور نہ کچھ سرا یا دفع مرض کے لیے آپ نے ایک کینز خریدی اُن کے بطن سے ایک
 صا جزادہ تولد ہوا دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی حالت ریاضت و مجاہدہ دیکھ کر حضرت شرف الدین تو اسے
 بخاری نے چاہا کہ اپنی دختر بلند اختر سے آپ کا عقد کر دیں اور آپ کے سر میں نشاء و تجرد کمال تھا قبول نہ فرمایا آخر
 تصرف سے حضرت تو امہ کے یہ مرض آپ کو ہونا چاہا آپ نے قبول فرمایا ایک صا جزادہ بطن سے دختر
 حضرت تو امہ کے پیدا ہوا ۱۱۱۰ و ز نام زکی الدین رکھا گیا بعد فراغت تحصیل آپ مع صا جزادہ منیر میں تشریف
 لائے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی اس لڑکے کو بجائے شرف الدین سمجھاؤ اور چاہو کہ شرف الدین جو ان پر گیا
 مجھے اجازت دو کہ جہان چاہوں جاؤں والد آپ کے قبل مراجعت آپ کے رحلت فرما چکے تھے الفرض
 آپ کی والدہ نے اجازت دی اور آپ سمیت دہلی بغرض تلاشیں پیر وادہ ہوئے ہزارویاے وقت کے
 حضور میں حاضر ہوئے پانی پت پہونچ کر حضرت شاہ بوعلی قلندر کی بھی زیارت کی مناقب الاصفیاء میں
 حضرت محمد و شاہ شعیب نے لکھا ہے کہ جس وقت دہلی میں آپ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
 کی خدمت میں پہونچے ایک مسئلہ میں دہان گفتگو تھی آپ کو چونکہ ہمہ علم کمال تھا جواب مناسب یا سلطان
 الاولیا بہت محظوظ ہوئے اور بان بیکر رخصت فرمایا پھر وقت رخصت فرمایا "افسوس ابن شہنازی ست نصیب
 اوام انیت" حضرت محمد و مملک کی زبان مبارک سے مجلس سلطان الاولیا میں کیو جو ہے یہ کلمہ نکلا تھا کہ اگر
 ہچنین شیخی ست من چشم ختم جب آپ نے یہاں سے مایوس ہو کر دوسری جانب کا قصد کیا ہزارویاں نے عرض کی
 کہ حضرت نجیب الدین فروسی بھی یہاں ایک درویش کال میں آپ نے فرمایا کہ جب سلطان الاولیا نے ایک بتا دیکر
 رخصت کیا پھر کسے پاس جاؤں بغیر قبل و قال مبارک کے آپ راضی ہوئے اور تار تار فیض کا شہ کی جانب چلے جب
 قریب پہونچے ایک حبیب طاری ہوئی متفکر ہوئے کہ سلطان الاولیا کے پاس گئے حضرت بوعلی قلندر کی خدمت میں
 پہونچے انفرادیوں کے حضور میں حاضر ہوئے مگر کہیں یہ حالت طاری نہ ہوئی کیا یہاں بل قابو میں نہیں حضرت
 سلطان اولیا نے ہاں جو عنایت فرمایا تھا کچھ تو دین مبارک میں اور کچھ دتا مبارک میں تھے جب سامنے آئے

حضرت نجیب الدین فردوسی قدس سرہ نے فرمایا: "منہ میں پان، پانچ، تین پان، تار، تین پان، پھر کچھ ہون، ہم پنج
 خور آپ نے پان منہ سے پھینک دیا اور دو زونہ کو خوب وعاجز اندہ سانسے شیخے ہاتھ دیا اور میت کی حضرت شیخ نے
 اجازت نامہ دیا اور خرقہ پہنایا فرمایا یہ اجازت نامہ تھا اس لیے بارہ سال ہوئے کہ حکم رسالت لکھ رکھا تھا اس وقت
 لو اور چلے جاؤ عرض کی میں نے کچھ خدمت نہیں کی جس سے برکت صحبت چھل جاتی طریقہ شیخ نہ جانا آپ نے فرمایا
 تعلیم تمھاری بارگاہ رسالت سے ہوگی کسی کی حاجت نہیں اگر راہ میں کچھ منہ پر گزروا میں نہ آنا چنانچہ دو منزل آپ لائے
 تھے کہ خبر وصال پیر شیخ چونکہ حکم تھا وہاں اس کے پورب کی راہ پہلے آئے بعض کا قول: یہ کہ آپ بعد وفات
 حضرت نظام الدین اولیاء دلی پہونچے تھے تو صحیح ہو کہ وفات حضرت نظام الدین اولیاء شہید بھری میں ہو اور
 وفات حضرت نجیب الدین فردوسی شہید ہوئی ہو آٹھ سال کا فقرہ دونوں بزرگان کے وصال میں ہو مگر
 یہ کہ بعد از امت سلطان الاولیاء کے حضرت خدوہ الملک کو یہ آٹھ سال تلاش پیر میں گذرے ہوں چونکہ آپ کو پان
 کھانے کا کمال شوق تھا جیسا کہ خوان پر لکھتے ہیں جو آپ کا ملحوظ ہو چوئے کے مسئلہ کا جہاں ذکر ہو آپ کے
 پان کھانے کا بھی ذکر ہو ممکن ہو کہ اس وقت بھی آپ پان کھا کر حضور میں حضرت نجیب الدین فردوسی کے حاضر تھے
 ہوں واللہ اعلم بالصواب الغرض آپ راہ طری کر تے ہوئے قریب موضع پینا کہ تقریباً وسط میں قبضہ آ رہے کہ اس
 زمانہ میں صدر مقام ضلع شاہ آباد کا ہی اور قبضہ دواؤن کہ دارالریاست راجگان بھوچور تھا واقع یہ قبضہ منیر
 سے جوہ کوٹن کچھ ہی پہونچے ایک طاؤس نے جنگل سے آواز دی آپ اپنے سے بچا ہو کر جنگل میں بے اختیار گھس پکا
 ہرچہ پہاڑ ہوں نے تلاش کی کچھ نشان نہ ملا بوس ہو کر چھوڑ کر خرقہ وغیرہ زمین نہ کر آئی والدہ ماجدہ کو غصہ پیش کیا
 اور آپ کی گم گشتگی ظاہر کی آپ کی والدہ کو نہایت رنج ہوا آخر راضی رہنا ہو کر صبر کو کام فرمایا ایک وقت سخت بارش
 ہو رہی تھی اور رات بھی بہت اندھیری تھی کچھ کو نہ رہی تھی بادل گرج رہا تھا آپ کی والدہ ماجدہ کو آپ کی بیانی
 اور رات رات وقت کے لحاظ سے حاتم غریب بولے آپ رو رہے کہ فریاد کر رہی تھیں ناگاہ نظر صحن کی طرف جا پڑی کھا
 کہ آپ صحن میں کھڑے ہیں آپ نے آواز دی پانی میں کیوں بہہ گئے ہو اندھ آپ نے فرمایا آپ آکر دیکھیے مجھ کو پانی اور
 کچل سے کوئی گزند نہیں ہوئی آپ کی والدہ تشرفیت کے گئیں دیکھا تو آپ کے پاس مبارک میں کچر ہونہ آپ کا کپڑا بھینکا ہی
 عرض کی آپ کیوں مضطرب ہوتی ہیں میں ابھی حالت میں ہوں مجھے خدا پر چھوڑ دیکھیے آپ نے فرمایا رہو میں ہو اور
 رخصت کیا بارہ سال تک آپ بہتیا کے جنگل میں رہے کچھ کھانا نہ پیا مینہ دھوینہ بعد ڈھاک کے پتہ سے افطال
 فراتے بول و غلیظ آپ سے معذور ہو گیا تھا اس بارہ سال میں آپ کو حاجت طہارت بھی ہوئی کچھ دنوں بعد آپ کو
 لوگوں نے راج گیر کے جنگل میں پایا جب آپ کی خبر ہوا شریعت میں پہونچی لوگ دوڑے اور پرتخت بس سے راجگیر کے
 جنگل میں زیارت کی معتمدین بڑی زحمت سے اس جنگل میں آئے جاتے تھے آپ نے ایک روز فرمایا تم تکلیف کیا

کرو میں ہر جمعہ کو آیا کرو گا اور تم سب سے ملا کرو گا کچھ دنوں تک یہی جاری رکھا بعد اسکے لوگوں نے باہر شہر کے ایک کاہی مکان بنایا آپ بعد نماز جمعہ کے کچھ دیر یہاں تشریف رکھتے حاضرین مستفید ہوئے بعد چند دن کے عافیت باخندون نے وہاں کے تیار کرانے جمعہ کو آپ کو سجادہ پر بٹھایا آپ ہدایت و تربیت خلق میں مشغول ہوئے قتل و غارت گری سے روکنا اور شاہ دہلی نے جب آپ کی کیفیت سنی پر گنہ را جلیگر کی مسند آپ کے نام لکھ کر بھیجی عامل کے نام یہ حکم بھیجا کہ اگر خوشی سے قبول نہ کریں جبر سے دو کیفیت اس بادشاہ کی بجائے حالات اسکے واضح ہوگی کہ نہایت قہار و جبار تھا اسکی حقیقت حضور میں عرض کی گئی عامل نے بھی نہایت عجز و لاری کے ساتھ تکلیف قبول کرنے کی دی کہ بصرہ سے خلافت حکم معزولی اسکی تلقینی تھی آپ نے قبول کیا اسکے بعد فرزند شاہ کے عہد میں اس جاگیر کو چھوڑ دیا بعد قیام بہار بھی اکثر آپ را جلیگر کے جنگل میں تشریف لیجاتے ایک روز ایک جوگی نے آپ سے پوچھا کہ کال کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا اگر جنگل کو کہتے ہیں تو ناہو ہلے آپ کا یہ فرمایا تھا کہ وہ جنگل پر پہاڑ ٹلا کا ہو گیا آپ نے جنگل کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا تو اپنی حالت پر نہ میں بائیں کرتا ہوں را جلیگر کے جنگل میں آپ اس صورت سے دیکھے گئے کہ درخت کی ایک شاخ پکڑے کھڑے تھے اور ایسے چوڑھے تھے کہ چنیدان طعن و زنی مبارک سے آمد و شد کرتی تھیں ایک روز جب آپ بہار تشریف میں تھے را جلیگر کا خیال آیا آپ روانہ ہوئے چند بزرگ آپ کے پیچھے ہوئے جب قریب پہونچے وہ شیر جنگل سے نکل آئے آپ کے قدموں پر آنکھیں ملنے لگے آپ انکے بڑے ان بزرگان ہماری نے شیر سے نصاب کیا کہ بواسطہ محذور ہم بکوراہ دوشیر دونوں کنارے ہوئے یہ لوگ آگے بڑھے حضور کے قریب پہونچے آپ نے پوچھا کہ ان سے کہنے کو نہ کہنے عرض کی آپ کا واسطہ دیا شیروں نے ہم کو راہ دی آپ نے فرمایا نہیں ہو سکتا بلکہ بتا رہی ہے اسی سے ڈر کر علیحدہ ہو گئے پھر آپ نے اسے فرمایا تم سب اس پتھر پر بیٹھو میں ایک دوست کی ملاقات کو جاتا ہوں یہ فرمایا کہ آپ نے ہوا پر پرواز کی اور نظر سے غائب ہوئے جب دو نسل رات گزری آپس تشریف لائے سنت فجر کی ادا کی چند مردان عجیب ابدال سے جماعت کے لیے پہونچے آپ نے امامت کی وہ لوگ پھر حوہ پر غائب ہو گئے ہندو میں توحید آپ کی ذات سے آئی کتبوات آپ کے مشہور ہیں اور بھی تصنیفات تصوف میں آپ کے بہت ہیں قولہ عارفون کا بت کرامت ہو اگر کرامت پسند کریں تو محبوب رہیں اور معزول ہوں قولہ بہت لوگ اس گروہ کے حج جانے پر غلو نہیں کرتے کہتے ہیں کہ پہلے معرفت صاحب خانہ سے چاہیے ایک روز آپ کی مجلس میں شاہین وقت بہت حاضر تھے ہر ایک اپنی اپنی آرزو بیان فرما رہا تھا آپ نے فرمایا میری تمنا یہ ہو کہ نام میرا نہ اس جان میں رہے نہ اس جان میں ایک دن آپ کے حضور میں ایک شخص نے عرض کی کہ درویش ہر چند بزرگ ہو علما کی حاجت اسکو باقی ہی آپ نے فرمایا جو درویش علما کا محتاج ہو وہ درویش نہیں علما جو کچھ کتاب میں لکھتے ہیں کہتے ہیں درویش اگر کتاب نہ پائے لہجہ محفوظ سے کہے اگر دہان نہ پائے

حضرت عزت سے کہے کہ ہاں الاصفیاء میں تشریف لے کر آئے کہ جب کہ تو بات آپ کے حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے پاس پہنچے آپ نے پڑھنا شروع کیا ایک دن حالت ہفتراق میں فرمایا کہ سبحان اللہ شیخ شرف الدین مینری نے میرے کفر صد سالہ کو تھیل پر رکھ کر دکھا دیا قطبیت اور عوٹیت سے آپ کا تارہ فرماتے تھے۔ تفریح میں آپ ایسے بگڑے تھے کہ کوئی آپ تک نہ پہنچا وہاں آپ کی ششم شوال کو ہوئی مزار مبارک آپ کا قصبہ بہار شریفیت میں زیارت گاہ خلافت ہو

حضرت مولانا امام مظفر بلخی فرسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد ماجد کہ جبکا نام ثانی مس الدین تھا وہی میں کسی عہدہ پر مقرر تھے ایک روز مجلس میں کسی شخص نے چمکتا اشارہ کسی چیز کی جانب کیا اور آپ کی نظر سپر پڑی آپ کے دل میں گزرا کہ یہ علامت نفاق کی ہو تو کفعلی کے کہ بہار کی طرف چلے جب قریب پہنچے حضرت مخدوم احمد چرم پوش علیہ الرحمۃ کو خبر ہوئی فرمایا کہ ایک دوست آتا ہے آپ نے یاروں کے ساتھ پیشوا کی کی جب ملاقات ہوئی شیخ شمس الدین نے بیعت کی اور خانقاہ میں ہے بیان ہے اپنی بیوی کو لکھا کہ میں نے دنیا ترک کی تم اگر میری موافقت کرو مال اسباب ترک و نکو دیکر چلی آؤ بیوی نے شیخ مظفر و شیخ معزالدین دونوں صاحبزادوں سے فرمایا تم سب املاک لو میں تمھارے باپ کی موافقت کروں گی دونوں نے عرض کی ہم پہلے موافقت کرنے کو موجود ہیں گھر اور اسباب خدا کی راہ میں دیکر بہار کی راہ لی حضرت مظفر کو ابتداء میں حال میں مشغلہ علم شریعت بدرجہ کمال تھا جس درویش کے پاس جاتے مشکلات علم سے سوال کرتے جب جواب ثانی نہ پاتے اعتقاد درست نہ کرتے والد آپ کے چونکہ خلیفہ حضرت مخدوم احمد چرم پوش کے تھے نبی طرف کھینچتے تھے آپ فرماتے کہ شیخ احمد چرم پوش مرد بزرگ ہیں خرق عادات بھی بہت ہیں مگر اعتقاد و اس شخص پر یہ کہ جو علم راسخ رکھتا ہوں دونوں حضرت مخدوم الملک شرف الدین مینری کے علوم اربعہ شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت کا تمام عالم میں شہرہ تھا توجہ آپ کی حضرت مخدوم الملک کی طرف تھی مگر خیال عدم رضا والد ماجد تامل فرماتے آپ کے والد نے جب ارادہ آپ کا دریافت کیا نہ فرمایا جان تمھارے عقیدہ ہو جاؤ آپ خدمت میں مخدوم جہان کے آئے اور جو کچھ مشکلات علم سے دریافت کرنا تھا پوچھا آپ نے جواب ثانی دیا اکثر آپ توفیر علم سے لانسلم فرماتے حضرت مخدوم نے اپنے اخلاق کے سبب کوئی بات سخت نہیں کہی بلکہ واضح بیان سے حل مشکلات فرمائے آخر مجلس میں آپ اپنی دلداری بحث پر شرمندہ ہوئے اور اخلاق میں حضرت مخدوم کے محو ہو گئے بعد اسکے رابطہ پیدا کیا اور محبت پیر کی کہ فیض ربانی ہی جوش زن ہوئی التماس بیعت کی حضرت مخدوم نے مشرف فرمایا بعد ازاں مشاغل طریقت کی درخواست کی ارشاد ہوا کہ شغلی رہا

طریقت بے علم نہیں ہوتی تھے جو علم پر حاوی نہایت جاہ و منزلت تھا اس سے کوئی نفع چاہل نہ ہوگا بخدا صفت
اللہ کے واسطے پھر ابتدا سے پڑھو اور تھمتین کرو تو مشرک بال ہوا و سب ترقی سلوک کا ہر آپ نے عالی معنی سے بدل
قبول کیا اور اسی وقت رخصت ہو کر زیادہ پار وادہ ہو سیکے کوس گئے تھے کہ یہ دن میں چھالے پڑ گئے چلنے کی
طاف نہ رہی درخت کا ٹیکہ لگا کر بیٹھے تھے کہ ایک شہزادہ مرید حضرت مخدوم جہان کا گذر ہوا اسے آپ کو پہچانا
پوچھا ایک گھوڑا سواری کو دیا اور نہایت اکرام سے اپنے ساتھ دلی لے گیا آپ یہاں پہونچ کر تحصیل علم میں مشغول
ہوے شروع سے آغاز کیا بارہ سال تک تحقیق علم الدین میں رہے ان دونوں بادشاہ دلی نے ایک محل بنایا تھا
اس کے درس کے لیے آپ کو اختیار کیا آپ قبول نہ فرماتے تھے خیال اطاعت قبول فرمایا ایک دن اس مدرسہ
میں درس دے رہے تھے ناگاہ چند مطرب آئے اور کچھ گانا شروع کیا آپ کو ایک حالت پیدا ہوئی تو کھٹے سے
اپنے کو نیچے گرایا مگر خدا نے بالکل محفوظ رکھا کچھ صد نہیں پہونچا اسی حالت میں آپ نے گھبرا دیا اور طرف بہار کے
لہان ہو کر حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے خانقاہ کی خدمت دی آپ بہت خوش ہوئے جو فقیر جس کام کو کہتا
آپ اسکی اطاعت کرتے کچھ خیال عزت کا نہ کرتے کپڑے آپ کے جو پھٹتے آسے پیوند کرتے ایک دن حضرت
مخدوم نے دیکھا کہ کپڑے آپ کے بالکل چور ہیں اور صورت میں بھی نہایت غماری ہو مگر پھر بھی بہت خوش
ہیں نہ سہرا مولا منظور کو کپڑے طبیعت و بیش قیمت دو اور مقام پاکیزہ انکی مشغولی کے لیے مقرر کرو ستر
خواب بھی نہایت نرم ہو طعام لذیذ و مختلف الاقسام دیے جائیں لیکن آپ بحسب و طلب خدا میں ایسے متفرغ تھے
کہ یہ سارا سامان آپ کی آنکھوں میں غارتھا آپ چوکھٹ پر مشغول تھے دیکھا کہ بدن پر گوشت باقی نہیں رہا ہو
چمڑا بڑیوں سے لگ رہا ہو سپلیان نکل آتی ہیں حضرت مخدوم جہان کا قاضی زاہد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
زاہد دیکھتے ہو کیسے سیدھے ہوئے ہیں فاسلم گئے آئے تھے پھر آپ نے ہر انوار اکرام عطا فرمایا ایک دن آپ نے
حضور میں عرض کی کہ مشغلہ میں بیٹھنا ہوں اور میرے دل میں ذکر منکوحہ کا ہوتا ہو ایسے مشغلہ سے کیا فائدہ ہوگا
آپ نے بظاہر کچھ نہ فرمایا حضرت منظور دیر تک بیٹھے رہے بعد اسکے خود آپ نے فرمایا کہ میں نے فلاں فی
اپنی منکوحہ کو طلاق دی حضرت مخدوم جہان نے جو یہ بات آپ سے سنی نہ فرمایا کہ تمکو حاجت غلو نہیں
کام تمام ہو چکا جہان چاہو رہو آپ غلبہ حال سے مقام تکمیل پر پہونچے ہر چہ اس مقام میں تھے لیکن
شورش و غلبہ حال حد سے زائد تھا مثل حلاج و عین القضاۃ علیہما الرحمۃ کے رہتے تھے مال دنیاوی
اپنے پاس رکھنا ہرگز روانہ رکھتے جب گھر میں کچھ مال ایسا دیکھے خلق کو کہتے لوٹ لو ایک دن مجلس میں
پیر کے بیٹھے تھے شیخ منہاج الدین حاجی بھی حاضر تھے گفتار فرضیت حج میں آئی شیخ منہاج الدین نے
اعراض کی نیت سے مخدوم جہان کی جانب کہا کہ حج سب مسلمانوں پر فرض ہوا ہر نو عا منافع

فضل حج سے ظاہر کی آپ کو حاجی صاحب کی باتوں سے حرارت آنی تحمل نہ کر کے اپنی استیں حاجی
شیخ منہاج الدین کو دکھائی اور فرمایا کتنا ذکر حج کرو گے آستین میں بندگان شریف الدین کے دیکھو
حاجی صاحب نے جو آپ کی استیں دیکھی تو کعبہ کو آپ کی آستین میں پایا بہت ششدر ہوئے حضرت
مخدوم کو یہ بات ناپسند آئی فرمایا جس قدر تم کرامت میں مشغول ہوئے کرامت دہندہ سے کس قدر
کیا آپ نے عدن میں وفات فرمائی وقت وفات آثار رحمت و انوار نعمت اپنی شیخ الاسلام شیخ حسین
اپنے برادر زادہ کو عطا فرمائی رخصت فرما کر ہمارے کی اجازت دی حضرت حسین نے عرض کی ہمارے
میں بہت بزرگ ہیں میری کیا قدرت کہ وہ ان سے ٹھانڈا ہوں آپ نے فرمایا و امجد جب تم پر پابند ہو گے کوئی سر
نہا گئے گا رحمۃ اللہ تعالیٰ

سلفیت بہاول الدین قسطنطنیہ علیہ الرحمۃ

۱۳۸۸ ۷۹۰ ۱۳۲۷ ۷۲۸

اسم مبارک آپ کا محمد بن محمد بخاری جو تعلیم آپ کی آداب طریقت میں بظاہر میر سید کلال سے ہوئی
اگر آپ حقیقت میں ایسی ہیں اور تربیت آپ کی روحانیت سے خواجہ عبدالخالق عجدوانی کے ہوئی
انقل ہے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کے طریقہ میں خلوت و سبوح رات ہی ہو آپ نے فرمایا نہیں پتہ چھا
کہ بناے طریقت آپ کی کیا ہو فرمایا خلوت و دراجن کہ ظاہر خلوت کے ساتھ اور باطن خدا کے
ساتھ آپ خادم و کنیز نہیں رکھتے تھے لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا بندگی خواجگی کے ساتھ درست نہیں ہوتی
آپ کا قول ہے کہ تعلق ہا سوے المدارس اہل کے دہرو کا حجاب ہے

شعر

تعلق حجاب بہت و بجا ہے | پوچھو نہ را بگسلے واصلے

تو کہ توحید کے راز کو پاسکنا ہو لیکن معرفت تک رسائی مشکل ہے حضرت مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ
سے کسی نے پوچھا کہ نسبت سلوک و طریقت خواجہ بہاؤ الدین کی جو متاخرین میں سے ہیں کس کے
ساتھ مناسبت رکھتی ہو فرمایا انکی بات متقدمین سے کہو جیسا ظہور آثار ولایت خواجہ بہاؤ الدین
پر بخانب الدہ ہو کسی مشائخ پر وہ سو برس پیشتر نہیں ہوا انیسویں بیچ الاول کو آپ کی وفات ہو
دار مبارک بخارا میں ہو۔

حضرت سید جلال الدین مجدد و مہجیانان جهان گشت سہروردی علیہ الرحمۃ ۷۰۰ ۱۳۰۲ ۷۹۵ ۱۳۸۸

آپ نے حضرت شیخ رکن الدین سہروردی سے کسب کمال کیا اور اسکے بعد بار بار حضرت امام باقری قطب مکہ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ سے تکمیل حاصل کی چونکہ آپ نے سیرت ائیم کی فراموشی کی اسلئے جہانیاں جہان گشت کہلاتے ہیں نام آپ کا جلال الدین ہو سکتا ہے آپ کی مقام اوچے علاقہ لٹان میں ہو مزار مبارک بھی یہیں ہو ج بہت کیے ساتھ حج اکبر اپنے ہیں قدم رسول اکہ دہلی میں شاہزادہ فتح علی کی قبر پر ہی آپ خلیفہ مکہ سے لیکر اپنے سر پر لائے تھے تین منزل بادشاہ نے نہایت تعظیم کیا تھا اور اپنے سر پر رکھ کر لایا تھا فیروز شاہ بادشاہ دہلی آپ کا مرید تھا شیخ صدر الدین کہ مشہور راجو قتال ہیں آپ کے بھائی ہیں انھوں نے شہر میں رحلت فرمائی آپ نے ۷۹۵ھ و بقول بعض ۷۹۷ھ میں وفات کی روز چہار شنبہ وعید تہران تھی

حضرت شمس الدین حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ ۷۹۱ ۱۳۸۸

اصل آپ کا شیراز ہو دیوان آپ کا جملہ صوفیان کے نزدیک بہترین تصنیف ہے اسرار ہائے شریعت کو اپنے شاہ بین جیسا آپ نے ادا کیا ہو کسی نے نہیں کیا اسان اعجب آپ کا خطاب ہو فضائل آپ کے دیوان میں مشہور عام بین صاحب نفحات الانس فرماتے ہیں کہ آپ کو سعادت تھی یا نہیں اور تھی تو کس طریقہ میں کچھ بتا نہیں سکتا ہ بعض کا قول ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین گشت بند کے مرید تھے

سلطان فیروز شاہ دہلی ۷۵۲ ۱۳۵۱ ۷۹۳ ۱۳۹۱

بعد سلطان تغلق شاہ کے امرا نے اس بادشاہ کو تخت نشین کرنا چاہا کہ سلطان مرحوم کے کوئی اولاد نہ تھی اور دہلی میں غدر مچا ہوا تھا مغلوں اور ہرنون نے لوٹ مار کر رکھی تھی فیروز شاہ نے اٹھا کر کیا جب تباہی بہت ہوئی رعایا نے الحاح بہت کی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی بادشاہ مرحوم زادہ عباس ودیگر علمائے وقت نے بہت اصرار کیا تو مجبوراً تخت قبول کیا بعد تخت نشینی محمد باندن و مراد کو جو ضل مغلوں کے قید سے بچر لایا پھر انہیں جنگ کی مغلوں نے مغلوب ہو کر دہلی و جواہر کربل جلوس اس بادشاہ کے خزانہ شاہی سے لوٹا تھا واپس دیا اور توران کو چلے گئے ہرنون کو بھی سزا دے دی پورا پورا امن ہو گیا بادشاہ باذل تھا سفر میں جس جگہ مقام کرتا ہل دیا کہ زور و اندر بخشنا اور سر فراز کرتا اور شان

محمد تغلق پر بہت رعایت کرتا شہر و قریہ جو ظلم سے سلطان سابق کے دیے ان جو سے تھے تنہا ہی بہت میں آباد ہوئے
حسن سہی سے اس بادشاہ کے روزانی غلط دین آئی سندھ میں پچاس ہزار بیلہ اور قمر کر کے دریائے ستلج سے
منصور پور میں نہر پہونچائی اس نہر کے کھودنے میں ایک جگہ سے بڑی آدمی کی نکلی کہ تین گز لانی تھی فیس نہر پور کے
متصل کہ بدایون ہی اسی بادشاہ کا آباد کیا ہوا ہے از تیس برس جس نے سلطنت کر کے دارالبقا کو کوچ کیا۔

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ

۴۹۳ ۱۳۹۰ ۴۹۲ ۱۳۹۰

بعد وفات فیروز شاہ تخت نشین ہوا پیش میں مصروف ہو کر اس سلطنت کو بالکل چھوڑ دیا متوڑے دنوں میں
ضعف تمام سلطنت میں پیدا ہوا اپنے بھائی کو جب اسے قید کیا اعیان سلطنت کو بھی رنج زیادہ ہوا مخالفین
جمع ہوئے جو دم دیکھ کر بادشاہ در قلعہ فیروز آباد سے کہ جانب دریا ہی بھاگ گیا خان جہان نے ریگستان میں اس کا
پکڑا اور قتل کر ڈالا صرف ایک برس سلطنت کی

سلطان ابوبکر شاہ دہلی

۴۹۳ ۱۳۹۰ ۴۹۲ ۱۳۹۰

بعد غیاث الدین کے تخت نشین ہوا امر نے چاہا کہ اسے بھی تخت سے اٹھا دیں یہ خبر کسی نے سلطان کو پہونچائی
بر خواہان کو دار پر چھوڑ دیا امور سلطنت میں کسی قدر ہتھکڑا ہوا اسی زمانہ میں اکثر اعیان دہلی وجانب سے ساتھ
سلطان محمد کے بیعت کی اور وہ بڑے کروفر سے دہلی کی جانب متوجہ ہوا سلطان نے لشکر کے مقابل میں
بھیجا کو کوچ فیروز آباد میں دونوں لشکر ملے ابوبکر شاہ نے فتح پائی بعد اسکے بھی چند لڑائیاں محمد شاہ کے ساتھ
ہوئیں آخر کار یہ سلطان مغلوب ہوا محمد شاہ نے فتح پائی سلطان کو قید کر کے قلعہ میرٹھ میں بھیج دیا پھر اس کی کچھ
خبر نہ آئی ایام سلطنت ڈیڑھ سال ہو

سلطان جلال الدین محمد شاہ

۴۹۵ ۱۳۹۲ ۴۹۴ ۱۳۹۳

انیسویں رمضان المبارک کو تخت نشین ہوا ۹۳۴ھ میں خبر بقاوت فرحت الملک حاکم گجرات کی پہونچی لشکر
مستعین کیا باغیوں کو سر کر کے ظفر خان کو حاکم گجرات کیا خود وطن قنوج جلاہان کے باغیوں کو سزا دیکر جالیر آیا
ایک قلعہ بنایا نام اس کا محمد آباد رکھا ۹۳۵ھ میں اسلام خان باغی ہوا اس کو سلطان نے قتل کیا اور خان جہان کو
اس کا قائم مقام کیا ماہ شوال میں وفات پائی چھ سال اور سات مہینہ تک سلطنت کی

حضرت شاہ علاؤ الحق ہندوہ چشتی قدس سرہ

۱۳۹۰ ۸۰۰

آپ قزوینی الهاشمی پڑیں صحیح النسب بن نسب آپ کا حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہر خلفائے اعظم حضرت شیخ سراج الدین انجی عثمان علیہ الرحمۃ کے ہیں اصل آپ کا لاہور ہو مقبول ہو کہا بتدائیں آپ کو ثروت و جاہ کا غرور بہت تھا تا نام اپنا گناہات رکھا تھا جب یہ خبر حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو پہنچی آپ نے فرمایا میرے پیر کا لقب بخش کر دو اسے اپنا نام بھی نہات رکھا ہو زبان اسکی گڑبگڑ ہو جائیگی چنانچہ آپ کی زبان بند ہوئی جب حضرت سراج الدین کو حضرت سلطان الاولیاء نے خلافت دیکر رخصت فرمایا حضرت سراج نے عرس کی دہان علاؤ الحق نامی ایک شخص صاحب ثروت و جاہ ہوا اس سے کیونکر بچے گی آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کرو وہ تمھارا مرید ہو گا چنانچہ جب آپ وطن میں تشریف لائے آپ بارادہ حاضر کر مرید ہوئے زبان پر آپ کی کھل گئی اور دریافت ہوا کہ یہاں تک کی کہ درجہ اعلیٰ پایا سید اشرف جہانگیر نے باشارت حضرت خضر علیہ السلام بعد ازک سلطنت طاہری آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تکمیل حاصل کی آپ کے صاحبزادہ نور الدین قطب عالم آپ کی توجہ سے قطب ہوئے اور وہ نے بھی آپ کے فیض سے درجہ اعلیٰ پایا اخبار لاخبر میں مندرج ہے کہ جب آپ حضرت سراج کے حضور میں حاضر ہوئے سب مال و دولت و جاہ و ختم چھوڑ دیا پیر کی خدمت میں کمر بستہ پائے باندھے حضرت سراج اکثر فریقین رہتے خدام دیگ گرم آپ کے سر پر کھدیتے تھے کہیں سے آپ کے سر کے بال جاتے رہتے تھے اکثر اوقات گد حضرت شیخ سراج کا آپ کے اعوا کے مکان کی طرف ہوتا آپ بھی پابرہنہ رکاب میں ہوتے عزیزوں کو دیکھتے مگر آپ کو کچھ خیال اپنے حال کا نہ ہوتا

صدی ہفتم

حضرت محمد دوم انجی راجگیری سہروردی علیہ الرحمۃ

۱۳۹۸ ۸۰۱

نام نامی آجاکمیشدہو آپ مرید و خلیفہ حضرت محمد دوم جہانپان کے ہیں انجی کا خطاب پیر سے عطا ہوا وطن اٹلی کا موضع زہرا علاقہ دریا آباد گردولی ہوا ابتدا سے جوانی میں آپ کو جذب حق پیدا ہوا ترک تجرید اختیار کی خدمت میں حضرت محمد دوم جہانپان کی تربیت پائی بعد تعلیم کے خرقہ بھی عنایت ہوا صاحب ولایت قنوج ہو کر دہان ہوئے جہان جب از دحام غلن بہت ہوا اس وقت شہر کی چھوڑ دی موضع راجگیر کہ لب دریا کے گنگ واقع ہے قیام اختیار فرمایا وطن کی ہدایت میں مصروف رہے آپ کی وفات کی نقل معراج الولایت میں یون تحریر ہے کہ آپ نے بروز شنبہ دہم شوال کو وفات فرمائی بعد طلوع کفن کے ایک پیرزن نے کہ اسی مکان میں رہتی تھی روٹا مشرور کیا اور یہ کہتی تھی کہ انجی جمشید ولی

ولی کامل تھے گمروں سے شنبہ کو کہ یوم غس ہو تھائی کاش آج کا دن گذر جاتا آپ نے فوراً سرکھن سے نکلا اور فرمایا کہ اگر آج کا دن تمہاری نزدیک غس ہو تو میرا بھی آج سفر نہیں ہی چنانچہ اس روز زندہ رہے چار ماہ تک یہ کو وفات فرمائی

حضرت مخدوم شعیب جلال میسری فردوسی قدس سرہ

۱۳۹۹ ۸۰۲

آپ صاحبزادہ حضرت جلال میسری بن شاہ عبدالعزیز بن مخدوم محمد طح الحقیقہ بین یعنی برادر عمومی حضرت مخدوم الملک حضرت مخدوم شرف الدین بھی میسری کے ہیں والدہ ماجدہ آپ کی عالمہ و حافظہ قرآن تھیں جب آپ گل میں تھے لیکن آپ کی والدہ مصلحہ برقرار پڑھ رہی تھیں کہ اسی حال میں آپ کو عینہ آگئی والد آپ کے جب باہر سے تشریف لائے دیکھا تو آپ کو خواب ہو کر شکم کے اندر سے آواز قرآن قرآن کی آہی آپ نے فوراً تجدید وضو کر کے دو گنا نواہ کیا جب آپ کا ظہور ہوا ایک عورت دودھ پلانے آئی چونکہ یہ عورت اکل حلال نہیں رکھتی تھی آپ نے دودھ ششہ میں نہیں لیا تین دن تک بھوکے رہے سب حیران ہوئے ایک دن صالحہ کی خبر ملی سب نے انکو طلب کیا راویوں اس عورت کی ماما نے کھیت سے کچھ چنے کا ساگ لا کر اپنی بی بی کو دیا آپ نے پوچھا مالک کی اجازت سے لائی ہی ہو ٹنڈی نے عرض کی اسکا حکم لیکر لائی ہوں آپ نے کھا لیا حالانکہ خادمہ بے اذن لائی تھی جب آپ پوچھیں اور دودھ دیا آپ نے نہیں پیا تین دن جب اور گذر گئے کہ آخر اس کے کھانے کا جانا رہا آپ نے دودھ پیا آپ کو یہ تین دن کی عمر کا قصہ پورا ہوا تھا جب آپ سات برس کے ہوئے آپ کے والد نے تمنا فرمائی شیخ ابوبکر آپ کے ماننا اپنے گھر لائے اور تربیت میں مصروف ہوئے لیکن آپ روز بروز ضعیف و نزار ہوتے جاتے آپ کے ماننا نے سبب دریافت فرمایا عرض کی مجھ کو اچھا کھانے پینے سے محبت نہیں مجھ کو عذاب گور کا خوف ہو اور اسی نے میسری یہ حالت بنائی ہو لیکن ہمجو لیون کے ساتھ قربتان میں گیا تھا قرسے آہ وزاری کی صدائیں سنیں آپ نے تاکید فرمائی کہ کوئی لڑکا آپ کو گورستان میں نہ لے جائے اور یقین ہوا کہ یہ بچہ ماہ تمام ہو گا جسکی بچپن میں یہ حالت ہو کھانے کی ادب سے خوف سے اور لڑکوں کے ساتھ کتب سے بھاگے کسی دیوار پر جا بیٹھے معلوم ہے اگر جا لے دیوار سے اتار دیں اپنے دیوار کو اشارہ فرمایا اور وہ نثر گھوڑے کے ادھر ادھر چلنے لگی آخر مجبور ہو کر حضرت شیخ ابوبکر کو خبر دی آپ نے فرمایا اسکو اپنی حالت پر مجبور و نفل ہو کہ ایک دن لڑکوں کے ساتھ آپ میدان میں کھیل رہے تھے کہ گرد و باد پیدا ہوا آپ نے اس کے قریب جا کر فرمایا میرا حصہ دے شربت کا کوزہ اس گرد سے پیدا ہوا آپ نے لیکر سب ساتھیوں کو بلا لیا دوسری مرتبہ وہی لڑکے کھیل رہے تھے آپ ان کے ساتھ نہ تھے کہ پھر گرد پیدا ہوا لڑکوں نے اس خاک سے وہی کہ جیسا آپ نے فرمایا تھا اس گرد نے ان سب کو نکو اٹھا کر زمین پر پھینک دیا کہ سب زخمی ہوئے یہ لڑکے جب گھر لائے آپ سے کیفیت بیان کی آپ نے فرمایا اس دن شاہ جن خوشی کے حال میں جا رہا تھا اور آج اپنی بیوی کے جنازہ کے ساتھ تھا

ایسے یسکو کہ مختار می ساتھ کیا اکثر علوم اپنے والد سے آپکو حاصل ہوئے جب سن تیز کر ہوئے حضرت محمد درم شرف الدین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے کوہ و دہشت میں آپ کے ساتھ رہے کمالات طاہری و فیض باطنی و فیض صحبت سے حاصل کرتے مدتوں جنگل میں پھرا کے خلق سے متنفر رہے جنگل و صحرا میں یاد خدا کرتے رہے عمر تجربہ میں گذاری اسی باویہ گردی میں صحرا سے مورنگ میں گذر ہوا ایمان ایک پتھر پر آپ ایسے بیخود بیٹھے کہ رات دن کی کچھ خبر نہ رہی ایک مدت یوں ہی بسر ہوئی کسی چرواہے نے جب برابر آپ کو بحس و حرکت ایک ہی طرح پر بیٹھا دیکھا جانا کہ مردہ ہیں نزدیک جا کر دیکھا تو تنفس جاری تھا جانا کہ زندہ ہیں ہر چند بائین کہیں مگر کچھ جواب نہ پایا اس چرواہے نے یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی یہاں تک کہ راجہ کو خبر ہوئی سب آپ کے دیکھنے کو آئے بہت کوشش کی کہ کچھ بائین کریں مگر آپ کو ایسا استغراق تھا کہ کچھ متوجہ نہ ہوئے ایک جوگی راجہ کا گرو بھی ساتھ تھا آئے کہا کہ یہ سیدہ یعنی درویش معلوم ہوتے ہیں آپکو گھر لے چلو جب آپ میں آئینکے بائین کرینگے چنانچہ آپکو محاذ میں لا کر راجہ نے اپنے محل میں رکھا آدمی مقرر کیے کہ جب آپ بائین کرنی شروع کریں اسے خبر دیں آپ حالت وحدت سے کثرت میں آئے فرمایا مجھے یہاں کون لایا خبرداروں نے راجہ کو خبر دی راجہ مع جوگی آیا اور جوگی کو بات کرنے کا حکم دیا مگر چونکہ آپ ضعیف بہت ہو گئے تھے صرف چرم و استخوان باقی تھا یہ مشورہ ہوا کہ چندے غذائے فریق آپکو دیا جائے چنانچہ جب آپکو کچھ قوت ہوئی تو بائین کرنے لگے سب نے جانا کہ مسلمان ہیں جوگی نے آپ سے طنز کیا آپ نے اسکو لاجواب کیا جوگی کو غصہ آیا بھلا کر بولا یہ سب زبانی بائین ہیں آؤ ہم تم کسی گوشہ میں چالیس دن بیٹھیں تو حق و باطل معلوم ہو جائے آپ نے فرمایا چالیس دن کا چلے عورتیں کرتی ہیں اور اپنے بچوں کے کھانا رہتی ہیں اگر یہی ہے تو ایک کنواں کھودا جائے جس میں دو طاق نیلین اور ہم تم دونوں ان میں بیٹھیں پھر منہ سر جاکر ایسا بند کیا جائے کہ ہوا بھی اندر نہ جاسکے اور بارہ سال تک اسی حال میں رہیں چنانچہ جوگی نے قبول کیا کنواں تیار ہوا دونوں اندر بیٹھے بعد بارہ برس کے راجہ اس کنوین پر آیا پتھر منہ پر سے ہٹوایا دیکھا کہ جوگی خاک ہو گیا یہی اور آپ اسطرح قبلہ و بیٹھے ہیں چادہ تاریک آپکی پیشانی مبارک کی چمک سے مثل روز روشن ہے اس حال کو دیکھ کر راجہ آپ کا نہایت متعجب ہوا چاہا کہ آٹھ لادے حکم لے عرض کی دفعۃً ماہر نکالنے میں خارجی ہوا اثر کر گئی اور فوراً جان بحق تسلیم فرمایینگے بالآخر حکما کی راس جس طرح ہوئی آپکو نکال کر راجہ اپنے گھر لایا بی بی اور لڑکی کو کہا کہ میت شایہ کریں متھو لے دنوں کے بعد آپکو قوت ہوئی بائین کرنے لگے اب تک یہ دستور ہو کہ راجہ نہ نشین ہوتا ہے اس چادہ پر اول جا کر زیارت کرتا ہے پھر اکو کھانا کھاتا ہے جو جب سند پر بیٹھا ہے اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد آپ ملائیس الدین التماس سے موضع شیخ پورہ میں کہ بارہ کوس فصبہ ہمارے جانب پھم واقع ہے یہی تقریب لائے اور ایک پہاڑی قریب فرمایا پھر شہر میں لےئے منقول ہے کہ جب حضرت محمد و شرف الدین علیہ الرحمۃ کا وقت وفات قریب آیا اجنبی عرض کی

میرے مشکلات کو نجل کر گیا آپ نے فرمایا شیخ پور میں محمد و محمد شعیب پاس جانا چنانچہ اکثر اجتہاد حاصل
علوم کرتے حضرت مخدوم جہان نے وقت وفات تلخ و خرقہ و مقراض کی نسبت یاروں سے فرمایا تھا کہ یہ چیزیں
محمد و محمد شعیب کو پہنچانا جب آکا نشان لے چنانچہ یہ تبرکات حضرت حسن لمبی رحمہ اللہ نے آپ کو پہنچائے پابیکار
میں آپ کے لنگ تنہا کسی نے عوض کی کھرا کردی میں کچھ صدمہ ہو چکا جسکے سبب یہ حرج ہوا آپ نے جو حال میں فرمایا
یہ نہیں ہے بلکہ روز است جب صفین مرتب ہوئیں میں بھی ایک جگہ تھلین نے پایا آگے جاؤں حضرت جبریل نے میرے
پیر پہنچنے پر مارے جسکے باعث یہ لنگ ہو پھر جب ہوش میں آئے فرمایا میں نے کیا کہا تھا حاضرین نے کیفیت
عرض کی فرمایا میں اکثر بخیر و رہتا ہوں اس بات کا اعتبار نہ کرو چند رھوین ربیع الثانی کو آپ نے وفات کی

حضرت کمال خجند علیہ الرحمۃ

۱۳۹۸
۱۰۳۱

شہر ترمین آپ صاحب فضل و کمال تھے شرب کو جس وقت غلوت میں پہنچتے کوئی وہاں قدم نہیں لگھ سکتا تھا
جب آپ نے وفات پائی لوگ اندر غلوت کے گئے سوائے ایک بوریہ و پیچہ کے کچھ نہ پایا

حضرت مخدوم سید الشہر جاگیر چشتی قدس سرہ

۱۷۰۵
۸۰۸

آپ سید صالح النسب بن مرید و خلیفہ حضرت علاؤ الحق پنڈوہ کے ہیں آپ نے چار خانوادہ فقر سے فیض پایا ہو و
اجد آپ کے ابراہیم بادشاہ عثمان تھے آپ بعد وفات اپنے والد کے تحت نشین ہوئے ولی مادر زاد تھے سات
برس کی عمر میں حافظ قرآن ہوئے چودہ سال کے جب ہوئے تحصیل علوم عقلی و نقلی سے فراغت حاصل کی آپ
محنت قبول نہ کرتے تھے لیکن اُمرا نے جبر آپ کو محنت پر بٹھایا آپ برابر بعد انجام امور سلطنت حضرت شیخ
رکن الدین علاؤ الدو اسمانی و دیگر مشائخین وقت کے ساتھ رہتے تھے ہوا کہ ایک روز حضرت خضر علیہ السلام
تشریف لائے فرمایا ہر چند امور سلطنت سے فرصت نہیں ہو لیکن تاہم دل سے ملاحظہ معانی نقش اسم اللہ
بلا توصل زبان کرتے ہو اور واقعہ انفاس رہا کرو آپ نے قبول کیا اور برابر پشغل رکھا جس سے فائدہ
عظیم ظاہر ہوا بعد اسکے حضرت امیر بن خواجہ بن تشریف لائے اور اذکار و لیسہ سے مشغول کیا سات
برس تک آپ ان اذکار کو کرتے رہے رمضان کی ستائیسویں شب تھی آپ ذکر میں مشغول تھے کہ کچھ
حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا شعر

ایم خدا خواہی دیم دنیا می دون | این خیالست تمالت و جنسون |

اگر تم کے طلب خدا املاات دنیا کے ساتھ ہو نہیں سکتی اگر طلب محبوب ہو سلطنت کو چھوڑ بہت جلد

ہندوستان جا کر علاؤ الدین بنگالی کے پاس حاضر ہو کر وہ کچھ خدا تک پہنچا گیا پھر ارشاد آپ نے سلطنت محمود کے سپرد کی اور آپ اجازت لینے کو اپنی والدہ بی بی خدیجہ کے پاس گئے آپ کی والدہ نے فرمایا قبل ولادت تمھارے حضرت خواجہ احمد بسوی کی روح نے مجھے بشارت دی تھی کہ تم پیدا ہو گے اور تمام آفاق نور و ولایت سے تمھارے منور ہو گا احمد شہد کہ وہ وقت پہنچا مبارک ہو میں نے اپنا حق بخشنا اور تمھیں خدا کو سونپا میں آپ تیس برس کی عمر میں سمنان سے بطلب حق نکلے اور خط اوچ میں زیارت سے حضرت جلال الدین جہانپان جہانگشت کے مشرف ہوئے بہت نعمتیں حاصل کیں پھر دہلی تشریف لائے زیارت مزار بزرگان جنت فرمائی پھر گنگا کی طرف روانہ ہوئے جب حضرت علاؤ الدین کو کشف باطن و حضرت خضر علیہ السلام کی اطلاع معلوم ہوا آپ مع اپنے یاران کے استقبال کو آئے اور باعواز تمام اپنے سکھیاں پر سوار کر کے خانقاہ میں لائے مسمیٰ روز بیت لیکر ملبوس خاص پہنایا تھوڑے دنوں میں تکمیل کو پہنچا دیا لقب جہانگیر سے طعقب فرمایا خرقہ ارادت و دیگر جو بیور نصرت کیا تمام نظر آبادین ایک مرتبہ چند سخون نے ایک شخص زندہ کا جناہ بنایا اور آپ کے حضور میں لا کر ناز پڑھنے کی تکلیف دی آپسین مشورہ کر دیکھا تھا کہ جب آپ تکیہ کہیں لفظی مردہ اٹھ کھڑا ہوا ورنہ لوگ کہیں کہ شیخ کی کرامت دیکھو آپ نے نماز پڑھنے سے بہت انکار کیا مگر ان سب نے مجبور کیا ناچار آپ اٹھے وقت تکیہ لول حضرت عزرائیل نے روح اس مصنوعی جنازہ کی نکال لی جب نماز تمام ہوئی مردہ پایا آپ کے بیرون پر سب گر پڑے بہت الحاح و زاری کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تذکرہ جنت میں مسطور ہو کہ آپ بعد میں جو بیور کچھ چیر میں تشریف لائے یہاں ایک جوگی پانسو شاگردوں کے ساتھ ہوا پڑا تھا آپ کے سامنے آیا اور انواع تصرفات آپ پر صرف کیے آخر عاجز ہو کر سر شاگردوں آپ کے قدم پر گرا اور آپ کی قیام گاہ میں چاہ و باغ و خانقاہ تعمیر کر کے روح آباد نام رکھا آپ حضرت بلع الدین مدار کے ساتھ حج کو گئے بعد فرائض حضرت بلع الدین چلے آئے مگر آپ مدینہ طیبہ و منجھت اشرف و کربلائے معلیٰ ہونے ہوئے روم میں پہنچے یہاں حضرت سلطان ولد صاحبزادہ حضرت مولانا دوم و دیگر مشائخ عظام کی زیارت کی پھر شام کی طرف گئے دمشق میں شیخ علی الدین عربی کی زیارت کی پھر مکہ مکرمہ میں آئے اور اداس حج کر کے بغداد و شریف میں آئے زیارت مزارات حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ و حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مشائخ کر کے کا شان تشریف لے گئے یہاں شیخ عبد الرزاق کاشانی کی زیارت کی پھر سمنان اپنے وطن میں تشریف لائے اپنی ہمیشہ کی تنگی نسروانی پھر مشہد مقدس پہنچے تھوڑے دنوں تک یہاں حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے آستانہ مبارک پر معتکف رہے اسکے بعد اراد النہر تشریف لے گئے حضرت بہاؤ الدین نقشبند کی زیارت سے مشرف ہوئے اور بہت دنوں تک حاضر خدمت رہے خرقہ خلافت نقشبندیہ حاصل کیا بعدہ

ترکستان و قندھار و غزنی و کابل و بخارا و ملتان و واجو و من و دہلی و جمیرہ و دیگر بلاد و کمین و سرانندیب و گجرات و غیرہ کی سیر کی اور اپنی جگہ اگر قیام فرمایا دوسری بار پھر حضرت میر کبیر عبدانی کے ساتھ تمامی راج مسکون کی سیر کی بنکارین پیر کے حضور میں آئے تبرکات حشمت حاصل کیے انحضرت اس سفر میں آپ نے ایک سو نوے پیران سے فیض حاصل کیا تیسری بار پھر آپ اوج میں تشریف لے گئے حضرت جلال الدین جہانیاں جہان گشت سے وہ فیضان کہ چار سو پیران سے حاصل ہوا تھا آپ نے پایا اور وطن میں اگر تقسیم ہوے صاحب خارج الولایت فرماتے ہیں کہ ایک دن جو گیون سے آپ سے تھخانہ میں بحث ہوئی جو گیون نے برہان قاطع آپ کے ولایت کی طلب کی آپ نے ان بتوں میں سے ایک کی جانب اشارہ فرمایا وہ آپ پاس چلا آیا اور تصدیق ولایت کی نظر ہو اسکے صدا کا فرمایاں لائے یہ بھی منقول ہو کہ زمانہ حیات سے آپ کے آجتک اس باغ میں کہ جو گی نے آپ کے لیے بنایا کوئی جانور نہ خیال نہیں کرتا اور نہ پانی عوض کا کبھی گندا ہوتا، ہر ساتویں محرم کو آپ نے سب بزرگان کو بلا کر رخصت کیا بعد ظہر قوالوں کو طلب فرما کر مجلس سماع گرم کی قوالوں نے شعر گایا شعر

گر بدست تو آمدہ است اجلم | قدر ضیانا بما جبرئے قلم

آپ کو وہ بدست ہوا پھر سکون ہوا دوسری بار پھر گایا شعر

خوبترین در گرجہ باشد کار | یا خندان رود بجانب یار
سیرینید جمال جانان را | جان سپارد بکا خندان را

اسکنا تھا کہ آپ کی حالت بہت متغیر ہوئی اسٹن شوق بھر کے کٹھنی مثل مرغ سبل تڑپنے لگے ایک آہ کہ جان نچن سیر کی

حضرت نور قطب عالم پند و ہمیشتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۵
۱۲۲۲

۸۸
۸۸

آپ حضرت علاؤ الدین کے صاحبزادہ ہیں لاہور میں آپ تولد ہوئے آپ کے والد نے قزاقی خدمت اختیار کی عظیم
آپ کے تعلق کی تھی آپ اس کے کپڑے دھوئے پانی گرم کرنے اور پانچا نہ صاف کرتے ایک لہر حسب معمول
پانچا نہ صاف کر رہے تھے کسی فقیر نے پانچا نہ پھرا کہ وہ سب آپ کے کپڑوں پر پڑا اور آپ بالکل اس بنجاست سے
بھر گئے والد ماجد آپ کے اتفاقاً اسی طرف سے آنکھ فرمایا حق خدمت ادا ہوا اب دوسری خدمت کرو
جنگل سے لکڑیاں لایا کرو چنانچہ میں بس تنکوس ہی کیا کیے ایک دن حکم ہوا کہ عورتیں کنوئوں سے پانی بھرتی
ہیں اکثر تنکے پیر پھیل جاتے ہیں گھڑا کر ٹوٹ جاتا ہے تم اپنے سر پر پانی بھرا لایا کرو آپ نے چار سال تک
یہی کیا آخر ان خدمات کے صلہ میں آپ نے درجہ قطبیت اور خطاب قطب عالم پایا کرات آپ کے مشہور عام میں
آپ اکثر فرماتے کہ سب سے بڑی ریاضت یہ ہے کہ ہر وقت دل کا حافظہ و روح کا ملازم رہے عام ازمین کہ خواہ

ہو یا سیداری نقل ہو کہ ایک روز آپ پانکلی میں سوار کر میں جانے تھے انہوہ خلایق ہر کاب تھا آپ کو گریہ و زاریاں
کہ ہوش ہو گئے جب ہوش آیا آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے اتنی خلایق کو مسخر کیا ہو کہ کوئی سجدہ کرتا ہو کوئی انجمن
تلوؤن سے ملتا ہو کوئی مصافحہ کرتا ہو مجھے یہ خوف ہو کہ روز قیامت میرا سر لگے قدسوں سے پامال نہ ہو مزار
مبارک آپ کا مقام نیندہ علاقہ نکال میں زیارت گاہ عام ہی

سلطان جہاں الدین محمود شاہ دہلی ۶۹۶ ۳۹۲ ۸۱۵ ۱۴۱۲

جب اقبال خان حضر خان حاکم ملتان سے لڑ کر راز گیارہ دولت خان و اختیار خان سپہن محمود خان لودھی نے
آپس میں اتفاق کر کے لکاس پر قبضہ کیا اور اس بادشاہ کو قنوج سے بلا کر تخت پر بٹھایا ساٹ برس اور پانچ مہینہ
سلطنت کی اسکے قبل بھی یہ بادشاہ تخت نشین تھا مگر خوف امیر تیمور بھاگ گیا تھا اور گجرات سے آکر
قنوج پر اپنا قبضہ کما تھا

حضرت سید احمد گیسو دراز بندہ نواز چلپیشی علیہ الرحمۃ ۷۲۰ ۱۳۲۰ ۸۲۵ ۱۴۲۲

آپ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفہ ہیں ولی کامل تھے ملاح آپ کے بہت اعلیٰ میں بعد وفات حضرت
نصیر الدین چراغ دہلوی آپ دکن تشریف لے گئے یہاں ہزار طالب حق آپ کی توجہ سے کامیاب ہوئے مزار
آپ کا کبیر گہ میں ہر سو ملھوین ذقیدہ کو آپ کا وصال ہوا

حضرت خواجہ محمد پارسا نقشبند علیہ الرحمۃ ۷۵۰ ۱۳۷۹ ۸۲۲ ۱۴۱۹

اسم مبارک آپ کا محمد بن محمد بن محمود غازی ہی ایک خلفائے شاہ نقشبند سے ہیں زہد تقویٰ و علم ظاہر و باطن
میں اپنے وقت کے لاثانی تھے پہلے روز جب حضور میں شاہ نقشبند کے حاضر ہوئے آپ حوصلے میں کثرت رکھتے
تھے دروازہ پر آکر آپ نے دستک دی کہ نیز جب اندر گئی خواجہ نے پوچھا باہر کون ہو جواب دیا کہ ایک شخص متقی
و پارسا سمورت ہو آپ نے فرمایا فی الحقیقت پارسا ہو اور نام بھی اسکا پارسا ہو خواجہ باہر تشریف لائے اور
فرمایا میں نے نام تمھارا پارسا رکھا اور انشاء اللہ اسم ہائے ہو گئے آپ کے زمانہ میں جب مرزا رفیع بیگ حاکم
سمرقند حاکم بخارا ہوا محمد ثناء ماوراء النہر نے کہ آپ سے بغض ملی رکھتے تھے یہ عرضی گذرانی کہ خواجہ
محمد پارسا اکثر حدیث ایسی بیان کرتے ہیں کہ جبکی صحت کی سند نہیں پست نہ کر حاکم نے آپ کو اپنے پاس
بلایا آپ مع عصام الدین شیخ الاسلام سمرقند و دیگر دشمنوں کو ساتھ لیکر سمرقند میں تشریف لائے ایک

بڑی مجلس مرتب ہوئی حاکم بھی حاضر مجلس تھا اول خواجہ نے وہ حدیث پڑھی کہ حاسد جب کانکار کرتے تھے جب نہ دریافت کی آپ نے فرمایا استاد اسکے مجھے ثواب نہیں ہوے اس جواب سے حاسدین کا دل خوش ہوا بعد اسکے آپ مراقب ہوے پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ اگر یہ حدیث فلان کتاب میں پائی جائے تو صحیح ہے معاندین نے قبول کیا اس سبب سے کہ وہ کتاب بالکل نیا یا پلٹی تھی اور اس وقت ملنا بہت دشوار تھا آخر خواجہ نے شیخ الاسلام عصام الدین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے کتب خانہ میں فلان طاق میں فلان کتاب کے نیچے یہ کتاب موجود ہے منکا لو چونکہ خواجہ بھی اُس کتب خانہ میں نہیں گئے تھے اور نہ خود شیخ الاسلام نے اس کتاب کو اپنے کتب خانہ میں دیکھا تھا متحیر ہوئے مگر تعمیل حکم شیخ غلام کو بھیجا ایک مخطہ کے بعد غلام کتاب لیکر آیا شیخ الاسلام کے ہاتھ میں دی خواجہ نے فرمایا کہ یہ حدیث فلان جزو فلان صفحہ فلان سطر میں لکھی ہے دیکھو جب کتاب کھولی حدیث مذکور ہو دیات صحیحہ اسی جگہ لکھی پائی خوش اہل محفل سے بلند ہوا اہل عناد شرمندہ ہوئے اور وہ اس گئے مرزا نفع بیگ نے آپ کے طلب کرنے کی معذرت کی و باعوازت تمام رخصت کیا انھیں یہ کہ جس زمانہ میں مرزا خلیل پسر جہانگیر بن تیمور بادشاہ سمرقند ہوا مرزا شاہ رخ حاکم خراسان تھا آپ کبھی کبھی واسطے کفایت ہمت اہل اسلام کے مرزا شاہ رخ کو رقعہ لکھتے مرزا خلیل کو یہ بات پسند نہ آئی اہل عناد نے بھی زیادہ تغیر اسکے مزاج میں پیدا کیا اُسے ایک خط آپ کی خدمت میں لکھا بایں مضمون کہ ”آپ کو دشت گوئی میں جانا چاہیئے وہاں کے ساکنان اسلام سے متعز ہیں آپ کے قدم کی برکت سے مشرف باسلام ہو گئے“ اور اصل یہ مطلب تھا کہ آپ ملک سے باہر جائیں آپ نے جب یہ پیغام سنا فرمایا پٹھر و مین پہلے طواف و زیارت مزار خواجگان کروں گھوڑا طلب فرمایا اور سوار ہوئے ملا عبد الرحیم و دیگر خدام ہمراہ کاتب تھے بعد زیارت مزار شاہ نقشبند کے آپ حضرت میر کلال کے مزار پر کہ سو خاں میں واقع ہے تشریف لے گئے زیارت کی اور گھوٹے پر سوار ہو کر رخ جانب خراسان کر کے فرمایا سب کو زیر و زبر کرنے زیر رہے نہ زبر تو جائیں کہ اس میدان میں کون ہی ایسی وقت خبر ہو چکی کہ مرزا شاہ رخ واسطے تغیر ملک کے خراسان سے پہونچا چند دنوں بعد تھوڑی لڑائی میں مرزا خلیل قتل ہوا آپ ایک بار حضرت خواجہ نقشبند کے ساتھ حج کو گئے دوسری بار راہ نصف و بلخ و ہرات ہو کر تمام علاؤ شاہ کو ساتھ لیکر گئے جب کہ مکرمہ میں پہونچے مرض سخت لاحق ہوا چنانچہ طواف و دارع عماری میں ادا کیا اسی حال میں مدنیہ طیبہ تشریف لے گئے بعد زیارت تباہ چوبیسویں ذی الحجہ وفات فرمائی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب دفن ہوئے عمر آپ کی تتر سال کی ہوئی آپ کے صاحبزادے فرماتے ہیں وقت وفات میں حاضر تھا بعدہ جب میں آیا روئے مبارک بقصد زیارت کھولا آپ نے آنکھ کھول کر قسم فرمایا چہر میں ہر کی جانب گیا پالے مبارک پر منہ ملا اپنے پیڑھیٹ لے

سلطان خضر خان

۸۱۷ ۱۴۱۴ ۸۲۴ ۱۴۲۱

فوج تیمور کا سپہ سالار تھا آخر بیچ الاول میں تخت پر بیٹھا مگر خطبہ شاد رخ مرزا کے نام پڑھا جاتا تھا آخر میں اس کے لیے دعا کی جاتی تھی مرد جہانگیرہ تھا فیر و زشاہ و محمود شاہ کے عہد کے وظیفہ کو بحال رکھا اسلام کی ترقی میں کوشش بلخ کی طوغان ترک بچہ سے لڑا اور فتح پائی اد جادی الثانی میں بعد جلوس کے سات سال و دو میں رحلت کی

حضرت محمد و ضیا الدین صوفی چند ہوسی علیہ الرحمۃ

۸۲۸ ۱۴۲۴

آپ فرزند ان سے حضرت قطب جلال بانسوی کے ہیں آپ ایسے متقی تھے کہ آپ کی دعا سے آجنگ آپ کے فرزند ان میں مسکرات ایسا ممنوع ہو کہ اس کی جانب کوئی دیکھ نہیں سکتا اگر کسی نے نادانستہ بھی کسی نشہ کو چھو لیا فوراً کسی سخت عارضہ میں مبتلا ہوا تزار مبارک آپ کا موضع چند ہوس میں کہ بارہ کوس منیر سے جانب دھن واقع ہو زیارت گاہ عام ہو آٹھائیسویں ربیع الاول کو وفات فرمائی

حضرت عبداللہ شطار رحمۃ اللہ علیہ

۸۳۲ ۱۴۲۸

آپ پر حقیقت و امام طریقت میں نسبت آباؤی آپ کی حضرت شہاب الدین سہروردی کا پڑ پڑتی ہو طریقہ سطار سے آپ ہی سے جاری ہوا آپ جو معنی لفظ شطار کے عام لغات میں تیز رو کے ہیں اور اصطلاحات صوفیہ میں شغل باطن کا نام ہو کہ جس کے کسب سے رتبہ فتانی اسد و بقا باسدا حاصل ہوتا ہو اور جو کچھ آپ نے اس شغل میں بہت ریاضت فرمائی تھی اس لیے آپ کا لقب شطار ہوا آپ شیخ محمد طفیل کے مرید ہیں اس سلسلہ میں سب سے اول آپ ہی شطار مشہور ہوئے حضرت شیخ محمد نے آپ کو خرقہ خلافت و لقب شطار عنایت فرما کر جانب ہند روانہ کیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ جہاں پہنچو معرفت کا ڈنکا بجاؤ تاکہ جو طالب حق ہو تمہارے پاس آئے اور جب کسی کے پاس جاؤ کہو کہ جو کچھ تیرے پاس ہے مجھے دے یا جو میرے پاس ہے تو لے چنانچہ آپ حسب لازماً برابر آواز بلند یہ فرماتے کہ جو طالب حق ہو میرے پاس آئے کہ خدا تک پہنچاؤں آپ جب مانگ پور پہنچے حضرت مولانا حسام الدین آپ کی ملاقات کو تشریف لے گئے جب آپ نے خبر شیخ خیمہ سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھے فہم ہو کہ حسام الدین کی آگ سے میرا خیمہ و بستر نجل جاوے اور آپ ایک درخت کے نیچے آ بیٹھے اور یہیں ملاقات کی حسب معمول آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تم کو پیران سے ملا ہو تم کو رحمت کر دیا جو کچھ

میرے پاس ہی حاضر ہو قبول کرو حضرت محمد مہم حسام الدین نے نہایت عجز سے یہ جواب دیا کہ میرے پاس کیا ہے جو میں ایشا رکرون اور پیرون سے جو کچھ ملا ہو اُسکے مطالعہ سے ابھی فانی بنیں ہوا کہ آپ سے کچھ لون اس جواب کو سنکر آپ پر حالت جو شش طاری ہوئی

حضرت نعمت اللہ ولی قادری علیہ الرحمۃ

۱۴۳۰ ۸۳۴

آپ بزرگ کمال میں خوارق آپ کے مشہور نقل ہو کہ جب احمد خان خانان فیروز شاہ سلطان دکن سے لڑ رہا تھا اُسے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نیک صورت نے آکر تاج دو اللہ ترکی اسکے سر پر رکھا اور فتح دکن کی بشارت دی چنانچہ اسی زمانہ میں بادشاہ دکن ہوا جب آپ کی شہرت ہوئی احمد شاہ نے ہدیہ بھیجا التماس دعا کی اور یہ درخواست کی کہ اپنے صاحبزادہ کو ہدایت کے لیے بھیجیں آپ نے تحائف قبول فرمائے اور اپنے نواسہ شاہ نور اللہ کو مع تاج سہتر کی روانہ فرمایا احمد شاہ کی جون ہی نظر حضرت نور اللہ پر پڑی پہچاناکہ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے خواجہ مین میرے سر پر تاج رکھا تھا اور یہ تاج بھی وہی ہے بہت اعزاز کیا اور اپنی صاحبزادی عقد میں بی بی خزانہ آپ کا کوہ پھیلی سرحد شہر کرمان میں ہی پچیسویں رجب کو آپ نے رحلت فرمائی

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی قادری علیہ الرحمۃ

۱۴۳۲ ۸۳۶

اسم مبارک آپ کا احمد جعفر آپ اولاد سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یمن ایام طفولیت سے دولہو عشق سودا تھا قبل صحبت مرشد آپ نے مجاہدہ و ریاضت بہت کی جب آپ کی عمر صرف سات سال کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ جب بتبرکے لیے اٹھتیں آپ بھی ایک گوشہ میں تنہا بیٹھکر عبادت حق میزبہ مشغول ہوتے آپ کی والدہ کو جب خبر ہوئی صرف درد فرزند سے منع فرمایا بارہ سال کی عمر میں آپ گھر سے نکلکر دہلی پہنچے اور اپنے بھائی حضرت تقی الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے استاد علم کی آپ نے قبول فرمایا علم ظاہری کی تعلیم شروع کی آپ کو چوبیس نہ آیا عرض کی میں علم محض چاہتا ہوں پھر آپ یہاں سے بھی رخصت ہوئے جنگل و صحرا میں باطن کو پھرے آخر شرف الہام غیب حضرت شیخ جلال الدین بانی تہی کے حنفیہ میں حاضر ہوئے حضرت جلال کو کشف آجکا آنا معلوم ہوا حکم دیا کہ گھوڑہ کو سارو راق زمین سے آراستہ کر کے دروازہ پر باندھو اور دسترخوان وسیع بچھا کر انواع فہم کے کھانے اور چمچ منہیات اسپر خن دو چنانچہ آپ جب تشریف لائے دروازے پر اس شان سے گھوڑے بندھے دیکھکر کچھ تعجب ہوئے اندر تشریف لے گئے دسترخوان پر منہیات دیکھکر واپس چلے آئے چار دن تک برابر پھرے کہ دوسرے شہر چلے جائیں لیکن جب شام ہوئی اپنے کو حضرت جلال کے دروازہ پر پانے

آخر عاجز ہو کر جنگ کی طرف چلے گئے اور ایسی جگہ پہنچے کہ کہیں نشان آبادی کا نہ ملتا تھا بہت پریشان ہو
 جین آدمیوں سے یکے با دیگرے ملاقات ہوئی ہر ایک سے جب آپ نے راہ پوچھی یہ جواب پایا کہ بخاری راہ
 جلال الدین کے دروازہ پر کھوئی گئی ناچار واپس آئے قدموں پر گرے اور مرید ہوئے صبح کو آپ کی تکمیل
 ہوئی خرقہ خلافت عطا ہوا آپ اپنے وقت کے لائٹانی تھے تمام ملک میں آپ کے خلفا ہوئے آپ کا ذکر
 حق بہت تھا اسلئے پیر نے آپ کا خطاب عبدالحی رکھا کتاب سیرالقطاب میں مندرج ہے کہ ایک روز
 آپ نے یاروں سے فرمایا کہ چراغ حضرت ابوسعحاق گارزونی خانقاہ میں روشن ہے اور قیامت تک گل
 نہ ہو گا میں کھانا پکاتا ہوں کہ ما عالم کھائے اور قیامت تک کم نہ ہو دیگ طلب فرمائی کھانا پکایا اور کھو
 سرانہ رکھو اور یا آزدی کہ ہر آنے والا جانے والا اس دیگ سے کھانا کھائے چنانچہ ایک خلقت اس دیگ کا
 کھانا کھاتی رہی اور وہ کچھ کم نہ ہوا تیسرے دن آپ نے فرمایا اللہ رزاق مطلق ہے اب رزق میں وہ جانے
 اسکا کام جانے تو اس کام سے ہاتھ اٹھا اور دیگ کو اٹھا لیا

سلطان مبارک شاہ

۸۲۲ ۱۲۲۱ ۸۳۷ ۱۲۳۳

بعد وفات خضر خان تخت نشین ہوا یہ بادشاہ بہت رحیم و عادل تھا ہر صغیر و کبیر کو راضی رکھتا تھا تمام
 خلقت اسکی فیاضی کا دم بھرتی تھی سرکشوں سے کئی مقام پر لڑ کر فتح پائی منراے واقعی دی کالپی کا قصد
 کر کے خیمہ بانیلا تھا امرا کے نام حکامہ جاری ہو چکا تھا صرف جمعہ کی نماز کو مبارک آباد آیا تھا کہ چند
 منافقوں نے مشورہ کر کے عین نماز میں تلوار سے شہید کیا تیرہ سال اور تین مہینے بڑی نام آوری سے
 اس بادشاہ نے سلطنت کی علماء و فضلاء و شیعہ را کا بہت اعزاز کرتا تھا

حضرت بلع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ

۷۱۶ ۱۳۱۶ ۸۳۹ ۱۳۳۶

آپ شایع اعظم اولیا سے ہندوستان سے بہن کتاب اخبارالآخیر و معارج الولاہیت و تذکرۃ العارفین وغیرہ
 سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بارہ برس تک عالم صمدیت میں رہے کچھ کھایا یا پینا نہیں کپڑا جو آپ پہنتے نہ کبھی ملبا
 ہوتا نہ پھینتا اکثر نقاب آپ کے روئے مبارک پر پڑی رہتی کیونکہ جس شخص کی نظر آپ کے چہرہ مبارک پر
 پڑتی فوراً بیاختہ آپ کو سجدہ کرتا سلسلہ الادوات آپ کا چارہ پنج سلسلہ کے بعد حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ملتا ہی صاحب خیمۃ الاصفیا تحریر فرماتے ہیں کہ آپ حضرت عبداللہ کے مرید تھے اور شیخ انجاش
 کے اور یہ مرید طیفور شاہی کے اور حضرت طیفور شاہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک اصحاب کے مرید تھے

کہ جو حکم عیسیٰ علیہ السلام کو وہ بیان میں تا زمانہ نبوت تھا رہے تھے اور بعد اسکے حضور میں حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر آکر سمیت کی تھی دوسرے کتب میں یوں درج ہے کہ آپ مرید حضرت طیفور شامی کے تھے اور وہ عبداللہ کی کے اور وہ مرید حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے اور اسی طرح اس سلسلہ کا شجرہ بھی لکھا جائے بعض مصنف نے حضرت طیفور شامی ہی کا نام بدیع الدین مدار لکھا ہے آپ کی عمر میں بھی بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپ کی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی بعض کہتے ہیں کہ ایک سو چوبیس برس لکھا تاریخ وفات میں اتنا فرق نہیں اور ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر جو تو میں حضرت سید اشرف جاگیر کے ساتھ آپ کا حج کو جانا ثابت ہے پس اگر دو سو پچاس برس کی بھی عمر ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ تیسرے سلسلہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچیں مرآۃ جان نمایاں مندرج ہے کہ تاریخ وفات آپ کی ”ساکن بہشت ہو“ جسکے اعداد آٹھ سو اڑتیس ہوتے ہیں تجر الواصلین میں قطعہ تاریخ یہ مندرج ہے قطعہ

آنکہ قطب مدار عالم بود شاہ باز رواق علیین مینے است و شاہ و جلے آن شہنشاہ کہ مطلع نور است عمر آن شاہ مطلع انوار شدہ سال طلوع او بہ یقین یہ شب جمعہ شاہ نقل نمود سال ترحیل او علان و نہفت باز تاریخ نقل آن اعظم	بادشاہ عالمک دین بود نامدار جان بدیع الدین پیشواے روح خدا طبع از میدان شاہ طیفور است یک صد و بہشت و چار سال شمار شش دینا و دین بدیع الدین ہجرت ہم از جمادی الاول بود عقل ”قطب المدا جنت“ گفت ز دہر و ساکن بہشت“ رقم
---	---

حضرت بدر الدین بدر عالم زاہدی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۴۰

۱۴۴۴

اصل آپ کا فیلقوسی اسکندری ہے و اس میں اختلاف ہے کہ سب آپ کا سادات سے ہے آپ کے بزرگان سے ایک صاحب کو بادشاہ نے باعث لاولدی اپنی فرزند میں لیا تھا جب سے آپ کا خاندان اسکندری کہلایا حضرت شہاب الدین امام مکہ آپ کے جد امجد تھے الہام غیبی سے حضرت نے اپنے صاحبزادہ حضرت فخر الدین کو ہندوستان جانے کی اجازت دی آپ ہندوستان میں تشریف لائے اور اس

مقام پر جہان اب شہرِ محمّد آباد ہو ایک جنگل میں قیام فرما کر باو خدائیں مشغول ہوئے رفتہ رفتہ ترقی رشتہ کی ہوئی سلطان عہد بھی آپ کا مرید ہوا بہت خلق پھر تو یہاں آکر آباد ہوئی آپ کے صاحبزادے حضرت شہاب الدین نامی ہوئے کہ بادشاہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپ یہ جگہ بھی ویران ہوئی حضرت شہاب الدین کے صاحبزادے حل اور میں تھے بعد شہادت آپ کے پیدا ہوئے آپ ولی اور زاد تھے آپ نے پھر اُس جگہ کو آباد کیا آپ کے پانچ صاحبزادے ہوئے حضرت بدر الدین سب میں چھوٹے تھے جس وقت آپ اور دو بھائی آپ کے شیر خوار تھے حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہان گشت سیر کرتے ہوئے وہاں پہنچے لڑکوں کو دیکھ کر دعا دی آپ کو جب دیکھا بہت خوش ہوئے دعائیں دین اور فرمایا یہ آفتاب وقت ہو گا انکے نصیب آپ تحصیل علم ظاہری و باطنی سے فلاح ہوئے اور حضرت فخر الدین ثانی نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ صدر الدین صدر عالم کو جو پور کی ولایت دی آپ کو بھی بہار و بنگالہ تائب شہر کی ولایت عنایت کی آپ نے اُس طرف کا قصد فرمایا وہ زمانہ حضرت مخدوم شرف الدین احمد کبھی امیری رحمۃ اللہ علیہ کا تھا آپ نے والد بزرگوار سے عرض کی انھوں نے فرمایا تم خط لکھو جیسا وہ جواب دین عمل کرو چنانچہ آپ نے نامہ تخت مخدوم الملک علیہ الرحمہ میں تحریر کیا آپ نے رضادی اور تحریر فرمایا کہ پھرتے ہوئے آؤ اُس جواب کو پا کر آپ مع تین چار سو درویشان کے طرف بنگالہ کے چلے اور چانگام میں آکر کرب دریاے شور ایک جھرو بنا کر آباد اُسی مصروف ہوئے آپ کے صاحبزادے حضرت شہاب الدین قتال بھی آپ کے ساتھ تھے راجہ یہاں کا اس وقت مسکے گنیش رائے تھا بہن اس راجہ کی لاؤ لد تھی اکثر بامید حصول مراد و مطلب دعا حضرت شہاب الدین قتال کے پاس آئی مگر آپ درجہ بند رکھتے ملاقات نہ کرتے تھے نفل ہو کہ اس راجہ کے پوجا کی ایک گائے تھی اُسکو آپ کے درویشوں نے ذبح کر کے کھا لیا راجہ کو جب خبر ہوئی وہ پہلے گرفتاری کے آدمی بھیجے سب نے آپ کے صاحبزادے حضرت شہاب الدین قتال کی جانب اشارہ کیا کہ یہ ہمارے سردار ہیں اُن سب نے چاہا کہ آپ کو راجہ کے پاس لے جائیں دو چار آدمیوں نے آپ کو پکڑا مگر ملا نہ سکے اور جب آپ نے ہاتھ ہلا دیا سب گر کر مر گئے غرض سبط راجہ کے بہت آدمی مارے گئے جب یہ خبر راجہ کو پہنچی لشکر نفل سوار مقرر کیا تمام شہر میں غل ہوا راجہ کی بہن نے کوٹھے سے چال دیکھا بھائی سے بنا کر بھادہ لوگ درویش ہیں تیری سہرا بی ہوگی بہتر یہ کہ دوسری گائے پوجا کی مقرر کر لے اور اس خیال سے درگزر راجہ نے اسکی عرض قبول کی شب کو پھر یہ عورت حاضر ہوئی درجہ روا ہوا زیارت سے مشرف ہوئی استدعا سے دعا فرزند کی آپ نے دعا دی اور فرمایا دو بیٹے پیدا ہونگے اور مسلمان ہونگے دو ترنج تازہ دیے کہ اسے کھائے اسنے گھر جا کر غسل کیا دونوں ترنج کھائے

اُسی شب کو حاملہ ہوئی وہ بیٹے جنی اُن دونوں کو لا کر آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور ہی میں یہ بچے پرورش ہوں چنانچہ یہ دونوں لڑکے جوان ہوئے تعلیم اسلام پائی ان دونوں کے سن غیر کو پہونچنے کے بعد راجہ کا دشمن ہوا اس کے قتل کی فکر میں ہوا ایک دن یہ دونوں بچے اندر محل کے گئے اور راجہ کو عین نہم نشاۃ میں قتل کر ڈالا اور سر کاٹ کر کچھٹے سے لشکر کو دکھایا اور سب کو اپنی جانب ترغیب دی الغرض ایک راجہ دوسرا سکا وزیر ہوا اور نام برہمن و کفار کو بجلیدے مناسب قتل کیا کہتے ہیں کہ سوا من ز تار مقتولان و زن ہو آپ کے حجرہ کے سامنے ایک روز جاز بتا ہی میں پڑا نا خدا نے آپ کے حجرہ کی جانب دیکھ کر کہا کہ اگر جاز بتا ہی سے بچ جائے تو ایک ربع مال اس گوشہ نشین کے نذر کریں چنانچہ جاز نکلا آگنا نا خدا نے تھوڑا مال حضور میں لاکر پیش کیا آپ نے فرمایا خلاف عہدی ہوتی ہی اُسے کہا اس قدر عہد کیا تھا آپ نے فرمایا تم نے ربع مال کا وعدہ کیا تھا اور آپ نے فرمایا بے محنت جاز کنارے نہیں آتا ہی اس کرامت کو دیکھو وہ جی شہباز ہوا اور ربع مال لاکر حاضر کیا آپ نے اُسی وقت وہ سب مال اتار درویشان کیا آج تک چاٹ گام میں یہ دستور جاری ہے کہ کفخی آپ کا نام لیکر کھولتے ہیں بعد وصال حضرت مخدوم الملک مخدوم شرف الدین احمد کبھی میری علیہ الرحمہ کہ باہر سوال سناے ظہور میں آیا آپ بہار شریف میں تشریف لائے مشغول ہے کہ حضرت مخدوم الملک نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میرا مخدوم زادہ آیتگا مزار شریف آپ کا بہار شریف میں ہے کہ کرامات آپ کے مشہور ہیں اہل چاٹ گام کہتے ہیں کہ جب لب دریا آپ نے حجرہ بنایا لوگ منع ہوئے کہ یہاں موج آتی ہے آپ نے کچھ خیال نہ فرمایا چنانچہ وقت پر جب موج آئی آپ نے فرمایا اُدھر جاوہ اور طرف چلی چنانچہ آج تک ویسا ہی ہے موج سے اس حجرہ مقبرہ کو کچھ خسار نہیں

حضرت بی بی ابدال نبت مخدوم شاہ پدر الدین بدر عالم رحمہ

نام آپ کا بی بی جو ہد تھا صغر سنی میں آپ ایک دن حضرت مخدوم بدر عالم کی دستار اپنے سر پر رکھ کر باہر چلی گئیں لوگ دوڑے اور آپ کو پکڑ لائے جب آپ جوان ہوئیں شادی آپ کی سید محمد بن سید علم الدین گیسو دراز سے کر دی گئی اور صاحبزادے محمود آپ کے بطن سے پیدا ہوئے پھر شوہر کی جانب منتقل نہ ہوئیں ہر وقت نماز و ذکر خدا میں مصروف رہتیں اپنی کرامت سے دریافت نہ لے کہ شوہر کو تر و درہتا ہو آپ نے فرمایا کہ میرا حق بخاری گردن پر اور تمہارا بھیر ہی بہتر ہو کہ ہم دونوں اپنا اپنا حق بخشیدیں تمہارا عقد ایک عالی خاندان سے کر دین اور ہم خاطر جمع ہو کر یاد خدا میں مشغول ہوں حضرت سید محمد نے فرمایا کہ میں نے اپنے سب حقوق بخوشی بخش دیئے تمہارا جو جی چاہے کرو آپ نے

ایک سیدنا دی سے آپ کا عقد کرا دیا اور آپ حجرہ تاریک میں یاد خدا میں مشغول ہوئیں نقل ہو کر کسی وقت آپ کشتی پر سوار تھیں اسی کشتی پر ایک محاذ بھی تھا جس میں ایک عورت مع اپنے بچہ کے بیٹھی تھی اس عورت کے کئی بچے ضائع ہو چکے تھے یہی لڑکا زندہ تھا آپ کو اس وقت عالم استغراق تھا اس حال میں اندر محاذ کے ہاتھ ڈالا اور اس بچے کو کھینچ کر دریا میں ڈال دیا مان اُسکی روئے پٹینے لگی سب نے غل مچایا آپ کو بھی اس غوغا سے ہوش آیا اعانت اضطراب دریافت نہرایا سب نے طنز سے یہ جواب دیا کہ خود بچے کو دریا میں پھینکا اب سبب پوچھتی ہیں آپ نے پانی پر ہاتھ ڈالا اور بچے کو اٹھا کر کشتی پر رکھ دیا بچہ ہنستا ہوا آیا اور بیا کیا کہ میں زانو تک پانی میں کھیل رہا تھا تمھارا شور و غل سنتا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ میں یہاں ہوں مگر میری شنا کوئی نہ تھا یہ حالت دیکھ کر سب آپ کے بہت متعقد ہوئے آپ تمام سال حجرہ میں رہتے تھے صرف بروز عرس اپنے والد ماجد کے بارے تشریف لائیں ایک سال اسی زمانہ عرس میں بھائی کے گھر تشریف لائیں یہ وہ وقت تھا کہ آپ کو غلبہ جذب تھا اندر مکان کے بیٹھ نہ سکیں کبھی باہر آتیں اور کبھی اندر جاتیں لوگوں نے عرض کی مردوں کی بھڑکتی ہوئی آپ اندر جاتے چنانچہ آپ اندر مکان کے جا بیٹھیں جب کھانا تیار ہوا برتن قصا کر کے دیگ کے قریب رکھے گئے کھانا کھا کر مہمانوں کو کھلایا جلے سرپوش جس دیگ کا اٹھایا گیا خالی پایا سب کو تعجب ہوا آپ کے بھائی کہ اس وقت سجادہ نشین تھے بہت متروک ہوئے آپ کے پاس تشریف لائے عرض حال کی آپ نے فرمایا سب نے کہا اندر جاؤ میں چلی آئی عرض آپ کو ہار لائے آپ باور چنانہ میں تشریف لے گئیں اور خود کھانا کھانے میں مصروف ہوئیں پھر تو ساری خلقت نے کھایا اور کھانا پورا بیچ کر ہا آپ کی سال ولادت و وفات کا نشان نہیں ملتا ہے

سلطان محمد مبارک شاہ

۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰

جب حرام خواران نے سلطان مبارک شاہ کو قتل کیا حرم میں جا کر اُسکے بھتیجے محمد شاہ کو لائے اور تخت نشین کیا اپنے خاص آدمیوں کو خدمت میں بادشاہ کی اس عرض سے رکھا کہ کوئی شخص اُمرا میں سے سلطان سے حکام نہ ہو بہت جاگیریں اپنے رفیقوں کے نام لکھا لیں اُمراے خضر خانی و مبارک شاہی جو دہلی میں تھے لشکر جمع کر نیمہ سلطان کے نزدیک پڑے تھے اس فکر میں تھے کہ بادشاہ مرحوم کے خون کا عرض لین فرج ہو ا کے اُمرا کو نامہ و پیغام بھیج رہے تھے آخر کار سب جمع ہوئے جنگ عظیم ہوئی سلام خواروں نے یہ مشورہ کیا کہ یہ لڑائی اس بادشاہ کے سبب ہی بہتر ہو کہ اسی کو قتل کر کے چنانچہ کئی حرام خوار تلواریں پھینک کر بادشاہ پر جا پڑے حیات باقی تھی کچھ خیرہ خود موجود تھے ان سب نے بادشاہ کو بچا لیا اور ان کو مار دیا

سرتن سے جدا کئے بہتوں کو قید کر لیا پھر قتل کر ڈالا آخر خواجہان سلطنت نے پھر جمع ہو کر جمعیت کی اور سلطان کو باعزائم تمام تخت پر بٹھایا تھوڑے دنوں بعد بادشاہ نے بقصد یارت مشائخین قصد ملتان کیا پھر دہلی واپس آکر عیش میں مصروف ہوا سلطان مالوہ سے صلح و کامرانی دس برس و چند مہینے سلطنت کی

حضرت سید احمد کتھو حسینی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۳۵ ۸۴۹ ۱۲۳۷ ۷۲۸

آپ شہزادگان دہلی سے تھے جب آپ کی عمر چار سال کی تھی دہلی میں عصر کے وقت طوفان آیا دایہ آپ کو اُس وقت لیے ہوئے کہیں جاتی تھی آپ اُس سے چھوٹ گئے اور ایک قافلہ کے ہاتھ آئے اُن قافلہ والوں سے نجیب ساج تاجر نے آپ کو لیا اور قصبہ ہندوانہ میں لایا اتفاقاً مولانا صدر الدین نمبر حضرت شہاب الدین بہدائی کسی کام کو قصبہ کتھو سے ہندوانہ جاتے تھے اجازت لینے حضرت بابا اسحاق کے حضور میں آئے آپ نے اجازت دے کر فرمایا کہ اس صورت و شکل کا کوئی لڑکا ملے تو میرے لئے لانا آپ چلے ہندوانہ پہنچ کر نجیب ساج تاجر کے پاس آپ کو دیکھا اُسی صورت کا بابا جیسے کی تلاش تھی تاجر سے جس طرح ممکن ہوا آپ کو لے لیا اور خدمت میں بابا اسحاق کے پہنچایا حضرت نے آپ کو اپنا فرزند بنایا اور احمد نام رکھا اُس وقت آپ چار سال کے تھے چونکہ قصبہ کتھو میں نشوونما پائی احمد کتھو مشہور ہوئے آپ بارہ برس کے تھے کہ حضرت بابا اسحاق بقصد یارت مزار بزرگان دہلی تشریف لائے آپ بھی ساتھ تھے بھائی نے آپ کے آپ کو بچانا اور نشان دیا کہ یہ طوفان میں کھو گیا تھا والدین بھی آپ کے حیات تھے ہر چند فکر کی مگر آپ نے جدائی حضرت اسحاق کی قبول نہ فرمائی حضرت مخدوم جہانیاں جان گشت بھی اُس وقت دہلی میں تشریف رکھتے تھے حضرت اسحاق نے آپ سے فرمایا اگر کو تو تمہیں مخدوم سے مرید کرادیں آپ نے عرض کی میں آپ کا مرید ہوں مخدوم کو کیا کروں اس بات سے حضرت اسحاق بہت خوش ہوئے اور فرمایا ایک دن وہ ہوگا کہ اُمرا و سلاطین تیرے دروازہ پر آئینگے آپ نے حضرت اسحاق ہی کی خدمت میں رہ کر بزرگی پائی اور کمال کو پہنچے حسن آپ کا ایسا تھا کہ جو کوئی دیکھتا بے اختیار ہو جاتا جب آپ تیس برس کے ہوئے پیر نے خرقہ خلافت دیا امانت پیران سپرد کی اور رحلت فرمائی پچیسویں شعبان ۷۸۷ھ کو یعنی تیسرے دن وفات پیر کے اکیس خیرا اور ایک مشک پانی طہارت کے لیے لے کر مجھ میں جا بیٹھے دروازہ بند کر دیا چالیس دن کے بعد مجھ سے باہر آئے صرف چار خیرا آپ نے اس عرصہ میں کھایا تھا پھر دہلی

تشریف لا کر جہان خان کی مسجد میں گوشہ نشین ہوئے تمام دن روزہ رکھنے کچنار کی لکڑی سے افطار کرتے
 اتفاقاً سید جلال الدین بخاری بھی دہلی میں تشریف لائے آپ کی کیفیت معلوم ہوئی بشوق ملاقات
 مسجد کی طرف چلے ہنوز پا لگی سے اترے نہ تھے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھے اور استقبال کو چلے خدام
 حضرت جلال الدین نے انکو خبر دی یہ بھی پا لگی سے اتر پڑے آپکو گلے لگا یا اور کان میں تین بار یہ فرمایا
 کہ تمسے دوست کی بو آتی ہو دہلی میں جب ہجوم خلق آپ کے گرد بہت ہوا آپ نے شہر چھوڑ دیا اور بارگاہ
 سال تک گرد و نواح عالم کی سیر کیا کیے زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف ہوئے بعد حج
 جب آپ زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لے گئے آپ کے ساتھ امام جہان
 و شیخ تلج الدین اور ایک شخص اور تھے جب مسجد نبوی میں آئے یاروں نے عرض کی کھانا لانا چاہیئے
 آپ نے فرمایا میں تو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمان ہوں وہ لوگ باہر گئے کھانا کھا
 آئے آپ نے ان سب کے ساتھ نماز عشاء پڑھی وہ لوگ سو رہے آپ تسبیح میں مشغول ہوئے آپ
 فرماتے ہیں کسی شخص نے آواز بلند یہ ندا دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمان کون ہو میں نے سمجھا کہ
 کسی اور سے خطاب ہو واجب دو تین بار پھر وہی آواز آئی میں اٹھا اور اس آواز کی جانب چلا
 دیکھا کہ ایک شخص کشتی ہاتھ میں لیے کھڑا ہو مجھے دیکھ کر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے میں
 نے دامن پھیلا دیا اس شخص نے خرمایرے دامن میں ڈال دیا اور کشتی لے کر چلا گیا میں نے ان
 خرمون کو کھایا لذت اور شیرینی اسکی بیان ہو نہیں سکتی بعد اسکے میں سو گیا خواب میں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک عمدہ منور مقام پر بیٹھے ہیں اصحاب حضور میں کھڑے ہیں اور ایک عورت جو اہر کے زیور
 سے آراستہ کھڑی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو قبول کر میں نے عرض کی
 میرے بابو (پیر) نے قبول نہیں کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
 وجہہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہی بابو ہیں میں نے اس طرف دیکھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
 پیچھے گویا بابو کو کھڑے دیکھا کہ انگشت بدندان ہو کر سر ملتے ہیں کہ بابا احمد جو کچھ فرمان حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہوتا ہو قبول کر دینا پچھ میں نے اس عورت کو قبول کیا میرے دل میں گذرنا کہ یہ عورت دنیا
 ہو آپ کے ساتھیوں نے بھی یہی خواب دیکھا جب قافلہ رخصت ہونے لگا آپ مع ہمرایان بغیر رض
 رحمت مزار مبارک پر حاضر ہوئے مجاور درود و صندہ منورہ دل گز سیاہ کپڑا لائے آپ سے فرمایا کہ
 اسکی دستار باندھو آپ نے کہا بابو جی نے نہیں باندھا خود وہ براہ ٹوپی پہنتے تھے مجاور نے کہا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کہیں نے خواب میں دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو دس گز کی دستار دے اور میری

زبان سے کھدو کہ سر پر باندھے اور خلق کو دعوت کرے آپ نے اس دستار کو آنکھوں سے لگایا پھر سر سے باندھا بارہ سال تک آپ نے بے رفیق و بے ابریق (لوٹا) سفر کیا جہاں پہنچتے بسجین فرود ہوتے اشد غنہ ہمیشہ احتیاج غمسل سے محفوظ رہا کھا ہمیشہ عشا کے وقت سے آپ نے نماز صبح ادا کی اکثر سفر میں روزہ رکھتے ریاضت کرتے مشقت اٹھاتے آپ کا قول ہے کہ سفر میں محنت و سختی بہت ہے لیکن فرحت حضور باطن اور دل کی تازگی بھی خوب حاصل ہے آپ اکثر فرماتے کہ میں نے پیادہ بہرہ پاموافق حدیث کے سفر کیا نفل ہو کہ آپ ایک روز اپنے پیر کے حضور میں حاضر تھے کہ ایک فقیر نے سوال کیا آپ کے پیر نے چاہی بیل اس سائل کو دے دے آپ نے عرض کی یا بویہ فقیر بھنگ بہت کھا تا ہی ابھی اس مال کی بھنگ خریدے گا اور کھائے گا آپ نے جواب دیا کہ تم اپنے فضل کے لیے اور وہ اپنے فضل کے لیے پوچھا جائیگا قول فقیروں کی مجلس میں آنا آسان ہے اور سلامت باہر جانا دشوار ہے آپ سے منقول ہے کہ حضرت شہاب الدین آپ کے مانا فرماتے کہ درویشوں کے گروہ نہ پھرو اور اگر پھرو تو آنکھ کان ناک بند کر کے دلو کا حذر رکھو نفل ہو کہ سفر قند کی ایک مسجد میں آپ گئے یہاں ایک عالم لڑکوں کو درس دے رہے تھے آپ کنارہ بیٹھے کسی طالب العلم نے کہ حسامی ٹپہ رہا تھا ایک لفظ کا اعراب غلط پڑھا آپ نے اس کی اصلاح کی عالم نے اٹھ کر آپ کو اپنے پاس بٹھالیا علم اصول کے چند سوال کیے آپ نے جواب کافی دیا عالم نے کہا باوجود ایسے علم کے کپڑے میلے کیوں پہنے ہیں آپ نے فرمایا اگر لطیف بہنوں نفس بد خوئی کرے ایک دن مولانا قاسم سے فرمایا کہ تم قبضہ ذوالفہمین جاؤ مولانا قاسم ختم تراویح کرتے تھے کہ سورہ سبح ائم سے باقی تھی دل میں خیال کیا کہ آپ بعد ختم کے فرماتے تو خوب تھا اگر چہ رہے آپ نے نکر فرمایا مجبور پیمیل حکم آپ وہاں گئے شب کو بعد نماز عشا امام مسجد نے تراویح شروع کی اور سورہ سبح ائم سے تمام کی جب آپ وہاں سے واپس آئے تو حضرت نے فرمایا کہ دنیا کے کام کے لیے کوئی کسی کے دین کا کام خراب نہیں کرتا مجھے پہلے آگاہ کر دیا تھا کہ وہاں کی تراویح اسی سورہ سے باقی ہو مدد بیش جس کام کو فرماتے فوراً کر دینا کرو سلطان فیروز شاہ دہلی آپ کا عقد تھا جب امیر تیمور دہلی آیا آپ موجود تھے اس واقعہ کے پسندیدہ دن پشیز آپ نے اپنے مریدین و معتقدین سے خبر کر دی تھی چنانچہ وہ لوگ جو بنور چلے گئے تھے آپ نے یہ فہرہ کر کے مجھے موانعت خلق ضرور ہو یہیں قیام فرمایا اور مغلوں کے ہاتھ قید ہوئے پچاس فقیر آپ کے ساتھ اور قید ہوئے ہر روز چالیس روپے ان غیب سے آپ پاس آتے آپ فقیر کے ہاتھ ای کو کھلاتے جب امیر تیمور کو یہ خبر پہنچی امیر نے آپ کو بہت تعظیم کے ساتھ رخصت کیا اور حکم دیا کہ جسکو آپ فرمائیں رہا کر دو چنانچہ بہت لوگ آپ کی شفاعت سے رہا ہوئے آپ کو اپنے تعلق

سمقند لایا آپ راہ خراسان طر کرتے ہوئے گجرات میں آئے مظفر خان حاکم قدیم آپ کا معتقد تھا اس نے
استدعا کی کہ آپ اس ملک میں قیام فرمائیں آپ نے طوعاً قبول فرمایا بعد وفات مظفر خان اس کا بیٹا
تخت نشین ہوا آپ کا مرید ہوا ایک روز عرض کی کہ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات کی بہت آرزو
ہو آپ نے فرمایا میں اُسے پوچھ لوں چنانچہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا فرمایا
اُس سے کہ دو ایک چلہ ریاضت کرے اُس نے ریاضت کی چپ رہا حکم ہوا دو چلہ اور ریاضت کرے بعد
اسکے بوقت نماز صبح حضرت کے حجرہ میں زیارت خضر علیہ السلام سے مشرف ہوا عندئذ ذکر یہ عرض
کی کہ کچھ عجائبات دنیا سے ارشاد ہو فرمایا فلاں مقام لب دریائے ساہرہ کی کہ آج دیران ہو ایک شہر
عظیم آباد تھا اور اُسکو بادان باد کہتے تھے باشندے وہاں کے بڑے دولت مند تھے ایک روز زمین بھوکھا
تھا تیرہ تنگہ علوہ فروش کو دے کر علوہ طلب کیا اُس نے جواب دیا تمھاری صورت درویش کی ہو میں ایسے
لوگوں سے دام نہیں لیتا جلوا موجود ہو جتنا چاہو کھا لو دوسری بار جب میں وہاں پہنچا کچھ نشان بخند کا
وغیرہ کا نہ پایا ایک خفیہ سن رسیدہ ڈیڑھ سو برس کی عمر کا نظر آیا اُس سے دریافت کیا جواب دیا کہ مجھ کو
بھی کچھ نہیں معلوم بزرگوں سے اس قدر سنا ہو کہ یہاں ایک شہر بادان باد آباد تھا یہ حصہ سنکر بادشاہ نے
عرض کی اگر حکم ہو میں بھی ایک شہر آباد کروں حضرت خضر نے فرمایا بہت مبارک لکھنویہ ہو کہ چار آدمی
پہلے ایسے تلاش کرو کہ نام سب کا احمد ہو اور سنت نماز عصر بھی فوت نہ کی ہو پھر ان چار کو شریک
کر کے بنائے شہر کرو احمد آباد نام رکھو تلاش حسب احکم ہوئی بمشکل تمام دو شخص اس نام کے ملے تیسرے
حضرت شیخ احمد کیتھو جتھے بادشاہ نے لکھنؤ کی اور شہر احمد آباد کہ متصل گجرات ہو ساتویں ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ کو
آباد ہوا جب عمر شریف آپ کی نوے سال سے زیادہ ہوئی آپ نے شیخ صلاح الدین کو کہہ کر راجپوت
پرست تھے اور آپ نے مجھ سے پرورش فرمائی تھی اپنا جانشین کیا خرقہ خلافت عطا فرمایا ایک سو
گیارہ برس کی عمر کو پہنچ کر دسویں شوال روز پنجشنبہ کو آپ نے وفات کی مزار مبارک آپ کا موضع
شیرمنج کہ احمد آباد سے ایک کوس ہر واقع ہو

حضرت قطب عالم سہروردی علیہ الرحمہ

۹۰ ۱۳۸۸ ۱۵۰ ۱۲۵۳

نام نامی آپ کا سید برہان الدین ہو آپ حضرت سید جلال الدین محمد و مہمانان کے پوتے ہیں وطن
اصلی سے نکلا گجرات میں قیام فرمایا اس ملک کے لوگوں میں آپ قطب عالم مشہور ہیں اور خدا آپ کا

بمقام تہو کہ احمد آباد سے تین کوس پر واقع ہو آپ کے دروازہ پر ایک جامع صفت پتھر پڑا جو کہ پتھر اور لکڑی اور لوہا ہر تینوں صفات ہر وقت آسمین موجود ہیں ممکن نہیں کہ ایک شے اسے کوئی قرار دے نقل یوں مشہور ہو کہ آپ ایک روز زوریا میں غسل کرنے کو اترے کوئی چیز پیر کے پیچھے آئی آپ نے فرمایا کیا چیز ہے پتھر ہو لوہا ہو لکڑی ہو حق تعالیٰ نے ہر شے صفات آسمین پیدا کیں آکھوین ذخیرہ کو آپ نے وفات پائی

سلطان علاؤ الدین

۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴

بعد وفات سلطان مبارک شاہ تخت نشین ہوا پائے تخت بدلاؤن کو کیا دہلی حمید خان کے قتل کیا رفتہ رفتہ دہلی بدلاؤن دونوں ہاتھ سے جلتے پہن بھلول لودی کہ اُمر اسے تخابے حکم شاہ اکثر علاقہ پر قبضہ کر لیا حمید خان سے منافقانہ دوستی پیدا کی ایک شب اُسے قید کر کے تخت دہلی پر بیٹھا سلطان کو لکھا کہ بدلاؤن آپ کو مبارک حمید خان کہ سربراہ اور دہلی تھا اُسکو میں نے قید کر لیا چنانچہ بدلاؤن پر سلطان نے قناعت کی و باقی عمر تمام کی

حضرت نظام الدین خاموش نقشبندی علیہ الرحمۃ

۱۲۵۵ ۱۲۶۰

آپ حضرت شیخ علاؤ الدین کے احباب سے ہیں قبل ہجرت حاضری خدمت شیخ ریاضت و مجاہدہ آپ نے کیے تھے کرامت و خوارق بھی بہت ظاہر ہوئے تھے چنانچہ کسی مسجد یا مکان مقفل میں اگر آپ تشریف لیجاتے انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے فوراً قفل کھل جاتا کشف الاحوال و کشف القلوب و کشف القبور پر آپ کو کمال تھا ہر شخص کا حال غیب بیان فرماتے جو خطہ حاضرین کے دل میں گذرتا فوراً خبرداد ہوتے حضرت خواجہ عبد اللہ احرار فرماتے ہیں کہ بمقام تاش قند ایک دن آپ میرے مہمان ہوئے بیٹھے تھے کہ آہ کی اور فرمایا نسبت عظیم ظاہر ہوئی فلاں شخص آتا ہو تھوڑی دیر بعد ایک بزرگ تشریف لائے آپ نے فرمایا اُو بھائی متحاری نسبت تم سے پہلے آپ کی ہو نقل ہو کہ آپ کسی مجلس میں بیٹھے تھے دفعہ ایک مرض ایسا لاحق ہوا کہ تمام جسم کا پنے لگا ہر چند آگ جلائی گئی گرم کپڑے جسم پر ڈالے گئے مگر لڑہ کم نہ ہوا ناگاہ ایک مرید آیا کہ دریا کنارہ گہیوں لیکر گیا تھا آیا حالت اسکی یہ تھی کہ تمام جسم سردی کے اثر سے کا تپ رہا تھا آپ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو اُسے گرم کرو کہ یہ مرض جو مجھے لاحق ہوا اس کے سبب یہ مرید میرا گرم ہو گا میں بھی گرم ہو جاؤں گا فوراً خدا م نے تعمیل حکم کی مرید کا جسم گرم ہوا آپ نے بھی صحت پائی نقل ہو کہ ایک روز حضرت مولانا صدیق

نے کہ آپ کے اصحاب سے تھے کسی شخص کی شکایت کی جسے امانت کی تھی اتفاقاً وہ شخص سامنے سے گذرنا آپ نے طلب فرمایا وہ حاضر نہ ہوا بلکہ بے ادبانہ انداز میں چلا گیا آپ ایک دیوار سے لگے بیٹھے تھے اسی دیوار میں نقشہ قبر کا بنایا وہ شخص گر کر بیہوش ہوا اور مر گیا ایک دن لبِ آبِ آپ وضو کر رہے تھے کوئی دہقان بھی اپنا کمیت سیراب کر رہا تھا گزنالی پانی کی کسی نے توڑ دی تھی دہقان نے سمجھ کر کہ آپ ہی نے ایسا کیا، غصہ میں آ کر آپ کو پانی میں ڈال دیا خود فوراً زمین پر گرنا اور مر گیا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک اکابر نے حضرت آپ کا بہت معتقد تھا اتفاقاً وہ بیمار ہو کر حالت نزع کو پہنچا آپ نے دعائے صحت فرمائی حکم ہوا کہ پیانہ عمر لبریز ہو چکا ہے آپ نے اُس کو اپنے ضمن حیات میں لیا وہ اچھا ہو گیا بعد چند آپ پر جھوٹی تھمت کی قسم کی لگائی گئی کہ اس شخص کی سعی سے اسکا دفع ہونا ممکن تھا گرائے ہوئے پلوہتی کی آپ نے فسر لیا میں نے ضمن حیات سے اپنے خارج کیا یہ شخص فوراً مر گیا ساتویں جمادی الثانی بروز چار شنبہ وقت عصر پہنچے رحلت فرمائی

حضرت سعد الدین کا شغری نقشبندی علیہ الرحمہ

۱۸۶۲ ۱۳۵۷

آپ حضرت نظام الدین خاموش کے خلیفہ اور اکبر اولیاء نقشبندیین بعد تحصیل علوم ظاہری حضرت خواجہ کے حضور میں حاضر ہو کر مرید ہوئے مدتوں خدمت میں حاضر رہے بعدہ حج کا قصد فرمایا ہرات پہنچ کر صحت شاخین سے مستفیض ہوئے پھر واپس آکر اجازت سفر حج چاہی حضرت خواجہ نے فرمایا اس سال قافلہ حجاج میں تم نظر نہیں آتے آپ خاموش ہوئے تھوڑے دنوں تک آپ اس حال میں رہے کہ جبکی نظر آپ پر پڑتی فوراً بیہوش ہو جاتا اگر قریب آکر رو رو بیٹھتا ہلاک ہو جاتا اس زمانہ کو آپ نے گوشہ نشینی میں بسر فرمایا مولانا علاؤ الدین آپ کے مرید آدمی ہیں کہ میں بحصول رخصت مکان پر آیا والد میرے یہاں کے زمیندار تھے اہل تحصیل شاہی محصول کے لیے اُن پر بہت ظلم کرتے تھے اور زیادہ طلب بھی کرتے تھے ایک تیرہ ہزار علی کے پاس جا کر محصول جائز لینے کی استدعا کی اُسے گالیان دین میں نے اسوقت مولانا کو یاد کیا سب کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے ایک تیرہ کمان مجھے دیکر فرمایا کہ محصل کے سینہ پر مار میں نے مارا اور وہ ہلاک ہو گیا صبح کو میں اُس محصل کے پاس پھر گیا اُس سے کہا کہ دو ایک روز میں تجھے ہلاک عظیم آنگی جلد توبہ کر و اجبی محصول لے اُسے مجھے نکال دیا اور دوسرے دن خلیج کے عارضہ میں مبتلا ہوا اور مر گیا مولانا محمد برادر خرد مولانا جامی سے روایت ہے کہ مجھے علمِ کیمیا کا بہت شوق تھا ایک دن چوراہے پر اسی فکر میں کھڑا تھا کہ آپ کا گذر ہوا آپ نے میرے دونوں کان پکڑے اور یہ قطعہ پڑھا قطعہ

کیمیا کے تراکیم قیلم	کہ در کسیر و در صناعیت نیست
روحانیت گدین کہ در عالم	کیمیا کے بہ از فضا عت نیست

اس قطعہ کا سننا تھا کہ کیمیا کا بخط میرے دل سے جاتا رہا مولانا علاؤ الدین سے منقول ہو کر جب اہل میں
میں آپ کی خدمت میں آیا آپ نے فرمایا ترک تعلیم علم کلام کر کے تعلیم علم باطنی میں مصروف ہو جہاں پچہ میں نے تمام
علموں کا سبق بجز حدیث شریف کے چھوڑ دیا صبح کو حدیث کی کتاب اٹھا کر چلا چند قدم گیا ہو گا کہ بہن بھاری
معلوم ہوا بدشواری دو چار قدم اور بڑھتا ہوا دستار سر پہنہ دیکھی برہنگی سر سے شرمندہ ہوا پھر دو ایک قدم اور چلا چلا
دوش سے گم ہو گئی پھر کچھ آگے چلا پیرا ہن بھی گلے میں نہ رہا مجھے خوف ہوا کہ اگر اور قدم بڑھا تو ازراہ بھی
غائب ہو جائیگی میں فرنگا ہو جاؤ گا ناچار پھر اتمام چیزیں گم گشتہ راہ میں پائین بار گراں بھی دفع ہوا اپنے فضل
سے نشان ہوا کہ خدمت خواجہ میں مؤدب آ بیٹھا آپ مراقب تھے سر اٹھا یا میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا
طریقت میں متابعت پر واجب ہی میں نے سمجھا کہ یہ سب آپ کے تصرف سے تھا فضل ہو کہ ایک شب
علاؤ الدین نے سماع سکروجد کیا صبح کو خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت بہت آدمی حاضر تھے یہ دور سب سے
بیٹھے آپ نے نظر ختمنا کہ اپنے ژوالی یہ حال ہوا کہ گویا پہاڑ کے شے جبے د ب گئے دم گھٹنے لگا حالت نزع پیدا
ہوئی پیشانی سے عرق مثل باران ٹپکنے لگا مولانا شاہاب الدین سر ہندی نے شفاعت کی آپ نے فرمایا
میں نہیں چاہتا کہ میرے پیرو قص و سماع میں رہیں یہ فرما کر دہی تھیلی بائیں تھیلی پر رکھی وہ بارے عظیم رفع ہو گیا
ساتویں جمادی الثانی روز چار شنبہ وقت ظہر آپ نے وفات فرمائی

حضرت حسین فوشہ توحید فردوسی رحمۃ اللہ علیہ	۵۴	۱۳۵۳	۱۶۹	۱۳۶۴
--	----	------	-----	------

آپ صاحبزادہ حضرت معشوقہ لجنی کے مین مدت اہم خدمت میں عم حقیقی حضرت مولانا مظفر لجنی علیہ الرحمہ کے ہیں
تعلیم اور تربیت پائی جب آپ پیدا ہوئے تو حضرت مخدوم الملک نے رحمۃ اللہ علیہ اپنا لمبوس عنایت فرمایا اور ایک
ٹوپی بھی لمبوس خاص کی بھیجی یہ ٹوپی تمام عمر آپ نے پہنی چھ دن کے تھے جب بھی درست آئی تھی اور جب تک زندہ
رہے برابر ٹھیک ہو اکی یہاں تک کہ بعد انتقال بھی سر پر درست تھی ولادت آپ کی شہر ظفر آباد میں ہوئی حضرت مخدوم
نے حضرت مظفر لجنی کو یہ مرثوہ دیا کہ نکو خدے فرزند عطا فرمایا حضرت مظفر نے عرض کی میں بی بی نہیں رکھتا بیٹا
کہاں سے پیدا ہوا آپ نے طرف مغربی کے اشارہ فرما کر کہا کہ برادر زادے کے فرزند ہونے میں کیا عذر ہو
بھائی کا لڑکا تھاری اولاد کی جگہ ہو گا بعد اسکے ظفر آباد سے خبر ولادت آئی مخدوم الملک ایک روز وضو
فرما رہے تھے مصلا بچا تھا دستار مبارک اسی پر رکھی تھی آپ کہ اس وقت بہت بچے تھے مصلا پر جا بیٹھے دستار پر

کہ لی حضرت مظفر رحمہ اللہ کی نظر ٹپی خفا ہونے لگے حضرت مخدوم نے فرمایا اُس پر خفا نہ ہو اُس نے دستاویز چنانکہ
 بہنی ہی ایک روز اُس کے زینب سر ہوگی آپ ایسے سرد فتر توحید ہوئے کہ آپ کا لقب نوشہ توحید ہوا آپ کے چہرہ
 مبارک پر اس قدر نور تھا کہ مقابلہ سے کوئی شخص آپ کی جانب دیکھ نہ سکتا تھا اگر دیکھتا آنکھیں بھٹ جاتیں
 آپ کی زیارت کی یہ صورت ہوتی کہ جب آپ دوسری طرف متوجہ ہوتے تب لوگ پہلو سے زیارت کرتے زیارت
 ہو مجاہدہ میں مرد روزگار سے تیر وفاق پر وہ بھول سا بہ کا نوش فرمایا تھا تصنیفات آپ کی علم تصوف میں بہت ہیں
 حضرت بدیع الدین مدار آپ کو قلم توحید فرماتے تھے اشعار چند آپ کے دیوان کے تیر کا دوح ہوتے ہیں ہو ہذا

چون بخلوت کہ صوفی بنو غیسر شد	انعم الا تخورم زانکہ مہر لا زده ام
گر من ازخ بر کشایم پردہ تلبیس را	ولہ در میان فرستے ناند آدم و ابلیس را
گر ملک را دفنائیم روی خود از تیرہ خاک	روح قدسی ترک آرد سجدہ تقدیس را
آدم و ابلیس آرد سجدہ پیش حسین	گر من ازخ بر کشایم پردہ تلبیس را
دانی بد کون کیست پیدا	ولہ ما یم ز راہ لطف ما یم
چون دوئی نیست در میان ما دیگر	ما ہر او واد ہر ما یم
ما ہر ان آدم یم در عالم	ما خد را بخلق نبایم
ہر قوم بقبلہ گر اید	ما حاصل جملہ قبلہایم

نقل ہو کہ ایک روز آپ کی مجلس میں کسی نے پوچھا کہ آیت شریف انا عرضنا الامانہ کی تفسیر کیا ہو آپ نے فرمایا
 ایسا سوال کیا کہ دل پر بار ہو اختیار ہو در گاہ عزیز جبار سے یعنی جب حضرت عزت سے فرشتگان آسمان زمین
 کو ارشاد ہوا کہ فاعل ہر فعل کا حقیقت میں مین ہو گا اور الزام دوسروں پر رکھو گا پس نے عذر کیا کہ یہ بلا عظیم
 ہو جن افعال کا تو حقیقی فاعل ہو اسکا الزام فرشتوں پر اس جواب سے وہ مورد عتاب ہوئے جب نوبت
 انسان کی آئی اُسے قبول کر لیا اسرار محبت جب کمال پر پہنچتا ہو تو دل عاشق شود و زبان سے قانع ہو جاتا
 ہو عمر شریف آپ کی اکیسویں برس کی ہوئی تھا شریف مین تکیہ مین ذبیحہ کو دفات فرمائی مرقد مبارک
 بہار شریف مین زیارت گاہ خلائق ہو بیعت آپ کو حضرت مخدوم الملک سے تھی خرقہ خلافت حضرت
 مظفر بلخی سے بھی پایا

حضرت حسن بلخی رحمہ اللہ علیہ الرحمۃ

آپ صاحبزادہ و چائین حضرت حسین نوشہ توحید قدس سرہ کے مین ولی مادر زاد تھے طفولیت ہی سے ایسی

لذت ایثار آپ میں تھی کہ جو کچھ پائے اسی وقت ایثار و درویشان کرتے حضرت والد ماجد سے جو کچھ معینہ ملا آپ کو ملتا تھا وہ ایک ہی دور و نہ میں باقی نہ رہتا تھا اور ہمیشہ بے مایہ و مفلس رہتے تھے حضرت حسین نوشہ توحید رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ حسین کو کسی قدر دیا جائے مگر ہمیشہ تہمت دست رہتے ہیں انکو ایسی تہمت ہی اگر دسترس ہو تو ایک روز مجھے بھی سیکھو دیدین حضرت احمد لنگر دریا فرماتے ہیں کہ میں جب رات کو کھنور میں حضرت کے بیٹھتا تو صور نہاے زیبا اور آواز بے مرغوب اور بوہاے خوش غیب سے ظاہر ہوتی تھی کہ میرا دل غ اُس بو سے تمام دن محط رہتا اور میں رات کا انتظار کیا کرتا ایک روز حضرت حسین نوشہ توحید نے دو گل شکر ایک آپ کو اور ایک آپ کے دوسرے بھائی حضرت سلیمان کو بھیجا حضرت سلیمان نے نہایت قیظم سے لیا اور رکھ لینے کہہا اور آپ نے غایت تعظیم سے سر پر لیا بعد اُس کے ہاتھ میں لے کر چھوڑ دیا کہ زمین پر گر کر ریزہ ریزہ ہوا اور بارونکو فرمایا کہ ٹوٹ لو اور رکھا لو یا راون نے ٹوٹ کر کھل لیا جب اہل حضور میں حضرت نوشہ توحید رحمۃ اللہ علیہ کے واپس گیا آپ نے کیفیت استفسار فرمائی اُس نے حقیقت بیان کی حضرت حسین علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایسے دل سے کچھ کام ہو سکتا ہی اور حضرت سلیمان کی نسبت افسوس کیا کہ رکھ لیا اور نہج نہ کیا قولہ آپ نے اپنے صاحبزادہ حضرت احمد لنگر دریا علیہ الرحمہ سے فرمایا کہ عالم تمثیل کو ابھی طرح سے جان لو آپ نے عرض کی کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی شرح اسکی فرمائیے آپ نے فرمایا اُس تقدس و قعالے نے خدا ہو کر وحی بھیجی جبریل ہو کر وحی لایا محمد ہو کر تبلیغ وحی کی اُمت ہو کر بعض کو قبول بعض کو رد کیا ایک وقت میں آپ نے بیعت یعنی ترک کر دی تھی حضرت حسین علیہ الرحمہ کو خواب میں دیکھا کہ تم نے کیوں بیعت یعنی ترک کر دی ہو آپ نے عرض کیا میری نظر بھڑپڑی ہو پس جو کوئی خود آؤدہ ہو وہ دوسرے کا ہاتھ کیونکر پکڑے اور دوسرے کو کیونکر توبہ دے حضرت حسین علیہ الرحمہ نے ایک کاغذ اپنی استین سے نکالا اور آپ کے ہاتھ میں دیا وہ شجر پیران سلسلہ علیہ فردوس سید کا تھا اور خط سبز سے لکھا تھا اور فرمایا کہ دیکھو تمہارا نام جو میں بیرون کے اوپر لکھا ہو اگر تم یقین نہیں کرتے پیچھے دیکھو آپ نے پیچھے لٹک کر دیکھا کہ حضرت مظفر علی سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب بزرگان یکے بعد دیگرے کھڑے ہیں اس کے بعد آپ نے پھر بیعت یعنی شہرہ کی خدمت دینا کا ذکر کیا آپ نے یہ حدیث پڑھی فردا من الدینا واللہ ان الدینا ہون من اعراف المختصر یہ فی الجہدوم یعنی بھاگو دنیا سے بخدا دینا خواہ تر ہو استخوان خاک سے جو ہاتھ میں مجذوم کہ ہو قولہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ المؤمنون اخوة پس اگر درمیان مومنین کے ایسی موافقت نہ ہو کہ ایک کی خوشی سب کی خوشی اور ایک کا غم سب کا غم نہ ہو تو اخوت کیسی قولہ جب کوئی سلع میں نقص کرے یا زمین پر پیرارے یا تالی بجائے یا اسمین بھاڑے اُسے لازم ہو کہ جو کچھ زمین ہی

خودی اور نفسانیت اور کبر اور حسد سے یا مثل اُس کے سب کولات مارے اور سب سے ہاتھ بھاڑے تب اُسے زمین پر پائون مارنا اور آستین بھاڑنی مسلم ہو اور اگر کچھ اپنے سے دور نہ کرے تو بجز پائون زمین پر مارنا ضائع ہو اور یہ

شعر

رقص وقتے مسلم است ترا	کاستین بدو عالم مثنائی
-----------------------	------------------------

یعنی کہ حضرت احمد لنگر دریا علیہ الرحمہ کا سنہ وفات نہین پایا گیا اسی لیے ہی موقع مناسب معلوم ہوا کہ بیان پر آپ کا ذکر جمیل تحریر کیا جائے

ذکر حضرت احمد حسن حسین بلخی فردوسی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
---	-----	-----	-----	-----	-----

آپ صاحبزادہ حضرت حسن بلخی قدس سرہ کے بہن ولادت باسعادت آپ کی ستائشیں رمضان المبارک ۱۲۸۷ء کو ہوئی اور آپ جانشین حضرت حسن بلخی رحمہ اللہ کے ہیں سجادہ پر حضرت مخدوم جہان کے تھے نہ ہندو تھوڑے مین قدم راسخ رکھتے تھے صاحب علم شریعت و طریقت توحید مین یگانہ و فرزادہ عصر تھے قولہ حق سبحانہ و تعالیٰ پر ایسا اعتقاد چاہیے کہ بے واسطہ روزی دیتا ہو اور سب کو نظر نہ کرنا چاہیے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ کو ایک مرتبہ خیال ہوا کہ رزق بے سبب کیونکر پہنچتی ہو اگر معلوم ہو جائے تو ترک سبب کریں اسی خیال مین باہر آئے ایک درخت پر دیکھا کہ ایک جانور اٹھ رہا بیٹھا ہو وہاں پر آپ ٹھہر گئے دیکھا کہ دو شکاری چاندی سونے کے غیب سے نمودار ہوئے ایک مین بھونے ہوئے تل کے دانے دوسرے مین گلاب اُس جانور نے تل کھالیا اور گلاب پنی لیا اسوقت سے وہ تامل مشغول ہوئے اور ایسی ہی دیکھنے سے جو جنگل مین پیاسا تھا دیکھا کہ جنگل مین کنوین کی زہ پر آئے اور پانی لب چاہ تک ہی پانی پیا اور چلے گئے یہ شخص جو لب چاہ پر پہنچا تو پھر پانی نہ چاہ مین متنافرہ کیا اور کہا کہ اُمی مین جانور سے بھی درگزر کہ پانی مجھ سے ہٹا دیا گیا نڈائی کہ تیرے پاس ڈول اور رستی ہو اُسے فوراً پینک دی پھر پانی اُسی طور لب چاہ تک آیا اُسے بیا قولہ دنیا مثل آب گذران کے ہو تو شہ راہ کرنا چاہیے تو زود و دافان خمیر الزاد القولے اور رضامین دلون کے کوشش کرو اور اُس چیز سے جس سے لگائی کسی دل کی ہو ہر چہ درملج ہو پر ہیز کرو اور وقت کو ضائع مت کرو یا آخرت و قیامت مین ملج ہو قولہ دنیا کچھ نہین ہو اور سب کچھ ہو کچھ نہین ہو اس سبب سے کہ بقا نہین رکھتی اور سب کچھ ہو اس سبب کہ مزرعہ آخرت ہو قولہ بزرگوں نے فرمایا کہ ایک ساعت دنیا کی بہتر ہو ہزار سال آخرت سے

بدنیا تو انی کہ عقبہ آخری	بکھر جان مین ورنہ حسرت بری
---------------------------	----------------------------

اور لیا دانیای کی آنکھ سوتی ہو دل نہین سوتا نیام عینائی ولا نیام طہی حدیث شریف ہو قولہ جس شخص مین مطلوبت

باتی ہر وصول حق اسے کمان میسر ہو قوالہ محبت اور در بطول عجب چیز ہی ہر چند محب کو حصل محبوب میں ذلت اور
مشقت ہوتی ہو آپسردہ دشوار زمین ہوتی اور اگرچہ مشوق غایب ہو عاشق اسے حاضر جانتا ہی آپسے حضور میں
جو کوئی امیر یا غریب جاتا اسکو کچھ دیکر رخصت فرماتے اور فرماتے شعر

۱۔ فی تکلف جگر ی پیش خیال تو کشیم | کار و دیش بہن ہنر و من جہنر است |

قولہ جوانی میں خوف چاہیئے تاکہ گناہ سے بچے اور پیری میں رجائتا کہ معرض ناامیدی میں نہ پڑے قولہ عہد و چہا
فرماتے تھے کہ موت کے وقت رجاء چاہیئے اور صحت میں خوف قولہ ہنر آدم علیہ السلام مثل صدف کے تھے اور سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مثل درشا ہوا جب خدا چاہے کہ موتی پیدا کرے تو پہلے صدف پیدا کرے اور اسے گوشت و
پوست دے تب آسمین درشا ہوا خلق کرے قولہ جبار اسم الہی ہوا اسکے معنی یہ ہیں کہ جو نقصان بندہ کی محنت
میں ہوتا ہی اسے جبر کرتا ہی یعنی پورا کر دیتا ہی پس جو مومن کا رحمت شریع کرے اور موت یاد دہسے سبب سے پورا
نہ کر سکے تو اسے خدا پورا کر دیتا ہی قولہ اولیاء اللہ جو راہ خدا میں کشتہ ہوئے ہیں وہ زندہ ہیں اور یہ آیہ ویل ہے

واللّٰحسین الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ اموا تا بل اٰحیاء عند ربہم یزکون فرحین با آئامہ میں فضل حبیب نبی و نبالہ
لم یخلفو بہم من خلفہم ان لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون قولہ شہر میں رہنا قرینہ کے رہنے سے بہتر ہوتا کہ خواب جمعہ وعیدین
و صحبت علماء سے محروم نہ رہے حدیث شریف ہی علیکم السلام والاعظم قولہ بخل وہ ہو کہ بانی کے پاس پہنچے اور وضو
نہ کرے اور دو گانہ ادا نہ کرے قولہ آنحضرت کیجیے و میت کے یہ معنی ہیں کہ صفات ذمیمہ مارے یعنی دور کرے اور صفات
جمیدہ کو زمین پیدا کرے قولہ جب کسی طالب کو غیر خدا مطلوب ہو تو وہ خدا سے منزلوں دور ہو قولہ امام طاہری کو
تو کیوں جلاتا ہی باطن کو جلا کہ وہ منظر حضرت عزت ہی اور محل اسرار الہی قولہ جو کوئی وتر کے رکعت اول میں دو تین
دوم میں الہام التکاتر تیسری میں اخلاص پڑھے درود ندان اسے نہ ہو اور سنت فجر کی اول رکعت میں الم نشرح و دوم
میں الم تر کیف تو مرض ناسور دفع ہو قولہ اگر آسمان پتھر برساوے اور زمین لوہے کی ہو جاوے اور ایک گھاس لگاس لگے
تو بھی رزق بندوں کا نہ جاوے ایک روز آپ نے فرمایا کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ خاتفاہ میں حضرت نسیا والذین
ابو نجیب سرور دی رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لائے اس ارادہ سے کہ آپ کے خاتفاہ کی کوئی خدمت اپنے ذمہ لیون
اسوقت سب خدمتیں صوفیہ و تکوینیہ تم نہیں کوئی خدمت باقی نہ تھی آپکو خدمت کلوخ درست کرنے کی ملی آپ
اسی خدمت میں تھے ایک روز حضرت نجیب الدین فردوسی کتاب ایضاً العلوم تصنیف حضرت امام محمد غزالی
مطالعہ فرما رہے تھے کہ ایک مقام میں آپکو مشکل پڑی اور مطلب حل نہ ہوا قصد کیا کہ امام سے جا کر حل کریں
آپ نے حکم دیا کہ سفر کا سامان درست کیا جائے چنانچہ سامان درست ہوا اور آمادہ سفر عیان ہوئے حضرت
محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ آپ اس غرض سے سفر فرماتے ہیں خیال کیا کہ ناسخ کی خدمت ہوگی میں تو

یہاں ہوں اپنے سامنے جا کر عرض کیا کہ میں خافقاہ بن امام محمد غزالی کے دربار ہوں میرے سامنے اس مقام کے یہ مطالب انھوں نے بیان کیے تھے آپ کو تشفی ہوئی اور سفر عراق سے باز رہے قولہ محکوم گریہ ہونا اُس سے بہتر ہو کہ محکوم نفس ہونا قولہ جو کچھ عالم میں ہو آئینہ و عکس واجب کا ہے شعر

صد ہزار آئینہ دار و شاہم بر روی ما | آدہ ہزار آئینہ آرد جان در و پیدا شود

قولہ جو شخص اپنے تئیں فرعون سے ذرہ بھی بہتر جانے وہ فرعون سے بدتر ہی قولہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کسی نے پوچھا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر تم آنکو دیکھتے تو کہتے کہ دیوانہ ہیں اور وہ تمکو دیکھتے تو کہتے کہ شیاطین ہیں کتنی نے پوچھا قرین بھی تربیت حاصل ہوتی ہو آپ نے فرمایا ہاں شعر

کدام داند فرود رفت در زمین کہ نرسد | چرا پادشاه آن نسبت این گمان باشد
کدام دلو فرود شد کہ بر پیران نرسید | از چادہ یوسف جان را چرا فغان باشد

قولہ ہاگ اشقلون و نجی الخفقون یعنی ہلاک ہوے گرا بنار اور نجات پائے سبکار قولہ دنیا کے کاموں میں اختصار بہتر ہو کہ نہ فرصت یمنیت ہی قولہ تو بہ میں تاخیر نہ کرنی چاہیے اگر دن میں سو گناہ کرے سو بار تو بہ کرنا چاہیے قولہ وحدت موحد کو عرض سے بالا نہ کیجیجیج ہی قولہ بر آدمی پر پانچ شکروا جب تو ایک یہ کہ خدا مجھے وجود میں لایا دوسرے یہ کہ حیوان پیدا کیا جامد نہیں پیدا کیا تیسرے یہ کہ دو اب نہیں پیدا کیا آدمی پیدا کیا چوتھے یہ کہ مسلمان کیا پانچویں یہ کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنایا قولہ جو کوئی قطع رحم کرے کوئی عبادت یا کوئی عمل اسکا قبول نہ ہو صلہ عرض میں آدمیتہ ہو اور ہر وقت دعا کرتا ہی کہ خدا جو مجھ سے ملے تو اس سے مل اور جو مجھے قطع کرے تو اس سے قطع کر قولہ تو بہ میں بہت جلدی کرو یہ خیال مت کرو کہ جب سب گناہ سے پرہیز حاصل ہوے تب تو بہ کریں یہ دوسرے شیطان ہی جو ایک شخص نے عرض کی کہ کہتے ہیں کہ ذکر الہی شریک ہے اسکے کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا کہ ایسا کہاں آیا جو اور اگر بعد تحقیق کے ایسا کہیں آیا ہو تو معنی اس کے یہ کہے جائینگے جیسا میرے پیروں نے فرمایا ہو کہ انسان پانچ مرتبہ رکھتا ہے نفس ذل رقیح شریخی چار مرتبہ اولین تک کثرت ہے اور شیطان کو دہان تک دخل ہے اور دوسوسہ اسکا دہان تک پہنچتا ہے جس چار مرتبہ تک ذکر تک تو لغو دہو کر مرتبہ خفی میں کہ دہان کثرت نہیں ہے اور دوسوسہ شیطان کو دہان دخل نہیں ہے اگر ذکر کر کے تو لغو ہو کر ذکر غیب میں ہو اور جب دہان اسقاط اضافت ہے اور کثرت نہیں ہے ذکر اگر کچھ اور ذکر کہاں ہے شہدہ جملہ ذکر شریک ہے قولہ بسو قاطبیت ہے وہ کچھ ہوتا ہی جیسا کہ آئینہ کو آفتاب کے مقابل رکھ کر وہی آئینے نیچے رکھیں تو وہی میں آگ پیدا ہو جائے قولہ اسلام وہ ہے کہ ظاہر و باطن ایک ہو جو دل میں وہی زبان پر آگرایا نہ ہو تو نفاق یا یک سخت فحلت بد ہے جو خدا سب مومن کو اس سے بچائے شعر

اچو کہ بدل زہر و زہانت مشکر | کار تو سامان نشود زین ہنسر

اسرینا بدو دوش در جگر | آنکہ ز بانس و گرد و دل دیگر

تقاضی مجرم معرفت نے عرض کیا کہ جب مرید پیر کے حضور میں ہو تو ذکر میں مشغول رہے یا شاہدہ پیر میں فرمایا ذکر و طور پر
 ہر ایک کہنا لا آلاہ الا اللہ لا ایلہ الا اللہ یہ ذکر عوام ہی دوسرے یہ کہ طالب جس چیز میں نظر کرے اندیشہ یگانگی خداوند تعالیٰ ہو
 نشست و برخاست و حرکت و سکنت و اکل و شرب اپنے سب افعال میں تصور اُس کے یگانگی کا کرے اور سوائے اُس کے کچھ
 نہ دیکھے اور نہ جانے یہ ذکر خواص ہوا اگر یہ نصیب ہو تو اُس سے سب حاصل ہو شاہدہ پیر کی کیا حاجت کہ اس ذکر میں سب
 ہر آن اشخاص کا ذکر ہوا جو دو بیبیاں رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کے ہم سایہ میں ایک عورت
 اپنے شوہر سے شکایت کر رہی تھی کہ میں نے اپنی مدتوں سے جو تیرے گھر میں نفقت اور مذلت اختیار کی وہ ایسی سب سے
 تھی کہ تو میرے گرد و میں تھا اور میرے سوا دوسرے کو دوست نہ رکھتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ دوسرے کو دل دو مجھے اس کی
 طاقت نہیں خواجہ حسن علیہ الرحمہ یہ باتیں سن کر متفکر ہوئے کہ یہ بات کہاں سے ہو آخر فرما کر کہ کرتے قرآن سے یہ سب
 نکالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ یعنی قرآن و ذلک لمن یشاء یحقق کہ خدا نہ بخائے گا اسے جو شرک کرے اور خبیث کا سبب
 جو سوائے شرک ہو تو فرمایا کہ بس معلوم ہوا کہ شرک کسی جگہ پہنچ نہیں ہو ہر جگہ مذموم ہوا ایک روز آپ کہیں چلے جاتے تھے
 راہ پر ایک اینٹ پڑی تھی آپ نے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر کنارہ ڈال دی اور فرمایا کہ ایمان کی سرشاخیں بہن بلند ترین
 کلمہ لا آلاہ الا اللہ اور سب کے نیچے کی شاخ دور کرنا ذیت دینے والی چیز کا جو راہ سے اگرچہ اصل مطلب یہ ہو کہ راہ دین سے
 حجاب موزی کا دفع کرے ظاہر میں یہ بھی ہوا اور فرمایا کہ صحابی کا یہ حال تھا کہ جو ایک دوسرے کو دیکھتا اور مانتا تو اُس کے پیچھے
 عیوب سے اُسے مطلع کرتا اگر نہ کرتا تو ایک دوسرے کو الزام دیتا قولہ طالبان جانتے ہیں کہ انکو دیدار طوبیٰ میں کیسی راحت
 اور لذت ہوتی ہو اور فوت ہونے میں اُس کے کس قدر رنج اور محنت کسی نے پوچھا کہ اُس کے کیا معنی ہیں کہ تن مثل تار و ن کے
 رکھو اور دل مثل موسیٰ علیہ السلام کے فرمایا کہ صوفی کو چاہیے کہ ظاہر و میان خلق کے ایسا رہے کہ کوئی اسے فقیر اور محتاج
 نہ جانے اور اس طریقہ سے اپنے فقر کو چھپائے کہ خداوند تعالیٰ کو دوست رکھنا ہی فقیر تو گھر نما کو گردل مثل عیسیٰ علیہ السلام
 کے رکھے کہ ہمیشہ متوجہ الی اللہ رہے اور کسی دنیاوی چیز پر توجہ نہ کرے حال قارون کا جو کچھ ہوا مشہور ہوا اور حضرت
 موسیٰ نے مدت العمر میں کہیں گھر نہ بنایا جب رات ہوتی تو درختوں تلے بسر کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس فی نادوی
 چیزوں میں دو چیز تھیں ایک قح آجور و ش اور ایک شانہ ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ انگلیوں سے شانہ کرتا ہوا اپنے
 شانہ پھینک دیا اور دوسرے کو دیکھا کہ چلو سے پانی پیتا ہی صبح بھی دُور کیا قولہ شخص جس سے محبت رکھتا ہوا اسی کا ذکر
 کرتا ہوا دوسرے کا نہیں میں احب یشاکثر ذکرہ قولہ اسم خوانان بمنزلت بہ ہمنون کے ہیں یعنی جو لوگ عدت اسما کی
 دیتے ہیں قولہ زقرض حلال ہو مگر اُس سے جسکے پاس مال حلال ہو نہ کہ کافر و سود خوار سے قولہ بدن مرکب ہوا اور روح
 مرکب نادان وہ آدمی ہیں کہ ہمیشہ تابع مرکب اور سوار کا خیال نہیں کرتے شعر

تا تو بر پشت جازی بار او بر جان نشست	بار بنگین خبر بار کن ایک ایک منزل است
<p>قولہ عشق فرط محبت کو کہتے ہیں اول معرفت یعنی آشنائی پھر الفت تب محبت تب عشق حضرت سالار سعد غازی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی بیخ باطن کرے تو کہو کیا پایگا قولہ صوفی کو ہر چیز میں اسکا صانع منظور ہو تب توحید اسکی مسلم ہو شعہ</p>	
ہر چہ یعنی یہ آشنکارستان	بلکہ حق است تو حق حق دان
<p>قولہ فقر کو غنا بفضل ہو قولہ ہر آدمی کو دود مرکب ہمیشہ میری اگر عقل ہو تو کبھی پیادہ نہ ہو بوجہ نعمت ہو پچے تو مرکب شکر پر سوار ہو جب بلا ہو پچے مرکب صبر پر در سیدھا دار السلام کو ہو پچے قولہ صوفی وہ ہے کہ ہمیشہ اس کے ساتھ ایک رقیب سخت ہو ہو چھا کہ رقیب سخت کیا ہو فرمایا کہ ایک جھڑکنے والا قلب سے کہ ہمیشہ ہمارا اپنی طرف کھینچے اور ہرگز نہ چھوڑے کہ بے راہ جانے قولہ انصاف یہ ہے کہ رات دن میں ایک بار کھانا کھاے اور رات کو ایک نیند سوئے زیادہ اس سے زیادتی ہو قولہ فائدہ گرنگی بیان میں نہیں آتے جتنا کام ہو ہے بغیر تعلیل سے مکتہ حاصل ہوتا ہو اور بلا و خوار ی آدمیوں کو سیری شکم سے بغیر تعلیل طعام و آب سے آدمی کو مکاشفہ حاصل ہوتا ہو کیونکہ معدہ کہ درت سے صاف رہتا ہو اور کثافت باطن کی زایل ہوتی ہو قولہ جب تمھارا گداز زمین ہو تو پڑھو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والاعمال و الاحول و لا قوۃ الا باللہ تعالیٰ اعظم اسکا بہت ثواب ہو صحابی بیضہ روت بھی بازار میں آتے اور اسے بڑھ کر پھر جاتے قولہ ذکر کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ ذکر زبان کا ذکر دل کے ساتھ ہو دوسرے یہ کہ دل ذکر ہو زبان خاموش وہ ابتدا میں ہو اور یہ انتہا میں قولہ موت کا ذکر اکثر کرتے رہو وہ دفع غفلت ہو قولہ گناہ ایک بلا ہے بزرگ ہو ابتدا اسکی سختی دل اور انتہا اسکی کفر پس ہر وقت تو یہ چاہیے قولہ زنی وہ ہے کہ جسکے دیکھنے سے خدا و خدا کا رسول یا داؤد و قولہ ملائمتوں کے چند انواع مختلف طریقوں سے اپنے تئیں چھپاتے ہیں اور لوگ ان پر بیوجہ ملامت کرتے ہیں یا سبب جہل کے مگر یہ طریقہ کہ شریعت و سنت ترک کرنی اور متناہت سے ہاتھ پھینکانا اور کہنا کہ یہ راہ ملامت ہو تا مضر ضلالت گمراہی ہو لغو و بابت نہنا چاہیئے کہ اس بلا سے اپنے کو بچاؤے ترک صلوٰۃ النہل جو شب اول بعد مغرب کے مردہ کی حضرت کے لیے پڑھی جاتی ہو آپ نے یہ فرمایا کہ دو رکعت نماز ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی ایک بار اَللّٰھُمَّ انکثرہ اخلاص میں نزل بار بعد نماز کے دعا و مغفرت کر دے کی کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ اس نماز کا ظن مردہ کو بخشا اور لا کھ بار لا الہ الا اللہ جس وہ پر پڑھا جائے وہ مغفور ہو اور قبر پر جس مردہ کے دل ہمارا خلاص پڑے گا یہی نفع ہو کہ حضرت معاویہ اور ابی سفیان دینار کا آقا فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی بزرگ تھے اور کاتب وحی تھے زبان طعن پر گزرنے کھولنا چاہیئے جو کچھ ہوا وہ راہ اجتناب سے ہو اور ولعت نیریم کے بارہ میں اختلاف ہو مشہور ہے بیرون نے کہا ہو کہ آتنا وقت جو ہم نیرید یہ لعنت کریں کیونکہ دوسرے کام میں نذیر قولہ رویش کو چاہیئے کہ تجار چیزیں اس میں ہوں اپنی آنکھ اندھی رکھے تاکہ</p>	

دوسروں کا عیب نہ دیکھے گا نہ ہراس کے نا پڑی باتیں نہ سے زبان کو نگیں رکھے تاکہ بجا بات نہ بولے پیر نگار کے ارکے تاکہ
بجائے نہ چل سکے اگر یہ نہیں ہو تو جھوٹا دعویٰ درویشی ہو

حضرت شاہ مینا لکھنوی علیہ الرحمہ

آپ صاحب ولایت دیا لکھنویں اسم مبارک آپ کلچ محمد ہو صغریٰ سے شیخ قوام نے پرورش کی شیخ سارا رنگ
بستہ کار کے مرید ہیں نقل ہو کہ شیخ قوام الدین کا ایک لڑکا محمد زلمے مشہور بہ مینا تھا جب جوان ہوا شاہی نوکری
کرنی شیخ کو یہ بات ناپسند آئی بہت کوشش کی کہ خدمت سلطان سے باز آئے مگر کچھ اثر نہ ہوا اور شیخ کا بیچ بڑھا
ایک مرتبہ یہ لڑکا وطن میں آیا جناب شیخ نے جب سنا فرمایا میں اسکی صورت دیکھنا نہیں چاہتا چنانچہ صاحبزادہ
کو ایک مرض ہلک لایع ہوا اور اسی مرض میں انتقال کیا آپ کے ایک اصحاب کہ شیخ قطب نامے تھے
آپ نے اسے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ لڑکا مختار سے یہاں تولد ہو اور مینا نام رکھا جائے چنانچہ یہ حضرت پیدا
ہوے اور نام مینا رکھا گیا نقل ہو کہ آپ روز اول جب مکتب میں تشریف لے گئے تعلیم نے الف بے پڑھائی اپنے
معنی و تحقیق حرف بیان فرمائی سب کو تعجب ہوا یا حضرت آپ نے بہت کی ہو اور ہمیشہ مجھو رہے ہیں تمام شب
دیوار پر اس غرض سے بیٹھے رہتے کہ نیند نہ آئے زمین پر اگر کبھی بیٹھے ہر چار طرف کا سنتے بچھا دیتے اکثر جاؤں
پیرا میں تر کر کے پھٹنے اور شبنم میں بیٹھے مزار آپکا لکھنویں ہر جگہ اللہ

حضرت خواجہ علیہ اللہ احرار نقشبند علیہ الرحمہ

آپ بڑے عارف کامل تھے اقوال آپ کے آپ کی بزرگی کے دلیل کافی ہیں قولہ حیات کا نتیجہ اسکو حاصل ہو
کہ دل معاملات دنیا سے سرد اور یاد خدا میں گرم رکھتا ہو حرارت قلب اسکی نہیں چھوڑتی ہو کہ محبت دینا اسکے
دل کے گرد بھرے قولہ تعلیمی حق جب ہوتی ہو کہ دل انسان کا اسوے اللہ سے خالی ہو اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک
آن بزرگان سے فیض صحبت حاصل نہ کرے جب تک تعلیمی حاصل ہوئی ہو قولہ اصل وہ جو حسیں اوصاف آتی پائے
جائیں کیونکہ مقصود اصل مشہود ذاتی ہو شعہ

عاشقا ز اشادمانی و عسما دست	مزدکار و اجرت خدمت ہم دوست
عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت	ہر چہ از معشوق باقی جملہ سوخت

قولہ مشاہدہ کے معنی نہیں کہ خدا کو ظاہری آنکھوں سے دیکھے قولہ طہقات دنیا سے محفوظ رہنے کے لیے توضوح
اور اعمال نیک سے اچھا کوئی ذریعہ نہیں قولہ پیر وہ ہو کہ خلافت مرضی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

کوئی فعل نہ کرے قولہ **رَمِیَا** سکا نام ہو کہ آتش محبت پر سے تمام غواشین اسکی جگر خاک ہو گئی ہوں چشم دل سے آئینہ
پر بین جمال یاد دیکھتا ہوں تمام قلب سے منہ پھیر کر جمال پر کو تباہ بھجتا ہوں شعیر

زیر کہ در سرائی نگاری است خار غہست از باغ بہستان ناما شای لالہ زار

روضۃ الاسلام میں مندرج ہے کہ حضرت خواجہ شہاب الدین علیہ الرحمہ نے کہ آپ کے پردادا تھے وقت وفات
اپنے صاحبزادوں کو طلب فرما کر حکم دیا کہ اپنے لڑکوں کو لاؤ میں رخصت کروں چنانچہ پہلے **خاجہ محمد** اپنے لڑکوں کو
لائے آپ نے دیکھ کر رخصت فرمایا پھر **خاجہ محمود** آپ کو لائے آپ اُس وقت بہت کم سن تھے حضرت شہاب الدین
کی نظر جب آپ پر پڑی آٹھ بیٹھے آپ کو گود میں لیا اور فرمایا کہ خدا نے مجھے ایک فرزند کی بشارت دی تھی وہ
یہی ہے بہت جلد یہ مشہور عالم ہو گا شریعت کو رواج اور طریقت کو رونق بہت دے گا ولادت آپ کی بماء رمضان سنہ
۱۰۲۹ اور وفات ۱۰۹۹ رجب الاول سنہ ۱۰۹۹ کو ہوا ولادہ سے حضرت محمد باقر بغدادی کے عین -

حضرت مولانا عبد الرحمن حاجی نقشبندی رحمۃ اللہ

۱۸۹۰
۱۳۹۳

۱۸۹۲
۱۳۹۵

۱۸۱۴

۱۸۱۰

اصل آپ کا اصغمان ہو اتفاقات زمانہ سے آپ کے جدِ امجد مولانا شمس الدین نے ہون سے نکل کر خراسان میں آن کر
موضع جام میں اقامت فرمائی آپ کی ولادت باسعادت بھی اسی موضع میں ہو اسم گرامی آپ کے والد ماجد کا
مولانا نظام الدین تھا ابتدا سے شباب میں تحصیل علوم سے خارج ہو کر فخر خاندان ہوسے خدا شای میں شہرت عام
پائی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمہ اللہ سے آپ کو بہت اتحاد تھا خلافت آپ کو حضرت مولانا کا شغری سے
لی تصنیفات آپ کی مشہور عام ہیں انیسویں رجب الثانی شب آدینہ کو آپ نے وفات فرمائی و بقول نگار محمد

۱۸۸۸

۱۸۹۳

۱۸۵۱

۱۸۵۵

سلطان بسلول لودی

کالا ہزار کا بیٹا تھا بنو زحل میں تھا کہ باپ قتل ہوا جب قریب زمانہ ولادت ہو چکا ان بھی اسکی بھیت کے بچے
دوب کر گئی اسکی ماں کا پیٹ چاک کر کے اسکو نکالا اسلام خان بچانے اسکی پرورش کی جب جوان ہوا اپنی
لڑائی سے عہد کر دیا لازم شاہی ہو کر خزانہ خان کے وقت میں امیر لارہ اور حکومت سرحد اسکے سپرد ہوئی ایک
واں چند رفا کے ساتھ بمقام سامانہ گیا یہاں ایک مجذوب یہ فرما رہے تھے کہ دو ہزار روپہ برسلطنت دہلی چیتا
ہوں اسنے ایک ہزار چھ سو روپہ نذر کر کے عرض کی کہ اسے قدر موجود ہے مجذوب نے کہا سلطنت دہلی
مبارک چنانچہ علاؤ الدین شاہ کے وقت میں حمید خان کو کہ انظام دہلی اسکے تعلق تھا قید کر کے خود
تخت نشین ہوا اول سے جلوس میں زیارت مشائخین ہمت ملتان گیا انظام سلطنت اپنے لڑکے کو سپرد

صدی دہم

۱۷۹۵

۹۰۱

حضرت شیخ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت شیخ کبیر کے خلیفہ ہیں جامع طریق علوم طریقت و شریعت تھے تمام اہل ہند کو آپ کی عظمت و ولایت پر اتفاق ہوا آپ صاحب ذوق و غایت متقی تھے کجرات میں علم دین حاصل کیا پھر وطن میں تشریف لائے برسوں دروازہ پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مجاور رہے جس وقت اچھیشہ شریف محض صحرا تھا اطراف میں صحرائی جانور کثرت تھے آپ تجرہ میں حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ کے رہتے تھے کوئی عمارت بھی مزار مبارک پر نہ تھی آپ نے نہایت عرق ریزی سے بنیاد عمارت دہلی و پائنتارت حضرت خواجہ ناگور میں تشریف لائے ان عظیم و عظیم طلباء دین کی فرمانے لگے تفسیر قرآن آپ نے تیس جزو میں لکھی ہو جس کا نام نور النبی ہے اس تفسیر میں حل ترکیب و بیان معنی قرآن الغرض جو کچھ تفسیر کے لیے ضروری ہو تفصیل کے ساتھ اس میں موجود ہے اور بھی اکثر تصانیف آپ کی ہیں آپ کو غایت محبت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی مال و اسباب زمین و باغ جو آپ کی ملک میں تھا حضرت کے نام پر وقف فرمایا نقل ہو کہ ایک روز اپنے جد بزرگوار کا عرس کیا جس میں کھانا بھی تقسیم کیا تھا اپنا حصہ بعد افکار کے کھانے کو رکھا تھا چار شخص مردان غیب سے جہاد میں ایسے مبتلا کہ تمام انگلیوں سے خون چکاتے تھے ان کا خانا خانا دین لے آپ سے کھانا مانگا آپ نے وہی کھانا جو آپ نے رکھا تھا حاضر کیا یہاں ہی خشک و چن چن مریں مطوب تھیں ان مہمانوں نے سیر ہو کر کھانا کچھ نہ بچ رہا آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اسے کھا لو آپ نے غلبہ حال و صدق طلب کی راہ سے دوش کھالیا اس وقت فتح ظاہر ہو گئی حاصل ہو گئی نقل ہو کہ سواری کے لیے ایک بیل گاڑی آپ نے رکھی تھی خود ہانکتے تھے اور سیلو کی خدمت بھی خود کرتے تھے کپڑے نہایت میلے و موٹے پہنتے تھے صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ میں نے زیارت آپ کے ملبوس کی کی ہو یہ عبد اللہ قادس کے پاس تھے یہ ایک فقیر تھے تینوں کپڑے یعنی پیراہن وازارہ و دستار ایک ہی جنس کے کپڑے تھے قیمت میں پیسے گز کے بھی نہ تھے نقل ہو کہ ایک روز مجلس سماع میں آپ کو حالت وجد طاری ہوئی آپ نے صحرا کی راہ لی ایک خاکروب نے کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے طہارت باطنی و ظاہری حاصل کی تھی مع قوال آپ کے ساتھ چلے ایک حوض پر کہ ناگور سے باہر ہے پوچھے آپ اس حوض سے کہ محض عین تھا مثل خشکی کے گذر گئے اس نو مسلم بھی بتبعیت پہرانی کو اسی طرح طر کر گئے قوال لب حوض رہ گئے سلطان غیاث الدین بادشاہ مالوہ آپ کا بہت متکلفی تھا بار بار اطلب کیا مگر آپ نے قبول نہ فرمایا ایک روز مومس مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس بادشاہ کو ملا حاضرین نے خدمت شاہ میں عرض کی کہ اگر یہ خبر حضرت حسین ناگوری کو پہونچے تو بے اختیار

پہلے آئین سلطان سفیہ خیر آپ تک پہنچائی آپ اسی وقت بلا توقف درود پڑھتے سماع سنتے طرف مندرجہ
کہ باہر تخت مالوہ تھا روانہ ہوئے جب قریب پہنچے بادشاہ استقبال کو آیا دیکھا کہ ایک مرد پڑنے پڑنے
پہنچے گردن لینے گاڑی پر بیٹھے ہیں خیال کیا کہ شاید شیخ دوسرے ہو گئے تو گون نے بتایا کہ یہی ہیں بادشاہ
نے قصد ملاقات کا کیا مگر آپ کو شوق زیارت موئے مبارک اتنی فرصت کب دیتا ہی کہ بادشاہ کی یا اپنی
طرف دیکھیں آخر موئے مبارک آپ کے سامنے لائے جون ہی نظر آپ کی پڑی وہ موئے مبارک اپنی جگہ سے
اٹھ کر آپ کے ہاتھ پر آئے پھر سلطان آپ کو اپنے باپ کی قبر پر لاکے مستعدی دعا ہو آپ نے دعا فرمائی اور جو کچھ
حال قبر کا ظاہر ہوا متاخر فرما دیا اس بادشاہ نے بہت تحائف و زکریا پیش کیے آپ نے قبول نہ کیا نقل ہو کر آپ
کے صاحبزادہ کو ابن حسیہ ندون کی خواہش پیدا ہوئی آپ نے کشف سے دریافت فرما کر کہا کہ یہ سب اپنے
ہیں انکو کوئی لینے پاس نہیں رکھتا مگر تھوڑا بہن سے لیکر صرف تعمیر روحہ حضرت خواجہ بزرگ و جہانگیری کی
کر دیکھو کہ اس بات میں مجھے پیر کی اجازت ہو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کبھی زراعت لگے تو صرف روحہ بزرگان کرنا
منقول ہو کہ تمام عمر میں جب اس زراعت کے اور کبھی کچھ ہاتھ نہ آیا تھا یہ روحہ جو سلطان مندوسے آپ کو ملے
آپ نے تعمیر روحہ اس خواجگان میں صوفیہ عمارت مزار پر خواجہ بزرگ کے اور دروازہ حضرت خواجہ
حمید الدین ناگوری کے آپ کی بنائی ہوئی اور دروازہ حضرت خواجہ بزرگ کے روحہ کا کسی سلطان مندوس کا
تعمیر کروہ جو حضرت حمید الدین ناگوری کے روحہ کی چار دیواری محسوس و تعلق نبھائی ہے

حضرت مولانا شمس الدین اوجی نقشبندی علیہ الرحمہ

۱۴۹۸

۹۰۴

۱۴۱۶

۸۶

آپ اصحاب حضرت سعد الدین کا شغری صحبت یافتہ حضرت مولانا جامی کے ہیں مولد آپ کا قصبہ بلجہ بوقل
ولایت آپ کے بٹہ بھائی نے پانچ برس کی عمر میں قضا کی تھی والد کو آپ کے بہت ملال تھا ایک شب
خواجہ ابن حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حکم ہوا کہ غم نہ کر خدا تعالیٰ تجھے ایک بیٹا
دیکھا کہ وہ دو لقمہ روین و دنیا کا ہو کر عمر دراز پائیکا جب آپ پیدا ہوئے آثار بزرگی ظاہر تھے والد آپ کے
ساجد و سرور قبیلہ تھے آپ کے بچپن میں بارہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور روح پر فتح
سے فیضیاب ہوئے جب تحصیل علم ظاہری سے فراغت پائی حضرت خواجہ سعد الدین کے حضور میں آئے بیعت کی
اور تکمیل کو پہنچے بعد وفات خواجہ صحبت حضرت جامی میں رہے فوائد صحبت آٹھائے ایک مرتبہ آپ تین شبانہ و
تک مسجد جامع میں مشغول رہے جو تھے روز جو کچھ بہت غالب ہوئی آٹھ کر تلاش نان قدم مسجد سے باہر رکھنا آئی

کہ حیف میری صحبت کو ایک روئی پر مٹنے بچا آپ نے یہ نہا سکر قدم سچے پھلے اور ایک طمانچہ زور سے اپنے منہ سے
 مارا پھر اندر مسجد کے آکر مشغول ہوئے ناگاہ ایک مرد نورانی نے جنگو آپ نے کبھی نہ دیکھا تھا خوان طواہر آپ کے
 سامنے لا رکھا اور خود غائب ہو گئے آپ نے اٹھ کر نوش فرمایا پھر حضرت خواجہ سعد الدین کے حضور میں حاضر ہو کر
 بنوڑ کچہ نہیں کہا تھا کہ خواجہ نے فرمایا جو کچھ غیب سے ہو بے عیب ہو آپ فرماتے ہیں کہ مجھے ابتدائے ہندو مت کی کہ
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا اپنی والدہ کے پاس ایک کتاب رکھی دیکھی حسین لکھا تھا کہ جو کوئی اس
 دعا کو شب جمعہ میں سو بار پڑھے گا زیارت رسول سے مشرف ہوگا اتفاقاً شب آئندہ شب جمعہ تھی اجات دعا
 پڑھنے کی والدہ سے لیکر میں نے باضافہ صد بار درود اس شب میں پڑھا واقع میں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے میں اور بھی بہت لوگ حاضر بنیں کتوبات لکھے جلتے ہیں اور اطراف عالم میں بھیجے جاتے ہیں جو ان مشرف الدین
 زیارت کا ہی تحریر کر رہے ہیں اور حضرت ارشاد فرما رہے ہیں اور میری والدہ بھی حاضر بنیں میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں
 میری والدہ نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی حضور نے بشارت دی ارشاد ہوا وہ یہی لڑکا ہے کاتب سے حکم ہوا کہ
 ایک کتب اس بچہ کے لیے لکھو چنانچہ مولانا نے ایک کاغذ پر تین سطریں لکھیں اور شل گواہی کے جدا جدا کچھ
 لکھا پیچیدہ کر کے میرے ہاتھ میں دیا میں اسے لیکر چلا پھر مجھے یہ خیال ہوا کہ مضمون کتب کی مجھے خبر نہ ہوئی وہیں آیا
 اور عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا اور پڑھ کر نہادیا صرف ایک بار پڑھنے سے مضمون
 نچھو یا ہو گیا پھر وہ پڑچسپٹ کر میرے ہاتھ میں دیا چاہتا تھا کہ اور کچھ پوچھوں کہ آنکھیں کھل گئیں دیکھا کہ میری
 والدہ بالین پر جمع کیے کھڑی ہیں مجھ سے پوچھا کہ خواب میں کچھ دیکھا میں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا جو
 تو نے خواب میں دیکھا میں نے مشاہدہ میں پھر ساری حقیقت فرمادی تاریخ ولادت آپ کی چودھویں شعبان ۸۰۰
 اور وفات سو اسیویں رمضان روز شنبہ وقت چاشت اولائش مبارک آپ کی حضرت خواجہ سعد الدین کے
 پانی پتی دفن ہوئی بعد چودہ مہینے کے کاڈر گاد میں لیجا کر اس حسیرو میں رخواسٹمس الدین نے اپنے لیے بنوایا تھا
 دفن کیا۔

سلطان سکندر لودی

۱۵۱۷ ۹۲۳ ۱۴۸۸ ۱۹۲

سلطان بہلول لودی کا بیٹا تھا اور بعد اسکے تخت پر بیٹھا سکندر شاہ نام رکھا بعد تسلط کے بہار شہرت
 آرا زیارت مرزا حضرت محمد م شرف الدین میری علیہ الرحمہ سے مشرف ہوا مجا درین کو زلفہ پیشار دیا اگرچہ اسی
 بادشاہ کے وقت میں دارالسلطنت ہوا اسکے عہد میں راجگان سے بہت لڑائیاں ہوئیں اٹھائیں سال اور چہنہ آ
 تک بکامراتی سلطنت کی ستائیسویں ذبحہ کو انتقال کیا۔

سلطان ابراہیم

۱۵۳۵ ۹۳۲ ۱۵۱۰ ۹۲۳

بعد وفات سکندر شاہ تخت نشین ہوا اور ان کو انعام سے شاد کیا اور زینہ ملازمان و تحقیقین میں اضافہ کیا آخر میں امراسے کچھ بدظن ہو کر ان کی برادری کے درپے ہوا اور ان کو بھی خوف ہوا دولت خان کو بابر کے پاس بھیجا اسنے ہونچکر بابر شاہ کو ہندوستان لینے پر آمادہ کیا اور امراسی بابر شاہ سے جا ملے بابر نے علاؤ الدین سکندر کو فوج کثیر لے کر روانہ کیا یہ پانی پت پہونچا اور فوج شاہی سے خوب لڑا سلطان ابراہیم فرخ فتح تو پائی مگر سلطنت بہت ضعیف ہو گئی دوسری بار بابر کی فوج کامیاب ہوئی یہ بادشاہ عین لڑائی میں میدان پانی پت میں قتل ہوا۔

حضرت شیخ احمد شیبانی حبشی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۲۰ ۹۲۰ ۱۴۲۸ ۸۳۳

آپ شاکر دومریہ حضرت حنین ناگوری کے بین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے دس و تقویٰ میں یکساں روزگار تھے منقول ہو کہ انھارہ برس کی عمر میں انواع علوم کا درس دیتے تھے مولد آپ کا نام نول ہو کر نشو و نما و تحریک میں پائی والد ماجد آپ کے حضرت قاضی محمد الدین اولاد سے امام شیبانی کے ہیں وہ مصاحب حضرت امام ہونے لگے تھے حضرت شیخ احمد عالمون سے ہر وقت مباحثہ کرتے عصفوان جوانی میں مرید ہو کر بحث سے توبہ کی عالم طریقت کی تعلیم پائی انھارہ برس کی عمر میں اچھی شیرین آئے اور تتر سال بیان زہد و ریاضت میں بسر کی خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بکمال رکھتے تھے منقول ہو کہ عشرہ عاشورہ میں اور بارہ دن سبغ اللہ میں آپ کوئی کپڑہ نہ پہنا دھلا ہوا ان میں پہنے شب کو بستر خواب پر آرام نہ فرمائے مقابر ادا میں منعکس ہوتے اور ہر روز ان ایام میں بقدر امکان کھانا پکوا کر تمام رواج پاک حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و ملیت اہلما تقسیم کرتے روز عاشورہ حضرت و شہر اپنے سر پر رکھکر سادات کے دروازوں پر جاتے اور چھوٹے بچوں کو پلاتے اور اسقدر روئے کہ گویا واقعہ کہلا آپ کے سامنے ہوا اور جب کبھی عاشورہ میں کسی عورت یا بچہ کے انوکھ کی صدا آپ کے کان میں پہونچی آپ حالت وجد میں رو کر آنکھوں سے خون گراتے تھے سلع پسند خاطر مٹی اکثر پیچھے اور سیلے کپڑے پہنے و عذائے وقت مثل شیر شہتے قال اسد وقال الرسول ایسی شاکر است بجان فرمائے کہ باو شاموں کا دل مل جاتا محمد و ب کے بہت معتقد تھے چنی تعظیم و توقیر کسی جائز رکھی اگر کسی شخص نے آپ سے کہا کہ میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہو تو آپ اس کے سامنے ملاؤ ب بیٹھے اور تار کندہ گوشال سے پھرادی کے قدم چومنے دامن آنکھوں سے نکالنے

اگر کسی جگہ کا نشان راوی دیتا تو وہ بان کی خاک اپنے ستم پر ملے اگر تپھر ہوتا وہو کر پٹے اور کپڑوں پر شل گلاب چھڑکتے اگر کسی سید سے خصوصیت شرعی ہوتی آپ منت کر کے تصفیہ کرا دیتے اور فرماتے سادات عظام کے ساتھ کابل بیت بنوی ہیں شریعت یون انین برتنی چاہیے بلکہ انکی خدمت میں بادب تمام نصیب کرنی لازم ہو ایک ہفتہ پیشتر اس واقعہ کے کہ رانا سالکانے مسلمانوں سے لڑکر قلعہ جمیشہ لیٹ لیا آپ نے آکر مسلمانوں کو بشارت حضرت خواجہ غروب نواز اس واقعہ کی خبر نہ کر شہر سے باہر کر دیا بھتا آپ کا معمول تھا کہ نصف شب گزرے حضرت خواجہ کے روضہ پر تشریف لائے نماز تہجد ادا کر کے حاضر ہوتے اور نماز چاشت تک کسی سے ہمکلام نہ ہوتے بعد نماز چاشت درس علوم دینی دیتے بعد کھانا کھاتے کے تھوڑی دیر لیٹتے پھر عصر تک اور اذان من مشغول رہتے پھر تفسیر مدارک مجلس میں بیان فرماتے جب موقع آیات و عدد و وعدہ آتا بہت روتے آنکھیں آپ کی غایت شب بیداری سے سرخ و آشوب زدہ ہو گئی تھیں آپ نصف شب میں جب حاضر روضہ خواجہ بزرگ ہوا کرتے تھے در روضہ کھل جاتا تھا جب کیفیت سکون معلوم ہوئی ایک شخص نظر امتحان شب کو آپ کے ساتھ چلا جب آپ اندر تشریف لے گئے اس شخص نے بھی اندر نہ رکھنا چاہا دو دن کو اڑھائی لگے وہ بکرجان بلب ہوا فرمایا دکر نے لگا کہ با شیخ میں نے توبہ کی کو اڑھائی اسے چھوڑ دیا سلسلہ بنوی میں کہ آپ کی عمر نوے سال کی تھی پھر اپنے وطن نارول میں آئے ہا برس تک یہاں قیام فرمایا ایک روز آئمہ دین مجذوب نے آپ سے آکر کہا کہ نکو آسمان پر بلائے ہیں آپ فوراً ناگور کو روانہ ہوئے اور پہنچ کر یمن وفات پائی منقول ہے کہ حالت سکوت میں جب کچھ اخلاق ہوتا آپ ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریر کرتے اور بخود جاتے میطوح اللہ اکبر کہتے پانچویں صفحہ کو جان بچن ہوے مدفن آپ کا اندر روضہ حضرت حسن ناگوری بنا

حضرت سید محمد قادری عجمی علیہ الرحمۃ

۱۵۳۳ ۹۷۰ ۱۳۰۴ ۸۱۰

نام آپ کا محمد کنیت آپ کی ابو العین الدین وطن آپ کا بغداد و شریف مجھ جو ایک قریہ ضلع کیا میں واقع ہے وہاں آپ نے سکونت اختیار کی آپ اولاد سے حضرت نعمت الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ہیں خرقہ خلافت قادریہ آبائی سلسلہ سے آپ کو ملا ایک سو تین برس کی عمر ہائی مگر قواسم جیلانی میں کوئی فرق نہ آیا آپ اپنی دلی خواہش سے علماء و فضلاء و عوام سے ملنے بیارون کی عیادت کرتے غزوہ دکن کی تعزیت فرماتے امر جو آئے اور زہر پیش کرتے تو لے لیتے بقدر حاجت رکھنے باقی عمر باکوبان دیتے آپ نے بہت حج کیے روزہ ہر روزہ اکثر رکھے صغریٰ میں آپ سے بہت کرامتیں ظاہر ہوئیں ایک شخص کو مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر

دیا وہ سونا ہو گیا ایک گروہ آفتاب پرست آپ کی ہدایت سے مسلمان ہو گیا اور آپ نہایت خوش بیان
 تھے مکہ میں آپ آٹھ برس وعظ فرماتے رہے اور آپ سب زبانیں جانتے تھے بعد اکتساب علم کے حسب
 حکم اپنے والد ماجد کے قرن کے جنگل میں دو برس تک ریاضت کرتے رہے برابر صائم رہتے اور دفتون کے
 پتے سے افطار فرماتے اور عبادت الہی میں شب و روز مصروف رہتے وہ ان سے آپ کو ایک شخص بکڑ
 نے کیا غلام بنایا لکڑی جنگل سے کٹواتا تھا اور بھی آپ ایسے اور لوگ بھی اسکی گرفتاری میں تھے اگر روز
 ایک شہر سامنے آیا اور آپ کے اشارہ سے مر گیا یہ خبر اس شخص کو ملی اسنے معذرت کر کے آپ کو رخصت
 کر دیا ستائیس برس کی عمر سے آپ دعوت حق میں مصروف ہوئے سترہ سال میں مظاہرین ۳۹۰۰۰ حجاب
 تیمور دہلی کو تاراج اور سلطنت تعلقہ کو برباد کر کے چلا گیا تب سے ہندوستان میں طائفۃ المسلمو کی
 ہو گئی ہر جگہ ایک شخص راجہ و بادشاہ بن بیٹھا جو نامی قوم کا کوئی ایک زمیندار بڑے جاوہ چشم کا
 تھا اسنے عام رعیایا پر انواع ظلم شمر وع کیا خصوصاً مسلمان رعایا پر زیادہ تر اسکی سختی تھی علانیہ
 نماز وغیرہ وہ لوگ نہیں پڑھ سکتے تھے ایک شخص مسیح علی نے اس سے جا کر بہت کچھ کہا مگر اسنے نہ مانا
 نہ کہ اسنے سارے کتبہ کو قتل کیا وہ بیچارے کی طرح جان بچا کے بھاگے سفر کر کے مسلمان حکام پاس فرما
 لے گئے مگر وہ لوگ خود اتر حالات میں تھے کوئی انکی فریاد کو نہ پہونچا تب وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے
 گئے اور محاورہ قبول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رہے ایک شب انھوں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تو بھلا جاو اور سید محمد بن سید درویش کو ساتھ لیکر ہندوستان جاوہ ظالم انکے
 ہاتھوں اپنے سزائے اعمال کو پہونچے گا اور اسی رات کو آپ نے اور آپ کے والد نے بھی خواب دیکھا
 اسوقت آپ لوگ جبال میں تھے مکہ معظمہ سے آپ واپس آچکے تھے ایک روز صبح کی نماز کے بعد آپ
 دونوں بزرگ مغموم بیٹھے تھے شہزادی نے پوچھا کہ سبب حزن کیا ہو آپ نے فرمایا کہ دو اہم بیون ہو کہ سبب
 شیخ علی بام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہو اور سید محمد کو انکے ساتھ ہندوستان جانے کا حکم ہو چنانچہ
 شیخ علی پہونچے اور ساری کیفیت کذشتہ بیان کی اور آپ انکے ساتھ ہندوستان مع چالیس رفقا و خادم کے
 روانہ ہوئے قندھار پہونچے منہور تبریزی نے آپ سے پوچھا کہ عورت جسکا جوڑہ یا چوڑی بندھی ہو وہ بال
 گنہگار نہاے یا کیا آپ نے وہ حدیث جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروایت ہو پڑھی قال انبی صلی اللہ علیہ
 وسلم یکفیک اذا بل اصول شمرک یعنی بال کی جڑ کا تر ہو نہ تجھے کافی ہو اسکے دل میں آیا کہ نعوذ باللہ منہما
 پتا بسنے یہ حدیث اپنی بی بی کی خاطر سے کہدی ہو اس خطرہ پر آپ مطلع ہوئے اور اسے ڈانٹا
 کہ کلام عجیب صلی اللہ علیہ وسلم کل وحی ہو تو کیا خیال دل میں رکھتا ہو اسنے خیال سے انکار کر کے کچھ

زبان درازی کی آپ نے فرمایا کہ دیکھ تیرا دل کیا کتا ہے، یکبار اسکا دل حرکت میں آیا اور زبان فصیح آجی
کلام کی تصدیق کی حاکم قندھار نے اس بے ادبی کی جزا میں اسے سولی دینی چاہی آپ نے شفاعت کی
خلیفہ قندھار مع اپنے توابعین کے مرید ہوا اور علاؤ الدین تبریزی کو آپ نے خرقہ خلافت بھی عطا فرمایا
اور موتو اقبل ان موتو اتی تعلیم کی اور تین دن مہمان خلیفہ رہ کر رخصت چاہی خلیفہ نے عرض کی تھوڑے روز
روغن انہ روز میں آپ نے فرمایا شرط مہمانی ہو چکی تھے ہمیں سنا ہے جس انقیض علی باب الاسبیر
مجبور خلیفہ نے رخصت کیا اور بہت کچھ گھوڑے اور اونٹ پیشکش کیے آپ نے سب ہر اہمیان تقسیم
کر دیے صرف ایک اونٹ اپنی سواری کو رکھ لیا وہاں سے روانہ ہو کر ملتان پہونچے وہاں سجد اخئی
سراج اپنی بی بی سمیت آپ کے مرید ہوئے ایک شخص نے آکر سید اخئی سے اپنا حال مصیبت بیان کیا اور اپنے
بھائی کا حکم کرنا اور برائی مان کر بیانی کر کے استمداد چاہی آنھوں نے عالمانہ جواب دیا آپ نے
فرمایا حاسد کو حرجلاتا ہی جاؤ اپنے حاسد کا حال دیکھو وہ جو گھر آیا تو اسکو جلا بھنا کر پایا یا معلوم ہوا
کہ ابھی فوراً از خود اسکے بدن میں آگ لگ گئی ہر چند کوشش ہوئی مگر نہ بھی خاک سیاہ کر دیا جب آپ
بغداد شریف سے روانہ ہوئے تھے تو آپ کے والد بزرگ نے فرمایا کہ تمھاری طبیعت تجرید کی طرف بہت
مائل ہے مگر جب ہندوستان جانا تو کسی اپنے کفو میں ضرور نکاح کرنا اور سنت نبوی سے متمتع ہونا چنانچہ جب
آپ قندھار سے چلا تو موضع سور پور میں جہان سید حسن مقیم تھے ٹھہرے اور آنھوں نے خواہش میں لکھا
کہ سید محمد آئے ہیں تم آنکو استقبال کر کے لاؤ اور اپنی خواہر سے انکی مناکحت کر دو چنانچہ وہ پیشوا کی کر کے
لائے اور پندرہ روز مہمان رکھا اور اپنی خواہر سے عقد کر دیا سالارہ میں آپ سات مہینہ مقرر کئے ہوئے
چالیس اولیاء ان کے ساتھ اس موضع میں جسے اب ترہنا کہتے ہیں پہونچے شیخ علی ہندی کو ساتھ لے کر اس
راجہ جیون کے پاس تشریف لے گئے اور بہت کچھ اسے وعظ و نصیحت کی مگر اسکو کچھ بھی اثر نہ ہوا آخر
مجبور ہو کر آپ یہ فرما کر اٹھے کہ قبچہ فرعونیت سوار ہو تو مثل اسکے عرق فنا ہوگا آپ کے اٹھتے ہی
بارش شروع ہوئی اور ایک آبرو ندی کا اُسکے قلعہ کے پاس تھا اُسی راہ سے اسقدر پانی آیا کہ
تمامی قلعہ اسکا سہارا ہو گیا اور وہ مع قبایل و عشائر اور مع لواح اپنے اس بحر فحاش میں ڈوب دھک لاک
ہو گیا جب پانی کم ہو گیا تو آپ نے وہیں قیام اختیار کیا وہاں بالکل جنگل و میدان ہو گیا تھا راجہ کا
بھائی بارادہ عرض لشکر لے کر آیا مگر آپ لوگ اسکی آنھوں سے نہان رہے وہ واپس چلا گیا چند
دن میں مقیم رہے ایک چرواہا گائے بہت سی لے ہوئے جاتا تھا اُس نے دیکھا کہ اس میدان و جنگل میں جان
ورندہ و گزندہ کثرت سے ہے یہ لوگ کیونکر رہتے ہیں جب نزدیک گیا دیکھا کہ ایک اثر دھا آیا اور آپ کچھ بائیں

کہیں اسے دیکھ کر استعجاب ہوا آپ نے اس سے فرمایا کہ تھوڑا دودھ لاؤ اسنے کہا سب گائین مین گھر دودھ
 چکا ہوں اب کسی مین دودھ نہیں ہی آپ نے ایک گوسالہ کی طرف اشارہ کیا اسنے کہا کہ یہ تو خود بچہ سرور
 دودھ پیتا ہے اس مین دودھ کہاں سے ہوگا آپ نے پھر اسی کی طرف اشارہ کیا وہ جب اس کے نزدیک گیا تو
 اس کے مثل گائے بچہ دار کے تھن بنا ہر تھا اس مین سے دودھ جاری تھا اسنے وہ کے حاضر کیا آپ نے
 تھوڑا اس سے ساپ کو دیا کہ پی لے اور ہمیشہ تجھے دودھ پہنچا کرے گا آئندہ کسی کو آزاد نہ دینا وہ چپکرا
 مسلمان ہو گیا اور آپ کی خدمت مین حاضر رہا ایک روز دو شخص ایک ہندی کے کنارے بیٹھے ڈالین مار کر
 رو رہے تھے اسنے حال پوچھا انھوں نے کہا کہ یہ گھوڑا جو مرا ہوا پڑا ہے حاکم بہار نے مجھے اس کے لانے کو
 نہایت شوق اور اشتیاق سے بھیجا تھا اور وہ بڑا بے رحم ہی اتفاقاً وہ یہاں مر گیا اگر ہم مرنا اسکا جاکر ظاہر
 کریں تو وہ بادر نہ کرے گا مجھے خوف جان ہی اسنے کہا کہ فلاں مقام پر ایسے بزرگ مین اسے جاکر دعا چاہو
 وہ دونوں اسنے عرض حال کیا آپ نے فرمایا کہ گھوڑا کیونکر زندہ ہو سکتا ہے وہ لوگ مایوس خنجر کا لکر
 مستعد خود کشی ہوئے آپ نے منع کیا اور گھوڑے کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ تم باذن اللہ وہ گھوڑا
 جی اٹھا آپ نے ان لوگوں پر سخت تائید کی کہ اس کرامت کا ذکر کمین نہ کریں اور اگر کرینگے تو اسی وقت گھوڑا
 مر جائیگا وہ لوگ آپ کے حیدر پر ہاد گھوڑا لاکر حاکم بہار کو دیا بہت کچھ انعام پایا اور مقرب بارگاہ ہوئے
 ایک روز مجلس مین ذکر کرامت ادا کیا تھا بیاختہ انکی زبان سے نکلا کہ عیشیندہ کو بودا مند دیدہ
 اور حقیقت بیان کی حاکم نے کہا اسی کیا تصدیق ہی انھوں نے کہا کہ دیکھیے گھوڑا مر گیا حاکم نے جاکر
 دیکھا تو گھوڑا پڑا ہی معلوم ہوا کہ ابھی گرا اور مر گیا وہ نہایت متعجب ہوا اور فوراً روانہ ہو کر خدمت مین آپ
 کے آیا اور مرید ہوا اور جہاں پر تھوڑا مال مرتبہ مرا تھا وہاں مسجد و خانقاہ آپ کے لیے بنادی اس کرامت کی
 شہرت کے سبب سے آپ پر خطرات کا ہیوم ہوا آپ لوگ بھی گھبرا گئے اور کہا کہ وہاں جاکر رہنا چاہیے جہاں
 زندہ اور گزندہ کثرت سے ہوں چنانچہ وہاں سے اٹھ کر اس مقام المجربین تشریف لائے اور ایک جنگل مین
 بود و باش اختیار کی ایک روز اذال ہو رہی تھی کہ مسنے کر مومن زمیندار راجہ کا بھائی شکار کھیلتا اسی جگہ
 جا نکلا اسے معلوم ہوا کہ وہی لوگ مین جنھوں نے اس کے بھائی کو غارت کیا ہے غصہ مین آکر حکم دیا کہ سکو
 قتل کر دے مرنے سے انعام و جاگیر پاؤ گے وہ مقصد ہلاک آپ لوگ کے چلے فوراً بر آیا بجلی چکی اور ان
 لوگوں پر گری اور ہلاک ہو گئے جب اسے خبر ہو چکی تو اسنے چاہا کہ یہ لوگ ساحر مین اس کے بیٹے کو سحر ذاتی کا
 غوہ تھا بہت ساحر وں کو ساتھ لیکر آیا پھر برسیا بسد کا پیر زخمی ہوا آپ نماز مین تھے شیخ محمد مجذوب کو غصہ آیا
 وہ ایک لکڑی لیکر اسکو اوپر سے مار بیٹھا اور اس کے بیٹے کو ہلاک کیا اس خبر کو سنکر وہ کر مومن خود ہزاروں

لے کر چڑھ آیا سید پر تلوار چلائی سید کی نظر اسپر پڑی بہیت سے تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر اُسکے پیٹ میں لگی پیٹ چاک ہو گیا آئینہ نکل آئین وہ ہلاک ہو گیا اس واقعہ کے بعد آپ نے اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا وہ مثل درخت کے سرسبز ہو گیا آپ نے فرمایا اب ہمیں اقامت کر دگا وہین میدان میں بے سایہ رہنا اختیار کیا ایک روز جاڑے کے سبب سے لوگ گھبرائے ایک شخص نے کہا الحویلی و لہر و قتل آپ نے فرمایا کیونکہ میں یہی کرتے ہوں اسکے صبح ہو کر ہزار دینار نذر کے پہنچے آپ نے سب سامان درست کیا بعد اُسکے ملک قاذون نے جب بعد چلنے بستے لینے کے توبہ کی اور مرید ہوا اور آپ کی دعا سے اُسے خسروانہ ملا اسنے اچھوٹا آپ کے رہنے کا مکان بنا دیا جب مکان بن گیا تب آپ نے موضع سدر ہر سے اپنے عیال کو منگایا اور مستقلاً مجمہر میں بود و باش اختیار کی غزوہ ربیع الاول کو آپ نے وفات فرمائی تھوڑا قبل وفات کے لفظ عشق کو دوبار ارشاد کیا تھا بعد وفات کے کسی کو خیال آیا جو آیا تو تکرار لفظ عشق مادہ تاریخ وفات ہو

حضرت سید محمود لاہوری قادری علیہ الرحمہ

۱۵۳۵	۹۷۳				
------	-----	--	--	--	--

آپ سید صحیح النسب ہیں والد بزرگوار آپ کے حضرت شمس الدین المشہور شمس العارفین تھے آپ بعد وفات والد بزرگوار کے غور سے ہندوستان میں تشریف لائے اور لاہور میں اقامت اختیار کی آپ کے اُستاد کا شہرہ ہوا اور ایک خلقت مرید ہوئی چونکہ بروز اول سبت و بدار رسول اکرم سے سرفراز فرماتے تھے اسلئے حضور ی لقب ہوا۔

سلطان محمد بابر شاہ

۱۵۳۰	۹۳۷	۱۵۳۵	۹۳۲		
------	-----	------	-----	--	--

یہ بادشاہ فرارنرواے اندجان تھا سید محمد بنو یمن یہاں تخت نشین ہوا تھا جب سلطان ابراہیم شاہ دہلی کے عہد میں اُمرانے فرمایا دہو پچائی قصد ہندوستان کیا مگر کچھ دنوں اپنے علاقہ کے لئے بیٹھنے باز نہ کھایا آخر ہندوستان میں آکر ابراہیم شاہ سے لڑا فتحیاب ہو کر اُسکے عہد میں دہلی کا بادشاہ ہوا جب ہندوستان کا قصد کر کے جیلارہ راہ من قلعہ کابل و قندھار فتح کرتا ہوا پانی پت پہنچا یہاں میدان جنگ قسرا پایا ابراہیم شاہ سے لڑا راتوین رجب اور جمعہ کو اُسکے لشکر کو یمن نے ابراہیم شاہ کو قتل کیا سر کاٹ کر اُسکے گھوڑے کے پیچھے ڈالا بادشاہ نے دہلی پہنچ کر فوراً

شاہزادہ ہمایون کو اکبر آباد روانہ کیا کہ قلعہ و خستہ شاہی کی حفاظت کریں خود بھی بندوبست دہلی کے بہت جلد آگرہ چلا گیا ابراہیم شاہ کی والدہ سے کہ اندر قلعہ کے تھیں سب اسباب و خزانہ لے لیا شہزادہ کو روپیہ و ایک بجرہ سہرتہ شاہزادہ کو دیا شہزادہ کو بھی بہت کچھ دیا بیگمات کاہل وغیرہ کو تحایف بھیجے خلاصہ یہ کہ اس قدر واد و ہش ابراہیم شاہ دہلی کے کی کہ لقب قلندر کا پایا اس وقت بجز آگرہ و دہلی تمام ملکوں میں افغان سرکشی کر رہے تھے اسے رفتہ رفتہ سب کو مطیع کیا و بہت گان شاہ مقتول پر ہمدانی کی جو کچھ مال و خزانہ آٹکا تھا انھیں بخش دیا ابراہیم شاہ کی والدہ کے لئے ان کو روپیہ و خیمہ و اور مقرر کیا تمام موسم برسات آگرہ میں بعیش و آرام بسر کیا عدل و انصاف سے سلطنت کو رونق دی حوالی آگرہ میں راجگان سے جنگ عظیم ہوئی مگر سلطان انخیاب ہوا چھٹی جمادی الاول کو بھارہ تپ بمقام آگرہ رحلت کی نفس چھ مہینے تک آگرہ میں امانت رہی پھر کامل لجا کر دفن کیا صورت موت کی بعض مورخین نے یہ لکھی ہو کہ شاہزادہ ہمایون سخت بیمار ہوا ابراہیم شاہ نے بھی بادشاہ بدرفتہ زندگی بہت مغموم ہوا ایک شب بیدار رہ کر گردشاہزادہ بچہ را کیا اور دعا کی کہ یہ اچھا ہو جائے میں مرجاؤں دعا قبول ہوئی ہمایون کا مرض کم ہوتا چلا اور یہ مرض بنایا آخر مردہ اچھا ہوا یہ مر گیا

سلطان ہمایون شاہ دہلی

۱۵۵۵ ۹۶۳ ۱۵۳۰ ۹۳۷

پہلے نام ذلیفہ شہنشاہ شہنشاہ بنہ سلطان محمد کا دوران میں پیدا ہوا چوبیس برس کی عمر میں بعد وفات بابر شاہ آگرہ میں تخت نشین ہوا منصب و مواجب سب کے بحال رکھے روز جلوس سیر اور یا میں شغول ہوا ایک کشتی زبردست عقین کو مرحمت کی تاریخ جلوس بھی کشتی زبردست چھ مہینے کے بعد قلعہ کا بصرہ کا رخ کیا یہاں کے حاکم نے تحفہ پیشکش کر کے اطاعت قبول کی تھوڑے زمانہ میں شاہزادہ ہمایون کو بھارہ تپ بمقام آگرہ رحلت کی نفس چھ مہینے تک آگرہ میں امانت رہی پھر کامل لجا کر دفن کیا صورت موت کی بعض مورخین نے یہ لکھی ہو کہ شاہزادہ ہمایون سخت بیمار ہوا ابراہیم شاہ نے بھی بادشاہ بدرفتہ زندگی بہت مغموم ہوا ایک شب بیدار رہ کر گردشاہزادہ بچہ را کیا اور دعا کی کہ یہ اچھا ہو جائے میں مرجاؤں دعا قبول ہوئی ہمایون کا مرض کم ہوتا چلا اور یہ مرض بنایا آخر مردہ اچھا ہوا یہ مر گیا

شیرشاہ بعد عادل شاہ کے تخت نشین ہوا تھا اور ابھی چند مہینے گزرے تھے حکمران تھا اسکو قتل کر کے دہلی و اگرہ اپنے قبضہ میں لایا چھ مہینے بھی ہوئے نہ گزرے تھے کہ کوٹھے سے گر کر مر گیا۔

حضرت محمد نعوث گوالیارمی علیہ الرحمۃ

۱۵۶۲ ۹۷۰

آپ اعظم اولیائے ہند سے ہیں طریقت میں سلسلہ ارادت حضرت شیخ حاجی حمید خلیفہ حضرت شیخ قانون شہلا سے لکھتے تھے تربیت باطنی حضرت نعوث پاک رحمہ اللہ سے پائی مراتب اقطاب و نعوث تک پہنچے آپ نے حصر چارہ خانوادہ سے فیض باطنی و خرقہ حاصل کیا ہوساحت بھی بہت کی سفر میں ہمیشہ ایک مٹی کا گھڑا پانی سے بھرا ہوا سر پر مصلیٰ بغل میں اور عصا ہاتھ میں آپ کے ہوتا تھا آپ جاست میں ضعیف بھی بہت تھے ابتداء میں اہل دعوت تھے قلعہ کالجور میں دعوت اسماہیسی کی اور ایسا کمال حاصل کیا کہ ہندوستان میں اسوقت آپ کا نام ہی نہ تھا بالآخر اسکو یکاڑ بھجکر صفائی باطنی میں مشغول ہوئے اور ایسی سعی فرمائی کہ قطب وقت ہوئے چودھویں رمضان کو سفر آخرت فرمایا

سلطان شیرشاہ

۱۵۴۵ ۹۵۲ ۱۵۴۰ ۹۴۷

منقول ہو کہ جب یہ بادشاہ حل مادر میں تھا کہ اسکی مان نے خواب میں دیکھا کہ آفتاب آسمان سے اس کے گود میں اتر پڑا خواب سے بیدار ہو کر شوہر سے ذکر کیا شوہر نے بہت کوڑے مارے یہ نہایت رنجور ہوئی صبح کو شوہر نے یہ کہہ کر معدت کی کہ میں نے اسے یہ تمہیں سچ دیا کہ باقی شب نیند نہ آجائے کیونکہ پچھلے وقت کا خواب یہ صحیح ہوا کرتا ہو۔ منقول ہو کہ بچپن میں ایک دن ایک درم کے لیے اپنے باپ سے چل رہا تھا اور وہ نہیں دیتا تھا اسوقت ایک فقیر صاحب آئے اور فرمایا افسوس ہو کہ ہندوستان کا بادشاہ ایک روپیہ کے لیے رو رہا ہو باپ نے جانا کہ یہی تعبیر خواب ہے نام اصلی اسکا فرید خان تھا قوم سے افغانان سور کے ہو شیر کا شکار تلوار سے کیا تھا جب سے شیر خان مشہور ہوا اور بعد تخت نشینی کے شیرشاہ کہلا یا سلطان بملول لودی کے زمانہ میں ابراہیم خان جہاںمجد شیرشاہ ہندوستان میں آکر امیر بادشاہ دہلی ہوا اسکے بیٹے حسن خان نے پرگنہ شہسوارم و خواص پور شاہان شرقی سے جاگیر میں پایا تھا شیرشاہ ہمایون شاہ سے لڑ کر ستائیسویں شوال ۹۷۰ میں تخت نشین ہوا اسی سال میں ایک قلعہ لب دیا جمعیلم تعمیر کرایا کہ اب تک موجود ہے یہ قلعہ لاہور سے ساٹھ کوس کے فاصلہ پر بنگالہ سے پنجاب تک پختہ ترک

و مسافر خانہ و چاد پختہ و دود کو کس کے فاصلہ پر بنوایا جس بادشاہ کا یہ معمول تھا کہ جب دسترخوان پر خود بیٹھتا تھا تو ہر چوب پڑتی اور یہ انتظام تھا کہ سلسلہ مسلسل اس نفاذ کے کی آواز تمام سلطنت میں پہنچ جاتی جو مسافر سرزمین ہوتا اسکو آسودہ وقت کھانا دیا جاتا لیکن محمد عادل ہاتھی پرسوار کہیں جا رہا تھا اور کسی بقال کی بیوی اپنی انگنائی میں برہنہ نہ رہی تھی محمد عادل کی نظر پڑی اور پان کا ایک بیڑا اسپر ڈال دیا وہ عورت کہ نہایت عصمت دار تھی یہ معلوم کر کے کہ غیر مروتی برہنہ دیکھا آپ جان دینے پر آمادہ ہوئی شوہر اسکا اتفاقاً وقت پر آگیا اسکو سمجھا کر خود کشی سے باز رکھا پان کا بیڑہ اپنے ہاتھ میں لیکر داد خواہی کو آیا سیر شاہ نے اسکی فریاد سنی حکم دیا کہ عادل کی بیوی کو لاؤ اس بیٹے کو ہاتھی پرسوار کر دو کہ یہ بیڑہ پان کا ہاتھی پر سے عادل کی بیوی پر ڈالے ہر چند امرائے اس حکم کی تبدیل میں بہت کوشش کی مگر بیکار بقال خود ہمت شاہی دیکھ کر عرض سے باز آیا یہ بادشاہ نہایت عادل و رفاہ خواہ رعایا تھا کالجری لڑائی میں حقہ اسے آتیش قلعہ کی جانب پھینکے جاتے تھے اتفاقاً ایک حقہ قلعہ سے ٹھوکر کھا کر بارود کے تودہ میں آگرا جس سے شیر شاہ مع اکثر سپاہیوں کے جل کر نجان ہوا تو یہ مرگ تھا مگر ہمت نہ ہاری تھی لشکر کو یہ نیکو ترغیب دیے جاتا تھا یہاں تک کہ قلعہ فتح ہوا اور راجہ کرت سنگھ عالم قلعہ قیہد ہو گیا جب یہ خبر شیر شاہ کو ملی اچھو لہ کہہ کر جان چلی

سلطان سلیم شاہ			
۱۵۵۲	۹۶۰	۱۵۴۵	۹۵۲

بعد شیر شاہ اپنے باپ کے تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت عادل رعایا پرورد تھا انتظام مہمات سلطنت اس خوب سے کرتا کہ کسی سلطان نے نہیں کیا شیر شاہ کے جہد مسافر خانہ بنوائے تھے اسے ایک ایک درمیان ہر دو کے اور زیادہ کیے مسافروں کے کھانے پینے کا بخوبی سامان کر دیا خج شاہی سے کھانا مقرر کیا سلطان آدم سے خوب لڑا لاہور کو تباہ کر کے کوہ سواک پر قلعہ تعمیر کرایا ہر گنہ گین قانون کو مقرر کیا جسکے متعلق یہ کام تھا کہ سرشتہ و رست رکھے رعایا کی ساری حقیقت آبادی کی صورت اور انتظام افزونی و زراعت وغیرہ سے اطلاع دیا کہ و خود کو شان رہے

سلطان فیروز شاہی			
۱۵۵۲	۹۶۰	۱۵۵۲	۹۶۰

بارہ سال کی عمر میں حسب وصیت اپنے باپ سلیم شاہ کے گوالیار میں تخت نشین ہوا تین دن یا تین مہینے کے بعد مبارز خان براور زدہ شیر شاہ کے ہاتھ سے قتل ہوا

سلطان محمد عادل شاہ عدلی ۶۷

۹۶۰ ۱۵۵۲ ۹۶۲ ۱۵۵۴

نام علی مبارزخان ہوا اپنے بھتیجے کو قتل کر کے آنیسویں جادی الاول کو تخت پر بیٹھا اور عادل شاہ نام رکھا
 ہیہوہ ہو سر کو کہ یہ دونوں بیٹے ریواڑی کے رہنے والے تھے صاحب ملک و مال کیا ہیہو بقال گلیوں میں تک
 بیچتا پھرتا تھا پھر اسلام شاہ (سلیم شاہ) کے اردو میں دوکان کر لی تھی بعد چند سے اسلام شاہ کا مودی ہوا اور
 اپنا اعتبار جایا محترم بنا انتظام مالی و ملکی میں دخل حاصل کیا رفتہ رفتہ اس بادشاہ کے زمانہ میں کل مہم علی اسکی
 تعلق ہوئے اور خطاب راجہ کمر جیت کا پایا بادشاہ صرف نام کو تھا سلطنت یہی بقال کرتا تھا متغول ہو کہ بغیر
 نہایت ہی کریمہ منظر تھا گھوڑے کی سواری ہمیں جانتا تھا باقی پر سوار ہوتا تھا مگر قتل و شورش بجاغت و دیوری
 میں کامل تھا ابراہیم خان چچیر بھائی شیر شاہ کا ملک اور بادشاہ کی حالت دیکھ کر بقول اسکا جمع کر دلی کا بادشاہ
 ہو بیٹھا محمد عادل شاہ تاب و مقاومت نہ لاکر چنار میں پناہ گزین ہوا نام اسکا عادل تھا مگر انصاف سے کچھ آگاہ
 نہ تھا اسلیئے عوام الناس عدلی کہہ خطاب کرتے تھے تو نگیر میں بہادر شاہ مالک بنگالہ کے ہاتھ سے قتل ہوا صرف
 پندرہ مہینہ دہلی میں سلطنت کی

حضرت سلیم چشتی ۶۷

۱۸۳ ۱۴۷۷ ۹۷۹ ۱۵۷۱
۱۸۷ ۱۴۸۲ ۹۸۱ ۱۵۷۲

آپ اولاد حضرت فرید شکر گنج بہن نام نہای آپکا ہندو میں سلیم اور عرب میں شیخ ہندو والد ماجد آپکے باوا الدین بچہ
 میں لودھیا نہ میں رہتے تھے یہاں سے دہلی آکر محلہ علاؤ الدین زمرہ پیل میں قیام فرمایا چنانچہ حضرت سلیم کا
 مولد یہی ہے جب آپ پیدا ہوئے سر مبارک زمین پر گرا دہاں کوئی دانہ پڑا تھا کہ آپ کی پیشانی میں چھپ گیا جسکا
 نشان تا بزرگ تھا آپ فرماتے ہیں جس وقت یہ دانہ چھپا تھا میں نے چاہا تھا کہ نکال ڈالوں کیونکہ سخت تکلیف ہوئی
 تھی پھر یہ خیال ہوا کہ اس فعل سے اسوقت کے مفتون عالم ہونگا آپ کے والدین نے جب دہلی چھوڑ کر فتح پور میں
 اقامت فرمائی اور یہیں وفات کی آپ کے بھائی شیخ موسیٰ نے پرورش کی بالغ ہو کر ارادہ سفر کا کیا بھائی
 آپ کے یہ فرما کر سمجھانے لگے کہ میرے کوئی بچہ نہیں جو میں تمکو جدا نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا خدا آپ کو
 فرزند عطا کرے گا چنانچہ لڑکا تولد ہوا آپ نے ستر ہند کی جانب سفر کیا حضرت شیخ مجد الدین سے علوم
 ظاہری حاصل کیا ۳۱۰ھ میں بیعت اللہ شریف تشریف لے گئے کئی حج کیے ایک مدت تک مجاور رضیہ
 تمبر کہ حضرت صلح رہے پھر رخصت ہو کر قالمیم عرب و عجم کی سیر کی فیض صحبت بزرگان حاصل کیا اس قدر میں
 حضرت ابراہیم چشتی سے بیعت حاصل کی خرقہ خلافت پایا اکثر سالن ان عرب آپ کے مرید ہوئے اور خرقہ پایا بعد

معاودت میسری کے ایک پہاڑ پر گوشہ گیر ہوئے ریاضت و مجاہدہ میں بسر کرنے لگے شادی کی صاحب اولاد ہوئے
 ۱۲۰۰ھ میں باعظافاد و مشہور بقال سفر حج کیا معراج الولایت میں مذکور ہو کہ جب سلیم شاہ نے بعد وفات پر
 اپنے قصد رخت نشینی کا کیا مگر کچھ شکر شاہی عادل شاہ کے ساتھ جلا تھا اُسے ایک مہم کو آپ کے حضور میں
 بغرض عرض دعا بھیجا آپ نے فرمایا فوراً سوار ہو کر باہر جاے سارا لشکر جو عادل کے ساتھ ہو اُسکے ساتھ جوبانگا
 اسلام شاہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور اپنی مراد پائی۔ نقل ہو کہ ایک روز قاضی غیاث الدین نے کہ آپ کے خلیفہ
 و ابراہیم آباد کے قاضی تھے آپ سے عرض کی کہ مجھ سے اور شاہ عادل سے ملاقات ہو چاہتا ہوں کہ آج
 اُس سے ملوں حضور اپنا گھوڑا عراقی منجھے دین کہ اُسکے نذر کر دین آپ نے فرمایا کہ گھوڑا دیتا ہوں مگر بس شرط
 سے کہ سلطان اپنی سواری میں رکھے دوسرے کو نہ دے اگر کسی اور کو دیکھا اُسکی دولت کو تنزل ہو گا قاضی
 وعدہ کر کے گھوڑا لے گئے بادشاہ کو نذر دیکر حقیقت حال عرض کی اُسے منظور و قبول کیا تھا رابادشاہ کے کسی
 مصاحب نے وہی گھوڑا طلب کیا بادشاہ نے دیدیا قاضی جب واپس آئے اور ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ
 اُسے اپنی دولت کھوئی چنانچہ چند دنوں میں اس بادشاہ پر ایسا دوبار آیا کہ بادشاہی عہد ان سے جاتی رہی فتحپور
 کی آبادی سے پندرہ سال پیش آپ نے فرمایا تھا کہ یہاں عمارت عالی ہو بنوائی ہو جسکا ارادہ یہاں رہنے کا ہو
 اپنا مکان وسیع بنائے پھر گز بھر بھی جگہ وسیع نہیں ملے گی مگر لوگوں نے درندوں کے خوف سے کہ اکثر آجاتے تھے
 بڑے مکان نہ بنائے آخر جب اکبر شاہ آیا اور آپ کا معتقد ہوا جہانگیر بھی آپ کی دعا سے پیدا ہوا چکا اور تعلیم و تربیت
 کو آپ کے سپرد ہوا آپ نے تمام سالکان فتحپور کا اعزاز دربار شاہی میں بڑھایا عمارت عالی یہاں بنا ہوئی شہر
 عظیم آباد ہوا آپ ایک روز محلات شاہی میں تشریف لے گئے اور فرمایا یہ محل دیا نہیں ہو جیسا مجھے دکھایا گیا
 تھا دو کوئی اور ہو یہ فرما کر نقشہ زمین پر کھینچا بادشاہ نے اُسی نقشہ کی عمارت و خانقاہ کی بناؤالی تاریخ پناٹائی
 مسجد الحرام اور تاریخ تغیر خانقاہ اکبر ہوا آپ جب دوسری مرتبہ حج کر کے واپس آئے فرمایا دو امر سے ایک
 کے کرنے کو میری چاہتا ہو یا بولنا چھوڑ دوں یا کھانا اُردان نے عرض کی سکوت سے باب فیض بند ہو جائیگا ترک
 طعام میں اختیار ہو چنانچہ آپ نے یہی اختیار کیا آخر تک کبھی خواہش بھی نہ ہوئی دسویں بار میں روز آپ
 ایسے کھانے سے افطار کرے جس میں گوشت کا لگاؤ نہ ہوتا ایک روز آپ کی مجلس میں کچھ ذکر سرود ہوا تھا
 ایک شخص نے یہ نقل بیان کی کہ کسی مالک کی لڑکی نے بادشاہ سے اپنے باپ کی ہڈی دکن لے جانے کی اجازت
 مانگی بادشاہ نے پوچھا تو اُسکی ہڈی کیونکر لے جائیگی اُس لڑکی نے جواب دیا کہ اُسکی ہڈی میں سوراخ ہو گا نے کے
 عمل سے ہوا اور آپ نے یہ نقل سن کر فرمایا تو کوئی ہڈی میں ایک سوراخ ہوتا ہو اور فقیر کی ہر ہڈی میں صد سوراخ
 ہیں یہ فرما کر اپنی ران چاک کر مولی حاضرین نے دیکھا کہ ہڈی مثل خاؤ زبور ہو صد سوراخ سنے ہیں آپ نے

فرمایا گائے کی قدر فقرا جانتے ہیں لوگوں کو کیا علم ہو آپ جب حج کو گئے تھے فجر گری متعلقان کی غیب سے فرماتے تھے نفقہ بھی اُنکا یون ہی ہو پچھاتے تھے فرماتے کہ تیریت تم سب کی پر یان گنہگار سے معلوم ہوئی ہے نفقہ تھا اور انھیں کے ہاتھ جاتا ہے یہ نقد از خود گھڑیں پائے جاتے اپنی حیات میں آپ نے بڑے صاحبزادہ بدر الدین کو حسب سنت حضرت فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اپنا قائم مقام کر کے سجادہ پر بیٹھلا یا آمنتیوین رمضان روز پنجشنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی مزار آپ کا فچوہر سبکری میں ہے

حضرت داؤد کرمانی قادری رحمہ اللہ

۱۵۷۴ ۹۸۲

آپ حضرت سید حامد قدس سرہ کے مرید و خلیفہ ہیں ریاضت و مجاہدہ میں اپنے وقت کے لاثانی تھے تمام تمام شب آپ نے اکثر رکوع میں اور کبھی سجدہ میں اور کبھی قیام میں بسر کیے جب آپ کا دل سارے دوسرے تعلقات ماسوے اللہ سے پاک ہو تو پیش باطن نفع ہوئی آپ متوجہ الی اللہ ہوئے پھر بشارت ہوئی کہ سلسلہ قادریہ میں حامد گیلانی کے ہاتھ پر بیعت کرو آپ فوراً روانہ ہوئے حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے تکمیل سلوک قادریہ کیے صاحب شجرۃ الانوار فرماتے ہیں کہ بشارت حضرت عوث آپ مرید سید حامد کے ہوئے منقول ہو کہ جب آپ مجلس میں بیٹھے تو نہایت مضطرب و مضطرب سے یہ ظاہر ہوتا کہ طلب کا انتظار ہی یا کوئی شکر گم کی ہو پھر دفعۃً ذوق پیدا ہو کر ایک حالت طاری ہوئی آپ اس وقت حقائق و معارف کے کماeil بیان فرماتے یہ بھی فرماتے کہ عراق کی جانب سے ہوا اگر میرے دل کو لگتی ہو یہ ہوا تمام خوشبو سے لمبی ہوتی ہو آپ نے بمقام شیر گڑھ علاقہ سے مضامفات لاہور میں وفات فرمائی مزار مبارک اسی شہر میں ہے ہزار ہا کرامتیں مزار مبارک سے ظاہر ہوتی ہیں بروز عرس سالانہ دور دو کلوگ آکر جمع ہوتے ہیں شب عرس کو جب ایک پیر گدڑ جاتا ہے روشنی تمام چراغ کی گل کردی جاتی ہے زائرین گرد و وضہ کھڑے ہتھ پین کا ایک ایک چادر نور کی ظاہر ہوتی ہے جسکو نامی حاضرین چشم ظاہر سے دیکھتے ہیں

حضرت شاہ نظام الدین مکارھی چشتی علیہ الرحمہ

۱۵۷۷ ۹۸۵

آپ شاہ یوسف المشہور شاہ جو شہنشاہ کے صاحبزادہ ہیں تعالج الاولیاء میں لکھا ہو کہ بارہ برس تک آپ حل مادر میں رہے حالہ کا علاج ہوا کیا مگر کچھ نفع نہ ہوا جب آپ چالیس دن کے ہوئے آپ کی والدہ نے آپ کی طرف دیکھا اور تبسم سے یون کہا کہ ای فرزندو بلند تیرے لیے میں نے بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں تیرہ برس تک تلخ دواؤں میں بھی کھائی ہیں آپ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا منہ مانا آپ کا بچا ہے مگر دوائیں سب میں نے کھائی ہیں

اور بارہ سال تک آپ کے بیٹے میں معنک تھا و آلدہ آپ کی اپنے چالیس دن کے بچے کی باتیں سن کر متحیر ہوئے اور اسی خوف سے جان بحق ہوئے آپ کی خواہش پرورش کی جب سن غور کو پہنچے مدرسہ جو دھن میں پھیل علم کی ایک شب خواب میں دیکھا کہ حضرت گنجشکر نے آپ کے سر پر ٹوپی رکھی اور فرمایا کہ خدائے تجھے خرقہ عطا کیا زیارت حرمین کو حاجب آپ بیدار ہوئے کیفیت خواب والد سے بیان کر کے اجازت لی اور چند ہمارے ہوں کے ساتھ عازم بیت المقدس ہوئے والد ماجد آپ کے بایا سے غیب قلعہ اسیر میں مقیم ہوئے عینا عادل شاہ آپ کا معتقد تھا جب آخر عمر ہوئی اس بادشاہ کو وصیت فرمائی کہ میرا لڑکا شاہ کھارہی خشکی کی راہ حج کو گیا ہر بیان بیگا اس کی خدمت کرنا مختاری جو مراد ہوگی بر لایکا چنانچہ جب آپ بعد حج موضع بکری میں پہنچے بادشاہ نے استقبال کیا نذر پیش کی مگر آپ نے قبول نہ کیا منقول ہے کہ آپ نے پلنچ حج کیے اور کبھی سفر مکہ یا معا دت میں نیت کعبہ کی جانب نہ کی اور نہ کبھی چڑے کا جونا پٹنا ایک طرف بچوؤں سے بھرا ہوا ساتھ لکھتے جب نیند آتی ہاتھ اس طرف میں ڈال لیتے بچوؤں سے اسے آپ بیدار ہو جاتے آپ صایم الدھردھ وقائم اللیل تھے چھ مہینے کے بعد افکار آتے جو کی روئی اپنے ہاتھ سے پکاتے خود کھا کرتے سو یا لان کو دیتے ایک دن آپ نے آسمان کی جانب سر کر کے اکر لوح محفوظ کو دیکھا نام حضرت حمید الدین چشتی کا نظر آیا فوراً اٹھے خرقہ و عصا وغیرہ آپ کے سپرد کیا جب آپ ہر ماہ بنورین رونق افروز تھے وضو کو پانی نہ شمع و دیر یاے تہمتی سے لاتے تھے ایک دن آپ نے شیخ محمود دہلوی فرمایا معلوم ہوا پانی وضو کے لیے لانے گئے ہیں آپ نے بہت افسوس کیا اور فرمایا ایک کڑہ پانی کے لیے بندہ خلا کو دستی خلعت ہوتی ہر پیر آٹھ کھڑے ہوئے اور عصا زمین پر مارا فوراً چشمہ جاری ہوا کہ اب تک ہوا اور نام اسکا انسانی ندی ہے جب آپ پٹ پانی بھی چشمہ کا پیچھے ہوا آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا ای پانی آتا ولی نہ کر آہستہ پل کر رہی رہ سکوں چنانچہ وہ پانی قائم ہو کر مثل چشمہ کے جاری ہوا کہنا اسے اس ندی کے عینا عادل شاہ نے خانقاہ بنوادی ہر ماہ بھی آپ کا ہمین ہو۔

۱۵۸۱ ۹۸۹ ۱۸۸۸ ۸۹۸

حضرت جلال الدین تھانی سری علیہ الرحمہ

آپ فاروقی دین اصل آپ کا پنج ہر سات برس کی عمر میں حافظ قرآن ہوئے اور سترہ سال کے سن میں حصول علم سے فراغت پائی اسی عمر میں درس دیتے اور فتوے لکھتے تھے ایک دن کوئی شخص غزل گانا چلا جاتا تھا آپ یہوش ہو کر کوٹھے سے گرے مثل مرغ میل تر پنے لگے جذب حقیقت طاہر ہوا سیوقت حضرت شیخ عبدالقدوس کے مرید ہوئے غوارق و کرامت آپ کی بہت ہوئی استغراق اس قدر تھا کہ جب وقت نماز آتا حاضرین عین بار اٹھ کر آپ کے گوش مبارک میں عرض کرتے آپ ادا سے فریضہ کرتے اور پھر اسی حالت میں رہتے ایک شخص

کہ آپ کا مدد تھا برسوں خدمت میں رہا مگر کچھ اسے حاصل نہ ہوا تھا دل میں سوچا کہ حضرت نجم الدین کبریٰ کی مرتبہ اس زمانہ میں کسی کو حاصل نہیں ہو وہ جیسے نظر ڈالتے تھے فوراً دلی ہو جاتا تھا آپ نے کشف باطن سے اسکا خطرہ دریافت کیا فرمایا آنکھیں کھول لے اور فرمایا ہاں آج بھی ایسے مردان خدا ہیں پھر اسکی جانب گاہ تیز ڈالی فی الحال گر کر ہوش ہو گیا تین دن اسی حال میں رہا جب ہوش میں آیا آپ کے قدموں پر سر رکھا عرض کی اتنی مدت میں جو مجھے نہ ملا تھا ایک گاہ میں عطا ہو گیا شخص اسی ہفتہ میں جان بحق ہوا جب خبر وفات آپ کو پہونچی آپ نے فرمایا ہر شخص کو اس بارگاہ کا قتل نہیں آپ نے جو دھوین دیجیہ کو وفات فرمائی۔

سلطان جلال الدین محمد کبیشہ

۹۶۳ ۱۵۵۵ ۱۰۱۲ ۱۶۰۵

شب یکشنبہ پانچویں رجب ۹۶۳ھ بنوی کو کابل میں پیدا ہوا وقت وفات ہمایون پنجاب میں مصروف جنگ تھا اور وہیں خبر وفات ہمایون بلخی قصبہ کلانور میں روز جمعہ تیسری ربیع الثانی کو تیرہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا یہی بقال جسکو عادل شاہ نے دالی ملک کیا تھا اسی بادشاہ کے ہاتھوں قتل ہوا سلطان سکندر کے عوا کے پنجاب میں نمودار ہو کر بہت فساد کر رہا تھا سرکوبی کو رشک لیکر جانے کا قصد کیا حضرت حافظ کے دیوان میں خال دیجی یہ شعر نکلا شعر

سکندر رائے بخشند آئے

بزدور وزیر میر نیست این کار

یہ بشارت پا کر آگے بڑھا سلطان سکندر نے خبر قتل یہو بقال سنکر اور کبھی چند وجوہات سے اطاعت سلطان کی قبول کی و جبکہ سلطان ٹھٹھہ کی طرف تعینات ہوا ہر آم خان خانانان کو کہ منتظم سلطنت تھا اکبر نے بوجہ حرکت ناشائستہ خدمت سے معزول کر کے حج بیت اللہ کا حکم دیا یہ بیچارہ اثناء راہ میں بقام پٹن مبارک خان کے ہاتھ سے قتل ہوا بہت کارنامے اس سلطان کے ایسے ہیں کہ اب تک قواعد و قوانین اسادشاہان وقت میں تلخی بارہویں ماد جادی الثانی بعد ہاون برس سلطنت کے بمقام آگرہ انتقال کیا

صدی یازدہم

حضرت بی بی فاطمہ رحمہا اللہ

۱۰۱۶ ۱۶۰۶

آپ صاحبزادی سید عبدالقادر گیلان ثالث کی بہن اور زوجہ حضرت میران شاہ موج دریا بخاری کی آپ ایک عارفہ کاملہ صاحب کرامات تھیں ایک روز آخر وقت آپکو چادر دھونے کی ضرورت ہوئی دھوپ صحن سے جا چکی تھی صرف پیر کے درخت کے سر پر مقوڑی سی دھوپ تھی آپ نے چادر دھوئی اور درخت کے

پاس جا کر کہا کہ اگر تونچا ہو جا تو میں اپنی چادر تجھ پر ڈالوں کہ سو کہ جاے درخت نے سر جھکا لیا آپ نے چادر اُسپر ڈال دی حضرت معراج دریا کی خانقاہ سے نظر درخت پر پڑی خیال کیا کہ بی بی نے درخت پر چڑھ کر چادر ڈالی ہی آپکو خلاف ہوا اندر تشریف لائے اور غصہ کیا بی بی نے کہا میں درخت پر بہنیں چڑھی درخت جھک گیا میں نے چادر ڈال دی معراج دریا نے فرمایا کیونکر آپ درخت پاس لگیں اور درخت سے کہا درخت جھک گیا آپ نے اپنی چادر اتار لی هزار آپکا لاہور میں متصل معصہ حضرت معراج دریا کے ہی

حضرت مخدوم شیخ بایزید المعروف بمخدوم شاہ دولت میری قہ

۱۶۰۸ ۱۰۱۴

آپ فرزند ان حضرت مخدوم شاہ علی میری قدس سرہ سے ہیں جب آپ نے تحصیل علم سے فراغت حاصل فرمائی حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمہ کی روش پر اپنے پیر کی تلاش میں سفر کیا شب کو حضرت شرف الدین علیہ الرحمہ بصورت ظاہر آپ کے پاس تشریف لائے مقرر سے منع فرما کر خود بیعت لی اور بیعت ظاہر کا اشارہ طرف حضرت مخدوم شاہ قطب موحید بلخی قدس سرہ کے فرمایا چنانچہ جب آپ حضرت قطب موحید کے سامنے آئے حضرت نے فرمایا یہ میری دولت آؤ اسی دن سے آپ شاہ دولت مشہور ہوئے اصل تعلیم آپ کی حضرت مخدوم الملک شرف الدین علیہ الرحمہ سے تھی طبع دنیا سے آپ بالکل پاک تھے کسی طرح متاع دنیا پر نظر نہ ڈالتے مرشد آباد کا ایک حاکم آپ کا مرید تھا آئے عرضی بھیجی کہ کسی عہد کو بھیج دیجیے کہ نذر لہجائے آپ نے لا اسزف خادم کو بھیجا جب خادم وہاں پہونچے بڑی تعظیم سے حاکم پیش آیا وقت رخصت ایک مصلی اور کئی گاڑیاں توڑوں سے لہو کر ہمراہ لیکن خادم نے راہ میں غریبوں کو تقسیم کرنا شروع کیا یہاں تک کہ کل روپے محتاجوں کو دیے صرف مصلی حضور میں لائے آپ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اگر ایک روپیہ بھی لائے تو خدمت سے تلو نکال دیتے کشف و کرامت سے آپ بہت بیزار رہتے آپکا ایک مرید ابراہیم خان تھا کہ دکن کے اطراف میں کہیں صوبہ تھا اسکی بڑی آرزوی تھی کہ مقبرہ آپ کے لیے بنائے مگر آپ نے قبول نہیں فرمایا جب بہت اسرار کرتا آپ فرماتے ہمارے اجداد نے نسیا آسمان قبول کیا ہی بالآخر یہ حیلہ کر کے اجازت لی کہ میں اپنا مقبرہ بنایا چاہتا ہوں آپ نے اجازت دی آئے یہ مقام منیر ضلع پٹنہ میں کہ وہاں آپ کا ہی ایک مقبرہ پنجہ اور تالاب بنوایا یہ مقبرہ ایسا نادر بنا جو کہ منتظران حال عمارت ہی جھکو بڑی وقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں عجائبات سے کہا جاتا ہے کہ مقبرہ کے مسافر خانہ مسجد و حجرہ بنا ہی یہ مقبرہ

۲۵۰۰ میں تعمیر ہوا کتاب میں یہ تاریخ کندہ ہے قطعہ

از بہر نشا رین بناے آباد	از دج دلم دو ذر تاریخ فتاد
اول بشر "روضہ احباب" و دویم	لاندہ بہشت جاودان ایمین باد

دروازہ اُس مقبرہ کا نہایت ہی خوشنما عالی شان بنا ہوا ہے یہ مقبرہ باعث انقضاے زمانہ کسی قدر مرمت طلب ہو گیا تھا اور چونکہ کوئی جائیداد متعلق اس روضہ کے بقرض مرمت نہ تھی گورنمنٹ ہمنے ازراہ فیاضی و یادگار گدشگان تحریک جناب حضرت سید شاہ فرید الدین احمد صاحب فردوسی نظامی کچیتی ادا ام اسد اجلا کہ کہ اولاد مخدوم مہدوح و سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم بچئی منیری بین و بیسی تمام جناب مولوی سید ظہیر الدین صاحب سکری لوکل بورڈ ضلع شاہ آباد خلت جناب غفران تاب مولوی عبدالوہاب ساکن قصبہ نیورہ کہ میر سے چار کوس جانب شرق واقع ہوا اس روضہ متبرکہ کی مرمت پر توجہ فرمائی خدا اتمام کو پہنچائے آمین وصال آپ کا چودھویں ذیقعدہ کو ہوا تاریخ وصال کا بھی یہ قطعہ مقبرہ مبارک کے در پر کندہ ہے قطعہ

شاہ دولت کسوع عالم قدس	چون زنگیتی بہ سفر در بودہ
سال ہجرت خسرو عاصی یافت	وارث حال سیمبر بودہ

۱۶۱۲	۱۰۲۱	حضرت شاہ شمس الدین لاہوری قادری علیہ الرحمہ
------	------	---

آپ عطاے خلفاے حضرت ابواسحاق قادری رحمہ اللہ کے ہیں بڑے بزرگ کامل و عارف تھے سماع کشف سے بہت احتراز فرماتے فتوح عظیم آپ نے پایا طالبان کا جو ہم ہوتا اور سب فیض یاب ہوتے جہاگیر شاہ بھی آپ کا بہت معتقد تھا کبھی آپ کے حکم کے خلاف نہ کرتا جسکی حاجت کے لیے آپ رقعہ لکھتے فوراً تعمیل کرتا گیا دھویں جیب کو لاہور میں آپ نے رحلت فرمائی

۱۶۱۵	۱۰۲۴	۵۵۲	۹۹۰	حضرت ابوالمعالی سید خیر الدین کرمانی قادری لاہوری رحمہ اللہ
------	------	-----	-----	---

آپ سید صحیح النسب ہیں اپنے چچا زادو بھائی حضرت شیخ داؤد کرمانی کے مرید تھے بعد بعیت تیس سال ریاضت میں بسر کیے پھر تکبیل کو پہنچ کر خرقہ خلافت پایا لاہور کی خدمت تعلق ہوئی راہ میں آپ نے تالاب و چاہہ و باغ بنوائے شیرگڑھ سے لاہور تک جہان جہان آپ نے مقام کیا عمارت پختہ موجود ہو اور ابوالمعالی کا چوک مشہور ہے جب آپ لاہور پہنچے تمام مخلوق آپ کی معتقد ہوئی فتوح عظیم آپ کو حاصل ہوا ادنیٰ کرامت آپ کی یہ ہے کہ جو کوئی آپ کا مرید ہوتا اسی شب زیارت سے حضرت عوث پاک رضی اللہ عنہ کے مشرف ہوتا حضرت محبوب پاک کو آپ سے بہت تعلق تھا نقل ہے کہ ایک شخص کو کہ آپ کا معتقد تھا یہ خیال آیا کہ حضرت عوث پاک کو میر سے اس تعلق کی خبر ہوگی کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر میں مغرب میں ہوں اور میرا مرید شرق میں سر رہے ہو تو میں اُسکا سر چھپاؤں اسی شب کو اس شخص نے خواب دیکھا کہ کسی صحرا میں سر رہنے لگا ہے حضرت عوثؓ

پاک تشریف لائے ایک دستار سفید مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ میں تیری خبر رکھتا ہوں تو ننگے سر کھڑا ہو میں نے چاہتا ہوں کہ تیرا سر چھپا دوں صبح کو شخص آپ کے حضور میں حاضر ہوا آپ نے ایک دستار سپید دی اور فرمایا یہ وہی دستار ہے جو حضرت عیسیٰؑ نے شب کو تمہیں بخشی ہو ولادت باسعادت آپ کی دہم و فیقہہ روز و شب و وفات تشریف سولہویں ربیع الاول ہو

حضرت شیخ نقیہ لاہوری قادری علیہ الرحمۃ

۱۰۲۴ ۱۶۱۴

آپ حضرت میر بالا لاہوری کے مرید ہیں تمام عمر خدمت پر ہیں صرف کی پیر آپ کے گیسو اپنے پاس شب کو رہنے کی اجازت نہیں دیتے مگر آپ کو آپ کے لڑے جیو دوست غرض رہتے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ ہوتی نقل ہے کہ ایک فقیر جو چنور سے آپ کے پاس آیا آپ نے پوچھا کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا چاہتے ہو اُسے جواب دیا آپ کی زیارت کو آیا ہوں آپ نے فرمایا دیکھ لیا چلے جاؤ اُسے عرض کی مجھے اپنا نام بتائیے اور کچھ حقیقت اپنی بیان فرمائیے آپ نے فرمایا نام میر انصاف قوم کا عصارہ کج کش ہوں حال میرا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے عالم جروت و دلاہوت و ملکوت کی کجی میرے ہاتھ میں دیدی ہے جب جہان چاہتا ہوں دروازہ کھول کر چلا جاتا ہوں کتاب سکنیۃ الاولیاء میں مرقوم ہے کہ بنات و جمادات آپ سے بائیں کرتے تھے ایک روز آپ صحرا کی طرف چلے ایک درخت نے آواز دی اور کہا کہ میری بی بی سے یوں چامدی جتنی دوسرے نے کہا مجھے یوں سونا بنتا ہے مگر آپ نے کچھ خیال نہ کیا ایک رو آپ گنبد میں بیٹھے تھے چاہا کہ باہر جائیں آواز آئی ابھی باہر نہ نکلو آپ نے پوچھا تو کون ہے اور کیوں منع کرتا ہے جواب دیا میں ہی گنبد ہوں ابھی خوب بارش ہوگی اسیلے باہر جانے کو منع کرنا ہوں یہ بائیں تمام ہوئیں کہ پانی زور سے برسے گا ایک دن آپ کہیں جاتے تھے راہ میں جو ہمارا ہوا دیکھا کہ جب گاؤشت ہڈی سے چھوٹ گیا تھا آپ نے فرمایا میان چوہا یہاں کیوں پڑے ہو اٹھو جاؤ اپنا راستہ لو چوہا زندہ ہو کر بھاگ گیا ایک دن آپ کے پیر نے پوچھا کہ تم کہاں جا کر مشغل کرتے ہو آپ نے عرض کی کہ پہلے خلستان میں جا کر مشغل کرتا تھا مگر وہاں دل نہ جاتا مگر درخت باؤ از بلند سبحان اللہ و بحمدہ کی تسبیح پڑھتے ہیں اب خلیفہ جلیلہ کے محل میں ایک گوشہ میں بیٹھا ہوں یہ سکر میان میر صاحب متسم ہوئے اور فرمایا عصارہ کا کام یہاں تک پہنچا لیا بائیں کرتا ہے آپ امی تھے مگر لوح محفوظ جہم ظاہری سے پڑھتے تھے

حضرت شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ

۱۰۳۰ ۱۶۲۰

آپ شیخ محمد صدیق چشتی لاہوری کے خلیفہ ہیں عشق و محبت و جذب میں اپنے عہد کے لاثانی تھے مجلس سماع میں

آپ کی یہ حالت ہو جاتی کہ دو دو تین تین روز تک مست و بیخود پڑے رہتے اور دنگو لعینین ہوتا کہ وصال ہو گیا
ستائیسویں رمضان شریف کو آپ نے وفات فرمائی مزار آپ کا بمقام لاہور زرین خان کے میدان میں ہی

حضرت حسین شاہ ولی چشتی علیہ الرحمۃ

۱۶۲۰ ۱۰۳۰

آپ اولاد سید بندہ نواز گیسو دراز کے بین بادشاہ کلکیدہ کا ایک بہت معتقد تھا اپنی بی بی بیاہ دی تھی اور ایک
مالاب بہت بڑا بنایا اسکو آپ ہی کے نام پر حسین ساگر نام رکھا کہ اب تک موجود ہے آپ کی کرامتیں نواح کھن میں
بہت مشہور ہیں آپ نے حیات طویل پائی تھی عبدالعزیز شاہ کے زمانہ تک حیات تھے جو دھوین جادی الثانی
کو آپ نے وفات فرمائی

حضرت شاہ فرید الدین محمد ماہر و فردوسی منیری علیہ الرحمۃ

۱۶۲۱ ۱۰۳۱ ۱۵۶۰ ۹۶۸

آپ حضرت مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ کے صاحبزادہ ہیں بعد وفات اپنے والد کے مسند فقہ پر بیٹھے ایک مرتبہ
آپ نے چلہ کیا بعد چالیس دن کے جب باہر آئے کسی نے آپکو نہ پہچانا بلکہ سب دیکھنے والے متعجب ہوئے صورت آپ کی
بالکل حضرت مخدوم شاہ دولت سی ہو گئی تھی اظہارِ درویشی آپ کے پسند خاطر نہ تھا لباس سپاہانہ رکھتے تھے
تیر اندازی میں کمال حاصل تھا پندرہویں رمضان کو آپ کا وصال ہوا بعد آپ کے چھوٹے بھائی آپ کے اور بچہ
حضرت شاہ مبارک بخشین ہوئے ان بزرگان کی نہ تاریخ ولادت و نہ وفات ملی نہ کچھ حالات معتبر معلوم ہوئے
اسی لئے ذکر سے ان بزرگان کی یہ کتاب خالی رہی

حضرت سید محمد احمد سرمندی مجدد الف ثانی نقشبندی رحمہ اللہ

۱۶۲۲ ۱۰۳۲ ۱۵۶۳ ۹۷۱

آپ نے بچپن میں قرآن حفظ کیا پھر تحصیل علم میں مصروف ہوئے ستر و سال کی عمر میں سرآمد فضلائے عصر ہوئے
یہاں تک کہ لقب مجدد الف ثانی کا پایا بعد انتقال اپنے والد بزرگوار کے حضرت خواجہ مالی کے حضور میں حاضر ہو کر
طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا تالیف و تصانیف آپ کے بیشمار ہیں ایک دن حضرت محمد نامے نے فرمایا کہ احمد مجھے
آفتاب معلوم ہوتا ہے جسکے ساتھ مجھ ایسے ہزاروں ستارے چھپ گئے ہیں اس سے ساری دنیا روشن ہو گئی
چنانچہ یہی ہوا آپ ایسے مشہور عالم ہوئے کہ ترک و تاجیک کے بھی علماء و امرا آپ کے آستانہ ہوسی کو
آتے سب سے پہلے آپ کو مولانا خیال کوٹی نے مجدد الف ثانی کا خطاب بخشا حضرت شاہ عبدالحق دہلوی
اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں کہ ہزار برس کا جھگڑا جو در میان علماء و صوفیوں کے تھا آپ نے مثلاً غوار حق کر آتا

آپ کے بیٹا دین سات سو تک کرامتیں آپ کی شمار میں آئی ہیں آپ نے حنفی مذہب کو اور مذہبوں پر ترجیح دی
ہی ترسٹھ برس کی عمر میں آپ نے بمقام سرہند ماہ صفر وفات فرمائی

حضرت شاہ علی حسینی پانی پتی قدس سرہ -

۸۹۰ ۸۸۵ ۱۰۳۴ ۱۶۲۴

نام نامی آپ کا عبد السلام ہی شاہ علی کا خطاب پیر نے دیا تھا آپ حضرت شیخ نظام الدین ناروولی کے مرید و خلیفہ
تھے اور اپنے والد ماجد سے بھی خلافت پائی تھی کسی نے آپ کی نشان میں یہ شعر کہا ہے شعر

نظامش پیرو ہم پیرش نظام است | نظام دو جہان بروے تمام است

سیرالاقطاب میں مذکور ہے کہ اوائل عمر میں آپ فراخان کے لشکر میں نوکر تھے فن تیر اندازی میں آپ کا طیر تھا
دفعۃً جذب شوق اٹھی ہوا نوکری ترک کر کے پانی پت میں والد کے حضور میں حاضر ہوئے اور حسب ہدایت ایک
بحرہ میں کہ متعلق روضہ عالیہ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی، ہی چلے میں بیٹھے ریاضت و مجاہدہ میں سعی
بلوغ فرمائی ہنوز چلہ تمام نہ ہوا تھا کہ درجہ سے باوجود یکہ بند تھا صورت حضرت شیخ نظام الدین ناروولی کی
نمودار ہوئی ارشاد ہوا کہ حصہ باطنی تھا را میرے پاس امانت ہو ناروولی میں آؤ پس آپ نے مجھ کو نہ وستانہ
جمہرہ سے ٹھکرا ناروولی کی راہ لی حضور میں حضرت شیخ کے حاضر ہوئے بعیت سے مشرف ہوئے کچھ کمبل کا رہوئی
نقل ہو کہ آپ نے خانقاہ میں اپنے ایک کونان کھدوایا اتفاقاً پانی اسکا کھاری نکلا کسی نے آپ سے آکر عرض
کی آپ نے اسی وقت چند کاک و پیر مراد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کے ایک صاحب لئے
تھے تو نوکر جاہ میں ڈال دیے اور فرمایا لو پانی اب شیریں ہو گیا پھر چو پانی نکلا گیا تو نہایت شیریں تھا کئی سال بعد
آپ کی وفات کے ایک عورت نے کہ خاندان شاہی سے تھی آپ کے مزار پر مقبرہ و عمارت گرد آئے کئے معمر
کرانی شروع کی معمار نے شب کو خواب میں دیکھا کہ آپ مزار پر کھڑے یہ فرما رہے ہیں کہ چوتراہ کے بنائے میں
تختہ میرے صندوق نعش کا صدر سے ٹوٹ گیا جو ایک اینٹ میرے پیر پر گری، ہی پہلے اینٹ اٹھالے پھر
بنا صبح کو اس معمار نے چوتراہ کھولا دیکھا تو اینٹ موجود تھی اور تختہ ٹوٹا تھا ادھنا پیر آپ کا سیدھا ہوا اور بایان
جسپر اینٹ گری تھی کھڑا ہوا ساری خلعت زیارت کو آئی نعش مبارک آپ کی جیسی دفن ہوئی تھی اسی طرح
تھی کچھ نقصان جسم کو نہ پہنچا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بزرگ آرام فرما رہے ہیں

سلطان جمالیگشاہ

۱۰۱۴ ۱۶۰۵ ۱۰۳۶ ۱۶۲۶

البرشاہ کا بیٹا ہی سترھویں ہج الاول روز چار شنبہ ۹۷۹ھ ہنوی مطابق دسمبر ۱۵۶۹ھ بمقام قتب پور یکری

حضرت سلیم شہتہی کے مکان میں زکیہ بیگم دختر راجہ ہماؤل کے بطن سے پیدا ہوا شاہزادہ سلیم نام رکھا گیا اکبر شاہ
 اگرہ میں بیمار ہوا یہ آکہ آباد سے خبر علات سنکر چلا راہ میں خبر وفات پدر شہی اکثر امراءے دولت سلطنت خسرو
 شاہ پسر سلطان جاناگیر کے ساتھ ہوئے چاہا کہ تخت پر بیٹھائیں مگر شیخ فیضیہ کرامتے معتبرین سے تھکادو ایک
 امرا کو اور ساتھ لیکر جمہور کے مخالف ہوا شہزادہ سلیم کی خدمت میں آکر فرام آداب بجالایا پھر سب امرا کو خیال
 ہوا کہ بادو موجود رہنے بیٹے کے پوتے کو تخت دینا اچھا نہیں بالآخر سلیم شاہ کو ملک سپرد کیا خسرو نے جبت
 کیفیت سنی لاہور کی طرف بھاگائیں ہزار چغتائی و افغان دراجوت نے اسکا پیچھا کیا شیخ فیضیہ بھی برابر
 تعقب کیے گیا آخر خوب لڑائی ہوئی مگر چونکہ فوج شہزادہ سلیم کی برابر جارہی تھی خسرو کو شکست ہوئی یہ تہا
 ایک طرف بھاگا لاہور میں دریا کے کنارہ پہونچا ششتی بانوں نے اسے پھانسا پکڑ کر قلیچ خان حاکم لاہور کے پاس
 لے گئے اسنے اسکی تشفی کی اور اپنے پاس رکھا سلطان سلیم کو میسورین جادی الثانی مسئلہ لھ کو تخت پر بٹھایا ایک نے بغیر
 چار من کی لشکائی جبکا ایک سرشاہ برج اگرہ میں اور دوسرا کنارہ دریائے جمنا کے لگایا تاکہ ادخوابو کو کیفیت
 ہوتام ہندوستان اپنے قبض تصرف میں لایا نور جہان کہ خواجہ الیاس کی لڑکی تھی اور کسی میر قافلہ نے لا کر اکبر شاہ کو
 دیا تھا یہ محل شاہی میں رہتی تھی سلیم شاہ کا عشق اسکے ساتھ دیکھ کر اکبر شاہ نے علی قلی خان سے نکاح کر دیا تھا
 جب یہ بادشاہ تخت نشین ہوا چاہا کہ نور جہان کو اپنے قبضہ میں لائے علی قلی خان کہ جو شیر افغن مشہور ہی اسوقت
 بردوان کا صوبہ دار تھا ابراہیم کو فوج لیکر بھیجا اسنے پہلے بہت بھجایا آخر شیر افغن خان سے لڑا اور اسکو قتل
 کر کے نور جہان کو آگرہ بھیج دیا جاناگیر نے اس سے عقد کر لیا سارے مہات سلطنت اسی بیگم کے تعلق کیے سیکہ بھی
 اسی کے نام کا جاری کرایا مسئلہ این بیار ہو کر خضائی

جناب شاہ ارزان صاحب پٹنہ قادری سہروردی علیہ الرحمہ

۱۶۴۰

۱۰۴۰

آپ حضرت شیخ بہلول دریائی کے مرید تھے اور حضرت شیخ کو حضرت شیخ طیف سبزی ارادت تھی اور آپ کو حضرت جات امیر
 بمیرہ حضرت غوث الاعظم سے کہ زندہ جاویدین بجیت تھی بعد وصال حضرت بہلول کے اکثر بزرگان طریقہ
 سہروردیہ کی خدمت میں رہے اور طریقہ سہروردیہ حاصل کر کے خلافت پائی تمام دن آپ صحرایا بان میں یاد خدا
 کرتے اور تمام شب پٹنہ کی ساری مسجدوں میں کنوئیں سے پانی بھر کر قاف بھرتے صاحب معارج الولاایت
 کہتے ہیں کہ آپ نے اکثر مردے زندہ کیے ہیں

۱۶۳۹

۱۰۳۹

حضرت ملاک محمد جانشینی رحمہ اللہ علیہ

لقب آپ کا محقق ہندی جو آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ آلداد کے ہیں لی کامل تھے اکثر کنائیں آپ کی بزبان

ہندی تصوف میں مین پداوت بھی آپ ہی کی تصنیف ہے

حضرت زنی بی جمال قدس

۱۰۴۹ ۱۶۳۹

آپ خواہر حقیقی حضرت میان میر لاہوری کی مین نہایت عارف اور ترک و تجربہ مین رابعہ ثانی طریقہ فقر کا اپنی مان اور دادی اور بھائی سے رکھتی تھیں کرامات و خرق عادات آپ سے بہت ظاہر ہوئے تھے ایک وقت نماز دو من گھون آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک طرف میں کھاتھا اور ہر روز اس گھون سے نکال کر صرف درویشان کرتین اور خرچ و اسبتگان اس سے ہوتا نکال کیا سال تک وہ ویسا ہی محمود رہا

حضرت مولانا شہباز چشتی بھاگلپوری قدس سرہ

۱۵۴۹ ۱۶۴۰ ۱۰۵۰ ۱۰۵۲

آپ حضرت سید خطاب کے صاحبزادہ مین نسب آپ کا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہوا ہل آپ کا بخارا پر انتقال ہوا کہ آپ کے والد ماجد کو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بشارت ہوئی کہ تیرے صلب میں ایک اولاد ہو کہ ولی کامل ہوگا اور یہ حکم ہوا کہ ہندوستان جاؤ چنانچہ بیان تشریف لائے اہل بھی ساتھ تھے ہندوستان میں آکر چند روز لاہور میں مقیم رہے پھر موضع دیورہ مین مضافات شہر ٹنڈہ آکر ایک سید کے مکان مین ٹھہرے حضرت شہباز اس وقت محل مادر مین تھے اس قصبہ مین ڈاکا آیا تمام عورتیں گھر چھوڑ کر بھاگ گئیں آپ کی والدہ بھی ایک طرف چلیں چونکہ رات اندھیری تھی سب راہ بھولیں آپ کی والدہ بھی اسی گروہ مین تھیں آپ کے سامنے ایک روشنی نمودار ہوئی تمام عورتیں پھراس روشنی مین آگئیں اور جاسے امن تک پہنچیں ولادت آپ کی اسی موضع دیورہ مین ہوئی نقل ہوا کہ جب آپ پانچ سال کے ہوئے کتب مین بٹھائے گئے معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن علم القرآن آپ نے معلم سے پوچھا اللہ کون اور رحمن کیا ہے قرآن کس کو کہتے ہیں معلم نے کہا اسے لڑکے تھیں اس سے کیا جو مین کہنا ہوں کہو آپ نے کہا پڑھنے سے مراد اور اک ہے جب مین نے سبق اول کا نہ سمجھا تو پڑھنے سے فائدہ کیا اس بات سے سبکو محال حیرت ہوئی معلم نے کہا تمھاری عمر ابھی اسکے سمجھنے کی نہیں ہے آپ نے کہا مین نے اس قدر سمجھا ہے کہ اللہ جو سب سے بڑا ہے اس کا نام ہو اور رحمن بھی اس کی صفت ہے اور قرآن وہ چیز ہے جس سے لڑکوں کو ہر بات سے آگاہی ہو معلم متحیر ہوا اور ساری کیفیت آپ کے والد سے عرض کی آپ نے کیفیت بشارت بیان فرمائی اور آپ کو بخارا لے گئے اس عرض سے کہ اپنے مرنے کے سپرد کریں جب آپ قریب شہر بخارا پہنچے کوس بھروا بخلاف روایت مین کوس کے فاصلہ پر تھے کہ وہ بزرگ کھڑے ہو گئے اور قسم فرمایا حاضرین نے سبب قسم پوچھا آپ نے فرمایا ایک شخص آتا ہے جس کے سبب شب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہو اور یہ فرمایا ہو کہ جو امور میرے باقی رہ گئے ہیں وہ اسی شخص نے واسطے ہر موقوف
 بین چنانچہ جب یہ لوگ پہونچے آپ پیشوا کی کر کے لائے سرودست پر آپ کے بوسہ دیا اپنی جگہ پر لے گئے پھر
 آپ کو پڑھانا شروع کیا ایک سال کے عرصہ میں تحصیل علم سے آپ نے فراغت پائی گیارہ سال کی عمر سے اٹھارہ
 سال کے سن تک سیاحی کی اسی سیاحت میں مونگیر پہونچے حضرت مولانا میں معروف بیدوائی کو کہ مولانا پکا دہلی
 تھا اور مدینہ طیبہ میں علم حدیث کی تکمیل کر رہے تھے یہ بشارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی کہ تم مونگیر
 جا کر بیعت شہباز کی لو چنانچہ آپ مونگیر پہونچے آپ کی بیعت لی چند روز آپ کی تعلیم میں مصروف رہے پھر
 حضرت شہباز کو ولایت بھاگلپور تفویض ہوئی چنانچہ ۷۵۰ھ میں ہجرتی سالگی بھاگلپور میں نشر لطف لائے
 اور محلہ ملاچک میں کہ اس وقت ویران تھا مقیم ہوئے اور متوکلا نہ عورت نشین ہوئے اوقات مدرس و در علم
 باطنی میں بسر کرتے وقت فرصت کتب حدیث و تفسیر تحریر فرماتے منقول ہو کہ قریب پانچ سو جلد کتب بطول کے
 آپ نے نقل کی بڑے پرہیزگار و مطیع سنت تھے کبھی دستک بھی سید سے ہاتھ سے نہ دیتے مدت العزیز میں پر
 اگر کبھی کسی خادم نے عرض کی کہ زمین پر تکلیف ہوگی آپ نے فرمایا کہ تمہیں صلوات اللہ علیہ وسلم نے کبھی پلنگ یا
 تخت پر آرام نہیں فرمایا ارنگاب بدعت ہو گا عالم شباب میں ایک ہفتہ کے بعد افطار فرماتے اور کبر سنی میں تین
 دن کے بعد شاہجہان عہد شہزادگی میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا تھا اور بلجی دعاے سلطنت ہوا تھا چنانچہ
 جب تخت نشین ہوا نامہ شوق زیارت مع سند جاگیر آپ کے بھیجا آپ نے جواب میں یہ لکھا کہ العلما اور شعاہ انبیاء
 عالم تھا الطون الملوک ہم تم سے ملاقات نہیں کریں گے اور میرا تھا راہ راق ایک ہی سند جاگیر کی پھاڑ کر کھینک دی
 آپ ہمیشہ تعلیم راہ دین و طلب حق میں مصروف رہتے اکثر عریا آپ کے کالین سے ہوئے آستانہ مقبرہ آبکا
 بنا کر وہ بنیم ہو کہ بدعا آپ کے وہ پیدا ہوا تھا مسجد و خانقاہ فرخ سیر بادشاہ نے بنوادی ہو اس وقت کے بھٹاؤں
 نے اس کے فسخ کی دعا کی ہو کہ یہ بہادر شاہ پر غالب آیا تھا سولہویں صدی میں آدھ میں آپ نے
 وفات فرمائی

حضرت مولانا شاہ عبدالحق قادری ہلوی علیہ الرحمۃ

۱۶۴۱ ۱۰۵۱

اصل آپ کا بخارا ہی علم ظاہری میں کوئی آپ کا نظیر نہیں ہوا امریہ جلال الدین ابوصحیح ہوسی کے تھے اور بعد
 آپ کے حضرت شیخ عبدالوہاب کی صحبت میں فیضیاب ہوئے خرقہ و تبرک پایا علم ظاہری و باطنی کی تکمیل
 حاصل کی شریعت و طریقت و حقیقت میں مقتداے وقت ہوئے ہند میں علم حدیث آپ ہی کی ذات سے
 آیا ہو آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت کی باتیں مجھے یاد ہیں کہ جب میں شیر خوار تھا اودھ چار برس کی عمر میں تجنب کلمات

حقیقت آپ کے والد ماجد نے آپ کو بتائے سب آپ کو یاد تھے بچپن میں کوئی کھیل نہ کھیلے آپ کے والد ماجد آپ کو کہتے کہ خشک ملا نہ بنو آپ نے اس وصیت پر عمل کیا آپ فرماتے کہ جب سے کچھ عنایت ایزدی مجھ پر اور جو کچھ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخشا ہو اس کا بیان ہو نہیں سکتا

۱۶۴۲

۱۰۵۲

حضرت خواجہ خاوند نقشبندی علیہ الرحمۃ

آپ فرزند ان حضرت فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ سے ہیں ولی مادر زاد تھے اگرچہ بظاہر مرید حضرت ابوسعحاق سیفی کے تھے مگر فیض آپ کو حضرت خواجہ نقشبند سے عالم ارواح میں تھا فاضل ہو کہ ایک روز آپ باقی بیگ حاکم خوش کی مجلس میں بیٹھے تھے باقی بیگ نے کہ غایت درجہ بطوراج تھا یہ کہا کہ لوگ جو آپ کو خواجہ زادہ کہتے ہیں فی الحقیقت خلق خدا کو گمراہ کرتے ہیں آپ کے کان ناک کاٹ کر تنہیر کرنا چاہیے میرا نام باقی بیگ نہیں جو اس خواہش کو اپنی پورا نہ کیا آپ نے فرمایا بہت جلد ترے کان ناک کاٹے جائیگے چنانچہ ایک ہفتہ بعد اس واقعہ کے میرنگان شاہی خوش میں آئے اور کسی ضعیفہ کی بکری پکڑ کر بیچ کر ڈالی باقی بیگ کو اسے ظلم کی خبر ہوئی سب کو مار کر شہر سے باہر نکال دیا ان سب نے واپس جا کر شاہ بخارا سے شکایت کی ایک باز مردہ لیجا کر دکھایا کہ باقی بیگ نے ماڈولا ہو بادشاہ نے باقی بیگ کو طلب فرما کر ناک کان اسے کٹوا دیے آپ چندے کا بل میں رہے کچھ شیر میں کچھ دنوں قیام فرمایا اور لاہور تشریف لائے یہاں اکثر آپ کی دعا سے منجھ برسا اور مردہ زندہ ہوئے آپ نے یہیں وفات بھی منبری بعد وفات جب آپ کو غسل دیا گیا تو تہ بند ڈھیلہ ملا قریب مہتا کہ کھلبلیاے غسل کو مطلق خیال تھا آپ نے ہاتھ بڑھا کر تہ بند پکڑ لیا الا ان اولیاء اللہ لا یومنون شاہ جهان بادشاہ بھی ہوق ملا ہو زمین تھا آپ کے مزار مبارک پر دوضہ بنوا ہوا اسی بادشاہ کا ہی جب یہ بادشاہ ٹیم گیا خان دوران خان حاکم لاہور ہوا اسے بیعت شد کہ ورت دلی یہ چاہا کہ آپ کے روضہ کو کالعدم کر دے اور آپ کے صاحبزادہ کو طلب کر کے کہا کہ کسی بزرگان طریقہ نقشبندی کے مزار پر گنبد نہیں ہوئے کیونکہ بزرگ کھامین چاہتا ہوں کہ اس گنبد کو توڑ دوں صاحبزادہ نے کہا آپ انھیں مژدہ نہ سمجھیں یہ سن کر حاکم ہنسائی دن کے بعد چھین سو ا ہو کر جہاں اتفاق دو پہر باغ شالامین فرود ہوا خادم خانقاہ نے بلوغ سے انکو رلا کر پیش کیا اس نے خود کھایا ملازمین کو دیدار اور خادم سے مخاطب ہوا کہ صاحبزادہ آپ کے یہ کتے ہیں کہ یہ بزرگ مردہ نہیں میں خادم نے کچھ جواب نہ دیا جب پھر سوار ہوا اور ہوشیار خان کے تالاب کے پاس پہنچا بیٹے نے اسے تنہا پا کر لڑاک کر ڈالا آپ نے بارہوین شجیان کو رحلت فرمائی تھوڑا بہت لاہور متصل بلوغ شالا مارا ہے۔

حضرت سید آدم نقشبندی علیہ الرحمۃ

۱۰۵۳ ۱۶۴۲

حضرت شیخ احمد سرہندی کے خلیفہ میں حضرت خواجہ تشریف سے تعلیم پائی پھر باجارت حضرت خواجہ صفور میں حضرت شیخ احمد سرہندی کے حاضر ہوئے ابتدا سے حال میں اسی تھے ایک روز واقعہ میں آپ نے فرمایا کہ قرآن کیون نہیں پڑھا عرض کی ائی تو قادر ہو اب بھی سکھا سکتا ہوں حال ایک نورانی حاضر ہوا اور آپ کے سینہ پر مس کیا آپ حافظ قرآن ہو گئے پھر علوم ظاہری آپ نے پڑھا مولانا بدر الدین فرماتے ہیں کہ آدم نورانی تابع سنت و رفیع بدعت میں موصوف تھے اور کمال طریقہ استقامت شریعت میں معروف ہزار باطالع حق آپ کی توجہ سے اپنی راہ کو پہنچے آپ کے خانقاہ میں ہزار سے زیادہ طلبہ رہتے تھے دونوں وقت کھانا پاتے تھے آپ فرماتے کہ میرے والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ سے کچھ نکال کر جناب ممدوح کو دیکر فرمایا کہ اسے کھائے اسی شب میں محل نادر میں آیا اب پھر ظاہر کیا گیا کہ جو و میرا اسی علیہ شاہ رسالت سے ہوا نقل ہو کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی غلہ نایاب ہوا مہتمان خانقاہ نے آپ سے کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا جس طرف میں غلہ رکھا ہوا اسکا منہ بند کرو و بیچے اس کے ایک سو راخ کر لو اسی سے بقدر حاجت روز غلہ لیا کرو انشاء اللہ برکت ہوگی چنانچہ چھ مہینہ تک ایک ہی طرف سے صرف خانقاہ ہوا جب خشک سالی رفع ہوئی منہ اس طرف کا کھولا گیا تو اسقدر غلہ باقی تھا جس قدر بند کرتے وقت تھا منقول ہو کہ آپ جب بعد ان فراغ حج مدینہ طیبہ تشریف لے گئے درجہ مبارک خود کھلیا آپ اندر تشریف لے گئے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکالے آپ نے مصافحہ کیا آپ کے کمالات و خرق عادات بہت ہیں مدینہ طیبہ میں تیروہوں شوال کو وفات فرمائی مزار جبہ البقیع میں اسقدر متصل مزار مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہو کہ سایہ روضہ مبارک کا آپ کے مزار پر پڑتا ہے

حضرت شیلہ ابوالعلا رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۰ ۱۵۸۲ ۱۰۶۱ ۱۶۵۱

اصل آپ کا سمرقند ہر جد امجد آپ کے عہد البرشاہ میں ہندوستان میں آئے پھر حج کو تشریف لے گئے اور وہیں وفات فرمائی والد بزرگوار نے آپ کے فتح پور سیکری میں رحلت کی آپ نے بعد وفات پدر حضرت خواجہ فیضی سے کہ آپ کے والد کے جد تھے تعلیم پائی حضرت خواجہ فیضی اکبر شاہ کے عہد میں راجہ مان سنگھ کے ساتھ ہر دار میں تشریف رکھتے تھے بعد شہادت خواجہ مان سنگھ کے تین ہزار کا منصب آپ کا اور تین ہزار سواروں کی

یہ تجویز کیا ابتدا سے زمانہ سلطنت جانیگر میں آپ نے ہوس دنیا چھوڑی اجیر شریفین میں قشرفین لائے چند قیام فرمایا پھر اکبر آباد قشرفین لے گئے اور اپنے چچا امیر عبدالعزیز سے کہ آپ کے خسر بھی تھے بیعت حاصل کی یہ بکر قطب وقت تھے بطن ہر نوکری اختیار کر لی تھی اکبر شاہ کے عہد میں باغیو کا منصب تھا آخرین نظامت صوبہ دہلی برہانپور کی متعلق ہوئی تھی نوین صفرو دوسرے شنبہ کو رحلت فرمائی بعد وفات آپ سندا رشا پر بیٹھے دھندو سماع میں بہت مشغول رہتے کبھی کبھی غایت جذبہ شوق میں یہ شعر حافظ علیہ الرحمۃ کا پڑھتے شعر

فیض روح القدس از یار مدد مندر مایند | دیگران ہم بکج خند انچہ میسجائے کرد

نقل ہے کہ ایک روز آپ اپنے یار و ملوک ملحق معارف میں لئے بیٹھے تھے ناگاہ ایک جوگی ہاتھ میں مینا کا پنجہ لے آیا آپ نے یاروں سے فرمایا جوگی سے پنجہ لے لو وہ پنجہ آپ کے سامنے آیا آپ نے پنجہ دھو وضو نہ کر دو گانہ ادا کیا پھر حنیفہ قطرے آب وضو کے اس پنجہ پر ڈالے وہ مینا باہر نکل کر ایک عورت حسین و جمیل سنگی حاضرین نے اس سے حقیقت پوچھی عورت نے کہا کہ وہ کسی ہندو کی لڑکی تھی جوگی اسپر عاشق ہوا اور بڑو ہندو مینا بنا کر پنجہ میں قید کیا شب کو صورت اصلی بنا کر حفظ فاسانی اٹھاتا ہوا آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ اگر تو اپنے گھر جانا چاہے تو پہونچا دیجائے اس عورت نے عرض کی میں لونڈی بن کر رہوں گی کبھی جوگی اور یہ دونوں سلمان ہو سکے آپ نے دونوں کا عقد کر دیا جوگی کا نام صوفی علی رکھا یہ بھی درجہ اعلیٰ کو پہونچا

۱۶۵۶ ۱۰۶۸ ۱۶۶۶ ۱۰۳۶

سلطان شاہ جہان بادشاہ دہلی

جانیگر شاہ کا بھٹلا بیٹا جو دھبالی کے بطن سے ہوتا ہے اسے یونین سراج الاول سنتلہ مطابقت پانچون جنوری ۱۶۵۶ء بمقام لاہور پیدا ہوا شاہزادہ مرزا خرم نام رکھا گیا جب جانیگر شاہ نے تسخیر دکن کے لیے اسے بھیجا شاہ جہان کا لقب دیا وقت وفات جانیگر یہ وہ دکن میں تھا میں مہینہ سات دن کے بعد دہلی میں آ کر تخت نشین ہوا ارجمند ہانویں گیم نبت آصف خان برادر اور جہان بیگم سے نکاح کیا اسکے بطن سے چار لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں جب نوبت آتوین کی پہونچی قبل پیدا ہونے کے بچہ پیٹ میں رہا اور ایسی آواز سے کہ حاضرین نے سنا اور وہ کبھی معلوم ہوتا اور کبھی نہیں بلکہ حیات سے مایوس ہوئی بادشاہ کو بلا کر دو صدینیں کہیں لکیت کر اسکے مزار پر ایک روضہ بنیل بنایا جائے دوسرے یہ کہ بیٹوں میں جنگ نہ ہو آخر لڑکی پیدا ہوئی اور بیگم کا بھی اسی روز انتقال ہوا انشائے اسکی برہانپور میں سپرد زمین کی گئی بعد اسکے اکبر آباد میں لاکوٹن کیا نقشہ روضہ کا پیش ہونے لگا ایک پسند آیا اور روضہ پچاس لاکھ روپیہ کے صرف میں تیار ہوا نام اسکا

ساج محل رکھا گیا اس بادشاہ کے عہد میں اکثر عمارات نادرالوجود تیار ہوئی ہیں تخت طاؤسی بھی اسی بادشاہ نے
 چھ کرور روپیہ میں بنوایا تھا صورت اسکی یہ ہے کہ زمر کے ستون چڑاؤ پٹریوں کی چھت۔ چھت پر دو طاؤس
 زمر کے بنے تھے ان دونوں کے بیچ میں ایک درخت تھا جسکی زمر وکی پتیان یا قوت کی شانیں مویقون کا
 پھل تھا سات برس میں یہ تخت تیار ہوا تھا تیسری شوال ۱۰۸۸ھ کو زمر کے تخت پر بیٹھا اجمیر شریف
 میں ایک سجدہ تمام سنگ مرمر کی اس بادشاہ کی بنائی ہوئی ہے نہایت ہی حسین ہوا قمر نے بھی اس مسجد میں نماز
 پڑھی ہے بہت بڑا عالی ہمت بادشاہ تھا ۱۰۸۸ھ میں صرف تین لاکھ سواروں سے قندھار و بلخ و بدخشان کو
 فتح کیا ۱۰۸۸ھ میں بنا سے دارالامارت شاہجہان آباد کی تعمیر دہلی کی مدت سے ویران تھا آباد ہوا دہلی میں طالع مسیح
 اسی بادشاہ نے بنوائی جسکی تعمیر میں ۸۵ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں اور چھ سال میں تعمیر ہوئی ۱۰۸۸ھ شوال
 میں یہ سجدہ تیار ہوئی شب و شب چھبیسویں رجب ۱۰۸۸ھ کو اکبر آباد میں وفات پائی حاج محل میں دفن ہوا

مرزا میران کا رروانی۔

۱۶۶۰ ۱۰۴۰

آپ سادات حیدر آباد سے ہیں خادم عبداللہ قطب شاہ کے تھے ملکر میں جمہور تھے عبداللہ قطب شاہ نے
 آپکو بجا پور عادل شاہ کے پاس بھیجا وہاں سے واپس آتے تھے راہ میں یہ خبر معلوم ہوئی کہ خواجہ امین الدین علی
 اعلیٰ جگہ سے نکلے ہیں لوگ انکی زیارت کو جاتے ہیں آپ بھی مشوق زیارت گئے خلقت کا جو تم تھا جو بہر
 امین الدین نے ستانہ نگاہ ایک تہر کی طرف کر کے فرمایا کہ یہ تہر کیا کہتا ہے سب چپ رہے آپ نے عرض کیا
 یہ تہر کہتا ہے الا کل شیء مالا للہ باطل خواجہ تبسم ہو کر اٹھے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لے گئے تھوڑی
 بعد باہر آئے تو کوئی نہیں پہچان سکتا تھا کہ خواجہ امین الدین کون ہیں اور مرزا میران کون اور آپکو رخصت کیا
 آپ رخصت ہو کر حیدر آباد آئے اور ہدایت خلق میں مشغول ہوئے اور آپ بڑے عالم تھے تصنیفات آپکے
 وحدت وجود میں بہت ہیں میران جی مرزا مشہور عالم ہیں تاریخ اٹھارہویں جمادی الاول کو آپ نے وفات پائی
 اور مزار مبارک آپکا عبداللہ پور میں زیارت گاہ عام ہے۔

حضرت سید دہلی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۶۶۱ ۱۰۴۲

آپ صاحب جذب و متفراق و عشق و محبت تھے ابتدا میں یہودی تھے بعد مشرف باسلام ہوئے علوم
 و فنون ظاہری میں مہارت تامہ حاصل تھی پیشہ تجارت کرتے تھے ولایت سے ہندوستان میں آئے اور یہ ایک

ہندو بچہ پر عاشق ہوئے مال و سبب سب نظر حضرت عشق کیا جامہ تک بدن پر نہ رہا آخر یہ عشق مجازی نہ کلم
الجزاز فطرۃ الحقیقۃ حقیقی سے بدلا دیوانہ و مستانہ ہر کوچہ و بازار میں برہنہ پھرنے لگے داراشکوہ پیر اکبر شاہ نے
ایک مرتبہ عنایت خان کو آپ کے پاس بھیجا تا کہ آپ کی ہزر گئی و کرامت دیکھ آئے عنایت خان جب آپ کو دیکھ کر
واپس گیا شہزادہ نے کیفیت پوچھی آسنے یہ شعر پڑھ دیا شعر

بر سر بد برہنہ کرامات تممت ہست | کشنہ کہ ظاہرست در و کشف عورت ہست

عنایت جذب و مستی نے آپ کو یہاں تک پہنچایا کہ بر ملا کلمات ہمہ اوست و من خدا یم من خدا یم من خدا، کہتے
پھرتے علمائے ظاہر نے آپ کے قتل پر فتویٰ لکھا اور اپنی اپنی مہرین نصب کر کے اور ننگ زیب عالمگیر کے
پاس بھیجا و با جازت شاہ قتل کیا مشہور ہو کہ آپ نے قتل کے وقت یہ شعر پڑھا شعر

سر جدا کرد از غم شوخی کہ با این یار بود | قصہ کوتاہ کرد در نہ در و سر بیا رہ بود

آپ کو شاعری سے بھی ذوق تھا ربا عیات آپ کی مشہور ہیں

شیخ نجمیہ سلو فی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

جامع علوم ظاہر و باطن تھے حضرت شیخ عبدالکریم چشتی کے مرید تھے کرامات آپ کے بہت ہیں صاحب خاں لالا خاں
لکھتے ہیں کہ آپ جب جلی صورت چاہتے بن جاتے

حضرت سید نعمت اللہ نرنولی علیہ الرحمۃ

اصل آپ کا نرنول ہودی کامل تھے عوارق و کرامات آپ کے بیشمار ہیں بعد کمال آپ نے ارادہ سفر کیا
ایک مطرہ کمر سے باندھا ایک بانٹ ہاتھ میں لیا سیر بیا بان کرتے چلے بانٹ سے شکار کر کے قوت حلال کرتے
اتفاقاً راج محل ملک بنگالہ میں پہنچے یہاں میر سید قادری نے اُسی روز وصال فرمایا تھا اور وصیت کی
تھی کہ نماز جنازہ کی ایک شخص اس صورت کا آکر پڑھائیگا چنانچہ آپ نے پہنچکر نماز پڑھائی چندے یہاں
قیام فرمایا بہت لوگ آپ کے مرید ہوئے سلطان ابونصر نصیر الدین محمد سلطان بھی مع اپنے فرزند
کے آپ کا مرید ہوا پھر آپ نے بموضع فیروز پور کہ قریب راج محل واقع ہوا قاضی اختیار کی اور وہیں انتقال
فرمایا منقول ہو کہ آپ کے مطبخ سے ہتھوڑا کھانا تھوخن کو دیا جاتا تھا کہ رکابیان مٹی کی دس روپیہ کی
روز صرف ہوتی تھیں

حضرت شیخ نجیب مدد کھنوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۸۰ ۱۵۷۲ ۱۰۸۵ ۱۶۷۴

در ویش کامل تھے اصل آپ کا جو پور ہو پڑنے کے زمانہ میں آپ کو جذب شوق الہی ہوا اتفاقاً حضرت عبد اللہ سیاح لکھنویں اس وقت تشریف لائے یہ آپ سے مرید ہوئے بہت نعمتیں حاصل کیں شیخ نے ارباب ضلالت کی ہدایت کی وصیت فرمائی اور لکھنویں رہنے کی اجازت دی آپ نے دریائے گومتی کے کنارے اقامت اختیار کی ہدایت میں مصروف ہوئے فتوح جو کچھ آپ کو پہنچتے آپ راہ خدا میں صرف کرتے کبھی ایک روز سے زیادہ کا نفقہ نہ رکھتے ذوق سماع بھی آپ کو بہت تھا چل اسم و حرز بانی آپ ہی کا موزون کیا ہوا ہے تصوف میں بھی آپ کے تصانیف بہت ہیں

میرزا شاہ راجو علیہ الرحمۃ

۱۰۹۲ ۱۶۸۸

آپ پوتے شاہ راجو بیجا پوری کے ہیں جو حسین شاہ ولی کے حقیقی بھائی تھے ابو الحسن ناناشاہ کو آپ کی خدمت میں بہت اعتقاد تھا گنبد عالی آسنے آپ کے واسطے ترتیب دیا تھا جب گرفتار ہو کر چلا تو راہ میں گنبد نظر آیا آنکھ مرآت تعظیم بجالایا عالمگیر کو یہ خبر ہوئی آسنے پوچھا کہ زمانہ سلطنت تو تمہارا عقیدہ تھا کہ جو کچھ ہو دعا سے مرشد راجو شاہ کے ہی جب تم سے سلطنت فتنع ہوئی تو پھر یہ عقیدت کیسی اور کس لیے ہو ناناشاہ نے کہا جو کچھ تھا ان سے تھا اور جو کچھ سبکدوش ہوئے انکی بخشش سے ہوئے کہ میرے سر سے یہ بار اٹھا کر دوسرے کے سر پر رکھ دیا گیا جس سے میری گردن ٹوٹی تھی احمد شاہ مرزا آپ کا شہر حیدر آباد کے دکن واقع ہو زیارت گاہ ہے

حضرت سید شاہ محمود ہشتی علیہ الرحمۃ

۱۱۰۰ ۱۶۸۸

اصل آپ کا بھٹ اشرف ہوا اول شہر بندر میں آئے اور حضرت شمس مولیٰ سے مرید ہوئے اور دین بر سر خدمت رہے پھر رخصت ہو کر حیدر آباد آئے اور ایک پہاڑ پر جا بیٹھے کبھی حالت مستی میں کبھی ہوشیاری میں رہتے ناناشاہ کو آپ سے عقیدت تھی آپ نے فرمایا ایک بندہ ہو گا اور اسے پکڑ کر لے جایا گا چند ہی روز کے بعد عالمگیر نے پہنچ کر اسے گرفتار کیا اور قلعہ دولت آباد میں قید کر دیا کہ اسی قید میں وہ مرا اپنے فرمایا تھا کہ میری قبر اسی پہاڑ پر ہوگی بعد وفات کے وہیں دفن ہوئے اب تک آپ کے نام نامی سے مشہور ہے رحمہ اللہ تعالیٰ

سلطان اورنگ زیب عالمگیر

۱۷۰۶ ۱۱۱۸ ۱۶۵۷ ۱۰۶۹

شاہجہان بادشاہ کا بیٹا ہی شب کیٹ بن گیا رہوین ذیقعد ۱۶۱۹ء ممتاز محل کے بطن سے پیدا ہوا وہم ذیقعدہ روز جمعہ کو تخت پر بیٹھا اسکے باپ نے اپنے بڑے بیٹے داراشکوہ کو ولی عہد کیا تھا اس سے اور بھائی داراشکوہ کے رنجیدہ تھے خصوصاً اورنگ زیب کہ صاحب ہمت و حوصلہ تھا ۱۶۵۷ء میں جب شاہجہان بیمار ہوا اور داراشکوہ انتظام سلطنت کرنے لگا اورنگ زیب کو خبر ہوئی شائستہ خان و چند امراء دیگر کو اپنی سوافقت میں لایا لشکر عظیم ساتھ لیکر اورنگ زیب آباد سے آگرہ آیا دھولپور میں لشکر جمع ہوا داراشکوہ سے لڑا اور شکست دی داراشکوہ اکبر آباد میں آیا یہاں بھی اورنگ زیب نے پہونچ کر شکست دی پھر دہلی کی طرف بھاگا یہاں بھی بھوجت اورنگ زیب نہ ٹھہرا لاہور چلا گیا اورنگ زیب نے آگرہ پہونچ کر مسترحین رمضان کو اپنے باپ شاہجہان کو قید کیا پھر خود تخت نشین ہوا تاریخ جلوس یہ بین الطیغالبہ والیطعوا الرسول واولی الامر منکم وان الملک متدیون میں شاہ شجاع دوسرا بھائی اسکا شکر تیار کر کے آمادہ جنگ ہوا جب یہ خبر پہونچی عالمگیر اسکی طرف چلا مقام کچھو میں کہ پندرہ کوس آگہ آباد سے ہی دونوں لشکر ملے خوب جنگ ہوئی سلاخہ کو شاہ شجاع ہزیمت کھا کر نگالہ کی طرف بھاگا داراشکوہ پھر لشکر جمع کر کے عالمگیر سے لڑا اور شکست پائی اورنگ زیب کے آدمی اسکی فدر میں تھے اتفاقاً مع اپنے بیٹے کے ملک جیون کے ہاتھ لگا اسنے عالمگیر کے پاس پہونچایا عالمگیر نے خضر آباد میں اسکو قید کیا اس واقعہ سے تمام دہلی میں ہلکے پڑ گیا عالمگیر نے اسکے قتل کا حکم دیدیا چنانچہ حکم دیجھ کو اسی قید میں وہ شہید ہوا موتی مسجد کہ بالکل سنگ مرمر کی ہی عالمگیر نے تعمیر کرائی ہے ایک لاکھ ستر ہزار روپے اس میں صرف ہوسے ہائے مسجد و یکم سنہ جلوس ہی مالک دکن میں زیادہ عمر صرف کی اٹھائیسویں ذیقعدہ کو احمد نگر میں وفات پائی اورنگ زیب آباد میں کہ یہ شہر عہد شاہ زادگی میں آباد کیا تھا ورنہ

صدی دوازدہم

۱۶۹۱ ۱۱۰۳

حضرت سید حسن سول خاں قادری علیہ الرحمۃ

حقیقت میں مراج آپ کے بہت بڑے شاہ محمد تقیم سے فیض کامل آپ کو حاصل ہوا غوارق و کرامات آپ کے زبان و خواص و عوام میں جو شخص آپ کی مریدی سے سرفراز ہوتا اسی شب زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا

۱۱۰۸ ۱۷۹۶

حضرت سعدی لاہوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ

آپ خلیفہ اعظم حضرت سید آدم کے ہیں جب آپ آٹھ برس کے تھے کسی کنوین پر بیٹھے وضو کر رہے تھے اتفاقاً مولانا حاجی وزیر آبادی کہ سید آدم رحمہ اللہ کی ملازمت کو نور جا رہے تھے آپ سے دو چار ہوئے اور آپ کو وضو کرتے دیکھ کر فرمایا کہ دیکھو یہ لڑکا کس احتیاط سے وضو کر رہا ہے پھر تھوڑی دیر تک آپ کو دیکھتے رہے آپ نے جب سنا کہ فلان جگہ یہ لوگ جلتے ہیں آپ کو بھی شوق ہوا اور جھپٹ کر آپ سب کے ساتھ ہو لیے جب نور پہنچے حضرت سید آدم رحمہ اللہ نے مولانا کی ہمراہی کو پوچھا جب آپ کی نوبت آئی کہا کہ یہ لڑکا بھی میرے ساتھ ہوا حوالی عجیب رکھتا ہے حضرت نے فرمایا یہ نہ کہو کہ یہ لڑکا ہے اور میرے ساتھ آیا ہے بلکہ یہ کہو کہ میں اس کے ساتھ آیا ہوں یہ لڑکا سیحہ رازلی اور مقبول بارگاہہ لم یزلی ہے قیامت کے روز تمھاری بخشش کا سبب یہ لڑکا ہو گا پھر آپ کی طرف متوجہ ہو کر نام دریافت فرمایا آپ نے عرض کیا سعدی کہتے ہیں آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ہر کجا کہ باٹھی و ہر جا کہ بدی سعدی در دنیا سعدی در عقبہ سعدی، پھر اندر حویلی میں لگے اپنی بیوی سے فرمایا کہ آج یہ لڑکا صاحب کمال میرے پاس آیا ہے جسکو سید عالم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی فرزند بی بی میں کیا ہے پھر آپ کی بیعت لی اور خدمات خاص میں محمود کیا آپ ولی مادر زاد تھے بچپن میں جس مشکل و مصم کی طرف توجہ فرماتے وہ حل ہو جاتی جس آسب زدہ کو دیکھتے شفا پاتا جن آپ کے نام سے بھاگتا جس ولی کی روح کی طرف متوجہ ہوتے حاضر ہوتی تاریخ بخشی میں مرقوم ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں ایک روز پیر کے ساتھ سہارنپور گیا جامع مسجد میں تھا کہ درمیان خواب میں بیداری میں میں نے دیکھا کہ تمام شہر پر انوار ہے پھر عقیقہ ولاد سے انبیا علیہم السلام کے سرے پاس آئیں اور فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہرا باہر مسجد کے نیچے بٹائی میں گیا دیکھا کہ آپ اتنے جماعت بنات انبیا علیہم السلام کے کھڑی ہیں میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے فرزند میں نے چاہا کہ اپنی طرف سے کچھ تحفہ دوں پھر اسم اعظم تعلیم فرمایا جب حضرت سید آدم حج کو تشریف لے گئے آپ زیارت والدین کو گھر آئے یہاں سے واپس جا کر مع چنداران حضرت ممدوح روانہ طرف مکہ ہوئے راہ میں ہزار تباہی میں آیا سب نے آپ سے التماس دعا کی آپ نے دعا کی ہزار ہا کنارہ لگا کر معطر ہو چکے سب نے حضرت سے کیفیت عرض کی آپ نے فرمایا کہ اگر سعدی تمھارے پاس نہ ہوتے ہزار تباہ ہو جانا حضرت سید آدم نے مدینہ میں وفات فرمائی آپ باپا سے حج لاہور میں تشریف لائے اور یہیں قائم فرمایا ہزار طالب خدا کو واصل بحق کیا حتم رجب الثانی روز چار شنبہ کو وفات فرمائی مزار آپ کا لاہور

میں متصل پر عزیز فرما کے ہو

حضرت عبدالغفور مہشپاوری نقشبندی علیہ الرحمۃ

۱۱۱۶ ۱۷۰۴

آپ دلی اور زاد تھے خلیفہ حضرت حاجی امجد علی کے ہیں اور حضرت سعدی علیہ الرحمۃ سے بھی فیض پایا اور بچپن میں آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ مزار پر حضرت بابا عجد الکرم کے جاتے اور نماز نوافل ادا کرتے بیسے سچ الوقت اپنے سامنے موجود پڑتے آپ اٹھالیتے اور لڑکوں کو تقسیم کر دیتے صاحب روضۃ السلام فرماتے ہیں کہ ایک روز محفل میں آپ شیرینی تقسیم فرما رہے تھے خدمتگار کو دو حصے یہ فرما کر دیے کہ ایک تیرا اور ایک تیرے بیٹے کا جو وہ قدم پر گر پڑا اور عرض کی میرے دل میں یہ خطرہ گذر ا تھا کہ اگر آپ صاحب کشف ہونگے تو مجھے دو حصے دینگے معاف فرمائیے آپ نے فرمایا آئندہ سے احتیاط رکھو فقہر کا امتحان نہ لیا کرو نقل ہے کہ ایک روز آپ کسی دیہات میں تشریف لے گئے تھے اور یہاں ایک سجدہ میں قیام فرمایا اور مع ہر ایمان شغل و مراقبہ میں مصروف تھے کہ ایک جماعت رہزمنوں کی بہ ارادت غارت اسباب درویشان متوجہ جانب سجدہ ہوئی کچھ لوگ کہرا قبہ میں نہ تھے شور و غل کرنے لگے آپ نہ سر اٹھایا اور نہ فرمایا مشغول ہو وہ سب مراقبہ ہوئے جب سر اٹھایا تو سب نے آپ کو پشاور میں پایا سجدہ ابو المعالی کشمیری لکھتے ہیں کہ آپ ایک روز پشاور کے بازار میں جا رہے تھے میں بھی ساتھ ہو لیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا چند قدم چلا ہو گا کہ اپنے کو مع جناب مہر و کشمیری پایا کہ پل رسہ کڈل سے گذر رہا ہوں رفت رفت مسجد نگین تک پہنچا یہاں سے پھر اور اسی پل سے گذر اب میرا ہاتھ آپ نے چھوڑ دیا دیکھا تو بازار پشاور میں جہاں تھا موجود ہوں آپ تمام شب جس نفس کے ساتھ مراقبہ میں بسر فرماتے اہل دنیا کی جانب مطلق التفات نہ فرماتے تنہا پانچ سو آدمی آپ کی خانقاہ سے خورش و پوشش پاتے جسکے مصارف و عجب سے آپ کو ملتے عشق الہی الیا آپ پر غالب تھا کہ اگر کوئی آیت قرآن پڑھتا یا نام اللہ کا لیتا تو آپ کو گریہ ہوتا جو دھوین شعبان کو وفات پائی مزار آپ کا پشاور میں ہے

سلطان عالم شاہ بہادر شاہ

۱۱۱۹ ۱۷۰۷ ۱۱۲۷ ۱۷۱۲

تمام بیستون جمادی الثانی ۱۱۵۳ھ کو نواب بالی کے لہن سے برہانپور میں پیدا ہوئے محمد معظم نام رکھا گیا راجہ شہزادگی ہی میں بہادر شاہ کا خطاب پایا بعد وفات پدر و قتل اعظم شاہ انیسویں ربیع الاول روز دوشنبہ کو تخت نشین ہوا یہ بادشاہ عالم و فاضل و عابد و زاہد و صالح و بامروت تھا کثیر الاولاد بھی تھا شجاع

و دلیر ایسا تھا کہ کل ملازمان و زمینداران و حکام قرب و بعد برابر مطیع رہے سارے شہزادے محض آزاد ہی کے
زور کی بسر کرتے تھے شہزادے داینبے بائیں بیٹھے رہتے تھے محمد کام بخش نے کہ اسکا بھائی تھا اور
بیجا پور کا حاکم تھا خود سر ہو کر سکھ و خطہ اپنے نام کا جاری کیا بادشاہ لشکر لیک بیجا پور گیا بھائی سے لڑا کام بخش قتل
ہوا خود لاہور میں واپس آکر تیار ہوا اور کیسویں محرم کو ششہ میں وفات پائی

سلطان جہاندار شاہ

۱۱۲۴ ۱۱۲۴ ۱۱۲۴ ۱۱۲۴

اسلئے میں لگام بائی کے بطن سے پیدا ہوا عالم شاہ کی وفات کے بعد اسکے بیٹوں میں جنگ ہوئی فتح جہان
نے پہلے عظیم الشان کو قتل کیا اور تخت نشین ہوا ایک دن اترنے تاریخ جاوے تیرہویں محرم کبھی ہوجی تاریخ وفات
عالم شاہ فرخ سیر سیر عظیم الشان نے جب خبر مرگ پدر سنی فوراً عظیم آباد میں ہوجا جہاندار شاہ بھی اسوقت یہاں
موجود تھا خوب لڑائیوں ہوئیں بالآخر جہاندار شاہ تاب مقادست نہ کرکھا گا دارھی سوچھ لاشی مونڈوا کر دہلی
کی جانب چلا گیا اور ۲۱ مئی مرگیا۔

حضرت شاہ ہدایت اللہ فردوسی منیری قدس سرہ

۱۱۲۸ ۱۱۲۸ ۱۱۲۸ ۱۱۲۸

آپ کے اذیران سلسلہ فردوسیہ میں جب آپ کو برس شور ہوا اتفاق وقت سے آپ تیم ہو گئے اور کوئی عظیم دین کی
دینے والا گھر میں نہ تھا آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تم مزار پر حضرت محمد و مہجی منیری کے جا کر بیٹھا کرو چنانچہ آپ نے
ویسا ہی معمول کیا چند روز بعد ایک گیند مزار مبارک سے نور کا نکلا اور اچھلتا ہوا آپی کو دین آیا اتفاق سے
آپ کو جوئی آئی اور وہ گیند آپ کے منہ میں جا رہا اور فرو ہو گیا بجز دایکے آپ کو جذب ہوا اور آپ اپنا حق کہتے ہوئے
کہیں نکل گئے اور مفقود البجز ہو گئے عرصہ تک اسی حال جذب میں رہے پھر گھومتے ہوئے درگاہ پر گئے اور پھر
جوئی آئی اور وہ گیند منہ سے نکل کر اچھلتا ہوا پھر مزار مبارک میں چلا گیا اور آپ کو کیفیت سلوک پیدا ہوئی پھر تو
آپ ایک آفتاب وقت تھے کہ نہ دیدہ نشیندہ وفات آپ کی نوین ماہ رجب کو ہوئی مزار مبارک بمنیر شریف میں ہے۔

سید میران بھیکہ چشتی صابری علیہ الرحمۃ

۱۰۶۶ ۱۱۳۱ ۱۱۳۱ ۱۱۳۱

آپ حضرت شاہ ابو المعالی کے خلیفہ میں مقامات آپ کے بہت بلند ہیں استغراق و عشق و محبت میں ثانی نہیں
رکتے تھے اکثر مرید آپ کے قطب و ابدال ہوئے اشعار ہندی و دودھہ بمضامین توحید آپ بہت فرماتے
تھے انجمن صینی و ترمذی میں تو ہر جس کے جب آپ تھے والدہ ماجدہ نے فضا کی آپ کی والدہ نے تربیت فرمائی

خدمت میں انہوں نے فرائض کی تعلیم کے لیے بھیجا بعد تحصیل علم آپ کو جذب الہی ہوا خدمت میں ابو المعالی رحمہ اللہ کے آئے
 مرید ہوئے اور تکمیل کو پہنچنے خرقة خلاف پایا نقل ہو کہ ایک مرتبہ آپ بوضع قوم دھن کسی مرید کے گھر پر گئے اتفاقاً
 اُس روز اسکا لڑکا وہ سالہ تھا کہ گیا تھا اور ہنوز چھینہ و ٹکفین نہ ہوئی تھی جب آپ پہنچے اُس مرید نے اپنی
 بیوی سے کہا کہ ہرگز آپ پر یہ واقعہ ظاہر نہ کرے غش کو ایک جھوٹے بند کر دیا اور مہانداری میں مصروف ہوا
 بیوی اسکی بھی صبر و تحمل کر کے خدمت میں مصروف ہوئی جب کھانا تیار ہوا اور آپ کے سامنے چنایا گیا آپ نے
 فرمایا اپنے لڑکے کو بلاؤ کہ کھانا ساتھ کھائے اُس نے عرض کی وہ بچوں کے ساتھ مکمل میں مصروف ہے سوقت اسکا
 حاضر ہوا لیکن نہیں ہوا آپ نے فرمایا جہاں ہو اُسے لاؤ بغیر اُس کے ہم نہیں کھائیں گے مجبور ہو کر اُس مرید نے عرض
 کیا کہ میں اور لڑکے رو دیا آپ نے فرمایا تیار بیٹا نہ رہا نہیں ہو سوتا ہوئے سے جگا لا مرید نے عرض کی وہ آدھی رات
 سے نماز پڑھا ہوا غمزدہ رہتا حضور میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تم اندر جھوٹے جاؤ اگر مردہ ہو تو خیر تقدیر الہی اور سوتا
 ہو تو جگا لاؤ مرید سب کچھ اندر جھوٹے کیا دیکھا کہ لڑکا مثل سونے والے کے سانس لے رہا ہوا آواز دی وہ جاگا ہاتھ
 پکڑ کر آپ کے نزدیک لایا خلق میں تمام اُس ہو اُس روز صد آدمی آپ کے مرید ہوئے نقل ہو کہ ایک شخص مہندو
 میرزا نام ساکن بی بی ہو جب کو ایسی نفرت مسلمانوں سے تھی کہ یہ دن گزرے تاکہ کسی مسلمان کا منہ نہیں لکھتا تھا
 اتفاقاً کسی جرم میں گرفتار ہوا سر ہند کے صوبہ نے اُس کے تلس کا حکم دیا ناریں منادی ہوئی اور اسکو قید سے
 نکال کر بازار میں تشہیر کرنا شروع ہوا اتفاقاً آپ کا بھی اسی راہ سے گزر ہوا وہ مجرم مجمع سے ہو کر یا نہر کلا آپ کے
 قدموں پر گر کر انہایت الحاح و عجز سے عرض کی کہ اگر میں جگلیا تو مسلمان ہو جاؤ گا اپنے فرایا مجمع رکھ تجھے کچھ
 آسیب نہ پہنچے گا سواری آپ کی گزر گئی مجرم قتل گاہ میں گیا ہنوز قتل نہ ہوا تھا کہ صوبہ کا حکم کو تو ال کو پہنچا کہ
 مجرم کو میرے پاس حاضر کیے چنانچہ اُسکو لے گئے صوبہ نے صرف چشم نمائی کر کے راہ گرد باؤ خلعت بھی دیا فی الفور
 وہ آپ کی خدمت میں آیا اور مسلمان ہوا ہزار ہا فقیر آئے اور آپ ایک ہی طرف سے سکو کھانا کھلاتے ولادت کی ششم جب
 اور وفات پنجم رمضان المبارک جو عمر شریف چوراسی برس کی ہوئی مقبرہ آپ کا روشن الدولہ کا بنایا ہوا ہے

سلطان فتح سیر

۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۳۱ ۱۱۳۸

۹۸۰ء میں پیدا ہوا تاریخ گیارہویں ذیقعد کو بعد شکست جہاندار شاہ تخت نشین ہوا پھر مدلی میں آکر جہاندار شاہ و
 سیرالامراؤ و انصار خان کو قتل کیا جہاندار شاہ کے بیٹوں کو و اعظم شاہ اپنے بھائی کو اندھا کر کر قید خانہ میں بھیجا
 میر عبد اللہ کو خطاب قطب الملک دیکر وزیر بنایا ۹۸۵ء میں مہاراجہ اجیت سنگھ کی لڑکی سے شادی کی اس وقت
 کی ستفا کی سے تمام مرہبت خوفناک رہتے تھے معمول تھا کہ جب دربار کا وقت ہوتا تو عزیز و اقارب رخصت ہو جاتے

جاتے اور جب واپس آتے تو نذر و صدقہ انار سے تقویٰ کے دنوں بعد قطب الملک کو عداوت پیدا ہوئی اپنے بھائی
 یحییٰ بن علی خان کو دکن سے طلب کیا جب وہ آگیا دلوں نے مسلمانوں کو بھائی یحییٰ بن علی کو محل میں جا کر
 فوج سیر و گرفتار کیا اور انھیں نکال کر قید خانہ میں رکھا ارفع الدرجات ابوالبرکات کو سخت پرہیزگاری

سلطان ابوالبرکات

قطب الملک نے برائے نام تخت نشین کیا کیونکہ انتظام سلطنت سارا اپنے ہاتھ میں رکھا چونکہ یہ بادشاہ مدت تک
 قید میں رہنے کے باعث ریشہ خفیت بہت ہو گیا تھا تین مہینے کے بعد مر گیا

سلطان شاہ جہان ثانی

بعد وفات ابوالبرکات کے قطب الملک نے غیرہ نے صرف اس عرض سے کہ خاندان تیموریہ سے کیونکر تخت نشین ہونا چاہیے
 فریج اندولہ کو قیدی سے نکال کر تخت پر بٹھایا اور لقب شاہجہان کا دیا بیسویں رجب تاریخ جلوس ہو تین ماہ کے بعد
 بعارضہ اسہال ساتویں ذیقعد کو قضا کی

حضرت شاہ محمد کئی فردوسی میری قدس سرہ

آپ بھی فرزندانِ محترم و پیرانِ سلسلہ علیہ فردوسیہ سے ہیں اپنے وقت کے آفتاب تھے اپنی حالت کو نہایت سخی
 رکھتے ریاضت و مجاہدہ میں حلق تھے وفات آپ کی تاریخ بارہویں رجب بدوینی

حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی حشتی علیہ الرحمہ

نسب آپ کا حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہے خرقہ خلافت شیخ کلیم اللہ سے پایا ہوا ایک لاکھ سے زیادہ آپ کے
 مرید تھے خوارق عادات و کرامات آپ سے ہر دم ظاہر ہوتے آپ پورب کے رہنے والے تھے تحصیل علم کی غرض سے
 دہلی تشریف لے گئے وہاں شیخ کلیم اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے دروازہ بند تھا اور شیخ و جد و سلع میں مصروف
 تھے آپ نے دست کی شیخ نے آواز سنا ایک مرید سے فرمایا کہ دیکھو کون ہو مرید دروازہ پر آیا شخص بگائے کو دیکھا نام
 ابو چھاپھر جا کر عرض کی کہ اس نام کا ایک شخص بصورت گداز کھڑا ہے آپ نے فرمایا جلد بلاؤ مریدان نے عرض کی فعل
 نزد بگائے وقت سلع صوفیانہ دو جد عاشقانہ و رقص مستانہ ممنوع ہو آپ نے فرمایا اس شخص کے نام سے بوسے
 اٹھائی آتی جو غیر نہیں ہو الغرض آپ اندر تشریف لے گئے بعد استفسار حال کے جناب شیخ نے فرمایا کہ ہر وقت

میرے پاس رہا کرو چنانچہ آپ ہر وقت پیش نظر رہنے لگے اکثر اوقات سبق و قلم علم میں مصروف رہتے اور جب اور مردان کو حالت ذوق میں مہیوش ہوتے دیکھتے تو حیران ہوتے کہ کیا چیز انکو مہیوش کرتی ہے اور زائد و فریاد میں لاتی ہے ایک روز آپ کے ایک پر بھائی مدینہ طیبہ سے آئے اور مجھ کو اسکے کہ نظر محبت اثر آپ کی اپنی پڑے وہ مہیوش ہو کر گرے شیخ نظام الدین متعجب ہو کر حاضرین سے دریافت کرنے لگے اُن لوگوں نے تفصیل بیان کی آپ کا بھی دل یہ سن کر فکری جانب مائل ہوا برسر اعتقاد آکر طوار عقیقت مندوں کے اختیار کیے اکر وہ جناب شیخ نے مجلس سے اٹھ کر گھر میں جانے کا قصد کیا اور لب فرش پہنچے آپ نے جو بیان اُنھا کر گرد جھاری اور سامنے سیدھی رکھ دین شیخ نے غایت عنایت سے آپ کی جانب دیکھا اور فرمایا کہ تم واسطے کسب ظاہری کے میرے پاس آئے ہو یا واسطے حصول کسب باطنی کے کہ اولیٰ و احسن ہے آپ نے عرض کی شعر

سپر دم بہ تو مایہ خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را |

جو مکہ شیخ احمد کبیر دینی نے بوقت رخصت جناب شیخ سے کہا تھا کہ ایک شخص نظام الدین نام آپ پاس آئیگا اور وقت دعوت الی اللہ یہ بیت پڑھے گا وہ خلیفہ تمھارا ہو گا اسکی محبت لینا چنانچہ جب آپ نے یہ شعر جو اب میں سنا فوراً پہچاناکہ یہ وہی نظام الدین ہے بیعت لی چند خدمتیں رکھا جب آپ کمال کو پہنچے خرقہ دیکر طرف ملک دکن رخصت فرمایا آپ یہاں پہنچے فتوح عظیم حاصل ہوئی خلق کثیر آپ کی مرید ہوئی سب سے پہلے نظام الملک صفت جاہ آپ کا مرید ہوا بارہویں بقعہ کو آپ نے وفات فرمائی

۱۰۸۶ ۱۶۷۵ ۱۱۵۶ ۱۷۴۳

حضرت نور الدین محمد آفتاب کشمیری نقشبندی علیہ الرحمۃ

آپ خواجہ نظام الدین کے صاحبزادہ ہیں خواجہ خاوند محمود نقشبندی آپ کے جد امجد تھے تیرہ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری و باطنی و حفظ قرآن سے فراغت حاصل کی حضرت احمد بسوی علیہ الرحمۃ سے خرقہ خلافت پایا جب آپ سند خلافت پر بیٹھے جوق جوق طالبان حق کا دروازہ پر ہجوم ہوتا کوئی محروم نہ جانا دعا آپ کی کبھی بارگاہ اتنی سے روند ہوتی جو چاہتے ہوتا جو کچھ زبان پر جاری ہوتا ویسا ہی واقع ہوتا نظر آپ کی صحت بیمار کے لیے اکبر اعظم غنی شہ شہباز کو آپ نے رحلت فرمائی

۱۰۸۷ ۱۶۷۶ ۱۱۶۶ ۱۷۵۲

حضرت مولانا محمد وارث رسول نانا قادری بنارس علیہ الرحمۃ

اصل وطن آپ کا غازی پور ہے والد بزرگوار آپ کے بعد عالمگیر قاضی شہر بنارس تھے اسی ذریعہ سے یہاں قیام رہا آپ نے یہیں تعلیم پائی بعد وفات پدر جادہ فقیر مدرس مدرسین عمر شریف بنسیر کی سات ہی برس کی عمر میں

آپ کو عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا اور ترقی پکڑنا رہا اشعار نعتیہ پڑھا کرتے تھے اور اظہار شوق دیا کرتے جب آپ نو برس کے ہوئے زیارت رسول سے مشرف ہوئے بعد نماز عصر در خلوت آپ بند رکھتے اور غرض زیارت رسول ہو کر آئے بارہویں برس حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے شاہ رفیع الدین علیہ الرحمہ سے بیعت کی آپ نے فرمایا کہ ترقی متعمل سے تمھارے خوف جذب تھا حکم بہت صادر ہوا نہایت مناسب ہو ابھر آپ نے تمام نعمتیں بخشنیں ذکر و فکر طریقہ قادریہ بتائے اور تربیت طالبان آپ کے سپرد کی زمانہ تحصیل علم میں آپ کو غلبہ حال کے سبب کتاب دیکھنے کی فرصت نہ ملتی تھی جب بہن کو جانے خادم کتاب کھول دیا اور نشان دیا آپ سبق پڑھتے جب مطلب پوچھا جانا پورا بتا دیتے استناد کو تعجب ہوا کرتا لباس عالمانہ پہنتے طلباء کو کلا دیتے فقر کو چھپاتے سلع نہیں سنتے تھے فرماتے کہ کیونکر سلع سکر زندہ رہتا ہو کیونکہ مودعہ آتش عشق ہر تعلیم آپ کی حضرت رسالت سے ہوئی کبھی پیر پھلا کر نہ سوائے اگر کسی خادم نے عرض کی فرماتے کہ خدا کے سامنے باوب رہنا چاہیے نقل ہو کہ ایک بیمار آیا اور علاج کی تکلیف دی آپ نے فرمایا کہ میں طبیب نہیں ہوں مگر مریض نے دامن نہ چھوڑا محبوع آپ نے حضرت محمد عموث اپنے خلیفہ سے فرمایا کہ نبض دیکھو انھوں نے عدم علم طبابت کا عذر کیا آپ نے پھر فرمایا چنانچہ انھوں نے نبض پر ہاتھ ڈالا صورت مرض دو دو اُسکی آپ پر متکشف ہوئی بیمار کو بتا دیا وہ اس ترکیب سے اچھا ہو گیا اور حضرت محمد عموث کو یہ بات ہمیشہ کے لیے حاصل ہی جب کوئی طالب زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا آپ اس سے فرماتے کہ یہ استخارہ کرو جب مدت استخارہ کی پوری ہوتی وہ فیضیاب ہوتا گیا رسول ربیع الثانی کو آپ نے وصال فرمایا مزار آپ کا شہر بنارس میں زیارت گاہ خلق ہر کرامت و بزرگی آپ کی اس وقت تک ایسی عجیب ہو کہ بیان کی حاجت نہیں

شاہ ابو الحسن حشیشی۔

۱۷۵۳	۱۱۶۷	+	+
------	------	---	---

آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ جعفر خلیفہ حضرت نظام الدین اور نگ آبادی کے تھے پہلے نوکری ترک کر کے مرید ہوئے اور اپنے پیر کی خدمت میں رہے اور ان کے ساتھ حیدر آباد میں آکر محلہ دہر پورہ میں مقیم ہوئے اور یاد آتی ہیں مصروف رہے اور رشد کمال پایا خلافت بہت آپ کی محقق تھی اور سولہویں شوال کو وفات فرمائی مزار آپ کا حیدر آباد میں محلہ دہر پورہ ہے

۱۷۶۸	۱۱۶۱	۱۷۱۸	۱۱۳۱
------	------	------	------

سلطان محمد شاہ

شہنشاہ جمہوریہ برصغیر الاول علیہ السلام بنوی کو نواب قدسیہ بیگم کے لعلن سے نواح غزنی میں پیدا ہوا اور

سلطان روشن اختر نام رکھا گیا بعد مرنے جان شاد اپنے باپ کے عہد جہاندار شاہ دین اپنی ماں کے ساتھ قید ہوا اسلئے جہین قطب الملک نے قید سے نکال کر تخت نشین کیا اور محمد شاہ نام ہوا ان نظام سلطنت کو عہد فرخ میر سے قطب الملک عبدالمدخان حسین علی خان کے ہاتھ میں تھا راہ محمد شاہ کو یہ بات پسند نہ آئی درپردہ رنج پیدا ہوا اور آخر کار قابو پا کر دونوں کو قتل کرایا ایک زہر سے مراد دردمسرا خیر سے قتل ہوا منقول ہو کہ قبل اس واقعہ کے کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین حسین علیخان سے فرماتے ہیں بلغ وعدک و غلب عدوک بعد قتل ان دونوں بھائیوں کے مصرع بالا کو غور کیا تو مادہ تاریخ تھا اسلئے جہین نادر شاہ بادشاہ ایران نے پیغمبر ہند کا قصد کیا جب یہ خبر محمد شاہ کو پہونچی اسنے بھی فوج کثیر جمع کی میدان کرنال میں مقابلہ ہوا خوب جنگ ہوئی بالآخر یوں تصفیہ ہوا کہ نادر شاہ دو کروڑ روپیہ لیکر واپس جانے پر راضی ہوا مگر بعض اُمراء جنکو محمد شاہ سے عداوت تھی نادر شاہ کے پاس گئے اور عرض کی کہ اگر آپ دہلی چلیں تو بہت مال ہاتھ آئے چنانچہ شاہ موصوف بجلیہ دعوت دہلی آیا شب کو دہلی میں یہ خبر مشہر ہوئی کہ نادر شاہ قتل ہوا یہ سکر تمام لشکر نادر شاہ کی فوج پر چاڑھا اور بہت آدمی اس کے مارے گئے جب نادر شاہ کو خبر ہوئی اپنی فوج کو حکم دیا کہ بلا خیال ہندو مسلمان دہلی میں قتل عام کریں چنانچہ تین ہفت تک قتل عام رہا اور قریب بیس ہزار آدمی کے قتل ہوئے آخر کار محمد شاہ کی فوجا شیش سے نادر شاہ نے اس کا حکم دیا لشکر یوں نے تمام شہر لوٹ لیا تھا مال و اسباب بہت کچھ اپنے قبضہ میں لیا تھا بعد اسکے نادر شاہ نے یہ حکم دیا کہ لوگو مال جکے پاس ہوں صفت لاکر حاضر کرے بہت مال و اسباب خوراج جمع ہو گیا نادر شاہ ہندوستان چھوڑ کر تخت طاووس و زور و جواہر کثیر لیکر واپس چلا گیا بعد اسکے احمد شاہ درانی سے محمد شاہ کو مقابلہ کرنا پڑا مگر فتح نصیب ہوئی اسکے تھوڑے ہی دن بعد آٹھویں ربیع الثانی شب پنجشنبہ کو وفات پائی

سلطان احمد شاہ

۱۱۶۱ ۱۶۸۸ ۱۱۶۷ ۱۷۵۳

اسلئے میں نواب اودیم بانی کے بطن سے پیدا ہوا وفات محمد شاہ نواح سرزمین میں تھا خبر وفات محمد شاہ پا کر نواب صفدر جنگ نے دوسری جمادی الاول کو بمقام پانی پت جتر شاہی دوازم جلوس لجا کر مبارکباد دی مقرر ہوا دنوں بعد عماد الملک کو کہ ان نظام سلطنت اسکے ہاتھ میں تھا بادشاہ سے رنج پیدا ہوا اور آخر جمادی الثانی میں اس بادشاہ کو قید کر کے عالمگیر ثانی کو تخت پر بٹھایا

حضرت خواجہ عبدالسلام نقشبند کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۷۱ ۱۷۵۷ + +

آپ اکابر خلفائے حضرت خواجہ عبدالغفور ریشاوری ہیں باوجود دولت کثیر کہ وکیل بادشاہ تھے اور جاگیر بہت تھی ایک دم

یا و حلا سے غافل نہیں رہتے ساری خلقت آپ کے دروازہ پر حاجت دینی و دنیاوی لیکر آتی آپ بسکی حاجت والی فرماتے نقل ہو کہ ایک مرید نے آپ کی دعوت کی آپ تشریف لینگے بعد انفرار طعام اُس نے اپنے افلاس کی شکایت کی آپ نے غلہ جو اسکے گھر میں موجود تھا طلب فرمایا اور صرف نظر اسپر ڈال کر فرمایا کہ تمھیں اُس طرف کا حیمین یہ غلہ رکھا جائے بند کر دو اور بیچے اسکے ایک سوراخ کر لو روز بعد راجت اسی سوراخ سے نکال لیا کرو چنانچہ کسے ہی کیا بارہ سال تک برابر صرف ہوا کیا اگر کچھ کم نہ ہوا ایک روز اسکی بیوی نے متعجب کر سرپوش اُس طرف کا کھول ڈالا دیکھا تو خالی تھا بہت نا دم ہوئی نقل ہو کہ ایک مرید کو آپ نے چند قلم یہ فرما کر کہ تو خوشنویس ہو گا دیے وہ خوشنویس ہو گیا ایک مرتبہ دو پیادے ناظم کشمیر کے آپ کو پکڑ کر لے چلے راہ میں ایک گر گر گیا یہ حالت دیکھ کر دوسرا آپ کو چھو کر بھاگا جھجھکا کہ خبر کی وہ حاضر آیا اور بہت معذرت کی ہزارا کرات آپ کی درج کتب تذکرہ میں تیرہویں سوال روز کیشنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی مرقا پکا کشمیر میں ہے۔

حضرت محمد صادق کشمیری علیہ الرحمہ

۱۱۷۱ ۱۷۵۷

آپ ابتداً امیر کشمیر کشمیر میں تھے دفعتاً جذب حقیقی پیدا ہوا سارا مال و اسباب راہ خدا میں دیکر صحت علما و فضلاء اختیار کی حصول علم کیا حافظ قرآن ہوئے خواجہ سرنگ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت حاصل کی جذب و استغراق بلکہ جہ نایت بہم پہنچایا میر مبارک کشمیری کے کوٹھے پر آپ اذان کہہ رہے تھے کہ حالت جذب طاری ہوئی کوٹھے سے زمین پر گرے اور بیہوش ہوئے لوگ اٹھا کر خواجہ سرنگ پاس لائے آپ نے فرمایا چھوڑ دو متا یہ عشق الہی جو جپا اپنے یہ فرمایا فی الحقیقت متا نہ ہوئے اور اسی طحال میں رات دن کوچہ دبا زار میں پھرتے اور شعر عاشقانہ پڑھتے آخر کار یہ حال ہوا کہ جو صاحب پوش آپ کے سامنے جاتا متا نہ ہو جاتا صدا آدمی مدہوش ہوئے اور سب علانیہ کہہ اوست کہنے لگے بادشاہ وقت نے آپ کو بلا کر حال پوچھا اپنے چند شعر فی البدیہہ پڑھے بادشاہ نے یہ کہہ کر کہ مجنون دھچھوڑ دیا

حضرت شاہ محمد منعم قادری نقشبندی ابو العلاء علیہ الرحمہ

۱۱۷۵ ۱۷۶۱

آپ حضرت شمس الدین حقانی کے فرزند میں تحصیل علم دہلی میں فرمائی حضرت شاہ غلیل الدین قدس سرہ سے بیعت حاصل کی اور شاہ محمد فریاد صاحب سے تربیت پائی حضرت اسد اللہ سے بھی فیض حاصل کیا یہ پچاس سال تک مدرسہ دہلی میں درس علوم و ریاضی میں مصروف رہے حضرت نوح عالم و مخدوم جانیان کے حضور سے مشرف ہوئے کرامات آپ کی بہت ہیں بمثلہ کلمہ ایک یہ ہو کہ کسی نے آپ کی مجلس میں ایک روز یہ ذکر کیا کہ ارباب کمال کا صورت عناصر کو بدلتا جاتا ہو پچا فرمایا یا حضرت سے کثافت ڈرو ہو جاتی اور اور سب کچھ ہو سکتا ہو ایک دن مع یاران کے حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

کی زیارت کو گئے درود صبر پر ایک شیر مٹھیا دیکھا ہمارا ہو نکل خوف ہوا آپ نے فرمایا گھر لو نہیں میں موجود ہوں نکل کر گیا ایک شخص تہجد کی نماز کے لیے اٹھے دیکھا کہ تمام اعضا آپ کے علاوہ میں سمجھا کہ کسی نے شمشیر سے جدا کیا، فریاد کرنی چاہی آپ نے فرمایا افسوس نہ کرو میں زندہ ہوں آخر کو عظیم آباد میں تشریف لا کر مہربانیت خلق میں معروف ہوئے گو بخش فقیر ناگ شاهی کہ اپنے فن میں کامل تھا آپ کے ہاتھ پر سلمان ہو کر واصل بھی ہوا چار خلیفہ نامی آپ کے یادگار دروازہ زکریا حضرت شاہ علی حضرت عیش مشود شاہ گھیشا شاہ حسن رضا صوفی شاہ محمد دایم قدس سرہم مزار آپ کا خاص عظیم آباد میں ہے۔

سلطان عالمگیر شانی

۱۷۶۷ ۱۷۵۳ ۱۱۷۳ ۱۷۵۹

سولہ مہینہ پیدا ہوا بعد فرخ سیر سے قید میں تھا عماد الملک غازی الدین حیدر خان وزیر احمد شاہ نے اس بادشاہ کو قید کیا اور اسکو قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا کار سلطنت سارا اپنے ہاتھ میں لکھا بادشاہ کو کچھ دخل نہ تھا اسی وقت میں مرہٹوں نے بھی سر اٹھایا اور بیت فساد برپا کیے نواب شجاع الدولہ صوبہ دار اور دھو دیگر امرایان نے غرضی احمد شاہ ابدالی کے پاس عرض امداد بھیجی احمد شاہ کی خبر آمد جب کرم ہوئی عماد الملک کو یہ خوف ہوا کہ بادشاہ کے ساتھ بادیان بہت کی ہیں اسکی سزا لیگی یہ جو کچر باقی بیگ بلٹی وحید قلیخان کشمیری سے کہا کہ بادشاہ کو قتل کر میں چنانچہ ان دونوں نیک حراموں نے بروز پنجشنبہ آٹھویں یا پندرہویں ربیع الاول کو عالمگیر کو مار ڈالا اور نعش جمنا کی ریگ میں پھینک دی چھ ہرے بعد چند آدمیوں نے نعش اٹھا کر ہمایون کے مقبرہ میں دفن کر دی

شاہ رضا قدس سرہ

۱۷۷۰ ۱۱۸۴

آپ سادات رضوی تھے جب آپ کے والد نواب نائب خان کے ساتھ شہید ہوئے تو آپ نے ترک دنیا کی اور بیکس فقیہی پہنا اور سیر اقصیٰ شروع کی سکلح تک گئے پھر دہلی آئے مزار پر حضرت سلطان الاولیاء کے معتکف رہے آپ کو بشارت ہوئی کہ شاہ اسماعیل اندس مرے ہو آپ صبح کو مابین روضہ چشمہ پر بیٹھے تھے کہ ایک بزرگ آئے اور آپ کو لیکر مزار مبارک پر گئے بیعت لی اور بیچہ کر دیا اور اپنے ساتھ رکھا حضرت شاہ اسماعیل اندس کے ساتھ آپ گجرات گئے نجیب شاہ بھی ساتھ تھے وہاں سے اورنگ آباد آئے بیان سے وہ دونوں بزرگ دہلی تشریف فرما ہوئے آپ کو اجازت حیدر آباد جانے کی ہوئی جب آپ حیدر آباد پہنچے آپاکاشمیرہ ہوا نواب نے جاگیر مقرر کر دی اور خلافت معتقد ہوئی بتایا خیمہ جمادی الثانی وفات آپ کی درود گردہ سے کوہ موٹی پر ہوئی نعش آپ کی حیدر آباد میں لاکر اندر شہر کے آپ کے محن مکان متصل تالاب میں سیر طہ دفن کیا۔

حضرت شاہ مجیب اللہ قادری پھلوار دی علیہ الرحمہ

۱۷۷۷ ۱۱۹۱ ۱۷۸۶ ۱۰۹۸

جو کہ آپ کے والد ماجد جب آپ محض بچے تھے رحلت فرمائی آپ کے چچا خواجہ عماد الدین قدس سرہ نے آپ کی پرورش کی

جب آپ بن قمر کو پہنچے شوق تحصیل علم و منکیر ہوا شہرہ حضرت رسولؐ نما سلاطین طرف جذب کامل ہوا خواجہ رخصت ہو کر بنارس تشریف لے گئے اور حضرت رسولؐ نما سے تحصیل علم فرمانے لگے شوق علم اس قدر تھا کہ شب کو رفع غنودگی کے لیے بالون میں ڈور باندھ کر دوسرا سر اچھٹ سے باندھ پیچے زیر ستر سنگریزہ رکھنے غذا بھی بہت قلیل فرماتے بلکہ اکثر شب کو فاقہ کرتے چوبیس برس کی عمر میں فراغت پائی ایک روز زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی سیر استخارہ ہونا مذکور ہوا حضرت رسولؐ نما نے فرمایا روحی زیارت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ثابت ہو کر زندہ ہیں چشم بصر سے زیارت ہو تو اصل زیارت ہو آپؐ نے فرمایا کیا ایسا ہو سکتا ہے حضرت رسولؐ نما نے فرمایا ہاں بھئی تو آپ کے دل میں شوق تعلیم طریقہ وارشہ ہوا اپنے چچا سے درخواست کی تعلیم طریقہ شروع ہوئی یونانی و ترقی ہوتی گئی سات برس میں کمال کو پہنچے فرقہ خلافت حضرت رسولؐ نما سے پایا اور رخصت ہو کر وطن میں آئے اور متوکل بخدا ہو کر گوشت میں بیٹھے نقل ہو کر اشرف خان کشمیری نے دس ہزار روپے آپ کی خدمت میں بھیجے آپ نے یہ فرما کر کہ ہم لوگ آٹھی ہیں کہ ہم پر مال زکوٰۃ حرام ہوا بچا رکھنا لانے والے مقبر ہوں کہ زکوٰۃ کا کیا ذکر پھر قبول کرنے کے لیے بہت سعی کی مگر آپ نے قبول نہ فرمایا مجبور واپس چلے گئے اور اشرف خان کو خبر دی وہ بہت حجل ہوا کہا کہ واقعی مال زکوٰۃ تھا میں نے چاہا کہ صرف درویشان ہوا نواب قاسم علیخان نے تیس ہزار روپیہ اور پیر واندہ یومیہ کا بھیجا آپ پر واندہ کے پشت پر یہ لکھا کہ ”جس کریم کے در پر میں پڑا ہوں اُسے اب تک میرا مقررہ بند نہیں کیا ہوا اور کاسہ رزق نہیں توڑا کہ دوسروں کے دروازہ پر جاؤں و اسلام“ اور پیر واندہ واپس کیا حضرت شاہ نور ارحمن آپ کے چہرے بھائی تھے سخت بیمار تھے اور رقعہ اپنے حال کا لکھا آپ نے جواب میں اُس کے یہ شعر لکھ دیے

دو دنا لکت آرزو طیب مباد

تنت بنار طیبیان نیاز مند مباد

اس وقت تو شاہ نور ارحمن صاحب نے خیال نہ کیا کہ لفظ گزند کی جگہ طیب آپ نے کیوں لکھا مگر بیماری سے صحت پا کر اربع گزند میں اکثر اوقات مبتلا ہوئے لیکن محتاج طیب نہ ہوئے موسے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ قصہ رسول ضلع گیا میں ایک سید صاحب کے خاندان میں ایتھما پشت سے تھا اور تمام مخلوق صحت موسے مبارک کی قابل قبی القاف سے اسی خاندان میں خانگی قصہ ہوا موسے مبارک نے میں ٹکڑے کر کے تقسیم کر لیے اس کے بعد وہ سب سخت آفت میں مبتلا ہوئے بالآخر وہ موسے مبارک شہنشاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاتھ آیا اور اس وقت تک خانقاہ میں پھلواری کے موجود ہی خاصان کو ہر مہینہ کی کیا رحومین کو اور عوام الناس کو دو روز و دویم ماہ مبارک ربیع الثانی کو زیارت سے شرف حاصل ہوتا ہے آپ نے بہتم چادری الثانی کو وصال فرمایا ولادت باسعادت آپ کی یازدہم ربیع الثانی روز جمعہ ہی

۱۱۱۰ ۱۶۹۹ ۱۱۹۴ ۱۴۸۱

حضرت مرزا مظہر حائمان نقشبندی قدس سرہ

آپ سادات عظام علوی سے ہیں نسب شریف آپکا آٹھویں پشت میں توسطہ اسمہ بن حنیفہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ

کرم اللہ وجہ سے پونچھایو آبا و اجداد آپ کے اُمراء نامدار شاہی سے تھے اور خاندان شاہی سے قربت بھی رکھتے تھے
 جد آپ کے اکبر شاہ کے نوادہ تھے اور وادی آپ کی اسد خان وزیر کی صاحبزادی تھیں اور ولی کامل تھیں تسبیح جمادات
 گوش ظاہر سے سلتین و الہا جد آپ کے ترک دولت و حشمت شاہی کے سلسلہ قادریہ میں مرید ہوئے و زہد و تقویٰ
 و توکل کے ساتھ بقیہ عمر سیر کی آپ کی بھی تعلیم فرمائی جب آپ سولہ برس کے ہوئے والد نے آپ کے قضا فیسانی
 آپ سید نور محمد قدس سرہ کے بہ طریقہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مرید ہوئے پھر خدمت میں حاجی محمد فضل وغیرہ کے حاضر
 ہو کر کمالات کو پہنچے نقل ہو کہ ایک دن آپ کے مرید شیخ محمد قاسم نامی نے عرض کی کہ میں نے سنا ہے کہ یہ ایسا ہی
 قید ہو گیا آپ نے فرمایا صحیح ہو دلائل سے مناد ہوا تھا مگر طر ہو گیا اب خیریت ہو کل اسکی خیریت کا خط ملو لیگا
 چنانچہ ایسا ہی ہوا تو وجہ مصطفیٰ خان آپ کی بہت معتقد تھی لیکن بسبب پردہ کے حاضر خدمت نہ ہو سکتی تھی آپ کی
 یاد میں گھر میں بیٹھی رہا کرتی غلام کو اکثر بھیجا کرتی اور توجہ کی امید دار ہوتی ایک روز یہ غلام بے اجازت اُس
 بیوی کے آپ کے حضور میں حاضر ہو کر حسب معمول عرض حال کرنے لگا آپ نے فرمایا تو غلط کہتا ہے وہ بسوقت میری
 جانب متوجہ نہیں ہے غلام نے اپنے قصور کا اقبال کیا ایک دن ایک سیر بے ادب حاضر ہو کر کہنے لگا میں اسلئے آیا ہوں
 کہ طعنہ آپ کا دیکھوں شیطانی ہے یا رحمانی آپ نے تیز نظر اسپر ڈالی غور کر پڑا و مثل ہا ہی بے آپ تڑپنے لگا غدر
 ہوا واسطہ خدا کا دینے لگا آپ اٹھے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا اسکو فاقد ہوا ایک شخص آپ کا منکر کسی قربان میں
 ایک قریباً کر کہنے لگا کہ میرے دوست کی قبر ہو اسکا حال بتائیے آپ نے فرمایا تو غلط کہتا ہے یہ قریباً عورت کی ہے
 آپ کے کسی مرید نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی جب تک آپ دعا نہ کرینگے کہ میری لڑکی کے فرزند تو نہ ہو بخود دعا
 آپ نے دعا کی اور اسی شب کو اسکی لڑکی حاملہ ہوئی آپ اکثر فرماتے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے تمام نعمت دینی
 و دنیاوی مجھ عطا فرمائی شہادت ظاہری کا بھی کوئی سبب کر دے کہ مجھے نصیب ہو چنانچہ یہ دعا مقبول ہوئی میں
 آدمیوں نے بچپن سے آپ کو زخمی کیا آپ نے خون سبکے معاف کیے اور علاج نہ کیا گولی قلب پر لگی تھی
 واصل بحق ہوئے

۱۷۹۲	۱۱۹۷	+	+	حضرت شیخ دولت علی عرف شاہ محمد مینا فردوسی منیری قدس سرہ
------	------	---	---	--

آپ فرزند و جانشین حضرت شاہ محمد کئی فردوسی منیری قدس سرہ کے بن پیران سلسلہ فردوسیہ بہن باوجودیکہ معاش
 کشیر متعلق درگاہ آپ کے قبض تعرت میں تھی مگر بجز بستروریہ و یکمہ منشت اپنے لیے گوارا نہ فرمایا استغراق آپ کا اسدرجہ
 تھا کہ ناز مشعل سے تمام فرماتے تھے اٹھائیوں شعبان کو وصال فرمایا مزار مبارک آپ کا خاص قبضہ منیر شریف
 میں اندر درگاہ و مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ ہر

حضرت مولانا فخر الدین دہلوی چشتی رحمہ اللہ

۱۱۲۶ ۱۷۱۴ ۱۱۹۹ ۱۷۸۴

نسباً بانی آپ کا حضرت شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہوا نسب مادری حضرت محمد گیسو دراز سے حضرت نظام الدین چھا پانی کے آپ صاحبزادہ ہیں اور رنگ آباد میں آپ پیدا ہوئے بعد ولادت آپ کے والد شیخ حکیم احمد جان آبادی کے حضور میں لے گئے آپ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور مولانا فخر الدین نام رکھا جب آپ سات برس کے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دانے قوہ کے خواب میں آپ کو دیئے آپ بیدار ہوئے تو وہ دانے ہاتھ میں تھے والد کو آپ کی کرامت سے خبر ہوئی تشریف لائے اور فرمایا کہ عظیمہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا نہیں کھانا چاہیئے آپ نے دودانے خود کھائے اور تین والد کو دیئے جب آپ سولہ برس کے ہوئے والد نے ٹھکانی آٹھ سال آپ نے عبادات و ریاضات شاقہ میں بسر کیے پچیس برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے علوم ظاہری و باطنی طالبان کو تعلیم فرمائے لگے آپ کے صدا خاں تھے شاہ نیاز احمد دہلوی نہایت محبوب تھے کرامات آپ کی بہت ہیں مناقب فخریہ میں مندرج ہو کر اکثر بیمار و نئے شفا پائی اور جو منکر یا معرض سلع سامنے آیا بیخود ہوا اور مرید ہوا قاضی اور رضا سوسن پوری بھی ایسی انکار و اعتراض سلع کی وجہ سے بیخود ہو کر مرید ہوئے اور واصل حق ہوئے کئی بار مغلوں نے آپ کے ہلاک کر دینے کا قصد کیا مگر آپ کی صرف ایک نظر سے بیخود ہو کر گرے اور توبہ کی مرید ہوئے ایک روز حالت وجد میں ایک جوان لڑکا مر گیا باپ اسکا روتا ہوا آیا اپنے قوال کی جانب اشارہ کیا قوال نے یہ شعر گایا شعر

ایک لب لعل تو صد جان میدہر | خضر آسا آب جوان میدہر

ساری مجلس کو وجد ہوا وہ لڑکا بھی وجد کرتا اٹھ بیٹھا مولوی مکرم نامی ایک شخص کو بھی ایسا ہی انکار تھا وہ بھی تپا ہو کر مرید ہوتے ساتویں جمادی الثانی کو آپ نے وفات پائی مزار مبارک دہلی میں ہے۔

۱۱۹۹ ۱۷۸۴

حضرت شاہ عبدالقادر چشتی علیہ الرحمہ

آچا جنزادہ حضرت جعفر چشتی کے ہیں کثرت مراقبہ سے کوزہ پشت ہو گئے تھے اور آپ کا یہ حال تھا کہ اپنا کھانا بھی برابر حصہ فقرا کے گھر سے منگا کر کھاتے کبھی اسپر زیادتی نہ کرتے اور بڑے صاحب عرفان و کمال تھے بہت ایچ تائیسویں محرم آپ نے وفات فرمائی مزار آپ کا جیدآباد میں محلہ دیر پورہ ہے

۱۱۷۳ ۱۷۵۹ ۱۲۲۱ ۱۸۰۶

سلطان شاہ عالم محمد علی گھر

۱۸۰۶ ۱۲۲۱ ۱۷۵۹ ۱۸۰۶ سلطان شاہ عالم کو زینت محل مشہور بہ لال کنور کے بطن سے پیدا ہوا اپنے باپ کی حیات میں عماد الملک کے

خوف سے شاپہان آباد چھوڑ کر بھاگا تھا اور والد آباد سے محرقیخان کو ساتھ لیکر نکال کر کیڑو آیا تھا اسی زمانہ میں میرن
کی بخارت کی کوٹھیاں کلکتہ و ٹیپنہ قلم ہو چکی تھیں مروج الدولہ حاکم بنگالہ و انگریزوں سے خصوصیت پیدا ہو چکی
تھی پلاسی میں کرنل کلایونی صرف تین ہزار فوج سے جہیں ایک ہزار گورے اور دو ہزار ہندوستانی تھے نواب
سراج الدولہ کو کہ جسکے ساتھ پندرہ ہزار سپاہ اور پچاس ہزار توپین تھیں گرفتار کر لیا تھا شاہ عالم نے ہمارے حکم
چاہا کہ عالم تھیں بنگالہ ہو کہ خبر وفات بد ہو چنی اصلاح دولت خواہان مقام عظیم آباد میں چوتھی جمادی الاول ۱۱۷۱
کو تخت نشین ہوا قاسم علیخان کہ حاکم بنگالہ تھا حاضر ہوا اور چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ واسطے اخراجات شاہی کے
مقرر کیا پھر شاہ عالم آگے آباد چلا گیا اور دو سال تک جاٹھ اور مرہٹوں کے خوف سے یہیں رہا شہنشاہین دہلی
آیا آخر شہنشاہین انگریزوں کو قاسم علیخان حاکم بنگالہ سے کہدورت پیدا ہوئی اور جعفر علیخان کو کہ جسکو پہلے معزول
کر چکے تھے پھر مندریاست پر بٹھا یا قاسم علیخان کئی بار لڑا اور برابر ہزیمت پاتا گیا آخر کار شہنشاہین آگے آباد بھا
کر ہو چنشاہ عالم و نواب شجاع الدولہ سے مدد چاہی چنانچہ یہ دونوں آخر شہنشاہین فوج کش کر لیکر عظیم آباد میں
پہنچے اور ایک ماہ تک بارادہ جنگ مقیم رہے جب شہنشاہ شروع ہو موسم برسات تھا عظیم آباد میں قیام مقیم
نہ بھگا گئے تھیں آئے جب برسات گزری مگر سردی صاحب تھوڑی فوج لیکر کسبہ پہنچے اور نواب شجاع الدولہ کی فوج
سے لڑے نواب تاب مقاومت نہ لایا میدان جنگ سے چھبیسویں مروج الثانی شہنشاہ مطابق تیسری کو شہنشاہ
کو بھاگا شجاع الدولہ کے پاس شکست کی کسی ظرفیت نے اپنی دیہاتی زبان میں کیا خوبیاں کہی ہو سکل مغل ہون
فوج انگریزی باغ و فیروزی آگے آباد و کلکتہ و فیض آباد میں داخل ہوئی عالم شاہ نے جب دیکھا کہ شجاع الدولہ کو
شکست ہوئی انگریزوں سے صلح کا پیام کیا اور ساتھ لیکر آگے آباد آیا شجاع الدولہ نے پھر پچاس ہزار فوج مرہٹہ وغیرہ
کی جمع کر کے اور عماد الملک کو ساتھ لیکر دہلی پر چڑھائی کی جہزں کارک صاحب کو کہ اسوقت فیض آباد کی طرف تھے
جب خبر ہوئی فوراً فوج لیکر دریائے پاراڑ آئے اور فوج عظیم پر چاڑے مرہٹوں کو مار بٹھایا یہ سب کاپلی کی طرف بھاگے
اسی سال سے عماد علی انگریزی مستحکم ہوئی کسی نے اس واقعہ کی تاریخ نہیں یہ مصرعہ لکھا ہی مصرعہ درہند امیر شہ فرنگی
اب شجاع الدولہ نے بھی انگریزوں سے صلح کر لی علاقہ صوبہ آگے آباد کو ڈہ جہان آباد کہ جسکی آمدنی اڑتالیس لاکھ روپیہ
تھی واسطے صرف شاہ عالم کے اور صوبہ اودھ کہ جسکی آمدنی ایک کروڑ پچاس لاکھ تھی و بنارس و غازی پور و پٹنہ
واسطے صرف نواب کے قرار پایا اور پچاس لاکھ روپیہ واسطے خراج سپاہ کے نواب سے لیا گیا اور صلح
طرفین سے لکھا گیا ہر ایک نے قرآن مجید انجیل لیکر تقابض بدین کیا شاہ عالم نے آگے آباد میں اقامت اختیار
کی شہنشاہین خبر تسلط مرہٹہ بمقام دہلی پہنچی بادشاہ نے دہلی کا قصد کیا آگے آباد میرالدین کے سپرد کیا دہلی پہنچے
چھ مہینہ تک مرہٹوں سے لڑا کیا مرزا بخت خان نے بڑے کام کیے اور اسی کے باعث فتح نصیب ہوئی اسکے مہلین

بجفت خان کو خطاب "امیر الامرا نواب ذوالفقار الدولہ مرزا بجفت خان غالب جنگ" عطا ہوا اسی زمانہ میں اس سے شمر و صاحب ہند میں آئے اور نواب قاسم علی خان صوبہ دار بنگالہ کے ساتھ رہے پانچویں اکتوبر ۱۷۹۷ء کو باشارہ نواب قاسم کل انگریز ان کو جو پٹنہ میں تھے قتل کیا ۹۹ سالہ عیدین ماحوجی سندھ نے کہ وکیل مطلق تھے اپنا عہدہ ماحو راویشو کو ویکر آپ اسکا نائب بنا رفتہ رفتہ بطعی بڑھتی چلی اور ہر طرف سے فساد شروع ہوا غلام قادر خان پسر ضابطہ خان قوم افغان نے تھوڑی فوج جمع کر کے دہلی کا محاصرہ کر لیا اور بادشاہ کو بہت عاجز کیا آخر بھجور ہر کر بادشاہ نے اسکو بلا کر خدمت امیر الامرائی دی تھوڑے دنوں بعد اسے چاہا کہ مرہٹوں سے لڑ کر دہلی سے نکال دے اور اس جنگ کا خرچ بادشاہ سے طلب کیا اسنے انجام کار سو چکرانکار کیا اس فعل سے غلام قادر کو رنج ہوا اور بانیسویں شوال کو تھوڑے افغان کو ساتھ لیکر محل شاہی میں چلا آیا بادشاہ کو منع انیس شاہزادوں کے گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا اور شہزادہ بیدار بجت ابن احمد شاہ کو تخت پر بٹھایا اور جب قدر رفتہ وجواہرات خزانہ شاہی میں تھا یا محاسن میں بیگمات کے پاس تھا انکو انواع اقسام کی ایذا دیکر لے لیا اس بنگامہ میں بادشاہ و شہزادے و بیگمات کئی دن تک بے آب و دانہ رہے اکثر دنوں نے اس تکلیف میں جان بحق تسلیم کی شاتوین فی بقعد ایک بیادہ کو یہ حکم دیا کہ بادشاہ کے سینہ پر سوار ہو کر دونوں آنکھیں خنجر کی نوک سے نکال لے اسکے بعد بھی ایک بیہندہ تک اس نکلوان عالم نے کوئی دقیقہ ظلم کا اولاد خاندان تیموریہ کے ساتھ اٹھانہ رکھا آخر مرہٹوں کے خوف سے غوث کی طرف بھاگا مرہٹوں نے آکر پھر عالم شاہ کو تخت پر بٹھایا اور یہ کہہ کہ عہد انگریزی تک جاری تھا اجرا کیا یعنی "سکہ زہر ہفت کشور ایہ فضل الہی" حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ

پھر غلام قادر خان کو بکڑ کر اسکے اعمال کی سزا دی شاہ عالم نے بتایا پنج ساتویں رمضان ۱۱۷۷ھ مطابق انیسویں نومبر ۱۷۷۷ء کو شاہ جہان آباد میں قتل کیا۔

صدی سیزدہم

حضرت شاہ اسد اللہ عرف شاہ بھیلو فردوسی منیری قدس سرہ + + ۱۷۸۹ ۱۲۰۱
 آپ بھی پیران سلسلہ علیہ فردوسی سے ہیں آپ جناب حضرت شاہ نبیا قدس سرہ کے چھوٹے بھائی تھے ایک روز کسی امر میں جناب شاہ نبیا دصاحب آپ پر غصہ ہوا اور آپکو لال پونچا آپ نے اس قصد سے کہ کین دین مری جگہ جا کر قلعہ راہ خدا کی سیکھیں سفر کیا حضرت محمد و مہرث الدین علیہ الرحمہ کو خواب میں دکھایا کہ آپ فرماتے ہیں کہ منیر حاکم بھائی سے بیعت کرو چنانچہ مجبؤ ہو کر پھر آئے اور بیعت کی اور پھر ایسے ہوئے جیسے سب آفتاب پھر عرفان تھے وفات آپ کی بھی بارہویں جب کو ہوئی

۱۷۸۸	۱۲۰۳	حضرت کن الدین عشق پڑنے عرف شاہ گھیسٹا ابو علانی نقشبندی علیہ الرحمہ
------	------	---

آپ خلیفہ دوم حضرت مولانا برہان خدا نامہ رحمہ اللہ کے ہیں آپ کی بزرگیان شہر عظیم آباد میں زبان و دھاریں میں اپنے وقت کے شیخ عصر تھے وفات آپ کی ساتویں جمادی الاول کو ہوئی مزار آپ کا خاص عظیم آباد محلہ متین گھاٹ ہے اور مشہور تکیہ شاہ گھیسٹا صاحب اقدس سرہ ہے

۱۸۰۰	۱۱۱۵	۷۳۹	۱۱۵۲	حضرت شاہ موسیٰ قادری علیہ الرحمہ
------	------	-----	------	----------------------------------

آپ اولاد حضرت نموت پاک کے ہیں سیدہ امین بھرنیس کی سب سجادہ پر اپنے والد بزرگ کے بیٹے جب تک زندہ رہے کبھی ترک جماعت نہ کی ہمیشہ جماعت کی نماز پڑھتے و اتباع سنت میں آپ کو بہت مبالغہ تھا چاہے بس تک ہدایت خلق میں مصروف رہے دو شنبہ کے روز آپ نے وفات فرمائی مزار مبارک آپ کا اندر شہر حیدر آباد کے متصل بل دروازہ کے زیارت گاہ ہے

۱۸۲۰	۱۲۳۶	+	+	حضرت شاہ مبارک حسین شاہ دھومن فردوسی منیری قدس سرہ
------	------	---	---	--

آپ فرزند و جانشین حضرت شاہ بھیلو قدس سرہ کے تھے آپ کی زیارت کرنے والوں کی میں نے خود زیارت کی ہے اکثر تصرفات آپ کے انکی زبان سے ہیں سادگی ایسی لکھتے تھے کہ نہ دید ہو نہ شنید تصنع یا ظاہر داری آپ کے گروہ حق دنیاوی معاملات سے آپ کو کچھ حس نہ تھا معاش کثیر آمدنی کی متعلق درگاہ اسوقت آپ کے قبض و تصرف میں تھی مگر کار گزار انکی بد انتظامی سے کل معاش ملوکہ سرکار ہو گئی آپ ویسے ہی رہے جیسے تھے مطلق حس نہ ہوا آپ کی بار جناب حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ جنکی درویشی نمونہ درویشی حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ حضرت عبداللہ احرار قدس سرہ تھی کہ ظاہر حال کمال حشمت و جاہ کے ساتھ تھا اکل و مشرب شاہانہ رکھتے تھے منیر شریف میں تشریف لائے اور آپ کے مہمان ہوئے باوجودیکہ یہ سب حالتیں ان حضرت کی آپ کو معلوم تھیں مگر کوئی سامان آپ سے فطرۃ نہ ہو سکا، حضور جو کچھ تعایش کیا کھانے میں صرف ایک قسم کی ترکاری وہ بھی تیل کی پکی ہوئی اور سادہ خشک تھا جناب شاہ ولی اللہ صاحب تاحیات یہ فرماتے رہے کہ جو لذت اس سیم کی ترکاری اور سادہ خشک میں بھائی دھومن کے ملی کبھی کھانے میں جو طباطبائی کامل الفن نے بکایا نہیں پائی ششم ربیع الاول کو آپ نے وصال فرمایا مزار مبارک آپ کا خاص منیر شریف میں اندر احاطہ روضہ محذور شہادہ دولت منیری قدس سرہ کے ہے

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ۔

۱۸۲۴ ۱۲۳۹ ۱۷۴۹ ۱۱۵۹

آپ امام المتعقین و معتدین فضلاء عصر ہوئے ہیں پندرہ برس کی عمر میں کل علوم عقلی و نقلی سے فراغ حاصل کیا آپ کی تصانیف آپ کی لیاقت علمی کے دلیل ہیں علم بغیر میں آپ کا نظیر نہیں

حضرت شاہ عبداللہ معروف بشاہ غلام علی دہلوی نقشبندی قدس سرہ

۱۸۲۴ ۱۲۴۰ ۱۷۴۵ ۱۱۵۸

آپ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے خلیفہ و جانشین ہیں نام نامی آپ کے والد ماجد کا سید عبد اللطیف تھا مرو کا سب صاحب مجاہدہ تھے بجائے طعام بقولات پر اکتفا کرتے اور حجرہ میں کر حق کرتے خواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے فرمایا ای عبد اللطیف اللہ تجھے بٹیا دیا اسکا نام میرے نام پر رکھنا حضرت کی والدہ نے خواب میں حضرت عوث کی زیارت کی ہدایت ہوئی کہ خدا تجھے بٹیا بخینے گا اسکا نام میرے نام پر رکھنا چنانچہ جب آپ تولد ہوئے والد نے آپ کا نام علی رکھا اور والدہ نے عبد القادر جب آپ بن تیز کو پہنچے فرط ادب سے اپنا نام غلام علی رکھا پٹیا لہ میں آپ پیدا ہوئے جب تیرہ سال کے ہوئے اپنے والد ماجد کے ساتھ دہلی تشریف لائے اکثر مشائخین کی صحبت میں مقیم رہے آخر حضرت مظہر جان جاناں کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعد وصال آپ کے جانشین ہوئے ہزار مظاہبان حق کو واصل عن کیا تصرفات آپ کے مشہور عام ہیں بہت و دوم صفر کو بعد نماز اشراق وفات فرمائی

حضرت شاہ نعمت اللہ قادری پھلواری علیہ الرحمہ

۱۸۳۱ ۱۲۴۷ ۱۷۴۷ ۱۱۶۰

آپ کے محامدا حاطہ تحریر سے باہر ہیں خود سالی سے آثار بزرگی آپ میں پیدا تھے اخلاق ایسا کہ ہر صغیر و کبیر مای جاننا کہ مجھ پر سب سے زیادہ اشتقاق جو نماز جماعت مسجد کے ایسے پابند تھے کہ کیسا ہی سچ ہوتا مسجد کا آہنا نہ چھوڑتے جب کسی نے غرض کی معذوری میں تکلیف شرعی معاف ہو آپ فرماتے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شدت مرض میں حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کے دوش پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائے ہیں معنی و تفسیر میں آیت مشرعیف لا یحلف اللہ نفسا الا و سہما کے بہت تاویل فرماتے آیت لا تشتر و ابائی ثما قلیلہ کی تفسیر نہایت خوبی سے بیان فرماتے حاجت دینی و دنیاوی کے لیے آیت قرآن پڑھنے سے منع فرماتے کہ ثما قلیلہ میں داخل ہوئی کی ولادت سے فتوح ظاہری حضرت جناب شاہ مجیب اللہ صاحب کو ایسا ہوا کہ عسرت و تکلیف جو پیشتر ہوا کرتی تھی بالکل رفع ہوئی تھیں برس کی عمر میں آپ سجادہ پر بیٹھے آپ کے وقت میں یہی رونق ہوئی اور یہ فتوح ہوا کہ باوجود اسکے کہ کبھی کسی پر فرسایش کی اور نہ کچھ کسی سے چاہا مگر صبر و خفا و اعراض کا

اس کشادہ پیشانی و اصراف کثیر سے محض توکل پر ہوا کرتا کہ دو ہمتندان عہد سے بھی ہوتا دستور تھا و از دو ہم شریف کا عس جبین ہزار با خلقت جمع ہوتی ہر ایسی خوش سلو بی سے انجام ہوتا، یہ کہ دیکھنے والو نکو حیرت ہو اگر کرتی ہو اوراد و ظالیف کہی آپ سے فوت نہ ہوے تصرف کو پسند نہ فرماتے خصوصاً ایسا تصرف جو بالقصد ہو فرماتے کہ حضرت مخدوم الملک نے حضرت مظفر بلیجی سے اس مادہ میں ارشاد فرمایا یہ کہ جتنی دیر تھے تصرف بقصد کیا اتنی دیر خدا سے دور رہے حاجت روائی خلق کو بہترین فعل خیال فرماتے غذا ہنایت قلیل فرماتے اگر بیا رہوے تو اس غذا سے قلیل سے بھی بمقدار دو اکم کر دیتے شفا سے بیمار ان ادنی توجہ آپ کی تھی آپ کی دعا سے عقیقہ عورتیں عالم ہوئیں پھر جنین ہزار اکرامات آپ کی مشہور ہیں انتیہ میں شعبان کو وصال فرمایا۔

حضرت شاہ نیاز احمد چشتی علیہ الرحمہ

۱۸۳۷	۱۲۵۰	۱۷۵۹	۱۱۷۳
------	------	------	------

آپ حضرت سید حاجی حکیم شاہ رحمت سرہندی کے صاحبزادہ ہیں سرزمین میں آپ پیدا ہوئے آپ کی صغریٰ میں والد نے فضا کی والد نے آپ کے حضرت مولانا خیر الدین کو سپرد کیا علوم ظاہری فقہ حدیث اصول وغیرہ اپنے طہ پر حاصل کیا دستار فضیلت بندھی ایمین بس کی عمر میں آپ نے حضرت مولانا خیر الدین کے ہاتھ پر بیعت کی بعد تکمیل علم باطنی خرقہ خلافت عطا ہوا اور بالنسب بی میں رہنے کا حکم ہوا آپ یہاں ہدایت خلق میں مصروف ہوئے جو خلق کابل و قندھار و شیراز و بدخشان و نیز دیگر اقالیم سے آپ کی خدمت میں آئی و ہدایت پائی پھر آپ نے حضرت شاہ بغدادی کے ہاتھ پر کہ فرزند ان حضرت نعمت پاک سے تھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی حقائق معارف میں آپ کے کلام شہود میں چھٹی جمادی الثانی کو وصال فرمایا مزار مبارک بریلی میں زیر نگاہ عام ہو

سلطان اکبر شاہ بن عالم شاہ

۱۸۳۷	۱۷۵۳	۱۸۰۲	۱۲۲۱
------	------	------	------

شب چار شنبہ ہفتم رمضان المبارک میں سن ۱۰۳۷ھ کو مبارک محل کے لجن سے پیدا ہوا اڑھالیس برس کی عمر میں بعد وفات پدر ساتویں رمضان کو تخت نشین ہوا چونکہ سلطنت عالم شاہ کے وقت سے محض برائے نام تھی اسے بھی زمانہ سلطنت اسی طرح بسر کیا ۲۸ جمادی الثانی مطابق ۷ ستمبر ۱۰۳۷ھ بعد نماز مغرب انہی برس کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت شاہ قمر الدین حسین نقشبندی ابو العلاء دانا پوری

۱۸۳۶	۱۷۵۲		
------	------	--	--

آپ کو بیت و خلافت حضرت شاہ ابوالبرکات صاحب خلیفہ اعظم حضرت عیش قدس سرہ سے تھی آپ درویش صاحب کمال تھے

ہر چند آپ کو محض رکھنا چاہتے تھے لباس عنائی زیب تن فرماتے مہنتوں میں مہندی لگاتے بال سر کے لہجے رکھتے کبھیوں کے کوٹھنوں پر آمد و رفت کرتے تاکہ خلق آپ کو نہ گھیرے کوئی بزرگ نہ جانے کہوشک است کہ خود چویدہ کہ عطار گوید طالبان راسخ آپ کا بچپانہ چھوڑنے آخر آپ انکی طرف توجہ فرماتے اور راہ فقر و کھاتے منزل مقصود تک پہنچاتے آپ برابر پٹنہ میں رہے اور اس اطراف میں ایک مشہور بزرگ صاحب عرفان تھے اپنے عہد کے مسلم البشوت ولی پائے گئے تھے وفات آپ کی ایسٹون خدیان کو ہوئی حزا مبارک آپ کا عظیم آباد پٹنہ میں اندر طے روضہ حضرت شاہ منعم پاک قدس سرہ ہی

حضرت شاہ لطف علی فردوسی نسیری علیہ الرحمۃ

۱۸۴۰ ۱۲۵۶

آپ چھوٹے بھائی جناب حضرت شاہ مبارک حسین عرف شاہ دھومن منیری قدس سرہ کے ہیں آپ اپنے عہد کے ولی کامل تھے امیر فقیر کو ایک طرح دیکھتے اور ایک ساتھ بڑا نوکونے بٹے بٹے دیکھتے جب آپ کی زیارت کو جہاز ہوتے اور آپ فرش گیاہ پر بیٹھے ہوتے تو اسی خاک آلودہ گھاس پر یہ نیاز بیٹھ جاتے تھوڑے دنوں آپ کو جذب رہا اس جذب میں ایک مرتبہ آپ نے بچہ کا پا بجا مہیننا چاہا حاضرین نے عرض کی یہ پا بجا مہینہ کا ہیو مگر آپ نے نہیں لیا اور وہ ٹھیک اگیا افضل ہو کہ آزاد فقیروں نے بڑا عرس حضرت خدیوہ کی منیری قدس سرہ ایک جا بلا نہ حجت تکرار جناب شاہ مبارک حسین صاحب سجادہ نشین وقت سے کی اور آپ نے جواب جا بلا نہ باشد نموشی، خیال فرما کر سکوت فرمایا یہ خبر آپ تک پہنچی غصہ آیا اور مصلی آٹھا کر ان فقرائے پاس آئے صحن میں مصلی بچھا دیا اور مشغول ہوئے دفعتاً اگر گھر آیا اور بارش بکثرت ہوئی حالانکہ موسم نہ تھا بعد تھوڑی دیر کے آنکھیں کھولیں فقر کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تم میں کوئی خیر ہو تو بس بارش کو موقوف کر دے سارے فقر عاجز آئے معذرت کی معافی چاہی اور اپنے اس دعویٰ ہیودہ سے درگزر سے مولف بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوا یہی خاکسار بارہ سال کا تھا جب آپ نے وصال فرمایا تاریخ وصال آپ کی موطونین شوال ہی

مولانا حافظ نصیر الحق قادری علیہ الرحمۃ

۱۸۴۷ ۱۲۶۰

+

+

آپ مولانا شاہ ظہور الحق صاحب کے بڑے صاحبزادہ و خلیفہ ہیں زہد و تقویٰ میں آپ ایک بزرگ صحابہ صفت تھے اہل دین کتب درسیہ اپنے والد ماجد سے پڑھی پھر کھٹو جاکر مفتی ظہور اللہ صاحب کجیل علوم کی علم حدیث مولانا حسن علی صاحب سے حاصل کیا پھر وطن میں واپس آکر عطا دوسرین بقیہ عمر توکل کے ساتھ بسر کی ارشاد و ہدایت خلق میں برابر مصروف رہے شہر عظیم آباد میں محلہ گڑھی شیخ مشاہب جواب منگل نالاب مشہور ہوا قاضی امجد کی

اہل شہر آپ کے زہد و تقویٰ کے باعث نہایت معقد تھے اور آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے اٹھائیسویں ماہ شوال کو اپنے رحلت فرمائی

جناب شاہ حسن علی صاحب عظیم آبادی ابو اہلانی علیہ الرحمۃ

آپ حضرت مخدوم شاہ شعیب رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں بچپن میں آپ اکثر حضرت مخدوم کے مزار پر جب جاتے ہاتھ اپنے غلاف مزار کے پیچھے رکھ دیتے روپے ہاتھ میں آجاتے آپ خوردہ کر کے لڑکوں کو تقسیم کر دیتے ایک دن آپ کے والد ماجد نے دیکھا کہ بچہ کو پیسے تقسیم کر رہے ہیں سمجھے کہ کسی نے زندہ دیا ہو گا پھر دریافت فرمایا حقیقت عرض کی آپ نے منع فرمایا عہد طفلی میں جب آپ آرام فرماتے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھتے کہ نماز کی تاکید فرماتے ہیں چونکہ بچپن کا زمانہ تھا خیال نہ فرمایا آخر خواب میں ایک مرتبہ ان بزرگ نے آپ کے منہ پر ایک طناب باندھا کہ آپ اس کے صدر سے خواب سے بیدار ہوئے اور اس رات سے حاجات پابند صلوٰۃ رہے پھر انھیں بزرگ نے خواب میں تعلیم شغل درود و فرانی آپ نے مزاولت کی بعد اسکے خواب میں دیکھا کہ وہی بزرگ آپ کو کسی بلخ میں لے گئے کہ وہاں ایک بزرگ اور بیٹھے تھے اور دونوں جانب دو لڑکے قبائلیہ کھڑے تھے آپ نے حسب ہدایت بزرگ سابق سلام کیا دونوں لڑکوں نے آپ سے مخاطب کر کہا کہ درود و شریف جو شرف الدین علیہ الرحمۃ نے تمہیں بتایا ہے ہمیشہ پڑھا کرو آپ نے جب تحصیل علوم ظاہری سے فراغت پائی بطلب طریقت پلٹے تشریف لائے حضور میں جناب شاہ مخدوم علیہ الرحمۃ کے حاضر ہوئے اور استدعا سے بیعت کی آپ نے چاہا کہ طریقہ قادریہ میں بیعت لیں حضرت مخدوم جو انیان علیہ الرحمۃ کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ میرے طریقہ میں مرید کرو چنانچہ آپ کی بیعت طریقہ فردوسیہ میں ہوئی آپ کی نسبت کو حجاب و بعدائع نہ تھا اجیر شریف سے نسبت و عرفان آپ کا مریدان کو پہونچتا تھا میرا شرف کہ جب کا مقبرہ پلٹے میں ہوتا ہوا آپ کو خبر ہوئی چونکہ اس شخص نے آپ کے مریدان کے ساتھ احسان کیا تھا آپ نے دعا سے صحت فرمائی وہ اچھا ہو گیا اور صحت آئے نذر اپنے پیر کے پاس بھیجی اور بہت کچھ نیا دیا ایک دن آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ اس شرف کے پیر کے پاس جا اور کہہ کہ مختاری دعا تو بند سے دوا چھانین ہوا بلکہ اس کی کشتی حیات بنا ہی میں تھی میں نے لنگر ڈالا مرید نے جا کر پیام کہا بھو اب اسکے پیرا شرف نے کھائے کہہ دو کہ اپنا لنگر اٹھا لینا شرف مرنے والا نہیں ہے جب تک اس کی عمر باقی ہے مرید نے واپس آکر جواب عرض کیا آپ خاموش ہو رہے صبح کو میرا شرف نے انتقال کیا نقل ہو کہ عیسیٰ مظهر پوری نے آپ سے ابتعا سے دعا فرزند کی اور پانچ سو درہم نقد دینے کا وعدہ کیا اس کی بیوی حاملہ ہوئی جب نو مہینے گزرے درودہ مشروع ہوا اور بہت تکلیف ہوئی پھر شکم سے صرف سر باہر نکلتا تھا مگر پیدانہ ہوتا تھا کسی نے اس سے کہا کہ شاید یہ تکلیف بوجہ نہ ادا کرنے نذر کے ہو اس نے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے اولاد دی کسی کی دعا سے کیا ہوتا ہے یہ خبر کسی نے آپ کو پہونچائی سن کر جلال آیا اور فرمایا جو دے سکتا ہو اسکو لے لینے کی بھی طاقت ہو پس

اسیوقت بچہ پیٹ سے ایسا غائب ہوا کہ کوئی آثارِ حمل باقی نہ رہا آپ کے ایک مرید کی بیوی عظیمہ محی مدینہ نے کیفیت عرض کی آپ نے اس عورت کو طلب فرمایا خلوت میں بیٹھایا اور روادہ بند کر لیا اور فرمایا کہ اگر دس خلوت کے کوئی عورت ناکشہ نہ ہو اتفاقاً ایک لڑکی جسکی عمر نو برس کی تھی دروازہ کے سوراخ سے اسیوقت کہ آپ اس عورت پر نظر توڑے اسے تھے دیکھنے لگی وہ عورت تو حاملہ ہوئی یہ لڑکی بھی حاملہ ہو گئی۔

حضرت شاہیحی علی البعلحائی قدس سرہ

۱۸۴۷ ۱۷۶۴

آپ فرزندان حضرت سید احمد ابدال سے بین عظیم آباد میں تحصیل علم کی صحبت مشائخ وقت میں ہوئے جب تحصیل علوم سے فراغت پائی طبیعت فقر کی جانب مائل ہوئی حضور میں حضرت شاہ حسن رضا قدس سرہ کے حاضر ہوئے فیض صحبت حاصل کیا بعد وفات آپ کے بشارہ حضرت سید ابدال حضرت شاہ حسن علی کے ہاتھ پر بیعت کی ابتدائی حالت آپ کی جذبہ کی تھی اور وجد کی حالت میں آپ کبھی کنوئین کبھی خندق میں گر پڑتے وسیلہ وجد آپ کا سماع تہ تہا ریح کی آواز پر آپ کو شورش آتی تھی ایک روز آپ نے اس حال کی شکایت پیر سے کی فرمایا اب ایسا نہ ہو گا چنانچہ اس روز سے سکون ہوا لیکن مجلس سماع میں آپ کو وجد بہت شدت سے ہوتا اظہار کرامت سے آپ کو نفرت تھی جو ظہور کرامت ہوتا بھی تو آپ اس کے اظہار سے منع فرماتے مشہور ہو کر مسیون میں ابراہیم پر سایہ کرتا ریگ سے پانی آپ کے حکم سے نکالا گیا ہوا توفیق عرض کرتا ہوا کہ یہ خاکسار اگرچہ بوقت وصال آپ کے میزِ سال کا تھا لیکن اتفاق زیارت جناب نہ ہوا آپ کے اکثر خلفا کی زیارت کی بنجلہ ان کے جناب مولوی اشرف علی صاحب و جناب شاہ ولایت علی صاحب و جناب شاہ امیر حسن صاحب رحمہم اللہ تھے ان بزرگان کے اوصاف جمیدہ اپنے آنکھوں سے دیکھے کہ جو حضرت مہدی کے بزرگی کی کافی دلیل ہو ذکر ان بزرگان کا بھی اپنے موقع پر ایک گان شاد اللہ

جناب حضرت شاہ ابوالحسن قادری پھلواروی علیہ الرحمۃ

۱۸۴۸ ۱۷۶۵ ۱۷۷۷ ۱۱۹۱

آپ شیخ عہد تھے فن شاعری میں مثل جامی ہم و نظامی رہا ایسا کمال رکھتے تھے کہ اہل زبان حیران تھے لطیف یہ کہ کبھی آپ نے اپنے وطن قصبہ پھلواروی ضلع ٹنڈی قہر میں قدم باہر نہ رکھا اور نہ کسی سے اس فن کی شاکردی کی محض فیض الملن تھا فردِ تخلص فرماتے تھے دیوان آپ کا عشق و عرفان سے معمور ہو اشعار چند آپ کے آخر ذکر میں مرج ہوئے شفاء اللہ علکوم در سیدہ لانا احمد حسن سے حاصل کیا مدت تک درس و تدریس فرماتے رہے پھر بحال اپنے والد بزرگ جناب شاہ نعمت اللہ صاحب علیہ السلام بنوی میں سجادہ نشین ہوئے خلوت میں میٹھ کر طب کی طرف توجہ فرمائی طبیب حاذق ہوئے تین برس تک بیماروں کا علاج کرتے رہے ریہ کے خیال سے کبھی سبوح با حق میں نہ ملی

اگر تو غفل بھی محض غفلت میں فرماتے آخر عمر میں مرض قلع میں مبتلا ہوے بے استعانت اٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے مگر مجلس میں جب ہوش آتا تو آپ کھڑے ہو جاتے اور وجد فرماتے یہ صرف قوت باطنی تھی آپ کے عہد میں مریدان کی بڑی کثرت تھی ارشاد خوب ترقی پر ہر باجوہ میں محرم کو آپ نے وفات فرمائی مولف آپ کے زیارت سے اکثر شرف ہوا اور چند اشعار آپ کے دیوان کے یہ ہیں اشعار

توئی در خانہ ورویت ندیدم	دل ز مدت ناز بردار تو بود	دیگر	باین ہمائی کویت ندیدم	تو ندانستی دور کار تو بود
چشمیت کہ غمبہ آشنا شد	از ناز نگہ نہ کرد چشمش	دیگر	آفت شد وقتش شد بلا شد	وز غم نہ ہما یہ حیا شد
یاد باد آنکہ چالطفت تو باما میگرد		دیگر	غمزہ میکشت دلبت کار سخی میگرد	

۱۸۶۸ ۱۲۶۵

مرزا حافظ مولانا شجاع الدین رحمہ اللہ

آپ کا وطن اصلی برابنور ہے آپ خلیفہ مولانا رفیع الدین صاحب فندھاری و کھنئی قندھار ایک شہر علاقہ نظام جو اس طرف میں جو کچھ فیضان تقویٰ و طہارت اور سایل و فیات کا ہے آپ ہی کی برکت سے ہر نعمات وہاں کے کہنے ہیں کہ آپ ایک ادا تاسے وہاں کے تھے آپ حیدر آباد میں رہے اور وہیں کے صاحب خدمت تھے مرزا پر آپ کے گنبد عالی و عمارت عالی ہے قریب درگاہ برہنہ صاحب کے آپ کی اولاد ابھی تک حیدر آباد میں صاحب ریاضت ہیں۔

۱۸۵۰ ۱۲۶۷

حضرت شاہ امیر الدین صاحب فردوسی بہارنی رحمہ اللہ

آپ اولاد و سجاد و نشین درگاہ حضرت مخدوم شرف الدین علیہ الرحمۃ کے تھے اور صاحبزادہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ارشاد آپ کو جناب حضرت شاہ ابوالحسن صاحب سے تھا اور جو دایسے کہ مزاج میں آپ کے عمارت بہت تھی مگر ریاضت و عبادت میں کبھی غفلت نہ ہوئی تلاوت قرآن و دلائل نماز تہجد و اشراق و جماعت کبھی آپ سے فوت نہ ہوئی ایک وقت آپ طعام نوش فرماتے تھے معیشت کثیر آپ کے والد کی آپ کو ملی تھی اور وہ سب آپ کے قبضہ سے باعث انتظام انگریزی کل گئی مگر چونکہ ہوس و نیاوی آپ کے دل میں کچھ نہ تھی کبھی آپ کو اس کے تلف ہونے کا خیال نہ ہوا مرید کرتے آپ کو اس قدر پرہیز تھا کہ اپنے صاحبزادہ کی کہ اس وقت آفتاب بہار میں آپ نے بیعت نہ لی کہ آپ ایک عزیز جناب شاہ جمال علی قاسم سرور کے تفویض فرمایا کہ آپ کی بیعت کے عوارض بہت

لاحق ہوئے مگر کبھی شکایت لب پر نہ آئی حالت علالت میں بھی جو کوئی آپ پاس بیٹھا گفت اُس کے دل کی دور دور ہوئی آپ ضعیف البیضہ بہت تھے اور امراض کے سبب ضعف بہت ہو گیا تھا لیکن عجب آپ کا رستم وقت کا دل لگاتا تھا بڑے بڑے قوی دلوں کو آپ کی حضور میں لرزہ آ جاتا تھا باوجودیکہ ہر شخص سے نہایت اخلاق و لطیف سے پیش آتے تھے زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر مشرف ہوتے چھ بیٹیوں میں جمادی الاول کو وصال فرمایا مولف بھی آپ کی قدمبوسی سے مشرف ہوا ہر

حضرت شاہ محمد عظیم علی عرف شاہ سبکین فردوسی منیری قدس سرہ

1404 176.

آپ چھوٹے صاحبزادہ جناب شاہ طہمت علی صاحب قدس سرہ کے بہن مولف آپ کی خدمت میں بہت حاضر رہا اور دست بیعت بھی آپ ہی سے اولاً رکھتا تھا مگر اتفاق نہ ہوا سادگی و سیرائی آپ میں لاجاب تھی مولف نے اپنی بیٹی سٹھ سال کی عمر میں ایسی صفات کے بزرگ بزرگانہ مینا اور کہین بہن دیکھے صبر اور تحمل کی حد بہنیں بڑائیوں کے عوض کی جانب کبھی وہم بھی نہ کیا یہ صفات انھیں بزرگان کے ہمعہ میں فتباد کہ اللہ الرحمن العزیز کبھی شکایت نہ کرانہ کی میں نے زبان مبارک سے بہن سنی باوجودیکہ اکثر معلوم ہوا کہ کئی وقت کا قاتلہ تھا مروی مروان خدا کا حصہ ہوا تھا مدین شیعان کو آپ نے وصال فرمایا مزار مبارک آپ کا اندر احاطہ روضہ مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ ہر قطعہ تاریخ وصال آپ کا جناب حضرت سید شاہ فرزند علی صاحب زاہدی منیری صوفی تخلص دام مجرہ نے کیا خوب کہا ہے آپ جناب شاہ ممدوح کے خواہر زادہ بہن علاوہ اوصاف خاندانی کے اپنے وقت کے فرو بہن فن شاعری میں کمال حاصل ہو یہ قطعہ آپ کی صنعت شاعری و نثر نیگلہ کی کا مشتمل نمونہ

خدا رہے ہو ہو خدا

قطب الحج وقت عالی و جعیمہ روزگار
 کرو جان تسلیم حق ادی بدین ماوراء
 ارکن حج لطف کشایان کعبہ فرودیان
 کعبہ حاجات صوفی کو حرم معنی مطاف
 سال شد کل جلالیدل و دیگر از جشن بهم

بلو صبح ادا صافی نفس قدسی شکار
شادایکین اوج علم یقین طایر و قار
مهرن جود صفای دل صدق و عینا
یس اوج حقیقت والہ دل پر دہدا
وان بشجرف وسواد و علم و نقطہ دار

مولانا سعد اللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ

1205 1761

آپ خلفائے نامی مولانا عبد اللہ عرف غلام علی شاہ کہیں شہیدین حیدر آباد میں رونق افزا ہوئے اور

ہدایت خلق میں مصروف رہے کتنو کتو دھسل جی کیا اور خردِ خلافت دیا مزار آپ کا گوشہ دارے متصل فراشِ خانہ نظام کے ہی مزار پر آپ کی گنبد و مسجد و خانقاہ لوگوں نے بنوا دیے ہیں۔

سلطان ابو طہبیل در شاہ

۱۲۵۳ ۱۸۳۴ ۱۲۴۸ ۱۸۵۴

یہ بادشاہ آخر خاندان تیموریہ کا تھا انیسویں شعبان روزِ شنبہ ۹۱۹ھ کو الف بابے کے بطن سے پیدا ہوا تاریخ ولادت آبوالمظفر ۱۲۵۳ھ جمادی الثانی ۹۱۹ھ مطابق ہشتم ستمبر ۱۵۰۳ء بعد وفات پدر دہلی میں تخت نشین ہوا سرکارِ گلشنیہ سے ایک لاکھ روپیہ ماہوار مصارف کے لیے پاتا تھا بغاوت ہند تک کہ ۹۲۸ھ میں ہوئی بادشاہ کہلایا اس وقت فوج باغی سرکار دہلی پہنچی اور اس بادشاہ کو بھی اپنا سردار بنایا اسی جرم میں بعد شکست باغیان یہ پیر پجارہ بھی انگریزوں کے ہاتھ آیا اور قیدی بنا کر انگوٹھ بھجوا گیا بقیہ زندگی طوعاً و کرہاً یہاں بسر کی اور ۹۵۹ھ میں تصانیکی۔

حضرت جناب قطبیت مآب تیکر دو جہانی ظل سبحانی پیستگیر
ابن حقیر مولف حضرت شاہ قطب الملتہ والدین فردوسی منیری قہ

۱۲۰۸ ۱۲۸۱ ۱۲۹۴

آپ صاحبزادہ و جانشین جناب حضرت شاہ دھوٹن صاحبِ قدس سرہ کے بن مولف کو سعادتِ بعیت دستِ شرف سے حاصل ہوئی اور زیادہ حصہ عمر کا حضور ہی کے زیرِ قدم گذرا چونکہ مولف نے اس کتاب کی تالیف مثل ایک ایسے مورخ کے کی ہے جو تمامی تعصب سے پاک ہو اس لیے شہہ حوال جناب مدوح مثل مناقب بزرگان دیگر نہ بنجال اسکے کہ آپ میرے پیر و سنگر ہیں عرض کرتا ہوں اپنی عمر میں اکثر بزرگان کی زیارت سے مشرف ہوا لگو جو اصناف آپ میں پائے اور بزرگان میں کمتر نظر آئے تمام عمر آپ کو کسی نے کھانا طلب کرتے نہ دیکھا نہ سنا چاہے کئی خانے گذر گئے ہوں کبھی کسی حاضرین نے یہ بھی نہ جانتا کہ آپ کو اشتہا ہو یا سیر میں متعلقان کو اذن عام تھا کہ جب تک سارے توابعین سیر ہو کر نہ کھالیں آپ کا کھانا نہ آیا کرے اکثر دو تین یمن روڑ گذر گئے مگر آپ نے کھانا نہ کئے کا سبب نہ پوچھا اس خیال سے کہ توابعین کو پورا نہ ہوا ہو گا خاموش رہتے باوجودیکہ معاش کثیر متعلقہ درگاہ آپ کے قبضہ میں تھی مگر جب بھی ہر مہینہ میں پانچ چار فاقہ ضرور ہوتے کبھی ریاضت یا درویشی کا اظہار آپ سے کسی نے نہ سنا رضو اعنہ کی پوری مصداق ذات والاصفات تھی میرے سامنے دو باوجودِ شہدائے مبارک کو سخت ہمد پہونچا ایک بار نماز کی حالت میں سترہ چشم مبارک میں لگ گیا اور دوسری مرتبہ یکہ کی سواری سے گرنے میں ایک کنکر چھ گیا ان دونوں صورتوں میں سخت ترازیت ظاہر تھی آنکھوں میں سُرخی اور درم بہت زیادہ ہو گیا

ہتھ کرکھی اپنے درد کا لفظ زبان مبارک پہ نہ لائے ہرچہ از دوست میر سید نکوست پر ثابت رہے ہر وقت شکر
عنایم ایزدی فرماتے رہے آپ کے کھا جزا دینے کہ ایک ہی تھے بائیس سال کی عمر میں بعارضہ دہار حلت فرمائی
مگر کسی نے نہ جانا کہ آپ پر یہ حادثہ ہوا آپ نے صبر اویوب عم دکھا دیا سفر و حضر خلوت و جلوت آپ کی یکسان تھی کبھی
کسی نے کوئی تفرقہ کسی عادت میں کسی حالت میں نہیں دیکھا تصنع یا ظاہر واری تو بفضلہ اس خاندان کے غلامان
میں بھی گرد نہیں بھسری ہی خوف الہی کا بہت غلبہ آپ کو رہتا ہر وقت یہ رباعی ایک خاص کیفیت کے
ساتھ پڑھتے تھے رباعی

تو بظلم ازل مرادیدی | دیدی آنکه عجیب بجزیدی | تو بظلم آن من عجیب همان | اردو کن اینچہ خود پسندیدی
اکثر اوقات آپ کے مطالعہ یا نقل کتاب مذکورہ بزرگان میں صرف ہوتی کبھی اپنی عظیم پسند فرماتے بچاؤ دیتے
سے ایک طرح لئے مرض الموت میں الہی سخت حالتیں لوگوں نے دیکھیں کہ دوسرا کبھی اس صوبت کا قتل نہ ہوتا مگر
آپ بالکل صابر و راضی برضائے یاد الہی کرتے ایک سو تین ہجادی الاول کو وصال فرمایا انا لله وانا الیہ راجعون
مرقد مبارک آپ کا پائین وطن بغداد و مشاہد دولت منیری قدس سرہ ہر

تاریخ وفات از جناب شاه فرزند علی صاحب

قیامت در سنیر آندم عیان شد
که قطب الدین احمد از جان شد
مواخا آمد آسمش با صفا تش
بود هر لفظ تاریخ و صالحش
مضاغت ساز و افزدن کن در ان پنج
برون کن لبست لبست از دوسه سر
لیکن آنرا ضرب در دین احمد
بر آمد سال همچون نام تائیش

مثلاً ایک جب سکو مضاعف کیا دو ہوے اور جب پانچ بڑھائے سات ہوے پھر جب دس میں ضرب دیا
نشر ہوے میں تین نکال دے تو دس باقی رہے پھر اسکو اعداد دین احمد پر کہ ۱۱۱ میں ضرب دیا تو ۱۱۱ ہوے
اب ۱۱۱ گئے تو نصف قطب کے اعداد ۱۱۱ میں لائے اس لئے ہر سال وفات جلوہ گر ہوا اس طرح جس عدد سے چاہے نکلے گی۔

1490	1491	1496	1497
------	------	------	------

حضرت امام علی شاہ حسینی نقشبندی علیہ الرحمۃ

آپ حضرت میران شاہ کے مرید بہن اولاد تحصیل علوم اصول و حدیث و فقہ فرمائی ہجرت کالات باطنی حاصل کیے

جب حضرت میران شاہ نے وفات فرمائی آپ انکی جگہ صاحب بجاہد ہوئے فتح عظیم پائی صدہا خلقت آپ کی مرض ہوئی ہزار طالب واصل بحق ہوئے آخر زمانہ میں ملک پنجاب میں آپ سا کوئی حاجت روا نہ تھا خانقاہ میں لنگر جاری تھا مسافرین و مساکین کھانا پاتے تھے دفع جن و شیطان کے لیے آپ کی نظر کافی تھی دعا آپ کی بخصوص لا حول و کرم رزق کے لیے تیر بہدت تھی تیرہویں شوال روز پنجشنبہ کو آپ نے وفات فرمائی

۱۸۶۰ ۱۲۸۶

جناب شاہ علیم الدین صاحب رائے پورہ

آپ سا کن قدیم موضع ہوا پور ضلع پٹنہ کے تھے شاہ محمد تقی صاحب خلیفہ جانشین حضرت شاہ منعم صاحب کے حقیقی بھائی تھے جب کوئی اولاد و ذکور خاندان میں جناب شاہ محمد تقی صاحب کے باقی نہیں رہا تھا شاہ محمد تقی صاحب کے پوتے کے بعد ان کے بجا و دے تکفل ہوئے اور تم ہوئے اور بہت اچھی طرح سے رونق دی اور اپنے وقت کے شیخ کھلائے بہت لوگ آپ کی بزرگی کے مقروض تھے شرف حج و زیارت بھی حاصل کیا تھا سولہین ربیع الثانی آپ نے وفات فرمائی

۱۸۶۱ ۱۶۸۸

جناب حضرت مولوی حافظ شاہ امیر حسن صاحب

آپ خلیفہ جناب شاہ یحییٰ صاحب نوآباد کے تھے قانی فی الشیخ تھے دوبار حج و زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میں عمدہ نیابت تھا قاضی بلدہ عظیم آباد رکھتے تھے بعد ترک اسکے تو کل پرحد کے زندگی بسر کی اس اہم کو معرفت زیارت نصیب ہوا ہو حافظ قرآن تھے قرآن ایسے اچھے لہجہ سے پڑھتے تھے کہ سننے والے نہایت محظوظ ہوتے قلب خاشع رکھتے تھے اکثر خوف خدا سے روتے تھے بزرگیان آپ کی بہت ہیں ایک ان میں سے فضل کرتا ہوں ایک روز آپ رحمہ اللہ نے جناب قاضی رضا حسین صاحب کو جو آپ کے مرید تھے مثنوی حضرت مولانا روم قدس سرہ کی عطا فرمائی قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یہ تو لوہے کے چنے ہیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتے میں اسے لیکر کیا کروں گا مگر آپ نے باسرا روحا فرمایا قاضی صاحب نے باجماع حکم لیا اور طاق پر رکھ دیا جب آپ کا وفات ہو چکا تب قاضی صاحب کے ان ایک عمر بزرگ حکم صاحب سہمی پٹنہ کے رہنے والے قسرت لائے اور مثنوی لایا آپ کے بعض میں اور استدعا کی کہ مجھے مثنوی آپ پڑھا دیجئے قاضی صاحب نے ہر چند ابا اور انکار اور اپنی مصلحت تفہیم نکات سے اسکے ظاہر کی اور دوسرے بزرگوں کا جو اس وقت میں عالم و مشائخ شہر میں تھے نشان دیا مگر حکم صاحب نے دامن نہ چھوڑا اور کہا کہ میں آپ کے سوا دوسرے سے نہیں پڑھوں گا تب جناب قاضی صاحب کو ہوش ہوا کہ اس میں عنایت کا یہ ظہور تو بسم اللہ کر کے پڑھا لا شروع کیا اور جو غور میں طالب کے درتے تو برکت سے

روح پاک جناب مولانا کے صحیح مطالبے واضح ہونے لگے پھر قاضی صاحب کو اسکا مزہ آیا ایک جلسہ بھی قرائت
 ثنوی شریف کا قائم کیا اور بڑے روضہ شور سے درس ثنوی کا رہا۔ مسائل تصوف سے یہ ثابت ہو کر پیر کا پر تو میر
 پر اسقدر بڑتا ہی جیسا مرید کا جو ہر ہوتا ہی پر تو پیر کا قابلیت جو ہر سے ایسا جناب قاضی صاحب پر پڑا کہ سبحان اللہ
 سبحان اللہ ایک حصہ فقر کا سب اہل صفائے خدمت خلافت و رحم بر خلائق تخریر فرمایا ہی اس حصہ کو جناب
 قاضی صاحب نے اپنی ملک کر لیا تھا اہل و جان اپنا خدمت خلق میں اتار کر دیا تھا ایسے خلیق و صاحب مروت
 اور باخدا رہے کہ نزدیک شہید تھے انکی خدمت میں ایک نیاز حاصل تھا قریب کرنا نہ دقت اسنے بھی میں حاضر
 ہوا تھا جسکے دو ایک روز بیشتر اپنے ایک بار حالت نزاع طاری ہو چکی تھی مگر پھر افاقہ طیل ہو کر اٹھا اسوقت میں
 خیالات اور برتاؤ سے ملے جیسا کہ زمانہ جھٹ میں ملتے تھے اس خیال و نگہداشت کا کوئی شخص میری نظروں
 سے نہیں گذر اور باوجود کثرت مشاغل کے کہ وہ سب متعلق خدمت خلافت کے تھے اپنے معمولات و مشاغل سے
 کبھی غافل نہ رہے انکی جلوت خلوت بھی دل ہر وقت خدا کے ساتھ رکھتے تھے انکے خاندان میں سب انگلوں نے
 مرض اسہال سے قضا کی تھی جب کبھی سخت بیمار پڑتے اور لوگ مشوش ہوتے تو انکی تسکین فرماتے کہ میرے
 خاندان میں کوئی ان امراض سے نہیں مرا ہی ہم صحیح ہو جائیں گے آپ لوگ نہ گھبرائیے یہ مرض الموت انکو فساد
 مہل سے ہوا اور وہ بھی ایسا شدید کہ شمار نہیں ہو سکتا تھا اور حالت نہایت روی ہوئی پس ظاہر ہو کر جب کا ایسا
 خیال ہو چاہیے کہ وہ ایسی صورت میں بے موت مر جائے مگر وہی مردانگی اور رخصتے قضا الی پتا بزرگ ثابت
 رہے نہایت خوشی اور رغبت سے شوق وصل میں جان فی انا اللہ وانا الیہ راجعون اور یہ واقعہ ۵۶ برس کی عمر میں کہ ولادت
 انکی ۱۱۱۱ھ یعنی روز شنبہ تاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۱۱۱ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۷۹۷ھ چھ بجے دنگو ہوا ۱۱۱۱ھ
 وانا الیہ راجعون جو کچھ بزرگیان اور خوبان جناب قاضی صاحب مرحوم میں یقین وہ سب فیض جناب مولانا کا
 تھا اور انکے یعنی جناب مولانا صاحب کے ایک صاحبزادہ بھی جناب مولوی حکیم ڈاکٹر امین امد صاحب تھے
 عکس آفتاب سے روشنی پیدا ہوتی ہو انکے فضائل و کمالات کا بیان دشوار ہے باوجود اسکے کہ گھر سے قدم نہیں نکالا
 بلکہ گھر ہی میں سچے گھر ٹھوڑی ہی عمر میں جامع کمالات صوری و معنوی ہوئے کتابیں سب علم عربی کی تمام مکین مشق طبابت
 کی ڈاکٹری کا جو شوق ہوا تو اسے بھی پورا کرنے دکھایا ع خدا خود میرا مان بہت آریاب توکل راہ تشریح
 کا فن جو ڈاکٹری میں سے بغیر کالج کیسے پڑھے اور سیکھے نہیں آسکتا مگر آپ کے لیے ایسا بندہ بہت ہوا کہ
 گھر میں تشریح بھی سیکھ لی مریخ خلیج با صفات جمید ہوئے کہ زبان کو انکی تقریر عجیب اس کمالات ظاہری
 کے ساتھ کمالات باطنی جناب نے انھیں بہت رحمت و کرم سے پدید فرمایا ہے جو بڑے ولی امین ہونے والے
 بات یہ ہو کہ انکا صاحبزادہ عبد الصغیر نامی ایسی صفت کے لڑکے تھے کہ چشم فلک نے نہیں لکھا ہوگا کہ تیرہ چودہ برس

کی عمر میں تحصیل علوم عربیہ سے انھیں فراغ ہوا جناب مولوی امین احمد مرحوم نے حدیث پڑھوائی اس سے بھی
 متوڑے دنوں میں فراغت پائی چونکہ ظاہر کی درویشی و شیوخت پسند خاطر جناب مرحوم نے بھی اس لڑکے کی تعلیم انگریزی کی
 کوشش کی کہ نوکری کر کے اپنی زندگی بسر کرے گا مگر میں کچھ پڑھا تھا میسر برس تک اس نظر سے تک پہنچے
 ایسا لڑکا کہ اپنے وقت کا ایک آفتاب تھا اور شادی بھی اسکی جناب مولوی صاحب نے کر دی تھی دفعاً بیمار
 ہوا اور چند روز کی بیماری میں جان بحق ہوا جناب مولوی صاحب نے صبر ربوبی کر کے دکھایا دور روز بعد میں پوچھا
 تو کچھ پہلی حالت میں فرق نہ پایا اور مدت العمر کبھی اس اندوہ کا آنکلی زبان پر ایک حرف نہ آیا پورے راضی رضا
 رہے افسوس کہ انھوں نے جوانی ہی کی عمر میں قضا فرمائی انا اللہ وانا الیہ راجعون یہ سب بزرگمان اور خوبیان
 جتنی محققین سب فیض روحانی جناب مولانا مرحوم کی تھیں جناب مولانا نے ۱۲۔ رمضان المبارک کو
 وفات فرمائی

حضرت شاہ علی حبیب صاحب قادری پھلپوری رحمہ اللہ

۱۸۷۸	۱۷۹۵	۱۸۳۳	۱۷۴۹
------	------	------	------

آپ صاحبزادہ و خلیفہ و جانشین حضرت شاہ ابوالحسن فروغ کے ہیں پانچویں رمضان المبارک کو آپ کی ولادت ہوئی
 تحصیل علم ہری و باطنی میں مصروف تھے اور بہت روز فراغت حاصل نہ فرمائی تھی کہ آپ کے والد ماجد نے وفات
 فرمائی اسوقت عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی آپ سجاد و نشین ہوئے اور متوڑے ہی دونوں میں محنت شاقہ
 فرما کر تحصیل علم سے فراغت حاصل کی اور اپنے چچے بھائی جناب حاجی مولوی آل احمد صاحب کو عرصے
 بلا کر تکمیل علم حدیث کی خلیق رحیم قیم فقیہ محدث ناظم شاعر شیخ وقت گاہ روزگار ہوئے رشد دار شاد آپ کا
 ایسا فیض بخش تھا کہ لاکھوں آدمی آپ کے مرید ہوئے اولو العزم ایسے کہ جس کام کی نیت کی پورا ہو گیا خانقاہ
 پھلپوری ہر چند بعد جناب شاہ حبیب احمد صاحب بھی بڑے روفق پر تھے اور جناب شاہ ابوالحسن قدس سرہ کے
 وقت میں بھی ترقی پر تھے مگر آپ کے عہد میں مکانات کی ایسی ترمیم ہوئی کہ پہلے دیکھنے والوں کو دوسرے مقام
 کا دھوکھا ہوا تو کل وقاعت میں کبھی فرق نہ آیا اور کبھی کسی دولتمند مرید سے بڑی خواہش پوری کرنے کی ہمت
 نہ کی جذب و شوق آپ کا اپنے زمانہ میں تمیز تھا شعر گوئی میں یہ کمال تھا کہ لوگ اسانڈہ کو بھول گئے تھا ایسے
 صبح رکھتے تھے کہ کسی مشائخ کو آپ سے نسبت نہ تھی فرضیت جمعہ میں ایک رسالہ جسکو نامی علانیہ قبول کیا
 اسے بشواہ انجھ آپ کی تصنیف ہے ہر شرط مصر و سلطان کی بہت بڑی بحث اس رسالہ میں ہے جسکو بڑے بڑے
 علماء ہند نے قبول کیا ہر تفضیل کے مسئلہ میں بھی ایک عمدہ رسالہ آپ کا قابل دید ہے ۲۰ صبح الاول کو
 غنیف عارضہ سے آپ نے رحلت فرمائی چند اشعار آپ کے یہ ہیں اشعار

شع رویت چہل غہر خانہ از جمال تو کعبہ شد قبلہ قدمے نہ کہ خانہ خانہ تست نصہ چون شد غلام در گہ تو	ہر دل از شوق عشق پروانہ پیش ازین ورنہ بود بہت خانہ جلوہ نہ ماسے بے حجابانہ خسرو ایک نگاہ شایانہ
---	--

جناب مولوی حاجی شاہ آل احمد صاحب شت قادری بھلواری علیہ الرحمہ	۱۲۲۵	۱۸۱۰	۱۲۹۵	۱۸۷۸
---	------	------	------	------

آپ جناب مولوی محمد امام صاحب کتبے صاحبزادہ بین پہلے کتب درسیہ لپنے والد ماجد سے بڑے پھر شوق سفر ہوا
بنگالہ کی سیر کرتے تھاجاز میں ہوئے مگر معطلہ میں چند روز اقامت فرمائی پھر مدینہ طیبہ میں قیام کیا اور یہاں حضرت
شیخ عابد سندھی سے سند حدیث حاصل کی درس و تدریس حدیث شریف میں مصروف رہے عشق محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم بھی بڑھتا گیا ایک زمانہ کے بعد جناب حضرت شاہ ابوالحسن صاحب کو آپکا نشان ملا آپ نے طلب کیا
بھلواری میں تشریف لائے چند روزہ سفر کیا پنجاب و کشمیر وغیرہ کی سیر کی پھر مدینہ طیبہ پہنچے سنہ ۱۲۸۳ھ
میں حسب استدعائے جناب شاہ علی حبیب صاحب قدس سرہ آپ وطن میں تشریف لائے آپ ایک بزرگ
صحابہ صفت تھے ہوس دنیا آپ کو چھو نہیں گئی تھی ماسکین پر آپ بہت شفقت فرماتے اکثر سارا مال و اسباب
اپنا مسکین کو دیدیا آخر دیکھو سنہ ۱۲۸۶ھ میں آپ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے اور یاد مولائیں مشغول ہوئے کہیں
رضوان المبارک کو وفات فرمائی اور بیعت میں دفن ہوئے

جناب شاہ محمد سجاد صاحب نقشبندی ابوالعلا علیہ الرحمہ اسد دانا پوری	۱۲۳۱	۱۸۱۵	۱۲۹۸	۱۸۸۸
--	------	------	------	------

آپ کا وطن آبائی دانا پور تھا جدائے جوانی میں بہ لطف ملازمت آلا آباد و اگرہ میں رہے آپ مدینہ حضرت خواجہ ابوبکر
قدس سرہ کے ہیں تعلیم آپ کی حضرت شاہ قمر الدین صاحب سے ہوئی اور خدمت پیر میں بھی آپ بہت حاضر رہے
عہد جوانی سے آپ میں حلم و تواضع و قناعت تھی تھوڑے دنوں کے بعد آپ نے ترک فلق کو کہے کہ اسوقت مولوی
سمیع الدین صاحب وکیل ہائی کورٹ الدہ آباد کے آپ کو کہتے دانا پور تشریف لائے اور تہوکل علی الدخانہ نشین
ہوئے ریاضت و مجاہدہ کی کمیں کی راہ کو بھی آپ کی خدمت بابرکت میں نیاز حاصل تھا اور اکثر فیض صحبت سے
مشرن ہوتا تھا آپ ایک بڑے بزرگ با صفات تھے اکثر باتیں آپ سے ایسی سرزد ہوتی تھیں کہ بلا عذر خرق عادت
باکرامت سمجھی جاتیں اقوال پسندیدہ ایسے تھے کہ جسے دونوں عالم کا نفع ہو یا وجود یکہ متوکل تھے مگر غلو صریحت
سے آپ کی چند بار اللہ نے خراج کا سامان کر دیا اور آپ نے برابر حج کی زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

کئی بار مشرف ہوئے شکایت کسی تکلیف دنیاوی کی میں نے کبھی آپ سے نہیں سنی باوجودیکہ اکثر معلوم ہوا کہ انواع
لحاکیف دنیا آپ کو تباری ہیں قولہ آدمی مراد مراد بے آزار سے ہے اور جب کسی کا دل دکھایا تو بار و غریب و شاعر

اگر آدمی صفت از ملک گرو مبرسی | کہ سجدہ گاہ ملک خاک آدمی زاد است
قولہ فقرا کو مند و چارہائی پر بیٹھنا نہ چاہیے کیونکہ مساکین کو تقلید شاہان زبیا نہیں ولادت آپ کی اکیسویں حب
اور وفات آپ کی چودھویں ذیقعد کو ہوئی مراد مبارک دانا پور میں ہے۔

جناب شاہ ولایت علی صاحب قادری ابو العلانی علیہ الرحمۃ
۱۳۰۰ ۱۸۸۲

آپ ہمدانی نسب ہیں موضع اسلام پور میں مضافات قصبہ بہار آپ کا مسکن تھا جناب شاہ بھی علی صاحب قدس سرہ
کے خلیفہ تھے مرد زہد و تقی تھے خلق آپ میں بہت تھا ہر طالب کو فیض پہنچاتے اور ہر امر و غریب پر ایک طرح عنایت
فرماتے طمع دنیاوی سے بالکل پاک تھے صبر و ہمت آپ میں تھا دو صاحبزادہ جوان صاحب رشاد کو سپرد خاک کیا مگر
کسی قسم کا فرق معمولات میں نہ آیا وقت آخر تک خلقت صحیح ہو اکی اور آپ مرید فرماتے رہے جب صفت زیادہ
ہو گیا آپ نے بیعت موقوف کی اور سبغ شریع کی وقت جان کنی لغو ہمدانوست کیا اور امداد لکھتے وصال فرمایا

صدی چہار دہم

حضرت شاہ امیر الحق صاحب قادری علیہ الرحمۃ
۱۳۲۱ ۱۸۱۲ ۱۳۰۲ ۱۸۸۴

آپ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب کے صاحبزادہ ہیں شہیدین آپ کی ولادت ہوئی تحصیل علوم ظاہری و باطنی
اپنے بڑے بھائی جناب حافظ نصیر الحق صاحب کے اور شہیدین بجائے ان کے سجادہ نشین ہوئے درس تدریس
ورشوار شاد میں مشغول ہوئے اور اکثر فضائل زہد و تقوی بیان فرماتے آخر عمر میں ضعف بصر کے سبب میں بس تک
درس کا مشغل نہ رہا تاہم عمر تو کل میں بسر کی باز دہم محرم کو وفات فرمائی چند روز قبل وفات سے آپ کو کچھ افاقہ نہ
تھا جب کیفیت سکرات ہوئی تو آپ کے مریدان دیاران خاص کو مضطرب و استعجاب ہوا اسی حال میں آپ نے آنکھ
کھول دی اور اپنے صاحبزادہ کے سامنے کلمہ شہادت پڑھا پھر ان کو کو طلب فرمایا سب لوگ نیات آخری کو جمع ہوئے
آپ نے ہر ایک کے سامنے کلمہ پڑھا اور جب طاعت بہت کم ہوئی صرف امداد زبان سے جاری ہوا اسی حال میں وصال فرمایا

جناب حضرت شاہ اولاد علی صاحب زہدی منیری رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۳۹ ۱۸۲۳ ۱۳۰۰ ۱۸۸۹

آپ نو اسہ جناب حضرت شاہ لطف علی صاحب قدس سرہ کے تھے یہ بزرگ اس فقیر مولف کے ہم عمر و ہم سبق تھے

اور جناب ممدوح سے تادم اخیر ساتھ رہا جب آپ کو شعور ہوا آپ کے والد ماجد نے فضا کی آپ کے والد ماجد کی طرف
ایک شہر تھیں جسکی شادی فاصلہ بعید پر ہوئی تھی اور انکی سسرال میں لوگ خوشحال تھے ایسے انھوں نے اپنے
ترکہ پر کچھ خیال کیا انکا حصہ بھی آپ کے والد ماجد کے قبضہ میں رہا جسکو وقت ضرورت جناب ممدوح نے کچھ عطا
بھی کیا تھا انقض بعد وفات آپ کے والد ماجد کے ترکہ آپ کے والد و چچو بھی کا آپ کو بلا اسوقت آپ جو ان
تھے آپ نے خیال کیا کہ اپنا حصہ جناب والد ماجد نے فروخت کر ڈالا یہ جو کچھ باقی ہو دوسروں کا حق ہو اسکا
انصرف جائز نہیں یہ خیال کر کے اپنے چچو بھی زاد بھائی کو اس منزل دور و دراز سے طلب کیا اور وہ بقیہ ماش
انقباض کر دی اور خود محض بے لایہ ہو گئے مدت العمر حص و طبع و قرض و دیارے ہزاروں کوں دور رہے صبر و تحمل کو
اپنا حصہ کر لیا تھا جو کچھ خدا بھیجتا شکر کرتے شکایت سے کبھی زبان آشنا نہ ہوئی ریاضت میں عمر صرف کی کسب
حقیقت میں اوقات عزیز گذرانی بس صفر کو آپ نے وفات فرمائی بعد دفن جب لوگ واپس آئے تو قبضہ بقیہ
میں جو پائین جناب شاہ محمد اعظم علیہ صاب قدس سرہ کے واقع ہو چند ساعت کے بعد پیش المغرب ایک سیرا
ہو گیا خوشبو تمام اندر احاطہ روضہ پہیلی تمام لوگوں نے تجسس سے دیکھا تو غش مبارک قبر شریف میں نہ پائی زمین
صاف نظر آئی اس سیرا کو پھر بند کر دیا بند ہو جانا اس سیرا کا بھی ایک عجبہ اور نادر قصہ ہو کہ عقل انسانی نہ تہا
حیران ہو اور کوئی صورت ایسی نہیں کہ عقلی دلیل سے کوئی اسے سمجھ سکے یعنی وہ سیرا جو قبر میں نمایان ہوا تھا
اسی مٹی میں تھا جو نرم مٹی اوپر سے دیجاتی ہو اور جو پشمن لکڑی کی تھی اور اسکے اوپر جو گیلی مٹی دیجاتی ہو اس
موقع پر کوئی چیز باقی نہ تھی خدا معلوم کیا ہو گئی تھی یہ کہا جاسکتا ہو کہ شاید کچھ نادرست طور پر رکھی گئی ہو اور کسی
کے گڑھے میں قبر کے گر جانے سے یہ صراح ہو اگر بڑے بڑے پتے اور عمدہ لوگوں کا بیان ہو کہ لکڑی یا گیلی مٹی ہرگز
بچے نہیں گری تھی زمین قبر کی اس سیرا سے کہ لوگوں نے روشنی سے کما بینے تجسس کیا تھا صاف پایا تھا جب
کچھ چارہ نہ دیکھا تو اسے بند کرنا چاہا پہلے وغیرہ بھی موجود تھا صرف ہاتھ سے دو چار مشت مٹی ڈالنے سے وہ سیرا
بند ہو گیا واضح رہے کہ قبر شریف صندوقی نہ تھی بلکہ نفلی تھی اور منیر کے سر زمین میں صندوقی قبر ہوا نفلی بہت
گہری کھودی جاتی ہو ایسی کہ بچے یعنی صندوق تابوت کا گھرا یا ہوتا ہو کہ جیسے آدمی بیٹھ سکے اور اوپر کا حصہ
دو ٹلٹ قد آدم سے زیادہ ہوا کرتا ہو کہ جو لوگ غش آتا ہے بین آنکے سینہ تک بلندی ہوتی ہو پس ایک چھوٹا
سورخ جسکے بچے بہت وسعت تھی کہ علاوہ وسعت گہرائی قبر کے اگر کسی قدر سورخ ہی کے محاذی بھری جاتی
تو دس نہیں ٹوکری مٹی درکار ہوتی نہ کہ اسکا اطراف بالکل خالی ہو اور کئی مشت خاک سے بھر جائے اور توت

پہلے سے مٹی دینے کی نہ ہو بچے سے

کار پا کان را قیاس از خود گیر	اگر ماند در نوشتن شیر و شیر
-------------------------------	-----------------------------

ذکر بزرگان احوال و وقت

اس کتاب کو میں ذکر بزرگان احوال و وقت پر تمام کرتا ہوں گرچہ عہد شہر پر زخوبان مہم جاست ہر و ماہ سے ایک سے ایک اعلیٰ میں پر مجھے ہر بزرگوں کے ذکر لکھنے میں یہ مضائقہ ہوا کہ جیسا حال زمانہ ہو کہ نظر ہر ایک کی عیب ہی پر تیز ہو ہنر اہل روزگار کو دکھائی نہیں دیتے جن کو میں اپنے خیال اور یقین میں بزرگ صفت جانتا ہوں اگر رب کے حالات لکھوں تو بحکم قیل ان اللہ ذو ولدہ قیل ان الرسول قد کنا ما بنا احمد والرسول محمداً من لسان الوری فکیف انا ممکن ہو کہ اہل زمانہ اسے محض تعریف بے اصل خیال کریں اور ان بزرگ کے جو اصل حامدین ان سے بالکل بے بصر ہیں سب قلم کو روک کر صرف ذکر پر بعض بزرگان کے جنکے آگے اس وقت ایک عالم کے سر نہکھے ہوئے ہیں اکثراً کرتا ہوں۔

ذکر جناب حضرت شاہ امین احمد صاحب مدظلہ العالی جانشین حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ امیری قدس سرہ

آپ صاحبزادہ جناب شاہ امیر الدین احمد قدس سرہ کے ہیں بعد اپنے والد ماجد کے جانشین سجادہ مخدوم الملک علی گار ہمار شریفین میں ہوئے اپنی زندگی ریاضت و فکر میں کافی صابر ایسے کہ یادگار حضرت ایوب علیہ السلام کو ہوں تو ہرگز مبالغہ نہ ہو کہ اس نسب بمثل مرتاض معیدیل شیخ وقت یگانہ روزگار ہیں ایسے ایسے مصائب و نبادی و بلائے آسمانی میں مبتلا ہوئے کہ اگر آسمان پر بھی وہ صدے گذرتے تو پیش از شور و غلٹ مگرٹے ہو جاتا مگر رخصتے مجموعہ میں ایسے صابر و ثابت قدم رہے کہ آدمی کیا فرشتے بھی حسد کریں الغرض آپ کی ذات ایسی جامع صفات ملکوتی ہو کہ سبحان احمد سبحان اللہ حق جل و علی آپ کے وجود باوجود کہ درخواران کے نصیبوں سے تادیب گاہ قائم و برقرار رکھے کہ ذات والا صفات ایک زینہ خدا اسی کا طالبان حق کے لیے ہوتی اس زمانہ میں جو آئین تم آئین

ذکر جناب مولانا فضل رحمان صاحب حج مراد آباد

یہ ایک قصہ متعلق طلاقہ اودھ کے ہردوان کے آپ رہنے والے ہیں ولادت آپ کی سن ۱۲۸۶ھ میں ہوئی نام ہی واسم گرامی آپ کا ماؤۃ ایچ ولادت ہو طریقہ آپ کا نقشبندیہ ہوا سوقت ایک نمونہ دیا دگار پشیمان کے ہیں زہد ریاضت آپ کی بمثل علم ایسا کہ ہم ساری کرنے والا عہد سے بھی زیادہ تر پہ نشان شریعت و سنت کے ایسے پابند کھنچا صفت کہا جاسکتا ہے باوجودیکہ ہوتی سن مبارک سو برس کا ہوا مگر درس و تعلیم حدیث آجک جاری ہو طالبان گھر رہتے ہیں اور مستفید ہوتے ہیں تو کل محض آپ کو جو خلقت جو حق اطراف عالم سے جاتی ہو اور شرف و معیت ہوتی ہیں میں نے اکثر میدان کو آپ کے دیکھا تو مجھے ایسا فیروزہ اکبرکت دست بوسی سے کہ پکے وہ شخص خواہ نہ خواہی کچھ نہ کچھ خدا کا ہم کیا لکھوں خلقت نے آپ سے وایت پائی اور پلے جلتے ہیں حق سبحانہ تعالیٰ ایسی ذات بابرکات کو اگر

بنا قیامت قائم رکھے تو اسکی قدرت کاملہ سے کچھ دور نہیں دل کی آرزو تو یہی ہو اگر اس گنہگار کی خدائے آفرین

جناب حاجی سید شاہ وارث علی صاحب دیوبہ

یہ قصبہ جو علاقہ اودھ میں آپ کا مولدہری ہو عمر آپ کی اسوقت تینچنانستہ برس ہوگی گیا دھوین برس کے سن میں آپ نے حفظ قرآن کیا اور اپنے نسب ہی بھائی جناب حضرت شاہ سید خادم علی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور اسی سن میں آپ کے دل میں دنیا سے وحشت پیدا ہوئی اور آپ نے پیادہ پا مجروحانہ سیاحت کی افغانستان خراسان ایران شام ہوئے ہوئے عرب شریف پہنچے وہاں مدینہ منورہ میں آپ کو ایک بزرگ سے جو ظاہر مجذوبوں کے پیرا یہ میں تھے نعمت ملی آپ نے اس سفر میں تقریباً بیس برس تک عرب روم وغیرہ مختلف ملکوں کی سیاحت کی اور سات یا آٹھ حج ادا کیے آپ نے ایک مرتبہ حج کے لئے احرام کا لباس زیب بدن کیا تھا فرمایا کہ اب کیوں احرام کو توڑ رہے ہیں چنانچہ اسوقت سے اس وقت تک برابر احرامی لباس پہنتے ہیں یعنی ایک ہی چادر ہی آدمی مکہ میں پہنی رہتی ہو اور آدمی دوش مبارک پر ہوتی ہو لپٹک یا تخت پر کبھی پاؤں تک نہیں رکھتے ہیں سونا اور مٹھیا تو دور ہو خدا پر ایسا کیسے کیا ہو کر کسی کے نام سے سر ملنے یا لمس بھی نہیں ہوتی تینچنانچہ بیس برس کی عمر تک آپ نے ترک چوداوات کیا اور سولہ میل یا جاڑ کسی سواری پر سوار نہ ہوئے مگر چونکہ اس سن میں بسبب ریاضت شاقہ کے کہ کبھی کبھی آٹھ آٹھ روز پر کھانا تناول فرماتے تھے اور روزانہ ختم قرآن کرتے تھے بہت کمزور ہو گئے تھے ایک مرتبہ آپ بیمار ہوئے اور سخت بیمار ہوئے اطمینان تجویز کیا کہ بدو ن اسٹل منورہ کے قوت نہیں آسکتی ہو تب آپ کے خادموں نے حنین کا ایک ایک عاشقون کا حکم رکھتا ہوڑی ہٹکوں سے مشورہ پہنچنے پر راضی کیا اور تب سے پاکی پر بھی سوار ہونے لگے مگر مچھلی سے ہنوز بغایت پرہیز ہو آپ مدظلہ نے تمام عمر تجریدہ تفرید میں بسر کی ہو کبھی نکاح نہیں کیا جب پہلے سفر عرب سے واپس آئے اپنے مولدہری پہنچے تو قریب ہندوؤں نے نکاح کرنے کو بہت کچھ کہا اور زور دیا مگر آپ نے آخری جواب دیا کہ میں نے اللہ کے ساتھ نکاح کر لیا ہو اب اس کے ساتھ کیونکر نکاح کروں، تسلیم و رضا تو کل بخیر کیفیت عشقیہ آپ کے افعال و اقوال سے صاف صاف نمایاں ہو مریدین کے لیے بھی یہی تعلیم ہو رعبر سگھار رنگ و بو دیگر استہ آپ ایک خاص رنگ میں ہیں مرید آپ کے دونوں قسموں کے لوگ ہیں اہل دنیا اور دوسرے جنکو تہ بند عبادت ہوا وہ لوگ تارک الدنیا ہیں جن کو کونکو یہ تہ بند ملا ہو گا کیا کہنا سبحان اللہ وہ ایک دوسری چیز نظر آتے ہیں اور جو کچھ ان میں پایا جاتا ہو وہ اس آفتاب عالم کا ہوتی ہو تسلیم و رضا کی حالت یہ ہو کہ فیروز کو آدمی سے تو کیا خدا سے بھی کچھ مانگنا منع ہو ایک فقیر نے آپ کی غیبت میں جہاز پر طوفان سے بچنے کے لیے سفر حج میں عاکی تھی جب حج سے لوٹ آئے تو آنکھ تہ بند چھین لیا گیا، کھو معلوم ہوا کہ ان فقیر صاحب کی آخری عمر میں انکی تعصیر معاف ہوئی اور دوبارہ تہ بند دیا گیا غلام کو یہ کثرت اور یہ گردیدگی آپ کے ساتھ ہو کہ لوگ سجدہ کرنے میں بھی

تامل نہیں کرتے اگلے بزرگ کو سنبھل کر دین میں جو نہ کر رہی کہ خلقت ہیئت کے شوق میں ایک پر ایک گرتی تھی یہی ہی حالت آپ کی بھی ہو اور یہ بھی مجھے دکھائی دیتا ہے کہ تھوڑی تعلیم آپ کے مرید دنگو کا فی ہوتی ہو ترک دنیا و مافیہا کا سبق ظاہر انفس کشی کے لیے زیادہ تر موفور ہو کوئی فقیر آپ کا نہ جو تا پہنچتا ہو اور نہ پلنگ یا تخت پر پاؤں رکھتا ہو نہ کسی سواری پر سوارے ریل یا جہاز کے سوار ہو سکتا ہو جہاں چلے اور جب چلے برہنہ پاؤں اور پیادہ اور اسپر طور ویکٹر فزیا ساحت کرنے کو مامور ہوتے ہیں اور یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگو کھائے کو اگر مل گیا تو کھا وینیں تو بھوکے رہو اپنی بھی وہی حالت ہی ہر طرف سے آزاد کیسو ہو کہ خدا کی یا خداوند کریم اس ذات قدسی صفات کو یادوری بخت طالبان سے دیر گاہ سلا ممت رکھئے۔

عرض مؤلف یہاں تک ذکر ان مباحثے وقت کا ہو جسکو خلافت نے ولی عہد شیخ دقت مانا ہو آپ میں ذکر ایک ایسے بزرگ کا کرتا ہوں کہ نہ وہ اپنے تئیں لی جانتے نہ لوگ اُسے اعتقاد شیخی رکھتے تھے مگر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اُن میں ایسے صفات حمیدہ اور برگزیدہ عطا فرمائے ہیں کہ ولی کیا اگر قطب وقت کے جاوین تو کچھ مباحثے نہ ہو میں ان کے حاصل حمیدہ کا ذکر کرتا ہوں چشم انصاف سے اگر ناظرین دیکھینگے تو خواہ نہ خواہ ان کی بزرگی کا اقرار کرنا ہی پڑے گا نام نامی اُنکا مولوی سید سخاوت حسین ساکن موضع کا کو ضلع گیا خلعت الرشید جناب سید صاحب علی صاحب کے ہیں مشابہ کے زمانہ میں یہ حضرت مدرس اسکول اس قصبہ منیر کے مقرر ہو کر آئے اس وقت عمر اُنکی بیس برس کی بھی غالباً نہ ہو گی مگر ایسے جوان صالح کہ نہ دیدہ نشید اپنی خدمت متعلقہ کے انجام میں جو کچھ وہ سرگرمی اور شغف حاجت سے زیادہ لڑکوں کی تعلیم میں غیر وقت اسکول کے جو کچھ غریزی اور محنت کرتے رہے کہ وہ ہرگز انکا کار منصبی نہ تھا جس قدر وہ کرتے رہے اور کرتے ہیں مگر اُنکی نسبت یہ کہا جاسکے گا کہ اپنی ترقی یا نیکنامی کی غرض سے یہ محنت شاق اختیار کی ہو لیکن اس جگہ لوگ کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُن بزرگ کا اسی ابتداء زمانہ سے یہ حال تمامی اشخاص اس قصبہ کے ساتھ یہ ہوا اور آج تک اپنے حال پر ہو کہ جو شخص سفر میں ہو اس کے گھر کے خطوط گھر گھر جا کر لکھنا اور جواب جو آئے اُسکو پڑھنا جو کچھ حاجت بیامی یا کسی دوسری ضرورت میں اُنکو پیش آئے مثل اپنے فرزندوں کے اُنکی خبر گیری کرنی طیب کے یہاں جانا دوا لاکر دینی الخرض اپنے کام کے طور پر سب کے کام کرتے رہنا جسے خواہش کی اُنکی لڑکیوں کو بے اجرت شام سے آکر پڑھانا پانی بر سے یا پھر ٹپے مگر انکو غرب سے مشرق تک بستی کی لڑکیوں کا پڑھانا جسکے یہاں کوئی تقریب شادی وغنی یا کسی قسم کی ہوا اس کے کام میں باد جو ضعیف الحجم ہونے کے اس قدر کام ہر قسم کے کہتے کہ قوی اور مضبوط آدمی اُس سے عاجز نہ ہے اور اس قدر کام اُنکی اس طاقت پر اُن کے انجام ہوتا صرف اُنکی جوش شغف علی الخلق کا باعث ہو جسکو بزرگوں نے حصہ اعظم فقر کا لکھا ہو سنکسر اور فروتن ایسے کہ باوجودیکہ انکا

احسان ساری سستی والوں پر کیا امیر کیسا غریب کیا شریف کیا رذیل کر سب سے ایسے مجھ کے ملتے ہیں جیسے اسکا نہایت گران بار احسان ہیں اور کسی سے ان کا مونکا کبھی مزد نہیں لیا نہ اُسکے خواہاں ہیں اور یہ سب سلوک جو لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں تم بھی اُسکا تمنن اُنکی زبان یا اشارہ یا کنایہ یا حرکات یا سکناات سے ظاہر نہیں ہوا

الفرض میرے نزدیک تو دلی وقت ہیں چاہے کوئی کچھ کہے

ضمیمہ اول ذکر شاہان متفرقات جو مقامات مختلف پر ہندوستان میں بادشاہ تھے سلطانین
بھیمینہ جو ملک دکن میں بادشاہ تھے اور پایہ تخت اُنکا گلبرگہ تھا

علاؤ الدین حسن بھمنی لنگوی

۱۳۵۷ ۷۵۹ ۱۳۶۶ ۷۶۸

ایک مرو غریب تھا دہلی میں کانگوے نام ایک بہمن مخم کا نوکر تھا اُسے اُسکو دریافت طالع یہ جانا تھا کہ یہ شخص ایک روز بادشاہ ہو گا اس سے کہا کہ اگر تم بادشاہ ہو تو میرا نام اپنے نام کے ساتھ رکھنا اُسے یہ بات بے اثر سمجھ کر کچھ اعتبار اسکی طرف نہ کیا اور یہ بھی مغفول ہو کہ حضرت نظام الدین اولیا قس سرہ نے اُسکو دعا دی تھی الفرض شدہ شدہ یہ شہزادہ محمد تغلق کی خدمت میں اُسی بہمن کے ذریعہ سے پہونچا اور درجہ امارت پایا اور تغلق خان حاکم دکن کے ساتھ دکن گیا تغلق وہاں مارا گیا اور بتایا ۶۶ رجب الثانی ۷۵۹ھ بروز جمعہ و ماں تخت نشین ہو کر بادشاہ بنا دہلی میں تزلزل تھا کسی نے خبر دی بسر خود بادشاہ رہا اور شہر گلبرگہ کو حسن آباد نام نہ لکھا رہا پایہ تخت بنایا اور حسب فہمائش اپنے پہلے آقا کے اپنا نام کانگوے حسن بھمنی قرار دیا اور اسی نام سے مشہور رہا اور اُسکا خاندان بھمنی کہلا یا گیا یہ برس سلطنت کر کے بتایا غرہ رجب الاول وفات کی ہو وقت عمر اُسکی شخصیت و ہفت سال کی تھی اور اطراف فتح کردہ اُسکا سیت باندھ رایشربک تھا اور محمد اپنے بیٹے کو لوجید کیا تھا اور وقت وفات کے اُسے ملک کو بیٹے اور بیٹے پر تقسیم کیا تھا۔

محمد بھمنی ولد شاہ۔

۱۳۷۶ ۷۷۶ ۱۳۸۷ ۷۸۶

یہ بادشاہ بہت بڑا عالی ہمت اور مجاہد تھا لاکھوں کافروں کو مارا اور بجایاب نقد و جنس جو اہر و عنایت پایا سال اول میں جلوس کے اُسکی ماں نے ارادہ حج کا کیا اُسے حکم دیا کہ جب قدر خزانہ موجود ہو سب ماں کے ساتھ کر دیا جائے وزرائے عرض کی کہ ابھی آپ بادشاہ ہوئے ہیں دشمنان درکین ہیں ابھی استقلال سلطنت کو نہیں ہوا ہر اگر خزانہ خالی ہو جائیگا تو دشمنان خبر پا کر یورش کر بیٹھیں اور لڑائی بے زور کے نامکن ہوا اُسے سنکر دیر تک تامل کیا اور کہا کہ جو کچھ تم لوگ کہتے ہو بہت درست ہے مگر یہ میرا پہلا حکم ہے اُسکو ہم نہیں بدلیں گے میرے باپ کو غرت میں

خدا نے سلطنت ہی میری سلطنت کو بے خزانہ کے محفوظ رکھے گا ورنہ چپ بے سب کام و کمال خزانہ مع کیا تخت مرصع کے سپر ساکابا بیٹھا تھا ان کے حوالہ کیا ان کی جگہ کو گئی اور وہ سب خزانہ مکہ میں بامور خیر صرف کر کے خالی ہاتھ وہاں سے پھرتی اور اس کے ساتھ بہت لوگ مرد و عورت دھن کے جگہ کو گئے تھے مگر تھوڑی ہی دیر میں ایک نبی سے بادشاہ کی اس سے دو چند خزانہ جمع ہو گیا اور برابر کفار سے جہاد کے منون جواہرات و کرد و ن کے اسباب چل کر تار ہا اور بہت سے تنجائے اس بادشاہ نے توڑے اور ادائیل ذلیقہ دین و قات کی۔

سلطان محمد شاہ

۱۳۶۶ ۷۷۹ ۱۳۷۴ ۷۷۶

بعد اپنے باپ کے بادشاہ ہوا راجہ بھیا نگر نے جب کو سلطان محمد شاہ کے ہاتھ سے بہت ذلت ہوئی تھی مخالفت اختیار کی یہ بادشاہ لشکر جبار کے ساتھ واسطے گوشتالی اسکے روانہ ہوا راہ میں ایک میدان اور ایک جنگل تھا وہاں ایک بہت بڑا زبردست شیر آ نکلا اور کسی کو جرأت اسکے مارنے کی نہ ہوئی تھی اسکے سبب سے گویا راستہ بند تھا بادشاہ نے عود و پھنغیس اس شیر کو نیزہ سے مارا اس شیر کے مارنے سے سخت عیبیت بادشاہ کی کفار کے دل میں پڑی اور بھاگ کر محصور ہوئے بادشاہ وہاں پہنچے اور قلعہ کو محاصرہ کر لیا اور ایک عرصہ تک تفنگ و توپ بازی ہوا کی ایک روز پندرہ ہوا ان کفار جو ن سپہ گری و سواری میں اپنے گروہ کے ممتاز تھے قلعہ سے باہر آئے اور مسابزگی کی خود بادشاہ سامنے آیا اور ہر ایک کو باری باری کئے مارا اور نزدیک قلعہ کے پہاڑ پر ایک بہت بڑا مندر تھا وہاں کبر کفار کو تہ تیغ کیا اور بہت سے جواہر و نفائس وہاں سے لایا بالآخر راجہ نے مجبور ہو کر صلح کی اور لاکھون نقد و بہت جواہر قیمتی اور باقی گھوڑے نذر دیے اور خرچ قبول کیا بادشاہ مظفر وہاں سے پھر کر بنگام مڈھکل آیا اور شغل شکا ہوا داؤد خان کو کچھ رخصت بادشاہ سے تھی اسے فرصت پا کر سوئے میں ہسکو شہید کیا میں برس کی عمر تھی اور تین سال سلطنت کی تھی

داؤد خان ولد حسن

۱۳۷۷ ۷۷۹ ۱۳۸۲ ۷۷۹

بعد شہادت محمد خان برادر زادہ کے داؤد خان نفس امارت بادشاہ شہید کی احسن آباد و گھر گروانہ کر کے تخت ہمینی پر بیٹھا اور متواتر کو فتح کرتا ہوا داخل حسن آباد ہوا محمد خان کی بہن کو بھائی کے مارے جانے کا بڑا صدمہ تھا اسے سنے باگھ کہ ہم کشتی محمد شاہ تھا خلوت میں بلا کر تھریس قتل کی کی باگھ منتظر وقت تھا داؤد خان جمعہ کی صبح زکو گیا اسی هجوم میں باگھ بھی بادشاہ کے پیچھے پہنچا جب داؤد خان سجدہ میں گیا باگھ غلام نے اسکو بیک ضربت شہید دو پارہ کیا خان محمد چپے بھائی نے داؤد خان کے اسکو بھی مار ڈالا ایک مہینہ پانچ روز اسے سلطنت کی۔

سلطان محمود بن حسن بہمنی

۴۴۹ ۱۳۷۷ ۷۹۹ ۱۳۹۶

بعد کشتہ ہونے داؤد خان کے خان محمد نے چاہا کہ محمد بن محمد داؤد خان کو کہ داؤد وہ سالہ تھا محل سے لا کر تخت پر بٹھائے روح پرور آختہ نے جو نظم محل تھا محمد بن محمد کی آنکھ میں سلائی گھنچ دی کہ وہ اندھا ہو گیا اور سیف الدین غوری کو کہ وزیر قدیم تھا کہلا بھیجا کہ سلطان محمود پسر حسن بہمنی کو تخت پر بٹھاوے چنانچہ سلطان محمود تخت پر بٹھائے گئے یہ بادشاہ نہایت علم دوست اور بڑا پرہیزگار تھا تمام روئے زمین کے علماء و فضلاء اسکے دربار میں جمع رہتے تھے عربی و فارسی و ترکی میں مہارت تمام رکھتا تھا شمس الدین حافظ شیراز کے بلانے کو بہت نقد و جنس بھیجا اور وہ رداۃ بھی ہوئے جہاں پر جب سوار ہوئے تو موجد ریا دیکھ کر پھرتا رہا اور شیراز چلے گئے اور ایک غزل لکھ کر بادشاہ کو بھیج دی

مطلع یہ ہے

دے باغ نمبر بردون چنان کسیر فی اورد
بجو بفر دوش لبی باکرین بہتر نے اورد

بادشاہ اس غزل کو پڑھ کر بہت ہنسنا اور مضاعف اس سے پھر بھیج دیا تپ حرقہ میں گرفتار ہو کر وفات پائی دوسرے روز سیف الدین غوری وزیر بنے بھی کہ عمر اسکی ایک سو سات برس کی تھی وفات کی ایک ہجری و بادشاہ وزیر دفن ہوئے انہی میں اسنے سلطنت کی

غیاث الدین بن سلطان محمود

۷۹۹ ۱۳۹۶ ۷۹۹ ۱۳۹۶

بعد باپ کے تخت پر بیٹھا اور محمد خان غوری سیف الدین خان وزیر مروج کا پوتا وزیر ہوا یہ بادشاہ اتفاق سے ایک غلام ترک کی بیٹی پر عاشق ہوا اور پیغام نکاح کا دیا وہ غلام نکاح کے بعد کہ نکاح بادشاہ کو اپنے گھر لے گیا اور شراب پلا کر مست کیا اور آمرانہی بے خبر ہوئے اسی ہیجودی میں بادشاہ کی دونوں آنکھیں نکال لین اور چوبیس لاکھ قتل کر ڈالا مدت سلطنت یکماہ و چند روز

شمس الدین بہمنی

۷۹۹ ۱۳۹۹ ۸۰۰ ۱۳۹۷

جب اس غلام نمک حرام نے غیاث الدین کی وہ حالت کی شمس الدین و لہ سلطان محمود کو جو سر سے تھا تخت پر بٹھایا اور اسکی ماں سے موافقت کی گویا کبیہ زوال دنیا کے اندھے آئی اُسے بہمنی کو اس واقعہ سے نہایت تعجب ہوا تا کہ آئے اسکے ساتھ موافقت کی وہ ملکوتی قتل فریور خان و احمد خان سپہن داؤد خان کے ہو آں کو کہ جو جب خبر اسکی ملی اسکی طرف سے طرف سے گئے اس حکام نے لشکر کے پیچھے پیچھے وہ لوگ سخت لڑائی لڑے بالآخر مجبور ہو کر ہمارا سناؤ میں

متخصص ہے امراے ہمینی نے شفاعت کی اور دونوں شہزادوں کو حسن آباد میں لے آیا فیروز خان نے ایک روز دربار میں موقع پائے ان تک حراموں کو مار ڈالا اور شمس الدین کو قید کر لیا اسکی سلطنت پانچ مہینہ پانچ روز رہی اور شمس الدین مسمیٰ قید میں ۱۱۶۷ عیسوی میں مر گیا

فیروز شاہ ولد داؤد خان

۱۰۰ ۱۳۹۰ ۸۲۵ ۱۴۲۱

بہا صفر بعد قید شمس الدین و قتل لاجپند غلام نکاحم تخت پر بیٹھا تھوڑے دنوں بعد پوراؤ ولد گشن راؤ سلسلہ ہمیں چالیس ہزار سوار اور دونوں لاکھ پیادہ لیکر طرط مدھکل کے آیا بادشاہ نے اسکی خبر پا کر کوچ کیا اور دونوں طرف سے لشکر کھنڈارہ دریا کے کشاکش کے پہونچے برسات کے دن تھے دریا میں جوش شدید تھا دونوں کناروں پر دونوں لشکر دن نے قیام کیا انتظار کھی طلیانی کا کرتے تھے ایک روز بادشاہ نے شب کو امرا سے تدبیر جنگ میں مشورہ کیا ہر ایک نے اپنے خیال اور فہم کے موافق جواب دیا قاضی سراج الدین نے عرض کی کہ اگر بادشاہ تخلیہ کرے تو میں کچھ کہوں چنانچہ تخلیہ ہوا قاضی سراج الدین نے عرض کی کہ میں نے یہ سوچا ہو کہ میں ساتھ تھے چند بصورت قلندران کی طور سے دریا کے پار تر جاؤں اور وہاں جس جیلہ سے ممکن ہو راجہ یا راجہ زادہ کو قتل کر دوں اور بادشاہ چند ہزار سپہ چرمی تیار کر اوسے اور غنظ وقت رہے جب لشکر دشمن میں شور و شغب ہو وسیلہ اسکے دریا سے عبور کر کے پہونچے بادشاہ نے پند کیا اور رخصت کیا وہ سات آدمی اپنے عزیزوں سے ساتھ لیکر لباس درویشاں کا کر کے دریا پار ترے اور ایک کبھی کا اپنے تین عاشق بنایا اور بہت زور و جواہر اسکو دیا اور نہایت مونسیت ان دونوں میں ہوئی کہ ایک ساعت بے دیدار اسکے آنکھ بھر نہ ہوتا اور تصنع کی عاشقی بہت دکھاتے ایک روز وہ راجہ کے دربار میں چلی وہاں ایک بڑا جلسہ تھا یہ رونے لگے کہ بعد تھا رے ہم کیونکر زمرہ رسیدگی آئے کہا کہ ہم راسے زادہ کے نوکر ہیں وہاں سے طلبی ہو نہ جانا ممکن نہیں ہو قاضی نے کہا کہ مجھے بھی ساتھ لیتی چلو آئے کہا کہ تم وہاں کیونکر جا سکتے ہو وہاں سوائے گانے بجانے والے کے دوسرے کا گزر نہیں قاضی نے کہا کہ میں اس فن گانے ناچنے کو خوب جانتا ہوں آئے اپنی سازگی آنکھوں کی بھلا بجاؤ آنکھوں نے خوب بجایا اور گایا اور بہت تمسخر کیا وہ آنکھوں ساتھ لے گئی اور چھ آدمی ساتھی بھی ساتھ ہوئے جب دربار میں پہونچے تو وہاں اتنے معنی درقا صں جمع تھے کہ ہر ایک نوبت کی آواز کو رکھتا آنقرض نوبت اس کبھی کی آئی آئے عرض کی کہ میرے ساتھ ایک عجیب چیز ہو راسے زادہ نے حکم دیا کہ جو کچھ لائی ہو لا آنقرض قاضی صاحب بجانے و ناچنے لگے ایسا گانے ناچے اور اٹھا تمسخر کیا کہ اہل بھلن خود ہو گئے اس رقص میں قاضی صاحب نے سب رو فیضان بچھا دیں اور دو ٹپے کے پیچھے سے خنجر نکال کر پہلے راسے زادہ کو ہلاک کیا اور ہمارے ہمیں نے آئے اور امرا کو مارا اور ان سب کو مار کر یہ مغل سے سب لوگ باہر نکل آئے اور تبدیل لباس کئے

کنا رہو بیٹھے غل ہو لوگ آئے اور شبہ پر باغداد والیاں کشتگان میں تلوار چلی سخت گشت و خون ہوا ایک ہنگامہ پڑا پابہر پابو بادشاہ تو منظر وقت بیٹھے ہی تھے فوراً اسی تدبیر سے پارا ترے اور تاملی لشکر راجہ کو زیر و زبر کر دیا اور مال بقیاس پایا راجہ کو جب خبر قتل سپرد و بربادی لشکر معلوم ہوئی وہ دو کوس پر لشکر میرے آترا ہوا تھا سر تن ہوا بیجا پور چلا گیا بادشاہ نے بیجا پور تک تحاقب کیا اور مظفر و منصور پھر آئے ایک دوسرا واقعہ عجیب عہد سلطنت اس بادشاہ کا یہ کہ ٹڈھکل میں ایک سونا کی لڑکی نہایت خوبصورت تھی بیجا پور کا ایک برہمن راجہ کا گرو تھا ٹڈھکل میں آیا اس لڑکی کو دیکھا اور عاشق ہو گیا اور راجہ سے جا کر اسکی کیفیت کہی راجہ نے اسکو بہت کچھ رونق دیکر بیجا کہ اس زرگر کو راضی کر کے لڑکی کو لے آ۔ وہ برہمن زر بقیاس لیکر آیا اور اس سونا کو راضی کیا اسے اپنی بیٹی سے جا کر اسو اتھو کو کہا اور راجہ پاس بھیجے پر اپنی رضامندی ظاہر کی اس لڑکی نے شور و غل کیا کہ میں بادشاہ کی بی بی ہونے کے لائق ہوں تو مجھے کافر کو دیا چاہتا ہو میں اپنی جان دیدو گئی وہ برہمن یاہوس پھر گیا اور یہ خبر بادشاہ کو پہنچی اس لڑکی کو منگا کر اپنے بیٹے سے اسکا نکاح کر دیا اور بہت کچھ انعام اس سونا کو دیا اور ٹڈھکل بھی اسکو بخش دیا راجہ پاس جب وہ برہمن پہنچا اور اسے کیفیت انکار و خسر و زرد گرد و بیان اسکا ظاہر کیا راجہ چڑھ آیا اور ٹڈھکل کو بوٹ لیا تاراج کر کے پھر گیا یہ خبر بادشاہ نے سنی تو بیجا پور پر چڑھ گیا اور راجہ سے سخت لڑائی ہوئی راجہ کو ہزیمت ہوئی راجہ نے بہت کچھ پیش کش کی صلح و معافی چاہی بادشاہ نے کہا کہ صلح بغیر اسکے نہیں ہوگی کہ راجہ اپنی بیٹی بادشاہ کو دے پہلے تو انکار کیا پھر مجبور ہو کر قبول کیا اور اپنی لڑکی کو ساتھ جیز وافر کے رخصت کیا بادشاہ راجہ کی بیٹی کو لے آیا پھر بعد ازین اس سے لڑکیاں ہوئیں اور یہ بادشاہ بہت زبان جانتا تھا اور ہر زبان کی عورتیں اسکے تحت میں تھیں جبکہ پاس رہتا اسی کی زبان میں اس سے بات کرتا حضرت سید محمد گیسو راز قدس سرہ اسی بادشاہ کے وقت میں ہندوستان سے گلبرگہ تشریف لے گئے برادر سلطنت نہایت معتقد ہوا اور مرید ہوا اور خانقاہ بنوادی اور جاگیر متعلق خانقاہ کے مقرر کیا اور یہ بادشاہ خیم شوال کو بجا رسی ہوا

احمد شاہ بن داؤد و شاعر احمد شاہ ولی

۱۲۵۰ ۱۲۶۱ ۱۲۷۱ ۱۲۸۲

بعد فریر و شاہ کے تحت نشین ہوا اور شہر میر پور یاہ تخت قرار دیکر ایک شہر آباد کیا اسکا نام احمد آباد رکھا اور حضرت ہندو نو گیسو راز سے زیادہ معتقد ہوا اور بجا آوری خدمت میں مصروف ہوا دوسرے برس راجہ بیجا نگر سے لڑائی ہوئی بادشاہ نے فتح پائی اور بہت غنیمت ملی احمد آباد میں بہت عمارت یادگار بنائی سلطان احمد ولی مشہور ہوا اور جب حضرت ہندو گیسو راز قدس سرہ نے شہر میں بنگام جن آباد گلبرگہ وفات فرمائی بادشاہ کو بہت غم ہوا اور صحن خانقاہ میں دفن کر کے روضہ عالی ترتیب دیا اور کئی ہزار من کھانا روزانہ فقرا کے لیے مقرر کیا بعد وفات آپ کے حضرت نعمت اللہ ولی کو طلب کیا وہ نہ آئے جب بہت اصرار کیا تو اپنے صاحبزادہ اور پوتے کو بھیجا وہ لوگ یہاں پہنچے بادشاہ نے اپنی بیٹی نکاح میں شاہ

جلیل الدہ شہزادہ نعمت الدولی کے دیا اور اپنی پوتی کو نکاح میں حضرت محب اللہ پوتے آنحضرت کو دیا اور جاگیریں مقرر کیں اب تک اولاد انکی وہاں دکن میں معزز و محترم ہیں اور بادشاہ نے وہیں وفات پائی اور سواد احمد آباد و میرٹھ میں مدفون ہوا قبر کی زیارت گاہ انام ہی

سلطان علاؤ الدین بہمنی بن احمد شاہ

۱۳۵۷ ۱۴۲ ۱۳۳۷ ۱۳۸۱

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا حصار سرکاری میں افواج بھی ہرست پائی دوسری بار پھر لشکر بھیجا راجہ دہاکا مغلوب ہوا اور بہت نقد کے ساتھ اپنی بیٹی کو بادشاہ کے حضور میں بھیجا اور تابعداری اختیار کی اور ہر سالہ خرچ قبول کیا اور ۱۳۵۷ میں راجہ بجا نگر نے لشکر کشی کی وہ منقاد ہوا ۱۳۵۷ میں سلطان محمود نے ظفر برار کے لشکر کشی کی اور حصار ماہور کو محاصرہ کیا اس پر بھی علاؤ الدین نے فتح پائی کیسویں جمادی الاول کو سفر عقیلی اختیار کیا

ہمایون شاہ ظالم

۱۳۶۰ ۱۴۵ ۱۳۵۷ ۱۴۲

بعد اپنے باپ علاؤ الدین کے تخت پر بیٹھا اور ظلم اپنا پیشہ کیا انوں نے ظلم تو گون کے ساتھ کرتا سیف خان اپنے باپ کے وزیر کے ہاتھی کے پیر میں ڈال دیا حسن خان اپنے بھائی اور حبیب الدہ شہزادہ میرہ شہزادہ نعمت الدولی کو قید کیا اور ان کے ہی خواہش آٹھ سو آدمی کو قید میں ڈالا اور انوں کو تقاسم سے ظلم کرتا سیف خان اس بادشاہ نے راجہ تاناک پر چڑھا لی کی تھی سیف میں اس کے نوگون نے شور شرکے حسن خان و حبیب الدہ شہزادہ اور دیگر سادات وغیرہ کو قریب سات ہزار آدمی کے قید سے چھڑایا اور حسن خان کو تخت پر بیٹھا جب ہمایون کو یہ خبر ملی فوراً پلاٹا اور احمد آباد پہنچ کر نہایت ظلم سے نگہبان بن کر قتل کیا اور حسن خان کو شیر کے آگے ڈال دیا اور جو اسکے ہاتھ آتا تھا اسے ہاتھی کے پیر میں ڈالتا تھا غرض اس کا ظلم کچھ بن یوسف اور بخت نصر سے بھی زیادہ تھا جب ظلم اسکا حد سے گذر لوگ خواہاں ہلاک اس کے ہوئے ایک رات سے مست ہوا تھا کہ ایک ٹونڈی نے ٹکڑی سے اسکا سر توڑ ڈالا کہ وہ ہلاک ہو گیا

نظام الدین ہمایون شاہ بہمنی

۱۳۶۲ ۱۴۵ ۱۳۶۰ ۱۴۶

بعد وفات اپنے باپ ہمایون کے آٹھ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا اسکی مان نے انتظام سلطنت اپنے ہاتھ میں رکھا چند لوگوں پر پیش آئین آملے بہمنی نے اسکو سرکارت تیرہویں ذیقعدہ کو روز نکاح بادشاہ تھا پیر سے محفل آراستہ تھی اور عورتوں کی تین ہزار نکاح یعنی تیرہویں ذیقعدہ ۱۳۵۷ سے سب ظاہر کن عروج نے نظام شاہ کے پردہ کیا مجلس شادی مجلس نعم ہوئی

سلطان شمس الدین محمد شاہ بن ہمایون شاہ

۱۳۸۲ ۱۴۶ ۱۳۶۲ ۱۴۰

بعد نظام شاہ اپنے بھائی کے تخت نشین ہوا سالگی ہوا مہات سلطنت اسکی مان کے ہاتھ میں رہا ابھی مان کے

مشورہ سے وزیر کو قتل کیا اور ملک البخارا ترک کر خطاب خواجہ جہان کا دیا اور نظام الملک کو واسطے تسخیر حصار کھڑکے متین کیا آئے قلعہ کو فتح کیا سلطان محمود مالوی نے مصالحو کیا بادشاہ نے حصار کھڑکے کی اولاد کو چھوڑ دیا اور اسکے خط ولایت منکر کوئی لشکر بھیجے ایک برس میں اسے سکرنے عاجز ہو کر قلعہ حوالہ کر دیا اور خراج سالانہ قبول کیا بادشاہ نے خواجہ جہان کو بہت سرفراز کیا اور اسکے گھر گئے خواجہ جہان نے سات سو کشتیاں سونے کی باسرو پوش مصح و پچاس ہجیر ہاتھی جھول زرہفت و محل طلا و زار و دوسو گھوڑے اور کتے خوان خواجہ قیمتی و نقد و دوا فریشکیش بادشاہ کے کیا اور سب امر اسے بہرہی کے ساتھ کلفات بے نہایت کیے اور آٹھ روز ہمان رکھا اور بعد آنے بادشاہ کے جو کچھ خواجہ جہان کے پاس لایا وی تھا سب اہ خدا میں لٹا دیا سوائے کتب خانہ کے جو وقف کر چکا تھا شمس الدین حاکم نے پوچھا کہ کیوں تنے ایسا کیا کہا کہ نوازشات سلطانی سے میرا نفس مغرور ہو گیا تھا اسیلئے میں نے اسباب دنیاوی کو لٹا کر لباس فقر پہنا ہوا بعد اسکے بادشاہ نے حصار پر آگڑھ پر لشکر بھیجا دیا کھاراجہ گرفتار ہوا قلعہ بلکھنڈ کو بھر فتح کیا اور اویسہ بھی تصرف میں لایا بعد اسکے اتفاق وقت سے ایک جھوٹے بھتان پر خواجہ جہان کو قتل کیا بعد تحقیق کے بہتان غلط ٹھہرا بہت افسوس کیا اور بیمار ہو کر سفر عقیلی اختیار کیا

۱۵۱۸ ۹۲۴ ۱۴۸۵ ۱۹۰
۱۵۲۰ ۹۲۰

محمود شاہ بن محمد شاہ بہمنی

بارہ برس کی عمر میں بجائے پدر بادشاہ ہوا اگر اسکے وقت میں اسی بد نظمی ہوئی کہ ہر صوبہ کے عاملوں نے علم خود رکھی بلند کیا اور مالک خود سرن بیٹھے اور یہ بادشاہ ہاتھ میں قاسم برید کے آیا گیا اسکے قید میں رہا اور ۲۳ مین وفات کی

۱۵۲۲ ۹۲۹ ۱۵۲۰ ۹۲۰

احمد شاہ بن محمود شاہ بہمنی

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا مگر سلطنت بالکل ہاتھ میں امیر برید کے رہی صرف روزینہ پاتے تھے جب فتح کی تنگی ہوتی تو جو اہرات جھکے کھاتے بالآخر امیر برید نے زہر دیکر مار ڈالا

۱۵۲۲ ۹۲۹ ۱۵۲۲ ۲۱۹

علاء الدین بن احمد شاہ بہمنی

بعد باپ کے تخت پر بیٹھا گیا مگر نہایت عاقل و تیز ہوش تھا آئے یہ تدبیر کی کہ امیر برید کو قتل کرنا چاہیے لہذا مخالف یعنی امیر برید پر کسی طور سے ظاہر ہوا اور انہماک شہزادی کی گردن ماری اور بادشاہ کو زہر دیدیا بعد اسکے سلطان ولی احمد تخت نشین ہوا بعد چند روز کے اسکو بھی امیر برید نے زہر دیا سوائے میں بعد اسکے سلطان حکیم احمد برادر ولی احمد تخت نشین ہوا مگر سلطنت بدست امیر برید رہی یہ بادشاہ تیز ہوش تھا بھاگ کر مدد خواہی حاجب جاک

کوئی پشت پناہ نہ ہوا احمد نگر میں در سلطہ یا سلطہ وفات کی تسلسلہ بمبئیوں کا تمام ہوا ۳۶ ہجری میں۔

ادھر سلطان عادل شاہیہ جنگا پایہ تخت بیجا پور تھا

۱۵۰۰
۱۵۱۰
۱۵۱۸

۱۵۹۰

۱۵۹۱

۱۵۹۲

یوسف شاہ عادل شاہی

یکے از غلامان محمود شاہ بھی تھا اور بیجا پور پر ساتھ غلامان ک ہمتاں اپنے متعین تھا زمانہ سلطنت بمبئیان
عہد محمود شاہ سے اسپر اور پانچ مقامات پر کہ غلامان بمبئی متعین تھے سب نے خود سری اختیار کر کے سکھ و خطہ اپنے
نام پر جاری کر دیا کہ ذکر کا آگے آو گا پہلا ان میں سے یوسف عادل شاہ ہوئے پنجاب پور کو پایہ تخت قرار دیکر
مخالفین سے اکثر لڑا اور فتح پائی اور شاہین بس سلطنت کر کے بعض سو و اربعہ سالہ یا ۱۵۹۲ میں وفات پائی
مذہب اشاعہ عشری اپنے علاقہ میں جاری کیا

۱۵۳۷
۱۵۴۱
۱۵۴۸

۱۵۴۰

۱۵۴۱

۱۵۴۲

سمعیل عادل شاہ

جب یوسف عادل شاہ مرا تو یہ دس بارہ برس کا تھا اور یوسف عادل شاہ نے کمال خان کو وصیت کی کہ اٹھا
سمعیل کی کرتا اُسے بعد وفات اُسکے باپ کے اُسے تخت پر بٹھایا اور مہلات سلطنت اپنے ہاتھ میں رکھا چند روز بعد
اُسکے سر میں نشہ سلطنت آیا اور اپنی تخت نشینی کا قصد کیا جو میوں سے ساعت پوچھی سمجھوں نے کہا کہ دو ہفتہ ساعت
اچھی نہیں ہو آپ ایک گوشہ میں ٹھہریں جان کوئی نہ ہو بعد دو ہفتہ کے فلان تاریخ تخت نشین ہوں وہ جا کر اندر قلعہ کے
بیٹھا اور یہ بات اشتہار پائی پوچھی آباؤی مادر اسمعیل شاہ نے حکمت علی سے کمال خان کو ہلاک کر دیا کمال خان کی بی بی
نے قاتل کمال خان کو اسی جگہ مار لیا اسکی خبر کسی کو نہ تھی اور اسکی بیوی نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ جا کر اسمعیل شاہ کو
مارے اُسے قلعہ میں جان سمعیل شاہ تھا اگر شورش کی آغرض وہ بھی ایک تھکرے ضرب سے جو عورتوں نے کوٹھوں
سے گرایا تھا ہلاک ہوا اور اسمعیل شاہ بغیر غ خاطر تخت نشین ہوا اور حبشی اور دکنی کو جو سازش میں کمال خان کے تھے
یکہ قتل کمال دیا مثل اور دومی سپاہ جمع کیے اور آپا یا صاحب قوت تھا کہ چار شاہان دکنی نے کہ وہ بھی غلامان بمبئی
تھے سلطنت میں اسپر چڑھائی کی مگر ظفر منصور رہا اور سب کو عاجز کیا آخر سب صلح ہوئی اور یہ ایسا بادشاہ جسرار اور
خوش نصیب تھا کہ بہتر سے مخالفوں سے ایسے نوبت لڑائی کی آئی ہمیشہ منصور رہا بالآخر وہ ۱۵۹۲ میں بعض تضاد وفات کی

۱۵۵۰
۱۵۶۵
۱۵۶۸

۱۵۶۰

۱۵۶۱

۱۵۶۲

ابراہیم عادل شاہ

چونکہ اسمعیل عادل شاہ مذہب اشاعہ عشری رکھتا تھا اور ابراہیم شاہ اُسکے بڑے بیٹے کا مذہب سنت جماعت تھا

اسمعیل شاہ نے رنجیدہ ہو کر اُسے قید کیا تھا جب اسمعیل شاہ مرا تو بجائے اُس کے موخان بڑے بیٹے کو اُس کے تخت پر بٹھایا اُسے تھوڑے دنوں میں حرکات شہنشاہی ایسے کیئے کہ حسب صلاح پونجی خاتون مام اسمعیل نے مسکو پر فوجوں کو لے کر لایا اور ابراہیم کو مجلس سے لاکر بادشاہ بنایا یہ بادشاہ بھی نہایت ظالم و سفاک بظاہر بہت غور و فکری اُس نے کی یہاں تک کہ جب بیمار پڑا تو بہت طبیب و عطاروں کو قتل کیا آخر ۶۷۵ھ میں وفات کی

علی عادل شاہ

۹۶۵ ۱۵۵۷ ۹۸۸ ۱۵۸۰

بعد باپ کے بادشاہ ہوا شاہان کچھن سے جو غلامان بہمنی تھے باخود باخلاف ہوا سب سے لڑا یہ بادشاہ بہت ہوشیار و بیدار تھا تمامی علاقہ کو اپنے فرمانبردار اور راضی کر لیا آخر صلح ہوئی اور باخود باد سطلے تکمیل بنیاد صلح کے مصاہرت واقع ہوئی اور معاہدہ ہوا کہ سب لوگ ملکر کفار و بیجا پور سے لڑیں چنانچہ سخت لڑائی افواج راجہ بیجا گرتے ہوئی راجہ دستگیر ہوا اور قتل کیا گیا مگر اس بادشاہ کو شہوت جماع بہت تھی رات دن مثل بہائم کے اپنے محل میں رہتا قطب الملک حاکم کلندر دے دو خواجہ سرمانگے تھے اُن میں سے ایک کو خلوت میں بلایا اُسے اُسے خیر سے ہلاک کر دیا لاجنہ کو کوئی بیٹا اسکا نہ تھا اُسے ۷۰۰ میں مجلس جمع کر کے اپنے برادر زادہ ابراہیم کو ولی عہد کر دیا تھا

ابراہیم عادل شاہ ثانی

۹۸۸ ۱۵۸۰ ۱۰۲۱ ۱۶۱۳

بعد اپنے چچا کے نو برس کی عمر میں تخت نشین ہوا جامد سلطان ایک عاقلہ عورت تھی اُس نے انتظام سلطنت اپنے ہاتھ میں رکھا بعد چند سالوں میں شاہ جہنگی کیسے کے از امرائے عادل شاہی تھا اُس نے قابو پا کر جامد سلطان سے مہلات سلطنت اپنے ہاتھ میں کر لیا اور نہایت محیط ہو گیا جب بادشاہ جوان ہوا ۱۱ کے قلع کی کوشش کی عرض کسی تدبیر سے وہ مغلوب ہوا اور فارغ ہو کر اُس نے اپنی سلطنت کا کام دیکھا اور بہت لڑایا مگر شاہان و امیران سے ہوا کہین آخر تاج سلطنت دہلی ہو کر سالانہ ارسال کرتا رہا اور گویا سلسلہ عادل شاہیہ تمام ہوا اگرچہ نام کو اور تین شخص بادشاہ وہاں کے کیے گئے مگر کچھ سلطنت میں رونق نہ رہی تھی سب تخت میں عالمگیر کے آگیا تھا

ذکر شاہان نظام شاہیہ جنکا پایہ تخت احمد نگر تھا

نظام شاہ بھری

۹۰۴ ۱۷۹۸ ۹۲۴ ۱۵۱۸

یہ بھی یکے از غلامان بہمنی تھا محمود شاہ بہمنی کے ضعف سلطنت کے سبب سے بادشاہ بن بیٹھا محمود شاہ نے

مادیب کے لیے لشکر بھی بھیجے مگر اُسے ہر میت کھائی اور نظام شاہ بعد اس کے اور دس پندرہ حصہ راطرا دے کے فتح کر کے بادشاہ بنا اور تیس برس تک سلطنت کر کے وفات پائی

برہان نظام شاہ جو اسماعیل نظام شاہ کہتے ہیں

۹۲۴ ۱۵۱۸ ۹۶۱ ۱۵۵۳

سات برس کی عمر میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا اسکی ماں نے انتظام سلطنت اپنے ہاتھ رکھا جب جوان ہوا تو مان کو قید کر کے ایک قلعہ میں بھیج دیا ایک شخص سید طاہر عراق سے آئے اسکی صحبت میں مذہب شیعہ اختیار کیا سولہ مین شاہ ایران نے اپنا بیٹی ساتھ تختہا سے معقول کے اُسکے پاس بھیجا اور اسی وقت میں بیمار ہو کر وفات پائی۔

حسین نظام شاہ

۹۶۴ ۱۵۵۳ ۹۶۶ ۱۵۶۶

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور اکثر قطعات برابر کو فتح کیا اور عادل شاہ سے باغیچہ برس لڑ کر باغیچہ پتہ شوالا پور کا قبضہ کر لیا اور جب ۹۶۶ مین رام راج راجہ بجا پور نے جو واسطہ مدد عادل شاہ کے آیا تھا بہت خونریزی کی اور مسجدین دھاڑا لیں تب بادشاہ مان وکھن آسمین مل گئے اور صلح کرنی اور رام راج سے لڑ کر اسکو قتل کیا حسین شاہ نے شرب مدام اور عیاشی کے سبب بیمار ہو کر وفات پائی

مرتبہ نظام شاہ

۹۶۴ ۱۵۶۶ ۹۹۶ ۱۵۹۶

جگہ پر تخت نشین ہوا کم سن تھا مان نے اُسکے رام سلطنت اپنے ہاتھ میں رکھی جب بالغ ہوا اسکو غولیش کی برابر پر چڑھائی کی فتح پا کر برہان الملک کو چالیس آدمی کے ساتھ قید کر لیا اور قلعہ میں رکھا ایک روز راستہ کو سب مر کر رہ گئے تین کہ محافظین نے انکو تنگ جگہ میں بند کر دیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ باشارہ بادشاہ سب کو زہر دیا گیا خاندان عماد الملک کا نام ہو گیا اور مرتضیٰ ایک عورت صاحبان پر عاشق ہو بہت مال جو اسے دے دے اور اُسکے کہنے سے مجھون سموم چنگیز خان کو بھیجے اُسکے کھانے ہی مر گیا جب بادشاہ کو بھڑی اسکی معلوم ہوئی تو سلطنت چھوڑ کر خلوت گزین ہوا جو کام ہوا اہلیان لکھکر بھیجے اور دوسرے اب لکھتا مگر اکثر کہتے ہیں اسکی مجھونا نہ ہو تین صاحب خان کو برابر کا مالک کر کے بھیجا اُسے دہان فساد کیا صلا بہت خان کو مع لشکر بھیجا اُسے قتل کر دیا پھر ایک سی پر عاشق ہوا اسکو بھی بہت مال و سلطنت دیدیا اور اُسکے وقت میں جیشی اور دکنی ایک طرف و سید ایک طرف سخت لڑائی ہوئی مغل و سید بہت قتل ہوئے اور جوش جنوں میں

بہت سے جواہرات کو جلا دیا اور بیٹے میران حسین کو قتل کرنا چاہا لوگ نے بھاگے جب اس سے بہت حرم کتین
بمجنونا نہ سرزد ہوئے لگین لوگوں نے میرا شاہ کو لا کر بغاوت اختیار کی اور قلعہ گھیر لیا بادشاہ قلعہ میں محصور رہا
چند ماہ کے بعد میران حسین قلعہ میں داخل ہوا اور بہت امراے پداری کو قتل کیا اور باپ کو حاکم مین ڈال دیا
اور بہت آگ جلا دی وہ حاکم مین مر گیا چوبیس برس سلطنت کی

میران نظام شاہ

۱۵۸۷ ۹۹۶ ۱۵۸۷ ۹۹۶

باپ کو مار کر تخت نشین ہوا ہر شہ کو چہ و بازار میں مست پھرتا اور شرفا کے لڑکے اور لڑکیوں پر دست درازئی کرتا
مرزا خان نے آخر عاجز ہو کر اسکو قید کر لیا اور قلعہ بٹھا کر سے ابراہیم و اسماعیل سپہ سالار بران شاہ کو بلا بھیجا جب
جمال خان حبشی نے کہ برادر رضاعی میران شاہ کا تھا یہ خبر سنی شورش کر کے قلعہ کو گھیر لیا چند روز لڑائی رہی
ایک روز میران شاہ کا سر کاٹ کر قلعہ سے باہر ڈال دیا کیونکہ مرزا خان بھی اسی قلعہ میں تھا جب جمال خان حبشی نے
یہ دیکھا اور بھی شورش زیادہ کی مرزا خان ساتھ ایک جماعت کے قلعہ سے نکلوا اور لڑتا ہوا قلعہ بھجھ کر طرف بھاگا
دکنیان اسکو پکڑ لائے جمال خان نے توپ پراڑا دی امدت سلطنت دو ماہ

محمد اسماعیل نظام شاہ ولد برہان شاہ

۱۵۹۰ ۹۹۹ ۱۵۹۰ ۹۹۶

جمال خان حبشی نے اسماعیل کو تخت پر بٹھایا اور زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں رکھی برہان شاہ کہ اپنے بھائی رضی شاہ
سے بھاگ کر سایہ دولت اکبر شاہ میں آکر آباد میں تھا یہ سب انجاء سے نکلے بادشاہ سے اجازت لیکر احمد نگر روانہ
ہوا اور وہاں لڑائی ہوئی بیٹے کو گرفتار کیا اور جمال خان کو قتل کیا اور آپ بادشاہ ہوا سلطنت اسماعیل کی
دو سال رہی

برہان نظام شاہ

۱۵۹۲ ۱۰۰۳ ۱۵۹۰ ۹۹۹

بعد قید کرنے بیٹے کے تخت پر بیٹھا اول سال جلوس میں دلاور خان حبشی نے کہ عادل شاہ سے جدا ہو کر اس سے
ملا تھا نسخہ بجا پور کی ترغیب دی اور واسطہ تسخیر بجا پور کے روانہ ہوا ابراہیم عادل شاہ اسوقت تک کچھ خبر نہ ہوا
کہ یہ لوگ قریب بجا پور کے دریا کنارہ پہنچے اور قلعہ بنانے لگے بعد اسکے عادل شاہ نے دلاور خان کو بوعد
استقلال دوم کے بلا بھیجا جب وہ گیا تو اسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور قلعہ ہمارہ میں قید کیا مین روز بعد وہ
مر گیا تب آمادہ محارہ ہوا نظام شاہ نے عاجزی کی بہت سے روپے دیے اور کچھ دلاور خان اور جہانگیر

اسباب لوٹا تھا سب واپس دیا اور قلعہ کو اپنے اہتمام سے سسار کر کے احمد نگر واپس آیا اور شہر میں ایک قلعہ حوالی بندرجیول میں بنایا فرنگیوں نے اسے لوٹ لیا اسے پھر کچھ خزانہ لی اور اپنے بڑے بیٹے ابراہیم کو ولی عہد کیا اور سفر عقب اختیار کیا۔

ابراہیم نظام شاہ

۱۵۹۴ ۱۰۰۳ ۱۵۹۴ ۱۰۰۳

سال اول جلوس میں شہزادہ خیراوری اور عیاشی شروع کی مہم دم مشغول ہو خوشی و مصروف شاہان رہتا تھا خلاص حبشی نے اسے ترغیب ولایت بیجا پور کی دی وہ آمادہ جنگ ہو کر اسی طرف متوجہ ہوا اور ابراہیم عادل شاہ نے خبر پا کر حمید خان حبشی کو ساتھ لشکر وافر کے اسکے مقابلہ میں بھیجا سوا دس ہزار رکابین دونوں لشکر کا مقابلہ ہوا اخلاص خان نے حملا دل میں افواج حمید خان کو شکست دی اور تعاقب کیا اور ابراہیم شاہ باطنی پر سوار ایک طرف خراخراوری میں مصروف تھا سبیل خان ایک سردار پانچ چار ہزار لشکر کا جانب بیجا پور تھا اسے دیکھا اور ان لوگ پر پڑا اس لڑائی میں ابراہیم شاہ مارا گیا اخلاص خان جو تعاقب میں لشکر بیجا پور کے جاتا تھا خبر پا کر واپس آیا

بہادر نظام شاہ

۱۵۹۴ ۱۰۰۳ ۰ ۰

بعد قتل ابراہیم شاہ کے چاند بی بی زوجہ نے اسکی چاہا کہ بہادر شاہ شیر خوار ہو کو تخت پر بٹھائیں مگر وکیلوں نے اختلاف کیا اور احمد نامی ایک شخص کو بادشاہ بنایا جب یہ خبر سلطان جلال الدین اکبر شاہ کو پہونچی شہزادہ مراد کو اس طرف متعین کیا کہ تیجہ اس ولایت کی کرے شہزادہ احمد نگر پہونچا اور لڑائی شروع ہوئی چاند بی بی جسکو دکنی چاند سلطان کہتے تھے اسے مردانہ کام کیا اور قلعہ سے لڑتی رہی اس درمیان میں یہ عمل ہوا کہ خواجہ سبیل کو عادل شاہ نے بہت لشکر کے ساتھ لک کو بھیجا جو واسطے چاند بی بی کے امراے شاہی کو نہ چاند بی بی صلح کرے شہزادہ کو طرف برار کے لے گئے اور سبیل خان نے وہاں پہونچ کر لفاق دکنیوں کو دفع کیا اور بہادر نظام شاہ کو بادشاہ اور احمد کو عادل شاہ کے پاس بھیج دیا کہ داخل ملازمین ہو بعد اسکے سبیل نے اکبر شاہ نے شہزادہ کو باوجود اس طرف متعین کیا انھوں نے ابتدا سے شہر میں قلعہ احمد نگر فتح کیا اور سلسلہ نظام شاہیسان منقطع ہوا

ا ذکر شاہان حیدر آباد گلبرگہ معروف بہ قطب شاہی

سلطان محمد قلی قطب شاہ

۱۵۹۴ ۹۵۰ ۱۵۱۲ ۹۸

یہ ایک ترک تھا محمود شاہ بہمنی کے عہد میں دکن میں پہونچا اور نوکر شاہی ہوا جو تک بادشاہ کے دربار میں ملازمین

ترک بہت معزز تھے یہ بھی سلک غلامان میں داخل ہوا اور چونکہ سیاق خوب جانتا تھا تمام حرم کا حساب بھی لکھتا اور
مرد و جری کمال تھا تمام علاقہ تلنگ کو بہر و شمیر تاج قران کیا تھا ان سب کار نمایان کے سبب سے بادشاہ نے
اسے خطاب قطب الملک کا دیا اور علاقہ تلنگ اس کے متعلق کیا جب سلطنت یہیون میں بعد محمد شاہ ضعف کمال
ہوا اور تمام طایف الملوک ہو گیا اس نے بھی اپنے نام پر ۱۵۴۹ میں لفظ بادشاہی پڑھایا اور خود سر بادشاہ بن بیٹھا اور
ایک زمانہ دراز تک ساتھ کامرائی کے سر کی نہایت باہوش تھا فطرت و شجاعت دار استگی کے ساتھ بادشاہت کی
جسٹہ اسکا بیٹا اسکی طول عمر سے تنگ آیا اور ایک علام سے اس بادشاہ نیک خصلت کو شہید کر ڈالا۔

جمشید قطب شاہ

۱۵۵۸ ۹۵۴ ۱۵۷۳ ۹۵۰

بعد قتل باپ کے تخت پر بیٹھا اور ابتدا سے جلوس میں سرحد بجا پور پر ایک قلعہ عالی ترتیب دیا اور کاپلی نام بھا
جب عادل شاہ نے جنگ رام راج سے فرصت پائی اس طرف متوجہ ہوا اور یہ واسطے لڑائی کے باہر آیا گلکنڈ
سے باہر نکل کر قلعہ کاپلی کے سامنے جنگ عظیم ہوئی اور لڑائی کے بعد اسد خان کی تلوار سپر سی پڑی کہ ادھی ناک اور
اوپر کا ہونٹھ کٹ گیا یہ بھاگا اور اسد خان کہ وہ عادل شاہ کا ایر لشکر تھا تمام باقی گھوڑے اسباب اسکا لوٹ لیا
اور جمشید مدت العمر اس زخم سے نہایت تکلیف میں رہا کھانا بدشوائی کھاتا بادشاہ نہایت تہار و سفاک تھا ہر روز
انکجا عت کو قتل کرتا مرض سرطان سے وفات پائی

ابراہیم قطب شاہ

۱۵۸۰ ۹۱۸ ۱۵۵۰ ۹۵۴

بعد مرنے بھائی کے تخت پر بیٹھا اگرچہ فیض وافر بھی اس سے جاری تھا مگر قہامی بھی از حد کہتا تھا کوئی قصور
کسی کا معاف نہ کرتا اور جب تک ہاتھ دیر گھڑکار کا کاٹ کر اس کے سامنے نہ لاتے اسے تسفی نہ ہوتی جب جمشید نے وفات
پائی تب اُمر نے اس کے بیٹے سیمان قلی قطب شاہ جمشید شاہ کو جو ہفت سالہ تھا تخت پر بیٹھا کر نذر نہایت ہی بگڑ گیا
نے یہ چاہا کہ یہ لڑکا ہی بہتر یہ ہو کہ دولت خان بن سیمان قلی خان کو جو قید ہی بادشاہت دیجا جسے چنانچہ اسے قید
لا کر بادشاہ بنایا اس وقت عین الملک پاسدار سیمان خان تھا فی مابین عین الملک و جگدیو راؤ کی لڑائی
ہوئی عین الملک غالب آیا اور دولت قلی و جگدیو بھاگ کر قلعہ ہونگا میں جا چھپے عین الملک نے محاصرہ ایک
ماہ تک کیا اور لڑائی ہوتی رہی آخر دولت قلی و جگدیو نے صلح کی بھونگر عین الملک کو چھوڑا عین الملک نے
دولت قلی اور جگدیو کو قید کر لیا بعد ازیں ارکان دولت اس سے متفرق اور مختلف ہوئے اور چاہا کہ شاہزاد
ابراہیم قطب شاہ کو بادشاہ کریں بیجا نگر میں عرضیان شاہزادہ ابراہیم کے پانچ بچے ہیں اس طرف چلا رہا میں

امراء و عوام نے اتفاق کیا لشکر وافر فراہم ہو گیا عین الملک کو خوف آگیا بعد تھوڑی لڑائی کے ابراہیم قطب شاہ داخل قلعہ گلگندہ ہوا اور بارہویں رجب کو تخت پر بیٹھا سلطنت سبجان قلی کی چند ماہ رہی تھی ابراہیم سے بھی نظام شہید وغیرہ لڑائی ہو کر آخر صلح ہوئی قلعہ گلگندہ خوب استحکام سے تعمیر کیا اور چاروں بادشاہوں کے لکڑی راج راجہ بیجا گھر سے لے کر سخت لڑائی ہوئی لاکھوں سپاہ کی جمعیت تھی آخر رام راج پکڑا گیا اور قتل ہوا تین لاکھ آدمی رام راج کے قتل ہوئے اور سب بادشاہان اپنے مقر پر گئے اور تہائی ملک دکن مسلمانوں کے ہاتھ آیا یہ واقعہ ستم حاوی الشانی مسلمانوں ہوا مسلمانوں جو تھی رمضان المبارک روز جمعہ کو بلدہ گوگلندہ دین محمد علی خان خلعت ابراہیم شاہ پیدا ہوا اکتھہ محل ابراہیم شاہ راج بندری وقاسم کو ٹھہرے سرحد دیلے شور تک ہو گیا اور بہت سی ساریقین اور مجیدین اور مدرسے اور تالاب حسین ساغر بنام حسین شاہ دئی بنایا تعمیر کیا چوڑا کو اسے ملک میں کوئی نہ تھا اور سواد ملنگا نہ جو چوڑا کو سے بھڑتھا انکا نشان بھی نہ رہا برادر پنجشنبہ سبت ویکر بیج الشانی مسلمانوں کو وفات کی

محمد قلی قطب شاہ

۹۸۸ ۱۵۸۰ ۱۶۲۱ ۱۶۱۱

بعد وفات پدر بادشاہ ہوا ابتدا میں عادل شامیون سے لڑائی رہی پھر صلح ہو گئی ایک کبھی بھاگتی نام پر عاشق ہوا اسکی اردلی کے دو ہزار سوار مقرر کیے شہر میں ناشر کی کی اور اسکو بنام بھاگتی اپنی مشق کے بھاگ نگر نامزد کیا بعد سترہ برس کے اس نام کو بد لکر حیدر آباد نام رکھا کہ اسی نام سے اب تک مشہور ہے اس شہر کو نہایت خوش آباد طور پر تعمیر کیا آزار مسجد مدرسے تمام سرائے حاکم شفا خانے بنائے اور سب لوگ پیروز دست خدمت خلافت کے مقرر کیے مواب سب انکا تعلق سرکار رکھا اور صرف طلباء و شفا خانہ بھی متعلق سرکار رہا اور بہت تکلفات شوکت و شہمت کے مقرر کیے اور ایک مکان اس قطعہ کا بنایا کہ جو حاجت مند چاہے بواسطہ امراء و ارکان کے اسی قصر کے نیچے آکر عرض احوال کرے اور اکثر لڑائیوں میں مگر نظر رہا اور شہر میں ذبیحہ منڈیوں تائب ہو کر وفات پائی اور چھاس برس کی عمر پائی اور تین برس آٹھ مہینہ سلطنت کی شاہ ایران سے بسبب ہم مذہبی کے رسل رسایل تحفہ خائف جاری تھا شہر لاکھ ہوں اس بادشاہ کے عہد میں صرف عمارت ہوا اور ساٹھ ہزار سال لشکر آمد نہ صرف تھا عاشورہ خوانی بہت

محمد قطب شاہ بن محمد امین بن ابراہیم قطب شاہ

۱۶۲۰ ۱۶۱۱ ۱۶۳۵ ۱۶۲۵

بتاریخ بایسویں رجب سنہ دہلاوت ہوئی محمد قلی قطب شاہ نے بھائی سے کہا کہ تم جوان ہو اور لڑکے تھے بڑے اس لئے کہ کوئی مجھے دود و دلیت دہل کرتا تھا جب یہ چار سالہ ہوا تو محمد امین نے قضا کی محمد قلی قطب شاہ اپنے ٹھکانے اور تعمیر و تربیت میں مصروف ہوتے بعد وفات اپنے چچا کے یہ تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت صاحب علم و فضل تھا

اخلاق پسندیدہ رکھتا تھا صاحب مروت تھا سب چھوٹے بڑے اس سے راضی اور خوش تھے باوجود جوانی کے مرکب لذات نفسانی نہ ہوا اور اعمال دینی کو اعمال دنیاوی پر مقدم رکھتا شاہ ایران نے بھی نامہ تہنیت باختر وہدایا کے بھیجا جس نے کتب و شتم شوال کو محمد قطب شاہ کے فرزند پیدا ہونے پر ان کے کہنا کہ بارہ برس تک بادشاہ کی فطرس لڑکے پر بنیں پڑنی چاہیے بادشاہ نے حوالہ میر قطب الدین کے کیا کہ پرورش و تعلیم کرے اس بادشاہ نے سائنس میں ایک مسجد جامع بنائی جو اب تمام مسجدیں مشہور ہر وقت بنائے فضلا و علما بہت سے جمع تھے بادشاہ نے فرمایا کہ پہلا پتھر دو شخص رکھے جسکی کھمی نماز تہجد فوت نہ ہوئی ہو سب حاضرین کو بجز ہوا بادشاہ نے کہا وہ میں ہوں اور پتھر رکھا اُس بادشاہ کے عہد تک تیس ہزار ہوں صرف ہوا تھا مگر مسجد نامہ ہی تھی عہد قطب شاہ و تاناشاہ میں تمام ہوئی مگر کچھ ضروری باقی رہ گیا تھا کہ وہ عہد عالمگیر بادشاہ میں درست کیا گیا اور وقت اس میں لوگ مصروف عبادت رہتے ہیں اس سبب سے مہاجن ابدمکہ مسجد نامہ ہوا اور بہت سی عمارتیں اس بادشاہ نے بنوائیں اور شہزادہ جو پرورش کو دیا گیا تھا اسکی یہ حالت ہوئی کہ جبکہ گھر میں بہتا وہ مرجانا جس سے پڑھتا وہ استاد رحلت کر جاتا انفرض خانہ بنجانہ را کیا مگر بارہ برس گزرے گزرتے سب قسم کا کمال حاصل کیا جب بارہ برس گزرا ایک تاریخ مقرر کی گئی اور بہت بڑا جشن فرمایا بھاری دعوت ہوئی شہزادہ آیا اور بادشاہ نے دیکھا اگر اسی روز سے بادشاہ بیمار ہوا اور بالآخر باہر جمادی الثانی بروز چار شنبہ وفات کی۔

عہد اللہ قطب شاہ

۱۶۷۲ ۱۰۸۳ ۱۶۲۵ ۱۰۳۵

بعد باپ کے بتایا تیرہویں جمادی الاول تخت نشین ہوا یہ بادشاہ نہایت عادل و بادل تھا علما اور شہر کے دوست رکھتا تھا عہد سلطان قلی قطب شاہ سے رسم تعزید داری اس خاندان میں جاری تھی اس بادشاہ نے یہ حکم دیا کہ حیدر آباد اور تمامی ممالک محروسہ میں تقار خانے بند ہو جائیں اور کوئی نوبت و تقار نہ بنے اور گوشت نہ کھائے دوکانین قصاب و تہولی کی بند رہیں اور سب لذت و تکلفات کم کر دیے جائیں اور یہ احکام کا فائدہ اٹام کیا ہندو کیا مسلمان سب پر جاری ہوا کہ سب لوگ نعم امام علیہ السلام کریں اور سرکاری جامہ خانہ سے ہزاروں جوڑے پکڑے یہاں تقسیم ہوتے اور سب عاشورہ خانوں میں مرثیہ خوان وغیرہ جمع ہوتے اور مجلس کھانا عمدہ بغیر کسی گوشت کا کھلایا جاتا اور روشنی میں بہت تکلف ہر جگہ ہوتا اور پتھر شور ہونے تخت نشینی کے ایران و دہلی سے مبارک باد کے قاصد مع تحفہ کے آئے اس بادشاہ کے عہد میں قحط عظیم ہوا کہ گجرات کے علاقہ میں آدمی آدمی کو کھانے لگا بادشاہ نے ہر موقع میں لشکر مقرر کر دیا کہ غراب کو کھانا دیا جائے اور ہر شہر کے بھی لشکر جاری کیا یہ حال شہر میں ہوا اور سیکھ میں چار مہینہ تک ایسا پانی برسا کہ دریائے موسیٰ کی طیفانی سے پانی پل کے اوپر گزرا اور

شہر میں آیا اور بہت نقصان مکانات کا ہوا اس بادشاہ کے عہد میں برہان قلع تصنیف ہوئی اور بہت سی کتابیں تصنیف ہوئیں اور بہت خوبی و لطیف سے بادشاہت کی اور ذریعہ ترقی ہوئی مگر کو قضا کی

ابو الحسن تانا شاہ			
۱۷۸۳	۱۷۸۴	۱۱۱۲	۱۷۰۰

چونکہ عہد اسد قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ تھا اور ابو الحسن تانا شاہ کی شادی بادشاہ کی بیٹی سے بدعائے شاہ راجہ ہو چکی تھی با اتفاق امر یہ تخت نشین ہوا اور اسید مظفر کو وزیر کیا مگر تھوڑے دنوں بعد خلعت بھی اس سے آذر دہ ہوئی اور بادشاہ بھی رنجیدہ ہوا بیت یاد ناہنڈت وزیر ہوا و پکتا پندت بشیکا لیکن یہ دونوں بھی نہایت بد نکلے جا کر قید گاہ بندوں کو درہم برہم کرین اور اپنے ہتھوڑے کو داخل کرین وجہ کا اضافہ عہد قطب شاہ سے ہوا ہر اسے کم کرین اور اسلام کے رواج کو مبدل کر کے اپنے مذہب کو قوت دین باہر شہر کے ایک تہخانے آسنے بنایا تھا اکثر جلوس سواری کا وہاں جاتا تھا اور جس دن ہندوؤں کی عید ہوتی کمال جلوس اور حشمت سے سوار ہو کر سادات و مشرفا کو ساتھ لیکر وہاں جاتے اور طعنہ سے کہتے کہ تمھارے جد نے منادر کو توڑے تھے ہم اس طرح سے مندر وں پر لاتے ہیں سادات رو پڑے الغرض وہ بڑے ذی اختیار و ذی اقتدار ہو گئے تھے اور شہزادہ عالمگیر ان دنوں فتح دکن پر تعینات تھے احمد نگر سے شوالا پور گئے تھے وہاں ایک نوشتہ ابو الحسن تانا شاہ نے بنام اپنے وکیل کے جو شکر سرکاری میں تھا بھیجا وہ عجب بادشاہ کی نظر سے گذرایہ تھا کہ ”اب تک میں مراسم بزرگی بجالاتا تھا اب انھوں نے سکندر عادل شاہ کو تیم جا کر بجا پور کو گھیر لیا ہر مجبور و جب آیا کہ راجہ ہمتا مرٹھ سے بھی ملک لیکر چند طرف سے لشکر تعین کروں دیکھیں وہ کہیں کس طرف سے مقابلہ کرتے ہیں“ اسکو پڑھتے ہوئے عالمگیر بھٹکے فرمایا کہ میں نے گوشمالی ایک چینی فروش سازنگ نوا کی موقوف رکھی تھی مگر اب مرے نے بھی بانگ دی فوراً شہزادہ شاہ عالم بہادر کو اس طرف روانہ کیا خبر عزم شہزادہ شکر خلیل اسد خان و شیخ منہاج لڑائی کیواسطے باہر آئے اور سوا دو قبضہ سرم اور لکڑی کے چند نوبت آتش بحار پر فیما بین متعل ہوئی آخر دکنیان بھگے اور شکر شاہی نے تعاقب کیا جب نزدیک پہونچے کی خبر تانا شاہ کو پہونچی جو منتشر ہو کر اول ہی شب کو کوچ کرچا ہوا ہر غمیرے سکا ساتھ لیکر قلعہ کو لکھنہ میں بھاگا اور تمام مشرفا اور رئیس شہر کے بھاگ کر کو لکھنہ چلے گئے ال و متاع و سیاہی پڑا رہا و بادشاہان شہر نے لوٹ شروع کر دی تمام رات ایک غوغائے عظیم رہا صبح کے وقت حیدر آباد سے تانا شاہ اور رئیس فرار ہوئے اور اوباشوں کی کیفیت شاہزادہ کو سچھو کر اس پر تھے ملی شہزادہ پہونچا در داخل دیوان حیدر آباد ہوا اور دفعہ اوباشان غارتگران میں سخت کوشش کی تانا شاہ نے پیغام صلح بھیجا پھر کچھ عہد شکنی ہوئی الغرض ۱۷۹۹ء عالمگیر کی گرفتاری میں آیا اور قلعہ دولت آباد میں قید ہوا اور حکم فرمایا جمیع سپاہ باغیان کا اس کے بادشاہ نے دیا کہتے ہیں کہ ابو الحسن تانا شاہ نے چودہ برس اپنی عمر لوہین میں کاٹی اور چودہ برس تحصیل علوم میں اور چودہ برس حلقہ قلندران مریدان سیدان و

میں اور چودہ برس سلطنت ملک تلمنا گزشتہ میں اور چودہ برس قیدی میں عالمگیر کے بعد چودہ برس قید کے تانا شاہ کو مرض اسہال کبھی ہوا ایک رات جبکی صبح ہو کر تانا شاہ مر گیا قلعہ دار نے خواب میں دیکھا کہ تانا شاہ کی نعش لیجا کر قریب قبر راجہ قتال الدہا سید محمد کیسود راز قدس سرہ کے دفن کرو قلعہ دار جب جاگا تانا شاہ کے پاس گیا کہ کیفیت بیان کئے تانا شاہ نے کہا جو کچھ تم نے خواب میں دیکھا ہے مجھے بیداری میں حکم ہوا ہے تانا شاہ نے شبِ پنجشنبہ بارہویں ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ میں وفات کیا اور قلعہ دار نے خلافت دستور اسکے قیدی کی نعش باہر لیجاوین مجلس سے باہر لیجا کر متصل شہر حضرت سید راجہ قتال کے دفن کیا۔

ذکر خاندان آصف خانی کہ قائم مقام شاہان قطب شاہی ہوئے

صاحب تاریخ اثر الامرا لکھتے ہیں کہ بعد قید ابو الحسن تانا شاہ اور اسکے بھی چند زمانہ کے بعد صوبہ داری حیدر آباد کی ہانظام صوبہ داری دکن ساتھ نواب نظام الملک کے مقرر ہوئی اور تیسرے سال جلوس فرخ سیر کے صوبہ دار وکن سید حسین علیخان بار ہا مقرر ہوئے اور صوبہ دار حیدر آباد مبارز خان بہادر عمدة الملک گیارہ برس کے بعد نظام الملک آصف جاہ نے صوبہ داری مالوہ سے عزم تسخیر مالک دکن کا کیا اور مبارز خان سے ۲۳ محرم ۱۱۳۱ھ میں جنگ ہوئی مبارز خان سح اپنے دو بیٹوں کے مارے گئے اور ۳۱ھ میں تہامی دکن آب زبده سے صوبہ بجا پور وحید آباد وریا شورتک کہ چند سلاطین کا قلو تھا قبض و تصرف آصف جاہ کے در آیا

نظام الملک آصف جاہ میر قمر الدین خان بہادر فتح جنگ

۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳

یہ خاندان صدیقیہ اور مشرب فقہ تہندیہ رکھتا ہے آصف جاہ نے بڑو شیر تہامی ملک دکن کو اپنے قبضہ میں کیا اور شیش و کامرائی اور دادو دہش کے عمر گزرائی اور نگہداری اچھی طرح سے کی ۴ جمادی الثانی کو رحلت کی اور دولت آباد میں امین مرقدہ شاہ برہان الدین غریب کے دفن ہوئے مفصل حالات کتاب سولخ وکن مخزانہ عامہ میں مندرج ہے اور یہ نظام الملک اسپر غازی الدین خان وزیر عظم خلد مکان لطن سے وزیر النساء یکم صبیہ نواب محمد علیخان وزیر عظم شاہ بہمان کے تھے ۱۱۳۱ھ میں پیدا ہوئے تھے

نظام الملک آصف جاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر

۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴

بعد آصف جاہ میر الدین کے یہ مسند نشین ہوئے عشرہ شوال ۱۱۳۶ھ کو لطن سے عمدہ بیگم کے متولد ہوئے انتظام جیسا جاری تھا جاری رہا اور غرابی بکامرائی بسر کی ہفتم ربیع الثانی کو وفات پائی اور صحن مکہ مسجد میں مدفون ہوئے

اسد الدولہ نظام الملک میر اکبر علی خان صف جاہ ثالث

۱۲۱۸ ۱۸۰۳ ۱۲۴۴ ۱۸۰۹

بطن سے تہنیت النسا بیگم کی اولاد سے حضرت غوث کے تھیں اسلئے میں پیدا ہوئے بعد نظام علیخان کے مندرجہ ذیل
اور ملکہ رازی باجسن عنوان کی اور سہمدم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۲۴ھ میں وفات کی اور صحن مکہ مسجد میں مدفون ہوئے

ناصر الدولہ نظام الملک نواب میر فرخند علیخان صف جاہ چہارم

۱۲۴۴ ۱۸۰۹ ۱۲۷۳ ۱۸۵۶

پانزدہم شہر جمادی الاول ۱۲۷۳ھ میں بطن سے فیصلت النسا بیگم عورت چاندنی بیگم کے پیدا ہوئے نہایت خوبی سے
ریاست کی اور تاریخ ۱۳۔ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ میں وفات پائی اور صحن مکہ مسجد میں مدفون ہوئے۔

فضل الدولہ نظام الملک میر تہنیت علیخان صف جاہ پنجم

۱۲۷۳ ۱۸۵۶

بطن سے دلاور النسا بیگم کے بتاریخ ۱۲۷۳ھ میں پیدا ہوئے اور بعد وفات اپنے والد کے چار بائیں
حکومت کو روٹن بخشی فخر کو کمال دوست رکھے اور قرآن اور حدیث بکمال ارادت و اعتقاد سنتے ہمیشہ تم قرآن اور
بخاری شریف ہو کر تہا اگر اس مجلس میں کبھی خود آتے تو تنظیم سے اپنی منع کرتے جو فقیر ہو چتا غنی ہو جاتا ایک سجد
مسمی بہ فضل المساجد بڑی جزم و شان کی بنائی تھا میں غوا کو سرکار سے غلہ دیا جاتا کل اخبار ہر روز امر کے رئیس تک
پہنچتے تھے اور تدارک اسکا ہوتا تھا اور جب کوئی حضرات لغت بند سے پہنچتے تھے تو بہت اعزاز کرتے تخت پر بٹھاتے
خرج اعراس بزرگان و نیاز عاشورہ جو ہر ماہ و ہر تاریخ پر ہوا کرتا ہوا سالانہ ایک لاکھ چھپیس ہزار نو سو بائیس روپیہ میں ہوا اور
رئیس کے عہد میں سید تراب علی خان بہادر مخاطب بہ شجاع الدولہ نواب مختار الملک سالار جنگ ایک نہایت مدبر اور ہوشیار
شخص تھے اور کل امور ریاست انکے اہتمام و انتظام میں تھا اور ہر دن انکو ریاست کی بہبودی اور خوش انتظامی کی دیکھ
رہتی تھی عالی فکر اور بلند خیال تھے صوبہ برار کی جو ایک مدت دراز سے اس ریاست کی جائداد بقضہ گورنمنٹ ہی چھوڑی
کی معقول فکر کی تھی مگر حیات نے وفات کی تدبیر نام تمام رہی اور سالار جنگ نے ایک یہ انتظام کیا کہ گورنمنٹ کے لائق
لائق مسلمان عہدہ دار کو لیکر اپنے سرکار میں عہدہ ہاسے طیلید پر امور کیا اور سب انتظام اس ریاست کا نمونہ انتظام
گورنمنٹ انگریزی بنایا مالی اور ملکی انتظام کو یاقدم بقدم گورنمنٹ انگریزی کے بنانا چاہا جناب محبوب علیخان اپنے صاحبزادہ
کو نہایت صیغہ میں چھوڑ کر وفات فرمائی عہدہ بالحق تک تو جناب موصوف زید تعلیم ہے جب بالغ ہوئے اپنے باپ کی جگہ بیٹھے
انکے زمانہ میں نواب سالار جنگ نے وفات کی مگر جو رستہ وہ چلا گئے تھے اسی راہ پر کارروائی ہوتی ہو چندے لائق علیخان
پس نواب سالار جنگ اس عہدہ پر برقرار رہے بعد چندے کے بناسازی مزاج رئیس کے وہ مستفی ہوئے اور قضا بھی کر گئے

سب جاگیریں انکی ضبط ہو گئیں۔ اب بفضل انہی سے اس ریاست کو اپنے اچھی رونق دی ہو قادری مطلق اس مسلمانی ریاست کو اس ہندوستان میں ہمیشہ قائم رکھے اس خاندان میں ایک قدیم رسم یہ جاری تھی کہ رئیس کا خطبہ نہیں ہوا کرتا اور نہ نکاح ہوتا جب رئیس کا لڑکا جوانی کے قریب آتا اور دوسرے لوگ جنھیں رسائی ہوتی تو کیا ان ہم عمر رئیس زادہ کے محل میں پہنچاتے اور رئیس زادہ انکے ساتھ کھیل تا شاہین مشغول رہتا جوانی پر جس سے رغبت ہوتی تلفت ہوتا ان میں جو حاملہ ہو جاتیں یا مزید توجہ رئیس زادہ کی اُس طرف ہو جاتی وہی محل قرار پاتیں اور انھیں سے جو اولاد ہوتی جانشین ریاست ہوتی گئے جناب محبوب علی خان صاحب نے اس ہم قبیح کو موقوف کیا اور اپنا نکاح ایک عقیقہ سے کما خدا تعالیٰ نے ایک صاحبزادہ عطا فرمایا کہ زیر تعلیم ہیں عمر حضری و طلوع اسکندری نصیب ہوا اور اندون طرز معاشرت اُمرا اور رئیس حیدر آباد مثل معاشرت انگریزی کے نہایت صفائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ہو سکانات دلنشین سبج ہوئے جزو میا ہی صاف و شفاف سواری اسی طریقہ پر انفرض کوئی فرق معاشرت انگریزی سے نہیں ہو عشرہ محرم میں شغل اور زمانہ کے تماشا کے اقسام اقسام سانگ نکلتی ہو اور اُمرا انعام دیتے ہیں اور مجلس اور تعزیر خوانی بھی بصرف رئیس بہت جاری ہیں

ذکر شاہان گجرات

واضح باد کہ یہ علاقہ پیشہ بہتہ میں گوجران و امیرون کے تھا اس سبب سے نام اس علاقہ کا گجرات اور امیرواں ہوا اولاً سلطان محمود غزنوی نے سنہ ۴۸۰ھ کو ایک مین آکر تختہ سومنات کا توڑا اور بہت نقد و جاہروان سے لیکے اور دہلی سلیم نامی ایک راجہ کے مفوض کیا اور خود غزنی چلے گئے بعد ۸۰۰ھ میں سلطان علاؤ الدین خلجی نے راجہ گجادر سے لڑکر وہ ملک اپنے تصرف میں لیا اور مدونہ ملک تصرف میں بادشاہان دہلی کے رہا

مظفر شاہ و گجراتی

جب محمد شاہ ولد فیروز شاہ تغلق دہلی کے بادشاہ ہوئے ظفر خان بن حیدر الملک کو کہ ایک شخص اُمراء و عہدہ پوری سے آئے تھا خلعت خاص اور چتر سپید اور سرپردہ سرخ عطا کر کے ۹۳۰ھ میں اس علاقہ کی حکومت دی جب ظفر خان نے وہاں کی حکومت کی اجازت پائی تو جاگیر جراس مراسم شرعیہ میں کوشش ملیش کی اور راجہ کچھ اور اندر اور جام اور دوسرے خود سروکی نادیب و اہجی کی اور نہایت نیکنامی حاصل کی جب محمد شاہ مر گیا اور محمود شاہ بیٹا اُس کا تخت نشین ہوا تو اُس وقت میں خلل عظیم سلطنت دہلی میں پڑا خواجہ جہان جو بنو میں و دلاور خان مالوہ میں بادشاہ بن بیٹھے یہ بھی تخت نشین ہوئے اور سب خطبہ اپنے نام سے جاری کیا اور مظفر شاہ اپنا خطاب کیا ۱۰۰۰ھ میں جب محمود شاہ تیمور سے بھاگا تو اس کے پاس گیا اور بعد وہیں چلے تیمور کے ۱۰۰۰ھ میں پھر آکر تخت نشین دہلی ہوا ۱۰۰۰ھ میں تاتار خان پسر مظفر شاہ باپ پر

غالب آگیا اور اُسے قید کر لیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا اور مدلی کی طرف کوچ کیا اور شمس خان اپنے چچا کو خطاب نصرت خان کے صاحب شمشیر بنایا مظفر شاہ نے نصرت خان کو بلا کر بیٹھ کو زہر دلوایا اور مجلس سے نکل کر پھر تخت نشین ہوا اور بہت سے تنجانے قوڑے اور سجدین بنائیں اور تمامی راجگان گردن کش کو زیر کر کے خراج سالانہ مقرر کیا اور آخر اچھوٹے ملک میں احمد خان پیر تارا خان اپنے پوتے کو سلطنت کے لئے وصیت کر کے جان بحق ہوا اکھتر برس عمر تھی اور اکیس برس بادشاہی کی

۱۵۴۲	۸۵۶	۱۷۱۱	۸۱۴
------	-----	------	-----

احمد خان بیہ مظفر شاہ گجراتی

بعد وفات اپنے دادا کے تخت نشین ہوا بعد تخت نشینی اسکے چار چھاؤں نے یورش کی ایک بار فتح بھی پائی پھر منہزم ہوئے دوبارہ پھر مدد ہوئی شاہ بادشاہ مالوہ کے اسکوی منزل لاکھ روپیہ دینا قبول کیا تھا آگے مگر احمد شاہ نے قبل ہو چکے مدد کے مانگو میں ہو چکا تھا اور ٹکٹ دے دی فیروز خان دیہات میں زمین داروں کے ہاتھ سے مارا گیا اور احمد شاہ نے بھی تمامی راجاؤں کو زیر کیا اور تنجانے قوڑے اور سجدین بنائیں اور رواج احکام شریعہ میں جب مبلغ کیا مسعود سلطان مالوہ کی مدد کو لشکر چلا لیا گیا تھا اور مدد کو محاصرہ کیا تھا محاصرہ کا زمانہ بہت طول ہو گیا تھا اسی درمیان میں صلح کے گجرات جو لشکر احمد شاہ کے ساتھ تھے ان کو گنگوڑی کریم سلم سے بشارت ہوئی کہ لشکر میں سلطان احمد کے طاعون ہو گا بہتر ہو کہ گجرات پھر طبع مشایخ پھرنے بادشاہ سے حاضر کیا بادشاہ اس خبر کو میں تھا کہ طاعون شروع ہوا ایسا کہ قبر کھودنے کی فرصت نہیں ملتی تھی بادشاہ بھاگ کر گجرات چلا رہا وہاں میں بیمار ہوا اور اسیسویں ذی الحجہ کو وفات پائی اور اسی قبر میں جو احمد آباد میں آئے اپنے لیے بنا کیا تھا مدفون ہوا احمد آباد بنا کر وہ اور آباد کر دے وہی بادشاہ کا ہے۔

۱۷۵۱	۸۵۵	۱۷۴۲	۸۴۶
------	-----	------	-----

محمد شاہ بن احمد شاہ گجراتی

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور نہایت داد و دہش شروع کی اور ہر چھوٹے بڑے کو خوشنود کیا اور ششہ میں اندراج کر دیا کے راجہ سے زور دیا اور اسکی بیٹی کو اپنے نکاح میں لایا ششہ میں جاسا جا کر وہاں بھی فتح حاصل کی اور باہر مرم وفات کی

۱۷۵۸	۸۶۳	۱۷۵۱	۸۵۵
------	-----	------	-----

قطب الدین شاہ بن محمد شاہ

بعد باپ کے تخت نشین ہوا سلطان قطب الدین احمد لقب ہوا۔ اسکا ان تمام ان تمام جہاں جو وہاں کا خیر سے دیتا ہر شاہ ایکجا عتقل کرتا ابتدا سے سن جلوس میں سلطان محمود علی لوی نے لشکر کشی کی کئی ہزرت دہی سے میں قلعہ کو تھلہر چڑھائی کی وہاں راجہ نے بھی عاجز ہو کر صلح کی ہشتم رجب کو مرض الموت میں وفات کی

۱۵۱۱	۹۱۷	۱۷۵۸	۸۶۳
------	-----	------	-----

محمود شاہ گجراتی بنکرہ

بعد وفات قطب الدین شاہ کے داؤد خان اسکے چچا کو امر نے بادشاہ بنایا وہ نہایت خفیت النفس تھا ایک فراسش کو

عماد الملک خطاب دیا دوسرے ایک تامل کو وزیر المملک کیا ایک ہفتہ میں امر اسکی خفت عقل سے عاجز آئے اور اسے
 معزول کر کے محمود خان چھوٹے بھائی کو قطب الدین شاہ کے بادشاہ بنایا اسے بارہ برس کی عمر میں غوث شجاع کو ایک محفل
 جشن آراستہ کی اور تازی گھوڑے اور خلعت فاخرہ اور کمر بند اور تلوار این اور خنجر صاع اور کردار روپے نقد امر کو دیے اور
 جاگیر سرمد حاصل ہر شخص کو عطا کی اور ملک شجاع کو عماد الملک خطاب دیکر وزیر سلطنت بنایا بنو زچہ میں سلطنت کو
 اس فوجان کے نہیں گذرے تھے کہ عقد الملک و برہان الملک و حسام الملک و صفی الملک امر اسے باخود اتفاق
 کر کے بادشاہ سے کہا کہ عماد الملک نے ارادہ بغاوت کیا ہے اسے گرفتار کر کے میرے حوالہ کرو ورنہ ہم لوگ تمہیں معزول کرینگے
 دوسرا بادشاہ بنائینگے بادشاہ نے کہ فطرتی عاقل تھا مصلحت وقت اس بات کو قبول کیا اور عماد الملک کو درویش
 خاص پر مجبوس کیا اور بھقتہ سرشت گروہ پانسا اپنے آدمی بخفا ظنت عماد الملک متعین کر کے اپنے اپنے گھر گیا بادشاہ
 کو سخت فکر و استغیر ہوئی اور کئی شبانہ روز اسی فکر میں رہا یکدن ملک عبدالعزیز داروغہ فیضان نے حقیقت بلا بعضی اُن
 حرام خوران کی عرض کی اور التماس کی کہ بغیر دفع اس جماعت کے استحکام سلطنت دشوار ہے بادشاہ نے ایک روز مقرر
 کر کے محلہ یا کر فیضان ست کو لا کر تمام رستہ بند کر پوچنا پوچھ روز وقت معینہ دیسا ہی ہوا اور بادشاہ مسلح ہو کر کوٹھے پر گیا اور
 کہ عدا کردہ کہ جان نثاران شاہی حاضر ہوں کل تین سو آدمی نکلے بادشاہ نے عماد الملک کو مجلس سے نکال کر گھوڑے پر سوار کیا
 اور چتر اس کے سر پر دیا یہ خبر نہ خواہوں کے لوگوں نے اُن کو گنہگار پوچھا کی وہ چار دن مع لشکر چار مجلس شاہی کی طرف
 چلے تمام راستے مست ہاتھیوں سے بند پائے چھوٹی چھوٹی گلیوں میں ٹھہر گئے اتنے میں آواز کوس شاہی کی پہونچی اور خوف
 دل میں سب لشکر کے چھایا اور تنگ جگہوں میں ایک کے اوپر ایک گرے اور بے تلوار و بندوق کے بہتیرے ہلاک ہوئے اور
 چار ہل میں دو تو اسی معرکہ میں ہلاک ہو گئے اور دو بھاگ کر دوسرے مقامات پر چلے گئے اور صفی الملک گرفتار ہو کر قید ہوا
 اہل شہر نے بہت اسباب اُنکے لوٹے بادشاہ مظفر و منصور دار سلطنت کو پھر آیا عماد الملک نے اس حال کو دیکھ کر حیرت کیا کیا
 بادشاہ نے اس کے بیٹے کو وزیر مقرر کیا اور امر اسے خبر خواہ کو خطاب شالیتہ دیا اور ملک عبدالعزیز کو جاگیر دی اور دو تین ہزار
 اطراف کی گوشمالی کی جب سلسلہ میں سلطان محمود مالوی ولایت دکن میں آیا اور قصبہات و قریات کو لوٹا ہوا شہر و دیہات
 محاصرہ کیا نظام شاہ بہمنی وہاں سے بھاگ کر فرار ہوا پوچھا اور اس سے مدد چاہی سلطان گجرات لشکر جبار کے ساتھ
 اسکی مدد کو چلا جب سلطان پور پوچھا اسکو خبر ملی کہ محمود مدد سے اٹھکر مالوہ جاتا ہے بادشاہ نے وہاں سے پھر کر ہتہ دوکا
 محمود مالوی دوسری راہ سے چلا راہ میں بے آبی سے بہت سے آدمی اور جانور اس کے تلف ہوئے شہر میں ہزاروں گلوہ
 پر تاخت کیا اور راجہ سے جو دہ ہزار برس سے پشت پشت و ہانکا حکمران تھا مبلغ خیر لیا دوسری بار پھر جالیں ہزار لشکر
 کے ساتھ اپنے امر کو وہاں متعین کیا وہ لوگ تخت اور عمدہ چاہرت اور نقد وہاں سے لئے آئے ایک ہی مجلس میں بادشاہ
 نے خاص عام کو بخند دیا اور ایک جہانے تصرف میں نہ لایا با اسوم پھر چڑھائی کر کے قلعہ کو فتح کر لیا اور تمام تاجانے تورد

اور راجہ بندلک مسلمان ہو گیا اور باقی عمر بادشاہ کی خدمت میں کاٹی اور چونکہ گنہ گین جسے کرنال بھی کہتے ہیں وہاں ایک شہر آباد کیا اور مصطفیٰ آباد نام رکھا اور شہ میں سرودی پر تاخت کیا اور بہت روپے وہاں کے راجپوتوں سے لیے اور شہ میں ہر روز ساٹھ کوس کی منزل کر کے بلاد سندھ میں پہنچا اور وہاں صحرائیہ تہذیب کو مسلمان کیا اور بہت نعمتیں وہاں سے لیکر مصطفیٰ آباد میں واپس آیا اور بعد فقورے دنوں کے بندر چاک کی طرنت چڑھائی کی وہاں کفار کو مسلمان کیا اور شہ میں قلعہ جاپانیر پر چڑھائی کی وہاں کے راجہ نے بہت کچھ پیش کر کے صلح چاہی قبول نہ کی اور بعد عمارات بسیار کے دوسری بقیہ شہ میں وہ قلعہ فتح کیا اور حکم قتل عام کا دیا اور شہ میں اپنا قلعہ اور محلات اور باغات تعمیر کیے شہ میں الجیاز سکندر رودی اور سمیع المل بادشاہ ایران ساتھ تھکون کے اس بادشاہ کے حضور میں آئے ہنوز الجی شہ عراقی نصیب ہوا تھا کہ بادشاہ بیمار ہوا اور روز دہشتہ دوسری رمضان شہ میں وفات کی انیس برس چند ماہ عمر ہوئی تھی اور کچھ برس کئی مہینے بادشاہت کی تھی یہ بادشاہ نہایت پاک اعتقاد تھا اور بڑا سخی اور شجاع اور صاحب حرم اور باوجود عیفتی ہونے کے ہتھیار بھاری لنگتا اور شہسلفیں سڑیک جنگ ہوتا اور حلیم و ظلم بنایت تھا اور فحش یا گالی اسکی زبان سے کبھی نہیں آتی اور وجہ تمیہ بگرہ یہ لکھی ہو کہ زبان گجراتی میں بھگڑاؤں گا کہ کوکتے ہیں کہ دونوں سنگین اسکی حکومت کرنا مل گئی ہوں اور بادشاہ کی مہینچین ایسی ہی تھیں مقام سرگنج میں سواد مزار حضرت شیخ احمد کھچہ کے مدفون ہوا۔

منظر شاہ گجراتی بن محمود شاہ

۹۱۷ ۱۵۱۱ ۹۳۲ ۱۵۲۵

بعد وفات پدر بادشاہ ہوا امر اکو خلعت دیے اور لکھنؤ سپہ نشین کو دیا اور بہت سی لڑائیاں راجہ وغیرہ سے لڑ کر فتح پائیں اور تہخانے توڑے مگر ایک کارنایان اور عجب اس بادشاہ سے یاد کار زمانہ یہ ہوا کہ سلطان محمود ماوہ ہاتھ سے اپنے ملازم کے بھگاکر سرحد گجرات میں چلا آیا اس بادشاہ نے نہایت خاطر داری کی اور لشکر عظیم لیکر اسکی امداد کی اور قلعہ مندوکو فتح کر کے اس بادشاہ کو دیدار سلطنت میں بہادر شاہ پیر سلطان باپ سے آرزو ہو کر رہی چلا گیا اور راہ میں زیارت مزار حضرت خواجہ کی کی جب دہلی پہنچا تو سلطان ابراہیم نے سبب اس کے کہ خبر آمد آمد بابر شاہ گرم تھی آنا اس شہزادہ کا بہت عنایت جانا اور بہت نوازش اسپر کی اور سلطان مظفر بیٹے کے چلے جانے سے بہت محزون تھا خداوند بخان سے خطوط نصایح امیر کو لکھوائے کہ واپس آوے وہ فکر معاودت میں تھا کہ بعد اداے نماز ظہر کے غرہ جمادی الثانی کو منظر شاہ نے وفات کی

ہسک شاہ گجراتی

۹۳۲ ۱۵۲۵ ۹۳۲ ۵۲۵

بعد فوت پدر تخت نشین ہوا اور باپ کی نقش سرگنج میں بھیج کر خود جا پانیر روانہ ہوا اور اتفاقات امر سے پدری کے حاکم نے کی امر بیدل ہو گئے اگرچہ پھر خبر میدلی امر کی شکر خلعت سب کو دیے مگر بیدلی نہ گئی ایک شب اپنے حضرت عیال

بخاری و حضرت شاہ عالم رحمہما اللہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ لوگ فرماتے ہیں کہ تخت سے اُٹھ جائی رہی جگہ بہین ہر جگہ بہادر خان کی ہوا اس خواب سے اُسے سخت وحشت ہوئی باہر نکلا شکایت میں بی بیلا پھر آکر سو یا کہ عماد الملک غلام باغفاق چند اشترار کے معاملہ میں داخل ہوا اور بادشاہ کو شہید کیا اور محافل میں کو بھی مارا اور زخمی کیا یہ واقعہ انیسویں شعبان ۹۳۲ھ میں ہوا کل دو مہینے اُسے سلطنت کی۔

نصیر شاہ گجراتی

۱۵۲۵ ۹۳۲ ۱۵۲۵ ۹۳۲

بعد شہادت سکندر شاہ کے اُسی غلام حرامخوار نے نعلش بادشاہ کی موضع بانول میں کین توابع جا پانیر کے ہی بھیجا اور نصیر خان غلام خرو سال کو محل سے لا کر بادشاہ بنایا اور اس واقعہ سے بیدل ہو کر جا بجا متفرق ہو گئے اُس غلام نے جبراً لوگوں سے بیعت سلطنت نصیر شاہ کی کرائی دوسرے ایمان مظفری نے خانہ نشین ہو کر عریض خدیت میں بہادر خان کے بیٹھے اور عماد الملک حکام نے اندیشہ نہ ہو کر ایک عرضی بحضور ظہیر الدین بابر شاہ بھیجی اور بھی بادشاہ احمد آباد اور راجندر وغیرہ کو عرض شدت اور زلے لکھے مگر اُسکی بد قسمتی سے کسی نے کچھ توجہ نہ کی جب عریض امرا باطلاع وفات مظفر شاہ بہادر خان کو پہونچے تو لازم تعزیت ادا کر کے احمد نگر روانہ ہوئے احمد نگر پہونچے پہونچتے ایک لشکر عظیم خیر خواہ کا جمع ہو گیا عماد الملک یہ خبر سن کر بدحواس ہوا اور خزائن شاہان گجرات کے تلف کرنے پر دست درازی کی اور عند الملک کو لشکر گران ساتھ کر کے قصبہ محراسہ میں بھیجا تاکہ سد راہ امرائے احمد آباد کا ہو اور وہ لوگ بہادر خان پاس نہ جائیں جب بہادر خان قریب پہونچے کی خبر عند الملک کو پہونچی خود بھاگ گیا بہادر خان بے دغدغہ داخل محراسہ ہوا عماد الملک جا پانیر میں جا چھپا دہان سے لوگ واسطہ لڑائی کی بھیجتا تھا جو آتے ساتھ بہادر شاہ کے لمحاتے اور بہادر شاہ اُنسے نوازش کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو شریک شہادت سکندر تھے آکر ملے بہادر شاہ مصلحتاً للوقت اُنسے بھی خبر نہ ہوا اور نوازش کی اور محاصرہ کو پکڑ کر محرم میں بھیج دیا اور تعلیم میں دیانت سلطنت اُسکی ایک باد گیارہ روزہ

بہادر شاہ گجراتی

۱۵۲۶ ۹۳۳ ۱۵۲۵ ۹۳۲

عید کے دن احمد آباد میں تخت نشین ہوا اور جاگیرین سیر حاصل سکودی اور شازہ حجاب لیکر جا پانیر پر چڑھائی کی جب دیرا سدر سے عبور کیا کل امرائے عماد الملک اس بادشاہ سے آئے عماد الملک تمہارہ گیا بادشاہ نے ضار الملک کو حکم دیا کہ عماد الملک اور کل حرامخواران کو قتل کریں اور ہرگز نہ چھوڑیں کہ بھاگ سکیں وہ جتنی غلام حکام پشت دیوڑا کو دکر ایک گھر میں جا چھپا غلامان خداوند خان نے اُسے گرفتار کیا اور بادشاہ کے پاس حاضر کیا حکم سلطان دار پر کھینچا گیا اور چند لوگوں کی گردن ماری گئی اور گھر بار نکلے لوٹ لیے اور بادشاہ داخل حصار جا پانیر ہوا اور نوازل الملک

کی جسے سلطان کندر بن زخم گیا کھنچا اور ڈالی اور دار پر کھینچا اور ہر ایک قاتلان اس شہید کو انواع عذاب سے قتل کیا اور چند حوین ذیقعدہ کو کو شک شرقی میں تخت مصع پر جلوس کیا تاج مظفری سر پر رکھا اور عوم سپاہ دو صد چند و چار چند اضافہ کر کے ایک سالہ شاہرو عطا کیا اور فقرے مزارات سرنگ و بوبہ کو زبرد کثیر دیا اور امر کو خطاب دیکر جا بجائی حکومت دی دوسرے برس تاج خان کو لا کھ سوار سے رائے سنگھ راجہ نال پرتھوین کیا اور خود بطون سندردیپ کے گیا اور جماعت کثیر مہو کو مسلمان کیا اور چند در زمین تھامی راجگان اطراف نے اطاعت قبول کی تاج ختم شہان شاہ ہند حصار مند کو فتح کیا اور اس ولایت کو اپنے امر پر تقسیم کیا اور سترہ مین سلہ کیا اور اس دیا کو جوہ کو رٹہ ہاے حرام خوار سے خالی اور صاف کیا اور بعد اٹھا دوسرے برس کے قواعد اسلام اس دیا زمین ظاہر ہوا دہان سے حصار ہسین بر آیا دہان لکھی سین برادر سلہی متھسن تھا بادشاہ نے قلعہ کو گھیر لیا جب محصورین عاجز ہوئے معاذان گجرات سے سخت جنگ کی اور سلہی کے بیٹے کو اور بہت راجپوتوں کو قتل کیا غنیمت وافر پائی جب محاصرین عاجز ہوئے تب تہم رمضان کو لکھی اور دوسرے راجپوتوں نے زن و فرزند سلہی اور اپنے زن و فرزند کو جلا کر مار ڈالا کہتے ہیں کہ سات سو عورتیں تعلق سلہی سے رکھتی تھیں کہ رانی درگاوتی سلہی کی جو ر سب کو ساتھ لیکر آتش خانہ میں آئی اور طرفہ العین میں جلا کر خاکستر ہوئی بادشاہ نے بفرغ خاطر اس قلعہ کو فتح کر لیا اور بھی بہت سے حصار فتح ہوئے بعد چند فیصلہ الدین محمد ہایون نے دکن کی طرف چڑھائی کی اور علاؤن کو فتح کرتے ہوئے احمد آباد پہنچے اور سخت لڑائی ان ہونین سلطان بہادر شاہ بھاگ کر جاپانیر چلا گیا اور ہایون شاہ بسبب ناموافقت برادران کے مہم دکن سے جھکواہ پورا تمام کر چکے تھے ہاتھ اٹھا کر چلے گئے یہ بہادر شاہ دہلی بارہ روز جاپانیر میں رہ کر طرف سورٹھ وجوہ گدھہ کے گیا دہان سے سندردیپ گیا دہان پانچ چھ ہزار فرنگیان جہازوں پر آئے ہوئے تھے سرداران نے انکی عذرباری کلا بھیجا بہادر شاہ اجل رسیدہ وسط عیادت کے گئے دہان آثار غدر ظاہر ہوا چاہا کہ جلد پھر آویں اور فرنگیوں کی کشتی سے اپنی کشتی پر جست کرنا چاہا انھوں نے اپنی کشتی گھاوی بادشاہ دریائیں گرا ایک غوطہ کھا کر سر اٹھایا کہ ایک فرنگی نے نیزہ مارا وہ پھر ڈوبا پھر آ بھرایہ واقعہ ماہ رمضان ۸۳۲ مین ہوا بعد عرق ہونے بہادر شاہ کے مادر بہادر شاہ احمد آباد مین ٹھہری سندردیپ تصرف مین فرنگیوں کے در آیا احمد آباد پہونچکر یہ مشورہ ہوا کہ میران محمد شاہ فاروقی کو بادشاہ بنایا جائے وہ ہوقت حاکم خدیس تھا غائبانہ اسکا خطبہ پڑھا اور ساڈنی سوار ملانے کو دوڑائے گئے اسے خبر سلطنت سنکر شادی مرگ ہوئی اور مر گیا۔

محمود شاہ بن شاہزادہ لطیف بن مظفر شاہ گجرات۔ ۹۸۳ ۱۵۳۷ ۹۶۱ ۱۵۵۳

بعد فوت میران محمد شاہ فاروقی کے آرونے محمود شاہ کو کہ بجگ بہادر شاہ حصار تھامین فید تھا بلکہ تاج دھم و فوج تخت پر بٹھایا اس بادشاہ کے عہد مین امر مین بہت اختلاف رہا وزارت تبدیل ہوا کی مگر سلطان محمود نے بعنوان شایستہ ایک مدت سلطنت کی اور اکابر و اشرف کے ساتھ سلوک متھسن کیا برہان نامی ایک ملازم شاہی تھا کہ کبھی پیش نہ آتا

بھی کرتا تھا ایک قصور سخت اُس سے ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ دیوار میں چین دیا جائے چنانچہ چن دیا گیا ہنوز اسکی صبح کثیف نہ نکلی تھی کہ حکم آزادی صادر ہوا وہ چندے صاحب فراش رہا جب صبح ہوا تو پھر شفاعت اُس سے خدمت میں امور ہوا اور خدمتگار خاص بنائے اسکے دل میں کہنہ رہا اپنے خواہر زادہ دولت نامی کو بھی ساتھ رکھا اور منتظر وقت تھا اور چند محافظان شاہی کو بھی لایا۔ ماہ ربیع الاول ۹۶۱ھ بادشاہ شکار سے آکے آرام فرماتے تھے کہ ان حرا مخاران نے جا کر بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور خود بادشاہ بننا چاہا مگر اُس نے اُسے اور اُسکے ہمراہیوں کو حکم کر کے مار ڈالا یہ بادشاہ اطوار پسندیدہ رکھتا تھا روز وفات پیر خاں صلی اللہ علیہ وسلم کھانے نہایت خوش ہوا اور خوشگوار غراب کو کھلاتا اور اُس روز آفتاب اور طشت اپنے ہاتھ سے رکھتا اور خدا مانہ خدمت مہمانان کرتا اور جو پٹے واسطے دستار بادشاہ کے مہیا کیے جاتے وہ پہلے دسترخوان فقرا کیے جاتے تھے۔

احمد شاہ گجراتی

۹۶۱ ۱۵۵۳ ۹۶۹ ۱۵۶۱

محمود شاہ کے کوئی اولاد نہ تھی کیونکہ حملات کا حاصل گردا گیا کرتا تھا بعد قتل محمود شاہ کے اعتماد خان نے رضی الملک نامی ایک خرد سال لڑکے کو حرم سے نکرتا ہر کیا کہ یہ اولاد احمد شاہ بانی احمد آباد سے ہے پھر سب سے بیعت کی اور احمد شاہ خطاب دیکر بادشاہ بنایا مگر صرف نام کا بادشاہ رہا کل مہمات سلطنت با اختیار اعتماد خان رہے آخر وہ بھاگ کر سید مبارک بخاری کے پاس چلے گئے پھر اعتماد خان نے لشکر کشی کی اُنکو تو پکا لگا لگا وہ شہید ہو گئے اور اُنکے لوگ منتشر ہو گئے احمد شاہ آوارہ ہو کر صحرا کو چلا گیا اور گوشہ میں چھپ رہا پھر دھوٹندہ کر آئے لائے اور ویسا ہی بے اختیار بادشاہ رہا آخر کار اعتماد خان نے اُسے مار کر بازار میں پھینک دیا اور شہور کیا کہ برفاق الملک کے گھر میں گیا نا شناختہ مارا گیا مدت سلطنت اسی آٹھ سال تھی

مظفر شاہ گجراتی

۹۶۹ ۱۵۶۱ ۹۹۳ ۱۵۸۴

بعد قتل احمد شاہ اعتماد خان ایک چھوٹا لڑکا لایا اور قسم کھائی کہ یہ لڑکا سلطان محمود کا بیٹا ہی وقت شہادت اُسکے پانچ مہینہ کا محل میں تھا اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہی باتفاق اُمراء سے تخت پر بٹھایا اور مظفر شاہ لقب کیا تھوڑے روز کے بعد علاقہ داران و اُمراء گجرات نے خود سری اختیار کی اور ہر ایک ایک جگہ کا قابض ہو گیا ہریان باہم در میان میں ہوئیں پھر باہم صلح ہوئی آخر شہزادین جلال الدین محمد اکبر شاہ نے دکن پر چڑھائی کی اسی فتح پالی مظفر شاہ کو داخل امر کیا اور جاگیر دی نو برس اُس جاگیر پر رہا بعد اُسکے جگہ کر احمد آباد گیا اور کچھ لشکر جمع کر کے بادشاہی لوگوں کو قتل کیا اور خزانہ شاہی کو تصرف کیا اسکے بعد نواب خان خانان نے اُسے ہاکر گرفتار کیا

اور بادشاہ کے حضور میں روانہ کیا اُسے راہ میں استرہ سے اپنے تین فوج کڑا لاسلسلہ بگڑا بیتان تمام ہوا۔

ذکر سلاطین مالوہ کہ پایہ تخت انکا شادی آباد مندو تھا

دلاور شاہ مالوہ	۹۲	۱۳۸۹	۸۰۸	۱۴۰۵
-----------------	----	------	-----	------

واضح باد کہ یہ ملک بیشتر تصرف راجگان ہند تھا بکراجیت اسی علاقہ کا راجہ تھا ساہیاہن راجہ بھیج اسمقام کے حکمران تھے ششمہ میں سلطان محمود نے اس علاقہ کو کن کو فتح کیا اور تھانہ سو منات توڑا مگر کوئی حاکم یہاں کا مقرر نہ کر کے غزنی چلے گئے چند زمانہ تک اسٹیور سے یہ علاقہ رہا سنہ چھ سو کوئی ہجری میں سلطان قطب الدین ایک نے جہا کیا اور ناگوروا جمیر مالوہ و چندیری کو فتح کیا جب سے ایک مدت تک یہ سب علاقہ بہ تخت سلاطین دہلی سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ تغلق کے وقت میں دلاور خان غوری یہاں کا حاکم مقرر ہوا بعد وفات سلطان محمد شاہ کے سلطان بیٹا اسکا تخت نشین ہوا اسکے عہد میں نہایت اتری سلطنت دہلی میں ہوئی اُسی زمانہ میں دلاور خان مالوہ میں اور ظفر خان گجرات میں بادشاہ بن بیٹھے اور اسکے خطبہ اپنے نام جاری کیا اور باخود باہن دونوں نے سواغات کی اور ایک دوسرے کا معاون قرار پایا جب ششمہ میں تیمور صاحب قرآن نے معمورہ دہلی کو ٹٹا اور تمام قصبات غارت کیے محمود شاہ بھاگ کر مالوہ پہونچا دلاور خان نے بہت نکریم کی اور زراندوختہ خود بادشاہ کو دیا۔ سنہ اسیں سے تھوڑا قبول کیا اور پھر دہلی آیا اور ششمہ میں دوبارہ تخت نشین ہوا دلاور خان نے اُسی سال میں قلعہ شادی آباد مندو چونہ وینج سے مرمت کیا اور چار برس کے بعد وفات پائی

ہوشنگ شاہ بن دلاور خان مالوہ	۸۰۸	۱۴۰۵	۸۳۸	۱۴۳۳
------------------------------	-----	------	-----	------

بعد وفات دلاور شاہ کے الپ خان اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور ہوشنگ شاہ اپنا خطاب کیا اور تہامی راجہ کو اس علاقہ کے زیر کر کے خراج ہر سال مقرر کیا اور ہمیشہ ملک گیری اور لڑائی پر تیار رہا مگر چونکہ خلاف عہدی بہت کرتا تھا اس سبب اکثر ناکامیاب ہوتا آخر ششمہ میں بمرض سلسل بول وفات کی

محمد شاہ مالوی بن ہوشنگ شاہ	۸۳۸	۱۴۳۳	۸۳۹	۱۴۳۵
-----------------------------	-----	------	-----	------

بعد باپ کے تخت نشین ہوا غزنین خان نام تھا محمد شاہ خطاب کیا اور ملک معیشت کو خطا بخانہ منی علی اور محمد خان اسکے بیٹے کو خطاب امیر الامرا کا دیا یہ دونوں نے محیط ہو کر ابھی کچھ قطعات سیر حاصل خودیے محمد شاہ نے تخت پر بیٹھے ہی اپنے دو بھائیوں کو قتل کیا اپنے داماد اور بھتیجے کی آنکھ میں سلائی پھر وادی اس حرکت سے کچھ لوگ

رجیدہ خاطر تھے کہ بادشاہ کو خبر ہو چکی کہ امیر لالہ مراد وہ خود سری رکھتا ہی اُس خبر کو پا کر وہ فکر فرغ میں ہوا امیر لالہ مراد کو بھی خبر ہو چکی وہ بھی ہوشیار بنے لگا ایک بار درمیان بادشاہ اور امیر لالہ مراد کے عہد و میثاق جدید ہوا مگر بادشاہ نے پھر فکر انگیزی کی امیر لالہ مراد نے خبر پا کر ساقی کو بلا کر زہر دوا دیا بادشاہ نے وفات کی اور یہ تخت پر جا بٹھا مدت سلطنت محمد شاہ ایک سال و چھ ماہ

سلطان محمود الملوہ

۱۲۶۸ ۸۴۳ ۱۲۳۵ ۸۳۹

یہ خلیجی پہل تھا بادشاہ کو زہر دوا کر خود بادشاہ بن بیٹھا اور بڑے کروفر سے بادشاہی کی تبت حصار فتح کیے اور بہت راجاؤں کو زیر کیا اور تمام تختانے توڑے اور ہر جگہ احکام شرعی جاری کیے اور بجائے تبتخانہ و دیگر مقامات کی مسجدیں بنائیں اور مراکب بنائے اور بڑا صادق القول جری تھا اسکے حسن سلطنت کا شہرہ بہت ہوا سلطان عمر زائیر و امیر تیمور نے اُسے ہدیہ بھیجا اچھی کو بڑی توقیر سے شہر میں لایا اور بہت اعزاز سے تحف و ہدیہ کیا شہر کے ساتھ رخصت کیا سلطان محمد برادر زادہ معز الدین مبارک شاہ سے لڑا بالتماس بادشاہ صلح کر کے مندو میں پھر آیا بھلول لودی سلطان دہلی نے اچھی بھیجا کہ سلطان حسین شاہ مثنیٰ کی یورش سے اور مدد چاہی وہ ارادہ دہلی جانے کا رکھتا تھا کہ پندرہ سو تین فیقیدہ کو وفات کی اسٹھ برس کی عمر پائی اور چوبیس برس سلطنت کی

نحیث الدین و محمود شاہ خلیجی

۱۲۹۹ ۹۰۵ ۱۲۶۸ ۸۴۳

بعد فوت پدر تخت نشین ہوا اور کو خطاب حسب دستور عطا کیے اور کہا کہ میں ملن برس تک باپ کے عہد میں بہت لڑائیاں لڑا اور بہت ٹکس فتح کیے اب مجھے ہوس ملک گیری اور جدال و قتال کی نہیں ہی امورات سلطنت کو تم لوگ دیکھو جو مزدوری اور شکل امر ہو مجھے خبر کر دو اپنے معتمدوں کو واسطے جمع کرنے دختران خوب رو کے متعین کیا چنانچہ سولہ ہزار عورتیں جوان اور خوش رو جمع کی گئیں اور پانسو لوندیاں ترک کو لباس مردانہ دیکر مقول خطاب کیا اور پانسو حبشی لوندیوں کو مسلح کر کے جیوش نامزد کیا اور ایک گروہ کو لکھنا پڑھنا سیاق سکھا کر نشی اور اہل دفتر کیا اور ایک جماعت کو اہل بازار بنایا کہ جو کچھ چیزیں بازار میں لاکر تین سب محل میں ملتی تھیں اور ہزار لوندیوں کو قرآن یاد کر لیا کہ جب کپڑے بدلنا تو وہ سب خزانہ ختم کر کے اسپر دم کر میں اور کئی ہزار کو ناچنا اور گانا بجانا سکھایا ان سب کے ساتھ طرفیہ تھا کہ کبھی نماز تہجد اور اشراق اُسکی فوت نہ ہوتی تھی اور نماز جمعہ برابر مسجد جامع میں آکر پڑھتا اور محتاجوں اور درویشوں کو زکریہ بخشتا اور کسی سائل کو محروم نہ کرتا اور اپنے مقربین کو حکم دیتا تھا کہ جو چیز نعمت الہی سے میری نظر سے گندے اور میں شکر الہی بجا لاؤں بقابلہ ہر شکر کو چاس روپیہ محتاجوں کو دو اور حرم سرا کے معتمد و کنویہ قدغن کی تھی کہ جب مجھے عیش میں متفرق دیکھو تو کفن میبے سامنے لا کر مجھے دکھاؤ تاکہ موت یاد آجائے اور خدا کی یاد سے

ہم غافل نہ ہوں اور ساتھ اس عیش کے کبھی گرد مسکرات و منہیات کے نہ پھرا ایک طبیب نے ایک معجون منافع کثیر کی لاکھ روپیہ کے صرف میں بنائی تھی پوچھا کہ کوئی جزو مسکرات بھی اس میں ہو کہ ہزار جزو میں ایک جزو ہو دریا میں پھینکو دیا ہر چند دوسرے ندیوں نے مانگا مگر نہ دیا کہا کہ جو میں اپنے لیے نہیں پسند کرتا دوسرے کے لیے نہیں جائز رکھ سکتا ایک روز بادشاہ نے ایک ندیم سے کہا کہ میں نے اتنی عورتیں جمع کیں مگر جیسی چاہتا ہوں ایک نہیں اسے عرض کی کیسی ہونا چاہیے گفتگو ہوتے ہوئے یہ بات قرار پائی کہ جسکا ہر عضو ایسا مناسب و خوبصورت ہو کہ دوسرے کا محتاج نہ ہو اسے عرض کیا میں کوشش کرتا ہوں چنانچہ سال بھر کی تلاش میں ایک لڑکی اسے نظر آئی جب تمام سے پھر کر مندو کے قریب آیا اسے بہت روپیہ دیکر فریقہ کر کے لے آیا بادشاہ نے بہت پسند کیا اور وہ دخل محل ہوئی اسکے والدین کو یہ خبر نہ تھی انھوں نے جانا کہ کوئی لشکر ہی بھگا کر لے بھاگا جو وہ سب مندو میں آئے اور جب بادشاہ جمعہ کی نماز مسجد میں جاتے تھے فریاد کی اور ماجرا بیان کیا بادشاہ سواری سے اتر پڑا اور قاضی سے کہا اسکا مجرم میں ہوں جو تعزیر شرعی ہو میری کرو جب اس لڑکی کے باپ نے یہ سنا کہا کہ میں نے جانا تھا کہ لشکر ہی متصرف ہوا اگر بادشاہ کے تصرف میں ہو تو اس سے بڑھ کر کیا عنت و منزلت ہوگی قاضی نے عرض کی کہ بادشاہ انھیں اور مسجد جامع میں تشریف لے چلیں بادشاہ نے کہا جو کچھ میں نے قبل رضا اسکے کیا ہو اسکی تعزیر کر کہو قاضی نے کہا گناہ نادرستہ کے لیے تعزیر نہیں ہو تب بادشاہ مسجد میں آئے اور بعد ازیں منادی کر دی کہ کوئی شخص اب کوشش ایسے کام میں نہ کرے اور بھی اسکے انعامات مشہور ہیں چار شخص چار بار ایک سم گدھے کا لائے اور کہا کہ حضرت عیسیٰ کے گدھے کا سم ہو بہت بہت انعام ہر چار کو مختلف چار وقتوں میں دیا ایک باجو خان بھی بھی لایا دوجی رکھ لیا اور انعام بمقیاس دیا ایک ندیم بنس پڑا اور کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا شاید باج بچھو گا بادشاہ نے کہا کہ ہم جانتے ہیں مگر سائل کو کیونکر محروم کریں ہمیشہ عبادت و راجست میں رہتا اور اہل حرم میں ہر بار پورا برابر برتاؤ کرتا ایک من غلہ اور دو روپیہ ہر لوٹڈی کو دینا دیا سی لانی خورشید کو بھی جو شہزادوں کی مان بھی دینا شہزادہ ناصر الدین بڑے بیٹے کو اپنا ولی عہد کیا دوسرے تعجب کی بات یہ ہو کہ باجو داس کثرت عیش عدم خبر گیری سلطنت کے کوئی فتور اس کے عہد میں سلطنت میں نہ پیدا ہوا تینتیس برس سلطنت کی

۱۵۱۰

۹۱۶

۱۶۹۹

۹۰۵

ناصر الدین بن نغیاش الدین خلجی مالوہ

یہ بادشاہ دو حقیقی بھائی تھے یہ بڑا اور ولیعہد تھا پیرانہ سالی میں نغیاش الدین کے اسکی مان نے جاہاک چھوٹا بیٹا بادشاہ ہو جب یہ خبر ناصر الدین کو ہوئی تو اسے شورش کی نغیاش الدین کو خبر ہوئی اسنے بی بی کو ڈاٹھا اور کہا کہ ولیعہد ناصر الدین ہو الغرض بعد مرنے باپ کے بادشاہ ہوا اور نہایت دالم و مخموسھا تھا بہت قتل ناحق اسنے

کیا اگر در حالت نشہ میں حوض میں گر گیا قریب تھا کہ مر جائے لوٹ بیٹوں نے کان پکڑ کے کھینچا اور نکالا جب بوش آیا تو ان بگینا ہو نہ کو قتل کر ڈالا شاہاب الدین اسکا بیٹا جسے اُسے ویسے دیکھا تھا یہ حال آپ کا دیکھ کر بہت ہی چلا گیا فرق بین اُسکے بیٹا کو مر گیا کیا در برس چار مہینے اُسے سلطنت کی۔

۹۶۶	۱۵۱۰	۹۶۱	۱۵۳۷
-----	------	-----	------

محمود شاہ بن چہر الدین شاہ مالوہ

چو کہ شاہاب الدین جو لیچر تھا دہلی پہنچا گیا یہ دوسرا بیٹا ناصر الدین کا بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور بہت لڑائی لڑا بہادر شاہ گجراتی سے پہلے موت پائی اُسے اسکی بہت مدد کی تھی جب اُسکو مدد کی ضرورت ہوئی تو اُسے مال دیا اور غلات میں اُسکے مخالفین کی مدد کی بہادر شاہ کو بہت خلاف ہوا وہ لشکر کشی کر کے مالوہ منہ پر آیا اور فتح کر کے داخل حصار ہوا اور اسے چار بیٹوں سمیت گرفتار کر کے مالوہ لائے گجرات کے کسی قلعہ میں روانہ کیا راہ میں قوم سل نے بخون مارا محافظان بہادر شاہی نے اُسکو مع چار بیٹوں کے قتل کر ڈالا سلسلہ غوریان و خلجیان اس ملک میں تمام ہوا اور بہادر شاہ قابض ہوا چار شاہ سے ہمایوں نے اس ملک کو لیا۔

۷۷۱	۱۳۶۹	۸۰۱	۱۳۹۸
-----	------	-----	------

ملک راجہ خاندیسی

یہ بھی یکے اڑامرے سلطان فیروز شاہ تغلق بادشاہ دہلی کے تھا علاقہ خاندیس کا حاکم مقرر ہو گیا وہاں اسے بہت کار نمایاں کیے اور راجگان اطراف کو کماتھ زیر حکومت کیا اور زور وافر اُسے لیکر بادشاہ کے حضور میں بھیجا جب فیروز شاہ نے وفات پائی بیٹوں میں اُسکے ملکر اڑھیسلی خوزریان ہوئیں انتظام سلطنت درہم و برہم ہوا جب گجرات و مالوہ وغیرہ میں حکام دہان کے خود سر بادشاہ بنے اُسے بھی خاندیس میں تلج شاہی پہناو سکھ و خطہ اپنے ملک کا جاری کیا اور دیگر بادشاہ گجرات سے موافقت کر لی اور آخر شعبان میں وفات کی

۸۰۱	۱۳۹۸	۸۴۱	۱۴۳۷
-----	------	-----	------

نصیر خان خاندیسی

بعد فوت پدر تخت نشین ہوا اور ایک شہزادہ پڑھت شجربان قدس سرہ کے سے بہرہاں پورا آباد کیا اور قلعہ تعمیر کیا لشکر کشی کر کے راجگان اطراف سے خراج سالانہ مقرر کیا آسانی ایک امیر جسکے پاس لاکھ مویشیاں تھیں اور ساڑھ ہزار اسکی قوم اُسکے تابع تھی پہلے اُس سے اُسے دوستی کی پھر مار ڈالا اور اُسکا چھوٹا سا قلعہ لے لیا سلطان احمد بہمنی نے اپنے ایک سردار کو خاندیس کی طرف بھیجا یہ بادشاہ بھاگے تھا نصیر کی طرف چلا گیا سردار بہمنی

تمام لوٹ مار کرو عمارت کو خاک سیاہ کر کے چلا گیا تب پھر دوبارہ آکر اُسے ترمیم و درستی عمارت و شہر کی اور شاہ گجرات سے صلح کر لی مدت سلطنت اسکی چالیس برس چھ مہینہ تھی

میران عادل شاہی فاروقی خاندیسی

۱۴۴۱ ۱۴۳۰ ۱۴۲۹ ۱۴۲۸

بعد باپ کے بادشاہ ہوا ملک التجار جو قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھا اُس سے لڑ کر اُسے ہزیمت دی تین برس کے بعد ایک ہندو نے اسے شہید کر ڈالا۔

بارک خان فاروقی خاندیسی

۱۴۴۲ ۱۴۳۰ ۱۴۲۹ ۱۴۲۸

بعد وفات پدر تخت نشین ہوا اور ایک مدت تک بہت اچھی طرح سے سلطنت کی مدت سلطنت اسکی سترہ برس چھ مہینہ تھی

عادل خان بن مبارک خان

۱۴۴۳ ۱۴۳۰ ۱۴۲۹ ۱۴۲۸

بعد باپ کے سلطنت پائی اور مدت تک بکامرانی بسر کیا اور ریاں وراجگان کو خوب تلخ کیا اور دریائے کنارہ پر ایک قلعہ اور شہر آباد کیا نام اسکا عادل آباد رکھا جو تھی ریج الاول کو وفات کی۔

داؤد خان

۱۴۴۴ ۱۴۳۰ ۱۴۲۹ ۱۴۲۸

جو کہ عادل خان کے کوئی اولاد نہ تھی داؤد خان اسکا بھائی بادشاہ ہوا اور ایک زمانہ تک سلطنت آسائش کے وفات کی

عادل خان عظیم ہمایون خاندیسی

۱۴۴۵ ۱۴۳۰ ۱۴۲۹ ۱۴۲۸

داؤد خان کے کوئی اولاد نہ تھی اُمرانے اعلم خان کو کہ اولاد سے فاروقی کے تھا اسمہ گرسہ بلا کر بادشاہ کیا مگر سلطان محمود گجراتی نے عادل خان بن نصیر خان کو کہ نو اسہ داؤد خان کا تھا بارہ ہزار سوار اور اعلم ہمایون خطاب دیکر حکومت برآں پور پڑھیا عالم خان قدرت تھاومت نہ کھلے دیکھن بھاگ گیا عادل خان سب محافظوں کا قلع قمع کر کے بادشاہ مستقل بنا اور بادشاہ گجرات نامی مخالفین پر فتح پائی اور حجہ کے دن یونین مہضان کو وفات کی

محمد شاہ فاروقی خاندیسی

۱۴۴۶ ۱۴۳۰ ۱۴۲۹ ۱۴۲۸

بعد عادل شاہ ثانی کے بادشاہ ہوا اور بہادر شاہ گجراتی کی اطاعت و ملازمین برابر برآں ہمایون شاہ نے اپنے بھائیوں کو

احمد آباد پر متعین کیا تھا اور بہادر شاہ سے احمد آباد چھوٹ گیا تھا کہ برادران ہمایون شاہ احمد آباد کو چھوڑ کر اکبر آباد چلے آئے پھر بہادر شاہ نے احمد آباد پر تسلط پایا مگر ہاتھ سے فرنگیوں کے بندر دین میں شہید ہوا اس وقت عادل شاہ بہادر شاہ مالوہ میں لڑتا تھا اُنہوں نے غائبانہ سے بادشاہ احمد آباد کیا اور خطبہ اسکے نام پر صاحب عادل شاہ نے یہ خبر سنی تین روز کے بعد مر گیا

مبارک شاہ ثانی

۹۴۲ ۱۵۳۵ ۹۷۴ ۱۵۶۶

بعد محمد شاہ کے تخت پر بیٹھا یہ محمد شاہ کا بھائی تھا اور محمود خان گجراتی ایک جگہ قلعہ تھا یہ سرین کسی وقت قید تھے باخود و حالت قید میں یہ عہد ہوا تھا کہ ہم لوگ بادشاہ ہو جائیں تو باہم موافقت رہے اور ایک دوسرے سے نفرت نہ کرے اتفاق یہ کہ جس زمانہ میں مبارک شاہ بادشاہ خاندیس ہوا محمود خان بھی گجرات کا بادشاہ ہوا مبارک شاہ نے بہتر غیب عماد الملک گجراتی کے احمد آباد پر لشکر کشی کی اور نہریت کھا کر پھر انگریزوں نے عوض نہ لیا اسی زمانہ میں ناصر الملک ہمایون شاہ کی طرف سے حاکم مالوہ تھا اور بار بہادر بنحو ناصر الملک مالوہ سے بھاگ کر خاندیس آیا تھا اور تعاقب میں بہادر شاہ کے خاندیس آیا تھا اور مبارک شاہ اور بار بہادر نو عماد الملک کے برابر چلے گئے ناصر الملک خاندیس اور برہانپور کو تاراج کر کے پھر آتا تھا کہ راہ میں آب زبردہ غرق ہو گیا مبارک شاہ نے جب یہ خبر سنی بخار و ہان سے پھر کر بہت ہباب ناصر الملک کا لوٹا اور شہر کی آبادی میں مصروف ہوا اور پھر کہیں عزیمت نہ کی اور اویل جلاوٹ لالہ دین وفات پائی

میران محمد شاہ بن مبارک شاہ خاندیسی

۹۷۴ ۱۵۶۶ ۹۹۴ ۱۵۸۵

بعد باب کے تخت پر بیٹھا اور جمہور انام کو راہنی کیا اور چونکہ سلطان محمود بادشاہ گجرات کو انھیں نو نوجوا نواران نے شہید کیا تھا اور خرد سال لڑنے کو تخت پر بٹھا کہ خود حرام نواران نے اقطاع سیر حاصل اپنے تصرف میں کر لیا تھا اور چنگیز خان جشی فوج عظیم کے ساتھ حصار تھا یہ سرک پہونچا تھا میران محمد شاہ لشکر جبار لیکر مدفع اسکے مستعد ہو چنگیز خان تاب مقادمت نہ لاسکا بھاگ گیا سب تو بچنے اور اباب اسکا خاندیسیوں کے ہاتھ آیا میران محمد شاہ اس واقعہ سے مغرور اور طرف احمد آباد کے چڑھائی کی وہاں لڑا اور نہریت پائی اور سب اساسہ شاہی اسکا بدست گجراتیان درآیا اور خراب حال کے ساتھ برہانپور پھر آیا دوسری فوج جمع کر کے دوسرے سال پھر احمد آباد پر چڑھائی کی مرقعے نظام شاہ سے نہریت پائی نظام شاہ نے تعاقب کیا آخر عاجز ہو کر تیرہ لاکھ روپیہ فیصل اور دوسرے اجناس نصیب چنگیز خان سپہ سالار نظام شاہ کو دیکر اپنی مخلصی کی اور اسی غم و غصہ میں بیمار ہو کر مر گیا دس برس سے سلطنت کی

۱۵۹۶ ۱۰۰۵ ۱۵۸۵ ۹۹۴

راجی علیخان خاندیسی

بعد فوت میران محمد شاہ کے اراکین دولت نے حسن خان چھوٹے بیٹے کو محمد شاہ کے تخت پر بٹھایا اور ہر جگہ مخالفت شروع کر دی راجی علیخان بڑا بیٹا اُسکا بھوت ہندوان بھاگ کر جلال الدین محمد اکبر شاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور مدد چاہی چنانچہ مدد لیکر گیا اور بے تردد و سلطنت لے لی گرو پاس ادب بادشاہی لفظ شاہی کا اپنے نام کے ساتھ نہ لایا اور ہمیشہ تابع فرمان رہا چنانچہ جب شہزادہ سلطان مراد مہم برار متعین ہوئے تو انکی تخت میں لڑا لکھا اور اُسکی لڑائی میں بمقام ماتھرا ہی شہید ہوا

۱۵۹۹ ۱۰۰۸ ۱۵۹۶ ۱۰۰۵

بہادر خان بن راجی علیخان خاندیسی

جب راجی علیخان شہید ہوا تب خانخانان نے حضور میں اکبر شاہ کے بعضی بھجکمارت خاندیس بنام بہادر خان اُسکے بیٹے کے منگوادی اور اُسی سنہ میں شہزادہ مراد نے بسبب کثرت شرب کے وفات پائی تھی اور شہزادہ دانیال وہاں متعین ہوئے تھے جب شہزادہ دانیال آئے بہادر خان نے شہزادہ دانیال کی ملازمت نہ کی اس امر کی شہزادہ نے بادشاہ کو اطلاع دی حکم آیا کہ تم کچھ معترض نہ ہو ہم خود آتے ہیں جب بادشاہ کے آنے کی خبر ہوئی بہادر خان احتجاج مہرج حصار شہر میں مصروف ہوا جب بادشاہ پہنچے تو قلعہ کو محاصرہ کر لیا اور ہر روز نئی فوج وہاں پہنچی اور بسبب کثرت ذی حیات کے کہ بوشی وغیرہ بہادر خان نے اندر قلعہ کے بہت رکھ لیے تھے وہاں باطنی محصوران میں بھیلا اور ذخیرہ بھی تمام ہو گیا آخر تنگ آکر بہادر خان بذریعہ خان اعظم کو کہہ کے مع اپنی اولاد و احفاد کے بادشاہ کی خدمت میں حاضر آیا اکیس نفر کل فاروقیوں کو مع بہادر خان بادشاہ نے پکڑ کر قلعہ کو الیا رہا میں بھیج دیا کہ پھر لگی کچھ خبر نہ ملی اور مسئلہ میں سلسلہ فاروقیوں کا تمام ہو گیا اور علاقہ خاندیس بہ تخت اکبر شاہ در آیا

اگر شاہان بنگالہ کہ پائے تخت انکا مقام لکھنؤ تھا

۲۰۵ ۹۰۲

محمد نجیب رامیر بنگالہ

قطب الدین ایک نے جب ہندوستان پر تصرف تمام پایا تو محمد نجیب رامیر کو بنگالہ کا حاکم کیا اور جب سلطنت دہلی غیاث الدین بلبن کو ملی تو اسے بغیر خان اپنے بیٹے کو قدر خان خطاب کر کے بنگالہ بھیجا قدر خان نے اپنا خطاب بنگالہ میں داخل الدین کیسا اُسے عہد راجہ بابائی فخر الدین صلاح دار نے اُسے شہید کیا اور چتر سلطنت سر پر رکھا محمد نجیب رامیر نے میں اور فخر الدین کو علاؤ الدین نے مسئلہ میں سرمدیان قتل کیا اور بادشاہ بنا جب محمد تغلق بادشاہ ملی ہوئے حاجی الیکس

کو بنگالہ کا حاکم کر کے بھیجا اسے سلطان علاؤ الدین کو قتل کیا اور خود بان کا حاکم رہا یہ واقعہ ۶۳۳ھ میں ہوا۔

۶۳۳ ۶۵۲	۱۳۴۳ ۱۳۵۱	۶۵۹	۱۳۵۷
------------	--------------	-----	------

حاجی الیاس المنخاطب شمس الدین

عمر تغلق شاہ میں یہ حاکم بنگالہ ہوا جب تغلق شاہ نے وفات پائی اور فیروز شاہ تخت نشین ہوئے اسی وقت میں جیسے حسن بہمنی وغیرہ دکن میں بادشاہ بن بیٹھے حاجی الیاس بھی بنگالہ میں بادشاہ بنا اور سلطان شمس الدین اپنا خطاب کیا اور لکھنؤ کی گویا تخت بنایا اور اقصائے بنگالہ تک اپنا زیر فرمان کیا ۶۵۶ھ میں فیروز شاہ نے غزنیٹ بنگالہ کی شمس الدین نے صف جنگ آراستہ کیا اور ہزیمت کھا کر حصار اکدواہ میں محصور ہوا آخر نہذرو پیشکش دیکر بادشاہ سے صلح کی اور خراج ہر سال اپنے اوپر قبول کیا اور برابر پونجا ٹاگیا اور اپنی عمر عیش و کامرانی میں کاٹی اور سولہ برس امارت و سلطنت کر کے وفات کی

۶۵۵	۱۳۵۷	۶۹۲ ۶۹۸	۱۳۶۰ ۱۳۶۶
-----	------	------------	--------------

سلطان سکندر بنگالہ

بعد باپ کے تخت نشین ہوا فیروز شاہ نے بار دیگر بنگالہ پر چڑھائی کی اس نے بھی باپ کی طرح باغی اور فساد و فحاشی پیش کر کے صلح کی اور چند سال بے شرت بسر کی اور نو برس سلطنت کر کے وفات کی۔

۶۹۸	۱۳۶۶	۷۷۵	۱۳۷۳
-----	------	-----	------

غیاث الدین بن سکندر شاہ بنگالہ

بعد باپ کے سلطنت پائی اور حسب قاعدہ آبائے سلاطین وہابی کی تابعداری کر کے سات برس سلطنت کی۔

۷۷۵	۱۳۷۳	۷۸۰ ۷۸۵	۱۳۷۸ ۱۳۸۳
-----	------	------------	--------------

سلطان سلاطین

بعد وفات باپ کے بادشاہ ہوا یہ بادشاہ نہایت ظلم اور شجاع تھا اسکے وقت میں سلطنت نے رونق پکڑی اور ساری خلعت اس سے راضی تھی وہی برس سلطنت کر کے وفات کی

۷۸۵	۱۳۸۳	۷۸۷ ۷۸۸	۱۳۸۵ ۱۳۸۶
-----	------	------------	--------------

شمس الدین ثانی

اپنے تخت پدری پر بیٹھا اور تین برس چند مہینے بادشاہت کی اور وفات کی۔

۷۸۷	۱۳۸۸	۸۱۲	۱۳۹۰
-----	------	-----	------

جلال الدین

جب شمس الدین نے وفات پائی تو کوئی اولاد اسکے نہ تھی کیس نامی ایک زمیندار وہان کا بادشاہ بن بیٹھا اور سات

برس تک سلطنت کر کے مراتب اسکا بیٹا مسلمان ہو گیا اور بجائے پدر تخت نشین ہوا اور جلال الدین اپنا خطاب کیا اور خلق کے ساتھ سلوک پسندیدہ کیا اور نیکنام ہوا اس زمانہ میں اولاد میں فیروز شاہ کے باخود مالک اریان تھیں جو کئی معترض اسکا نہ ہوا شرف برس تک نہایت خوبی سے سلطنت کر کے وفات کی

سلطان احمد بن جلالہ

۱۲۲۶	۱۳۰	۱۲۰۹	۱۱۲
------	-----	------	-----

یہ جلال الدین کا بیٹا بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور سلطان شرقی جو پوری سے موخات کی اور اٹھارہ برس تک بعیش سبر کر کے ۳۲۵ میں وفات پائی۔

ناصر شاہ

۱۲۲۸	۱۳۲	۱۲۰۹	۱۳۰
------	-----	------	-----

بعد وفات احمد شاہ کے کوئی اولاد سے کہیں نہ ہند ار کے نر با ایک غلام کو اس کے بادشاہ بنایا امر نے اسی روز اسے ارڈالا اور ایک شخص کو خاندان سے حاجی الیاس کے ہم پہونچا کر بادشاہ بنایا اور ناصر شاہ خطاب دیا اس نے ۳۲۵ میں وفات پائی

مارنک شاہ

۱۲۶۵	۱۴۰	۱۲۶۸	۱۳۲
۱۲۷۴	۱۴۹		

جب ناصر شاہ مرا تو امر نے مارنک شاہ کو کہ وہ بھی اسی سلسلہ سے تھا بادشاہ بنایا اس نے سترو برس بادشاہی کی

یوسف شاہ

۱۲۸۲	۱۸۴	۱۲۷۴	۱۴۹
------	-----	------	-----

بعد مارنک شاہ کے امر نے یوسف شاہ کو بادشاہ بنایا اس نے آٹھ برس سلطنت کر کے وفات کی۔

فتح شاہ

۱۲۹۰	۱۹۶	۱۲۸۲	۱۸۴
------	-----	------	-----

جب یوسف شاہ مرا تو امر نے سکندر نامی ایک شخص کو بادشاہ بنایا اس سے ایسے افعال ناشائستہ ایک ہی روز میں ظاہر ہوئے کہ اسے معزول کر کے فتح شاہ کو بادشاہ کیا سات برس بادشاہی کے بعد خواجہ سرا کے ہاتھ سے شہید ہوا اس نے اپنے تین سلطان شاہزادہ لقب دیکر تخت نشین کیا اسے اندل حبشی نے ہلاک کیا

اندل حبشی مخاطب بہ فیروز شاہ

۱۲۹۳	۱۹۹	۱۲۹۰	۱۹۶
------	-----	------	-----

اندل حبشی نے خواجہ سرا کو قتل کر کے بادشاہت کی اور فیروز شاہ مخاطب ہوا اور بھی طرح سلوک کے ساتھ

بادشاہت کر کے ۹۹ شہین دفات کی

۱۴۹۹	۹۰۵	۱۴۹۳	۸۹۹
------	-----	------	-----

محمود شاہ

بعد باپ کے بادشاہ ہوا اور نہایت ظلم پیشہ تھا آخر اٹھ سے بدر نام حبشی کے مارا گیا۔

۱۵۰۳	۹۰۹	۱۴۹۹	۹۰۵
------	-----	------	-----

منظفر شاہ یعنی بدر حبشی

بعد محمود کے بادشاہ ہوا اور مظفر شاہ خطاب کیا قساوت قلبی اور سید درونی سے بہتر سے سادات و علما کو قتل کیا ساری خلق اُس سے عاجز آئی علاؤ الدین ملازم نے اُسے رات کو جا کر قتل کر ڈالا۔

۱۵۱۴	۹۲۰	۱۵۰۳	۹۰۹
------	-----	------	-----

علاؤ الدین شریف مکہ

بعد قتل مظفر شاہ کے بادشاہ ہوا نہایت عدل و انصاف کیا اور دودھش سے ساری خلقت اُس سے راضی رہی اور اُس کے عہد میں نہایت رونق سلطنت کو ہوئی اور حضرت شیخ نور قطب عالم پندوہ کا نہایت محقق تھا بہت سے موہنات صرف خانقاہ کے لیے نذر کیے اکثر اوقات اگدا یہ سے کہ مصر سلاطین تھا اُنکی زیارت کو جاتا اور دہان مساکین اور غریبوں کو بہت کچھ دیتا اور حبشیوں کو نکال دیا وہ مکھن میں جا بسے تائیں برس سلطنت کر کے دفات کی

۱۵۳۸	۹۴۵	۱۵۱۴	۹۲۰
------	-----	------	-----

نصیب شاہ

بعد علاؤ الدین اپنے چچا کے تخت نشین ہوا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ سلوک مناسب کیا اور راضی رکھا اسی زمانہ میں بربشا نے ابراہیم شاہ کو مار کر تخت پر بیٹھا نصیب شاہ نے دختر ابراہیم کے ساتھ نکاح کیا اور بادشاہ احمد آباد کے ساتھ دوستی کی اتفاق وقت سے وہ بھی مر گیا اور اسطرح بنگالہ پر شیر شاہ نے یورش کی اور سارا بنگالہ زیر نگین کر کے تمام بنگالہ میں افغانوں کو حاکم کیا بعد شیر شاہ کے سلیم شاہ مالک بنگالہ ہوا اُس کے بعد دادو خان حاکم بنگالہ رہا کہ بعد بیلیون کے اکبر شاہ نے دادو خان کو مار کر ملک بنگالہ اٹھ سے افغانان کے یا نصیر شاہ ۹۵۵ میں اور سلیمان شاہ ۹۵۵ میں اور دادو خان ۹۵۵ میں مارا گیا اور سلسلہ سلاطین بنگالہ کا متام ہوا۔

ا ذکر سلاطین شرقی جو پوری کہ باہتخت انکا مقام جو پور تھا

۱۳۹۵	۸۰۲		
------	-----	--	--

خواجہ جہان ملک المشرق

جب محمد شاہ ولد فیروز شاہ بادشاہ دہلی ہوا تو خاجنجان کا خطاب خواجہ سرور کو دیکر حاکم جو پور کا کیا بعد محمود جب سلطنت

دہلی میں رونق نہ رہی جیسے اور مقامات کے لوگ بادشاہ بنے یہ بھی بختاب ملک اشرف جو پنور میں بادشاہ بنا
اور قنوج سے بہار تک تصرف ہوا اور حاکم لکھنؤتی اور حاجی نگر سے پیش لے اور خراج سالانہ مقرر کیا اور سنہ
۱۰۲۰ میں وفات پائی

مبارک شاہ شرقی عرف ملک قنفل

۱۰۲۰ ۱۳۹۹ ۸۰۴ ۱۳۰۱

بعد خاجمان کے یہی بیٹا اسکا تخت پر بیٹھا اور مبارک شاہ خطاب کیا اقبال خان سے لڑائی پیش ہوئی آخر مصالحت ہوا اور مبارک شاہ
نے وفات کی۔

ابراہیم شاہ شرقی

۸۰۴ ۱۳۰۱ ۸۰۴ ۱۳۰۱

بعد اپنے بھائی کے بادشاہ ہوا سلطان ابراہیم خطاب ہوا یہ بادشاہ نہایت علم دوست تھا بہت سے علماء و فضلاء اسکے
عہد میں جو پنور میں جمع ہوئے چنانچہ شہاب الدین بھی بدرخواست اسی بادشاہ کے جو پنور میں آئے اور تفسیر بحر جوامع
اور فتاویٰ ابراہیمی اور دوسری بہت کتابیں اس بادشاہ کے عہد میں قاضی صاحب نے تصنیف فرمائی تھیں
میں سلطان محمود کو اقبال خان جو پنور پر چڑھایا بالآخر اقبال خان اور سلطان ابراہیم سے صلح ہوئی اور سلطان
آزردہ ہو کر قنوج چلا گیا جب شہنشاہین اقبال خان مارا گیا تب سلطان محمود دہلی میں آئے اور سلطان ابراہیم
نے دہلی پر چڑھائی کرنے کا قصد کیا تھا مگر راہ سے پھر آبا اور بھی چند لڑایاں لڑا آخر میں خانہ نشین ہوا اور چند
سال جو پنور میں رہ کر تکثیر زراعت میں کوشش کی اور سنہ میں وفات کی

سلطان محمود

۸۰۴ ۱۳۰۱ ۸۰۴ ۱۳۰۱

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور بڑل و نوال کے ساری خلقت کو خوشنود کیا اور خبر ارداد نصیر خان کی سکر کے کابل پر
چڑھائی کی سلطان مالوہ بمذنب نصیر خان آیا حضرت شیخ جائین لدھیانہ نے صلح کرادی اور سلطان محمود نے کئی بار
اوڈیسہ وغیرہ جا کر جہاد کیا اور تہخانے توڑے سنہ میں طرف دہلی کے متوجہ ہوا بہلول لودی قنوج تک پہنچا اور
دو تین مہینہ تک لڑائی رہی قطب خان لودی بھی علم بہلول لودی حالت شیخون میں شرفیوں کے ماتھے پر آگیا اسے جو پنور
بھیج دیا اور اسی لڑائی میں مرض موت گرفتار ہو کر وفات کی قبل اسکے باہم صلح ہو گئی تھی

محمد شاہ

۵۶۲ ۱۳۵۴ ۱۳۵۱ ۱۳۵۱

بعد باپ کے تخت نشین ہوا بہلول لودی دہلی سے بغرض فتحلاص قطب خان کے جو پنور پر چلا محمد شاہ نے بھی

کو قتل کیا اور کنارہ شہر سے دونوں لشکر نے خندق کو دوکر مقابلہ تیر و تفتنگ کا شروع کیا اندر اس مہم کے محمد شاہ نے کو حوالہ جو پور کو لکھا کہ حسن خان اُسکے بھائی کو قتل کرے بی بی راجی اُسکی ان منع آئی اُسے فریب سے مان کو بلا بھیجا بالآخر معلوم ہوا کہ وہ درپے قتل برادران ہی اُسکے بھائی سب ادھر ادھر بھاگ گئے ایک اسپین بہت لشکر ہبلول لودی آیا اُسے عوض قطب خان کا سمجھا اور مان اُسکی اُس سے بگڑ گئی اور لشکر جمع کیے مستعد کارزار ہوئی محمد شاہ ایک باغ میں محصور رہا تیر اندازی میں اسکو کمال تھا مگر جو تیر کش سے نکالتا تھا بے پیکان کے اُس تیر بے پیکان سے اپنی حفاظت جہا تک ممکن تھی کرتا رہا کسی کو اپنے نزدیک آنے نہ دیتا آخر دست بقبضہ ہو کر پھرتا ہوا ایک تیر حریف کا اُسکے گلے میں آ لگا اسی سے ہلاک ہوا

سلطان حسین

۱۶۷۳ ۱۶۵۸ ۱۶۴۳

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا قطب خان لودی کو خلعت دیکر دہلی روانہ کیا اور ہبلول لودی نے جلال خان کو چھوڑ دیا اور یہ شرط ہوئی کہ چار برس تک جانیمن سے لشکر کشی نہ ہو سلطان حسین نے مقوڑے و نون میں لاکھ سواری اور اسب پر چڑھائی کی اور راجہ سے فتح پا کر پیشکش لیا اور ستھ میں قلعہ بنارس کا بنا کیا دوسرے برس راجہ گوالیار پر فوج بھیج کر اپنا فرمانبردار کیا ستھ میں دہلی پر چڑھائی کی لاکھ سواری ساتھ تھے اور قریات قصبات لوٹنا جلاتا متصل دہلی کے پہونچا اور جہان کے اس طرف قیام کیا سلطان ہبلول نے رات کو دریا پار ہو کر شیخونہ اور سلطان حسین بھاگا بہت غنیمت ہبلول لودی کو ملی سلطان ہبلول نے اُسکی بیوی کو نہایت حرمت سے جو پور بھیج دیا پھر بھی کئی تیر دہلی پر چڑھا ہر شکست پائی آخر نوبت دار السلطنت بھی بہت ہبلول لودی کے آیا اور سلسلہ سلاطین مشرق تمام ہند آؤ کر سلاطین سندھ و ٹھٹھہ پایہ تخت اُنکا سندھ رہا

پہلے فتح اس ملک کی عماد الدین محمد قاسم نے کی جنگا ذکر بیان اشاعت اسلام ہند میں مذکور ہو اور قاسم نے قتلان فتح کیا تھا بعد اُسکے پھوغل میں راجگان ہنود کے راوہان کے راجگان دو قوم تھے سومرا و گجرات بعد سلطان محمود تغلق قوم سومر متا صل ہو گئی قوم گجرات غالب آئی پہلا شخص جسے بعد سلطان دہلی حکومت سندھ کی پائی مخاطب بہ جام ہوا کیونکہ وہ لوگ اپنے متین اولاد جمید کی بیان کرتے تھے اور پشت بہ پشت و باکی حکومت کرتے رہے جب نوبت جام نظام الدین کی پہونچی ستھ میں مطابق ستھ شاہ بیگ ازغون خان حاکم قندھار نے علی ترخان کو فتح جوار کے ساتھ اس طرف متعین کیا جام نظام الدین کو شکست ہوئی علی ترخان نے خیر فتح کی شاد بیگ لودی وہ فوراً وہان پہونچا اور اس علاقہ کو معتمدون کے سپرد کر کے قندھار واپس گیا اور جام نظام الدین میں بیمار ہو کر مر گیا اور جام فرید اُسکا بیٹا اُسکی جگہ جانشین ہوا جب بابر شاہ نے شاہ بیگ کو ہزیمت دی شاہ بیگ وہان سے بھاگ کر ٹھٹھہ آیا اور فرید

کو شکست دیکر خود حاکم دہانکا ہوا اور اسی سنہ میں فرغانہ روایان فرقہ جام کے تمام ہوسے جب ۲۰۰ سالہ مطابق ۱۵۲۳ء میں شاہ بیگ مراد اسکا بیٹا اسمعی حسین تخت نشین ہوا اور ۳۲ سالہ میں حصار ملتان کو فتح کیا اور قتل عام کر کے تمام ملتان کو ویران کر ڈالا اسی شاہ حسین کے عہد میں بابا یون شاہ بجزم عراق جس کے پاس پہنچے مگر آئے سے خاطر دہشت مناسب نہ کی وہ آرزو ہو کر دو برس اسی اطراف میں رہے اور ۴۹ سالہ میں عراق گئے اور شاہ حسین نے ایک زمانہ سلطنت کر کے ۶۲ سالہ میں قضا کی مطابق ۱۵۷۵ء کے اسکے کوئی اولاد نہ تھی مرزا ہسی قرخان اسکا سپہ سالار بادشاہ بنالو تیرہ برس سلطنت کر کے وفات کی ۷۵ سالہ مطابق ۱۵۷۵ء مرزا باقی اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اٹھارہ برس اسنے سلطنت کی ۹۹ سالہ مطابق ۱۵۷۵ء مرزا حاجی اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسی سنہ میں جلال الدین اکبر شاہ کی طرف سے غنائی ولد میرم خان اس طرف متعین ہوا اور بعد محنت لڑائیوں کے مرزا عالی عاجز ہوا اور اپنی بیٹی خانخانان کے بیٹے سے بیاہ دی اور اطاعت بادشاہ کی قبول کی اور حاضر خدمت ہو کر داخل امر ہوا جب سے یہ علاقہ تخت شان دہلی میں رہا۔

ذکر والیان ملتان

یہ علاقہ بعد فتح کرنے محمود دغوی کے اپنے ایک حالت میں رہا اور بعد ازین تخت میں بادشاہان دہلی کے رہا جب سلطنت میں بعد فرور شاہ تعلق طایف الملوکی ہوئی چن بے لٹانان کا کوئی حاکم نہ تھا ۸۰ سالہ میں اعیان شراف نے اس دیا کے شیخ یوسف قریشی متولی اور سجادہ نشین درگاہ حضرت بابا الدین ذکر کیا گو دہانکا بادشاہ بنایا تھوڑے دنوں بعد اسے سہرہ سرگردہ قوم لنگاہ جو انکا خسر تھا آئے شیخ کو گرفتار کر لیا اور خود بادشاہ بنا اور شیخ کو دہلی کی طرف نکال دیا سلطان بہلول لودی نے اپنی بیٹی لنگہ بیٹے کو بیاہ دی اور مدینہ لشکر ساتھ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا او سہرہ نے اپنے تین مخاطب بقطب الدین کیا اور تخت نشین وفات کی بعد اسکے اسکا بیٹا سلطان حسین بادشاہ ہوا اسنے حصار غوجیوت اور کوہ کو رو سکوت کو مسخر کیا اور صاحب قارو اعتبار ہوا اور بادشاہ دہلی سے صلح رہی اور روز یکشنبہ آخر صفر ۹۷۵ھ میں وفات کی مطابق ۱۵۵۸ء بعد اسکے پوتا سلطان محمود شاہ بادشاہ ہوا چند روز کے بعد چاہا کہ جام بارہ وزیر کو قید کرین وہ بھاگ کر حصار ہو میں مقیم ہوا اور سلطان سکندر لودی کے پاس ہتھانہ کیا سکندر لودی نے دولت خان حاکم لاہور کو بھیجا اور وزیر بادشاہ میں صلح کرادی ایک مدت تک اچھی طرح سے سلطنت کی ۱۰۱ سالہ میں شاہ حسین ارغون ملی ٹھٹھنے اپسر شکر کشی کی سلطان تجھن ہوا اور قلعہ داری میں مصروف تھا ہنوز کوئی تصفیہ جنگ نہ ہوا تھا ۱۰۳ سالہ میں وفات بابائی مطابق ۱۵۶۱ء بعد اسکے سلطان حسین اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اگر شاہ حسین اسطور سے قلعہ کو محاصرہ کیے رہا بالآخر ایسا تباہی محاصرہ کیا کہ محاصرین کی یہ نوبت پہنچی کہ کٹے کا گوشت کھاتے تھے اکثر خاقون سے مرگئے اکثر خندق میں گر کر جان ہی نقصان شاہ حسین نے قلعہ کو فتح کیا اور ایسا اس شہر کو ٹھکانا کر زمین کے نیچے بھی نام چاندی سونے کا ماتی نہ چھوڑا اور سلطان کو لاکھ لاکھ ساتھ لیکر ٹھٹھ گیا اور سلسلہ لنگاہ کا تمام ہوا جب وہ لوگ چلے گئے تو لوگ ادھر ادھر سے آئے پھر ملتان میں آباد ہوئے

اور لنگر خان لکھنؤ کو اپنا حاکم کیا سات آٹھ برس تک وہ حکمران رہا ۹۴۳ھ مطابق ۱۵۳۳ء مرزا کا مران بڑا دانا اور
شاہ نے جنگی جاگیر میں یہ سب صوبے تھے لشکر بھج کر فتح کیا اور لنگر لکھا ہی نے تابعداری قبول کی اور سلسلہ ملازمین میں آیا

ذکر سلطانین کشمیر حنبلہ لطیفہ

آخر زمانہ سلطنت راجگان میں راجہ سہد یو کشمیر کا راجہ تھا اور دار سلطنت کا نام سری نگر تھا اس راجہ کے زمانہ میں
ایک شخص سہی شاہ منیر کو نسب اپنا ارجن اہویہ ہے بتاتا تھا بلواس قلندری ۱۵۱۵ھ میں وہاں وارد ہوا اور راجہ کا
ملازم ہوا رفتہ رفتہ اسنے وزارت بائی اُسکے چار بیٹے تھے جمشید علی شیر شیر اشاک ہندوول جب سہد یو مر تو راجہ
بیٹا برجن ۱۵۲۸ھ مطابق ۱۵۳۶ء بجایے پدر راجہ ہوا جب راجہ برجن مر تو اُسکی زوجہ صاحب اختیار ہوئی شاہ منیر
نے ۱۵۳۸ھ میں مطابق ۱۵۴۶ء آئے لڑکر گرفتار کیا اور مسلمان بنا کر اپنے نکاح میں در لایا اور ایک رات دن اسکے
ساتھ صحبت کی کہ اُسے ایک قلعہ میں محبوس کیا۔

شاہ منیر سلطان شمس الدین

۱۳۵۰ ۷۵۰ ۱۳۴۶ ۷۴۷

بعد گرفتاری رانی برجن کے بادشاہ بنا اور قواعد اسلام بہت جاری کیے اور قوم کفار کے اندام میں سعی تبلیغ کی اور
قوم چمک اور مانگری کو بہت توفیق دی اور تین برس سلطنت کر کے وفات پائی بعد شاہ منیر کے یکے بعد دیگرے چار دین
بیٹے اسکے بادشاہ ہوئے اولاً جمشید ہوا اور شمس الدین لقب ہوا اُسے علی شیر سنال کے اندر مار کے بادشاہ ہوئے علی
نے اپنا خطاب علاؤ الدین کیا اور ۱۵۴۸ھ مطابق ۱۵۵۶ء از روئے تاریخ دیگر ۱۵۵۲ھ میں وفات پائی بعد اُسکے بشیر
اشاک بادشاہ ہوا اسکا لقب شہاب الدین ہوا اُسے ۱۵۵۲ھ میں وفات پائی بعد اُسکے جندال بادشاہ ہوا اسکا
لقب قطب الدین ہوا اس بادشاہ نے واسطے حضرت سید علی ہمدانی کے کشمیر میں ایک خانقاہ بنوائی تھی اور وہاں
قیام کی تکلیف دی تھی مگر آنے اور رہنے میں اختلاف ہو لیکن وہ خانقاہ اسی نام سے مشہور ہو اس بادشاہ نے
۱۵۶۸ھ مطابق ۱۵۷۶ء و بقولے ۱۵۷۸ھ مطابق ۱۵۸۶ء وفات کی

سلطان سکندر ربّ شکر

۱۳۶۶ ۸۱۹ ۱۳۹۳ ۷۶۶

بعد اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اور اسقدر ربّت اور تجا نے اس بادشاہ نے اپنے عہد میں توڑے کہ بت فلک مشہور
ہوا اور چاندی سونے کے تون کو گلا کر گئے بنوائے تجا نہ جگہ جو جب توڑنے لگا جسکی تعمیر کو زمانہ پانچ سو برس کل باج
کرتے تھے اُسکے توڑنے وقت دیواروں سے شعلے آگ کے بلند ہوتے تھے اور آوازیں مہیب آتی تھیں کہ دیکھنے والے
اور سننے والوں کو ہراس عظیم ہوتا تھا مگر اُس نے کچھ ہراس نہ کیا اور توڑنے کو کہا اُس تجا نہ کی بنیاد کے نیچے سے ایک ہندو

بھلا اور اسکے اندر سے ایک سختی تانبے کی اسپر تاریخ بنا مرقوم تھی اور اسوقت کے راجہ کا نام اور آخر میں یہ لکھا تھا کہ فلان بھری مین سکندر بت شکن بادشاہ کشمیر سے توڑ گیا سکندر نے کہا کہ اگر یہ خنچی دروازہ پر لگی رہتی تو واسطے جھلا نے خنچین اسوقت کے مین اسے ہرگز نہ توڑتا اس بادشاہ نے ترویج قواعد اسلام مین نام نہ کو ش کی اور اسکے وزیر نے بھی گرچہ وہ نو مسلم تھا اسے بادشاہ سے حکم حاصل کیا تھا کہ کشمیر مین جو مشرک ایمان لائے اس کے ساتھ رعایت کجائے اور دوسروں کو نکال دیا جائے اس سبب سے تفرقہ عظیم آبادی کشمیر مین پڑا بہتر سے ہندو بھاگ کر لاہور اور دہلی چلے گئے تیمور شاہ نے جب ملتان اور دہلی کو لوٹا تو سکندر شاہ کشمیر کے لیے تحفے بھیجے اور ملتان کو طلب کیا اسنے اولاً جواہرات وغیرہ بادشاہ کی نذر کون بھیجے اور خود بھی حاضری کا قصد رکھتا تھا کہ تیمور شاہ سمرقند چلے گئے اور یہ راہ سے پھر کر کشمیر آیا اور نہایت کامرانی سے بادشاہت کرتا رہا اور ۱۹۱۹ء مین جل طبعی مرا

سلطان علی شاہ

۱۸۲۲ ۱۸۲۶ ۱۸۱۶ ۱۸۱۹

بعد باپ کے بادشاہ ہوا محمد خان چھوٹا بھائی اسکا بھاگ کر پنجاب گیا اور شیخا کو کھیر سے فریاد کی سلطان علی شاہ پنجاب پر چڑھا لی کی بعد محاربہ شیخا کو کھیر نے اسے پکڑ لیا معلوم ہوئے کہ مر کچھ بنوین

زمین العابدین محمد شاہ

۱۸۶۲ ۱۸۷۷ ۱۸۲۲ ۱۸۲۶

بعد گرفتاری بھائی کے بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب زمین العابدین کیا ماریو کو خصال تھا اور فعال پسندیدہ رکھتا تھا کشمیر کو آباد کیا علما فضلا جمع کیے اور انصاف مین بہت کوشش کرتا تھا نہایت نیک نام بادشاہ ہوا ایک واقعہ غریب اس کے عہد کا یہ ہے کہ ایک وقت یہ بادشاہ ایسا بیمار ہوا کہ ابلانے ہاتھ علاج سے کھینچا اور زندگی سے یابوس ہوئے ایک جوگی فیر مع اپنے ایک چیلے کے وہاں آیا اور ایمان سلطنت سے کہا کہ تھوڑی دیر بادشاہ کو میرے ساتھ چھوڑو تو ہم چٹا کر دین لوگ یابوس تو تھے ہی امرانے ایسا ہی کیا جوگی امدا آیا اور خلوت کیا بعد چند ساعت بخومی کے دو چیلے جوگی کا اندر گیا اور لاش جوگی کی لیے ہوئے باہر نکلا اور کہا کہ بادشاہ اچھا ہو گیا اور میرے گرو نے اسکی بلا اپنے اوپر لی ہم اپنے گرو کی لاش لیے جاتے ہیں تو اسکی کچھ تدبیر و علاج کریں امر اور زور خلوت مین گئے تو دیکھا واقعی بادشاہ صحیح اور صاف بیٹھا ہے اور پھر کچھ خرنش ملی کہ وہ جوگی کون تھا اور اسکا چیلہ کھان لے گیا بعد اس کے بہت دن تک جیتا رہا اس کے تین بیٹے تھے جب سلطنت اسکی بہت زمانہ تک رہی تو تینوں بیٹوں مین خلاف ہوا اور بہت خونریزی اور تندی چھ برس تک رہی بادشاہ نے حاجی خان اپنے بھیلے بیٹے کو ولیعہد کیا اور آدم خان بڑے بیٹے کو بیدخل کر دیا اور بہرام خان چھوٹے بیٹے کو تابع حاجی خان

کے کیا آدم خان نے چند بار محاربہ کیا مغلوب رہا حاجی خان نے موافق مزاج باپ کے امر کو رضا مند رکھا بسبب کبر سخی
بادشاہ کے ملک میں رونق نہ رہی تھی حاجی خان نے کوشش ایمن برابر کی اس بادشاہ نے بعد سلطنت باون برس کے
وفات کی۔

حاجی خان النخاطب بہ سلطان حیدر

۱۸۷۶ء ۱۸۷۷ء ۱۸۷۸ء ۱۸۷۹ء

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور سلطان حیدر خطاب کیا اور بہرام خان اپنے چھوٹے بھائی کو علاقے قیسر حاصل دیے اور
امرا بہت جو دو بدل کیا اور پیش میں مصروف ہو اور شرب دوام کی عادت کی اور حالت نشہ میں کونٹھے سے گر کر مر گیا

سلطان حسین

۱۸۸۰ء ۱۸۸۱ء ۱۸۸۲ء ۱۸۸۳ء

بعد باپ کے تخت نشین ہوا اور سلطان حسین لقب ہوا اور اسکندریہ سے نوشہری میں قیام اختیار کیا بہرام خان اپنے
بچا مع اپنے بیٹے یوسف خان کے دہلی چلا گیا بعد چند روز کے بہرام خان کشمیر چڑھ آیا اور ہزیمت پائی اور مع اپنے
بیٹے کے گرفتار ہوا بہرام خان کی آنکھ میں سلاخی پھر عروا دی اور یوسف خان کو قید کیا اور وزیر عہدہ کو موقوفہ کے
اپنے سسر کو وزیر کیا اسے بہت امر کو قتل کیا اور اکثر امرا بھاگ کر متفرق مقاموں میں چلے گئے اور سلطان حسین
بیاد ہو کر مر گیا وقت وفات کے اسے وصیت کی کہ میرا بیٹا خرد سال ہے یوسف خان کو قید سے نکال کر بادشاہ
کرنا اور میرے بیٹے کو ولیعہد کر دینا

سلطان محمد شاہ بن سلطان حسین شاہ

۱۸۸۴ء ۱۸۸۵ء ۱۸۸۶ء ۱۸۸۷ء

بعد وفات سلطان حسین کے سید حسن وزیر نے خلافت وصیت اسکے بیٹے ہفت سالہ کو بادشاہ بنایا اور خود مملکت
ہوا اور امرا کے دست ظلم سے عاجز آئے آخر باغ نوشہری میں اُسے اور قیس آدمیوں کو اس کے غدر کے قتل کیا اسی شب کو
سید محمد پسر سید حسن نے یوسف خان کو قتل کر ڈالا امرا کے کشمیر خیر پاکر اسپر لشکر کشی کی اور بہت لوگ خرقین کی مد
کو جمع ہوئے سخت لڑائی ان میں بعض گمراہ ان میں سے متحد ہو کر فتح خان ولد آدم خان کے ساتھ ملے جو اس وقت
پنجاب میں تھا اور فتح خان اور محمد شاہ سے بہت لڑائی ان ہوئیں چوتھی مرتبہ فتح خان نے فتح پائی اور محمد شاہ کہیں
چھپ رہا بعد بغیر ان محمد شاہ کے فتح شاہ بادشاہ ہوا اور فتح شاہ خطاب کیا اسی زمانہ میں زمینداران نے محمد شاہ کو
گرفتار کر کے اسے دیا اسے صلہ رحم کے خیال سے اسے قتل نہ کر کے قید کیا اور کارپردازان پر تائید کی کہ کسی طرح کی
تکلیف نہ ہو جو حاجت ہو پو پچاویں اسی بادشاہ کے عہد میں شیخ الدین عراقی کہ مریدان سے حضرت امیر قاسم نواز کے

نئے عراق سے تشریف لائے انجماعت صفیون اور میدون کی آنکھ ساتھ قحی خرابی اور اندام محابہ کفار میں کوئی
 و قعدہ نہ چھوڑا اور بہت اہل کشمیر آنکھ مرید ہوئے جب ایک مدت سلطنت فتح شاہ کو گدڑی ملک اجنبی اور ملک بامحمد شاہ
 کو مجلس سے نکال کر ہندوستان لے گئے اور بھی امر فتح شاہ سے علیحدہ ہو کر ساتھ اسکے لے محمد شاہ چڑھ کر آیا اور فتح شاہ
 سے لڑا فتح شاہ ہزیمت پائی اور ہندوستان بھاگا ڈومینہ کے اندر فتح شاہ پھر کر آیا اور محمد شاہ کو ہزیمت دیکر تخت نشین
 ہوا اور محمد شاہ ہندوستان بھاگا بارہ دگر پھر محمد شاہ نے آکر فتح شاہ پر فتح پائی فتح شاہ پھر بھاگا اور ہندوستان میں مچھا
 اور محمد شاہ پھر تخت نشین ہوا سکندر خان ولد فتح خان نے سلطان ابراہیم سے مدد لیکر کشمیر چڑھائی کی مگر ہزیمت پائی
 اُسے سکندر کی آنکھ میں سلائی پھر ددی بہ بات ملک کا جی حکم بہت گران گذری محمد شاہ کو قید کر لیا اور اسکے
 بیٹے ابراہیم شاہ کو بادشاہ بنایا اُس محمد شاہ کی سلطنت میں بہت انقلاب رہا اسی زمانہ میں بابر شاہ نے سلطان ابراہیم
 لودی پر دہلی میں فتح پائی تھی ابدال ماکری ملک کا جی کے تسلط سے عاجز ہو کر ہندوستان میں بھاگا تھا بابر شاہ کے
 حضور میں حاضر ہوا اور نہایت فصاحت و بلاغت سے عرض دعا کیا بادشاہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ حضور
 بھی ایسے لائق لوگ ہوتے ہیں اور خلعت دیا اور مدد دی وہ مدد لیکر وہاں سے چلا اور نازک شاہ ولد فتح شاہ جو
 ہندوستان میں آ رہا پھر تھکا اسے ساتھ لیکر ابراہیم شاہ پھر چڑھائی کی اور فتح پائی اور نازک شاہ کو بادشاہ بنایا اور
 ابدال ماکری وزیر ہوا اسکے ہاتھ سے امر عاجز ہوئے اور پھر محمد شاہ کو بازو قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا جب شاہ
 مرے اور ہمایون شاہ تخت نشین ہوئے اور یہ علاقہ جاگیر میں مرزا کامران کے آباؤ اجداد علی وغیرہ سرداران شاہزادہ نے
 کشمیر پر چڑھائی کی اور تمام کشمیر و علاقہ کو لوٹ لیا محمد شاہ پہاڑوں میں جا چھپا اور لشکر کشی کشمیر کو خراب و غارت
 کر کے لاہور چلے گئے پھر محمد شاہ آکر تخت نشین کشمیر ہوا ۳۹۱ میں بادشاہ کا شغری کشمیر پر چڑھائی کی محمد شاہ بے جنگ
 کے بھاگا اور پہاڑوں میں جا چھپا کا شغریوں نے پھر کشمیر کو خوب لوٹا اور اطراف کو جلا دیا اور زمین کے دقائن تک
 کھود کر لوٹے ملک کا جی حکم ہندوستان سے آیا اور ملک ابدال کو پہاڑوں سے بلوایا اور کا شغریوں سے سخت لڑایا
 ہوئے بالآخر صلح ہوئی محمد شاہ نے اپنی بیٹی شاہ کا شغری کو بیاہ دی اور بھتیجے کشمیر کے دیے اور محمد شاہ پھر فلک آبادی
 کشمیر میں مصروف ہوا اسی سال سخت قحط و بخرستارہ دم داکر کشمیر میں ہوا بہت لوگ کشمیر سے بھگ گئے بادشاہ
 محمد شاہ بھی مرگ طبعی سے مر گیا

سلطان الدین ولد محمد شاہ

۱۵۳۸ ۹۴۵ ۱۵۳۷ ۹۴۴

باب کے تحت نشین ہوا اتھوڑے دنوں کے بعد اسے معزول کر کے مارک شاہ کو تخت پر
 بٹھایا۔

مارک شاہ کشمیری

۹۴۵ ۱۵۳۸ ۹۵۸ ۱۵۵۱

ہر چند نازک شاہ نے بعد تخت نشینی کے امرا کے ساتھ سلوک پسندیدہ کیا لیکن چونکہ آب و گل کشمیر میں اتفاق کی
خیمہ بھئی پھر ابراہیم مختلف ہوئے ۱۵۳۸ء میں عرصہ اشت بھنور ہمایون شاہ باستانے شیر کشمیر کے بھیجی ہو وقت
ہمایون شاہ شیر شاہ کے ہاتھ سے بھاگے پھرتے تھے توجہ نہ کی خود نہ جا کر مرزا جیدر د غلات کو متعین کر دیا اور خود
سندھ کی طرف گیا مرزا جیدر نے جا کر کشمیر پر قبضہ کر لیا اور سکھ و خطبہ بنام بادشاہ پڑھا کاجی حک ہندوستان میں آیا
اور شیر شاہ کی ملازمت کی اور با پتھرا رسوا رنگا میں مع حسین خان غروانی سرواشر خان کے لیکر کشمیر گیا مرزا جیدر نے
مقابلہ کیا افغانان نے ہزیمت پائی ۱۵۳۹ء میں مرزا جیدر اپنے بیٹے کو سری نگر میں چھوڑ کر ہندوستان کی طرف آیا اور
چند قلعہ فتح کیے ۱۵۴۰ء میں رنگی حاکم اسپنہیٹے کے طمعہ تیغ مرزا جیدر ہوا اور ۱۵۴۱ء میں مرزا جیدر نے بہت ک
فتح کیا اور بہت سی لڑائیاں رہیں قوم حاکم برابر لڑائی بالآخر ایک روز کشمیر یون نے عین بازار پر پٹنہ باد میں شہنشاہ مار مار
باہر نکلا ایک ترنگا کہ مرگیا اور ۱۵۴۱ء میں مارک شاہ کو پھر لاکر تخت پر بٹھا دیا اور امرائے تہامی ولایت کشمیر باخود
تقسیم کر لیا اور نازک شاہ کے نصیب میں سواے نام سلطنت کے کچھ نہ رہا بالآخر نازک شاہ کو قید کر لیا اور ابراہیم
ولد محمد شاہ کو بادشاہ بنایا پھر وہ ان کے امرا میں مخالفت ہوئی اور ابراہیم لپے اور ابراہیم شاہ کو ۱۵۴۲ء میں معزولی کئے
اسمعیل شاہ کے بھائی کو بادشاہ بنایا یہ دو برس بعد مرگیا اور اوایل ۱۵۴۳ء میں حبیب شاہ ولد اسمعیل شاہ تخت نشین ہوا
اور غازی خان حاکم وزیر ہوا اور پوری سلطنت اس کے اختیار میں رہی چند لڑائیاں امرائے ہمایونی اور اکبری سے بھی
ہوئیں مگر مظفر و منصور ابا بیچ برس بعد غازی خان نے حبیب خان کو قید کر لیا اور خود بادشاہ بنا اور سلسلہ بادشاہ
بسرول بادشاہ کشمیر کا منقطع ہوا وہ تو جس تک سلطنت غازی خان میں رہی بعد اسکے طائفہ حکان فرمان دے کشمیر سے

۹۴۶ ۱۵۶۱ ۹۵۱ ۱۵۶۲

غازی خان حاکم

یہ دو برس بادشاہ رہ کر کبرض جہاں ۱۵۴۳ء میں مرگیا اور حسین شاہ حاکم آسکا بھائی تخت نشین ہوا اسنے ۱۵۴۳ء میں احمد خان
اپنے برادر زادہ کی اور نصرت خان وغیرہ کی آنکھ میں سلائی پھوادی اکبر شاہ کے اہلی اس کے پاس آئے بہت تعظیم کی اور
اپنی مٹی مع تحفہ و ہدایا بادشاہ کے در کوبھیجی بادشاہ نے نذر قبول نہ کی اور نہ اسکی بیٹی کو داخل محل کیا حسین شاہ کو اس قسم
اسہال دسی ہوا عین حالت اشتداد مرض میں علیخان نے اسپر مخرج کیا اور بادشاہ نیاہ واقعہ ۱۵۴۴ء میں
ہوا اسکے عہد میں درشتہ میں غلامی اور قاضی صدر الدین اکبر شاہ کے حضور سے بزم اہلی گری آئے اسنے بھی بہت تحفے
اور اپنی برادر زادہ بادشاہ زادہ کے لیے بھیجی اور ۱۵۴۵ء میں کشنوار پر لشکر کشی کر کے فتح پائی اور راجہ کی مٹی کو لیکر سری نگر
آیا اور ۱۵۴۶ء میں سخت قحط کشمیر میں پڑا ایسا کہ ہزاروں خلقت بھوکھ سے مر گئی اور علی شاہ جو کان باری میں گھوڑے سے

لیکر کر گیا یوسف خان اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اہل سلطنت میں اس کے فتنہ و فساد عظیم کشمیر میں ہوا اسد مبارک خان نام ایک امیر نے دہان کے یوسف خان کو بہت دی اور خود بادشاہ بنا کھوڑے دن نہ گزرے تھے کہ لوہر جگ اسے شکست دیکر بادشاہ بنایوسف خان دہان سے بھاگ کر حضور میں اکبر شاہ کے آیا اور استمداد چاہی بادشاہ کے حضور سے راجہ مان سنگھ گچھو بہت متعین ہوئے اسنے جا کر لوہر جگ کو قید کر لیا اور پھر تخت نشین ہوا بعد ازاں حکم بادشاہی ہوا کہ یوسف شاہ حضور میں حاضر آوے اور راجہ بھگوا اور اس کو حکم تسخیر کشمیر نافذ ہوا راجہ بھگوا انداس نے جا کر مصالحو کیا یہ مصالحو پسند خاطر اکبر شاہ نہ ہوا چار یوسف شاہ حضور میں حاضر ہوا اور داخل آمر ہو اور ۹۹ شرطیں مطالب ۵۸۰ سے یہ علاقہ تخت شاہان دہلی رہا۔

اذکر سلاطین عماد شاہیہ جنکا پایہ تخت صوبہ برار و دکن میں حصار کاویل تھا

اول شخص اس طبقہ میں فتح احمد عدا شاہ ہے یہ بھی بمحکمہ غلامان بہمنی کے تھا اور عماد الملک خطاب اور طر خدار برار مقرر ہوا تھا سلطان محمود بہمنی کے وقت میں جیسے اور غلامان بادشاہ بن بیٹھے تھے یہ بھی در ۹۸۰ مطابق ۱۵۷۲ء برار میں بادشاہ بنا اور دوسرے شاہان دکن کے ساتھ کہ وہ سب بھی غلامان بہمنی سے تھے مصالحت کر لی سلطان محمود بہمنی جب ایتھ سے امیر برید بہمنی کے بھاگ کر عماد الملک کے پاس پہنچا تھا تو اسنے پورے طور سے مدد کی تھی اور لشکر جبار لیکر واسطے لڑائی کے نکلا تھا مگر جب دونوں لشکر مقابل ہوئے محمود شاہ نے گھوڑے کو کوڑا مارا اور لشکر امیر برید میں چلا گیا اور گرفتار ہو گیا عماد الملک واپس اپنی جگہ چلا آیا جب فتح احمد عدا شاہ مرا اور اسکا بیٹا علاؤ الدین تخت نشین ہوا چونکہ اس سے اور اسمعیل نظام شاہ سے قلعہ امور پور ایک مخاصمت ہو گئی تھی اور اسکی فوج نے بہمنیت پائی تھی اور بغیر میران محمد شاہ خاردنی حاکم خاندیس کے بہادر شاہ گجراتی سے طالب مدد ہوا بہادر شاہ گجرات سے ۹۹۰ میں لشکر جبار لیکر چلا احمد نگر کو ٹوٹا اور جلایا اور سو اور دولت آباد میں خیرام نصب کیے اور ارادہ رکھتا تھا کہ برابر کو بھی قبضہ کرے علاؤ الدین نے دیکھا کہ یہ تو لینے کے دینے پڑے اسنے حاکم خاندیس کی بہت بجا جت اور خوشامد کی تب سلطان بہادر شاہ اس ارادہ سے باز آیا اور وہ دہان سے احمد آباد چلا آیا چند روز تک بہادر شاہ کا خطبہ احمد آباد اور برار دونوں جگہوں میں ہوا کیا بعد اسکے حکام و کن نے باخود ہا صلح کر کے سب نے لڑائی باخود ہا مو قوف کی جب علاؤ الدین مر گیا دیر احمد شاہ اسکا بیٹا تخت نشین ہوا جب دیر احمد شاہ مرا تو اسکے غلام بقا دل خان نے برہان عماد شاہ طفل صغیر کو مروا اسکے کہ بادشاہ بنایا اور خود محیط امور سلطنت ہوا چند سے کے بعد اسکو مع جمع اولاد عدا شاہی کے قید کر لیا اور خود بادشاہ بنا اس خیر کو سکر قرضی نظام شاہ لشکر جبار لیکر برار میں پہنچا اور باخود ہا لڑائی ہوئی بقا دل کو تباہت ہوئی اور وہ قلعہ گیر ہوا مر قرضی نظام شاہ بہت عنایت لیکر احمد نگر چلا آیا اور چنگیز خان سپہ سالار کو

حصار پر ممکن کر آیا آسنے دو برس محاصرو کے بعد قلعہ ہارنا لہ و حصار کا دیل کو فتح کیا اور بقا دل خان و خیر خان
 آسکے بیٹے کو جو سپہ سالار تھا اور برہان عا دشاہ اور دوسرے چالیس آدمی کو اولاد عا دشاہیہ سے پکڑ کر مرنے
 نظام شاہ کے پاس بھیجا مرنے نظام شاہ نے سب کو ایک قلعہ متعلقہ احمد نگر میں قید کیا اور ایک ہی رات ۵
 سب اسی قلعہ میں مکر رہ گئے مسئلہ مطابق ۹۸ھ شہزادہ مراد نے اسی طرف پڑھائی کی مگر آسنے اسی
 نواح میں کثرت شرب و دام کے سبب سے وفات پائی مسئلہ مطابق سن ۹۸ھ اکبر شاہ نے وہ علاقہ
 شہزادہ ذانیال کو دیا شہزادہ دانیال و خانخانان وہاں گئے اور احمد نگر اور ہار پر قابض ہوئے جسے
 یہ علاقہ تخت شاہان دہلی رہا

ذکر سلطنت برید شاہیان جنکا پایہ تخت احمد آباد بندر تھا۔

پہلا بادشاہ اس علاقہ کا قاسم برید تھا یہ بھی یکے از غلامان محمد شاہ بہمنی کے تھا رفتہ رفتہ مرتبہ امارت کو پہونچا بعد
 سلطان محمود بہمنی ۹۸ھ مطابق ۹۸ھ محمود شاہ کو بندر میں چھوڑ کر طرف اڈیسہ کے گیا اور قندھار اور کابل
 وغیرہ میں اپنے نام کا خطبہ پڑھا اور دوسرے بادشاہان دکن سے مصاحبت کر لی اور بارہ برس سلطنت کر کے
 قضا کی آسکے بعد ۹۸ھ مطابق ۱۰۰۸ھ میں امیر برید اسکا بیٹا تخت نشین ہوا اولاد بہمنیہ کو ہمیشہ قید میں رکھتا
 جب کوئی نسل بہمنیہ سے باقی نہ رہا سلطنت بندر پر جلوس کیا اور عیش میں پڑا عادل شاہ بیجا پور نے اس پر
 چڑھائی کی اور قلعہ کو گھیر لیا امیر برید اپنے بیٹے علی برید کو قلعہ میں رکھ کر خود دگر کی طرف گیا جب محاصرہ
 سخت ہوا اور محصوران تنگ آئے تب امیر برید لشکر لیکر واسطے کمک اپنے بیٹے کے چلا راہ میں بجات نشہ
 وہ اسد خان لاری سردار عادل شاہیہ کے ہاتھ آگیا آسنے عادل شاہ کے پاس پہونچا یا عادل شاہ نے
 ایک محفل ترتیب دی اور باقی مست منگا کر اسے ڈال دیا باقی نرم نرم اسے اپنے سوئد سے مس کرنا تھا اسی
 درمیان میں کہ خلقت کثیر جمع تھی علی برید کی طرف سے ایک شخص پیغام لایا کہ اسکی جان بخشی کجائے او قلعہ
 لے لیا جائے مگر عورتوں سے کوئی مزاحم نہ ہو جس قدر زور و جاہدہ زیر برقع و چادر لے بیکیں لیجاوین عا دشاہ
 نے قبول کیا سب عورتیں قلعہ سے نکل گئیں عادل شاہ نے قلعہ میں داخل کر لیا جو کچھ وہاں سے نقد و جنس و جاہر پایا
 سب خلائق پر لٹا دیا خود کچھ نہ لیا اور امیر برید کو ساتھ لیکر بیجا پور آیا بعد چند کے کسی کی سفارش سے ملک بخشی
 کی ودا احمد آباد آکر پیرانہ سالی میں بادشاہ ہوا اور ۱۰۵۵ھ مطابق ۱۰۷۵ھ میں بعد پنتالیس برس سلطنت
 کے وفات کی اور علی برید اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اس کے عہد سلطنت میں برہان نظام شاہ نے اس ملک کی طرح کی
 اور لشکر اس طرف بھیجا اور اڈیسہ اور دگر اور قندھار پر کہ نہایت آباد تھا قبضہ کر لیا علی برید کے ہاتھ
 میں بہت نقد و ملک رہ گیا مجبور ہو کر علی عادل شاہ سے اور سلطان بیجا پور سے مدد چاہی علی عادل شاہ کہ

شہوت رانی میں حریص تھا اسنے لکھا کہ فلان فلان خواجہ سرا کہ وہ نہایت باجہل تھے بھیج دو تب ہم دس ہزار لشکر تھاری مدد کو بھیجیں چنانچہ اسنے دونوں خواجہ سرا بھیج دیے اور اسنے دس ہزار لشکر مدین بھیجا لشکر ہمنو راہ میں تھا کہ ایک خواجہ سرا نے ہمیں سے علی عادل شاہ کو چھری سے مار ڈالا جب لشکر میں یہ خبر پہنچی وہ واپس آئے بعد ازیں علی برید کو کبھی شاہان دکن سے لڑائی کبھی صلح رہی اور ستلہ مطابق سنہ ۹۱۵ھ میں جل طبعی سے مرا اسنے بھی پنتا لیس برس سلطنت کی اسکے بعد اسکا بیٹا ابراہیم برید تخت نشین ہوا اور سات برس سلطنت کر کے وفات کی اسکے بعد اسکا چھوٹا بھائی قاسم برید تخت نشین ہوا تین برس کے بعد یہ بھی مرا عاید نے سنہ مطابق سنہ ۹۱۶ھ میں علی برید شیر خوارہ کو اسکے بادشاہ بنایا اور اقطاع ملک پر امرائے قبضہ کیا بعد چندے با خود ہامرا میں اختلاف ہوا یہ خبر پا کر امیر برید ایک شخص اس خاندان کا آکر مسلط ہوا اور چاہا کہ اس طفل شیر خوارہ کو مار ڈالے اسکی مان اسے بھاگی کہ اسکی بچہ خبر نہیں ملی اور امیر برید وہاں کا بادشاہ ہوا بعد اسکے عادل شاہ و قطب شاہ نے تمامی علاقہ برید شاہیوں پر قبضہ کر لیا آخر سلطنت میں شاہجہان کے ہاتھ پر شہزادہ عالمگیر کے یہ علاقہ فتح ہوا جب اسنے متعلق سلاطین دلی رہا۔

ذکر ناظران و شاہان اودھ کہ پایہ تخت انکا کھٹو تھا

شخص اولین ان میں نواب سعادت علی خان برہان الملک تھے سنہ مطابق سنہ ۱۱۰۰ھ میں یہ دلی میں آئے اور بادشاہ تک پہنچے دو زمانہ محمد شاہ کا تھا رفتہ رفتہ امیدوار وزارت ہوئے خاندان شیخ عبدالرحیم خان جو عہد اکبر شاہ سے وہاں مامور تھا کچھ سرکش ہو گیا تھا یہ لکھنؤ میں متعین کیے گئے شیخ زادوں نے کچھ قوت پر کی لکھنؤ میں یغیمہ میں رہے اور ان سے بھی کوئی مذہب نہ ہو کی آخر فریب کی راہ سے شیخ زادوں سے دوستی کی اور انکو دعوت میں بلایا اور کمین میں سواران متعین کر دیے ان سواروں نے سب کی خبر لے لی اور انھوں نے اودھ پر پورا تسلط کر لیا اور سنہ ۱۱۰۰ھ میں وفات پائی

نواب منصور علی خان صفدر جنگ

یہ برہان الملک کے نواسے تھے بجائے نانا کے سرفراز ہوئے اور منصب وزارت بھی پایا بڑا دلیر اور صاحب تدبیر تھا احمد ابدانی کے تھلکہ میں ساتھ شہزادہ احمد کے اسی لڑائی میں داو شجاعت کے بعد فتح کی شہزادہ کے ساتھ دلی جاتا تھا راہ میں وفات محمد شاہ کی خبر پائی فوراً قبل شہرت عام کے شہزادہ احمد کے سر پر تلج رکھا اور نذر دی اور سب سے نذر دوائی دلی پہنچ کر مخالفان ہلوی کو فریب سے قتل کیا اور وہیلیوں نے شورش کی لاکھوں آدمی اس ہنگام میں فریقین کے قتل ہوئے صفدر جنگ نے باعانت افواج سوچ ل جا ط

و مرہ و بھر تو رنج و جنگ کی بعد فتح و صلح پھر صفدر جنگ شاہ جہان آباد لوٹ گیا چونکہ اُمرائے صفدر جنگ سے بادشاہ کے دراج کو برہم کر رکھا تھا تنگ ہو کر اپنے ملک بمقوضہ میں چلا گیا اور پندرہ برس تک فیض آباد کو دارالحکومت بنا کر رہا اور وہیں وفات کی تینیس برس سلطنت کی

جلال الدین محمد شجاع الدولہ

۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳

چھتیس برس کی عمر میں تین سو اودھ مقام فیض آباد میں ہوئے ابتدا میں مصروف عیش تھے اور اسی زمانہ میں اقتدار انگریزی نے ترقی پائی بعض عمائد اُمرائے یہ چاہا کہ شجاع الدولہ کو موقوف کر کے محمد علی خان برادر زادہ صفدر جنگ کو آلہ آباد سے لا کر رئیس بنادین ہو سکے صاحبہ مانع ہوئیں اور شجاع الدولہ نے بھی ترک عیش کر کے ریاست کے کام میں دل لگایا اور اسی زمانہ میں سلطنت دہلی میں تزلزل محمد علی گھر غلام کو اُمرائے خارج کرنا چاہا وہ اس سبب سے آلہ آباد میں چلے آئے مرہٹوں نے پچیس لاکھ سپاہ سے دہلی کو گھیر لیا احمد شاہ درانی مدکوشہ دہلی کے آیا شجاع الدولہ اور دوسرے صوبہ داران بھی لشکر درانی میں آئے اور سخت لڑائیاں بمقام پانی پت مرہٹوں سے ہوئیں اور مرہٹوں کو ہزیمت ہوئی بعد اس ہنگامہ کے شجاع الدولہ اپنی ریاست میں آئے اور داد گسٹری دینے لگے اور حدود بھی اس صوبہ کا ماقبل نواب سے بٹھا گیا اور بھی اس نواب کے عہد میں بہت لڑائیاں ہوئیں ایسی کہ ریاست میں کچھ تزلزل آگیا مگر یہ نواب اپنے دم سے نہایت شجاع اسم با سنے تھا بندہ لکھنڈیوں سے لڑائی ہوئی اسمین نواب کو ہزیمت ہوئی بعد ازیں احمد خان بیکس سے لڑائی ٹھنی اور لشکر قنوج میں جمع ہوا کہ نواب نجیب الدولہ نے جو وزیر دہلی تھے آکر فیاض میں صلح کرادی اور انگریزوں سے چند لڑائیاں ہوئیں بالآخر سال ۱۷۷۵ء میں انگریزوں سے اس شرط پر صلح ہوئی کہ چھ آنہ آمدنی ملک سرکار انگریزی میں داخل ہو اور وٹل آنہ پر نواب متصرف ہوں اور عامی ملک نواب کا نواب کے دخل میں رہے بعد مصاحبت انگریزوں کے اودھ کی ریاست کو زور ہوا بلکہ موروثی اور خود اختیاری ہو گئی آمدنی اس صوبہ کی وقت شمول فرخ آباد کے دو کڑو رستر لاکھ تھی اسمین سے فرامی لاکھ پانچ آنہ حصہ کے سرکار انگریزی میں جاتا تھا جو بیسویں ذیقعدہ ۱۱۸۵ھ کو وفات کی۔

نواب آصف الدولہ بہادر

۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷

چوبیسویں ذیقعدہ کو مندرجات پر بیٹھے اور دارالحکومت اپنا لکھنؤ قرار دیا فیاضی اس نواب کی مشہور عام ہو یہ مثل زبان رد انام ہو جسکو دلاوے مولا اُسے دے آصف الدولہ چونکہ اسی زمانہ میں سلطنت دہلی پر زور

مقتا سکھوں نے ملک میں تعصب مذہبی بہت پھیلایا تھا اور بھی دوسرے اطراف میں انواع انواع کے فساد تھے ہر طرف
سے اہل دانش و فرہنگ و صاحب علم و جوہر فیاضی نواب کی سکر جمع ہوئے لکھنؤ کہ قبل اُس کے ایک قصبہ شہر نام تھا
اچھا بھلا چنگا ایک شہر نادر بن گیا اور آصف الدولہ نے بہت عمارتیں بنوائیں رومی دروازہ و امام باڑہ وغیرہ
اِس نواب کے عہد میں پورا تسلط رہا کوئی جھگڑا لڑائی نہ تھی سعادت علیخان نے بہت چاہا کہ ہم سند نشین ہوں
یہ نہو سکے ان فرض نہایت کامرانی کے ساتھ اراکون برس عمر طر کر کے ۲۸۔ ربيع الاول کو وفات کی اور اپنے جنازہ
امام باڑہ میں مدفون ہوئے بعد آصف الدولہ کے وزیر علیخان مست نشین وزارت ہوا آدمی بخصلت تھا بفضل حسن
اور میان تجسین وغیرہ اپنی حفظ جان کی غرض سے دشمن وزیر علی کے ہوتے دھر سعادت علی خان سے انگریزوں
وعدہ کیا تھا کہ بعد آصف الدولہ کے تم جانشین ہو گے ایک محضر شرعہ عدم فرزند می وزیر علی کے درست ہوا اسپر بیگم
صاحبہ نے بھی مہر کی آخر الامر سر جان اور صاحب نے وزیر علی کو اپنی کوٹھی پر دربار عام میں بلایا اور نظر بند کر کے
بنارس بھیج دیا اور عین لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوا بان لہی ذاتی تشرارت سے وہ نہ گذرے رئیس بند لکھنؤ سید جیا
وغیرہ سے خط و کتابت رکھتا تھا بنارس سے کلکتہ جانے کا حکم ہوا کلکتہ میں بھی چیری صاحب کو ہلاک کیا سپاہ
انگریزی نے گھیرا وہاں سے بھاگا لوگ تعاقب میں دوڑے یہاں تک کہ وہ جو پور پہونچا دلی جو پور نے انگریزوں کے
حوالہ کر دیا وہاں سے لا کر کلکتہ میں قید کیا کہ قید ہی میں مر گیا اگر اراکین مرزا وزیر سے نہ خلاف ہوتے
تو یہ صورت نہ ہوتی

یمن الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان				
۱۸۱۸	۱۲۲۹	۱۷۹۷	۱۲۱۲	

عہد آصف الدولہ میں یہ لکھنؤ سے بنارس آکر رہے اور عین لاکھ روپیہ سالانہ صرف سرکارا دودھ سے پاتے تھے
بڑے دشمندار سطورا نہ تھے اور بڑے ادیب سچان وقت اپنی فکر سے ایک دم خاف نہ رہتے تھے کلکتہ جا کر
کونسل میں دعویٰ دار ریاست آبا می ہوئے کونسل نے اُنکے دعویٰ کو تسلیم کر کے بعد آصف الدولہ کے موعود کیا
کلکتہ سے آکر پھر بنارس میں مقیم رہے جب خبر وفات آصف الدولہ دستند بینی وزیر علی سنی فوراً بجرہ پر سوار
ہو کر کلکتہ روانہ ہوئے راج محل پہونچے تھے کہ خطوط تفضل حسین کے بنام مولوی سدن اس مضمون کے
پہونچے کہ نوا لصاحب تشریف لائیں یہاں دشمن کا کام تمام ہو فوراً وہاں سے پلٹے اور کانپور پہونچے
یہاں جس شب کو وزیر علی گرفتار ہوئے اُس کے دوسرے دن صبح کو تباہیچ فیضی شجیان بڑے محل و شان سے
داخل لکھنؤ ہوئے پہلے دولتخانہ میں گئے اور ہو بگھیا جہ کو نذر دی پھر سند وزارت پر بیٹھے اور پہلا کام
یہ کیا کہ بعض نقد کے چھ آنہ ملک سے سرکار انگریزی کو علاحدہ کمال دیا جس میں صوبہ آبداد و فرخ آباد و عظم گڑھ

وگو رکھو رو غیرہ تعاقباتی اپنے سخت میں رکھا جب تقسیم سے فراغت پائی اُس وقت پینتالیس برس کا سن تھا ایک برس کا ل ہر ایک شخص کے چال و چلن کو دیکھا کیے اور کبھی اہلکار سے خبر نہ ہوے جو جب کا جی چاہتا تھا کرتا تھا اور دل میں رکھتا تھا زبان پر نہیں لاتا تھا مبادا وزیر علیخان کی نوبت ہو کوئی رئیس یا بادشاہ دہاکا و اجداہ تک ایسا بیدار مغزو ہوشیار نہ ہوا جب حسب طرف سے طبیعت مطمئن ہوئی تفضل حسین خان کو ہمراہ وکالت کلکتہ روانہ کیا اور جس سے جس سے دل میں کھٹکا تھا سب کو سزا دی اور انتظامات کو ایک طور پر یک دیا خفیہ نوٹس مقرر کیے ہر کار کی خبر رساں بچتے ہوئے سوئے جا گئے وقت یہ وقت زبان فرین پہنچاتے اور اگر کاش کوئی غلط خبر پہنچنا تو سزا سے سخت پانا عدالت کے حکم مقرر کیے تھارتین بہت بنو امین دستخط اس نواب کے مشورہ میں ایک روز عدالت کے پرچہ پر یہ دستخط کیا کہ فلاں صاحب عدالت مثل یا کیا ان بچہ دار است کہ خود نے خود بچکان را میخو راند چونکہ تقسیم کرونا ملک کا سعادت علیخان کو نہایت شاق تھا ہر وقت اسی فکر میں رہتے کہ بے لڑائی کے کسی طرح یہ ملک مل جائے لندن کو وکیل بھیجا اور وہاں یہ پیش کیا کہ متا جری تمام قلمرو کے سرکار کی مثل سرکار کمپنی کے مجھے ملے شاہ لندن نے درخواست قبول ہو گئی یہ خبر پا کر متفکر ہوئے کہ اس قدر روپیہ کہاں سے ہوگا انقض نواب داخل کریں تب یہ درخواست قبول ہو گئی یہ خبر پا کر متفکر ہوئے کہ اس قدر روپیہ کہاں سے ہوگا انقض سترہ برس میں سترہ کرو جمع کیا ایک کروڑ کی فکر میں تھے وہ بھی امکان میں تھا گورنر و لنبرے صاحب سے اور نواب صاحب سے بڑی دوستی تھی و ولایت گئے انکو بدل منظور تھا کہ کوئی تدبیر مجھے بتی کہ نواب کا کام ہوتا اتفاقاً لارڈ بیگ صاحب جو بڑے رفیق بادشاہ وقت یعنی جارج چارم کے تھے وہ کچھ غریب ہو گئے تھے لارڈ و لنبری نے نواب کو لکھا کہ لارڈ بیگ صاحب کے ساتھ کچھ سلوک کرو تو آپ کے کام کی آئے امید ہے چنانچہ نواب نے بہت سے تحفے اور نقد و جنس لارڈ بیگ کے پاس بھیج کر دوستی پسیدہ کی اتفاق یہ کہ وہی لارڈ بیگ گورنر ہند کے مقرر ہوئے انھوں نے نواب کو خط لکھا کہ ہم گورنر ہند مقرر ہوئے اگر تمہارا کام دست کر دیتے یہ خبر پا کر نواب صاحب نہایت خوش ہوئے جوش مسرت میں آکر زبان پر لائے کہ گورنر صاحب جلد ہندوستان میں آئینگے مدعا بر آئینگے تمک حراموں کی خوب سزا کریں گے اس فکر سے لوگ متوش ہوتے تھے ایک روز بھلے چنگے دروازہ دلکش تاک تاجمان پر سوار آئے اور پھر دولت خانہ میں گئے پھر رات تک سناچ رنگ میں مصروف رہے جو اہل علیخان خواجہ سرائی رمضان علیخان ساسانی کے ہاتھ سے بخنی معمولی لی کر پلنگ پر سو رہے تھوڑی دیر بعد چونک پڑے ایک آن میں صورت عیسائی ہوئی وہ بخنی مسموم کام کر گئی اور کام تمام ہو گیا صاحب تاریخ نادار پھر اس جگہ بات کو چھپاتا ہی لکھتا ہے کہ اسپن رواتین بہت ہیں مگر مصلحت وقت سے قلم کو روکتا ہوں لوگوں کے بیان سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ یہ حکم متا جری کا جو شاہ لندن نے

دیا تھا اور زمرہ مشروط بھی نواب نے جمع کر لیا تھا اور لارڈ بیگ صاحب گورنر محکمہ ہندوستان میں آئے تھے انگریزوں کے یہ بات خلاف تھی یہ زمرہ سعادت علیخان کو باشارہ رزیدنٹ کے دیا گیا اور لوگ بھی خوشنک ہو رہے تھے دونوں باتوں نے جمع ہو کر یہ حادثہ برپا کیا یسویں رجب کو منگل کے دن پہر رات کے دوح نے بدرواز کی۔

۱۸۴۷ ۱۲۴۳ ۱۸۴۸ ۱۲۴۹

غازی الدین حیدر بادشاہ

خبر وفات سعادت علیخان کی نواب رمضان علیخان نے کرنل جان ہلی گودی اور محمد غلام عباس نے غازی الدین حیدر کو رزیدنٹ صاحب سپاہ لیکر آمو جو ہوئے پھرے بٹھلا دیے اور غازی الدین حیدر بھی آن پہونچے کرنل صاحب کے ساتھ ڈاکٹر بھی تھا دونوں کنپٹیوں میں نواب سعادت علی خان کے نشتر دیا گیا اگرگ سے اطمینان کر کے غازی الدین حیدر کو مسند وزارت پر بٹھایا نذر دی اور توپیں سر ہوئیں آغا میر بھی وہاں کسی طرح پہونچ گیا تھا القرض آغا میر نے بڑے مرتبے نیابت میں پائے سرکار انگلشیہ نے بتایا پانزوم دسمبر ۱۸۴۷ مطابق ۱۹ محرم ۱۲۴۳ تخت شاہی پر بٹھایا اور شاہ زمین خطاب ہوا اور آغا میر کا معتمد الدولہ خطاب ہوا اس عہد میں بہت شاہی اور وزارت کے خاندان کے لوگ کا پیور میں آ رہے آغا میر کی سختیاں نہ سہہ سکے غازی الدین نے وہ روپیہ جو سعادت علیخان نے جمع کیا تھا بیدریغ صرف عمارت و عیش کیا اور ٹھیکہ کرور روپیہ خزانہ انگریزی میں داخل کر کے پرایمیری نوٹ بنام متعلقان سلطنت کے لیے جسکا نام وثیقہ رکھا گیا خریدا۔ یہ بادشاہ بہت نیک نیت اور عادل اور منصف مزاج تھا ستائیسویں بیج الاول کو وفات کی مطابق کیسویں اکتوبر کے

۱۸۴۷ ۱۲۴۳ ۱۸۴۷ ۱۲۴۳

نصیر الدین حیدر بادشاہ

۲۷ ربیع الاول دہائی کے روز تخت نشین ہوئے اسوقت تک آغا میر محمد الدولہ وزیر تھا یہ بادشاہ محمد الدولہ سے کشمکش رہتے تھے سب فوجیں اسی کے اختیار میں تھیں مگر بھائی آغا بھائی آغا کہا کرتے رفتہ رفتہ ایک روز رزیدنٹ سے اس مادہ میں بادشاہ نے گفتگو کی رزیدنٹ نے کہا کہ میری کوٹھی میں بھیج دے تجھے آپ کچھ نہ بولیں میں گرفتار کرونگا چنانچہ اگر روز دوسرے وقت بادشاہ نے معتمد الدولہ سے کہا کہ بڑے صاحب نے تعین کیا ہے آمد و رفت تو کوٹھی ہی اور اسے سب کو رزیدنٹ سے صدر تک سب کو دوست بنا رکھا تھا بید غدر ہزاروں وکیل کے جلو میں داخل کوٹھی رزیدنٹ ہوا رزیدنٹ صاحب نے معمولی طور پر جیسا ہمیشہ کا دستور تھا

ملاقات کی اور دوا دھر کر بائین کر کے خود آٹھ گئے اور دوسرے دروازہ سے دو انگریز کرچین نکلی لیے ہوئے پہنچے اور کہا کہ بوجہ حکم بادشاہ کے آپ قید ہوئے ہتھیار رکھ دیجیے یہ تو خط ہو گیا بعد ازاں رزیدنٹ بھی آئے اور بہت تشفی کی آغایہ سرے کہا کہ ایسا سمجھ کر آہر و ریزی نہ ہو رزیدنٹ نے زبان کی خبر گرفتاری حضرت الدولہ سکندر علی الدین نے فوراً حکم دیا کہ متوسلان معتمد الدولہ کو گرفتار کرو اور ان کی جائداد ضبط کرو گرفتاری جاری ہو گئی جہاں چو پایا گیا پکڑ گیا مکارفون پر پھر ہو گیا رزیدنٹ نے بعد گرفتاری یہ حکم دیا کہ معتمد الدولہ باہمی پسوار ہو کر اپنے گھر جاویں یہ قید کی صورت مکان پر رہے ایک کمپنی سپاہی انگریزی ان کی ڈیوٹی پر رہے بعد قید ہونے کے مہاجن او بیو پارلین نے تقاضے کی دھوم کی رزیدنٹ نے سب کی باقی معتمد الدولہ سے دلوا دی تھوڑے دنوں بعد مع اہل و عیال و نقد و جنس کے کانپور چلا آیا جو کچھ لکھنؤ میں رہا تھا وہ سب محاسبہ شاہی میں در آیا سواے جواہرات وغیرہ کے پینتالیس چھلے روپیہ اشرفیوں کے اس کے ساتھ کانپور آئے تھے بعد ازاں میر فضل علی وزیر ہوئے اور اعتماد الدولہ خطاب ہوا تھوڑے دنوں بعد بادشاہ کو کچھ کدورت اعتماد الدولہ سے ہوئی سو قوت تو نہ کیا لیکن بہت ضیق میں ڈالا کہ وہ خود خانہ نشین ہوئے اور تھوڑے دن بعد مر گئے اور نظم الدولہ حکیم ہمدی کانپور سے بلا کر دیر ہوئے یہ شخص بہت نظم اور کفایت شعار تھا جو لوگ پڑانے جاتے تھے وہ اسے عداوت رکھتے تھے تلج الدین حسین کہنوئے بادشاہ بیگم سے مل کر حکیم صاحب کی طرف سے بادشاہ کے دل میں شک ڈلوادیا آخر کار بیٹو تبا و عز دل ہوئے تلج نے تاریخ بہت خوب لکھی قطعہ

تلج بطور نور قسم کن
ہر مرتبہ نصف نصف کم کن

افتاد حکیم از مراتب
از جہل حکیم ہشت برگیر

رزیدنٹ کو اس غزل سے طال ہوا مگر بادشاہ نے اسکو پڑھنے نہ دیا اور روشن الدولہ وزیر ہوئے نواب سعادت علی خان نے جو روپیہ جمع کیا تھا اور بعد خراج غازی الدین حیدر خان کے باقی تھا سب کو اس بادشاہ نے عمارت وغیرہ میں صرف کیا یہ بادشاہ سخی اور جبری تھا مفسدون نے بادشاہ اور بادشاہ بیگم سے لڑا دیا یہاں تک کہ بادشاہ بیگم نے مناجان کو لیکر الماس باغ میں اقامت اختیار کی بادشاہ نے مناجان کی فرزندہ سے نکاح کیا اور ہشتہار دیا کہ میرا بیٹا نہیں ہو اور بہت سے فداوات ہوئے بادشاہ نے دلکشا کو ٹچی میں رہنا اختیار کیا اور عیش و عشرت سے بسر کی اس سلطنت میں اہل تجارت کو رفاہ ہوا اور آمدنی بھی نہیں کی ملک بھی آباد ہوا عرب سلطنت اور داب ریاست بھی پورے طور پر تھا اپنے مذہب امامیہ میں بہت متعصب اسی وقت سے اس مذہب نے لکھنؤ میں ترقی پکڑی عارتین بہت ہوئیں آخر میں نمک حراموں نے اس بادشاہ سے دغا کی زہر دوا یا مشہور ہو دھنیا نہری نے زہر دیا اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ رزیدنٹ کی ناپسندی سے زہر دیا گیا

واللہ اعلم قیسری جادی الثانی روز جمعہ منیتیں برس کی عمر میں قضا کی ذریعہ گومتی کے کنارہ اپنے بنائے ہوئے کربلا میں مدفون ہوئے رزیدنٹ فوراً خبر وفات پاتے ہوئے مع ہزار سپاہی و توپخانہ کے پہنچے اور تمام پھرے ہوئے کہ کوئی دوست دشمن نہ آنے پائے جس وقت رزیدنٹ پہنچے بادشاہ بین کچھ جان باقی تھی ایک سانس کھینچی اور دم فنا ہو گیا بعد مرگ فصد لی گئی یقین مرگ ہوا پھرہ کے لیے تاکید کی گئی مگر بادشاہ بیگم تین پہرات گئے مع مٹا جان کے پہنچیں پھر پند لوگوں نے بہت کچھ سمجھایا مگر نہ مانا باقی سے دروازہ تیز واکر اندر مکان کے گھس گئیں اور مٹا جان کو تخت پر بٹھا دیا اور سلامی ہوئی رزیدنٹ کو پکڑا کہ اپنے منہ سے حسب معمول بادشاہ کہیں مگر رزیدنٹ نے نہ کہا پھر بادشاہ بیگم اور رزیدنٹ سے بہت گفتگو رہی اس درمیان میں منڈیاؤں سے لشکر انگریزی مطلوبہ رزیدنٹ پہنچا اور لڑائی ہوئی بیگم کے لوگ کچھ مارے گئے کچھ زخمی ہوئے اور بیگم مع مٹا جان کے گرفتار ہوئیں اور بہت ذلت ہوئی بیلی گار دین لاکر قید کیا اور نصیر الدولہ محمد علی شاہ خلف سعادت علی خان کو قید سے لاکر ساتھ برس کی عمر میں بادشاہ بنایا مگر دی تباہی ہو ۱۱ اور ایک عہد نامہ مرتبہ سابق پر دستخط کرا لیا۔

۱۸۴۲	۱۲۵۸	۱۸۳۷	۱۲۵۳
------	------	------	------

نصیر الدولہ محمد علی شاہ بادشاہ

کرنل جان لو صاحب رزیدنٹ نے حسب کہنے محمد علی شاہ کے بیگم کو کا پور آدمی رات کے وقت بھجوا دیا وہاں ایک مکان میں بھراست معقول رہیں اس بادشاہ نے خوب سراجام کلی اور جزوی سلطنت کا کیا کیونکہ تربیت یافتہ سعادت علی خان تھے اس بادشاہ نے برادر پروری اور رفقا نوازی کمال درجہ کی اور بہت بیدار مغزی سے کام کیا مگر نوکر ایسے خاں تھے کہ ایک ایک پلٹن کی تنخواہ چار چار جگہ لیتے تھے امور مذہبی میں لاکھوں و پیرچہ کیے اور بہت خرچ کیے شیعہ کر گیا اور اپنے عزیزوں کو بہت گنجینہ دیا کہ دوسرے محتاج نہ رہیں مفسد الدولہ کو فرخ آباد سے بلا کر وزیر کیا اس کا راز نگشہ راہی نیک چلنی سے بہت خوش تھی جو استعفا کرتے تھے منظور ہوتی تھی بعارضہ تپ محرقی بعد از سٹھ برس تاج پانچویں بیج الثانی وفات کی حسین آباد میں مدفون ہوئے

۱۸۴۷	۱۲۶۳	۱۸۴۲	۱۲۵۸
------	------	------	------

شریا جاہ محمد امجد علی شاہ

پینتالیس برس کی عمر میں پانچویں بیج الثانی کو حسب دستور تخت نشین ہوئے یہ بادشاہ ایک مذہبی آدمی تھا اپنے عہد میں اپنے مذہب کی ترقی کی عدالت کا کام سلطان العلاء اور سید العلاء کو تفویض کیا دوسرے

ذہیب والون کے عروج پر حسد کرتے تھے بہتر سے ہندو اور سستی اس وقت میں شیعہ ہو گئے بھڑے جتنے اس شہر لکھنؤ میں رہتے تھے ایک قلم کال دیے گئے شرف الدولہ کو تین مہینے بعد تخت نشینی کے عہد وزارت سے موقوف کیا وزارت اور سند نشینی کی اس سلطنت کی بہت تبدیلی ہوئی نواب فرخ آباد جب لکھنؤ گئے تو ان کی دعوت میں روز ہوئی تین مکان میں تین روز روزانہ شیب کے سب ظروف اس دعوت کی میز پر پورے تھے اور ہر روز پہلے روز سے زیادہ مطلق اور منقش جواہر نگار ظروف تھے اور دعوت کی میز پر کہ ٹیس گز لابی تھی اور بارہ گز چوڑی تھی اور گرد اس کے ایک سو پندرہ کرسیاں بھی تھیں نواب فرخ آباد کے یہ سب تکلف دیکھ کر ہوش باختہ ہوئے اور ایک آنچرہ شیب کا اپنے نزدیک عمدہ اور نادر جانکر بادشاہ کو تحفہ دیا تھا اسے شیب کے ظروف دیکھ کر نہایت شرمندہ ہوا بادشاہ مجد الدولہ منتظم سے بہت خوش ہوئے اسے عرض کی کہ ایک مہینہ تک ایسے ہی نئے ظروف میں اس میز پر دے سکتا ہوں عرض مولف اس جگہ مجھے سخت حسرت ہوئی کہ واجد علی شاہ کی علالت میں جو انکا مرض الموت تھا میں نے اپنی آنکھوں دیکھا کہ ضرورتاً گلگتہ سے تلاش مزید پر چند ظروف شیب کے کہ محض بدقوارہ تھے بادشاہ کے مصرف کے لیے ہم پہنچائے گئے یہ اسی خاندان کے تھے جس خاندان میں ایک وقت اس قدر ظروف شیب عمدہ اور لطیف جمع تھے کہ ایک سو پندرہ آدمیوں کے سامنے ہندوستانی طریقہ کا تکلف کا کھانا جس کے اقامت متعدد ہوتے ہیں ایک مہینہ تک اسے ظروف دیے جاسکتے تھے شعر

مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

نہ گویر سکندر نہ ہر قہ دارا

اور اس بادشاہ کے عہد میں مجتہد کا بہت زمانہ رہا اور عمدہ یادگار اس بادشاہ کا اسکا بخل ہر آنفرض پانچ بخت و شتم صفر و ز شنبہ پانچ بجے بعارضہ سرطان وفات کی چھاؤنی میں میٹرو خان رسالہ دار کے دفن ہوئے

۱۸۵۶	۱۲۶۲	۱۸۸۴	۱۲۶۳	واجد علی شاہ آخرین بادشاہ اودھ
------	------	------	------	--------------------------------

بعد اپنے باپ کے بادشاہ ہوئے اور اس سلطنت میں عدالت اور درستی سپاہ کی طرف بہت خیال تھا دو جن نے کہ سواری میں ساتھ رہتے اور جسکا جی چاہتا اپنی عرضیاں اس میں دے دیتا اور بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے اُسے کھولتے اور دستخط کرتے اور تعمیل ہوتی اہل سلطنت میں ان کے امین الدولہ وزیر تھے انھیں ایک روز اوباش نے گھیر لیا اور سینہ پر چڑھ کر کچری لگادی اور قرائین لیسکر دوسرے ساتھی اوباش کے کھڑے ہو گئے ہلشکل رزٹینٹ کی ضمانت اور پچھتر ہزار روپیہ دیکر ان کی جان بچی مگر اوباش بعد ازیں گرفتار کر لیے گئے اور سزا ہوئی بعد صحت کے امین الدولہ وزارت سے موقوف ہو گئے کیونکہ بادشاہ کو عہد دلی عہد سے کچھ اُسے خلاف تھا اور علی لقی خان وزیر ہوئے نادری اور آخری دو پٹنیں اور دور سالے بادشاہ نے کھڑے کیے اور قوا اٹھ

خود قاری زبان میں تصنیف کی اور نفس نفیس خود پلٹن کی قواعد لیتے چند روز کے بعد علی نقی خان نے یہ بیدار دیکھی
بادشاہ سے یہ فقرہ جایا کر آپ کی یہ سب حائین رڈنٹ صاحب کے خلاف ہوتی ہیں بادشاہ نے سب سے
ہاتھ کھینچا اور مصروف عیش ہوئے رہیں قائم ہوا ڈھاری لوگوں کا شاردہ اقبال چرکایہ لوگ اہل خطاب ہو
پھر کیا متاوان عید اور رات شب برابر ہی واقعہ شہادت مولوی امیر علی ہنومان گرجی کے قصبہ میں ایک وقت
میں ہوا قیصر باغ ایک بہت بڑا باغ بنایا گیا حسین محلات شاہی نہایت ترک اور احتشام سے رہتے تھے ملک
کی کچھ خبر نہیں رکھتے تھے انواع انواع خداداد ملک میں کارندوں کے ہاتھوں ہوتے تھے مگر یہ بادشاہ اپنے نفس
نفیس سے نہایت ہی رحمدل اور مہذب شخص تھے کبھی کسی کو اپنے علم میں آرا نہیں دیا مدت العمر کبھی زبان
شت و شط سے آشنا نہ کی اپنے مذہبی امور میں نہایت جست و درست رہے کسی وقت کی ناز کبھی تھکانہ کی
پہرہ والوں کو حکم تھا کہ کیسا ہی اور کتنا ہی بیگاہ سویا ہوں بھیج کی ناز کے وقت بلا خیال ادب کے مجھے جگادو
باوجود اس عیش و عشرت کے اپنے مذہب کے موافق کبھی مرتکب فعل حرام نہ ہوئے یہاں تک احتیاط تھی کہ
کوئی عورت اہل خدمت بھی غیبت ممتوعہ نہیں تھی روز ماہ صیام کبھی نہ ترک کیا ماہ صیام میں کسی ممتوعہ یا
منکوحہ کے سامنے آنے کا حکم نہ تھا ۱۸۷۸ء میں تو اب گورنر جنرل لکھنؤ میں آئے اور بادشاہ سے کہا کہ
کرنل جان لو صاحب نے یہ رپورٹ کی تھی کہ انتظام ملک کا بہت خراب ہو ملک پر قبضہ کر لیا جاے
اور آمدنی اسکی بعد وضع خرچ کے شاد اودھ کو دیجائے یہ رپورٹ اس وقت ولایت سے نامعلوم ہوئی تھی مگر
ملک کا حال بہت ابتر ہو درست کرنا چاہیئے بادشاہ نے دو برس کی مہلت لی لیکن وہاں عیش سے کب
فراغت تھی جو اس طرف نظر ہوتی تھی دو برس گزر گئے آخر سلیمان صاحب نے ملک میں دورہ کیا اور پورے حقیقت
کی رپورٹ کی ولایت سے حکم انزعاع صادر ہوا کہ سبج الاول مسئلہ مطابق آٹھویں فروری ۱۸۷۹ء کو
وہاں کی پلٹن اور توپخانہ کا پتھر سے منگا کر لکھنؤ کا محاصرہ کر لیا اور پھر انہوں نے دولت سرا میں بادشاہ سے
جا کر کہا کہ ملک چھوڑ دینے کا حکم ہو بادشاہ نے مصلحتاً قبول کر لیا اور حکم نامے تمام بھیجے گئے پہلے ہی
بادشاہ کو اس دن کی خبر تھی مگر اہلکاران نے اور کچھ جمار کھا تھا کہ ولایت میں پورا بندوبست ہم لوگوں نے
کر لیا ہو گورنر کیا کر سکتے ہیں دفعہ یہ واقعہ ہو محل میں شور قیامت بلند ہو گیا مصرع تلخ مرگ ابنوہ
بہادر جن نشاٹے دارد + برہان الملک سے اس وقت تک ایک سو چالیس برس اس خاندان میں یاسٹ
سلطنت رہی بعد اسکے بادشاہ کو لندن جانے پر امر آتا وہ کیا وہاں سے کلکتہ آئے لندن نہ جانے
پائے ہمیں عیش میں غرق تمام کی غلامی میں مسئلہ کے احتیاطاً قلعہ میں چند روز نظر بند رہے لاکھ روپیہ
گورنمنٹ سے مشاہرہ پائے تھے اسی سے مکانات بنائے باغ ترتیب دیے اپنے لوگوں کو پرورش

کہتے رہے ہیں لکھ کے جو اہرست گورنر لارنس صاحب نے لکھنؤ کی ضبطی سے بادشاہ کو دیے اسی سے فرض بادشاہی ادا ہوا بادشاہ لکھنؤ سے آکر کلکتہ میں بمقام مینار جی مقیم رہے اور تاریخ ۵ محرم ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۷ء وفات پائی۔

ذکر سلاطین روم ادا م اللہ علیہ وسلم

مخفی نہ رہے کہ جب اس کتاب میں ذکر سارے سلاطین اسلام ہند کا لکھا تو دفعۃً ہمت نے جوش کیا اور غیرت خود شرا لگئی کہ اگرچہ اس ہندی کتاب میں مقصود ذکر اولیائے مشاہیر و سلاطین اسلام ہند ہی تھا مگر کیا بگڑنا تھا کہ یہ کتاب تذکرہ سے شاہان روم خادم حمین شریفین سبھی عزت پاتی مجھے بھی سخت عداوت ہوئی کہ تو نے ایسے بادشاہوں کے ذکر سے کہ جنکا نام سوائے صفحہ کتاب کے اور کسی جگہ صفحہ روزگار پر نہیں ہے کتاب بھری ہو اور نہ اُنکے خاندان کا کوئی ذریعہ عالم میں باقی ہو حیف ہو کہ ایسے سلاطین کا ذکر جنکی سلطنت افشا و المد قیامت تک برکت خدمت حمین شریفین بار و فوق رہے گی اور افضل الہی سے یہ خاندان سلاطین حجازی القائم ہو درج کتاب نہ کروں اسپر ایک دوسرا تازیانہ ہو کہ جناب حافظ مسعود خان صاحب خواہر زادہ جناب حاجی محمد یعقوب صاحب کانپوری الباقیم اللہ تعالیٰ نے کمال اصرار سے مجھ پر جس کہ اس ہندی کتاب میں ضرور ذکر شاہان روم ہونا چاہیے اسلئے میں نے تاریخ قصور و مسمیٰ قیصر نامہ مولفہ مولانا عباس شروانی ترجمہ تاریخ مفتاح الساری و نثر بہ القادی تالیف حکیم امیر اکبر آفندی ملازم سلطان طیب عسکر خاقانی متعین لشکر گاہ ہیروت جو عربی زبان میں تھی اُسی کتاب سے میں نے حالات سلاطین روم کے درج کتاب کیے ہندوستان میں حالات روم بہت کم شائع ہیں اسلئے اس مختصر کتاب میں جہاں تک ممکن ہوا پورے حالات کو مطلب خیز نقوڑی عبارت میں بتوضیح لکھا تو رضین یعنی خیر اللہ آفندی وغیرہ کو نسب میں آل عثمان کے اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ خاندان سے عیص بن اسحاق کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی فسطور سے ہیں کہ نقطہ کے سبب سے ضحار سی فرمان میں آکر رہے تھے اور اہل تحقیق یہ کہتے ہیں کہ آل عثمان اسی قوم سے مشعب ہیں بہر کیف اللہ ہدایت فرمائے ۱۲۸۶ھ ایک شخص سلیمان نامی قوم مذکور سے صحراے ارمینہ میں آکر رہے بعد وفات چنگیز خان کے ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۲۸۶ھ میں علاؤ الدین سلجوقی اور شاہ قوینہ سے لڑائی ہوئی سلیمان علاؤ الدین کی طرف تھے اور خوب داد مردانگی دی اور دشمنوں پر غالب آئے اور مقرب علاؤ الدین ہوئے غایت یہ ہو کہ سپہ سالار ہوئے ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۲۸۶ھ ملک عرب پر لشکر کشی کی متیت الہی سے غرق فرات

ہوئے اور وہیں دفن ہوئے اُنکے چار بیٹے تھے منظور گلین کوٹن تو غدری اور ظفر ل در بدر الدین دوسرے کار
سلجوقی سے علیحدہ ہو گئے آخرین دونوں علاؤ الدین کی خدمت میں رہے اور عزت سے بسر کرتے تھے اور ظفر ل
مرگے اُنکے بیٹے عثمان خان کہ در ۵۹۰ھ مطابق ۱۱۹۶ء میں پیدا ہوئے تھے منظور غفر علاؤ الدین ہی
اور بڑی توقیر پائی اسی پر لشکر ہوئے اور انفصال مقدمات اُسکے تفویض ہوا یہاں تک تو قریب ہی کچلے
بادشاہ کے مسجد جامع میں نماز کو جاسے اور اختیار جزئی اور کلی اُنکے ہاتھ میں ہوا پوری اطاعت کرتے
رہے اور شجاعت اور جوانمردی کرتے رہے اور بہت ملک فتح کیے عثمان غازی لغت ہوئے ۹۹۰ھ
مطابق ۱۱۹۹ء میں علاؤ الدین نے وفات کی علاؤ الدین کے کوئی بیٹا نہ تھا آجدار الدولہ میں مذکور ہے
کہ علاؤ الدین کی بیٹی عثمان خان سے بیاہی تھی اس سبب سے بجائے علاؤ الدین یہ بادشاہ ہوئے

ذکر سلطان عثمان خان

۶۹۹	۱۲۹۹	۷۲۶	۱۳۲۵
-----	------	-----	------

بعد علاؤ الدین تخت سلجوقی پر بیٹھے اور تسخیر بلاد میں مصروف ہوئے پہلے قراحصار فتح کر کے مستقر خلافت بنایا
بعد اُسکے بہت شہر فتح کیے اور اپنے چچا دوز کو نوے برس کی عمر میں قتل کیا ۶۰۰ھ مطابق ۱۲۰۳ء واپس
برصہ سے لڑائی کی اور بہت نصارا کو مسلمان کیا اور بہتوں سے جزیہ لیا بہتوں کو مغلوب کر کے قید کر لیا اور شاہ
اس طرف مصروف تھے کہ تاتاریوں نے اُسکے ملک پر حملہ کیا بادشاہ نے ارخان اپنے بیٹے کو وہاں متعین
کیا انھوں نے جا کر دشمن پر فتح پائی اور برصہ میں سخت محاصرہ کیا کوئی چیز کھانے پینے کی اندر نہیں جانے
پاتی تھی آخر حاکم برصہ عاجز ہو کر بعصلاح پسر قیصر روم کے ۶۰۰ھ میں قلعہ سے نکل گیا اور ارخان داخل حصا
ہوئے اور تیس ہزار لشکر لے کر سب سکنائے شہر برصہ کو مع اہل و عیال حکم اخراج کا دیا نصارا روتے
پہنچتے جلائے وطن ہوئے اور اُنکے سب گھر وغیرہ نصیب اہل اسلام ہوئے اور ارخان برصہ میں باطمینان
رہے ناگاہ خبر پہنچی کہ سلطان عثمان سخت بیمار ہیں ارخان وہاں چلے دسویں رمضان ۶۰۰ھ کو پہنچے
وہ حالت نزع میں تھے چند کلمہ وصیت کا کہہ کر جان بحق ہوئے آنحضرت برس کی عمر تھی اور سنیا لیس برس
سلطنت کی تھی ارخان نے باپ کی نعش قراحصار سے قلعہ برصہ میں بجا کر دفن کیا اور قبر پر گنبد عالی تعمیر کیا
یہ بادشاہ نہایت کریم اور سچا ہر دور تھا جو کچھ پاتا سپاہ کو دیتا مرنے کے بعد سوائے خصال اور کمر بند اور تلوار کے
کوئی چیز سونے چاندی کی یا جو اہر اس کے پوشہ خانہ سے نہ نکلی۔

سلطان ارخان ۲

۱۳۵۹ ۷۱ ۱۳۲۵ ۷۲

بعد باپ کے تخت نشین ہوئے اور برصہ کو اپنا تخت گاہ قرار دیا اور تھوڑے ہی دنوں میں نصارا سے لڑ کر نامی قلعجات مثل عنکوڑہ کندرہ آبدیس سمندر آذبنک وغیرہ فتح کر لیا تفصیل واقعات جنگ بہت طویل ہو مدارس اور صاحب نامی قلعہ دین بنائے قلعہ آذبنک کے فتح ہونے سے رومیوں کی کمر ٹوٹ گئی ۵۸۰ھ میں قلعہ یزین بلکنو فتح کیا اور شہر کالی لولی کو لے لیا کہ سرحد پر قسطنطنیہ کے ہر ۶۰ سالہ میں سلیمان پاشا وزیر اس بادشاہ کا گھوڑے سے گر کر مر گیا بادشاہ کو بہت غم ہوا بعد ایک سال کے بچھڑے برس کی عمر میں وفات پائی یہ بادشاہ نہایت شجاع اور سخی اور بردبار تھا اور عادل اور علم دوست بھی تھا

سلطان مراد خان ۳

۱۳۸۹ ۷۱ ۱۳۵۹ ۷۱

بعد وفات اپنے باپ کے تخت نشین ہوئے اور ملک گیری پر کمر باندھی لالاشاہین سپہ سالار کو واسطے تیغ بلاد اور امصار کے افواج جرار کے ساتھ بھیجا خدا کے فضل و عنایت سے تھوڑے دنوں میں کوہ بلکان تک لے لیا یونان کے بادشاہ نے ڈر کر صلح کر لی قیصر روم جان بالایونخ والی قسطنطنیہ شہر رومیہ میں پوپ کے پاس گیا اُس سے مدد لی اور دوسرے حکام نصارا نے بھی مدد دی قیصر روم لشکر پیش از مورخ لیکر لڑنے کو آیا سلطان نے لالاشاہین اور تیمورتاش بیگ کو واسطے مقابلہ کے بھیجا جس وقت فوج قیصر کی پیچ تھی عساکر شاہی مثل قراکئی کے گرے قیصر کو شکست ہوئی ناچار اُسے صلح کی اور لشکر اسلام متوجہ تغیر دیگر ممالک نصارا کی ہوئی پنج برس کے عرصہ میں اکثر بلاد نصاریٰ فتح ہوئے والی قریمان نے آبرو بچانے کو اپنی لڑائی بائیزید سلطان کے نکاح میں دی دوسری بار تیمورتاش کو متعین کیا انھوں نے مقدونیہ سے حدود بلاد روم تک قبضہ کیا اور شہر فستہ کو بڑی مشکل سے فتح کیا تفصیل اسکی بہت طویل ہے ۸۰۰ھ مطابق ۱۳۸۹ھ مسیحی قرآن نصاریٰ حاکم سرب اپنی قوم اور ہم مذہبوں کے ساتھ اتفاق کر کے کئی لاکھ فوج لیکر سلطان پر آیا باوجود دیکھ فوج سلطانی ریلج بھی کئے فوج کی نہ تھی سلطان نے متوکلانہ علی اللہ مقابلہ کیا اتنے آدمی مارے گئے کہ خون کا دریا بہ گیا قرآن زندہ قید ہوا بقیہ اسبغ بحال خراب بھاگے بعد اس فتح کے سلطان مراد میدان جنگ میں ہر طرف بھر کر دیکھتے پھرتے تھے کہ ہر طرف ہزار ہا نعشیں کفار کی پڑی تھیں شکر خدا کرتے تھے ناگاہ ایک زخمی کافر کشتون میں پڑا تھا جب اُسکے برابر آئے اُس نے شعلہ کی طرح چمک کر بادشاہ کے پیٹ میں خنجر مارا اور پیٹ بھاڑ ڈالا قورچوں نے اور زخمیوں کو قید کر ڈالا اور قسطنطنیہ کو اسی جگہ لاکر گردن ماری سلطان جان بحق ہو گئے بائیزید نے

ہر چند علاج ہوا کوئی فائدہ مترتب نہ ہوا چودھویں شعبان ۱۰۲۰ھ مطابق سن ۱۶۰۷ء وفات کی امیر تیمور نے عیسیٰ پسر بایزید کو سو گھوڑے اور زر و جواہر دیکر رخصت کیا کہ نقش پدر کو دفن کریں موسیٰ باپ کی نقش کا صندوق لیکر لے آئے اور شہر صمدین دفن کیا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ امیر تیمور نے بایزید کو لوہے کے پتھر سے یمن بند کر کے معذب کیا اور بایزید نے اپنے تئیں ہلاک کیا محمد بن خاوند شاہ صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ بایزید نے بحر خضاق و بحرین افس کے بلدہ آق شہر میں وفات کی امیر تیمور نے بہت تاسف کیا کیونکہ امیر کا یہ قصد تھا کہ تمامی دیار روم کو فتح کر کے بایزید کو تاج و تکیں بخشن تبہر حال یہ متفق ہے کہ عیسیٰ پسر بایزید کو باکرام رخصت کیا سو گھوڑے باوچہا با ساز و دیر اور ریلخ اور تنقا اور خلعت گران بہا اور ترکش و کمان و شمشیر و صاع وغیرہ دیا اور رخصت کیا اور تین بیٹے بایزید کے وقت شکست جنگ کے اپنے ملک کی طرف بھاگے تھے

۱۸۲۱

۱۸۲۲

۱۸۲۳

۱۸۲۴

۱۸۲۵

۱۸۲۶

۱۸۲۷

۱۸۲۸

۱۸۲۹

۱۸۳۰

۱۸۳۱

۱۸۳۲

۱۸۳۳

۱۸۳۴

۱۸۳۵

۱۸۳۶

سلطان محمد شاہ ۵

جب بایزید قید امیر تیمور میں آئے اور لڑکے اُنکے بھاگے اور اپنے ملک میں آئے اور باخود با خانہ جنگی اور قتل آل عثمان میں برپا ہوا آخر سلطان سپاہ بنگ چری کے ہاتھوں کہ دائرہی اُس قوم کے رئیس کی تلاش دی تھی مارا گیا موسیٰ نے بخون خواہی اپنے بھائی کے بہت بنگ چریوں کو زندہ پکڑے آگ میں جلا یا آخر ۱۰۲۰ھ مطابق ۱۶۰۷ء محمد نے اپنے بھائی عیسیٰ کو قتل کیا اور تخت نشین ہوئے اور ضبط و ضبط ملکی میں مصروف ہوئے اور سلاطین فرنگ و یونان سے راہ و رسم و نامہ و پیغام جاری کیا حاکم فریان کے کہ چون بایزید تھا فرصت پا کر شہر مصر پر تاخت کر کے قریب بایزید کو کھو کر آگ میں جلا یا محمد خان نے جا کر دشمن کو ہزیمت دی مصطفیٰ خان حاکم فریان کا بیٹا گرفتار ہوا جب سلطان محمد کے سامنے آیا تو ایک کبوتر جبہ کے پیچھے رکھ کر آیا اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر معاہدہ کیا کہ جب تک یہ روح میرے جسد میں ہو سلطان کے ساتھ خیانت نہ کروں سلطان محمد نے بھی عہد موافقت کیا مصطفیٰ خان نے باہر آکر جبہ سے کبوتر نکال کر اُسے مار ڈالا اور شہر کے باہر ہی جا کر کھڑا ہو کر سپہ شاہی کو لوٹا لوٹوں نے پھر گرفتار کیا اور سلطان کے حضور میں لائے سلطان نے فرمایا کہ تجھ سے عہد شکن مکن مگر جو کچھ عذاب کریں تو میری ہزگی میں بٹہ لگتا ہے کیونکہ میں نے تجھے امان دی ہے اگر تو اپنی قسم سے پھر گیا تو میری شان کے لائق نہیں کہ میں بھی پھر وں جا تیری جان بخشی کی اسی زمانہ میں ایک شخص مصطفیٰ نامی نے سر اٹھایا کہ وہ بیٹا بایزید کا ہے لڑائی میں امیر تیمور کے چھپ رہا تھا سلطان نے اس پر شک کرکشی کی اُسے شکست پائی اور بھاگ کر عامل قیصر روم کے پاس پناہ لی سلطان نے

قیصر کے عامل سے طلب کیا آئے لکھا کہ بغیر اجازت قیصر کے ہم نہیں دے سکتے مانیول قیصر نے سلطان کو نام لکھا کہ جو شخص بادشاہوں کی درگاہ میں پناہ پکڑتا ہو اُسے اُسکے دشمن کو نہیں دیتے ہیں مگر میں عہد کرتا ہوں کہ اُسے قیصر میں رکھنے لگا یا نہ تاک کہ وہ مر جائے سلطان نے قبول کیا اور اُسکے لیے تنخواہ مقرر کر دی اس بادشاہ کی لڑائیوں کے بہت وقائع طویل ہیں جو ضروری تھا تحریر ہوا اس بادشاہ نے تخت گاہ اپنا شہر اور نہ مقرر کیا تھا اور یہی بادشاہ موجد جہازات جنگی و سپاہ دریا اور توپخانہ کا آل عثمان میں ہی مرض اسہال دسوی فوت ہوا جب شدت مرض ہوئی تب مراد خان اپنے بیٹے کو کہ اُسوقت شہر ارمیا میں تھا طلب کیا اُسکے پہنچنے سے پشیمتر وہ جان بحق ہوا ورنہ سانسے خبر مرگ کو پوشیدہ رکھا بعد اکتالیس روز کے جسوقت مراد خان پہنچے تخت پر بیٹھے اور خبر وفات سلطان کی فاش ہوئی اس بادشاہ نے بہت مسجدیں اپنے ملک میں یادگار چھوڑیں آدمی زکی العقل نہایت پدید رنگ سیاہ چشم عریض الصدر طویل البید یقیم الاعمال عادل مزاج کریم صفت صادق المودت بے کینہ تھا اور امور تفاخر اور ترک اور احتشام کو بہت پسند کرتا تھا چاندی سونے کے برتن دسترخوان کے ہوائے تھے علمائے کہا کہ چاندی سونے کے ظروف میں کھانا منع ہے سلطان نے بہیم نگارہ تین دن تک انواع نعمت اٹھین ظروف میں فقرا کو کھلائے مثل شیخ صوفیہ سے بہت ربط رکھتا تھا اور مرید خدمت کرتا تھا اور یہ پہلا آدمی تھا آل عثمان سے جسے شریف مکہ معظمہ کے واسطے زرسالہ مقرر کیا تاکہ محتاجوں کو دہانے دیا جائے

سلطان مراد خان ثانی

۱۷۵۰ ۸۵۵ ۱۷۲۱ ۸۲۲

بعد وفات محمد خان اپنے باپ کے تخت نشین ہوئے سنہ ۸۵۵ مطابق ۱۷۲۱ء میں ولادت ہوئی مٹی مالویل قیصر ورم نے نامہ لکھا کہ اپنے بیٹے کو بطور رہن میرے پاس بھیج دو ورنہ مصطفیٰ خان سپر بائزید کو کیمیرے پاس قید ہو ہم رہا کر دیں گے سلطان نے قبول نہ کیا قیصر نے مصطفیٰ کو رہا کیا اور دو ہزار جنگی اور فوج دیکر سلطان پر بھجا مصطفیٰ نے شہر کالی لولی پر غلبہ پایا سلطان نے تیس ہزار فوج لیکر بائزید پاشا کو بھجا مصطفیٰ خان نے فوج سلطانی کو ہزیمت دی اور بائزید پاشا کو مارڈالا قیصر نے شہر کالی لولی مصطفیٰ سے طلب کیا آئے نہ دیا قیصر خود کرا پر پٹیمان ہوا سلطان خود بہت لشکر لیکر روانہ ہوئے جب لشکر سلطانی قریب شہر کالی لولی کے پہنچا اکثر لشکر مصطفیٰ کا سلطان کے ساتھ آلا مصطفیٰ عاجز ہو کر کالی لولی سے جھانکا بعض ملازمین نے اُسے راہ میں مار لیا سلطان لاکھ فوج سے قسطنطنیہ پہنچے لوٹ اپنے لشکر پر معاف کر دی قسطنطنیہ فتح ہوا مگر قیصر نے عاجز ہو کر جزیہ قبول کیا اور سلطان صلح کی قیصر نگین اپنے ملک کو پھر گیا تھوڑے دنوں بعد پھر سلطان نے لشکر ورت

کر کے جہاد کیا اور تائید آئی سے بہت سے کنارہ بھراسو دے کر فتح ہوئے اور بلغار پر لشکر کشی کی وہاں لشکر سلطان نے شکست کھائی اور پیش ہزار سپاہ سلطانی ضائع ہوئی پھر سلطان نے ایشی ہزار فوج لیکر شہاب الدین پاشا کو بلغار پر بھیجا اہل بلغار پھر غالب آئے اور شہاب الدین کو مع پانسو آدمی کے گرفتار کیا نسری بار پھر لشکر کشی کی اور شکست کھائی دو برس کے لیے صلح کر کے پھرائے اور اپنے بیٹے کو کہ چودہ برس کی عمر تھی اور محمد خان نام تھا اپنی جگہ بھا کر بادشاہین گوشہ نشین ہوئے والی بلغار نے یہ سنکر خلافت وعدہ اپنے معاد صلح کے لشکر کشی کی وہاں اور خشکی میں جنگ عظیم کی اور دو سو پینتالیس ہزار جنگی سلطان کو جلایا اور خشکی میں بھی غالب آیا بہت شہر سلطانی سہلے سرداران لشکر نے مراوٹائی کو صدمہ سے اٹھایا اور علم خاص میدان میں نصب کیا سلطان مراد نے چالیس ہزار فوج سے مقابلہ دشمن کا کیا اور عہد نامہ والی بلغار نیز پر لنگے دکھایا بادشاہ بلغار نے پھر لشکر سلطانی کو ہزیمت دی اور خیمہ تک بادشاہ کے پہونچایا سلطان مراد نے قصد بھاگنے کا سرداران شیر دل نے باگ پکڑ لی اس درمیان میں شاہ بلغار سانسے آگیا سلطان مراد کہ فن تیر اندازی میں آتش عہد تھا ایسا تیرا کہ شاہ بلغار کی پیٹھ سے بٹگلیا اور وہ مر کر گھوڑے سے گر کر تو رچیون نے اسکا سر کاٹ لیا اسکا لشکر ہراساں ہو کر بھاگا اور سلطان مراد مظفر منصور اپنی دار السلطنت کو واپس آئے ماہ شہباط میں وفات پائی

سلطان ابوالمعالی محمد خان ثانی ء

۱۵۵ ۱۵۵۱ ۱۸۶ ۱۵۸۱

۳۳۳ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں ولادت ہوئی تھی اپنے باپ کی وفات کے وقت شہر منیزیا میں تھے خبر وفا باپ کی سنکر جلد پہونچے اور تخت نشین ہوئے قیصر قسطنطنیہ نے نفقہ ارخان اس کے بھائی کا جو قیصر کے یہاں محفون تھا طلب کیا اور لکھا کہ اگر جلد نہ بھیجے تو ہم آتے چھوڑ دینگے سلطان کو اس تحریر سے اسکی غصہ آیا اور نسیر قسطنطنیہ کے لیے تیاری جہاز کی کی اور بلدہ اور نرتہ میں اجماع لشکر کا حکم دیا اور سیکڑون توپیں اژدہا پسکر جھکا گئے کو سون جاتے بہت تھوڑے دن میں ڈھلواکین جب اسباب جنگ فراہم ہو ا کوچ کیا قیصر روم براطوس قسطنطنیہ نے بھی سامان جنگ درست کیا اور پوپ اور دوسرے سلاطین نصا را کو نامے مدد طلبی کے لکھے سب نے اسکی مدد میں فوجیں بھیجیں سلطان اٹھائی لاکھ فوج اور صمد توپیں لیکر تباہی کر کمہ اسان کے شہر ۱۵۵۱ء مطابق ۱۵۵۱ء میں قسطنطنیہ کے پہونچے اور خیمہ کیا اور توپ کی ضربوں سے شہر میں زلزلہ ڈال دیا اور دریا کی راہ سے بھی جہاز بھیجے رات دن پچاس دن تک لڑائی توپ و تفنگ کی برپا رہی جابرج قلعہ کے آگے اور فیصل میں جابجا سوراخ ہوئے تباہی بستم جمادی الثانی ۱۵۵۱ء مطابق ۱۵۵۱ء آگ آگے اور سلطان نے یورش کی ایک حشر مہل ہو گیا انصار نے مرے پر بٹیا رہو کر اکید دوسرے کو زحمت کیا اور لڑنے میں

آتش بیک تیر اندازانہ شہر منیزیا کا تھا ۱۵۵۱ء مراد پاشا

مصر و ہونے مسطظنین کنیاے ابا صوفیہ میں جا کر دیا اور کنیا کو دواغ کیا اور سب دروازے شہر کے بند کر کنیاں دریائے دال دین لشکر اسلام حصار قلعہ تک پہنچ کر براہ مروانگی سوراخوں کی راہ سے داخل شہر ہو کر اور قتل عام شروع کیا قیصر نے لباس شاہی اتار کر دوسرے کپڑے پہنے تاکہ اسے کوئی نہ پہچانے اور مروانہ کو لشکر شاہی میں تیغ بکفت آیا اور ماتھے سے سپاہ ننگ چری کے مارا گیا سلطان بڑے کروفر طمطراق سے داخل شہر ہوئے قیصر کے سر کو نیزہ پر کر کے تمام شہر میں پھرایا اور کل اولاد اور احفاد کو اسکی تیغ کیا تین دن تک قتل عام کیا گیا کہ تفصیل اسکی طویل حکایت ہے جو تھے روز رعایا نے امان پائی اور مرست اور شکست و رنجت حصار کا حکم ہو اٹھ کینے مسجد بنے اور بعض نصارا کو چھوڑ دیئے گئے و میون کی قوم پر بطریق مقرر ہوئے یہ شہر جہت سے مسطظنین اکبر نے بنایا اسوقت تک انیس مرتبہ محصور ہوا تھا اور ساٹھ بار فتح تاریخ جلالہ میں مرقوم ہے کہ مسطظنینہ الموسوم بہ اسلام پول مکہ معظمہ سے ۷۳۳ میل ہی اور قیصران روم پہلے مذہب فلسفہ رکھتے تھے بعد ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مذہب عیسوی قبول کیا نصرانی ہوئے اور تمامی شاہان نصارا میں شہنشاہ تھا بعد اس فتح کے سلطان نے نامے فتح کے ہر طرف اور بنام والی مصر و شریف مکہ کے بھیجے اور شاہ ایران کو لکھا اور نصارا پر خراج مقرر کر کے جامع مسجد کہ مسجد ایوب مشہور ہو بنائی جب تعمیر تمام ہوئی تو مجمع کے دن بادشاہ نے جا کر نماز پڑھی اور شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ شمس الدین نے تلوار بادشاہ کی کمر سے باندھی اسی دن یہ دستور جاری ہوا کہ جب کوئی بادشاہ ہوتا ہو تو مجمع کے دن اسی مسجد میں نماز پڑھتا ہو اور شیخ الاسلام اسکی کمر سے تلوار باندھتے ہیں بعد اسکے سلطان نے ڈیڑھ لاکھ سپاہ سے قلعہ بلخ کو محاصرہ کیا محاصرہ میں امتداد ہوا اور بادشاہ کو بھی خفیت و زخم لگا تھا محاصرہ چھوڑ کر اور نہ میں واپس آئے پھر روم لیکر متوجہ ہوا مگر یہی ہوئے اور چند سال میں بہت شہر و مال اور اقلیم سرب اور طراب رول اور سموت و جزیرہ سمونیہ و حسن صفایہ اور انبوط و غیرہ مفتوح کیا شرح ان لڑائیوں کی بہت طویل ہے اور شہنشاہ مطابق سن ۷۳۷ء کے لاکھ سپاہ جزیرہ رودش پر بھیجی تین مہینہ تک لشکر سلطانی محاصرہ کیے رہے آخر پھرتے بعد اسکے بادشاہ نے حکم دیا کہ دو لشکر ایک واسطے جزیرہ قبرس اور دوسرا واسطے ایران کے درست ہو ہنوز سپاہ و سامان درست نہ ہوئے تھے کہ سلطان بیمار ہوئے اور بلدہ اذن کنڈین جاہ جمادی الاول وقات کی بادن برس کی عمر تھی اور اکتیس برس سلطنت کی تھی اس بادشاہ نے بارہ بادشاہوں کے ملک لے لیے تھے اور دوسو سے زیادہ قلعجات فتح کیے تھے مرد قوی ہیکل تیر انداز بے بدل تھا اور علما کی بہت عزت کرتا تھا اور خود بھی عالم تھا و ہمیشہ تھے باڈیڈ اور حبشیہ اس جگہ ایک امر اور لایق تحریر ہو کہ آیت کے حساب سے ابن مرجان نے ایک اعجاز بہ اتر فیر میں آلم غلبت الروم کے لکھا ہو کہ بیت المقدس سلسلہ ۵۷۵ تک روم کے ہاتھ میں رہیگا

بعد اسکے وہ مغلوب ہو گئے اور یہ مسلمانوں کے ہاتھ پر فتح ہو گا چنانچہ ناصر الدین اسد خلیفہ بغداد نے ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کو فتح کیا حالانکہ ابن مرجان نے بہت پہلے اس واقعہ کے بزمان خلافت مقتنی بامداد وفات پائی تھی ایسے ہر کسی نے ابوشامہ اور سیوطی وغیرہ نے اسکو ایک غریب سے لکھا ہے چنانچہ اسوقت سے برابر اب تک بدست مسلمانان ہجر یعنی بقیضہ سلاطین دوم کے ہے

سلطان بایزید ثانی ۵۸۵ھ

۱۵۱۲ ۹۱۸ ۱۳۸۱ ۱۸۶

بعد وفات سلطان محمد کے محمد پاشا وزیر نے اُسکے چاہا کہ جمشید چھوٹے بیٹے کو سلطان محمد کے تخت پر بٹھائے سپاہ نیک چری نے وزیر کو مار ڈالا اور اسحاق پاشا کو وزیر کیا بایزید ثانی چار ہزار سوار کے ساتھ لبیل بلغار شہر آما سب سے ہو چکر سخت نشین ہو کر جمشید شہر میں پیدا ہوا تھا بھاگ کر بصد گیا اور بغاوت اختیار کی سلطان نے لشکر بھیجا لشکر سلطانی کو شکست ہوئی سلطان بذات خود لشکر لے کر گئے جمشید کو شکست ہوئی جمشید بھاگ کر تیرکمانان نے اُسے رادمین پکڑا پکڑے اور تہتیا رسب چھین لیے اور بایزید کے حضور میں لائے اور انعام چاہا سلطان نے کہا کہ قسطنطنیہ میں حاضر ہوا انعام معقول پاؤ گے جب وہ لوگ اسلام پول میں آئے سب کو بادشاہ نے قتل کیا کہ تک حراموں کی جو اپنے آس کے ساتھ ایسا کرین ہی منرا ہو اور جمشید بحال خراب رہتا ہوا مصر کی طرف گیا فاد بیگ شاہ قوم چرکس نے اپنے یہاں با احترام رکھا بعد چار مہینے کے جمشید فاد بیگ کے پاس مکہ شریف چلا گیا بعد حج کے پھر سامان جنگ کا کیا بایزید نے نامہ لکھا کہ خدا کے حکم سے سلطنت میرے نصیب میں ہو تم کیون مقابلہ کرنے ہو جمشید نے جواب دیا کہ تم آرام سے رہو اور میں پھروں پر پڑا رہوں آخر باہم پھر جنگ ہوئی جمشید نے ہزیمت پائی اور بھاگا پھر بایزید نے نامہ صلح کا لکھا جمشید نے ایک حصہ ملک کا طلب کیا بایزید نے لکھا کہ خطبہ درمیان دو خطیب کے تقسیم نہیں ہوتا اور جمشید جزیرہ دوس میں بھاگا قوم صفالیہ نے اسکی حمایت کی بایزید نے حاکم دوس کو لکھا کہ میرے بھائی کو پکڑ کر بھیج دے اور خراج سالانہ ادا کرے اُسے قبول نہ کیا مگر جمشید وہاں سے بھی بھاگا اور سات برس تک جا بجا رہتا پھر آخر شاہ فرانس نے اُسے قید کر لیا بعد مرنے شاہ فرانس کے جمشید بحال تباہ پاس پاپ شینسیوس کے گیا اُسے احترام کر کے رکھا جب وہ مراپاپ اسکن رہا اسکی جگہ بیٹھا بایزید نے واسطے دفع منراپنے اُسے لکھا اور بہت رو پیہ بھیجا ایک دفعہ راہ میں وہیں لٹ گیا دوسری بار پھر بھیجا پاپ نے جمشید کو نہر دیدیا اس سلطان بایزید نے اپنے عہد میں بہت لڑائی مان کین اور بہت شہر فتح کیے ایک وقت واسطے لڑائی ملک اربنوط کے جاتا تھا راہ میں ایک فقیہ نے اسے خنجر مار ڈالا سپاہ سلطانی نے اسے ریزہ ریزہ کیا اسی دن سے حکم ہوا کہ کوئی تہتیا رسب آدمی

پادشاہ کے پاس نہ آئے اور اس پادشاہ نے سن ۹۱۹ میں بلاد بلوچستان میں لڑائی کر کے دس ہزار لشکاری کو قید کر لیا اور اس شہر کو تمام لڑنے والے مسلمانوں کے مطابق سن ۹۱۵ میں قسطنطنیہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ ایک ہزار اور ستر مکان گر گئے اور نو سچرین گرین اور تھوڑا قصر شاہی بھی گر پڑتا لیکن روز تک یہ زلزلہ بار بار آیا کیا بعد اس کے سلطان نے چند ہزار راج مزدور مقرر کیے کہ مرمت و تعمیر مکانات کی کریں سن ۹۱۵ میں مطابق سن ۱۷۰۷ میں مرض نفوس سے سلطان نے وفات کی عمر اس سلطان کی سرٹھ سال اور مدت سلطنت تیس سال ہو

سلطان سلیم شاہ ۹

۹۱۸ ۱۵۱۲ ۹۲۶ ۱۵۱۹

سن ۹۱۸ مطابق سن ۱۵۱۶ میں ولادت ہوئی تھی بعد باپ کے تخت نشین ہوا بعد جلوس علی احمد بھائی نے اس شہر اماسیا میں اور علاؤ الدین برادر زادہ نے شہر یصد میں علم بغاوت بلند کیا چند در چند لڑائیاں ہوئیں اور ان کے سب بھائی سمیت یون کی گردن ماری اور سب شہر سے بے دخل کیا گیا تمام بادشاہان نے نامہ تعینت لکھا اگر اسماعیل صفوی شاہ ایرانی نے نہیں لکھا یہ بادشاہ بڑا متعصب سنی تھا شیعوں کو جہان پانا قتل کرنا چاہیے ہزار سے زیادہ آدمیوں پر عفویت کی تھی علمائے اسکے عہد کے فتویٰ دیا تھا کہ شیعوں کا مارنا ثواب ہو شاہ اسماعیل نے اسپر شکر کشی کی اور مراد خان ایک بھتیجے کو اس کے جوہاگ کر اسماعیل پاس گیا تھا ساتھ لیا سلیم نے اسماعیل کو نامہ لکھا اور استہزاء کی راہ سے اسماعیل کو عصا اور مسواک اور چادر دہیہ بھیجا اسماعیل نے جواب لکھا اور ایک ڈبہ طلا کی فین بھر کر بھیجا سلیم شاہ کو عصا آیا اور لٹچی کو قتل کیا اور ایک لاکھ چالیس ہزار فوج لیکر ایران چلا اسماعیل نے قوت مقابلہ کی نہ دیکھ کر کئی منزل تک اپنے ملک کو جلا دیا کہ آب و دانہ و گھاس کی لشکر سلطانی کو تکلیف ہو حملہ پاشا نے سلطان سے شکایت کی کہ لشکر بہت تلف ہوتے ہیں سلطان نے اس کی گردن ماری اور اسماعیل کے پاس لباس زنانه بھیجا اور جو دیکھ اسماعیل قوت جنگ نہ رکھتا تھا مگر مقابلہ کو آیا اور نعرہ رجب سن ۹۱۵ مطابق سن ۱۵۱۷ میں زخم کھا کر گھوڑے سے گرا ایک سوار نے اس کے اپنا گھوڑا دیا اور تلگیا سوار مارا گیا اور اسماعیل بھاگ کر تبریز میں گیا سلیم شاہ نے تمام اسباب اور خیمہ اسکا لوٹا اسے اور ایک بی بی بھی اسماعیل کی اس کی گرفتاری میں آئی اور ایرانیوں سے جسے پایا مارا اور تبریز کو روانہ ہوا مرزا بدیع الزمان کے از اولاد تیمور گورکان ملاقات کو آئے بہت اعزاز سے ملاقات کی اور تمام اموال اسماعیل کا جو تبریز میں پایا لوٹا اسماعیل نے ناچار ہو کر بدیہ بھیجا اور بی بی کو اپنی مانگا سلیم نے نکال تعصب مذہبی سے وکیل کو قید کیا اور اس کی بی بی کو اپنے ایک سپاہی جعفر حلبی کو دے دیا اسماعیل نے اس خبر کو سن کر خود کشی کی سلیم ایران سے پھر شہر اماسیا میں گیا اور سن ۹۲۱ میں شہر کو ماتمین گئے اور لشکر علاؤ الدولہ سردار ترکان پر بھیجا اس کی گردن کاٹ کر وسطے عبرت

خدیو مصر کے پاس بھیج دی تاکہ خبر ہو چکی کہ قسطنطنیہ میں قوم ننگ چری نے صدر اعظم کا گھر لوٹ لیا ہو فوراً قسطنطنیہ پھر گئے اور بحر میں کوسزادی پھر دیار بکر وغیرہ پر لشکر کشی کی اور فتح پائی ۲۲۰ قمر مطابق ۱۵۱۹ء قاعدہ والی مصر سے ناخوشی ہوئی اور واسطے استیصال اسکے کے ملے اور جو کلیل مصر آیا تھا اسکے قتل کا حکم دیا مگر شفاعت یونس پاشا گردن نہ مار کر داڑھی موٹو ڈاکر غار شتی گدے پر سوار کر کے شہر بدر کر دیا عزیز مصر یہ سن کر لڑنے کو نکلا چونکہ انشی برس کا بوڑھا تھا عین معرکہ میں گھوڑے سے گرا اور مارا گیا سلیم نے تائی حلب محض اور شام کو سفر کیا وہاں چار مہینے رہ کر امراء عرب سے ملاقات کی اور کوہ لبنان پر گیا اور زیارت مقامات تبرکہ کی کی اور دمشق میں امویہ کو دیکھا خطیب کو بھاری خلعت دیایہ مسجد بہت بڑی اور وسیع ہو یا نسو پچاس قدم طویل اور ایک سو پچاس قدم عرض ہے ستونوں پر ہوا در سب ستون سنگ ساق اور رخام کے مختلف الایوں میں محراب و صحن چھ سو قدیلین سونے چاندی کی زنجیروں میں لٹکی ہوئی ہیں اور رمضان شریف میں وہاں بارہ ہزار قدیلین جلتی ہیں اور پچھتر مؤذن اس مسجد میں ملازم ہیں ۳ لاکھ دینار اس مسجد کی تعمیر میں صرف ہوئے تھے بعد اسکے نامہ بنام طومان عزیز مصر کے اپنی اطاعت کے لیے لکھا طومان نے وکیل سلیم کو مار ڈالا اور صفت جنگ درست کی شہر غرہ میں لڑائی ہوئی لشکر دوم غالب آیا اور شہر غرہ کو فتح کر کے مصر کی طرف چلا ۲۲۰ قمر کی آنتیسویں ذیجہ کو لڑائی شروع ہوئی پہلی لڑائی میں سان پاشا امیر لشکر دوم مارا گیا آخر بعد کئی لڑائیوں کے مصر فتح ہوا مردان مصر نے شہر خالی کر دیا اور بھاگے سلطان نے امان دیکر بلایا جب سب اپنے گھروں میں آگئے بعد کئی کر کے انشی ہزار آدمیوں کو قتل کیا طومان عزیز مصر پھر لشکر جمع کر کے سلیم شاہ کے مقابلہ میں آیا اور سلیم شاہ کو شکست دیکر قابض مصر ہوا پھر سلیم نے لشکر کشی کی طومان بھاگ کر بکر گیا اور گردن ماری گئی ۳۵۰ قمر مطابق ۱۵۱۹ء سلطان قسطنطنیہ واپس آئے اور ڈیڑھ سو ہزار جنگی نئے اور ساٹھ ہزار نئے سپاہی بحال کیے اور ہفتم شوال کو نو برس سلطنت کر کے چون برس کی عمر میں قضا کی یہ بادشاہ دراز قد تھا اور نہایت پر غضب تھا داڑھی منڈو اتنا تھا شکار دوست تھا شاعری سے بھی شوق رکھتا تھا۔

۱۱۱

سلطان سلیمان خان ع			
۱۵۶۶	۹۷۴	۱۵۱۹	۹۲۶
<p>سلطان سلیم کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوئے اس بادشاہ کے عہد میں چشمہ و شوکت آل عثمان کی بہت زیادہ ہوئی گیارہ جنگ خود اس بادشاہ نے کیے اور بہت عمارتیں تعمیر کیں اور انڈانائیس برس کی سلطنت میں بڑے بڑے کام کیے قلعہ بلغریہ اپنی ذات سے فتح کیا فرانس اور دوسرے نصارا سے بار بار جنگ کی ابراہیم</p>			

پاشا نے دو لاکھ سے زیادہ نصرانیوں کو مارا اور ایک لاکھ کو اسیر کیا اور بادشاہی خزانہ زرد و جاہر سے بھر دیا پھر
نصارا پر دوسری بار لشکر کشی کی پچیس ہزار نصارا کا سر لایا اور خیمے کے سامنے مثل برج کے چٹے اور اس عظیم
سات مینے میں انجام دیا **شعر**

کشت از عیسایان چند انکار ز وی نیاز | عیسی اندر آسمان دامن مغیبر گرفت

۳۱۰ھ مطابق ۹۲۱ء کے ماہ شعبان میں اہل حلب نے مسجد جامع میں قاضی کو شہید کیا خبر پاکر مفسدین کو
قصاص کیا اس سال میں شاہ متسانے اپنی بھجیا اور بعض امور نامرضی لکھے سلطان کو غصہ آیا اپنی کو نو مہینہ قید رکھ کر
چھوڑ دیا اور کہدیا کہ بادشاہ سے اپنے کمدے کہ جواب اسکا ہم خود آکر دینگے اسی ۳۱۱ھ میں ۹۲۲ء لاکھ فوج
اور تین سو توپ لیکر کشور تسا پر چڑھائی کی بہت نصارا تہ تیغ ہوئے اور وہ ملک داخل کشور سلطانی ہوا محرم
۳۱۲ھ مطابق ۹۲۳ء شاہ فرانس نے نامہ لکھا اور کہنہ نصارا کا جو بیت المقدس میں تھا طلب کیا سلطان
نے جواب دیا کہ ایک مدت سے وہ کہنہ مسلمانوں کی مسجد ابراہیم کینیہ میں ہو سکتا یہ معاملہ مذہب ہر اگر مال و جاہ
طلب کرتا تو دیا جا سکتا انیسویں سنہ مذکور کو قسطنطنیہ سے متوجہ بلاد سرب ہو اور چودہ خانہ وہاں کے فتح کیے اور
بیشوکت تمام بلغاریہ میں پہونچا اور سپاہ کو انجام دیا ۳۱۳ھ مطابق ۹۲۴ء ملک عجم کی طرف توجہ کی بعد ازاں
ایما اور مقبرہ امام ابو حنیفہ رحمہ کا سر تو تعمیر کیا اور تیرہ ہزار تک کوچ بکونج جا کر ملک میں آیا ابراہیم پاشاہ اپنے وزیر کو کسی
جرم میں قتل کیا اور خیر الدین کو وزیر کیا خیر الدین نے تو میں فتح کیا پھر شاہ تومیس نے بدو بادشاہ اسپین کے اپنا
ملک لے لیا ۳۱۴ھ مطابق ۹۲۵ھ پھر سلطان ایک طرف و خیر الدین ایک طرف بغیر ملک گیر ی پٹے
خیر الدین نے پچیس جزائر فتح کیے اور سلطان نے بھی بہت شہد و قصبہ فتح کیا اور اپنے ملک میں ملایا مشرق اسی طویل
ہو ۳۱۵ھ مطابق ۹۲۶ھ سلطان عجم کی طرف رخ کیا راہ میں علاؤ الدین اپنی سلطان ہند کو جواب نامہ دیا
اور لشکر عجم سے دو چار ہوئے رات کے وقت عثمان پاشاہ نے چند گھوڑوں کی دم میں کوڈن کو باندھ کر لشکر عجم کی
طرف چھوڑ دیا کوڈن کے غل سے ایرانیوں نے جانا کر و میوں نے شب خون مارا باخود الزمرے بہت مارے
گئے سلطان عثمان کے اس حیلے سے نہایت خوش ہوا اور حلب جاگ بگین دیا اور صلح کر کے سلطان پھر آئے ۳۱۶ھ
مطابق ۹۲۷ھ مصطفیٰ پسر سلطان نے بغاوت کی اسے سلطان نے قتل کیا ۳۱۷ھ مطابق ۹۲۸ھ میں مسجد
سلیمانہ کی بنا ہوئی اور اسی سال میں دوسرے بیٹے نے سلطان کی بغاوت کی باپ سے لڑا ہزیمت پا کر بھاگا
اور باو شاہ ایران کے پاس چلا گیا سلطان نے نامہ شاہ ایران کو لکھا کہ میرے بیٹے کو میرے لوگوں کے حوالہ
کر دو طما سب شاہ صفوی نے حسب خبر سلطانی عمل کیا سلطانی لوگوں نے پسر سلطان کو مع اس کے چار بیٹے کے
قتل کر ڈالا سلطان نے بہت بڑے القاب سے نامہ شاہ ایران کو لکھا اور لاکھ اشرفیان اسے بھیجیں ۳۱۸ھ

مطابق ۶۱۲ھ ملک افریقیہ لیا شاہ اسپین نے سلطان کے ملک پر حملہ کیا اور بعض قلعے لیا سلطان نے ایک سو اکتھڑ جہاز جنگی مصطفیٰ پاشا کے ساتھ شاہ اسپین کی لڑائی کو بھیجا مصطفیٰ خان نے فتح پائی اور کئی ہزار نصار کو قید کر لیا سلطان بچہ قصد جہاد کر کے بلغریہ میں پہنچے اور بہت شہر نصار کا فتح کیا ۶۱۷ھ مطابق ۶۱۷ھ میں جس وقت زنجبٹ کو محاصرہ کیے ہوئے تھا بغراضہ وجہ مفصل قضائی محمد شعلی نے وفات شاہ کو صحنی رکھا اور کئی روز میں قلعہ فتح کر لیا جب اسکا بیٹا بلغریا سے آیا تب ظاہر کیا عمر اس بادشاہ کی چوبیس برس کی تھی۔

سلطان سلیم خان ثانی ۱۱

۹۷۴ ۱۵۶۱ ۹۸۲ ۱۵۷۴

پھر سلطان ۱۱۷۰ھ مطابق ۱۵۷۰ھ پیدا ہوا تھا بعد باپ کے تخت پر بیٹھا اور باپ کی بخش قسطنطنیہ میں لڑکھن کی قوم نیک چہری نے یہ شورش اٹھائی سلطان نے انعام و اکرام سے فتح فتنہ کیا شاہ ایران نے نامہ تہنیت و تعزیت کے ساتھ اپنی بھیجا اور دو دروازہ مرادید بوزن چالیس درہم اور ایک دانہ یا قوت ربانی مثل شفا الو کے بھیجا اپنی جواب پا کر رخصت ہوا بعد ازیں سلطان نے امام صلحان سے جنگ کر کے اسے شکست دی ایام شہزادگی میں ایک یہودی سنی دادور سفنا سے نامی مصاحب سلطان کا تھا اور یہ دونوں ساتھ شراب پیا کرتے تھے اس نے سلطان سے اس وقت یہ کہا تھا کہ جزیرہ فرس میں شراب بہت خوب اور عمدہ ہوتی ہے سلیم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں بادشاہ ہو گا تو اس جزیرہ کو لیکر تھے بادشاہ بناؤ گا بعد جلوس کے یہودی نے وعدہ یاد دیا سلطان سلیم نے مصطفیٰ پاشا کو تین سو ساٹھ جہاز جنگی لیکر تیغیر فرس کو بھیجا شاہ اسپین اور باپ پادری مرشد نصار نے ساتھ ملکر جنگ سخت کی سلطان کی پچاس ہزار فوج ماری گئی اور دوسو چونتیس جہاز تباہ ہوئے مگر دراصل سلطان نے سخت لڑائی کے بعد جزیرہ کو فتح کیا اور بہت مال مع دو ہزار لڑکیاں اور لڑکوں کے سلطان کے حضور میں لائے نصار ہر سال ستائیسویں سرن کو بوجہ اس فتح کے عہد کرتے ہیں اسپین وغیرہ میں قصہ انتقام کیا مگر نصار نے صلح کی اور سلطان نے یار ہو کر تباہ ۲۷ شیعان آٹھ برس سلطنت کر کے پچاس برس کی عمر میں وفات پائی ہر چند یہ بادشاہ بادہ نوش تھا اور عیاش نغمہ پرست زن دوست مکر حسن تدبیری سے محمد طفلی وزیر کے ملک کے کاموں میں کچھ فستور نہ آیا۔

سلطان مراد خان ثالث ۱۲

۹۸۲ ۱۵۷۴ ۱۰۰۴ ۱۵۱۵

بعد نوروز وفات باپ کے تخت نشین ہوا اور اپنے پانچ بھائیوں کو بیٹنا قتل کیا اور چار سو نصاریہ تون کو قید سے

اس کا بہت امرا اور ارکین کو معزول کیا ۱۲۴۵ھ مطابق ۱۲۵۵ء کو شاہ ایران مسعود مراد اور اسکے بیٹے کو سپاہ نے مار ڈالا بلا وعظ و نعتین خطراب کلی ہو وقت فرصت غنیمت جا کر طرف بغلیس کے سپاہ بھیجی اور گرجستان کو لے لیا سو لکھوین ماہ کا لون کو وفات کی شہوت پرست تھاپنوں لڑیاں محل میں تھیں۔

سلطان محمد خان ثالث ۱۳۱۲

۱۶۰۳ ۱۰۱۲ ۱۵۹۵ ۱۰۰۲

وقت رحلت باپ کے شہر مانیہ میں تھا اس کی ان صفیہ سلطان نے خیفہ اسے خط لکھا اور خبر وفات پر ردی اور وفات سلطان کو ایسا چھپایا کہ وزیر نے بھی نہیں جانا بارہ روز کے بعد یہ آیا اور تخت نشین ہوا تب اس وقت خبر وفات کی شائع ہوئی اس سبب سے تمام اختیار سلطنت کا محمد خان نے اپنی ماں کو تفویض کیا چند روز کے بعد انیس ہجائیوں کو اپنے ذبح کر کے برابر گور پدر کے دفن کیا اور باپ کی بیبیوں کو جو حالہ تھیں دریامیں ڈلوادیا شاہ متسا نے سلطانی لشکر سے لڑائی کی اور مغلوب کیا سلطان نے فرادہ شاہ کو کہ انتی برس کا بوڑھا تھا بھیجا اسے بھی شکست کھائی آخر چوبیسویں شوال ۱۳۱۲ھ میں خود سلطان نے عزیمت کی اور شہر لڑو کو سات روز میں فتح کیا اور شاہ متسا بھاگ کر شہر فرنگیان پر گیا اور بہتوں کو مارا ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۳۱۲ھ شاہ ایران سے جنگ ہوئی اور سلطان نے مریض ہو کر وفات پائی سینتیس برس کی عمر تھی نو برس سلطنت کی ایفون بہت کھاتا تھا شہراب سے کراہت رکھتا تھا یہاں تک کہ بہت شرابیوں کو قتل کیا۔

سلطان احمد اول ۱۳۱۷

۱۶۱۷ ۱۰۲۱ ۱۶۰۳ ۱۰۱۲

جس وقت تخت پر بیٹھا سترہ برس کی عمر تھی بعد جلوس کے معلوم ہوا کہ شاہ عباس صفوی نے قیصر کے ملک میں قبضہ کیا ہوا اور بلدہ ارفال اور قلعة قرص وغیرہ لے لیا ہوا اور رومی فوج کو مغلوب کیا ہوا مقابلہ کو روانہ ہوا اور فوج ایران سے لڑا اور بھڑ آیا اس سفر میں سبب برفت اور سردی اور دوسری بیاریوں کے لشکر روم بہت تباہ و خراب ہوا اہلی بلدہ ہجرات سے والی متسا کے بہت عاجز ہو کر سلطان سے داد خواہ ہوئے سلطان نے حمایت کی اور ایک شخص کو اہل ہجرت تاج و نشان دیکر وہاں کا بادشاہ کو دیا اس نذیر سے وہ ہصار قیصری کہ قبضہ میں اہل متسا کے گئے تھے پھر داخل سلطنت قیصری ہو گئے ۱۳۱۷ھ میں شہر برصہ جا کر شاہ متسا سے صلح کی اور خراج لیکر چلے آئے اور مراد بادشاہ کے ساتھ لشکر خان لولا حاکم اکراہ اور امیر قسطل الدین حاکم کوہ لبنان پر بھیجا خان لولا حوالی میں مارا گیا اور امیر قسطل الدین بھی مارا گیا ۱۳۱۷ھ میں مراد بادشاہ جنگ لیلین

لیے بھیجا گیا شاہ عباس کو شکست دیکر تیزی سے لیا شاہ عباس نے صلح پیش کی اور مراد پاشا اجل طبعی سے مرگیا۔
 اس کے صلح پاشا مقرر ہوا سنہ ۱۶۲۴ء میں سبب عدم ایفا سے وعدہ اس صلح کے پھر ایران پر لشکر بھیجا مگر افواج فیض
 کو برف کے سبب سے بہت نقصان ہوا اور پھر آپا سلطان کو سنہ ۱۶۲۵ء مطابق سنہ ۱۰۳۶ھ یہ خبر ملی کہ نصار
 اسلام پول میں تھیں اور بقصد فساد جمع کیا ہو سارے نصاریٰ کی خانہ تلاشی کی اور چار سرداران نصریان کی گردن
 داری پھر سلطان نے بہت بخاری لشکر تیسرا ایران کو بھیجا مگر شکست ہوئی سلطان نہایت دل تنگ ہوئے اور
 سنہ ۱۶۲۶ء میں بومرست و پنج سال بارہ برس سلطنت کر کے وفات کی یہ بادشاہ عورتوں سے بہت صحبت رکھتا تھا
 مکہ و مدینہ طیبہ میں ہر سال زرخیز بھیجتا اور ایک بہت بڑی مسجد اسلام پول میں بنا کی کہ بجام احمد مشہور ہو اس شاہ
 کے زمانہ میں تملکو پینا شائع ہوا کہ شہ ۱۰۳۶ء اہل ہوا اللہ کے تھے

سلطان مصطفیٰ خان ۱۵

۱۶۱۴	۱۰۲۶	۱۶۱۴	۱۰۲۶
------	------	------	------

وقت مرگ کے سلطان احمد نے وصیت کی تھی کہ عثمان جو پسر شاہ تھاکم سن سیر وہ سالہ تھا مصطفیٰ کے بھائی کو
 بادشاہ کریں حسب وصیت بادشاہ تو ہونگر چو کہ جو وہ برس عورتوں میں فتنہ رہا تھا حوصلہ سلطنت کا نہیں رکھتا تھا
 اُمرائے آسے و قوت کر کے عثمان پسر سلطان احمد کو تخت پر بٹھایا

سلطان عثمان ثانی ۱۶

۱۶۲۲	۱۰۳۲	۱۶۱۴	۱۰۲۶
------	------	------	------

تخت پر بیٹھ کر خلیل پاشا کے ساتھ ایران پر فوج بھیجی خلیل نے اسل تک جا کر شاہ عباس سے صلح کی سلطان نے
 اس جرم میں اسے معزل کیا اور حللی پاشا کو مقرر کیا یہ فن سپہگری سے واقف و ماہر تھا سکندر پاشا کو لوہوسا
 سے لڑنے کو بھیجا تیس ہزار آدمی لوہوسا کے مارے گئے اور دس ہزار قید ہوئے اور اسلام پول پر قتل کیے گئے باوجود کہ
 روس و فرانس و پاپ لوہوسا کے مددگار تھے نصارا نے جزیہ قبول کیا یہ بادشاہ نہایت زن دوست تھا مفتی شہر کی
 بیٹی سے نکاح کیا سپاہ بہت ناخوش ہوئی کہ غیر قوم سے کیوں عقد کیا سنہ ۱۶۲۶ء مطابق سنہ ۱۰۳۷ء بادشاہ نے
 بعزم سفر حج باہر خیمہ نکالا لشکری نے یہ خیال کیا کہ بادشاہ پُرانے لشکر کو موت کر کے پنا لشکر بحال کر گیا ہجوم
 کر کے بادشاہ کو ہلاک کر ڈالا اور مصطفیٰ خان کو بادشاہ بنایا جیسی سلطنت فرمیں سبب قتل سری چہارم کے
 متروزل تھی اس فساد سے یہ سلطنت بھی متروزل ہو گئی اور خلل عظیم دولت عثمانی میں پڑا شاہ عجم نے فرصت پر
 کشور قیصری میں دست درازیاں کیں شہر آسکی بہت طویل ہو سرداران نے مصطفیٰ خان کو نالایق جان کر
 پھر محل میں قید کیا اور مراد چہارم میں سلطان احمد اول کو بادشاہ بنایا۔

مرادخان چارم ۷۷

۱۰۳۲ ۱۶۲۲ ۱۰۴۹ ۱۶۴۸

دوسرے روز جلوس کے سلطان نے جامع ایوب میں جا کر حسب قاعدہ کے تلوار کمر سے باندھی اور بھاری لشکر میا کر کے بغداد پر بھیجا مگر بغداد کو عجم کے ہاتھ سے نہ لے سکا مقامات مختلف میں شاہ عجم اور روم سے بڑی بڑی ایسا ہوئیں آخر روم نے بغداد پر فتح پائی شاہ عباس صفوی نے پھر لشکر کشی کر کے سخت لڑائی کی نصف رو کو بھر لے لیا اور رومیوں کو اس قدر مارا کہ دریا سے خون روان ہو گیا بغداد کے گلی کوچہ میں خون مثل آب دریا بہتا تھا ابوبکر پاشا کو زندہ گرفتار کیا اور لوہے کے پنجے میں قید کر کے دجلہ میں ڈول دیا اور لوزی آئندہ ہی وغیرہ کبودار پر کھینچا محمد پاشا بن ابوبکر پاشا کو خراسان بھیجا اور خود عباس بغداد میں بہت روز رہا اور حافظ پاشا کے مقابلہ کو گیا شہر موصل کو لے لیا حافظ پاشا کئی مقابلہ کر کے قسطنطنیہ چلا آیا اور سامان جنگ درست کر کے پھر واسطے مقابلہ کے آیا شاہ عباس نے بغداد میں قوم روم سے مقابلہ کیا غالب آیا لشکر قصیر کو شکست ہوئی اور اسلام پول واپس آگئے حافظ پاشا ایک توپ جس کا نام سیلیمان شاہ تھا گرنی کے سبب سے ساتھ نہ لاسکا وہاں دفن کر دیا تھا شاہ عباس نے خبر پا کر نکال اور اصفہان بھیج دی اور چند مرتبہ رومیوں سے لڑ کر فتح پاتا رہا اور اصفہان میں داخل ہوا بعد چندے کے عباس صفوی نے تھکا کی جب خبر وفات عباس صفوی کی روم میں ہو چکی خسرو پاشا ڈیڑھ لاکھ فوج لیکر روانہ ملک عجم ہوا اور ایرانیوں پر غالب آکر موصل واپس آیا انھیں دنوں پاشایان روم و سرداران سے خلافت ہوا اور چند خانہ جنگی اسلام پول میں ہوئی اور بہت لوگ مارے گئے امیر قمر الدین حاکم لبنان کو بادشاہ سے ہارس تھا اسے شاہ فرانس سے محبت کی بادشاہ نے خبر پا کر لشکر اسپہ متعین کیا چنانچہ وہ بعد لڑائی کے گرفتار ہو کر آیا سلطان نے عفو جرائم کر کے اپنے پاس رکھنا کاغذ خبر ہو چکی کہ اسے پوتے نے شہر سرور کو لوٹ لیا ہوا اور احمد پاشا کو دمشق میں شکست دی سلطان کو غصہ آیا اور امیر قمر الدین کو قتل کیا شہر مطاہ میں سلطان عجم سلطان نے لباس عربی پہنا اور خود اپنے سر پر دکھا اسپہ عامہ شہر شانی باندھا گھر سے کی باک نہ بچر آہن سے بنائی اور لاکھ سپاہ کے ساتھ بغداد روانہ ہوا اور پوچھ کر متصل بقرہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خیمہ کیا اور لشکر ایران کے ساتھ جو بغداد میں تھے لڑا اور پاشا وزیر سلطان مارا گیا بجائے اسکے مصطفیٰ پاشا نے خلعت وزارت پائی آخر بعد جنگ عظیم کے کہ پچاس ہزار ایرانی مارے گئے بغداد فتح ہوا اور ہزار عجمی زندہ گرفتار ہوئے کہ انکی گردن اڑی گئی اس فتح کے بعد سلطان جو بے طعنه تھے داخل اسلام پول ہوئے اور بعض بخاریا رہا جوئے اور حکم قتل ابراہیم اپنے چھوٹے بھائی کا دیا اسکی مان نے اسے چھپا دیا اور بادشاہ کو خبر قتل دی گئی بادشاہ نے نعل طلب کی حکماء معاین کے کہا کہ آپ مردہ نہیں دیکھنے پائے گا

اچکوبہت مضربہ و آخر پندرہ روز میں پانزدہم بادشاہ کو وفات کی عمر اس بادشاہ کی بائیس برس تھی اور زمانہ سلطنت ستروہیس کا تھا گھوٹے کی سواری کا بہت شائق تھا سو گھوڑے خاص سواری کے تھے

۱۰۲۹ ۱۲۴۰ ۱۰۵۸ ۱۲۴۸

سلطان ابراہیم خان ۱۷

بعد وفات مراد چارم کے ارکان دولت اسکے پاس جہان حرم میں قید تھانگے اور کہا کہ بادشاہ نے وفات کی آپ اب اس شہانہ پہنکر تخت پر بیٹھیے ابراہیم نے جانا کہ بادشاہ نے فریب سے میرزا فیاضیہ دریاقت کرنے کو یہ حیلہ کیا ہے بہت ڈرا اور کانپا اترنے نفس سلطان کی دکھا دی تب مطمئن ہو کر آیا اور نقش سلطان مرحوم کی مثل سلاطین کیان کے گورستان میں لے گئے کل فوج اور حشم سلطنت اور سب خاص سواری کے گھوڑے جیسر اٹنی زمین کسی ہوئی تھی بعد دفن سلطان کے ابراہیم کو مجلس سے نکالا چونکہ وقت ولادت سے وہ برابر قید میں تھا گھوڑے کی سواری نہیں جانتا تھا تخت روان پر سوار کر کے مسجد ایوب میں لے گئے اور تلوار اسے شیخ الاسلام نے دی اور توہین سر ہوئیں چونکہ پیشخص ضعیف العقل ست سادہ تھا اور مزاج ترسیدہ رکھتا تھا عورتوں کی صحبت کے سوا کوئی سلیقہ نہیں رکھتا تھا ساڑھے پانسو لاکھ دینار جمع کر کے مصروف عیش ہوا اور سلطنت اسکی مان اور وزرا کے ہاتھ میں رہی وزراے خیر اندیش نے انتظام مملکداری بہت اچھی طرح سے کیا اور آبروے سلطنت کو برقرار رکھا سترہ صدی مطابق ۸۷۰ھ لغاری نے قیصری جہازوں سے مزاحمت کی سلطان نے چار سو چھترہ واسطے نادیب کے لشکر گاہ قسطنطنیہ سے اٹلا کر طرف بھیجا اور فتح پانی لائے میں بھی نصار اسے لڑائی مان جو میں اور فتح پانی لکڑا فرمان لشکر نے وزیر بادشاہ کو عیش میں بھجودیکھ کر شورش کر کے قصد کیا کہ بادشاہ کو قتل کر ڈالیں سلطان ابراہیم نے آنکھ بہت روپیہ دیکر اپنی جان بچائی آنخون نے بعد سات مہینے کے اسکے لڑکے کو محل سے لاکر بادشاہ بنایا اور ابراہیم کو محل میں بند کر دیا دس روز کے بعد افسروں نے ابراہیم کو قید سے نکالنا چاہا ان لوگوں نے جنھوں نے قید کیا تھا بادشاہ کو ۲۸۔ رجب کو قتل کر ڈالا عمر اس بادشاہ کی تیس سال تھی اور ابراہیم سلطنت نو سال تھے۔

۱۰۵۸ ۱۲۴۸ ۱۰۹۹ ۱۲۸۷

سلطان محمد خان رابع ۱۹ ابن ابراہیم خان مقتول

زمان شیر خوارگی میں سخت زمین ہوا اسکی مان کو ششم سلطان حاکم ہوئی سرداران نے حکومت عورت کی قبول کی بلو اے عظیم کیا اسلام پول میں حاکم عظیم بر پارہ آخر سلیمان خواجہ سرانے کو ششم سلطان کو قتل کر ڈالا اور اسکے گھر سے بہت سے صندوق اشرفیہ روپیہ جواہر زیور مرصع ظروف نفرتی طلائی کے کچھ ملے تھے ایک

فنا اور خانہ جنگی قسطنطنیہ میں برپا رہی کہ تفصیل اس کی بہت طویل ہو سکتی ہے۔ ۳۲۰ء میں چالیس ہزار تک متواثر زلزلہ ہوا۔
 دوم میں آناربا اور بہت جان و مال نقصان ہوئے۔ ۳۲۱ء و ۳۲۲ء کے درمیان ہوا۔ ۳۲۳ء میں ۱۰۰ سال تک بنیامین
 پاشایان جہاں و قتال رہا۔ بادشاہ چونکہ بہت کم سن تھا کوئی خیال نہیں کرتا تھا آخر کو بری محمد نام وزیر ہوا۔ شخص نہایت
 عاقل اور مدبر تھا۔ انتظام خوب کیا۔ نصاریٰ پر لشکر بھیجا اور اکثر جگہ غالب آیا۔ جزیرہ قبرص و غیرہ فتح کیا۔ ۳۲۸ء میں
 سرب پر لشکر کشی کی۔ ڈیڑھ لاکھ نصاریٰ قتل کیے۔ چند روز میں حسن تدبیر سے اس مذہب کی سلطنت سے زوال پکڑی۔ مگر
 زندگی نے وفانہ کی پانچ برس تین مہینے وزارت کے بعد ۱۰۰۰ سالہ کو وفات کی تیغ کے وقت ہوا۔ شاہ
 اس کی بالین پر گیا اور بہت افسوس کر کے کہا کہ کوئی وصیت کرو ورنہ یہ وہ صاحب کسے ملے۔ امور سلطنت میں ہرگز
 عورتوں کو دخل نہ دے۔ عورتوں کی صحبت میں غافل نہ رہو۔ اس نے اپنی سپاہ کو اپنے سے راضی رکھو۔ ۱۰۰ سالہ ہرگز ایک
 نفر سپاہی بھی کم نہ کرو۔ ہمیشہ نصارا سے جہاد برپا رکھو اور انھیں کبھی مہلت نہ دو۔ اقلیہ بادشاہ نے بعد
 رحلت اس کے اس کے بیٹے احمد پاشا کو وزیر کیا یہ بھی مثل باپ کے عاقل اور مدبر اور بیدار مغز تھا۔ ۱۰۰ سالہ
 تیسری قلعہ گرد کو گیا۔ پانچویں جہادی الاول ۳۲۹ء کو متصل قلعہ کے پہنچا اس قلعہ پر بائیس برس سے ڈیرپہر لشکر
 قیصر پورش کرتا تھا مگر سبب غایت استواری اور فراہمی سامان قلعہ داری قلعہ فتح نہ ہوتا تھا اسے محاصرہ کیا
 اور ضرب سے توپوں کے ایسا اہل حصار کو عاجز کیا کہ اہل حصار نے تنگ ہو کر ان چاہی اور جزیرہ لادنے پڑتے
 قلعہ کو خالی کر دیا اور اسی ۳۲۹ء میں بہت خرابی کشور روم میں ہوئی۔ سوائے جنگ و جدال کے زلزلہ بہت آیا
 بہت شہر زلزلہ سے تباہ ہوئے۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے۔ عرض طاعون کی کثرت ہوئی۔ برف کی
 شدت ہوئی۔ بہت جاہلین ان آفتوں سے بچان ہوئیں اور چار ہائے اور پر مذہب نقصان ہوئے۔ بہت المقدس
 میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ بن مریم ہی چونکہ بڑا زبان آور تھا بہت یہود اور نصاریٰ اس کے معتقد ہوئے
 اور یہ شخص شجہہ بازی خوب جانتا تھا۔ حاکم بیت المقدس نے قصد گرفتاری کیا وہ خود اسلام پل چلا آیا۔ خدا
 احمد پاشا نے خبر پا کر گرفتار کیا۔ عیسیٰ زور پیہر دے دے کر قید خانہ میں اس کے پاس جاتے اور قہر مہوس ہونے
 سلطان محمد اس کی ملاقات کو گیا اور کہا کہ ہم تمہارا امتحان لینے تم میدان میں کھڑے ہو تم اپنے لشکر کو کہتے ہیں
 کہ تمہارے باران کریں و کیسے کہ تمہارے باران کرنا ہو یا نہیں سچ کذاب سلطان کے ہر پر گرد اور کہا کہ میں طاقت
 امتحان کی نہیں رکھتا ہوں سلطان نے اس کے قتل کا حکم دیا وہ مسلمان ہوا اور توبہ کی اس کے ساتھ بہت نصارا
 مسلمان ہوئے۔ ایسا ہی ایک شخص نے دعویٰ ہمدی موعود کیا تھا وہ بھی قتل ہوا۔ ۳۳۰ء میں سلطان ۳۳۰ء
 سلطان احمد سلطان پیدا ہوا۔ ۳۳۱ء میں سلطان ۳۳۱ء میں وزارت کر کے اکتالیس برس کی عمر میں حرم
 نے قتل کی بجائے اس کے منصف پاشا وزیر ہوئے سلطان بقصد ملک گیری بڑے تڑک و احتشام سے ڈیڑھ لاکھ

پہاہ لیکر قسطنطنیہ سے باہر آئے اور مصطفیٰ پاشا کو علیحدہ قلعہ شہر قسا کے لیے پیشتر روانہ کیا مصطفیٰ پاشا نے قتل و غارت
 فصلا زمین ہاتھ کھولا چالیس ہزار نصاریٰ کو قید کیا اور شہر قسا کو محاصرہ کیا لوگوں کی ضرب سے بہت مکانات
 وہاں کے مہندم کیے پتیا لیس دن تک رات دن طرفین سے نسل اولوں کے گولے برستے رہے باروت کے
 دھوئیں سے آسمان نظر نہیں آتا تھا قسا کی رعیت خوب لڑی سلاطین نصاریٰ سے مدد آئی ۱۶۸۳ء میں
 اٹھنی ہزار نصاریٰ مختلف القوم جمع ہوئے بڑے سردار لشکر نے نصاریٰ کے کہا کہ سردار روم مرد موافق ہو
 کہ نشیب زمین میں لشکر کو جگہ دی اور بلند مقامات کو بے حفاظت کے چھوڑا ہر ضرور ہم آپس چہرہ دست ہو گئے
 بعد اسکے مقابلہ ہوا صبح سے شام تک توپ اور بندوق کی لڑائی رہی ہزار ہا آدمی طرفین کے ہلاک ہوئے
 شام کے بعد طرفین اپنی اپنی جگہ پر آئے پہاہ روم چونکہ بہت خستہ تھی آدھی رات کو چلی گئی صبح کو نصاریٰ
 نے خبر پائی غیور پر آگرے اور اسباب لوٹا اور اپنے لشکر کو تقسیم کیا سلطان نے اس جرم میں مصطفیٰ پاشا کو
 وزارت سے معزل کیا اور ابراہیم پاشا کو وزیر کیا پاپ نے تمام نصاریٰ کو ترغیب لڑنے کی سلطان سے
 دی جا بجا نصاریٰ اور اہل اسلام سے لڑائی ہونے لگی بیشتر طرف نصارا کا غلبہ ہو گیا ابراہیم پاشا کو بھی سلطان نے
 موقوف کر کے سلیمان پاشا کو وزیر مقرر کیا یہ بھی ایک لڑائی میں نصاریٰ سے بھاگا بادشاہ نے اسے قتل کیا
 اور سیاوش پاشا کو وزیر کیا بعد اسکے پہاہ تنگ چری سلطان سے ناخوش ہو گئی اور عزل سلطان کی فکر
 میں ہوئی سلطان سلیمان خان ثانی اپنے بھائی کو سلطنت سپرد کر کے خود گوشہ عافیت میں بیٹھیں سوائے
 شکار و دوسری چیز پسند نہ تھی۔

۱۶۹۱	۱۰۳	۱۶۸۴	۱۰۹۹
------	-----	------	------

سلطان سلیمان خان ثانی ۲۰

۱۶۸۲ء میں ولادت ہوئی بعد طلع سلطنت سلطان محمد تخت نشین ہوئے بعد تخت نشینی کے سیاوش پاشا کو سپاہ
 خود سر نے مار ڈالا اور سرداران فوج کے درمیان میں بہت لڑائیاں ہوئیں اس سبب سے نصاریٰ ہر طرف
 غائب ہو گئے کسی نے دفع دشمن کی طرف توجہ نہ کی ۱۶۸۴ء میں والی متانے بلغاریہ لیا اچلی جو سلطان
 کی طرف سے تباہ کیا تو شاہ متانے کہا کہ مجھے سجدہ کرو اسے قبول نہ کیا دو مہینے یہ رد و کد رہی سلطان بھی
 سنہ سخت برہم ہوا اور خود واسطے مقابلہ شاہ متسا کے باہر آیا بعد سخت لڑائی کے غائب آیا اور اپنا ملک
 لے لیا اور لشکر کو بڑے مصطفیٰ وزیر حال کے ساتھ متا پر بھیجا چونکہ خزانہ میں روپیہ نہ تھا تاسی آلات نفی
 و طلائی دارالضرب میں بھیجا اور روپیہ بنوا کر صرف لشکر کیا چند مقامات دیگر اور بلغاریہ کو لیکر قسطنطنیہ واپس آیا
 اور بہت و ششتم رمضان المبارک کو مرض ہتھکا سے وفات کی تو پنے چار برس سلطنت کی عمارت اور

فردش کا بہت شوق تھا۔

سلطان احمد خان ثانی ۲۱۱

۱۱۰۳ ۱۶۹۱ ۱۱۰۶ ۱۶۹۷

بعد رحلت سلیمان کے تخت نشین ہوا اسی روز زار کان دولت نے حلبائی زادہ حکیم باشی کو قید کیا کہ اسے آب و ہوا سلطان کی بند کر کے اسے مارا ہی اور سلطان نے کوٹڑا مصطفیٰ پاشا کو متاکی لڑائی میں بھیجا مصطفیٰ مقابلہ کرتا جاتا تھا ناگاہ ایک گولی لگ گئی اور مر گیا فوج روم نے ہزیمت پائی مگر انھیں دنوں لشکر بحری کے ذریعہ سے نصارہ پر غلبہ ہوا اس لئے ان نصف شہر قسطنطنیہ آگ سے جلیا اور اس شخص مصطفیٰ وزیر ہوا شاہ متسلے فرصت پا کر بلخرا کا محاصرہ کیا چھبیسویں شعبان سنہ مذکور کو ایک بھاری فوج اسلام پول سے آئی شاہ متسلے بھاڑ بلخرا چھوڑ دیا لندن اور ہولنڈ کے بادشاہوں نے سلطان اور شاہ متسا سے صلح کر دی ماہ محرم ۱۱۰۳ میں قسطنطنیہ میں آگ لگی احمد پاشا وزیر نے حکم دیا کہ نصاریٰ لباس رنگین اور زر کے جوئے اور سمور کی ٹوپی نہ پہنیں اور گھوڑے پر سوار نہ ہوں گے پھر سوار ہوں تاکہ فرق درمیان مسلم اور کافر کے رہے اکیسویں جمادی الآخر کو سلطان نے بعض ہتھیار و فاسات کی۔

سلطان مصطفیٰ خان ثانی

۱۱۰۶ ۱۶۹۷ ۱۱۱۰ ۱۶۹۹

اس بادشاہ نے جلوس کے ساتھ ہی نئے تمام طرے نیچھے کہ بندگان خدا کو درست انہیں ہو کہ گھر میں بیٹھے آرام کریں کیونکہ دشمنوں نے اطراف ملک اسلام کو گھیر لیا ہی اور میرے اجداد نے ہمیشہ نصاریٰ کے ساتھ جہاد کی ہو میں بھی انکی طرح کفار سے لڑنا چاہتا ہوں پس اسے مسلمانو میری اعانت کرو بعد اسکے حسین پاشا کو جنگی جواز دیکر نصاریٰ کے مقابلہ کو بھیجا حسین پاشا نے بحر ابیض میں نصاریٰ پر چیرہ دستی کی اور جزیرہ سامس لے لیا اور خود سلطان نے لشکر لیکر دلی تھلے سے جنگ کی اور شکست فاش دی اور توپ خانہ نصارے لے لیا اور بہت قلعہ نصاریٰ کا مسمار کیا جاڑوں کے دنوں میں شہر اردن میں اقامت کی اور گرما میں فوج کثیر و اسلحہ دفعہ دلی متسا کے چھوڑ کر قیاریان اور توپخانہ نصاریٰ کے مردانہ وار سر میدان لیا تھا بشوکت و دبدبہ تمام داخل قسطنطنیہ ہوا ناگاہ خبر پہنچی کہ شاہ روس نے قلعہ اردن کو محاصرہ کیا ہی سلطان نے وہاں لشکر بھیجا فوج شاہی نے سر میدان میں ہزاروں کو قتل کیا اور فتح پا کر پھر ابدانین لاکھ فوج لیکر خود سلطان نے متسا پر کوچ کیا اس لڑائی میں الماس پاشا مارا گیا شاہ لندن و شاہ ہولنڈ نے درمیان آکر سلطان اور شاہ متسا سے صلح کر دی یہ مصالحو ماہ رجب ۱۱۱۰ مطابق چھبیسویں ماہ کالون دوم سنہ ۱۶۹۹ء کے ہو سلطان و ان کے

یہ شہزادہ آکر چند روز سیر و شکار میں مصروف رہا اور بعد ازیں قسطنطنیہ واپس آیا سرداران لشکر کو یہ صلح نامہ پسند ہوئی تو باغی ہو گئے تب سلطان احمد خان اپنے بھتیجے کو تخت و تاج دے کر علیحدہ ہو گیا۔

سلطان احمد خان ثالث ۲۲

۱۶۲۳ ۱۱۳۳ ۱۶۹۹ ۱۱۱۰

وقت جلوس کے یہ تین برس کے تھے سرداران فوج نے شیخ الاسلام کو قتل کر ڈالا سلطان نے دم نہ مارا جب صاف اختیار ہوا بعض مفدین کو قتل کیا اور بہتوں کو موقوف کیا اور ستورے و نون چند پاشا کو وزیر کیا اور انکارہ دیکھ کر معزول کیا آخر علی پاشا وزیر منتقل ہوئے ۱۵۸۷ھ میں نصاریٰ سے لڑ کر انہیں مغلوب کیا اور ۱۵۸۷ھ میں شاہان نصاریٰ میں باغیہ دہانت لڑائی ہوئی بطرس شاہ مسکوب کارلوس سویڈ پر غالب آیا کارلوس نے قیصر پاس آکر پناہ لی بطرس نے ملک شاہی میں مزاحمت شروع کی محمد پاشا واسطے تادیب کے متعین ہوئے اور سپاہ مسکوب پر غالب آئے اور صلح کر کے پھر سلطان کو صلح منظور نہ ہوئی اس جرم میں وہ موقوف ہوئے اور یوسف پاشا وزیر ہوئے آخر ۱۵۹۶ھ میں صلح نامہ قیصر اور مسکوب یعنی روس سے پچیس برس کے لیے لکھا گیا قیصر یوسف سے بھی ناخوش ہوئے اور وہ موقوف ہوئے اور سلطان نے حکم دیا کہ کارلوس کو اس کے ملک میں پہنچا دو اور اس کے خچ کے لیے روپیہ شاہی خزانہ سے دیا جائے کارلوس نے دس لاکھ روپیہ مانگا اسے دیا گیا گیا رو لاکھ روپیہ سنے اور انکا سلیمان پاشا نے برہم ہو کر اسے جبراً کشتہ قیصر سے نکال دینے کا حکم دیا اس وقت کارلوس کے صرف تین سو پیادہ تھے اسے چھپیس ہزار فوج قیصری سے مقابلہ کیا اگر قارہو اسلیمان نے اتحاد مسدطاش میں اسے قید کیا بعد چند روز کے بشہر دوسکا کے بھیجا یا سلطان نے اس کے خچ کے لیے مشاہرہ مقرر کر دیا اور اسلیمان کو اس جرم میں کہ بے حکم کے زیادتی کی معزول کیا ابراہیم پاشا مقرر ہوا چند ہی روز میں یہ بھی موقوف ہوا علی پاشا مقرر ہوئے کارلوس حسب طلب اپنی بہن کے عازم سویڈ ہوا قیصر نے بغزت نصحت کیا اور پچھ سو چارویں ساتھ کیے اور آٹھ گھوڑے بائین وضع اور تلوار وضع دی اور ۱۵۹۷ھ میں نصحت کیا کارلوس مشکور منت قیصر ہو کر اپنے ملک میں گیا ۱۵۹۷ھ میں فوج شاہی نے اکثر بلاد نادقہ پر غلبہ پایا دلی متاسفانہ عہد شکنی کی اور شکر قیصر سے لڑائی علی پاشا مارا گیا فوج قیصری نے شکست پائی خلیل پاشا دلی بغداد نے وزارت پائی اور قسطنطنیہ سے نکلے شہزادہ نرتمین اور وہاں سے شہر بلغرامین جا کر سپاہ متاسف لڑا ہزیمت پائی اس سبب سے معزول ہوا پھر محمد پاشا نے وزارت پائی ۲۱ - ماہ عورت ۱۵۹۷ھ کو دلی متاسف صلح ہوئی عہد میں احمد شاہ کے ایک سو چالیس مرتبہ قسطنطنیہ میں آگ لگی اور بہت مکانات خاک سیاہ ہوئے اور مسکوب الی لولونیاسے

صلح ہوئی اور لشکرِ دمی ملکِ عجم کی طرف سے چلا نہاد اور تبریز تک پہنچا شاہِ عجم نے پیغامِ صلح بھیجا وہ اس شرط پر قبول ہوا کہ شاہِ ایران نے جو کچھ ملکِ روم سے لیا ہے پھر اسے ہمنویہ گفتگو طرہ ہوئی تھی کہ سلطانِ ایران نے قضا کی اور اسکا بیٹا طہاسپ تخت نشین ہوا نادر شاہِ سردارِ ایران نے آکر تبریز میں فوجِ قیصری سے لڑائی کی اور سپاہِ روم کو شکست دی سلطان نے دوسرے لشکر کا سامان واسطے جنگِ ایران کے کیا ناگاہ سپاہِ قیصر میں خساد برپا ہوا ابراہیم پاشا قتل ہوا محرم کے مہینے میں ۳۲ھ ہجری کے سپاہ نے احمد خان کو تخت سے اٹھا دیا اور محمود کو بادشاہ بنایا

سلطان محمود اول ۲۳

۱۷۹۳ ۱۱۹۷ ۱۷۲۰ ۱۳۳

یہ بادشاہ ۱۱۹۷ھ میں پیدا ہوا جو قوت یہ بادشاہ تخت پر بیٹھا استنبول میں درمیانِ سپاہ ایک بلو اسے عظیم تہنیت پہنچا ہزار سپاہی اور کئی پاشا اس فتنہ میں مارے جا چکے تھے ابراہیم پاشا والی حلب وزیر ہوا اسے بعض لشکروں کو قتل کیا اور بتون کو معزول کیا اسکے بعد وہ بھی موقوف ہوا عثمان پاشا وزیر ہوئے اور دریائی راہ سے مصر پہنچا شاہِ اسپین کے جہازوں نے حملہ کیا اور جہازاتِ قیصری کو درہم و برہم کر دیا اور عثمان پاشا کو پکڑ لیا اور اطلہ لے گئے جب جہاز بندرِ اطلہ پر پہنچا اور لشکر ہوا لوگ قلعہ کو با زمین آئے ایک شخص فریسی نے جبکا نام اور تو دھتا اسکے جہاز کے ایک گوشہ میں عثمان پاشا کو مجروح پڑا ہوا دیکھا اور پہچانا تب مصر میں لے گیا دہانے قسطنطنیہ لایا عثمان نہایت ممنون ہوا اور اسے بہت کچھ دیا ۱۲۰۷ھ مطابق ۱۲۳۳ھ عثمان پاشا نے عجم پر لشکر کشی کی اور سوادِ بغداد میں لشکر طہاسپ ثانی والی عجم کو ہزیمت دی اور گرگوسان تک جا کر پھرا پھر سلطان نے چار فوجیں آراستہ کر کے چار پاشا کو ایران پر بھیجا پاشاؤں نے کرمان شاہ و ہمدان و غیرہ و غیرہ پر غلبہ پایا شاہِ ایران چالیس ہزار فوج لیکر مقابل ہوا اور ہزیمت کھائی قومِ روم آگے بڑھی کاشان تک لے گیا طہاسپ ثانی نے احمد پاشا سے صلح کی در خواست کی نادر شاہ اس وقت حاکمِ سیستان تھا اسے طہاسپ کو تخت سے اٹھا دیا اور اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا اور سلطان کو نامہ لکھا کہ جب قدر ملکِ شاد و ایران کا لے لیا ہے اس سے دستکش ہو ورنہ مجھ سے لڑو اور قتل وصول جو اب کے بغداد پر تاخت کر کے لشکرِ قیصر کو تہ دبا لیا اور وجہ کے پارا کر لغباد کو محاصرہ کیا تبص نے عثمان پاشا کو نسی ہزار فوج لیکر بھیجا نادر شاہ نے خبر آمد لشکرِ روم سن کر کلب و جلہ صفت آرائی کی نو گھنہ سخت لڑائی رہی اور روم کو فتح ہوئی نادر بھانکا اور حصارِ بغداد آٹھ گیا جب خبر فتح کی استنبول میں پہنچی کمال مسرت ہوئی اور ایوانِ شاہی اور شہر میں شہری

روشنی ہوئی تین مہینے بعد پھر نادر شاہ آیا دو لڑائیاں تو عساکر روم نے فتح کیں آخر تیسری لڑائی میں روم کو شکست ہوئی اور عثمان پاشا سر میدان مار گیا قیصر نے علی پاشا کو اور حیدر پاشا کو تجویز کیا کہ کیجئے جاتین اس درمیان میں روس سے لڑائی ہو گئی نادر شاہ لشکر روم کو ہٹاتا ہوا شہر کرکوک تک آ گیا سلطان محمود نے سوائے صلح کے چارہ نہ دیکھ کر صلح کی اور روم و ایران کا سرحد جو بعد مراد چارم تھا مقرر ہوا اور ایسے ہی روس سے بھی اس شرط پر صلح کی کہ اس کے جہاز بحر اسود میں نہ آئیں اور قیصر کے جو شہر روس نے پہلے لیے ہیں پھر دے اور قلعہ اردو کو اپنے ہاتھوں میں رکھے اور نیشلساں نصاری کے کشور روم میں آمد و رفت تجارت کے لیے کیا کریں یہ معاہدہ فیما بین وکلا سے ہر دو سلطنت کے شہر بلگرین ہو اور شاہ دستاں بھی چند مرتبہ لوکر صلح کی اور فرانسس نے بھی تائیں برس کے لیے صلح نامہ لکھا اور سنہ ۱۱۷۱ھ میں شاہ سوید نے بھی آشتی کی سنہ ۱۱۷۲ھ مطابق سنہ ۱۱۷۳ھ محمد بن عبدالوہاب اور امیر سعود نے عرب میں فتنہ عظیم برپا کیا اور حمین مشرفین میں بہت فساد کیے شرح اسکی طویل ہو اور سلطان محمود نے مرض ہو کر بائیسویں صفر کو وفات کی اٹھاون برس کی عمر اس سلطان کی تھی

سلطان عثمان خان ثالث ۲۵

۱۲۶۰	۱۱۷۱	۱۱۷۲	۱۱۷۳
------	------	------	------

یہ محمود اول کا حقیقی بھائی تھا سالہ میں پیدا ہوا تھا اور مجلس میں پرورش پائی تھی بعد محمود اول کے تخت نشین ہوا علت پسند تھا سعید آفندی کو وزیر کیا چونکہ افغان لشکر سے اسکو خوف تھا کہ مبادا اولاد احمد خان ثالث کو بادشاہ بنائیں اس سبب سے چند سرداران کو قتل کر ڈالا سنہ ۱۱۶۹ھ میں صدر عظمی کا گھر اور قریب دولت کے قسطنطنیہ آتش زدگی سے جل گیا اور سالہ ۱۱۷۱ھ میں جامع عثمان کہ محمود اول نے بنا کی تھی پوری کی اور اسی سنہ میں وفات پائی

سلطان مصطفیٰ خان ثالث ۲۶

۱۲۶۱	۱۱۷۲	۱۱۷۳	۱۱۷۴
------	------	------	------

اس بادشاہ کے عہد میں وزارت کی بہت تبدیلی ہوئی اور شاہ روس سے چند لڑائیاں ہوئیں مگر سلطان نے فتح پائی اور باجوین و قیصر کو قضا کی۔

سلطان عبد الحمید خان ۲۷

۱۲۶۲	۱۱۷۳	۱۱۷۴	۱۱۷۵
------	------	------	------

سنہ ۱۱۷۱ھ میں ولادت ہوئی اور سنہ ۱۱۷۲ھ میں تخت نشین ہوا اور یکم ماہ بحمد سنہ ۱۱۷۳ھ کو سب نصاری سے

صلح کی کیونکہ کثرت خانہ جنگیوں سے سلطنت میں ضعف پیدا ہوتا جاتا تھا اور ملک سرکشی سے سپاہ اور افسرن کی تباہ ہوا جاتا تھا بعد ازیں تحسین پاشا کو باغیان اور سرکشان عرب کی تادیب کو بھیج کر اُس فتنہ کو فرو کیا مگر روس اور والی تسانے لشکر شورش کی یوسف و علی پاشا کو سلطان نے متعین کیا پہلے لشکر تسانے سے لڑ کر قلعہ آشمش و عیسہ فتح کیا اور روس سے بھی مقابلہ کیا اور سلطان نے بھر شصت و ہفت ساگی فضا کی مرد عظیم و محب ملتان تھے

سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفیٰ خان ثالث ۲۸۷

۱۲۰۳ ۱۷۸۹ ۱۷۲۲ ۱۸۰۷

۵۰۰ھ میں ولادت ہوئی تھی بعد عبد الحمید کے تخت نشین ہوئے اور اس کی شکر کی طرف توجہ کی تھوڑے عرصہ میں ڈیڑھ لاکھ فوج بری و بحری مرتب کی شاہ تسانہ اور سکوب یعنی روس مقابل آئے دو مہینے تک جنگ کی ہی چوتھی ماہ آب الفتنہ مطابق سن۱۱۸۷ھ کو سپہ سالار روس سے صلح ہوئی مگر لکھ روس کا پرنا نام نے کہ اپنے شوہر کو مار کر تخت نشین ہوئی تھی قبول نہ کی صلح اور لشکر جہاز قلعہ اسماعیل پر بھیجا تین ہزار روسی فوج اُس قلعہ میں تھی جسوقت فوج روس نے قلعہ پر یورش کی بہتے لوگ توپ و بندوق سے روسیوں کے مارے گئے قلعہ کی خندقیں کشتوں سے بھر گئیں اور چونکہ سپاہ روس بہت تھی فیصل قلعہ پر چڑھ گئی تین رات دن اندر قلعہ کے ایسی لڑائی رہی کہ تمام زمین قلعہ کی خون سے کچھ ہو گئی عورتوں اور بچوں نے قلعہ کے دواور مردا گئی دی اور کل مارے گئے صرف ایک آدمی جو کسی طرح سے خبر رسائی کو قسطنطنیہ بھاگا تھا چنگیا اور ایک قفس بھی زندہ بچا اور روسیوں نے قلعہ میں اپنا عمل کیا لشکر قیصر نے جب یہ خبر سنی کمال غضب اور خشم سے منل دریا کے موج زن ہوئے اور بغرض انتقام جانے کی اجازت چاہی مگر اسی چند روز میں سن۱۱۸۷ھ میں شاہ انگریز و پریشا نے درمیان آکر صلح کرادی یوسف پاشا موقوف ہوئے اور محمد پاشا کہ چھایا برس کے تھوڑے روز ہوئے اور رکا پرنا ملک روس اپنی جگہ پھر گئی بعد اسکے لوہا پاٹ شامو فرانس سے انگریزوں سے سخت لڑائی ہوئی اور سلطان کے ساتھ لوہا پاٹ نے دوستی کی اور محبت خوب بڑھی اور مستحکم ہوئی اور سلطان سلیم نے قواعد جنگ ایجاد دی انصاری پسند کیے اور چاہا کہ اپنے لشکر کو تعلیم کرے اسلئے بعضے روسیوں کو شاہ فرانس کے پاس بھیجا کہ قواعد جنگ سکھیں مگر سپاہ نیگ چری نے اس روش کو نہیں پسند کیا اور نافرمانی کی باجملہ آور خان نے سن۱۱۸۷ھ میں لشکر نظام یعنی قواعد دن قسطنطنیہ میں آراستہ کیا اور سلطان فکر میں اتنیصال نیگ چری کے ہوا کہ حسیان آنا حد سے زیادہ گذر گیا تھا جب سرداران نیگ چری نے آراستگی لشکر جدید کی روش فرنگیوں پر دیکھی بہت خشم میں آئے اور فتنہ عظیم برپا کیا کہ مشرح اسکی بہت طویل کتاب ہوا اور سلطان نے پچیس پچیس برس کی عمر کے جوانان نوکر رکھنا

۱۱۸۷ھ میں ولادت ہوئی تھی بعد عبد الحمید کے تخت نشین ہوئے اور اس کی شکر کی طرف توجہ کی تھوڑے عرصہ میں ڈیڑھ لاکھ فوج بری و بحری مرتب کی شاہ تسانہ اور سکوب یعنی روس مقابل آئے دو مہینے تک جنگ کی ہی چوتھی ماہ آب الفتنہ مطابق سن۱۱۸۷ھ کو سپہ سالار روس سے صلح ہوئی مگر لکھ روس کا پرنا نام نے کہ اپنے شوہر کو مار کر تخت نشین ہوئی تھی قبول نہ کی صلح اور لشکر جہاز قلعہ اسماعیل پر بھیجا تین ہزار روسی فوج اُس قلعہ میں تھی جسوقت فوج روس نے قلعہ پر یورش کی بہتے لوگ توپ و بندوق سے روسیوں کے مارے گئے قلعہ کی خندقیں کشتوں سے بھر گئیں اور چونکہ سپاہ روس بہت تھی فیصل قلعہ پر چڑھ گئی تین رات دن اندر قلعہ کے ایسی لڑائی رہی کہ تمام زمین قلعہ کی خون سے کچھ ہو گئی عورتوں اور بچوں نے قلعہ کے دواور مردا گئی دی اور کل مارے گئے صرف ایک آدمی جو کسی طرح سے خبر رسائی کو قسطنطنیہ بھاگا تھا چنگیا اور ایک قفس بھی زندہ بچا اور روسیوں نے قلعہ میں اپنا عمل کیا لشکر قیصر نے جب یہ خبر سنی کمال غضب اور خشم سے منل دریا کے موج زن ہوئے اور بغرض انتقام جانے کی اجازت چاہی مگر اسی چند روز میں سن۱۱۸۷ھ میں شاہ انگریز و پریشا نے درمیان آکر صلح کرادی یوسف پاشا موقوف ہوئے اور محمد پاشا کہ چھایا برس کے تھوڑے روز ہوئے اور رکا پرنا ملک روس اپنی جگہ پھر گئی بعد اسکے لوہا پاٹ شامو فرانس سے انگریزوں سے سخت لڑائی ہوئی اور سلطان کے ساتھ لوہا پاٹ نے دوستی کی اور محبت خوب بڑھی اور مستحکم ہوئی اور سلطان سلیم نے قواعد جنگ ایجاد دی انصاری پسند کیے اور چاہا کہ اپنے لشکر کو تعلیم کرے اسلئے بعضے روسیوں کو شاہ فرانس کے پاس بھیجا کہ قواعد جنگ سکھیں مگر سپاہ نیگ چری نے اس روش کو نہیں پسند کیا اور نافرمانی کی باجملہ آور خان نے سن۱۱۸۷ھ میں لشکر نظام یعنی قواعد دن قسطنطنیہ میں آراستہ کیا اور سلطان فکر میں اتنیصال نیگ چری کے ہوا کہ حسیان آنا حد سے زیادہ گذر گیا تھا جب سرداران نیگ چری نے آراستگی لشکر جدید کی روش فرنگیوں پر دیکھی بہت خشم میں آئے اور فتنہ عظیم برپا کیا کہ مشرح اسکی بہت طویل کتاب ہوا اور سلطان نے پچیس پچیس برس کی عمر کے جوانان نوکر رکھنا

م شروع کیے اور ترقی فوج نظامیہ میں کوشش کی دو ہزار فوج تعلیم یافتہ زیر حکم مسعود آغا قسطنطنیہ میں اور سولہ ہزار
 شہر سمران میں زیر فرمان قاضی پاشا کے مرتب ہوئے سلطان نے قاضی پاشا کو مع فوج قسطنطنیہ میں طلب کیا
 وہ وہاں سے چلے راہ میں ایک رات ایک دشمن بارادہ قتل قاضی پاشا کے اسکے خیمہ میں گیا قاضی پاشا کہ مروید
 تھا اس دشمن کو آسنے مار لیا اور متصل قسطنطنیہ کے پہونچا فوج ینگ چری نے خبر پا کر شہر میں سخت شور و شغب کیا
 اور چند مکانون میں آگ لگا دی اور قمود خانہ اور مسجدوں میں فوج فوج جمع ہونے لگے اور اراکین سلطنت کو مغلط
 گالیاں دینی شروع کیں اور کفر اور احماد پر منسوب کیا سلطان مجبور ہو کر تشفی اور تسکین ینگ چری میں مصروف
 ہوا اور قاضی پاشا کو حکم دیا کہ شہر سمران اپنے لشکر کا وہاں چلا جاوے بعد اس سانحہ کے لو ناپاٹ نے اپنے
 ایک شخص کو گرفتار کیا تو اعدا میں بے نظیر تھا سلطان کے پاس بھیجا اور دو تنائے لکھا کہ تمھارے دوست کے ہم
 دوست اور تمھارے دشمن کے ہم دشمن میں ہمیشہ معلمین ماہر فن کو واسطے تعلیم فوج بری اور بحری کے ہم بھیجینگے
 کہ انگریز اور روس کو نو غار آتہبول پر طو ماسے مجال پاؤ ترے کی نہ ہو روس نے اس خبر کو پا کر قصر کے کاب پر لشکر بھیجا
 اور انگریزوں کو ناپاٹ کے ہاتھ سے عاجز تھے اور چاہتے تھے کہ سلطان اور بو ناپاٹ سے دوستی قطع ہو جائے مگر
 سلطان دامن کرو فریب میں انگریزوں کے نہیں آتے تھے اور آتہبول کو بڑی بڑی توپوں اور ہمازات اور دیگر
 سامان جنگ سے نہایت مستحکم کیا انگریزوں کا سفیر مایوس ہو کر پھر گیا اور اپنے بادشاہ کے حکم سے حالت غفلت
 میں اسکندریہ پر قابض ہو گیا فوراً محمد پاشا حاکم مصر نے لشکر کشی کی اور اسکندریہ کو انگریزوں سے بچھڑایا اور انگریزوں
 نے پھر مسلسل دوستی کا بڑھایا اور اپنے ذریعہ سے روس سے صلح کرائی اس واردات کے بعد محمد پاشا کو وزارت
 سے موقوف کیا اور عرب محمد پاشا کو مقرر کیا تین برس کے بعد وہ بھی خانہ نشین ہوئے یوسف پاشا وزیر ہوئے
 بعد اسکے چند وزارت برلی ۱۲۱۵ء میں پھر سلطان طرف ترقی فوج نظامیہ کے متوجہ ہوئے اور کمال
 کوشش کی قلعه بو غار قسطنطنیہ میں بھراسو کی طرف ایک گروہ قبائل ینگ چری سے مسی بیج یقین لے کر
 بغرض اہتیمال ان پاشایان کے جنگی راے سے فوج نظامیہ قائم ہوئی تھی قسطنطنیہ میں آیا اور سرداران لشکر
 ینگ چری نے بھی مستطیع فیضی کو لکھا کہ ہم تم خواجہ تاش میں اپنا مددگار نہ مجھے جانو ہم لوگ چاہتے ہیں کہ آئیں
 دین متین فوجی ہو اور نظام نئی فوج کا درہم برہم ہو جائے دزرے فجاور اور اترے نامبارنی انارہون
 یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم لوگ کا فقط لیکر نئی فوج کو دین اس سبب سے ایک فساد عظیم برپا ہوا بلوئے عام
 ہو گیا آتہ سونگ چری ایک گروہ یقین کے ساتھ لشکر کا د بھری کی طرف گئے وہ اپنی سرحد میں آنے سے
 منع ہوئے باغیوں نے بہ آواز بلند کہا کہ اس سپاہ دریائی جانو اور آگاہ ہو کہ چند روز میں تمھارے سوار کا
 کافر ہو جائینگے ہم لوگ ہپاس اسلام تمھارے پاس آئیں نہ کہ واسطے لوٹ مار کے تم لوگ میرے ساتھ

ہو جاؤ کہ روش قدیم برقرار ہے ایسے ہی قہقی کے ساتھ ایک گردہ تو بچانہ کی طرف گیا انھوں نے بھی انھیں چاقو
 لے لیا اسی بھائی کیون مجھ سے علیحدہ ہوتے ہو باوجود اسکے کہ برادر دینی ہوا اور اولاد ننگ چری ہو مرید یکناش ملی
 کے ہو قسم روح پاک یکناش ملی کی دیتے ہیں کہ میرے ساتھ ہو اور حمایت دین بنی کی کرو اگر شریک نہ ہو گے تو
 جنت تپس حرام اور مور و لعنت ایزوی ہو گے چنانچہ بعد گفت و شنود بمبار کے بہت سپاہ بھری اور تو بچانہ فرج بقی کے
 ساتھ ہوئی سپاہ نے جب یہ خبر پائی سخت مایوس ہوئی اور اپنے گھر جانے کی فکر کرنے لگی اور باغیان ان میدانوں
 میں جو شہرین تھے جمع ہوئے اور لڑائی کا کل بجا یا اس سے ایک حلقہ عظیم شہرین پڑ گیا تاہی دو کاہن شہر کی بند
 ہو گئیں سلطان سراہیم حیران انگشت بدندان تیر تھا اور آہ سر و کھینچتا تھا قہقی نے سپاہ سے کہا کہ اسی یاد یہ وہ
 وقت ہے کہ دشمن مقہور ہو گئے خدام کو گون کی مدد کرے گا اور مملکت عثمانی سے جڑان انجھار ملعونہ کی کہ سب خرابی
 ننگ چری کے ہوے ہیں اور حکام خدا فراموش نے اہل اسلام کو لباس نصاریٰ پہنایا ہے اور شاہ کفار بنایا ہے
 اور دین میں فساد ڈالا ہے پاشایان جھٹ باطن اور امرائے محسن تلح کہ باعث رونق اور رواج اس جہت کے
 ہوے ہیں اور اودھ ننگ چری میں کہ ستون دولت عثمانیہ کے ہیں فتور ڈالا ہے انھوں سے جلد انتقام لو اور فرج
 نظامید بے قصور ہی اس سے کچھ بخت مجھے نہیں اور اسکے بعد ایک کاغذ جیب سے نکال کر پڑھا اور کہا کہ فلان غلام
 کو یہاں لا کر گردن مارو جو جو سپاہ ہر طرف دوڑی ہر جگہ صدمہ گریہ و کیش بہ نہ کی بلند ہوئی بعض قتل ہوئے بعض
 بھاگے بعض زندہ گرفتار ہوئے تین رات دن تک یہ غدر عظیم شہر میں رہا کہ تفصیل اسکی بہت طویل ہے سترہ
 سردارائی کی نعش میدان میں بے گور و کفن پڑی رہی اور ہر محلہ دیا زار مارا ہوا لوتا ہوا نظر آتا تھا جب قہقی
 نے سرداران شہر سے خاطر جمع کیا بستانجی باسی ندیم سلطان کو واسطے قتل کے طلب کیا سلطان نے فتور
 دینے میں تامل کیا بستانجی نے کہا کہ اگر مقتول تو قتل ہو گا تو باغیان قصر قصیر کو لوٹ لینگے اور بادشاہ کو اور آگے
 خیر خواہی کی راہ سے بادشاہ کے پیر پر گرا اور کہا میں نے اپنے تئیں خدا سے قدم سلطان کیا مجھے دیدہ دیجیے
 کہ فتنہ کی تسکین ہوا رہیں شہید ہوں سلطان نے رو کر جلا کو اشارہ کیا جلا دے بستانجی کو مار کر مجمع
 باغیان میں پھینک دیا سنگ دلون نے اسکی نعش کو اٹھا کر سرداران مقتول کی نعش میں ڈال دیا بعد اسکے
 موسیٰ پاشا مفتی عطاء اللہ آفندی شیخ الاسلام نے سرداران ننگ چری اور بقی سے کہا کہ کیونکر ہو سکتا
 ہے کہ یہ بادشاہ تخت پر رہے حالانکہ تم لوگ کا دشمن ہو اور دل میں کینہ رکھتا ہے جب قدرت پاوے گا
 بدلہ لیکر عزل اس بادشاہ کا ضرور ہو قہقی نے فوراً اس میدان میں جا کر آنگلی سے اشارہ طرف سرداران
 مقتول کے کر کے کہا باؤز بلند کہ اے گرد و دشمنان تم مارے گئے اب تسکین پائی یا نہیں اور لشکر سے مخاطب
 ہو کر کہا کہ مجھے سلطان نے واسطے موقوفی فوج جدید کے وعدہ کیا ہے پھر کیا اندیشہ اب باقی ہے اور شہر بستا

کہ یہ بادشاہ تم لوگوں کا دشمن ہو کبھی راضی نہ ہو گا مفتوں سے فتویٰ لینا چاہیے سپاہ نے مفتی سے کہا کہ جواب
 کہ خدمت قرآن چلے اسکی بادشاہی درست ہو یا نہیں مفتی نے جواب دیا کہ ہرگز درست نہیں ہو قبحی نے جواب
 شری سے سپاہ کو مطلع کیا سپاہ نے یک زبان ہو کر کہا کہ بادشاہ بے دین کو تخت سے اٹھا دو اور مصطفیٰ کو قید
 سے نکالو بادشاہ بنا مفتی باطن میں خوش ہوا اور ظاہر میں بہت تاسف کیا کہ سلطان اپنے کو بھول گیا کہ میں
 امیر المؤمنین ہوں اور اسلام کی بزرگی کو نہ پہچانا اور سپاہ اسلام کو لباس کفار پہنایا اور نصاریٰ کے ساتھ
 بمشکل کیا آخر قہر آلی میں گرفتار ہوا اور اپنے تئیں بلا میں ڈالا لشکر اور ملک اس واقعہ سے مضطرب و پریشان
 قرین اندوختہ جگر حال زبون پر سلطان کے مرثیہ پڑھتا ہوں قبحی نے مفتی سے کہا کہ تم قصر قیصر میں جاؤ اور
 بے جدال و قتال کے عزل و نصب کرو تا کہ شاد فرو ہو مفتی محزون و سرنگون تخت کے پاس گیا اور کہا کہ سلطان
 میں نے نگو بار بار نصیحت کی اور قسکین مادہ نزاع لشکر اسلام چاہا مگر تم نے نہ تاباں لشکر نیک چہری نے
 مصطفیٰ متحارب چھپے بھائی کو بادشاہ کیا تقدیر الہی سے کوئی تفاوت نہیں کر سکتا سلطان نے مفتی کی بات
 سنی اور کچھ جواب نہ دیا اور تخت سے اتر اور اپنے مکان قدیم میں جہیں اٹھائیس برس گوشہ میں بسر کیا تھا چلا
 گیا اثناے راہ میں مصطفیٰ خان سے دوچار ہوا کہ تخت پر بیٹھنے کو جاتا تھا سلیم خان نے کہا اے بھائی میں نے
 واسطے انتظام ملک اور تقویت مملکت اور صلاح و صلاح دین کے فوج قدیم کو فنون سپہ گری میں بمقابلہ دشمن
 ناقص دیکھ کر سپاہ جدید بموجب آئین جنگی فرنگ کے کیا تھا سپاہ قدیم نے ضاد کیا اور مجھے اٹھایا میں تنہائی میں
 جاتا ہوں اپنے گھر میں زندگی کا نوکا تم تخت پر بیٹھو اور حاکم و قاضی و مدبر صاحب سے سلطنت کرو مصطفیٰ نے
 سلیم کی باتیں دل و جان سے سنیں اور ابوان شاہی میں آیا اور سلیم مسکن قدیم میں جو کجک نظر بند رہنے شہزادگان
 کی ہوا داخل ہوا محمود مصطفیٰ کا بھائی اور سلیم باہم لعلگیر ہوئے اور خوب روئے اور باہم رہنے لگے اور بیچ و
 راحت زمانہ یکساں جانا۔

۱۸۰۸	۱۲۲۳	۱۸۰۶	۱۲۲۲
سلطان مصطفیٰ خان رابع ۲۹			

جس وقت مصطفیٰ ابوان شاہی میں آئے مفتی بہت خوش ہوئے اور اس تخت پر بیٹھا یا سرداران لشکر نیک چہری
 اور بیعت نے نذر دی تو پین سر ہوئے منادی امن و امان کی ہو گئی سب بخیر ہو گئے مفتی نے میدان میں آکر ابوان
 بلند سپاہ سے کہا کہ سلطان مصطفیٰ قیصر روم ہوئے اور مضبوط وعدہ کیا ہو لشکر جدید کو جلد موقوف کر گیا اور
 روزیہ لشکر قدیم کا پرانے طور پر جاری رہ گیا سپاہ بہر سبب اپنے گھر دن میں گئی سپاہ جدید مایوس ہو کر
 دور دور شہروں میں چلی گئی اور آفت سے نجات پائی ولایت اس بادشاہ کی سلطنت میں ہوئی تھی لہذا تاریخ

نے لکھا ہے کہ وقوع اس مفسدہ سے فوج روس نے حدود قلاقی اور بعد ان کو داخل کر لیا تھا اور کسی نے خیال نہیں کیا تھا کہ دشمن بڑھا آتا ہو سلطان نے پہلے اختیار جزئی اور کلی مفتی اور موسیٰ پاشا کو سونا بعد چند روز کے موسیٰ معزول ہوا اور طیار پاشا وزیر ہوا ہونا پاشا نے خبر عزل سلیم کی سنکر بہت افسوس کیا اور روس سے سلسلہ دوستی کا بڑھا پاشا لندن کا وکیل سلطان کے پاس آیا اور اظہار دوستی اور خیر خواہی کا کیا مفتی اور خیار پاشا میں خلافت ہو گیا طیار شہر و شہک میں چلا گیا اور مصطفیٰ بیرق دار وہاں کے حاکم سے جا ملا اور یہاں مفتی بدست قہقی کے مختار کل ہو گیا بیرق دار کو فوج بیعت سے عداوت کلی تھی جب طیار پاشا سے یکدل ہوا تو روس سے صلح کر لی اور عزم متحول کا کیا اور بیچ آفندی کو چلی کے پاس بھیجا اور اپنا بھید اس سے درمیان کیا اور مستحکم وعدہ دیا کہ اپنے ساتھ ملایا چلی نے جواب حب خواہ لکھا اور واسطے عزل مفتی اور افسران چلی کے شریک ہوا بیرق دار اپنا لشکر لیکر شہر اور یہ میں وارد ہوا لشکر نیک چری اس کے آنے سے شوش ہوئی بیرق دار نے کہا بھیجا کہ میں تمھارے مدد کو آیا ہوں نیک چری کو تشفی ہوئی بیرق دار نے شہر سے باہر خیمہ کیا اور سرداران لشکر نیک چری سے کہا کہ تم لوگ سے میں نے صلح کر لی تم لوگ قسطنطنیہ چل جاؤ اور فوج معقول حاجی علی آغا کے ساتھ کی کہ تمامی قلیجات بوناہ و مفتون خلیج قسطنطنیہ کو اپنے قبضہ میں کر کے فکر تزل قہقی کی کرے حاجی علی مرد مدبر تھا استنبول میں پہونچکر فوکران قہقی کو بلایا اور آدھی رات کو قہقی کی خواب گاہ میں چار آدمی سے گیا قہقی جاگا پوچھا تم کون ہو کہ بے اجازت گھر پہلے آئے آغا علی نے کہا کہ امی بد ذات آئے ہیں کہ تمھے ہلاک کریں قہقی نے اپنے تین نچہ اجل میں دیکھکر کہا کہ تمھے ہلکت ہو کہ دور کھٹ نماز پڑھ لین آغا علی نے کہا امی مفسد یہ وقت نماز کا ہے اور خبر سے پیٹ اسکا بھڑا ڈالا اور سر اسکا کاٹ کر اپنی جماعت میں چلا آیا اور سر بیرق دار کے پاس بھیج دیا ورنہ قہقی روتے پیتے بہاہ یمن کے پاس گئے اور مدد چاہی سپاہ یمن مستعد جنگ ہوئے یہ خبر سلطان کو پہونچی وہ متحیر ہوئے بیرق دار نے جیسے ہی سر قہقی کا دیکھا نہایت جلد عواد استنبول میں پہونچا اور سلطان سے موقعی تنخواہ فوج بیعت اور عزل عطاء اللہ آفندی اور اپنے تصور کے عوض کی درخواست کی سلطان نے عاجز نہ کر قبول کیا اور بیرق دار کی ملاقات کو شہر کے باہر آیا اور کہا کہ لشکر کو لشکر گاہ میں بھیج دے بعدہ سوار ہو کر باغ سلطان کی سیر کو گیا بیرق دار نے طیار پاشا سے کہا کہ جو کچھ میں کمون قبول کرو اور ہر حال میں میرے شریک رہو طیار پاشا صدر اعظم نے اندکے نامل کیا یہ رستہ دار نے صدر اعظم کو فوراً قید کر لیا اور فوراً سپاہ لازم خواہ لیکر متوجہ شہر کا ہوا دار بان نے دروازہ بند کر دیا بیرق دار نے فوراً غضب کے آواز دی کہ سلطان مصطفیٰ معزول ہوئے حکم سلیم خان کا ہے دروازہ جلد کھول دو میں تو تر کر آتا ہوں اور تم لوگ کی گردن مارتا ہوں اس نکرار کی خبر داروں نے سلطان کو خبر پہونچائی سلطان مصطفیٰ دریا کی راہ سے شہر میں داخل ہوا اور سلیم کو مار کر چوراہہ پر بھٹکوا دیا اور محمود خان کے سر کاٹے کو آدمی

بھیجے بیرق دار دروازہ توڑ کر داخل شہر ہوا اور قصر شاہی کی طرف چلا کہ سلیم کو پھر تخت پر بٹھائے کہ نعرہ سلیم کی راہ میں پڑی دیکھی ہائے کر کے گھوڑے سے گر پڑا اور نعرہ سے لپٹ کر زار زار رونے لگا سید علی نے پہونچکر بیرق دار سے کہا کہ یہ وقت ماتم کا نہیں ہی جلد اٹھو اور تدارک کرو اور دشمنوں سے عوض لو اور محمود خان کو تلاش کرو مبادا کہ وہ بھی مارا جاسے اور خاندان آل عثمان بے چراغ ہو جائے بیرق دار فوراً گھوڑے پر سوار ہوا اور چار تک دوڑاتا ہوا اسرا فیصری میں پہونچا مصطفیٰ خان کے لوگ قتل محمود کے لیے پہونچ چکے تھے اور محمود کو زخم خفیف بھی لگا یا تھا مگر محمود زینہ کا دروازہ بند کر کے کوٹھے پر چڑھ گیا تھا اور ہر طرف پاس سے دیکھ رہا تھا کہ تو ریحان بیرق دار نے کاٹھ کا زینہ لگا کر محمود کو لے لیا اور بیرق دار کے پاس پہونچا بیرق دار نے محمود کا ہاتھ چومادو تخت پر بٹھایا اور مصطفیٰ خان کو فوراً پکڑ کر قید میں بھیج دیا

سلطان محمود خان ثانی بن سلطان عبد المجید خان	۱۲۲۳	۱۸۰۸	۱۲۵۵	۱۸۳۱
--	------	------	------	------

جب محمود خان تخت نشین ہوئے تو حسب دستور سلطان بائید عثمان مسجد ایوب میں جا کر تلوار کر سے باندھ لی مسجد ایوب کا یہ قصہ ہے کہ عہد امیر معاویہ میں قیس روم سے لڑائی ہوئی امیر اس لشکر کا یزید بن معاویہ تھا یزید نے بعد فتح کے صلح کی اتفاق سے حضرت ایوب انصاری نے اس وقت قضا کی یزید نے انکو زمین قسطنطنیہ میں وطن کیا جب وہاں سے یزید پھرنے لگا تو لوگوں نے کہا کہ تم غلط کیا کہ حضرت ایوب کو یہاں وطن کیا ہم لوگ کے جانے کے بعد انصاری قبر کھود کر نعرہ حضرت ایوب کی پھینک دیئے یزید نے کہا کہ سارا شام میرے ہاتھ میں ہی اگر یہ لوگ قبر حضرت ایوب کی کھود دیئے تو میں سارے مقابلہ شام کے گندواؤں کو لگا چنانچہ اس ہیئت سے انصاری نے کچھ بے ادبی حضرت ایوب کی قبر کے ساتھ نہ کی اور وہ محفوظ رہی بعد فتح اسلام کے اس مزار مبارک پر ایک مسجد عالی تعمیر ہوئی اور یہ دستور جاری ہوا کہ جو بادشاہ خاندان عثمانیہ سے تخت نشین ہوتا اس مسجد میں جانا اور شیخ الاسلام اسکی کمر سے تلوار لگا دیتے بیرق دار وزیر اعظم ہوا اور اکثر سرداران میق اور قاتلان سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے دشمنوں سے خوب بدلا لیا اور انتظام میں فوج نظامیہ کی کوشش بلخ کی محمود نے اپنے ہاتھ سرہ ٹوٹیوں کو مصطفیٰ خان کے قتل کیا ایسے کہ ایک رات سونے میں محمود کے اُن بھون نے ارادہ قتل محمود کیا تھا ولادت اس بادشاہ کی ۱۱۹۱ھ مطابق ۱۷۷۷ء کے ہر صدر اعظم بیرق دار نے سرداران نامی سے دریافت فرمایا کہ جدید قواعد اعداد و اجزاء اور نو اوجی شاہی قلم و سلطانی میں مشورہ کیا افسران لشکر سخت برہم ہوئے اور بھڑاماد و فساد ہوئے اور دستور اعظم کو کفر کے ساتھ نسبت دی اور ایک کاغذ پر لکھ کر وزیر کے دروازہ پر چپ پان کر دیا کہ وزیر کی موت قرینہ پیچی ہو اور دوسرے دن بہ ہیئت مجموعی متعدد جدال ہوئے اور نئے لشکر کا مین آگ لگا دی اور بیرق دار کے گھر پر هجوم کیا

بیر قدر محصور ہو گیا اور سلطان فضل سپاہ سے مجبور رہا۔ پاشا قاضی پاشا تابانانہ ہر قدر مستعد دفع کے ہوئے اور مکانات ینگ چری میں آگ لگا دی اور نمل کر دیا کہ صدر اعظم اسکو دہانے ہیں اور لشکر واسطے مقابلہ ینگ چری کے لئے ہیں۔ انگریزی اس خبر سے متوش ہوئے۔ اس پاشا تسکین دادہ فساد کی چاہتا تھا کہ قاضی پاشا کہ دشمن جان ینگ چری تھا جدال و قتال میں مصروف ہو جائے۔ سلطان کا بھی ارادہ تھا کہ تدبیر سے اس فساد کو دفع کرے مگر جب دیکھا کہ جوق جوق سپاہ ینگ چری قہر شاہی کی طرف آئے ہیں تو حکم دفع کا دیا قاضی پاشا نے قرب وجوار سے صدر اعظم کے گھر سے دور کیا اور ایک حصہ فوج کو حکم دیا کہ ینگ چری کو جہان پاؤ قتل کرو ینگ چریوں نے بھی جہاں بجا شہر کے گھروں میں آگ لگا دی تھی اور ہر طرف قتل و غارت کرتے پھرتے تھے ظن کثیر اس معرکہ میں سبجان ہوئی سلطان کو ٹپے پر سے یہ سب بیدا دیکھتا تھا صدر اعظم کا مکان بہت بڑا تھا اور آسمین بہت سے تھوڑے اور تھوڑے اور بارود و زور و مال بہت تھا چند لشکروں میں صدر اعظم کے آگ لگا دی تھی صدر اعظم سنگین مکان میں تھا اور چھوٹی توپوں اور بندو قوں اور زبور کون کی آگ برسا رہا تھا سیکڑوں کو مارا جب لشکر عظیم قریب لاکھ آدمی کے چار طرف سے ٹوٹ پڑا اور صحن خانہ میں آگئے صدر اعظم نے اپنی جان سے ہاتھ دھویا اور بارود کے صندوقوں میں آگ دیدی ایک آواز ہولناک ہوئی اور گھراڑ گیا ایک جم غفیر ینگ چریوں کی اور صدر اعظم اور لوگ نابود ہو گئے ینگ چری چیرہ دست ہو گئے اور اس پاشا وغیرہ دوستان صدر اعظم بھی مارے گئے اور بہت فوج جہت ماری گئی اور پریشان ہوئی سلطان نے جب یہ دیکھا تو آل کار سے اندیشہ کیا اور دلزداری ینگ چریوں کی کی بڑی بڑی ساجت اور مجاہت سے وہ راضی ہوئے یوسف پاشا وزیر ہوا یہ واقعہ درناک ۱۲۳۰ھ مطابق سن ۱۸۱۵ء کے ہوا بعد اسکے سلطان محمود شاہ میں افزونی فوج و سامان جنگ کی طرف متوجہ ہوئے مصطفیٰ خان نے جو قیدی میں تھے خفیہ امر سے ینگ چری کو لکھا کہ سلطان محمود کو مار ڈالو اور مجھے بادشاہ بناؤ یہ خط ہاتھ میں ایک شخص عالم کے پڑا فضلادہ آشنہ شیخ الاسلام کے پاس جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا حاجی نمیب آفندی قاضی متنبول بصلح علما کے سلطان پاس گئے اور خبر کی اور اجازت قتل مصطفیٰ خان کی چاہی محمود نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں کیونکر اس کے قتل کا حکم دوں جس حال میں اسکا ارادہ روک سکتا ہوں نمیب آفندی نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ حدیث میں آیا ہے اذا بیعت الخلفاء فاقتلوا احدہما سلطان نے یہ بات سنکر منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا نمیب نے کہا کہ سکوت میں رضا ہر بستانخی باسی کو اشارہ کیا کہ مصطفیٰ کو قتل کرے بستانخی مصطفیٰ کے گھر میں آیا مصطفیٰ فرش کے اٹنا میں چھپ گیا بعد تحسب بسیار کے بستانخی نے پایا اور قتل کیا علما نے جب دیکھا کہ بستانخی کو دیر ہوئی سرور ان ینگ چری کے ساتھ محمود کے حضور میں آنے کہ یک زبان ہو کر قتل مصطفیٰ میں کوشش کریں کہ اس درمیان میں فعل مصطفیٰ کی محمود کے سامنے لائے سلطان نے فرمایا کہ آج اس واقعہ سے اس بھائی کے مجھے بہت ہی خوشی

مجاہد اعظم نے بہت سی دعا طالع ہمسری کی اور ترقی کی اور اس سال میں مسکوب کشور دوم بین اگر چند قطعہ اور شہر پر قابض ہو گیا۔ ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۸۵۵ء سلطان پاشا حاکم بغداد باغی ہو گیا سلطان نے خالد آخندی کو بھیجا اس نے سلیمان کو قتل کیا اور اس طرح اس سال میں بہت کشت و خون ہوا کہ شرح اسکی طویل ہو چکا اس کے بعد ابن مسعود دہلی نے زمین بخدا اور ہمارا اور بلا دعب میں فساد عظیم برپا کیا واسطے نادیب کے بنام محمد علی پاشا والی مصر کے حکم ہوا محمد علی نے کریم پاشا اپنے بیٹے کو فوج نرکان خون خوار کے ساتھ متعین کیا کریم نے کارستانہ کیا بعد ازاں ابن مسعود کو گرفتار کیا اور باپ کے پاس بھیج دیا اس نے سلطان کے حضور میں روانہ کیا سلطان کے خلافت کے سامنے اسکی گردن ماری اور بسبب کبر سنی کے یوسف پاشا نے ٹائیٹینی اختیار کی احمد پاشا وزیر ہوئے اور شہر دہلی میں جسے روس نے لے لیا تھا گیا اور سخت لڑائی کے بعد فتح کیا اور چند منزل روس کا تعاقب کیا اور روسیوں کو بجان کر دیا۔ ۱۲۷۲ھ میں درمیان روم و روس کے صلح ہوئی ۱۲۷۳ھ میں دہلی سرب نے سر لہذا اٹھایا رجب پاشا نے اسکی نادیب کی اس میں جس وقت بمقابلہ ردام ساتھ جنگ میں تھے محمد علی مرزا شاہ ایران نے قیصر کے ملک پر چڑھائی کی اور بغداد کے لینے کی فکر میں ہوا طریق اور فرض میں لڑائیاں ہوئیں کہ بیان اسکا لائق ذکر نہیں ہو سکتا اسی زمانہ میں محمد علی مرزا نے وفات کی اس سبب سے ارادہ عجم کا ناتمام رہا ۱۲۷۴ھ میں بھی سلطان کے مخالفین سے بہت جنگ ہوئی مگر غلبہ سلطان کو رہا ۱۲۷۵ھ میں اردام نے شہر مورامین اہل اسلام پر خروج کیا اور بہت سے آدمی مارے گئے ننگ چری نے یہ خبر پا کر استنبول میں جو اردام تھے ہتوں کو مار ڈالا اور طریق اردام کو دار پر کھینچا کہ اس نے قوم اردام کو خط لکھ کر آمادہ دنا کیا تھا سلطان نے محمد پاشا والی مصر کو ناسا لکھا اس نے ابراہیم پاشا اپنے بیٹے کو بحری فوج کے ساتھ برسرِ روم بھیجا ابراہیم نے فتح پالی اور بہت غنیمت ہاتھ آئی اردام مغلوب ہوئے اور بوساطت انگریزوں کے صلح چاہی سلطان نے قبول نہ کیا اور کشور یونان میں مدت دراز تک بحری اور بری سلطان سے لڑائی رہی کہ تفصیل اسکی بہت طویل ہو ۱۲۷۶ھ میں چونکہ محمود بہت دنوں سے اس فکر میں تھے کہ فوج بقاعدہ فرنگ کے درست کریں محمد سلیم پاشا سے کہا کہ شیخ الاسلام کے مکان میں تمامی علما کو جمع کرو جب جمع ہوئے صدر اعظم نے فرما شاہی پڑھا جسکا خلاصہ مضمون یہ ہوا ابتدا سے زمانہ دولت عثمانیہ سے رعایا آباد رہی اور لشکر ساتھ عزت اور بہت اور جرات کے دل شاد رہا رعب و دبدبہ شاہان اسلام کا گردہ نصاریٰ کے دلوں پر غالب رہا عاقر قیصری نے ہمیشہ عجم شاق کا کام کیا شاہان اسلام کو ہمیشہ غنیمت ملتی رہی اور بلا دلفار کو فتح کرتے رہے اسلئے معقول فطیفہ ان لوگوں کے لینے مقرر ہوئے اور خزانہ شاہی میں ایک طرح کے حصہ دار جانے لگے مگر تھوڑے روز سے اس گروہ نے انگوٹوں کی چال چھوڑی ہو اکثر لوہے میں مصروف ہیں اور مرزائی اور عیسائی سے الوٹ اور ایشیا اور معاش کو اپنے نالایقوں کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں ان باتوں سے صریح فتورات پیدا ہوئے اور شتمت و اقبال اسنے جاتی رہی

حرارت و شجاعت کو اپنے دلون سے بالکل نکال ڈالا اور کسب فنون سپہ گری میں تامل و جاہل اور کاہل ہو جب
 دشمنوں نے ضعف اور بیخیزی میری دیکھی فرصت کو نینمیت جا کر چار طرف سے دست درازی کرنے لگے پس اے
 سچا داس غفلت سے ہوشیار ہو اور اپنی اصلی حالت اور پہلی روش پر آ جاؤ تاکہ ہم اپنے ملک پر حصار محکم لشکر سے
 کرین اور دشمنان بے دین کو مارین اب واجبات سے ہوا اعتراضات تو اعد جنگ اور طریق ہتھمال تو پ و ٹفنگ کہ
 فرنگیان اُسکے سبب سے چہرہ دستی کرتے ہیں اچھی طرح سے سیکھ کر ہم لوگ بڑھ جائیں اور دشمنان دین کے خواہ
 کو کہ میرے لیے انھوں نے ایجاد کی زبان کرین ظہور اس بات کا بے سیکھے ہوئے تو اعد دشمن کے عقل سے بعید ہی
 پس ہمت کرو اور سیکھو کہ واسطے دفع دشمن دین اور نصرت دین کے یہ کام حکم خدا و رسول کا ہی اور یہ کہ میرا قصد
 فوج نظامیہ کی ترتیب کا ہوا ہر وہ الہام غیبی سے ہوا سطر فرض دین کے اتمام کے اور عود قوت سلطنت اور
 پھیر لینے اس ملک اسلام کے جو ہاتھ سے گیا ہو و السلام علی من تبع الہدی و تک مسلک الہنی المجتبی اس
 فرمان کے سننے کے بعد سب حاضرین نے امیر کی بات قبول کی اور ایک گروہ نیک چری کی فوج نظامیہ میں
 شریک ہوئی چند روز کے بعد نیک چریوں نے اپنے عادات کے موافق نقص عہد کیا اور صدر اعظم اور سلیم پاشا
 وغیرہ کے گھروں پر یورش کی اور تمام کوچہ بازار میں خلل مچا دیا کہ آج علما اور افسران شاہی اور وہ لوگ کہ مشورہ
 میں بنائے فوج نظامیہ کے شریک تھے قتل ہو گئے اور تمام شہر میں قتل و غارت اور خانہ سوزی عام ہو گئی صدر اعظم
 نے سلطان کو خبر کی اور تو پچریان اور نوکران خیر خواہ کو در دولت پر جمع کیا سلطان نے علم خاص جو الہیہ شیخ الاسلام کے کیا
 صدر اعظم نے کمال دلاوری خیل نیک چری پر یورش کی اسوقت قوم نیک چری پچاس ہزار سے زیادہ تھی
 اور توپ کے گولے اور ہندوق کی گولیوں سے اوپر برسادیے اسوقت دس ہزار نیک چری مارے گئے اور باقی
 اپنے گھروں میں بھاگے صدر اعظم نے تعاقب کر کے اُنکے گھروں میں آگ لگوا دی بہت سے جل کر مرے اور بہت سے
 پکڑے گئے اور نعشیں اُنکے مقتولوں کی اسی آب میدان میں جہان زمانہ گذشتہ میں ہوا خواہاں نیک چری مار کر
 ڈالتے تھے جمع کیا سلطان نے علما اور وکلاء سلاطین کو اپنی مجلس میں جمع کیا اور لباس خون آلود سلاطین کا دکھا کر
 کہا کہ ابن سرداروں کا کیا خوبہا ہی علما نے کہا کہ عرض خون ہر باد شاہ کے کچیس ہزار نیک چری کو ماننا چاہیئے
 اسوقت فرامین شاہی تمامی قلمرو میں جاری ہوئے اور ہر جگہ نیک چری قتل ہوئے اور ہر جگہ سلطان غالب
 اور سپاہیوں اور نیک چری ہاکلیہ کی جڑ تک کھود ڈالی گئی اور فقرائے یکناشی کو بھی سلطان نے خراب و تبا کیا
 آغا حسین پاشا امیر لشکر نظام ہوئے اور اور لوگ اور خدمتوں پر معین ہوئے اور تمامی سپاہ نے قواعد جنگ اہل
 فرنگ کے طریقہ پر سیکھے والی اردام نے پھر بزدانگریزی و فرائس اور دوس کے مقابلہ کیا انشا سلطان نے لشکر
 مار و ہم کو منتشر کر دیا اور سہامہ اور مونگ وغیرہ چند علاقے اردام کے قبضہ سلطانی میں آئے والی اردام نے اپنی

میں مہلت نہ پائی ابراہیم پاشا نے حکم کر دیا جہازات جنگی انگریز و فرانسس و روس منہجہ جہازات روم پر گرے
 اور بہت جہازات سلطانی کو جلا دیا اس حادثہ میں طاہر پاشا کشتی پر سوار ہوئے کیسیط سلاست نکل آیا اور سلطان کو
 آخر خبر کی سلطان نے خاص و عام کو اذن صاف دیا اور تیاری جہازات اور درستی قلعہات میں کوشش کی جلد جلد
 ایکس جہاز جنگی بڑے بڑے پناہ کیے ہنوز سامان جنگ تمام و کمال جمع نہ ہوا تھا کہ روس لاکھ فوج سے متوجہ روم ہو
 محمد سلیم پاشا اور آغا حسین پاشا مقابلہ کر کے حوالی شہر طومانین لڑائی ہوئی اور مغلوب ہو کر دھکے نصاریٰ اور پاشا
 کے گھر میں جمع ہوئے اور باوجود صلح گفتگو کی مگر سلطان رہنمی نہ ہوئے روس نے آگے قدم بڑھایا محمد سلیم پاشا
 موقوف اور عرب پاشا بحال ہوئے اور بنام محمد علی پاشا والی مصر کے فرمان کیا کہ میں ہزار فوج روس کی لڑائی کے
 لیے تیجے کرانے پہنچی کی آخر روس نے قرص و طوق و ارض روم کو لے لیا اور صالح پاشا حاکم ارض روم کو قید
 کر لیا اور حسین پاشا کہ اپنی فوج سیلے ہوئے شہر طومانین مقیم تھا چڑیا فوج دشمن سے لڑا اور اپنی جگہ سے نہ ہٹا آخر
 ۱۸۵۵ء میں ایم براؤ روس ایک لاکھ ساٹھ ہزار فوج لیکر شہر اردنہ میں آیا اور روس لے لیا سرداران فیض سخت
 شوش ہوئے اور ایلچی واسطے صلح کے بھیجا آخر سال میں صلح ہوئی روس نے فیضی سب شہر چھوڑ دیا اور اپنے ملک
 میں چلا گیا سلطان دشمنوں کے ہاتھ سے نجات پا کر متوجہ آبادی ملک اور آرائش فوج کے ہوئے اور محمد علی پاشا سے
 خراج مصر کا طلب کیا مگر اسے کچھ نہ دیا اور لکھا کہ سب روپیہ لشکر کشی میں صرف ہوا میرے پاس کچھ نہیں ہے اس وقت
 میں فرانس نے فرصت کو غنیمت جان کر بعض جزائر عربی لے لیے طاہر پاشا واسطے چھڑانے کے روانہ ہوئے اور
 ۱۸۵۶ء میں پھر ۱۸۵۷ء مطابق ۱۳۷۵ھ جو وقت سلطان نسکین فتنہ ہاس خاگی اور اصلاح لشکر اور دوسرے امور
 سلطنت میں مصروف تھے محمد علی پاشا نے اپنے بیٹے ابراہیم کو تیس ہزار فوج شہر عک پر بھیجا اور دریائی راہ سے
 جنگی جہازات بھی بھیجے سلطان کو یہ خبر سن کر نہایت غصہ آیا حسین پاشا کو حکم انتقام دیا ابراہیم قبل پہنچنے لشکر
 سلطانی کے عک و صداویہ کو فتح کر کے دمشق کی طرف چلا اور علی پاشا والی دمشق کو شکست دیکر دمشق پر قبضہ
 کر کے شہر حص کی طرف گیا اور محمد پاشا والی حلب سے سخت لڑائی واقع ہوئی ہزار ہا سپاہ فریقین ماری گئی آخر
 والی حلب نے شکست کھائی اور پھر کر حسین پاشا سے ملا دونوں سردار حلب میں آئے اہل حلب نے دروازہ بند
 کر لیا مجبور ہو کر انکا یہ گئے ابراہیم داخل حلب ہوا اہل حلب استقبال کر کے اسے شہر میں لائے ابراہیم وہاں ٹھہرا
 آرام کر کے انکا یہ گیا اور حسین پاشا سے لڑا اور سلطان نے خبر دست برد ابراہیم سن کر خیر پاشا صدر اعظم
 کو دیکر جزائر کے ساتھ بھیجا تھا ابراہیم رشید پاشا سے حوالی شہر فتنہ میں لڑا تمام روز توپ اور مندوق چلتی رہی
 رات کو صدر اعظم خیمین گیا دم صبح تر غیب محاربہ کی کرنا تھا کہ مردان ملک حرام نے اسے گرفتار کر کے ابراہیم کے
 پاس پہنچایا ابراہیم نے بہت عزت کی اور غلطی نہ بھٹانے کی اجازت دی سلطان نے پھر فوج جمع کر کے

۱۲۵۵ء مطابق ۱۲۳۵ء حافظ پاشا کے ساتھ بھی ابراہیم خیرنکر آگے بڑھا لاہور میں مقابلہ ہوا حافظ پاشا نے ابراہیم کو شکست دی اور اپنے خیمہ میں آیا ابراہیم نے ایک پہاڑی پر جا کر توپیں مارنی شروع کیں حافظ پاشا کو شکست ہوئی ہنوز یہ قلعہ تھا ہی کہ تاریخ ۱۵ - دسمبر سلطان نے قضا کی اور یہ خبر اس وقت کے بعد دار السلطنت میں پہونچی۔

۱۸۶۰

۱۲۴۴

۱۸۳۹

۱۲۵۵

سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان ۳

بعد باپ کے تخت نشین ہوئے اور شکر دمشق اور شام واسطے تادیب ابراہیم پاشا کے اور ترقیہ محمد علی پاشا کے بھیجا دلی مصر سے بیادری بخت سلطان کے صلح قبول کی اور شاہِ معدوم ہوا اور سلطان نے شام ان نصائے سے صلح کی اور تہامی سپاہ کو بلقاعدہ نصاریٰ قانون جنگ سکھایا اور ہر طرف سے پورا امن ہو گیا ولادت اس بادشاہ کی ۱۲۲۱ھ میں ہوئی اور دوسری جولائی ۱۲۳۵ء کو تخت نشین ہوا چھ سو عورتیں محل میں تھیں رات دن نکلے ساتھ عیش میں رہتا انگریزوں کو اس کی خدمت میں بہت نصرت ہوئی ہر روز کشور و روم میں داخل ہوتے تھے اور اکثر اجارہ لنگر گاہ اور بندرون کا عرب سے مصر تک کا لیتے تھے اور سلطانی ملک میں شہر شہر اپنا لٹیکہ بنایا کرتے تھے اپنے دکھا کو لقب باریوس مشہور کیا تھا اور جا بجا استنبول سے جدہ تک مامور ہوئے تھے ماعتیج و شرعی لوٹدی غلام کی نصاریٰ کی صلح سے دیارِ ہندول میں ہوئی اس سبب سے کہ معظہ اور بندر جدہ میں جدالِ قتال ہوا چند عرب کو وکیل انگریز نے بندر جدہ میں قید کیا اعرابِ حیمت جلی سے بگڑے اور سفیر اور تابعین کو اس کے قتل کیا جنگی جہاز انگریزی عدان سے جدہ گیا اور گولے مارے گئے مکانات ٹوٹ گئے اور اذروے قمر خضب بندر جدہ میں آتے رہے حکام ترک نے کچھ عزت و حیمت نہ کی اور چند عرب کو کہ ترک قب قتل نصاریٰ تھے پکڑ کر ہوا لہ کر دیا نصاریٰ نے مثل بکریوں کے انھیں فوج کیا اعرابِ ہندول گئے وہاں کسی نے نہ سنا بلکہ قید کر لیا اور محمد بن عون شہر لیف مکہ کو معزول کر کے قسطنطنیہ طلب کیا کہ اسی شخص کے سبب سے لوگ حکم سلطانی نہیں ملتے ہیں اور بیج و شرعی لوٹدی غلام کا جاری رکھتے ہیں سب سے بڑا واقعہ اس سلطان کے عہد کا یہ ہے کہ ۱۲۵۵ھ میں شاہ روس نے سلطان سے ناخوش ہو کر لڑائی شروع کی عمر پاشا مقابلہ کو بھیجے گئے انگریز اور فرانسس نے سلطان کی مدد کی محارر عظیم تھیں تیس برس تک رہا اس لڑائی میں پانچ لاکھ روسی اور سات لاکھ روسی ہزار فرانسسی اور بائیس ہزار چار سو بیس تالیس انگریز مارے گئے آخر ۱۲۵۵ھ میں صلح ہوئی اور آبروے سلطان بجا رہی یہ لڑائی قلعہ یوسٹیل کے جک کو سپا شن پول عوام کہتے ہیں یہ قلعہ قلعحات دنیا میں مستحکم تھا نوین ستمبر ۱۲۵۵ء مطابق ۱۲۵۵ھ میں دسمبر ۱۲۵۵ء کو فتح ہوا اور سرداران روسی جو قلعہ میں تھے انھوں نے اپنے تئیں پنجہ سے ہلاک کیا

غیرت گرفتاری پر مرگ اختیار کی مدت محاصرہ کی مہینہ تک رہتی تھی چار ہزار توپ علاوہ اور خناہم کے بدست لشکر
سلطانی آئی خدیو مصر اس سلطان کے عہد میں استنبول میں آئے انکی توقیر کی گئی اور سلطان نے اپنے ہاتھ سے قہر
دیا اُسے لیا اور قیطانہ پیا اور دولا کھ ریال نقد و جنس نذر سلطان کیا سلطان نے اسی قدر سالانہ مصر سے اُسے
مطاف کیا اور وعدہ کیا گیا کہ پشت بہ پشت خدیو مصر رہو گے خدیو مصر کی قسطنطنیہ جانے کی یہ وجہ ہوئی تھی ۱۲۱۳ھ
میں قیامین سلطان و شاہ ایران کے صلح مستحکم ہوئی اُس بارو میں نصلح سودمند سلطان کو خدیو نے کیے
اور اس سلطان کے عہد میں مسجد نبوی بہیئت موجودہ حال نہایت عمدہ اور نفیس مسجد نبوی تعمیر ہوئی اور دریا
نصاروی اور اہل اسلام و یار شام کے بہت لڑائیوں ہوئیں مسلمان منصور رہے زمان سابق میں یہ رسم تھی کہ
اولاد و خاندان شاہی قید رہا کرتی تھی کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیسے کیا اولاد ہو اس سلطان نے اس رسم کو اٹھا دیا
چنانچہ اُنکے بھائی سلطان عبدالعزیز و لیعہد ہوئے اور ساتھ برابر رہتے اور سفر و حضر میں ساتھ رہتے یا نزد ہم
ماہ و ذخیرہ کو صبح کے وقت سلطان نے وفات کی یہ سلطان اکتیسویں پشت میں عثمان کے اور اکتیسواں بادشاہ
ہو اسوقت تک پانسونتر برس ہوئے کہ اس خاندان میں سلطنت ہو کوئی خاندان اتنی قدیم اس وقت باقی
نہیں ہے

سلطان عبدالعزیز خان ۳۲

۱۸۶۶ ۱۲۹۳ ۱۸۶۰ ۱۲۶۷

پانزویں و بیچ مطالبہ پنجم جلائی کو بعد وفات اپنے بھائی کے تخت نشین ہوئے اور حسب قاعدہ مسجد ایوب میں
جا کر شیخ الاسلام نے انکی کمر میں تلوار باندھی پنجم جلائی ۱۲۶۷ھ کو ولادت ہوئی تھی پہلا کام اس سلطان نے
یہ کیا کہ اعراب جو قیدی تھے انہیں رہا کیا اور خبر جلوس تمامی کشور میں اپنے لکھا کارپردازان خاں کو معزول
کیا اور اچھے صاحب سلیقہ لوگ بحال کیے اور بندروں کا اجارہ دینا انصاری کو موقوف کیا اور ترتیب افواج
جنگی کی کی اور جہازات و آلات و اسباب جنگ کی درستی میں بجان مصروف ہوئے اور تار بقی اور
ریل جاری کی اور ناصر الدین شاہ ایران سے دوستی بہم پہنچائی اور اپنے ملک میں سیروس سفر اختیار کیا ۱۲۶۹ھ
میں مصر اور اسکندریہ بھی آئے اور عبدالحمید خان کی بیوی کو بعد عدت کے مطلق العنان کر دیا اور اجازت
دی کہ جس سے چاہیں نکاح کریں اور خود بھی صحبت زنان سے بجز اپنی بانو کے پرہیز رکھتے تھے ۱۲۷۲ھ میں
فرانس اور لندن گئے پیغمبر جادی الاول ۱۲۷۳ھ مطالبہ اکتیسویں مئی ۱۲۷۳ھ آدھی رات کو شیخ الاسلام اور
صدر علم اور دوسرے چند اُمراء و وزرا اور سرداران فوج اور علما اور کلابے دول خارجہ نے اہل علم اور سلطان
مراوغان خلف سلطان عبدالحمید خان کو تخت پر بٹھایا اور سلطان عبدالعزیز کو تخت سے معزول کیا اس وقت

سلطان اپنی مجلس میں سوتے تھے انھیں جگایا اور عزل و نصب کی اطلاع دی اور ایک قصر میں مع اہل و عیال کے قید کیا اور اجاروں میں خبر مشہور کی کہ چونکہ عبدالعزیز مرد حکمران و حکمران تھا اور اوقات اپنی عیش و طرب میں صرف کرتا تھا اور کہتا تھا کہ شب و لاوت میری شب قدر ہے افضل ہوا و بہت روپیہ یورپ سے قرض لیا ہی اور عیش میں صرف کیا ہوا و سلطنت کو موقوف کیا ہوا و خزانہ میں کچھ نہیں رکھا ہوا اور خلافت قاعدہ خانہ کے یہ چاہتا تھا کہ یوسف عزیز آفندی اپنے بیٹے کو ولیعہد کرے ان وجوہ سے و زراذیر خواہ نے اسے معزول کیا اور مراد خان کو بیٹھایا اور فرانس اور لندن اور سب بادشاہ اس سلطان سے راضی بن گئے کہ انکا طریقہ رضا جوئی رعایا ہوا و رعایا باسلاطین بلا تعصب مذہب اور ملت کے ہوا و جاری کرنا آزادی رعایا اور تبدیل قواعد سلطنت شخصی بقضو ابط سلطنت نوعی اور موقوف کرنا قانون عزیزی اس سلطان کو منظور ہو بعد اسکے ایک روز مہنت سلطان عبدالعزیز کی شریان مقرض سے تمک حرمان نے تراش دی کہ وہ ہلاک ہوے اور مشہور کیا کہ بیشتر سے آنکے دماغ میں خلل تھا اس عزل کے سبب سے غایت مدہوش ہوے اور خود شریان مقرض سے کاٹ کر خود کشی کی اس شہرت کو عقلا نے غلط جانا تھا چنانچہ بعد سلطنت سلطان عبدالحمید خان حقیقت الامر ظاہر ہوئی سلطان عبدالحمید خان روز جلوس سے خفیہ اور علانیہ دیر پہلے تحقیق تھے کہ سلطان عبدالعزیز نے کیونکر جان ہی بعد جس جوے تمام کے ظاہر ہوا کہ و زراے تمک حرام نے بعضے سرداران یورپ سے رشوت لیکر اپنے ولیعہد کو کمال قسوت سے مثل گو سپند کے زمین پر گر کر دو نوں ہاتھوں کی شریان مقرض سے کاٹ دی اور نہایت ظلم سے اسے مارا جب یہ بات تحقیق ہوئی انیسویں رجب ۱۲۹۰ مطابق ۱۷ جون ۱۸۷۳ء سلطان عبدالحمید نے قسطنطنیہ میں ایک مجلس جمع کی مین آدمی مسلمان اور دو عیسائی کو واسطے محاکمہ کے بٹھایا اور سردار آفندی کو ان پانچ پر افسر کیا اور تمامی سرداران سپاہ اور اراکین کو جمع کیا اور مجرموں کو دواوری میں طلب کیا سب نے اپنی زبان سے اقرار ہلاک کرنے سے سلطان عبدالعزیز کے برسر مجلس عام کیا اور سب تمنا اور افتخار نے فتوے لکھا کہ مدحت پاشا نور ثی پاشا محمود پاشا قمری بیگ پاشا عرب بیگ پاشا رشید بیگ پاشا علی بیگ پاشا خجبت بیگ پاشا و غیرہ قاتلان کے سر کاٹے جاوین سلطان عبدالحمید نے تھوڑا نا مل کیا اور مارا جانا اپنے چچا عبدالعزیز کا ترغیب اور تحریک سے بعضے سرداران یورپ کے یقین کیا حکم دیا کہ مجرمان مدحت العمر مجوس رہیں چنانچہ پانزدہ رمضان ۱۲۹۰ء کو مدحت پاشا مکہ پہنچے اور شریف مکہ نے اسے طالبین قید کیا اسی قید میں مرچو کہ مصلحان باجگذا ران و سرداران سچی باغواے بعضے سلاطین یورپ مخوف ہوئے تھے اور مقابل لشکر سلطانی کے تھے اور سلطان عبدالعزیز نے واسطے تنبیہ انکے لشکر سمیعین کیا تھا اور فرسکستہ آفندی یعنی قریب تھا کہ یہ باغیان سرعجز آستانہ سلطان پر کہیں اور عفو جرایم جاہلین اسواق ہلاک سلطان

ہونے سے پھر سرسوروش ہوے اور مدوکاران پنہانی سے مدد پائی اور قدم حیرات آگے بڑھایا والی سرودیہ
مانتی نکرو نہم جولائی ۱۷۷۷ء کو احمد مختار پاشا کی فوج کے مقابل ہوئے اور شکست کھائی وہم جولائی کو محمد علی
پاشا نے فوج سرودیہ پر حملہ کیا اور شکست دی بہت ویکم جولائی کو مسلمانوں نے والی مانٹی مکر و سرخ کلی پائی
پانچویں اگست کو لشکر عثمان پاشا اور لشکر سرودیہ سے لڑائی ہوئی سہرکراں عثمان پاشا نے فوج کر کے قدم آگے
بڑھایا بھید ہم اگست کو درویش پاشا اور لشکر سرودیہ سے لڑائی ہوئی سپاہ ترک غالب رہی بہت و نہم اگست کو
عبد الکرم پاشا نے صدر اعظم کو تار و یا کہ لشکر سرودیہ نے ہم شکست کھائی اور قلعہ لکستان میں محصور ہوئے بین
اور رقیبہ ایسٹ نے امان چاہی ہو اس روز سلطان مراد خان کو اثر جنوں پیدا ہوا اور مرض فلج کے سبب سے
زندگی سے مایوس ہوئے اور رقیبہ اے شیخ و السلام کو سلطان مراد خان بسبب مرض جنوں کے لایق سلطنت
نہیں ہوئے خلع سلطنت کی اور عبد الحمید خان تخت نشین ہوئے

سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ ۳۴۷

۱۸۷۶ ۱۲۹۳

بعد خلع مراد آفندی کے دہم شعبان مطابق ۱۳۱۰ اگست کو تخت نشین ہوئے انتظام سلطنت میں مصروف ہوئے
ناگہا خبر آئی کہ پادریان روسی فصارے بلگر یا اور بوسینا اور بزرگوں کو شورش میں لائے ہیں عیسائیوں نے
کتنے مسلمانوں کو زندہ جلا ڈالا ہوا اور ظلم عظیم کیا ہے جب یہ خبر سلطان کو پہنچی فوج ترک واسطے تنبیہ ان کے
بھیجی اور پورا بد لایا روس نے سبب ہم مذہبی کے پچاس ہزار لشکر حمل اغناطیف کے ساتھ سرودیہ کی مدد
میں بھیجا اور کفار جل اسود و مانٹی کبر و بھی رفیق ہم مذہبوں کے ہوئے سلطان نے فوراً لشکر واسطے کوشاکی
کے بھیجا کہ ستمبر ۱۷۷۷ء عبد الکرم پاشا نے سرودیہ پر حملہ کیا اور شہر الکرا نر تک پہنچا اور گیارہ گھنٹہ لڑائی
کی اور فتح پائی اور بلگر یا پر قدم بڑھایا اور ایسی پورش کی کہ اہل سرودیہ کے ہوش باختہ ہوئے چھ کھڑا ہوا
گیا اور جو بھاگا اسے اپنی آبر و کھوئی حسین پاشا حافظ پاشا نے بھی لڑائی میں کار رستہ کیا اور کفار
کو ہزیمت دی ۱۷۷۷ ستمبر کو سپاہ ترک نے قلعہ لکستان پر جنگ کی لشکر سرودیہ کہ چھ خوب لڑا اگر شکست فاش
پائی عبد الکرم پاشا نے فوج کی خبر بذریعہ تار کے سلطان کو دی جنرل سرودیہ حرتالیف نے حملت چند ہفتہ کی
چاہی سپہ سالار ترک نے امانی صدر اعظم اطیش نے ایک دستور العمل واسطے باغبان سرودیہ و بزرگوں کو
انہول میں بھیجا اصول اس دستور العمل کا یہ تھا کہ آزادی تمام اہل مذہب کی جو مذہب میں سیر دی کہتے ہیں
۱۷۷۷ قانون وصول مال کا بدلا جائے ۱۷۷۷ شوق دلا نامہ اربعین اور ملا حون کو عیال و مال کہ ہر لوگ سلطان
اور جن میں وہ انہیں کے ملک میں صرف ہو ۱۷۷۷ مجلس جو قائم ہو ۱۷۷۷ عیسائی اور مسلمان دونوں رہیں اور رے

میں حاضر ہی اور حکم ہوا ہی کہ تین روز بعد لشکر چھوٹی اوسا میں جمع ہوئے گرد وک بنگلہ برادر امیر اطوار سردار اس لشکر کا ہو اور اس لشکر میں جمعیت دو لاکھ سولہ ہزار پیادہ اور آٹھ سو ہزار سوار اور چھ سو اڑتالیس تین تین اور گرد وک بنگلہ کے کین دین کی طرف کہ لشکر گاہ روس ہی جا کر طرف مملکت محروسہ سلطان کے روانہ ہوا ۲۱ اپریل ۱۸۵۷ء
 امیر اطوار روس اپنے ولیعهد کے ساتھ کسمو حاک عثمانی میں وارد ہوا اور لشکر کو دیکھ کر اشتہار جنگ کا دیا سیرروس
 بابتلع سفارت اپنی اپنی ہندوق لٹا کر قسطنطنیہ سے باہر نکلیا ۲۶ اپریل کو سپاہ روس و ترک سے ماطوم کے
 قریب مقابلہ ہوا طرفہ العین میں آٹھ ہزار آدمی لشکر دس سے مارے گئے ۲۷ اپریل کو سلطان نے اپنے ملک
 میں اشتہار دیا کہ روس مجھ سے لڑنا ہی الزام اس تعوی کا اسپر ہی اور مجھ سے جب تک امکان ہوگا دفع دشمن میں
 کوشش کروں گا آخر حکم جادو کا کاہ انام کو دو کا بستم مئی شہنشاہ کو قلعہ بایزید اور اردبان روسیوں نے لیا چہارم
 جون کو روس نے محاصرہ فارس کا کیا ختم جون کو قلعہ صحوم ترک نے روسیوں سے لیا ختم جون کو عثمان پاشا نے شاہ
 ماتنی گرو کو شکست دی پانزدہم جون کو سپاہ روس نے ایشیا میں شکست فاش کھائی دوازدہم جون احمد پاشا نے
 روس سے لڑ کر محاصرہ قلعہ فارس کا اٹھا دیا ۱۳ جون کو ترک نے قلعہ بایزید کو پھر روسیوں سے لے لیا ۲ جون کو
 فوج روس نے دریائے ڈینیوب سے عبور کیا ڈوم جولائی کو فوج ترک نے ماتنی گرو کو چھوڑا دوازدہم جولائی کو
 روس نے پلوز لیا شانزدہم جولائی کو لشکر روس نے درسک سے گذر کر کوہ بلکان کو لے لیا اور مئی صاعہ پر قابض
 ہو اہستم جولائی کو عثمان پاشا نے شہر مدن سے بلغار آکر پلوز پھر لیا بست و پنجم جولائی کو عبدالکریم پاشا اور دین
 پاشا سلطان کے حکم سے قید ہوئے اس جرم میں کہ وہ لوگ درپردہ روس سے سازش رکھتے تھے اور روس انکی
 پہلو متی اور چشم پوشی کے سبب سے دریائے ڈینیوب کے پار اتر احمد علی پاشا بجائے عبدالکریم پاشا و محمود پاشا بجائے
 اردین پاشا مقرر ہوئے و سلیمان پاشا سپہ سالار روم مقرر ہوئے بست و ہفتم جولائی خیر اللہ آفندی شیخ الاسلام
 بحر م سائش باروس موقوف ہوئے اور کال آفندی مقرر ہوئے سی و یکم جولائی کو روس نے عثمان پاشا سے
 شکست کھائی اور اسی تاریخ میں سلیمان پاشا نے جنوب بلکان کے روسیوں کو شکست دی پہلو روس دروسکے
 میں جا چھے نوزدہم اگست سے سلیمان پاشا نے درہ سک پر روسیوں پر متواتر حملے کیے یہاں تک کہ بست و ہفتم
 اگست کو سخت لڑائی ہوئی اور روسی جنرل ماراگیا سی ام اگست کو فوج روانہ روس میں دریائے ڈینیوب کے پار اتر مئی ہفتم ستمبر
 ۱۸۵۷ء اسی لشکر روس دروانہ نے پلوز کا محاصرہ کیا اور پانچ سخت حملہ کیا اور ہر بار ترک سے شکست پائی پنجم ستمبر کو سپاہ ترک نے غلہ
 صحوم کو چھوڑا ایک کتور کو عثمان پاشا و مختار پاشا سلطان سے خطاب غازی کا پایا پانزدہم اکتوبر کو احمد مختار پاشا نے روس سے
 شکست پائی دوم نو فر کو روس نے دوبارہ فارس کا محاصرہ کیا اور سیدیم نو فر کو فتح کیا بست و پنجم نو فر کو لشکر روس ارض
 روم تک پہنچی اور احمد مختار پاشا نے شکست کھائی اور نزار روس نے خود بذاتہ اپنے تمامی لشکر لیکر کریدو میں لاکھ سے

تھی اور تین سو چھتیس ضرب توپیں لیکر پلوزہ کا محاصرہ کیا اور مارے توپوں کے قلعہ پلوزہ کو خراب کر ڈالا سلطان نے
عثمان پاشا کو حکم بھیجا وہ دین سے آئے اور بستم جو لائی کو پلوزہ لیکر داخل حصار پلوزہ ہوئے اور سخت لڑائی رہی
رات دن گئے طرفین سے برستے تھے ہزار ہا آدمی بھجان ہوئے بستم جو لائی کو عثمان پاشا نے پلوزہ دوس سے لے
لیا ۳۱ جولائی کو زار روس نے حکم دیا کہ ہر طرف سے گھیر کر قلعہ کو بیچ ڈوبیں سے اڑا دو روسی جیونی کی طرح چار طرف
پلٹ پٹے آفرض یکم اگست سے انہم سمیر تک تپن لڑا یا پلوزہ پر روسیوں نے زور سے کین مگر فتح میں نہ رہی
برابر ہزیمت کھائی در درے دروں کا گوشت کھا کھا کر ہلاک ہوئے کوسوں خون کا دریا بہ گیا کوسوں بد بو پھیل گئی
ایک سو انیس دن تک صبح سے شام تک لڑائی رہا کی مگر عثمان پاشا نے برابر روسیوں کو شکست دی اگرچہ تین لاکھ
سے زیادہ روسی فوج تھی مگر فتح نصیب نہ ہوئی لیکن اس مدت محصور میں راجہ ہر طرف کی بند تھی اس سبب سے
قلعہ کا کھانا تمام ہو گیا دو رات دن کا قافہ ہوا جب عثمان پاشا نے یہ حال دیکھا رات کے وقت فوج کو باہر نکالا
اندھیری رات میں برف شدت سے پڑ رہی تھی کہ بھوکھی سپاہ نے قدم باہر رکھا دوسری سردار نے یہ خبر پا کر سپاہ جمع کر کے
سردار ہڈی دونوں طرف سے لڑائی شروع ہوئی آسمان وزمین توپ کے دھوئیں سے آنکھوں سے نہان ہو گئے
اس لڑائی میں صبح ہو گئی اور عثمان پاشا کو لکھا کہ گھوڑے سے گئے اور حکم دیا کہ سپید نشان کھولیں کہ اب کوئی
ایمداد فتح کی نہیں ہو اب صلح بہتر ہے جب سپید نشان اس طرف سے کھلا سردار دوس نے لڑائی موقوف کی اور
دوڑتا ہوا عثمان پاشا کے پاس آیا انھیں زمین پر پڑا دیکھا اور کہا کہ تمھارے دل میں لڑائی ہی یا صلح جو کچھ ہو کہو کہ
میں زار روس سے کون عثمان پاشا نے کہا کہ مجھ میں اس وقت بولنے کی طاقت نہیں ہو میں نے بلا شرط اپنے نہیں
زار روس کو دیا میری تلوار نے جاؤ اور زار روس کو دو سردار روس تلوار اور کرنی عثمان پاشا کا زار روس کے پاس لے
گئے اور بیخام ہو چھایا اور تلوار سامنے رکھی زار روس نے کہا کہ اسکو شورہ پرسو پنوار جلد اسے پا لگی میں ہمارے
یہ سب پاس لاؤ کہ میں اسے دیکھ کر خوش ہوں وہ دوڑا گیا اور عثمان پاشا کو پا لگی میں سوار کر کے لایا و بعد بیٹھوائی
کو آیا اور کاسکے یعنی پا لگی سے اٹار کر لایا زار روس نے عثمان پاشا کی اس کے مقابلہ میں بہت تعریف کی اور کہا کہ
تمھاری بہت بڑی آبرو میرے نزدیک ہو تم بڑے سپاہی ہو اور بیحدہ گفتگو کی اور جراح شاہی کے حوالہ کیا کہ
جلد علاج کرے جب عثمان پاشا نے ایسی مہربانی دیکھی کہا اے سردار میری سپاہ برف اور سردی میں میدان میں
بھوکھی کھڑی ہو پہلے اگلے ساتھ مارا کرو بعد اسکے میری تیاری کی طرف متوجہ ہوا ان باتوں سے اور بھی مرتبہ زیادہ
عثمان پاشا کا زار روس کے سامنے ہوا زار روس نے خوشی سے قبول کیا اور لشکر کو بھجوا دیا اور کھانا اور
پانی دیا دوسرے روز صبح کو شاہ روس عثمان پاشا کو دیکھنے خود آیا اور بہت بڑی تعریف کی اور تلوار عثمان
پاشا کی عثمان پاشا کو دی اور نام آوری کا تمغہ دیا اور سردار لشکر کے مسکو کو روانہ کیا جب سلطان نے عثمان پاشا

حال نشا آہ سر کھینچی ناگاہ ۲۰ سالہ سزا قاصد پہنچا اور دوسرے غم کی خبر دی کہ روسی سپاہ نے ہزاروں لے لیا سیلمان
پاشا نے بے جنگ کے چھوڑ دیا سلطان نے جانا کہ لوگ مل گئے لڑائی سے کوئی نفع نہیں پہنچی شاہ روس کے
پاس بھیجا اور درخواست صلح کی زار روس نے صلح کو خوشی سے قبول کیا اور بکس سپہدار کو لکھا کہ جو کچھ تقدیری
امر تھا ہو گیا مجھے اور تمہارے صلح ہو تم با خود با قول و قرار کر کے دوستی تازہ کرو اور پوشیدہ شرائط صلح کو دھتکار
اور بادشاہ کے سوا تیسرا نہ ہو بکس جب فرمان شاہ روس خدمت سلطان میں آیا اور ہفتہ شرائط صلح ملے
کیے اس صلح سے شاہ لندن بہیم ہوا اور کہا کہ روس نے رومی پر بہت جبر کیا ہے مجھے چپ چین رہنا چاہیئے
ستعد جنگ تو ہوئے مگر کچھ انجام کا بھٹک چپ رہے فریقین کے قیدی رہا ہوئے لشکر عثمان شاہ روس سے
خصت ہو کر تینوں میں آیا سلطان نے عثمان پاشا پر بہت مہربانی کی اور امیر حبیش مقرر کیا بہت دودم جنوری
۱۷۹۵ء مطابق محرم ۱۲۱۵ھ روسی فوج بکام ایڈالول کہ قسطنطنیہ سے ایک سو چالیس میل ہو وارد ہوئی
اور بہت دیکم صفر مطابق ۲۶ - فروری کو آمد وک بکلا میر حبیش روس نے فرسٹ سان اسعالم متصل استنبول کے
اپنا لشکر اتارا بستم رجب الاول کو اسلام پول جا کر سلطان سے ملاقات کی اور شرائط صلح تحریر ہوئی اور خسارہ
لڑائی کا دوا ہزار آٹھ سو کروڑ منات معین ہوا اور سلطان نے اپنے ذمہ کیا بہت بھگم رجب الاول کو کرانڈک
بکلا نے برال ملین کو اپنی جگہ مقرر کر کے استنبول سے واپس گیا بہت دینچم رجب الثانی کو عثمان پاشا اپنے
سپاہ کے ساتھ پھرتے اور سلطان سے ملازمت کر کے سر فرازی پائی اور قلعہ تمام ہو آ بعد تمام ہونے ان سب امور
کے فیما بین جلہ سلاطین یورپ و سلطان نے ایک مجلس مقام برلن میں منعقد کی اور ایک عہد نامہ چھپا سٹھ
شرطوں کا مشورہ جلہ سیف و زراے جلہ سلطنت تحریر ہو کر منظور سلاطین ہوا جیسے اس وقت تک فضل خدائے ہر طرح
کا امن ہو حق محل و علی اس سلطان والا دودمان کو بحکایت مسلمانان دیرگاہ قائم رکھے اور یہ سلطان نہایت
جبری اور شجاع اور حامی دین ہو دایم آج بھانڈ و تعالیٰ اپنے غل حاجت میں رکھے آمین ثم آمین۔

ضمیمہ سوم حالات سلاطین ایران و غیرہ

۱۵۴۶	۹۸۴				طہماسپ شاہ صفوی سلطان ایران
یہ بادشاہ بڑا جوان و بامروت تھا ہایون شاہ نے بار دیگر اسی بادشاہ کی مدد سے اپنا ملک ہند					
پایا تھا					

نادر شاہ سلطان ایران

۱۷۴۸ ۱۱۶۱

قہارمی اس بادشاہ کی مشہور ہی نام اسکا نذر قلی تھا اور قوم افشار سے تھا لازم شاہ ایران تھا اور طہاسپ قلیخان اسکو خطاب ہوا تھا جب سلطنت ایران میں خرابی ہوئی یہ بادشاہ ہوا اور فتوحات بڑی در پر اسنے کیے کابل قندھار وغیرہ ممالک کو ہی کو قبضہ کیا اور قوم قزلباش شیعہ کہ ہم مذہب بادشاہ تھے اور قوم ابدالی کو لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دہلی میں قتل عام و تاراج کیا اور تخت طاووسی اور جواہر کوہ نور اور اسی کرور روپیہ نقد دہلی سے لے گیا بامہ جادی الاول متصل مشہد مقدس سے چلیس کوس پر پہونچا محمد قاجار ایرانی اور موسیٰ بیگ افشار علمانی اور کوچ بیگ افشار رومی نے نادر شاہ کو قتل کیا

احمد شاہ درانی

۱۷۷۱ ۱۷۶۸ ۱۱۸۴ ۱۷۷۰

نادر شاہ کی ابدالی فرج کا سپہ سالار تھا جب نادر شاہ قتل ہوا قوم قزلباش سے لڑکر غالب آیا اور سب مال نادر شاہ کالے لیا اور قندھار پہونچکر تخت پر بیٹھا اور اپنی قوم کا نام کہ ابدالی تھا بد لکر درانی رکھا اور چھ مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب کو اپنے ملک میں ملایا اور سکھ اور مرہٹہ سے لڑکر فتح پائی اور دہلی پر قابض ہو کر محمد شاہ کی لڑکی سے خود شادی کی اور عالمگیر ثانی کی لڑکی اپنے بیٹے تیمور شاہ کے عقد میں بی مرض تاسوہ سے وفات کی

تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

۱۷۹۲ ۱۷۷۷ ۱۷۷۴ ۱۱۸۸

باپ کی حیات میں ہرات کا صوبہ دار تھا احمد شاہ درانی جب مرآ تو سلیمان شاہ تخت نشین ہوا تیمور شاہ نے اسپر لشکر کشی کی اور شاہ دلی خان وزیر کو قتل کر کے بے مزاحمت قندھار میں تخت پر بیٹھا اور پنجاب پر یورش کی سکھوں سے خوب لڑا ہزاروں کو مارتیں برس سلطنت کر کے وفات کی۔

شجاع الملک کابل

۱۸۴۳ ۱۷۵۹

بعد تیمور کے شاہ زمان بجائے باپ کے تخت نشین ہوا اور شاہ محمد برادر علانی کے ہاتھ سے معزول ہو کر رہا ہوا بعد اسکے شاہ شجاع الملک تخت نشین قندھار ہوا اور دوست محمد خان کے ہاتھوں سلطنت سے معزول ہو کر لاہور میں رنجیت سنگھ پاس بغرض استمداد کے آیا رنجیت سنگھ نے خام طمع سے اسے قید کر لیا

اور جو اہر کوہ نور اس سے لے لیا آخر اسے انگریزوں سے حمایت چاہی اور انگریزی لشکر دوسری بار کابل کے تخت پر بیٹھا آخر بسبب شورش افغانوں کے قتل ہوا

امیر دوست محمد خان

وزیراعلیٰ شجاع الملک سے تھا بعد اخراج اپنے آقا کے افغان تان پر مسلط ہو گیا اور چند قیدیوں میں اہل کفر کے رہاگردلاری سے محمد اکبر خان اپنے بیٹے کی قید سے خلاصی پائی اور وطن میں پہونچ کر پھر متعدد سلطنت پر بیٹھا اور بزرگ طبعی وفات کی

خاتمة الطبع از جانب کار پر دازان مطبع

بعد حمد و ثناء کتب احادیث و آثار اور طالبان فن تاریخ و اخبار بخوبی واقف و سگاہ ہیں کہ اگرچہ حالات انبیاء و اوصیاء و غیرہ ہم میں اکثر کتب زبان فارسی و اردو طبع ہو کر اشاعت پذیر ہوئیں اور ہوتی ہیں لیکن اکثر حضرت اختصار پسند کی یہ خواہش رہی کہ اگر کوئی کتاب بطرز نو حالات بغیر آخر الزمان اور آنکے اصحاب و دیگر مشائخ و علمائے ابراہر و ادنا و اقطاب و شایان ذوی الاقتدار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جو جامعیت جامعیت جلد اختصار سے بھی مزین ہو تصنیف کی جائے تو بہت مناسب ہو۔ اب ان حضرات کو مژدہ ہو کہ اس زمان برکت افزا میں کتاب نمایاں مجموعہ لا جواب حسین حالات مذکورہ کا ذخیرہ کثیر ہو اور جو اپنی آپسی نظیر و موسوم بہ مرآۃ الکوفین مصنفہ علام نہام محقق تحریر عالم خیر ماہر اسرار خفی و جلی جناب مولوی غلام نبی صاحب عم فیضہ مطبع نامی و گرامی مشہور نزد یک دوزخی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ میں بار دوم پسر پرستی جناب فشی پرگ نراین صاحب راسے بہادر مالک مطبع مذکور بزیہ اہتمام و حسن انتظام بصحت تمام بہاہ جولانیہ مطابع پنجاب و ای الاحزابیہ مطبع جمع ہو کر حائل گلوے خاص عام ہوئی

اعلان حق تصنیف و تالیف اس کتاب کا از جانب مصنف ممدوح بحق ذیل کشور پریس محفوظ و محدود ہو۔

قطعات تاریخ ترتیب مرآة الکونین المعروف به انتخاب نادر من نتائج افکار گوهر بار خجاست
شاعری نظیر رشک ظهوری و طبع حافظ مولوی عبد الحمید صاحب حمید متوطن شهر کلکته کلرک
محمدن لشریری سوسائلی کلکته

خان والا نشان غلام نبی	صاحب القدر واجب الکرام	طرفه نقش بروی کار آورد	کاشف راز اولیا عظم
کردن تالیف دفتر و کش	دادار باب شوق راپنجم	بان به بیندلی اولی الاصل	بین بیاید لایالی الاقلام
بار کن ای حمید دید شوق	قانع از نعم شوائی ل ناکام	سال طبعش به بین و حی لب	گفت باقی جملع بنم و دام

دیگر

خان والا نشان و مختار میری با کمال	کز کمالش بهانا این کتاب نادر است
در سنین عیسوی تاریخ ترتیبش سر و ش	گفت از گردون حمید این انتخاب نادر است

۱۳۰۶

تقریظ و پذیر

بنام آن توانا یزد پاک	کوشش نقش زده از یک کف پاک	فکاه را بیتون بنیان خجاست	زمین کارگاه این آرن ساخت
با هر کن به ذات خود صلا زد	از حی فی کبری صوت و نواز زد	باین قیب و این آئین محمود	همه شهنش با گوشت موجود
به کز منبانی آدم شرق یافت	بعجز خود به عز ذات بشتافت	مکر ساخت جمع اولیا را	مشرق کردویشان انبیا را
خصوصاً بن عظم بس کرم	محمد باعث احببا و عالم	امام المرسلین ختم النبیین	از د ایجاد عالم است زمین
زهی سلطان عالم چه طبعین	شبه من نشین قیاب تو سین	ز روش جلوه حق آشکارا	قرگشته ز نگشتش و دیار را
ز جان دل برده خوانم سلامی	کزین خوشتر مندا نم کلامی		

اما بعد سرگردان یتیم ناکامی و درمان و مکرشته کوس گنای و عصیان و همجین زده همچنان قمر الدین حسین خان قاضی هندوان
پاک بطور گرمی گوهران صفای در در نوید جان فزاد و مژده فرحت را میسر سازد و گزارش بدعای پر داد و کز کتاب بجا کمال انصاف
و صیقله نایاب حقیقت آب آینه وار خلوتیان حضرت قیوم و قادر ربی به مرآة الکونین المعروف به انتخاب نادر بطول
عالی جناب علی القاب مرشد طرق طریقت و مختار شوائع شریعت مقنن قوانین عدالت و داد و مهند قوا اهدایت رشا
مخزن علم و حیا معدن جود و سخا آورده یانوال سحاب کموت تمثال جمیع جهان حضرت سیدی ابی مولوی غلام نبی کتبا
دام غلله الفضل و الاحسان که هر آینه بصورت اولیا خدا را تذکره است حاوی و جامع و باعتبار جامعیت از لحاظ
دیگر مختصرات و طولیات این فن مستغنی و مانع امار حقیقت اسرار حقیقت را انجینه است دانی و حقائق معرفت را خزینه
است کافی اگر مجموعه اخلاق مذهب خواندش بجا - و اگر رساله جامعه انضیال نامندش روا بنا که سالکان

مسک طریقت را نردبان صدق و صفا است و عارفان به حب حقیقت در معراج عرفان خداست مظاهر کنندگان
 لای مقصود و در امان بگا و مستفیضانش را از کسوز بهبود تمنع خاطر خواه چند آنکه مکات معرفت و لطائف تصوف
 به عبارتش مشرقاً بسو و رموز حکمت و سراسر بصیرت با الفاظش مربوط است همان الله سبحان الله چه کتابیست که بفرفش به ولایت جان
 آسمان است منور و هر صفحه اش در اقلیم ایمان فریست انوار حرفش به ترکیب نامهای مفران لم یزلی بر خود و نالان
 و فقر و فقره اش به مضامین حمیده و معانی پسندیده و سرایه دین و ایمان نگذار است که روحانیان چون بلبلان بیدار نموز
 بر دوازدهم بقیاس و لاء اعلی اسبان طائران نواسخ تسبیح خوان شکر و پاس استحقاق بے شائبه رب سزاوار است که
 به آب زرب صفات سیمش نگارند و بخت شغل غور شید بر اوراق ذهب نقشش بر دارند هر صاحب بصیرت را
 . ملاحظه آن فوائد کلی حاصل آید و ابواب عرفان بر روی دلها کشاید و بس باقی بوس

ایضاً تاریخ

والد با جیدن ماهر اسرار سخن	فشی بے بدل نافر شیر گفتار	انتخابی چه نکو کرد و غریب نادر	از تو این بزرگان یار و همصار
حرفش از فرحت لها در بزم	لفظ لفظش خرقه و نظر با بزم	نقش طبعش که سرور دل اختیار	سال ترتیب فر گفت مخرز لاجبار
		۵۱۳۱۲	۱۳۰۹

دیگر

والد با جیدن مافت رمز تاریخ	آنکه مختار هر پیشه سخندانی	انتخابی چه نکو کرد که هر نقطه آن	بجامع و مخیر حالات بزرگانی
فلک کردم جوهر بهرین طبعش	انغم گفت که تاریخ مجاستی		
		۵۱۳۱۲	

جدول اورنگ نشینان دہلی تا ابو ظہریہ در شاہ

نمبر بادشاہ	ولایت	نامخ و لاہ اور شاہی	نہمی	محل و لاہ	مقام حکم	تعداد کمر و زین و طویں	نامخ طویں و جری	نہمی	رضی اللہ تعالیٰ عنہ	نامخ و قات جری	نہمی	محل و فنی	مدت عمر	سلطنت
شہاب الدین محمدی	غزنی	.	۵۴	۱۱	۱۰۰۰	۳۰۰۰	۱۰۰	.	.	۱۵ سال
قہب الدین بیک	لاہور دہلی	.	۱۵۰۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰	۱۰۰	.	.	۲۶ سال
آرام شاہ	لاہور دہلی	.	۶۰۰	۱۰۰	۱۰۰۰
شمس الدین التمش	دہلی	.	۶۰۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۳۰۰۰	۱۰۰	.	.	۷ سال
کر الدین فیروز شاہ	۱۰۰۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۳۰۰۰	۱۰۰	.	.	۱۰ سال

[illegible]

[illegible]

نام پادشاه	ولایت	بانیخ و والد بزرگوار	سنه سی و نه	محل ولادت	مقام خدمت	تقدیر و احوال و طواری	سنه	تاریخ تولد و عمر	سنه	نام پدر	محل دفن	دست مکرر	دست سلطنت
سلطان ابوالولی	دربلی	.	۱۵۵۵	۱۴۱۶	۱۵۵۵	سنه سی و نه	سنه سی و نه	.	.
سلطان سکندر	آگره	دلی بزم	۱۵۹۹	۱۴۵۵	۱۵۹۹	۱۵۵۵	۱۵۹۹	.	.
سلطان ابوالحسن	آگره	آگره	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	.	.
امیر تیمور	ولایت طبرستان	۷۵ ششاد	۳۵	۳۵	شیراز	شیراز	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۶۲۵	۱۶۲۵
جلال الدین بابر	ابن تیمور	۷۵ ششاد	۳۵	۳۵	شیراز	شیراز	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۶۲۵	۱۶۲۵
سلطان محمد مرزا	ابن بابر	۷۵ ششاد	۳۵	۳۵	شیراز	شیراز	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۵۵۵	۱۶۲۵	۱۶۲۵	۱۶۲۵

[illegible]

۱۰۵۹	۴۵۱	۱۰۵۲	۴۴۲	۴۵۰	.	.	.	۴۵۱	.	۴۵۱	.	۴۴۴	۴۴۴	.	.	۴۴۴	.	۴۴۳	.		منیخ زاد	۸
۱۰۸۸	۴۸۱	۱۰۵۹	۴۵۱	۴۹۲	۴۹۲	۴۸۱	.	۴۸۱	.	۴۹۲	۴۸۱	۴۵۰	.	۴۵۱	.	.	.	۴۵۱	.		سلطان ابراهیم	۹
۱۱۱۴	۵۰۸	۱۰۸۸	۴۸۱	۵۰۸	۵۰۸	۴۹۴	۵۰۸	۵۰۸	.	۵۰۹	.	۴۹۲	۴۹۲	۴۸۱		سلطان محمود بن ابراهیم	۱۰
۱۱۵۱	۵۰۹	۱۱۱۴	۵۰۸	۵۰۹	.	۴۹۴	.	۵۰۹	.	.	.	۴۹۲	۵۰۸	۴۹۴	.	۵۰۸	.	.	.		کمال الدوله شیرزاد	۱۱
۱۱۸۸	۵۱۲	۱۱۵۵	۵۰۹	۵۱۲	۵۱۲	.	.	۵۱۲	.	۵۱۱	.	۵۰۸	.	۴۹۴	.	۵۰۹	.	۵۰۹	.		سلطان الدوله ارسلان شاه	۱۲
۱۱۵۲	۵۴۴	۱۱۸۸	۵۱۲	۵۴۴	۵۴۴	۵۴۴	۵۴۴	۵۴۴	.	.	.	۵۱۲		بهرام شاه	۱۳
۱۱۶۰	۵۵۵	۱۱۵۲	۵۴۴	۵۵۵	۵۵۵	۵۲۵	۵۵۵	۵۵۵	.	.	۵۵۵	۵۴۴	۵۴۴	۵۴۴	۵۴۴	۵۴۴	.	۵۵۲	.		خسرو شاه	۱۴
۱۱۸۹	۵۸۲	۱۱۶۰	۵۵۵	۵۸۲	.	۵۸۲	۵۶۱	.	.	۵۹۱	۵۸۲	۵۵۵	.	۴۳۵	۵۵۵	۵۵۵	.	.	۵۵۵		خسرو بن خسرو شاه	۱۵
۱۲۰۵	۶۰۲	۱۱۸۴	۵۸۲	۶۰۲	۶۰۰	.	.	۶۰۲	.	۶۱۰	۶۰۲	۵۸۲	.	.	.	۵۵۰	۵۸۲	۵۵۰	۵۵۰		شهاب الدین محمد بنی	۱۶
۱۲۱۰	۶۰۴	۱۲۰۵	۶۰۲	۶۰۴	۶۰۴	.	۶۰۴	۶۰۴	.	۶۰۴	۶۰۴	۵۸۸	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۳		قلیب الدین ابوبک	۱۷
۱۲۱۰	۶۰۴	۱۲۱۰	۶۰۴	۶۰۴	۶۰۴	.	۶۰۴		آرام شاه	۱۸
۱۲۳۵	۶۴۲	۱۲۱۰	۶۰۴	۶۴۲	۶۴۲	.	.	۶۴۲	.	۶۴۲	۶۴۲	۶۰۴	.	.	۶۰۸	۶۰۴	.	۶۰۴	.		شمس الدین انوش	۱۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست کتاب انتخاب نادر سنی بہ مرآة الکونین بترتیب حروف تہجی

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
الف — ۱	۶۰	امام زین العابدینؑ	۹۴	ابو العباسؑ بن عطا	۲۰۹	۹۷	
احمد مجتبیٰؑ	۱۱	امام باقرؑ	۱۱۴	امام محمد تقیؑ	۲۲۰	۱۰۴	
ام کلثومؑ بنت رسولؐ	۹	ابراہیم بن ولید ثانی	۱۲۷	احمد غفاریؑ	۲۳۰	۱۱۱	
ابراہیمؑ خلف رسولؐ	۱۰	ابو العباسؑ کناح	۱۳۶	احمد خضرؑ	۲۴۰	۱۱۳	
ابو العاصؑ	۱۲	امام جعفر صادقؑ	۱۴۱	ام علیؑ	۰	۱۱۶	
ابو بکر صدیقؑ	۱۳	امام عظیمؑ ابو حنیفہ کوفی	۱۵۰	امام احمد حنبلؑ	۲۴۱	۱۱۶	
ابو عبیدہؑ جراح	۱۸	ابو جعفر منصورؑ	۱۵۸	ابو ترابؑ بخشی	۲۴۵	۱۲۰	
ابو زعفرانؑ	۲۵	ابراہیمؑ ادبیم طنجی	۱۶۲	ابو بکر وراقؑ	۱۶۶	۱۲۲	
اولیٰؑ قسری	۳۷	امام مالکؑ	۱۷۹	امام علی نقیؑ	۲۵۳	۱۲۷	
ام حبیبہؑ من ابی و ابی رسولؐ	۴۲	امام ابو یوسفؑ	۱۸۲	امام حسن عسکریؑ	۲۶۰	۱۳۴	
امام حسنؑ	۵۰	امام موسیٰ کاظمؑ	۱۸۳	ابو یحییٰؑ احمد اد	۲۶۴	۱۴۰	
ابو ہریرہؑ	۵۹	امام محمدؑ	۱۸۹	امام محمد بن الحسن عسکریؑ	۲۶۵	۱۴۳	
امام حسینؑ شہید کربلا	۶۰	امین بن ہارونؑ رید	۱۹۸	ابو سعیدؑ سراز	۲۸۵	۱۵۳	
ام سلمہؑ من ابی و ابی رسولؐ	۶۴	امام علیؑ موسیٰ رضاؑ	۲۰۳	ابو حمزہؑ بغدادیؑ	۲۸۹	۱۵۶	
ابو القاسمؑ محمد حنیفہ	۸۱	امام شافعیؑ	۲۰۴	ابو حمزہؑ خراسانی	۲۹۰	۱۵۷	

اسماء مبارک	صفحہ	۱۰	اسماء مبارک	صفحہ	۱۰	صفحہ
ابراہیم خواص	۲۹۱	۱۵۷	ابوبکر شبلی	۳۳۷	۲۰۸	۲۳۶
ابو الحسن نوری	۲۹۷	۱۵۸	ابونیر اقطع	۳۴۰	۲۱۶	۲۴۲
ابوالعباس قصاب	۲۹۹	۱۶۹	ابوبکر حسد لانی	۳۴۰	۲۱۷	۲۴۲
ابوعبد اللہ جلد	۳۰۶	۱۸۷	ابوالعباس سیاری	۳۴۲	۲۱۸	۲۴۶
ابراہیم شیبان	۳۰۷	۱۸۹	ابو الحسن بوشنجی	۳۴۸	۲۱۹	۲۵۳
ابو محمد زیری	۳۱۱	۱۹۱	ابو احمد ابدال حبشی	۳۵۵	۲۲۱	۲۵۳
امام محمد	۳۱۲	۱۹۲	احمد یاد نوری	۳۶۷	۲۲۱	۲۵۵
ابو علی اردوباری	۳۲۸	۱۹۶	امام ابوبکر یازی	۳۷۰	۲۲۲	۲۶۵
ابوبکر کتانی	۳۲۲	۱۹۷	ابوالعباس ہناوندی	۳۷۰	۲۲۳	۲۶۶
ابو جعفر بلدی	۳۲۸	۱۹۸	ابو الحسن علی حصری	۳۷۱	۲۲۷	۲۶۸
ابو محمد تعش	۳۲۸	۱۹۹	ابوالقاسم نصیر آبادی	۳۷۲	۲۲۵	۲۶۶
ابو علی محمد	۳۲۸	۲۰۰	ابو عثمان سعید	۳۷۳	۲۲۹	۲۶۷
ابوبکر واسطی	۳۲۸	۲۰۱	ابو نصر سراج	۳۷۷	۲۳۴	۲۷۰
ابو یعقوب نوری	۳۳۰	۲۰۳	اشاعت اسلام دہند	۳۳۲	۰	۲۷۱
ابو الحسن صانع	۳۳۱	۲۰۶	امیر ناصر الدین سنگین	۳۸۷	۲۳۳	۲۷۷

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
ابو حاتم کی	۰	۲۸۸	۰	۶۲	۲۸۹
احمد رب	۰	۲۹۰	۰	۴۴۲	۳۲۸
احمد بن عاصم	۰	۲۹۲	۰	۴۶	۳۲۹
ابراہیم داؤد	۰	۲۹۴	۰	۴۸۸	۳۲۲
ابو عبد اللہ محمد فضل رحمہ	۰	۲۹۴	۰	۴۹۵	۳۵۹
احمد سرور رحمہ	۰	۳۰۲	۰	۱۰۱	۳۶۰
احمد غریبی رحمہ	۰	۳۰۳	۰	۱۰۸	۳۶۳
ابو علی برجانی	۰	۳۰۴	۰	۱۲۵	۳۶۶
ابو عمر نخعی رحمہ	۰	۳۰۴	۰	۱۳۰	۳۹۰
ابو عبد اللہ رحمہ	۰	۳۰۶	۰	۱۳۸	۳۶۱
اویس الدین کرمانی رحمہ	۶۲۶	۳۰۴	۰	۱۴۰	۳۹۲
امیر خسرو بلوچی	۴۲۵	۳۲۱	۰	۴۶۹	۳۸۱
احمد بدوی	۴۴۵	۳۲۳	۰	۱۴۹	۳۴۵
امام یحییٰ قطب کہ	۴۵۵	۳۲۲	۰	۰	۳۸۲
ارخان سلطان روم	۴۶۱	۵۱۳	۰	۱۹۹	۳۹۰

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
احمد اول سلطان روم	۱۰۲۶	عبد علی شاہ لکھنؤ	۱۲۶۳	بایزید بٹماوی	۲۶۵
احمد تیسری	۱۰۳۷	ابو الحسن چلواری	۱۲۶۵	بابا شجاع کرمانی	۲۷۰
ارزان شاہ ٹپنہ	۱۰۴۰	امیر الدین بہار	۱۲۶۷	بہرام شاہ	۵۴۷
ابراہیم سلطان روم	۱۰۵۱	ابو ظفر شاہ بہادر شاہ	۱۲۷۴	بہاؤ الدین زکریا	۶۶۶
ابو الحلا اکبر آبادی	۱۰۶۱	امام علی شاہ	۱۲۸۲	بدر الدین سمرقندی	۷۱۶
احمد خان ثانی سلطان روم	۱۱۰۶	امیر الحسن ٹپنہ	۱۲۰۸	بہاؤ الدین نقشبند	۷۹۱
ابو الحسن تانا شاہ	۱۱۱۲	آل احمد محدث پچلواری	۱۲۹۵	بایزید بلدرم روم	۸۰۵
اورنگ زیب عالمگیر	۱۱۱۸	امیر حسن ٹپنہ	۱۳۰۲	بدر الدین بہار	۸۳۸
ابو البرکات	۱۱۳۱	اولاد علی منیری	۱۳۰۷	بدر الدین بدر عالم	۸۴۴
احمد خان روم	۱۱۳۳	امین احمد بہار	۱۳۰۴	بنی بیدال	۰
احمد شاہ دہلی	۱۱۶۷	آصف جاد	۱۳۰۳	بارک شاہ بنگالہ	۸۷۰
ابو الحسن جیشی	۱۱۶۷	اکبر علی	۱۳۰۴	بلمول لوزی	۸۹۴
احمد شاہ درانی	۱۱۸۴	بابا موصوہ ب	۰	بدر جیشی	۹۰۹
اسد اللہ علی عت	۱۲۰۱	باقر امام	۱۱۵	بایزید ثانی روم	۹۱۸
آصف الدولہ لکھنؤ	۱۲۱۲	بشر خان	۲۲۷	بابا ریشاہ	۹۳۷

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
بہادر خان گجرات	۹۴۳ء	جنید بغدادی	۲۹۴	۱۷۱	حسن امام	۵۰	۲۹
برہان نظام شاہی	۹۶۱	جلال الدین تبریز	۶۴۲	۳۱۸	حوریہ	۵۶	۴۲
بکھاری	۹۸۵	جلال الدین رومی	۶۶۶	۳۲۴	حسین امام شہید کربلا	۶۰	۴۳
بہادر خان خاندیسی	۱۰۰۸	جلال الدین بخاری	۶۹۰	۳۳۰	حسن بصری	۱۱۲	۱۴۹
پیر محمد سلون	۱۰۷۴	جلال الدین خلجی	۶۹۵	۳۳۳	حبیب عجمی	۱۲۰	۵۳
پیر محمد کھنوی	۰	جلال الدین بانی تپی	۷۶۵	۳۴۷	حاتم اصم	۲۳۷	۱۱۲
تہاں تھانی - ت	۰	جلال الدین مخدوم جانی	۷۹۱	۳۵۰	حارث محاسبی	۲۴۳	۱۱۸
تھنے بی بی	۲۲۵	جلال الدین سلطان کمالہ	۸۱۲	۴۸۹	حسن عسکری امام	۲۶۰	۱۳۴
تلمیذہ سری سقطی	۰	جمشید شاہ قطب شاہی	۹۵۷	۴۶۹	حمزون قصار	۲۷۱	۱۴۶
تسلق شاہ	۷۲۵	جلال الدین تھانی سری	۹۸۹	۴۸۹	حسین منصور حلاج	۳۰۷	۱۸۹
تیمور شاہ ایران	۱۲۰۷	جمال بی بی	۱۰۴۹	۴۱۳	حکیم ثنائی	۵۲۵	۲۶۹
تہنیت علیخان	۰	بہادر شاہ	۱۱۲۴	۴۲۵	حسن خٹک سوار	۶۱۰	۲۸۳
جیم معجمہ - ج	۰	حائے مہملہ - ح	۰	۰	حمید الدین ناگوری	۶۷۰	۳۲۵
جابر بن	۷۴	حمزہ	۳	۱۵	حسن نغان	۶۸۹	۳۲۷
جعفر صادق	۱۴۸	حفصہ	۴۱	۳۸	حاجی الیاس	۷۵۹	۴۸۹

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
حسن بہمنی	۴۶۰ ۴۶۱	خسرو شاہ	۵۵۵ ۴۶۶	ریحانہ	۲۴ ۲۴		
حسین نوشتہ توحید فروری	۸۶۹ ۳۸۱	خسرو بن خسرو شاہ	۵۸۲ ۴۶۶	راجہ بھڑی	۱۸۵ ۸۲		
حسن بلخی	۰ ۳۸۲	خضر خان	۸۲۴ ۳۶۸	راضی باللہ	۳۲۹ ۲۲۰		
حیدر شاہ کشمیر	۸۶۹ ۴۹۳	خواجہ خاوند	۱۱۵۲ ۴۱۶	راشد باللہ	۵۲۴ ۲۴۰		
حسین شاہ کشمیر	۸۹۳ ۴۹۴	دال محلہ — د	۰ ۰	رکن الدین فیروز شاہ	۶۳۴ ۳۱۳		
حسین شاہ ناگوری	۹۰۱ ۳۹۱	داؤد لطاہی	۱۶۰ ۶۵	زینب بیگم	۶۳۴ ۳۱۴		
حسین شاہ نظام شاہی	۹۴۴ ۴۶۴	داؤد شاہ بہمنی	۴۴۹ ۴۵۸	رکن الدین فردوسی	۴۲۴ ۳۳۴		
حسین شاہ ولی	۱۰۳۰ ۴۱۱	ولاور خان بالود	۸۰۸ ۴۸۲	رکن الدین علاء الدولہ سہانی	۴۳۶ ۴۴۳		
حسن رسول ناما	۱۱۰۳ ۴۲۲	داؤد خان غامدسی	۹۱۴ ۴۸۶	راجہ علی خان غامدسی	۱۰۰۵ ۴۸۸		
حسن علی ٹپنہ	۱۲۶۳ ۴۴۲	داؤد کوٹانی	۹۸۲ ۴۰۵	رضا شاہ	۱۱۸۴ ۴۳۲		
حاجی شاہ وارث علی	۰ ۴۵۵	دوست محمد خان کابل	۱۲۴۹ ۵۵۴	رکن الدین عشق عرش گھٹیا	۱۲۰۳ ۴۳۸		
خانہ معجزہ رخ	۰ ۰	ذال معجزہ ذ	۰ ۰	زائے معجزہ ز	۰ ۰		
خالد بن ولید	۲۱ ۲۲	ذوالنون مصری	۲۲۴ ۱۰۵	زینت بنت خزیمہ	۴ ۱۶		
خمسہ ننگ	۲۲۱ ۱۹۲	زائے محلہ — د	۰ ۰	زینب بنت رسول	۸ ۱۶		
خدیجہ	۴۵۵ ۲۵۳	رقیہ	۲ ۱۵	زینب بنت جحش	۲۰ ۲۲		

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
زادہ	۲۵	سمون محبت	۲۹۸	سید محمد قادری مجھڑی	۹۴۰
زبیر	۳۶	سبکدین	۳۸۷	سلیم شاہ	۹۶۰
زین العابدین بجاؤ	۹۵	سید حسن خنگ سو	۶۱۰	سلیمان خان روم	۹۷۴
زلیخا	۶۴۸	سلطان روم	۶۲۶	سلیم چشتی	۹۷۹
سین مہمیس	۰	سیف الدین باخزی	۶۵۸	سلیمان خان ثانی روم	۹۸۲
سودہ	۲۲	سعدی شیرازی	۶۹۱	سلیم چشتی	۱۰۳۰
سلطان فارسی	۳۳	سید احمد چرم پوش	۷۷۶	سید آدم	۱۰۵۳
سید بن زید	۵۱	سید اشرف جہانگیر	۷۸۰	سید ابو اعلیٰ	۱۰۶۱
سعد بن وقاص	۵۴	سلطان ایلطین بگاہ	۷۸۰	سردار بلوی	۱۰۷۲
سلطان بن عبدالملک	۹۹	سکندر شاہ کشمیر	۸۱۹	سید محمود	۱۱۰۰
سیفان ثوری	۱۶۱	سید احمد گیسو راز	۸۲۸	سلیمان ثالث روم	۱۱۰۳
سلیمان دارائی	۲۱۸	سعد الدین کاشغری	۸۶۲	سید حسن رسول نما	۱۱۰۳
سری قسطی	۲۵۲	سلطان جین جوہور	۸۷۱	سعدی لاہوری	۱۱۰۸
تلمینہ ہری قسطی	۰	سکندر رودی	۹۲۳	سعادت علی خان لکھنؤ	۱۱۵۱
سہیل نشتری	۲۸۳	سلیم سلطان روم	۹۲۶	سلیم خان روم	۱۲۲۲

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
سعادت علیخان ثانی لکھنؤ	۵۰۴ ۱۲۲۹	شہاب الدین بکجوت	۳۲۷ ۰	شاہ دولت میری	۱۰۱۷ ۴۰۸
سقاوت حسین	۴۵۶ ۰	شہاب الدین خلجی	۴۱۷ ۴۳۶	شمس الدین لاہوری	۱۰۲۱ ۴۰۹
سلاطین سند و بھٹی	۴۹۳ ۰	شرف الدین بعلی قلند	۷۲۴ ۳۳۷	شیخ فتح اللہ لاہوری	۱۰۲۷ ۴۱۰
سلاطین ملتان	۴۹۴ ۰	شاہ میر سلطان کشمیر	۷۴۷ ۴۹۵	شاہ علی پانی پتی	۱۰۳۴ ۴۱۲
سلاطین عماد شاہیہ	۵۰۰ ۰	شہاب الدین کشمیر	۷۸۰ ۳۳۶	شاہ ازراں ٹپہ	۱۰۴۰ ۴۱۳
سلاطین برید شاہیہ	۵۰۱ ۰	شرف الدین احمدی میری	۷۸۲ ۳۵۰	شہباز بھاگلپوری	۱۰۵۰ ۴۱۴
شین مجاہد ش	۰ ۰	شمس الدین بنگالہ	۷۸۷ ۴۸۹	شاہ عبدالحق دہلوی	۱۰۵۱ ۴۱۵
شعوانہ	۱۶۵ ۸۵	شمس الدین حافظ شیراز	۷۹۱ ۳۵۸	شاہجہان بادشاہ	۱۰۶۸ ۴۱۸
شہیق لہنی	۱۹۴ ۸۸	شہب جلال میری	۸۰۲ ۳۶۱	شاہ راجو	۱۰۹۶ ۴۲۱
شافعی امام	۲۰۲ ۹۵	شمس الدین بہمنی	۸۱۶ ۴۵۹	شاہ محمود	۱۱۰۰ ۴۲۱
شہین	۳۲۴ ۲۰۸	شاہ نیا لکھنؤ	۸۷۰ ۳۸۹	شاہ ہدایت الدین میری	۱۱۲۸ ۴۲۵
شہاب الدین خوری	۶۰۲ ۲۷۹	شمس الدین محمد شاہ	۸۸۷ ۲۷۴	شاہجہان ثانی	۱۱۳۱ ۴۲۷
شمس الدین الشمس	۶۳۳ ۲۸۳	شمس الدین روحی	۹۰۴ ۳۹۲	شاہ نعم ٹپہ	۱۱۷۵ ۴۳۱
شہاب الدین سوری	۶۳۲ ۳۰۷	شمس الدین کشمیر	۹۲۵ ۴۹۸	شجاع الدولہ لکھنؤ	۱۱۸۸ ۵۰۳
شمس الدین تبریز	۶۴۴ ۳۱۶	شیر شاہ	۹۵۲ ۴۰۱	شاہ بنیاد میری	۱۱۹۷ ۴۳۴

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
شاہ عالم محمد علی گہر	۱۲۲۱ ۴۳۵	عین مہملہ - ع	۰ ۰	علی موسیٰ رضا امام	۲۰۳ ۸۱		
شاہ نعمت اللہ پھلواری	۱۲۲۴ ۴۳۹	عبد اللہ بلال	۱۷ ۲۰	علی تقی امام	۲۵۲ ۱۲۸		
شاہ نیازا احمد بریلوی	۱۲۵۰ ۴۴۰	عمر فاروق	۲۴ ۲۳	علی سہیل صفائی	۲۸۴ ۱۵۲		
شاہ نصیر الحق	۱۲۶۰ ۴۴۱	عباس	۳۲ ۲۷	عمر بن عثمان کی	۲۹۶ ۱۶۲		
صاد مہملہ - ص	۰ ۰	عبد الرحمن بن عوف	۳۲ ۲۸	عثمان الجیسی	۲۹۸ ۱۶۵		
صیفہ	۳۶ ۳۲	عبد اللہ سعود	۳۴ ۳۰	عبد اللہ نازل	۳۳۱ ۲۰۴		
ضاد معجمہ - ض	۰ ۰	عثمان غنی	۳۵ ۳۱	عبد اللہ خفیف	۳۴۱ ۲۰۶		
ضیا والدین نجیب دہلوی	۵۶۳ ۲۷۶	عمار یاسر	۳۷ ۳۷	عبد اللہ معروف بعبود	۳۷۳ ۲۳۴		
ضیا والدین صوفی	۸۲۸ ۲۶۸	علی کرم اللہ وجہہ	۴۰ ۳۷	عبد اللہ برقی	۳۷۶ ۲۳۴		
طاہر و سائرہ - ط	۰ ۰	عائشہ بنت ابوبکر	۵۸ ۴۲	علی بن مسعود سلطان	۴۴۳ ۲۵۴		
طاہرہ	۳۶ ۳۲	عبد الملک بن مروان	۸۶ ۴۸	عبد الرشید سلطان	۴۴۴ ۲۵۴		
طالع باسد	۳۸۱ ۲۳۱	عمر بن عبد العزیز	۱۰۱ ۵۲	عبد اللہ انصاری	۴۸۱ ۲۵۵		
طہاسپ شاہ ایران	۹۸۴ ۵۵۳	عائشہ بنت جعفر صادق	۱۴۵ ۵۹	عین القضاۃ ہمدانی	۵۳۲ ۲۷۲		
طہاے معجمہ - ظ	۰ ۰	عقبہ بن غلام	۱۶۷ ۷۲	عبد القادر جیلانی	۵۶۱ ۲۷۲		
ظاہر باللہ	۶۲۲ ۳۱۳	عبد اللہ بن مبارک	۱۸۱ ۷۶	عبد الخالق عجدوانی	۵۷۵ ۲۷۷		

صفحہ	رقم	اسماء مبارک	صفحہ	رقم	اسماء مبارک	صفحہ	رقم	اسماء مبارک
۴۳۰	۱۱۴۱	عبد السلام کشمیری	۴۶۲	۸۶۲	علاء الدین سلطان بہمنی	۲۷۸	۵۸۲	عمار یاسر
۴۳۲	۱۱۴۳	عالمگیر خانی	۳۸۹	۸۹۶	عبید اللہ احرار	۲۸۴	۶۱۷	عثمان بارونی
۴۳۵	۱۱۹۹	عبد القادر ہشتی	۳۹۰	۸۹۹	عبد الرحمن جامی	۲۹۶	۰	عبد اللہ ضیق
۵۳۳	۱۲۰۳	عبد الحمید خان روم	۴۸۹	۸۲۶	عادل شاہ خاندیس	۲۹۷	۰	عبد اللہ فیض
۴۳۵	۱۲۲۱	عالم شاہ محمد علی گھر	۴۹۱	۹۲۰	علاء الدین سلطان بنگالہ	۳۱۶	۶۴۴	علاء الدین مسعود شاہ
۴۳۹	۱۲۳۹	عبد العزیز دہلوی	۲۶۳	۹۲۶	علاء الدین ثانی بہمنی	۳۲۸	۶۹۰	علاء الدین کلیر
۴۳۹	۱۲۴۰	عبد اللہ غلام علی بلی	۴۹۶	۸۲۶	علی شاہ سلطان کشمیر	۳۳۵	۷۱۶	علاء الدین سکندر ثانی
۵۴۵	۱۲۷۷	عبد الحمید خان روم	۴۶۵	۹۸۸	علی شاہ عادل شاہی	۵۱۲	۷۲۶	عثمان طغرل روم
۴۴۸	۱۲۸۷	علیم الدین	۵۲۶	۱۰۳۲	عثمان سلطان روم	۴۹۶	۷۵۸	علی سلطان کشمیر
۵۴۶	۱۲۹۳	عبد العزیز خان روم	۴۱۲	۱۰۳۴	علی پانی پتی	۴۵۷	۷۵۹	علاء الدین بہمنی
۴۵۰	۱۲۹۵	علی حبیب پھولاری	۴۱۵	۱۰۵۱	عبد الحق دہلوی	۳۶۰	۸۰۰	علاء الحق پندرہ
۵۴۸	۰	عبد الحمید خان روم	۴۷۱	۱۰۸۳	عبد اللہ قطب شاہ	۴۹۶	۸۲۶	علی بن سکندر کشمیر
۰	۰	غین مجسمہ - غ	۴۲۴	۱۱۱۶	عبد الغفور پشوری	۳۶۸	۸۳۲	عبد اللہ شطار
۷۵	۱۸۰	غفر	۴۲۴	۱۱۲۴	عالم شاہ بہادر شاہ	۳۶۹	۸۳۶	عبد الحق ردولی
۳۲۳	۶۸۵	غیاث الدین بلبن	۵۳۴	۱۱۷۱	عثمان ثالث روم	۳۷۹	۸۵۵	علاء الدین سلطان بلی

اسلم مبارک	صفحہ	اسلم مبارک	صفحہ	اسلم مبارک	صفحہ
غازی الملک غیاث الدین تغلق شاہ	۶۲۵ ۳۳۸	فرخ زاد	۲۵۱ ۲۵۵	فرخند علیخان	۱۲۷۳ ۴۷۴
غیاث الدین بنگالہ	۴۷۵ ۴۵۹	فخر الدین رازی	۶۰۶ ۲۸۱	فضل وطان	۰ ۴۵۴
غیاث الدین تغلق شاہ	۴۹۳ ۳۳۸	سید الدین عطار	۶۲۶ ۳۰۶	قاف - ق	۰ ۰
غیاث الدین بہمنی	۴۹۹ ۴۵۴	فاطمہ شامیہ	۶۴۳ ۳۱۵	قاہر باسد	۳۲۱ ۲۳۰
غیاث الدین مالود	۹۰۵ ۸۸۳	فرید الدین گنج شکر	۶۶۴ ۳۲۱	قادر باسد	۴۲۲ ۲۳۶
غازی خان خٹک کشمیر	۹۰۱ ۴۹۹	فخر الدین عراقی	۶۸۷ ۳۲۶	قائم باسد	۴۶۷ ۲۵۳
غلام علی دہلوی	۱۲۴۰ ۴۳۹	فیروز شاہ	۷۹۳ ۳۵۸	قطب الدین ایبک	۶۰۷ ۳۳۶
غازی الدین حیدر لکنؤ	۱۲۴۱ ۵۰۶	فیروز شاہ بہمنی	۸۲۵ ۴۰	قطب الدین بختیار کاکی	۶۳۴ ۶۱۰
فا - ف	۰ ۰	فتح شاہ بنگالہ	۸۹۶ ۴۹۰	قسم	۶۴۳ ۳۱۶
فاطمہ زہرا	۱۱ ۶۷	فیروز شاہ دہلی	۹۶۰ ۴۰۲	قطب جمال لاسوی	۶۵۹ ۳۲۰
فضیل بن عیاض	۱۸۷ ۸۴	فتح الدین غاد شاہ	۹۹۶ ۵۰۰	قطب الدین مبارک شاہ	۷۲۱ ۳۳۶
فتح موصلی	۲۱۹ ۱۰۳	فاطمہ	۱۰۲۶ ۴۰۷	قطب عالم	۸۵۷ ۳۷۸
فاطمہ نیشاپوری	۲۲۳ ۱۰۴	فرید الدین محمد ہارونی	۱۰۳۱ ۴۱۱	قطب الدین گجرات	۸۷۳ ۴۷۶
فرخ زبجانی	۲۹۸ ۱۶۳	فرخ سیر	۱۱۳۱ ۴۲۶	فرید الدین حسین چمنی	۱۲۵۲ ۴۴۰
نقیہ ابواللیث	۲۸۴ ۲۳۵	فخر الدین دہلوی	۱۱۹۹ ۴۳۵	قطب الدین احمد میری	۱۲۸۱ ۴۴۶

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
کاف - ک	۰	مروان الحمار	۱۳۲	مندی بالند	۵۹	۲۵۷	۱۳۲
کمال الدولہ شہزاد	۵۰۹	مندی بن منصور	۱۶۹	محمد بن امام حسن عسکریؑ	۶۳	۲۶۵	۱۴۴
کمال خجندہ	۸۰۳	محمد مالک امام رچ	۱۷۹	معتد علی اللہ	۷۳	۲۶۹	۱۳۲
لام - ل	۰	موسی کاظم امام رچ	۱۸۳	معتد باللہ	۸۱	۲۸۹	۱۸۲
لال شہباز قلندر	۷۲۸	محمد ساک رچ	۱۸۳	مکتفی باللہ	۸۱	۲۹۵	۱۸۲
لاکھ شمیریؑ	۷۵۲	محمد امام رچ	۱۸۹	مشاد علودینوری	۸۸	۲۹۹	۱۷۰
لطف علی شمیری	۱۳۵۶	معروف کرخی رچ	۲۰۰	محمد ردیم رچ	۹۱	۳۰۳	۱۸۳
میم - م	۰	موسی رضا امام رچ	۲۰۳	منصور حلاجؑ	۹۳	۳۰۷	۱۸۹
باریہ قبیطیہ	۱۶	مامون رشید	۲۰	مقتدر باللہ	۹۴	۳۲۰	۱۸۲
معاویہ بن جبل رچ	۱۸	محمد تقی امام	۲۱	مقتفی باللہ	۹۵	۳۳۳	۲۲۰
معاویہ بن ابی سفیان	۶۰	معتصم باللہ	۲۲۷	مستکفی باللہ	۱۱۱	۳۳۴	۲۲۱
میمونہ	۶۱	متوکل علی اللہ	۲۴	میطوح باللہ	۱۲۹	۳۶۴	۲۲۶
معاویہ بن یزید	۶۴	منتصر باللہ	۲۴۸	میمونہ	۱۲۹	۳۹۵	۲۳۵
مروان بن الحکم	۶۵	مستعین باللہ	۲۸	محمد چشتیؑ	۱۳۰	۴۱۵	۲۴۰
مالک دینار	۱۲۸	معتز باللہ	۵۶	محمد خوشنودی	۱۳۰	۴۵۶	۲۴۰

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
مسعود سالار غازی	۲۲۴	۲۲۲	معز الدین آرام شاہ	۶۰۴	۲۸۳
مسعود شہاب الدولہ	۲۳۲	۲۴۲	محمد واسع	۰	۲۸۴
مودود سلطان	۴۴۱	۲۵۴	محمد اسلم طوسی	۰	۲۸۹
مقتدی بامر اللہ	۴۸۵	۲۶۵	منصور عمار	۰	۲۹۲
محمد غفرانی	۵۰۵	۲۶۶	محمد علی حکیم ترمذی	۰	۲۹۸
مسعود بن ابراہیم سلطان	۵۰۸	۲۶۷	معین الدین چشتی	۳۰۸	۶۳۳
مستظہر باللہ	۵۱۲	۲۶۰	محی الدین عربی	۶۳۷	۳۱۲
مسترشد باللہ	۵۲۵	۲۶۹	مستنصر باللہ	۶۴۰	۳۱۳
مودود چشتی	۵۲۷	۲۷۰	معز الدین بہرام شاہ	۶۳۹	۳۱۴
محی الدین عبدالقادر جیلانی	۵۶۱	۲۷۲	معتمد باللہ	۶۵۶	۳۱۸
مقتضی لامر اللہ	۵۵۲	۲۷۵	میٹھا لاہوری	۶۶۱	۳۳۱
مسجد باللہ	۵۶۳	۲۷۵	محمد صابر چشتی	۶۸۷	۳۲۶
مستغنی بامر اللہ	۵۷۵	۲۷۸	معز الدین لکھنوی	۶۸۷	۳۲۶
محمد ختیار سلطان بنگال	۶۰۲	۴۸۸	منتخب الدین زراری	۶۹۵	۳۳۳
محمد الدین بغدادی	۶۰۶	۲۸۲	محمد خلق شاہ	۷۵۲	۳۴۲
			میران عادل شاہ		۴۸۶

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
محمد شاہ گجرات	۴۷۱۵۵	محمد شاہ مالوہ	۴۸۱۹۴۱	محمد قطب شاہ	۱۰۳۵
مبارک خان خاندیس	۴۸۶۱۶۱	محمد شاہ جوپور	۴۹۲۹۴۲	ملک محمد جائسی	۱۰۴۹
محمد شاہ جوپور	۴۹۳۱۶۲	محمد دلا پوری	۴۹۹۹۴۳	مراد خان چارم روم	۱۰۴۹
محمد شاہ جوپور	۴۹۳۱۶۳	محمد شاہ کشمیر	۴۹۷۹۴۴	مولانا شہباز بجا گجروی	۱۰۵۰
مینا شاہ لکھنوی	۴۸۹۱۷۰	محمد قلی قطب شاہ	۴۹۸۹۵۰	میران صاحب کاروانی	۱۰۷۰
محمد شاہ مالوہ	۴۸۵۱۷۳	محمد شاہ گجرات	۴۸۰۹۶۱	محمد خان سلطان روم	۱۰۹۹
مراد خان روم	۵۱۷۱۸۵	محمد غوث گوالیاری	۴۰۱۹۷۰	مصطفیٰ خان روم	۱۱۱۰
محمد خان روم	۵۱۸۱۸۶	مبارک شاہ ثانی	۴۸۶۹۷۴	میران بھیکہ	۱۱۳۲
محمد شاہ بہمنی	۴۹۲۱۹۰	مرقظہ نظام شاہ	۴۹۶۹۹۶	محمد کئی منیری	۱۱۴۰
مولانا شمس الدین	۴۹۲۹۰۴	میران حسین نظام شاہ	۴۹۷۹۹۶	مولانا وارث رسول نا	۱۱۶۶
محمد شاہ بنگالہ	۴۹۱۹۰۵	مراد خان ثالث روم	۵۲۴۱۰۰	محمد شاہ	۱۱۶۱
محمد شاہ گجرات	۴۷۱۹۱۷	میران بہادر خان خاندیس	۴۸۸۱۰۰	محمد صادق کشمیری	۱۱۶۱
محمد شاہ بہمنی	۴۹۳۹۲۴	محمد خان ثالث روم	۵۲۴۱۰۱	محمد داؤد روم	۱۱۶۷
مصطفیٰ شاہ گجرات	۴۷۸۹۳۲	محمد قلی قطب شاہی	۴۷۰۱۰۲	منصور علیخان لکھنؤ	۱۱۷۳
محمد بابر شاہ	۱۹۹۹۳۱	مصطفیٰ خان	۵۲۶۱۰۲	منعم پاک پٹنہ	۱۱۷۵

اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ	اسماء مبارک	صفحہ
مصطفیٰ خان روم	۱۱۸۷	۵۳۴	نون مجبور	۰	۰
محبب اللہ قادری بھلواری	۱۱۹۱	۴۳۲	نظام الدین گنجوی	۵۹۲	۲۷۹
سظمہ جلد بخاناں	۱۱۹۴	۴۳۳	نجم الدین کبریا	۶۱۷	۲۸۵
مولانا فخر الدین دہلوی	۱۱۹۹	۴۳۵	ناصر الدین اللہ	۶۲۲	۲۸۰
مصطفیٰ خان روم	۱۲۲۳	۵۳۸	ناصر الدین سلطان	۶۶۴	۳۲۰
موسیٰ قادری	۱۲۲۵	۴۳۸	ناصر الدین بن خضر خان	۷۲۱	۳۲۰
مبارک حسین منیری	۱۲۳۶	۴۳۸	نظام الدین اولیا	۷۲۵	۳۳۹
محمد اکبر شاہ بن عالم شاہ	۱۲۵۳	۴۴۰	نجیب الدین فردوسی	۷۳۳	۳۴۲
محمود ثانی روم	۱۲۵۵	۵۴۰	نصیر الدین چراغ دہلوی	۷۵۲	۳۴۶
محمد علی شاہ لکھنؤ	۱۲۵۸	۵۰۸	ناصر الدین بن محمد شاہ	۷۹۶	۳۵۹
مرزا بشیر الدین	۱۲۶۵	۴۴۴	نور قطب عالم پٹنہ	۸۰۸	۳۶۵
محمد اعظم علی منیری	۱۲۷۰	۴۴۵	ناصر الدین محمود شاہ	۸۱۵	۳۶۶
مولانا سعد الدین	۱۲۷۱	۴۴۵	ناصر الدین سلطان بکالہ	۸۳۲	۴۹۰
محمد مجاہد انابوری	۱۲۹۸	۴۵۱	نعمت الدین	۸۳۴	۳۶۹
مولانا افضل رحمان	۰	۴۵۴	نصیر الدین نانائیس	۸۴۱	۴۸۵

اسلمے مبارک	صفحہ	اسلمے مبارک	صفحہ	اسلمے مبارک	صفحہ	اسلمے مبارک	صفحہ
دلہ شانی بن نیریدانی	۱۲۶	۵۸	ہادی باشد	۱۰۰	۱۰۰	یوسف اسباط	۱۹۶
داثوق باشد	۲۳۲	۱۲۸	ہارون رشید	۱۹۴	۱۰۰	یحییٰ معاذیہ	۲۵۸
وجہ الدین ابو حفص	۵۶۶	۲۵۶	ہالیون ہمینی	۸۶۵	۴۶۲	یوسف بن الجین	۳۰۳
دارت رسول نماز	۱۱۶۶	۴۲۸	ہالیون شاہ دہلی	۹۶۳	۴۰۰	یحییٰ منیری	۶۹۰
ولایت علی اسلام پوری	۱۳۰	۴۵۲	ہدایت اللہ منیری	۱۱۳۸	۴۲۵	یاضی قطب مکہ	۴۵۵
واجہ علی شاہ لکھنؤ	۱۳۰۵	۵۰۹	ہاسے تختانی - سی	۰	۰	یوسف سلطان بنگالہ	۸۸۶
دارت علی شاہ دیوہ	۰	۴۵۵	یزید بن معاویہ	۶۴	۴۴	یوسف عادل شاہی	۹۱۶
ہاسے ہوز - ۵	۰	۰	یزید بن عبد الملک	۱۰۵	۵۳	یحییٰ علی نوآبادہ	۱۲۶۴
ہشام بن عبد الملک	۱۲۵	۵۳	یزید بن ولید ثانی	۱۲۶	۵۶	—	—

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۹	لاهوری مرحوم عمده کتاب بدو -	۴	مقام الاسلام - مولفہ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -
۹	مجالس العشاق - مصنفہ سلطان حسین صاحب سلطان تھوریہ -	۹۷۵	حدیثۃ الاولیاء - از مفتی غلام سہروردی
۱۲	وقائع شاہ معین الدین چشتی مولفہ منشی بابوالل صاحب -	۸	تاریخ مدینہ منورہ - اردو ترجمہ جناب القلوب
۵	خرنیتہ الاصفیاء - حالات انبیاء و اولیاء		ترجمہ محبوبہ فتوحات و اقدی - ہرچہا حصہ
۳	اسرار الاولیاء - از مولوی نظیر اسحاق -	۱۷۵	یعنی فتوح عرب شام و مصر و عجم کا فہم مسموئی -
۵	روضۃ الصفا - کامل سات جلدین -	۴	ایضاً - کاغذ گندہ -
۵	یکجائی از عمر خاوند شاہ -		منہاج النبوة - اردو ترجمہ مدارج النبوة
۸	شواہد النبوة - از ملا عبد الرحمن جامی	۹۷۵	از خواجہ عبد المجید خان -
۸	در احوال حضرت پیغمبر صلی علیہ و آلہ و صحابہ	۶	ترجمہ سیر الاقطاب - از سید محمد علی مراد آبادی
۵	معارج النبوة - احوال نبوت مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی -	۲	تاریخ مکہ معظمہ - مرتبہ حاجی محمد فخر الدین خان
۵	مدارج النبوة - از مولانا عبدالحق محدث دہلوی بنایت نفیس کتاب دو جلدین -		تذکرہ علمائے حال - حالات مقدس
۱۱	جلد اول اور جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتی ہیں -	۴	ہائے حال مولفہ مولوی محمد ادریس صاحب نگرانی -
۵	ایضاً - جلد اول -		کتب حالات انبیاء و اولیاء فارسی
۵	ایضاً - جلد دوم -	۸	جناب القلوب علی دیار المحبوب مولفہ شاہ عبدالحق صاحب -
۳۳	تحریر الشہادتین - شرح سر الشہادتین از مولانا سلامت اللہ	۲	سفینہ رحمانی - از حافظ عبد الرحمن صاحب
۱۲	جامع طبیبی - از شاہ طیب نعمت اللہ	۸	سیر الاقطاب - تذکرہ اولیاء از شاہ ہمدانیہ چشتی -
۱۲	حالات ختم نبوت بشیخ تمام -		نجیہ سرورمی - حالات اولیاء معصع
	تذکرہ علمائے ہند - از رحمن علی صاحب		ریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سہروردی

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۰ روپے	شہنشاہ معظم فقیر ہند طبع کی گئی ہے یہ سیکشن وغیرہ روا کر سکتے ہیں مولانا شمس الدین صاحب بھارگوڑا لکھنؤ اور دھوا بھارگوڑا یادگار سی ایچ این دہلی دہلی جلد اول جلد دوم ایضاً - ایک جلد میں جلد یارچہ - ترجمہ تاریخ فرشتہ - جو کہ ایک مشہور ستند تاریخ شاہان دکن و سلاطین لاہور و بادشاہان دہلی و شاہان گجرات مالوہ و بنگالہ و ملتان و کشمیر و سندھ وغیرہ جو کامل دو جلدیں ارشاد الملوک - بزبان اردو ترجمہ سیچ کے لارڈ لیفٹننٹ صاحب بہادر سببان نقش گورنر مغربی و شمالی و اوڈھہ بالقاب کاغذ سفید ملتان ارشاد الملوک - بزبان اردو ترجمہ سیچ کے لارڈ گورنر صاحب بہادر بالقابہ سابق و ایسٹ - جلد اول - ایضاً - جلد دوم - ایضاً - جلد سوم - تاریخ بغاوت ہند - مسیحی بہ محاربہ عظیم یعنی تاریخ غدر ترجمہ پٹنڈ کھنیا لال - ترجمہ سیر التاخرین - مسیحی بہرہ اسلام شاہ عالم ہر سہ جلدیں لکائی - واقعات ہند	۱۰ روپے	کشمیر کونسل ریوان - روضۃ الشہداء - احوال شہداء کے بارے میں ملاحسین واعظ کاشفی - سفینۃ الاولیاء - از شاہزادہ داراشکوہ - رشحات تذکرہ اولیاء - نہایت نفیس کتاب از ملاحسین واعظ کاشفی - جامع التواریخ - مولانا جناب عالم علوم غفر مولوی فقیر محمد صاحب -
۱۰ روپے	کتب تواریخ شاہان و راجگان اردو	۱۰ روپے	آئینہ انصادیہ - مع تصاویر و حالات - ریسان و ناموران دہلی مع نقشہ جات عمارات اندونی و بیرونی مولانا جناب سید احمد خان ہمدانی - ایس - آئی - واقعات عجیبہ و غریبہ معروف بہ غریب نامہ - صحیفہ نزرین - اس کتاب میں ہندوستان کے کل والیان ملک اور وٹھرا سے زیادہ مشاہیر و خطاب یافتگان کی سوانح عمریوں اور تقریباً پانچ سو صحیح فوٹو شامل ہیں جسکی کہ تمام ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی اور اردو اخباروں نے اوزیر حضور لارڈ گورنر صاحب بہادر سابق و ایسٹ کے گورنر جنرل ہند نے غری تعریف کی ہے کہ یہ کتاب بہادر گاری دہلی اور دربار شہنشاہ کی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مسدود
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ روپیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

